

# خلاصة المضا

باب

نوشته كمال علي

CHECKED 1995

CHECKED 1995

مسحوق

مكتبة

مكتبة





# فہرست روایات کتاب خلاصۃ المصاب

چونکہ فہرست روایات کی مطول مع خلاصہ کل حالات مصنف کتاب موصوفہ داخل متن کتاب کی ہے  
پس سوجہ سوانح ست فیقظ شمار روایات اور ہندسہ صفحہ پختصار کیا تا ناظرین کو تلاش روایات میں قوت یقظ

شمار روایات	صفحہ	شمار روایات	صفحہ
روایت اول	۱۳	روایت بیچدہم	۱۱۵
روایت دوم	۲۰	روایت نوزدہم	۱۲۱
روایت سوم	۲۶	روایت بستم	۱۲۶
روایت چہارم	۳۲	روایت بت ویکم	۱۳۲
روایت پنجم	۴۰	روایت بت دوم	۱۳۷
روایت ششم	۴۷	روایت بت سوم	۱۴۵
روایت ہفتم	۵۲	روایت بت چہارم	۱۴۹
روایت ہشتم	۵۸	روایت بت ویکم	۱۵۶
روایت نہم	۶۳	روایت بت ویکم	۱۶۱
روایت دہم	۷۰	روایت بت ویکم	۱۶۶
روایت یازدہم	۷۵	روایت بت ویکم	۱۷۱
روایت دوازدہم	۸۰	روایت بت ویکم	۱۷۶
روایت سیزدہم	۸۵	روایت سے ام	۱۸۲
روایت چہار دہم	۹۱	روایت سے ویکم	۱۸۸
روایت پانزدہم	۹۸	روایت سے ویکم	۱۹۴
روایت شانزدہم	۱۰۵	روایت سے ویکم	۲۰۰
روایت ہفتدہم	۱۰۹	روایت سے ویکم	۲۰۵

شمار روایات	صفحه	شمار روایات	صفحه
روایت سی و پنجم	۲۱۱	روایت پنجاه و پنجم	۳۱۳
روایت سی و هشتم	۲۱۶	روایت پنجاه و هشتم	۳۱۹
روایت سی و نهم	۲۲۰	روایت پنجاه و نهم	۳۲۴
روایت سی و دهم	۲۲۴	روایت پنجاه و دهم	۳۳۰
روایت سی و یازدهم	۲۲۸	روایت پنجاه و یازدهم	۳۳۶
روایت سی و دوازدهم	۲۳۲	روایت پنجاه و دوازدهم	۳۴۱
روایت سی و سیزدهم	۲۳۶	روایت پنجاه و سیزدهم	۳۴۶
روایت سی و چهاردهم	۲۴۰	روایت پنجاه و چهاردهم	۳۵۱
روایت سی و پانزدهم	۲۴۴	روایت پنجاه و پانزدهم	۳۵۶
روایت سی و شانزدهم	۲۴۸	روایت پنجاه و شانزدهم	۳۶۱
روایت سی و هجدهم	۲۵۲	روایت پنجاه و هجدهم	۳۶۶
روایت سی و نوزدهم	۲۵۶	روایت پنجاه و نوزدهم	۳۷۱
روایت سی و بیستم	۲۶۰	روایت پنجاه و بیستم	۳۷۶
روایت سی و یکم	۲۶۴	روایت پنجاه و یکم	۳۸۱
روایت سی و دویم	۲۶۸	روایت پنجاه و دویم	۳۸۶
روایت سی و سوم	۲۷۲	روایت پنجاه و سوم	۳۹۱
روایت سی و چهارم	۲۷۶	روایت پنجاه و چهارم	۳۹۶
روایت سی و پنجم	۲۸۰	روایت پنجاه و پنجم	۴۰۱
روایت سی و ششم	۲۸۴	روایت پنجاه و ششم	۴۰۶
روایت سی و هفتم	۲۸۸	روایت پنجاه و هفتم	۴۱۱
روایت سی و هشتم	۲۹۲	روایت پنجاه و هشتم	۴۱۶
روایت سی و نهم	۲۹۶	روایت پنجاه و نهم	۴۲۱
روایت سی و دهم	۲۹۸	روایت پنجاه و دهم	۴۲۳
روایت سی و یازدهم	۳۰۰	روایت پنجاه و یازدهم	۴۲۵
روایت سی و دوازدهم	۳۰۲	روایت پنجاه و دوازدهم	۴۲۷
روایت سی و سیزدهم	۳۰۴	روایت پنجاه و سیزدهم	۴۲۹

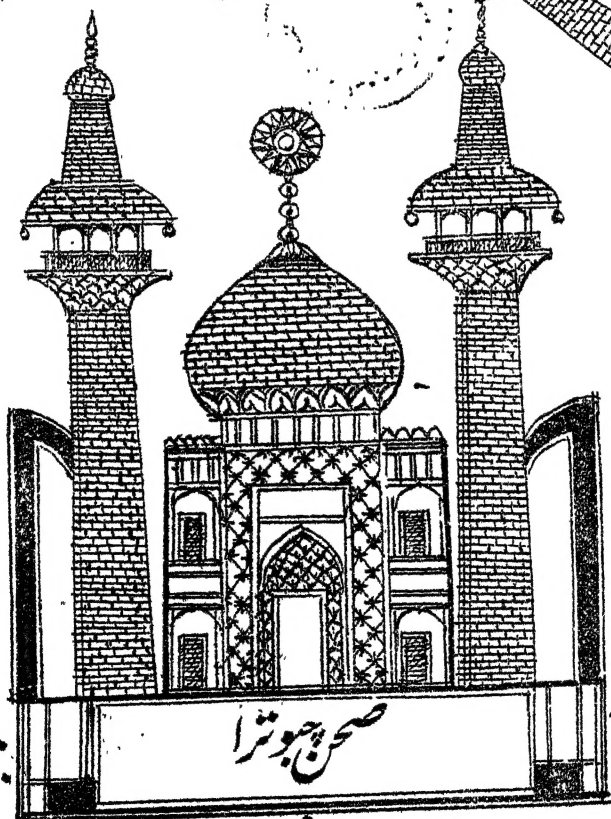
# خلاصة المضا

بار



نقشه كربلاء معلی

طه دره افغان



صحن چو ترا



نقل نقشه حاجی محمد علی حسینی  
کربلای







بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي خلقنا في أمته الذي قاد ربته إلى قاب قوسين وأكرمنا بولاية وصيه الذي  
 ردت له الشمس من بين يمينه وسوقنا لحب الزهراء أم السبطين التي فضلت على نساء العالمين و  
 جعلنا من الباكين على مصاب لحسن والحسين وسعة من ذرية الحسين الذين من كمل  
 على مصالهم ربح حسنة أعمال الثقلين وهم أئمة المرسلين وهداة المغربين صلوات الله  
 عليهم ما دام طلوع النورين بعد حمد ونعت کے اوپر راسی واکہ صاجان اولی الابصار اور اذان  
 ناظران احادیث و اخبار سیما شائقین آثار مصائب جناب خامس آل اطہار پر مخفی و محتجب نہ ہو  
 کہ یہ کتاب مستطاب عہد کرامت مہد اوس شاہ عالم پناہ میں محلی بجلیلہ طبع آئی کہ تمام خلق زیر سایہ  
 ہمایون پائیہ سکندر شان عادل زمان بندہ پرور کو کف امن و امان میں باسایش مالا کلام پرورش  
 ہوتی ہو شاہ عالیجاہ کہ جس نے تمام اہل ظلم کو سیف قاطع اپنی سے صاف کر دیا اور نام سرکشوں  
 اور مفسدوں کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا کہ تمام عالم و عالمیان نے تصور عدل و شہسوارانی کو اپنی  
 لوح خاطر سے محو کر دیا ہر سپہ سلطنت و کامگار کیونور دیدہ غطت و شہر باری سے روشن کیا  
 و تلج اس دولت عظمیٰ و جود شاہنشاہ سے مانند بدر نیل اور جملہ بندگان درگاہ شل کو اک کے  
 مستنیرین لوای ملت دین نبوی اور علم ہایت طریقہ ترضوی امداد و اعانت حضرت قدر قدرت

ہندو مرتفع ہے حقا کہ اگر جمشید و فریدون زندہ ہوتے تو قواعد سلطنت اس شاہ عدل کس سے  
 اخذ کرتے اور اگر شاہان ترکستان مانند تشنگ و افراسیاب حاضر ہوتے تو ضرور حلقہ اطاعت  
 و فرمانبری حضرت خدیو گہان اپنی گوش گزار کرتے پادشاہان ہشیم باوجود اشتہار کثرت جود  
 و سخا از کیو مرث تا پور اسپ اگر حضوری پاتے لا محالہ طریقہ جود و سخا اس شاہنشاہ عالم نیاہ سے  
 سیکھتے فی فی غلط ہے کہ جملہ شاہان مذکورین کو حضرت اقدس و اعلیٰ دین پرور سے کیا شتا  
 ہے کہ مرتبہ او کا مقابلہ رتبہ بندگان حلقہ بگوشان شاہ دین پرور کر نہیں ہو سکتا ہے اس  
 کہ اس عہد عدالت مہدین دین رسول مختار اور طریقہ حضرت ائمہ اطہار نے رواج پایا اور بعد  
 شریعت غارے نبوی اس وقت میں نابود ہوئے بسا علوم و فنون حکماء یونانیان ہشیم نے تجدید  
 و ردق پائی پس اگر اس سبب سے بیت السلطنت لکھنو کو رشک افزای طبقہ مالک یونان اور جزائر  
 خالدا ت کہتے تو بجا ہے اور افتخار بلاد شرقیہ نامتناہی جزائر گنگ خد کہ مسکن حکماء با یقین اہل  
 ہند تھا بے غیر کیجئے تو وہاں قلعہ ہے گردون اساس اقوام لنام کہ اس عہد میں پشت برین  
 ہوئی اور عامی متمدن سرکش سیوف ابدار غازیان ظفر سے طعہ ہوئی اعلیٰ حضرت ولی نعمت  
 و ارادریان فریدون مکان مغفور دوران باسط بساط امن و امان مروج عدل و احسان سلطان  
 بن سلطان خاقان بن خاقان حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمنی جناب اقدس علی البونصر  
 ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاہ پادشاہ غازی  
 خلد اللہ ملکہ و سلطانہ و قاض علی حجج العالمین برہ و حسانہ اور باعث طبع اس کتاب سر اسر  
 حسات کی ذات عالی صفات اوس والا جناب کی ہوئی کہ تمام اہل شاہیمان آبا و کو فیض عام  
 اوس کے سے دین آمین ہب حقہ کامیہ حاصل ہوا اور ملت نبوی اور طریقہ مرقصوئی کو اوس مقام  
 میں بلکہ اوس اطراف میں رواج دیا یعنی نواب مستطاب معلی القاب عالیجناب انج اعلا اہل  
 و احسان کشف حاج وزیرین تجارت و امای سادات و مومنین ناظم مہام مالک ہندوستان  
 دستور اعظم وزیر انجہم سلاٹہ و دو مان مصطفوی محل گلستان مرقصوئی نواب فلک جناب گردون

قباب سرفراز الامراء النش الملک اعتماد الدولہ سید حامد علیخان بہادر جنگ پس زانجا کہ نیت  
حق طوبیت، اون جناب کی ہمیشہ مصروف بامور خیرات مبرات رہتی ہے باوجودیکہ عین ربیعان جوانی  
اور عنفوان شباب ہے کہ عنایت جناب خلاق عالم سے اب منزل چہارم منازل شہی عشر عمر مبارک  
تکمیل پائی ہے مگر اس عرصہ میں ہزاروں امور خیر و مستحق پرت اونگھت اری ہوئی ہیں مانند بنیاد  
مساجد و مدارس بنوانا امام ہارون کا اور مقرر کرنا پیش نماز مذہب حقہ امامیہ کا شہر شاہجہان آباد میں اور باعلا  
کرنا تعزیر داری جناب خاسر آل عجا کا کہ اس شہر میں بسبب کثرت اہل سنت جماعت کو عہد سلطان  
تیمور سواتیک یہ امور باعلان کیے نہ تھے کیونکہ ان جناب نے جاری کی پس ہر گاہ مجالس محافل <sup>السلطنت</sup>  
لکھنؤ دیکھی اور طریقہ حدیث خوانی کا اون جناب نے سماعت فرمایا نہایت پسند کیا اور چون کہ محبت  
جناب با عبد اللہ الحسین کہ جد اعلیٰ اونچہ بن آب و گل میں تخییر پائی ہے لہذا اس کترین سوار شاد  
کیا کہ کتاب ترجمہ احادیث صحیحہ میں صفائے و فضائل جناب خاسر آل عجا اور باقی شہید  
محرکہ کر بلائی محلی علیہم السلام <sup>واللہ اعلم</sup> تیار کر کو بنام نامی جناب حضرت اقدس اعلیٰ شاہ  
عالم واجد علی شاہ <sup>خلد اللہ ملکہ و سلطانہ</sup> معرض طبع میں لاکھ ہر گاہ چھپتہ خانہ زاد موروثی اوس  
دودمان عالیشان کا ہے منظور ہو کہ تمام ہندوستان میں یعنی دار السلطنت شاہجہان آباد میں  
مضافات اور تعلقات اوسکے شہر بشہر اور قریہ قریہ اور دیہ دیہ بلکہ ہر گھر میں یہ کتاب مجالس غرا  
پڑھی جائے اور باعث و رازی عمر و دولت و بقای سلطنت حضرت اقدس اعلیٰ دَامَ مَلِکُہ کا ہو  
پس مجد اللہ کہ ہزار جلد حکم اشرف سے معرض طبع میں آئی اللہ تعالیٰ بواسطہ رسول مقبول و تمامی  
ائمہ اطہار کبار کبار کو تصدق سے و باقی ایام و دنیا اور ظہور خاتم خلفا صاحب العصر و الزمان  
کو اس دولت عظمیٰ اور سلطنت کبریٰ کو ذات والا جناب حضرت خسر وانی سور و قی بخش رکھے  
اور جناب یزدی سبحان نواب مخم کو بنید عمر و دولت تا صد و سی سال قائم رکھے نسل سوار و نخی سیاہ  
تایام قیامت جاری رکھے <sup>بمکرمہ</sup> و مکریمہ الغرض جب چاہا اس فقیر ذلہ اس کو جمع کرے تو کتب احادیث اور  
اون بزرگواروں کی ایسی جمع کیں کہ اونکی کتابوں سور و اج پاکیا حدیث کا پڑھنا مجالس میں



مثل میر اکبر علی صاحب و مرزا امان بیگ صاحب و مرزا مغل مرحوم گراونچی کتابوں میں نظم بہت ہے  
 بطریق روایت خانو کو اور اکثر حدیث خوان نظم ہندی کو عبارت عربی کو ساتھ پڑھنا گوارا نہیں کرتے  
 بیشتر روایت خانوں نے اکثر روایات کو بسبب ملاؤ نظم غیر مشروع کو خراب کر دیا اور ثواب کو اپنی ضمانت کیا  
 اور مرزا امان بیگ صاحب نے کتاب خوب جمع فرمائی مگر وہ کتاب تمام و کمال نکلنے پائی آدھی مروج ہے  
 لیکن میر اکبر علی صاحب مرحوم نے ضیاء الابصار کو اپنی سانسو تقسیم کر دیا اور ثواب پنا بڑا پایا بعد اسکو جو  
 انہوں نے جمع کیا تھا ہنوز وہ نکلنے پایا تھا کہ میر صاحب داہی جنت ہوئی پس اس عاصی کو خیال میں آیا  
 کہ ضیاء الابصار بطریق کتب حادیث مثل جلال العیون وغیرہ کی ہو اور ذکر کو ہر بار ترتیب نو کرنی پڑی  
 اور فضائل و مصائب جدا جدا ہوں تو ہر بار گرہ خوب نہیں لگتی پس اسلیلی چاہا مینو کہ اس کتاب کو باقی  
 اپنی عقل ناقص کے ان کتابوں اور غیر انکو سو انتخاب کر کر ترتیب دے کہ ہر روایت میں پہلو فضائل ہوں اور  
 پھر مصائب ہوں کہ یہ طریقہ حدیث خوانوں میں سو کینے نہیں کیا اور اگر خدا تعالیٰ چاہے تو ذکر و مذکور  
 یہ طریقہ پسند آئے اور آسان پڑے اور ثواب جناب سید مغفور کا اور جن بزرگواروں کی تصنیف سو مینو انتخاب  
 کیا ہو زیادہ ہو سو پس جلتا چاہیو کہ اکثر روایات تو اس میں ضیاء الابصار کی ہیں اور بعض روایات تصنیف  
 مرزا مغل صاحب غافل اور مرزا جعفر علی صاحب فصیح اور مرزا امان بیگ صاحب و رسید اظہر علی  
 ثر بلانی سو کہ کتاب ونجی زاد العاقبت ہو انتخاب کی ہیں اور بعض روایات کتاب خراج اور بیاض فخری  
 وغیرہ میں سو نکالیں ہیں تا میں بھی شریک ثواب ہوں انشاء اللہ تعالیٰ اور نام رکھا مینے اس کتاب کا  
**خلاصۃ المصاب** اور بعد اسکو ایک کتاب اور جمع کر رہا ہوں کہ اس میں سب معصوموں کا  
 احوال تولد اور وفات مع زیارت و انحضرات کی جمع کیا ہو اگر فرصت پاتا ہوں تو اس سو بھی انشاء اللہ  
 طیار کر کر خدمت مومنین میں حاضر کرتا ہوں پس امیدوار ہوں اون بزرگواروں سے کہ جو اس سو پڑھیں  
 بعد دعای بقای سلطنت اعلیٰ و اقامۃ اللہ ملکہ اور دعای علاء دین کو دعای خیر اون بزرگواروں کو  
 لیکو کریں کہ جنگی کتب سو مینو یہ باقیات الصالحات جمع کی ہو اور اونکو لیکو کہ جنہوں نے اس میں مدد کی ہو  
 اور بعد اسکو اس عاصی کو بھی بد دعای خیر یاد فرمائیں کہ یہ ادنا ترین بندہ صمدی اور خاک یا غلام

نبوی اور ترقی خواہ شیعیان مرثوعی محمد با دی بن مرزا علی ولد مرزا سپر علی ولد بہار علی خان بن طائیف  
خان وزیر بادشاہ توران قوم برلاس سیرینی اولاد بروچی خان کہ لقب او نکاہر لاس تہا بن قاجولی بہار  
کہ سپہ سالار توفیق پدراپن تو سنہ خان کہ اور تو سنہ خان اولاد مغول خان تہا اور خول ان شیت مفہم یافت جنت  
توفیق تہا پس نہیں ذکر کیا آباؤ اجداد کو ازراہ افتخار کہ بلکہ بوجہ رشاد خداوند غفار کہ فرماتا ہوں **وَجَعَلْنَاكُمْ**  
**شُعوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعْرِفُوا** یعنی گردانا ہمتر تمہیں ازراہ شجہ اور قبیلہ کرتا ہوں نشانوں سے پہچانے جاؤ  
اور تذکرہ آبار باعث افتخار نہیں ہو سکتا اس لیے کہ دنیا میں اسی کوئی پوچھتا نہیں اور خدا کو اس کی کچھ  
قدر نہیں کہ تمہیں اسی آئینہ خدا فرماتا ہوں **اَلْکُفْرُ کُفْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ** کفر کفر ہے تحقیق کہ بزرگتر تم میں کفر بزرگ  
خدا کو وہ ہو جو زیادہ پر ہیہ گار ہو تم میں سے پس پہلے چاہیے کہ فہرست روایات بیان ہو اور پھر روایت پر بند  
اوس صفحہ کا لکھا ہو کہ جس صفحہ سے وہ روایت شروع ہوئی ہو واجب ذکر ارادہ پڑھو کا کری فہرست  
میں دیکھ کر جو روایت پڑھنی منظور ہو اوس جلد نکال لو اور احتیاج تلاش کی نہور روایت اول خواب  
ہند ماورے واقعہ و خاتمہ ارادہ مفر جناب امام حسین روایت دوم محبت رسول خدا با امام حسین اور کوچ  
مدینہ سے پھر احوال مختلف روایت سوم فضائل بکا پھر کوچ جناب امام حسین اور پھر نانا فاطمہ صغریٰ  
سروایت چہارم فضائل زیارت اور استعجاب کشادہ روایت سلیمان اعظم پھر اضطراب  
جناب زینت راہ میں اور مرزا بادشاہ جنات کار وایت پنجم روایت ثواب بکا وروانگی حضرت مسلم  
سمت کوفہ پھر احوال شہادت حضرت مسلم وایت ششم بیان فضائل گریہ کنندگان فرار ان  
امام حسین پھر احوال نمرل سوق اور ناخبر شہادت مسلم وایت ہفتم فضائل اہلبیت پھر گرم ہونا  
جناب امام حسین کا اور معاف ہونا قصیر ملک پھر ملاقات فوج حرم خاتمہ مصائب ماثم پر وایت  
ہشتم ثواب بکا پھر افتخار کعبہ پھر پوچھنا حضرت آدم و حضرت ابراہیم و جناب رسول خدا و جناب  
علی مرتضیٰ اور جناب خاسر آل عبا کا زمین کر بلا پر وایت نہم احوال سخاوت جناب ماثم  
و مصائب حضرت زرارہ حضرت لکھکا اور شہید ہونا ماثم اور زنا جانور و نکار وایت دہم فضائل  
جناب امام حسین و انصار آنحضرت و خبر شہادت از فرمودہ رسول خدا پھر شہادت ہونی ابوذر غفاری کی

روایت یازدهم توابع گریه از سمیع پیر احوال شهادت غلام ترکی خاتمه مصیبت امام زین العابدین  
 روایت دوازدهم فضائل بکا پیر احوال تکبیر کنی جناب امام حسین کجا پیر فدا کار رسول خدا کا ابرار کیم امام حسین  
 پیر فدا کار امام حسین کجا است پیر شهادت و هب روایت سی و دوم روایت شالوح و قلم و خبر دینی  
 رسول خدا کی جناب فاطمه کوشه شهادت امام حسین سی پیر سوار بنوا امام حسین کا پشت رسول خدا پیر سجد و کمر  
 شهادت حضرت قاسم روایت چہارم روایت نقل شیعہ جناب امام حسین ثواب بکا مین پیر روایت  
 عبدالسید بن ابی کثیر ثواب گریه مین پیر نقل ایک وینداری پیر احوال تشنگی امام و احوال شب عاشورا و شہدا  
 حضرت قاسم روایت پانزدہم حدیث ثواب بکا و اہل مجلس پیر فضائل امام حسین پیر آراستہ  
 کریم کا اوس فوج قلیل کر پیر شهادت جناب عباس مع برادران روایت شانزدہم توابع  
 انامی کی روایات امام زین العابدین کا دیکھو کوسر حضرت عباس کو پیر شهادت حضرت عباس روایت  
 ہفتادہم توابع بکا پیر محبت جناب رسول خدا امام حسین سی پیر احوال کلام جناب امام حسین  
 با عمر سعد پیر پانی لانا جناب عباس کا پیر چاہہ کو دنار وایت ہجدهم فضائل جناب امام حسین  
 پیر اشعار مناجات آنحضرت کو پیر احوال مصائب پیر مرتبہ جناب امام حسین امام جناب عباس پیر  
 نوزدہم دنیا جبرئیل کا حسین کو میوہ جنت پیر آنا چہ آہو کا پیر شهادت جناب علی اکبر اور نکلتا جناب  
 زینب کا خیمہ سور وایت بیستم ثواب پانی پیکر لنت کریم کا قالمون پیر امام حسین کی پیر محبت رسول خدا  
 با امام حسین اور خبر دنیا آنحضرت کا ساتھ شهادت اون حضرت کو پیر اعجاز سور و دہ پلانار رسول خدا کا امام حسین  
 پیر تشنگی امام اور شہادت علی اصغر وایت بیست و یکم فضائل مجلس فضائل اہل بیت  
 پیر فضائل جناب نیر اور مشک اوٹھانا ضعیفہ کی پیر شہادت علی اصغر وایت بیست و دوم  
 فضائل المیت پیر گریہ حضرت یعقوب فراق یوسف ثلثین پیر احوال فراق فاطمہ صغرا و امام حسین  
 اور آنا خط فاطمہ کا کربلا مین روایت بیست و سوم فضائل المیت پیر آنا جناب امام حسین کا  
 عرصہ قیامت مین پیر احوال شہادت عبدالسید بن الحسن خاتمہ شہادت امام حسین پیر روایت  
 بیست و چہارم روایت خراج و مخرجات جناب امام حسین و عجزہ دیگر پیر مصائب حضرت



اور آنا فقیر کا پانی لیکر پھر احوال شہادت اور بیٹنا گھوڑی کا روایت بستی و پنجم پانا گھوڑی کا رشت  
امام پر پھر مناجات حضرت موسیٰ پھر خون بر سنا آسمان سے پھر احوال شہادت امام حسین کا روایت  
بستی ششم روایت ریان بن شیبہ ثواب بکامین پھر نازل ہونا فرشتہ کا واسطہ خبر شہادت  
جناب امام حسین کو اور نازل ہونا ملائکہ کا رسولی پھر تغیرت امام حسین کو لیو اور آنا سید احنف کا اور  
شہید ہونا روایت بستی و ہفتم روایت خواب سولہ پھر احوال سید علوی اور پھر بیان کرنا  
اونکا احوال شہادت جناب امام حسین روایت بستی و ہشتم روایت چوتسا رسولی کا زبان  
امام حسین کی پراونٹ بننا بواسطہ امام حسین پھر آنا حضرت کا نقش علی اکبر پر اور رخصت کرنا حرم کو اور  
حال شہادت اور گریہ سیکینہ نقش پر پر روایت بستی و نہم ثواب گریہ پھر مصائب امام حسین  
اور گزنا گھوڑی سے اور نکلتا خیمہ میں سے تین لڑکوں کا روایت سی ام فضائل شیعہ پھر تفسیر بعض  
خواب عربیہ حال شہادت امام حسین روایت سی و یکم روایت صحیح مسلم تفسیر و ما لکے علیہم  
السماعہ پھر روایت ابن شیبہ پھر شیر وینا رسولی کا امام حسین کو پھر مصائب و خضر و اور گھوڑا  
والنبا پانی میں اور تیرگانا ایک ظالم کا دھن شریف پر اور گھوڑی گزنا روایت سی و دوم سبب  
نزول ہل اتی پھر فضائل جناب امیر پھر مصائب جناب امام حسین و روایت ہلال بن نافع اور ہما  
آنحضرت روایت سی و سوم دست بریدن گوشت فروش اور آنا کر کے واسطے جناب امیر کو اور خلعت  
عید واسطے حسین کا آنا پھر جامہ کمنہ لگنا جناب امام حسین کا اور شہید ہونا حضرت کا روایت سی  
و چہارم نزول ملائکہ روز عاشورا اور انس موتی ہو کر آنا حسین پھر گھوڑی کا بیٹنا امام حسین کے لیو سامی رسولی  
کی پھر احوال شہادت اور آنا گھوڑی کا خیمہ پر روایت سی و پنجم روایت ملا محمد باقر کا لڑکے کا شخص کا ثواب گریہ  
پھر بیان کرنا فاطمہ صغرا کا احوال ظلم اشقیاء اور مصائب اہلبیت روایت سی و ششم سوار ہونا  
امام حسین کا پشت سونگھنا پھر روایت سیم اور خاتمہ آنا جانور کا دیوار جناب فاطمہ صغرا پر اور خبر دینا شہادت  
امام حسین کی روایت سی و ہفتم فضائل شیعہ اور ثواب گریہ اور احوال روز عاشورا و رونا  
پتھر کو شیر کا اور عداوہ و القاد ملعون پھر شہید ہونا حضرت کا پھر آنا اہلبیت کا نقش امام پر روایت

سی و ہشتم روایت صفیہ و عفو قصیدہ فطرس پر احوال شہادت امام حسین و بکاؤ و خستہ بین  
 یزید و آنحضرت روایت سی و نہم ثواب گریہ تمہید ذکر احوال حضرت سلیمان پر گریہ جناب  
 امام حسین اور خاتمہ فقرات زیارت پر روایت چہلم فضائل بکاؤ احوال گرگ پر مصائب علیہ السلام  
 اور آنا جانور و کائنات امام حسین پر اور آنا ملعونہ کا بارادہ پامالی شہداء و یحیٰی ناسیہ کا نقش مبارک کو روایت  
 چہلم و یکم ناہنر کا پیش نام زین العابدین اور پر احوال تالاجی خیام و تارازیانہ مارا نام زین العابدین  
 سر روایت چہلم و دوم گہوارہ جہلا نا جبریل کا اور سہارن ہونا امام حسین کا پشت رسولی اپراور  
 ملال رسولی کا گریہ امام حسین سے اور آنا جناب سیدہ کا نقش امام حسین پر روایت چہلم و سوم  
 مغرہ جناب ائیم اور ہاتھ کتنی جشتی کو اور احوال شقاوت ساربان روایت چہلم و چہارم  
 بشارت دینار رسولی کا جناب سیدہ کو ساتھ عقد جناب امیر کا اور پر انگونی دینا جناب امیر کا کوع  
 بین اور حال اونگی اور ہاتھ کتنی جناب امام حسین کا ظلم حال غیر سے روایت چہلم و پنجم فضائل  
 مجلس قبول امام حسین درکنار رسولی اور آنا قافلہ کا کر بلا میں بعد عاشورا اور ایمان لانا و مگر روایت  
 چہلم و ششم خبر دینار رسولی کا جناب سیدہ کو شہادت جناب امام حسین سے پر خواب بن عباس  
 اور آنا جانور کا مقرر رسولی اپراور شفا پانا و خیر ہویکا اور ارادہ گوئی و دورا طالمو کا نقش امام پر روایت چہلم و  
 ہفتم احوال جبل اور حال زین فاشہ و آنا اہلبیت کا کو فحین خاتمہ حال سر جناب عباس پر روایت  
 چہلم و ہشتم خود بخود چکی جلنا خانہ جناب سیدہ میں پر آنا معصومہ کا با شان و شوکت میان  
 حشر پر اسیری اہلبیت و آنا کو فحین روایت چہلم و نہم فضائل شیعہ اور نصف حسنات  
 بخشنا معصومہ کو انکو پر ثواب گریہ پر جانا اہلبیت کا سمت شام روایت پنجاہم زینت عرش  
 با حسین اور افتخار جبریل کا ساتھ خدمت اہلبیت کو پر مصائب اہلبیت و جانا کو فحیم شام کو اور  
 داخل ہونا مجلس نیر میں ان رطرنج کیسنا اور شراب پینا اوس ملعونہ کا اور خاتمہ روایت ستر قدس  
 لنگنیکا و واژہ مسجد پر روایت پنجاہ و یکم خون بر سنا آسمان سے اور پھر روایت پانچ سجدہ کرنا  
 رسولی کا بزرگوں پر حال و فقر حاتم اور قید ہونا بلورم کا اور آنا دربار زیندین روایت پنجاہ و دوم

فضائل بجا اور حال حضرت شہر بانو پھر حال تاراجی اہلبیت کا اور داخل ہونا دربار یزید لعین میں  
روایت پنجاہ و سوم ثواب گریہ اور انالعبا کا وقت تولد جناب امام حسین اور مصائب انحصار  
اور غولی کا سہرا قدس کے رکنان نور میں اور شام میں ایک ملعونہ کا سہرہ طہر پر تہران اور وایت پنجاہ  
و چہارم گریہ آسمان زمین و ملائکہ ماتم جناب امام حسین میں اور حضرت موسیٰ کا دعا کرنا مبنی اسرائیل  
کو یزید پر احوال و رود اہلبیت شام میں و وایت پنجاہ و پنجم حکم خدا واسطے حضرت او کی توفیق  
کا اور سلوک کا ساتھ فقر اکو اور فروتنی حضرت سلیمان اور حال حضرت جبرئیل و الحرم کا شام میں  
جانا و وایت پنجاہ و ششم یاد کرنا حضرت آدم کا اسمای پنجین اور امام حسین کا میدان حشر  
میں پھر احوال و رود سہرا قدس مجلس یزید میں اور حال وکیل شام و وایت پنجاہ و ہفتم  
فضائل جناب سیدہ پھر ویکنا جناب سیدہ کو حضرت آدم کا اور چارون معصومہ کی گروہونی اور  
جانا جناب سیدہ کا خانہ یوہو میں پھر مصائب اہلبیت اور مالکنا زہیر کا جناب امام کلثوم کو کینر میں و وایت  
پنجاہ و ہشتم نزول رطب پھر مصائب اہلبیت اور جاننا سہرا قدس کا مجلس یزید میں اور حال عبداللہ  
وکیل شاہ روم کا و وایت پنجاہ و نهم حال ذبح اسمعیل پھر مصائب جناب امام حسین  
اور الحرم اور داخل ہونا اون بیکسونکا مجلس یزید لعین و وایت شصتم فضائل جناب امام  
حسین اور پانچ سجدی کرنا رسول خدا کی رکوع کو و وایت سید عاوہ و کو تو ال عمر قہ پھر مصائب  
اہلبیت اور جاننا و وایت مجلس یزید میں اور طلب کرنا شامی کا جناب سلیمان کو کینر میں و وایت شصت  
و یکم امام واسطے جناب حسین سکے دو سہرہ نور و قیامت کو اور جاننا امام حسین کا خانہ یوہو میں اور  
اسلام لانا اور سکا پھر داخلہ الحرم دربار یزید عیسا میں اور پٹری لگانا دندان شریف پر اور لگانا ابو بزرہ  
اسلمی کا مجلس سے پھر حکم کرنا قتل امام زین العابدین کا پھر انتقال کرنا دحض امام حسین کا و وایت  
شصت و دوم فضائل امام زین العابدین کے کتاب خراج سے اور لگانا موتی کا شکم ماہی سے  
پھر داخل ہونا الحرم کا شام میں اور توبہ کرنا شامی کا اپنی افعال سے پھر جاننا دربار لعین میں حال  
خواب سے اور قید ہونا اوس مکان میں کہ جہان سانپ اور پھر پھر توبہ و وایت شصت و سوم



ثواب گریہ جو مناجات رسول خدا کا دہن امام حسن اور نکلوی امام حسین کے اور داخل ہونا اہلوم کا فوٹین  
 نصف شب کو روایت شصت و چہارم ثواب بکا اور ورود و جعل مجلس امام زین العابدین  
 میں ان مرتبہ پڑھنا پیش امام اور داخلہ اہلوم کا مجلس نہ پڑھیں اور شامی کا انگنا کثیرین سکینہ کو روایت  
 شصت و پنجم فضائل بکا و مجلس اور معجزات جناب امام زین العابدین اور احوال شام جانیکا اور  
 خاتمہ طلب کرنا زہیر کا کثیرین جناب امام کثوم کو روایت شصت و ششم کراہت جناب فاطمہ  
 تولد امام حسین پر حال و نونام رکنی کا پر حال درختین ہر اقدس لگانیکا اور پونچنا اہل حرم کا ہمار پر  
 اور احوال ہر اقدس جانور کراہت چتر کنو کا اور اختلاف سرکرد فن کا روایت شصت و ہفتم  
 فضائل جناب میر و حال فن یح حبشی پر قید اہلوم اور خواب ہند اور آنا جناب سیدہ کا قیامت  
 روایت شصت و ہشتم فضائل جناب فاطمہ اور حال نکاح اور خاتمہ احوال فن جناب امام حسین  
 روایت شصت و نہم ثواب گریہ پر مصائب حضرت محمد پر مصائب جناب امام زین العابدین  
 اور ربانی زندان سر اور آنا گریہ بلین اور داخلہ مدینہ کا پر گریہ جناب امام زین العابدین روایت  
 ہفتاد و یکم فضائل حب الہیت اور نصف حسنات بخشا الہیت کا شیون کو اور آنا معصوم کو وقت  
 مرگ پر گریہ رسول خدا الہیت کو دیکھنے اور حال قبر جناب امام حسین روایت ہفتاد و یکم بکا اسمان  
 دہانگہ امام حسین پر پر بکا جناب امام زین العابدین اور اشعار اوسن جناب امام حسین پر پر بکا  
 ہفتاد و دوم فضائل مجلس رحیم جناب امیر تیمون پر پر حال شہادت حضرت مسلم  
 روایت ہفتاد و سوم گفتگوی محمد خیفہ جناب امام زین العابدین سو مقدمہ امامت میں پر  
 شہادت جناب زینب روایت ہفتاد و چہارم سوید ابن غفلہ سو بدبہ جناب امیر ایچ آنا  
 جناب سیدہ کا سیدان حسین تمام ہونی فہرست روایتوں کی پس فہرست جان تو جاننا چاہو کہ  
 ذکر کو خیال نگ مجلس کا ضرورت کہ مجلس توجہ سماعت کا یاد دل داشتہ اگر ذکر بہت ہو چکا ہو اور گریہ ہو تو  
 ہو گیا ہو اور اتفاق پڑھنے کا ہو تو حتیٰ توسع فضائل ہی گفتگو کر وہ فضائل ہو کہ جو فضائل نہیں  
 اور روایتوں کے نشان یہ ہیں مع یعنی معنی اگر وہ فضائل ہی طویلانی ہو وین اور اوس بھی زیادہ مختصر رہنا منظور

ہووی تو ابتداً فضائل پڑھ کر اور جوڑ کر مصائب پڑھ کر چوڑ دی قبحی یعنی وقف جائزہ بالضرورت  
 اگر دون فضائل میں سے بھی کچھ چوڑ دینا منظور ہووے کہ کچھ بیچ میں سے چوڑ دی وہاں کا نشان تلخ  
 یعنی ترک جائزہ اور جہان تک چوڑ دینا منظور ہووے وہاں کا نشان تلخ کہ مابین ترک کر کے الیٰ ہذا المقام اور اگر  
 اون دونوں جاہر ایک ہندسہ بنا دی تو خوب ہو اور بعضی مقام ایسی ہیں کہ وہاں فضائل چوڑ کر مصائب  
 بھی پڑھنا مناسب ہوتا ہے وہ مقام یہ ہیں کہ رقت خوب ہو رہی ہووے اور مختصر ہی پڑھنے کا ارادہ ہووے  
 تو اگر پڑھ کر کا تو دوسری مجلس کو خاموش کر کے آمادہ کرنا ہو سیکتا تو اس جائزہ صورتیں میں ایک تو یہ ہے  
 کہ گرہ کی عبارت کو تو چوڑ دی اس واسطے کہ اس میں رعایت ہوگی اور فضائل کی تو مصائب سے شروع کرے  
 و فضائل کو وہاں کا نشان تلخ یعنی ابتداً جائزہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ کچھ فضائل بجا کی یا کوئی چوڑ  
 سی روایت پڑھ کر شروع کرے وہاں کا نشان تلخ یعنی ابتداً جائزہ اور فضائل اور دوسری صورت  
 یہ ہے کہ جو ذکر پڑھ کر اور پڑھ کر دوسری کا باقی احوال پڑھیں مثلاً جناب جناب کی شہادت پڑھ چکا ہو تو  
 جناب امام حسینؑ جو شہداء تم جناب عباسؑ میں پڑھیں وہ پڑھیں اور شہادت علیؑ اصغرؑ و مسرورؑ  
 جو قبل شہادت علیؑ اکبرؑ پڑھیں اور اگر شہادت علیؑ اکبرؑ پڑھ چکا ہو تو اس کے بعد آنا جناب امام حسینؑ کا  
 نقش علیؑ اکبرؑ پڑھیں اس طرح جیسا مناسب ہے ان کا نشان یم یعنی آیات المقدم اور جو بی اس  
 صورتی فقط واسطے اختصار کر کے ہو تو کوئی روایت چوٹی سے فضائل کی بھی پڑھ کر مصائب پڑھنا شروع کرے  
 اور کا نشان وہی ہو جو اوپر بیان ہوا ہے شیعہ یعنی ابتداً جائزہ فضائل اور بعضی جا تو ابتداً جا  
 ہے مگر خلاصہ کچھ اگر کر لیا وہ میں ربط ہو جاوے نشان وہاں کا بلعوض ہوا ہے جَاذَابُ الرَّبِّ لَكَ  
 مَعَ الْوَالِدِ اور بعضی جا دوسرا ہے چوڑ دینا مناسب کیونکہ اگر خیال ہوتا ہو کہ روایت طولانی ہے مجلس  
 پریشان نہ ہو جائے وہاں کا نشان ق یعنی وقف مطلق ہے اگر جو ایسا ہی مجلس کو آمادہ دیکھو تو پڑھ  
 نہیں تو نہ پڑھیں اور بعضی جا ایسی ہیں کہ وہاں چوڑنا کچھ ضرور نہیں کہ اگر ہی روایت چست ہاں کا  
 نشان قح ای وقف جائزہ اور جہان و دوطر حکلی نشان بخیر ہون تو جانا کہ یہاں دونوں خیرین  
 درست ہیں مثل قح ہی لکھا ہے اور مچ ہی لکھا ہے تو جان لے کہ پڑھنا بھی جائز ہے

اور یہاں سے شروع بھی جائز ہے علیٰ ہذا القیاس ورجح روایتوں کا درمیان سوچوڑنا مناسب  
 نہیں بلکہ روایتوں کا نشانِ غجت ای غیو جاکثر التوکل ان روایتوں کو جہاں تا روایت  
 پڑھنی ہو وہی ٹوٹ پڑھو نہیں نہ پڑھے اور اگر دیکھو کہ وقت آخر مجلس تک پڑائی یعنی روایت تمام ہوئی پڑائی  
 اور مجلس اب متوجہ ہوئی تو مناسب مقام یاد پڑے تو ایسا واسطے چاہیو کہ اکثر فضائل اور صائب یاد ہو  
 تا عبارت گذشتہ اور آئندہ کا خیال کر کر جوڑ لگایو یہ نکات اور اشاری عاقلوں کو کیو بتاؤ گویں  
 تا جہاں ضرورت آپڑی وہاں ویسا کریں اور نہیں تو جو روایت اس وقت مناسب معلوم  
 اسے تمام پڑھے مگر مجلس کو گھبراؤ نہ دے تا نہ پڑھے اور اندازہ پڑھنے کا یہ ہے کہ صفائی سے اور  
 تیزی سے اور خوب یاد پڑے اور جیسا آواز رقت بلند ہو تو آواز بلند سے پڑھے اور دوسری یہ چاہیو کہ جب  
 ذکر منبر پر جائے تو حتی المقدور با وضو ہو کہ منبر مقام عالی ہو اور یہ چاہیے کہ کسی ذکر کو بظن غفلت  
 نہ لکھو کہ ہم خوب پڑھتے ہیں اور یہ برائے پڑھتا ہی اور جو ہم اسکی بعد پڑھیں تو خوب رقت ہو وگئی یہ گمان غلط  
 اکثر اسکے خلاف وقوع میں آتا ہے اور نہ کسی ذکر کر کے سانس پڑھنے سے خوف کریو اور جب پڑھے  
 تو رجوع خدا سو کریو اور آپس توکل کریو اور یہ نیت ثواب پڑھے اور امید ثواب نہ کریو اور یہ جان لے  
 اگر کوئی بھی روئینگا تو یہ داخل ثواب ہوگا اور اگر کوئی نہ روئینگا تو بھی داخل ثواب ہوگا اس لیے کہ اسکی  
 نیت سبکو روا نیکی تھی یہ نہیں چاہتا ہو کہ کوئی انہیں سو کہ حاضر ہیں نہ روئو اور جب منبر پر جائے تو  
 رجوع خدا کی طرف کر کر شروع کریو اور یہ طریق مرثیہ خوانوں کا کہ فاتحہ کہتے ہیں اس فقیر کو نہایت پسند  
 پس چاہیے کہ منبر پر جا کر یہ بھی فاتحہ کہو اور خود ہی الحمد پڑھ کر شروع کریو کہ حدیث شریف میں آیا  
 کُلُّ مَوْذِي بَالٍ لِّمُيَدِّ عِيسَى اللَّهُ قَمُوءُ آبَرُ وَكُلُّ مَوْذِي بَالٍ لِّمُيَدِّ عِيسَى اللَّهُ قَمُوءُ آبَرُ وَكُلُّ مَوْذِي بَالٍ لِّمُيَدِّ عِيسَى اللَّهُ قَمُوءُ آبَرُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فَقَبِّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ روایت اول احوال خواب  
 ماورعہ و یہ اور احوال سفر امام حسین اور قبر رسولی را اور جناب فاطمہ پر جانا  
 رَوَى أَنَّ هَذَا أَمَّ مَعَاوِيَةَ جَاءَتْ إِلَى دَارِ رَسُولِ اللَّهِ عِنْدَ الصُّبْحِ وَدَخَلَتْ وَجَلَسَتْ  
 إِلَى جَنْبِ عَائِشَةَ رَوَيْتُ مِینَ وَارِدِهَا هِيَ كَهْنَدِهَا وَمَعَاوِيَةَ أَيْدِنَ دَوْلَتِ سَرای جناب رسول خدا

میں آؤ اور پہلو عاشرہ میں بیٹھی درود وقت جمعہ کا تھا و قالت لہا کیا بخت ابی بکر دایت رو کیا  
 عجیبہ اور عاشرہ کو منی لگی کہ اید خرا بی بکر اچکی رنگو میں ایک خواب عجیب و غریب دیکھا ہوں  
 ان افسانہ کا علی رسول اللہ اور میں چاہتی ہوں کہ اس خواب کو پیغمبر کو بیان کروں و ذلك قبل  
 اسلام و لا رها معا و یة اور یہ ماجرا قبل اسلام معا وید کہ ہوا کہ ہنوز عاویہ مطیع اسلام ہوا تھا فقہا  
 لہما عاشرہ عاویہ بنی ہاشمی اخیار ہما رسول اللہ عاشرہ کہتا تو میری اگر کیا کہ میں رسول  
 کو اگر بیان کروں فقہا لہا دایت فی یومی شمساً مشرقہ علی الدنیا کلہا ہند و ہما  
 کہ میں دیکھا کہ ایک آفتاب تابندہ ہر درخشندہ آسمان پر بلند ہوا ہوتا ہوا عالم اوسکی نور سے روشن ہوا  
 قولاً من تلك الشمس قوساً مشرقاً و ذلک علی الدنیا پر کیا دیکھا کہ اوس آفتاب جہاں تاب سے  
 ایک چاند پیدا ہوا کہ اوس چاند کی نور سے ساری دنیا سبز ہوئی ثم و لد من ذلک القمر نجران زہران  
 قد اذھن من نورھا المشرق و المغرب بعد اوسکے کیا دیکھتی ہوں کہ اوس چاند سے دو تار کی جگہ ہو  
 نکلی کہ اونی نور سے مشرق و مغرب روشن ہوا فیکما انا اذ ذلک اذ بدت السحابۃ السوداء غظظہ  
 کافھا اللیل المظلم من ان سورج اور چاند اورتاروں کو دیکھ رہی تھی ناگاہ ایک طرف سو ایک ابر سیاہ  
 پیدا ہوا جیسے اندھیری رات ہوتی ہے قولاً من تلك السحابۃ السوداء حیۃ رقطا پر دیکھا تار  
 ابر سیاہ میں سو ایک البق ساں پیدا ہوا قد بدت الحیۃ الی النجین فابتلعہما و دونون تاروں  
 طرف ڈالیں نزدیک ہو چکر دونوں کو گل کیا فجعل الناس یکتون و یسکفون علی ینک النجین  
 و سوفت عجب حال آدمیوں کا ہوا بیقرار ہو ہو کر اون دونوں تاروں کو پور و زنگور اور افسوس کرنے لگو  
 و اپنی سر صورت خاکین بھرتی تھو ماتم عظیم برپا تھا ہر طرف شور آہ و ایلانا قال فجاءت  
 لائشہ الی النبی و قصت علیہ الی و یار اوی کتا ہے کہ عاشرہ پیغمبر کو پاس آئی اور ہند کی زبانی خواہ  
 بیان کیا فلما سمع النبی کلہا معھا تغیرت لونہ و استعبر پس جب سنار رسول خدا نے یہ خواہ  
 فرط غم سے رنگ مبارک تغیر ہو گیا و قال یا عاشرہ اما الشمس المشرقة فانار و حضرت  
 نے فرمایا کہ اے عاشرہ آفتاب جہاں تاب تو میں ہوں و اما القمر فهو فاطمہ ابنتی اور وہ ماہ منیر

میری دختر نیک اختر فاطمہ زہراؑ و امنا الحسنانؑ فہمما الحسنینؑ و الحسنینؑ اور وہ دو کو کب  
 درمی حسن اور حسینؑ میری نواسہ ہیں میری انکھوں کی تاری ہیں و امنا الشہداء الشہداء قہو  
 معارونہؑ اور وہ ابرسیاۃ تاریک معاویہ پس پھند ہو و امنا الحیۃ الوقطۃ قہو یزیدؑ اور وہ مار  
 ابلق یزیدؑ جو کہ میری فرزند پر حملہ کرے گا جب فاطمہؑ انہو حق سو منہ کی جانیگی اور برہمنہ یاد کریگی اور کوئی  
 فریاد کو نہ پہنچے گا جب وہ دنیا سے گزیر جائیگی اور علیؑ ہی شمشیر ظلم سے شہید ہو چکا تو میری حسن  
 اور حسینؑ سے لوگ دشمنی کریں گویاں تک کہ جب حسنؑ کو بھی زہر سو شہید کریں تو پھر حسینؑ پر  
 فوجوں کی چڑبانی ہوگی دین سو حسینؑ کو نکالیں گے کہ میں ہی رہنمائی اور پیاسا اقل کریں گی پس تمام  
 شیعہ اور محب و سکر و مین کو خاک اور این گویاں حسنؑ کی مصیبت یاد کر کر و شنگو بھی حسینؑ کی  
 شہادت یاد کر کر جان کو مین گویاں فاشع لہم یوم القیمۃ میں اونکا شفاعت خواہ ہو نگار و رقیات  
 اور عذاب الہی سے بچا کر بہشت میں لیجاؤں گا پس حضرات خوشحال تمہارا کہ روتی ہو تم زوال نجوم  
 فلک امامت پر پس نیو احوال جناب سید الشہداء کو اور رویو کو اس مظلوم پر یا شفاعت خواہ ہوں  
 روز قیامت کو جناب رسول خداؐ اِنَّکُمْ لَمَّا کُنْتُمْ سَعَادَۃً بِیْنِ اَیِّ سَفَیَانٍ بِالْبَیْعِ النَّاسِ  
 اَبَدَہُ مَکَافَۃً چنانچہ کتب معتبرہ میں مرقوم ہے کہ جب معاویہؓ پس ابوسفیانؓ لعینؓ کہ جسی ہندو ابر  
 سیاہ دیکھتا تھا بعد اب ہادیہؓ ملحق ہوا تو مار ابلق یعنی یزیدؑ تمکن مسند حکومت ہوا پس جو لوگ کہ اسکو  
 قلم دین تھے اونہوں نے اس سو بیعت کی اِلَّا اَہْلَ الْکُوفَۃِ وَ اَہْلَ الْمَدِیْنَہِ مگر وہ شہر باقی رہے  
 مدینہ اور کوفہ کہ وہاں کہ لوگوں نے اس سو بیعت نہ کی فَلَتَبَّ اِلَیْ وَلِیْدِ بْنِ عَقْبَہٗ یَا کُنْ خَدَّ الْبَیْعَۃِ  
 مِنْ اَہْلِ الْمَدِیْنَہِ خَاصَّہً مِنَ الْحُسَیْنِؑ پس حملہ مار ابلق سو انجم فلک امامت پر ہو رات ہی جب یزیدؑ  
 حاکم ہوا تو اس لعینؓ نے ولید بن عقبہؓ کو کہ حاکم مدینہ تھا اس مضمون کا نامہ لکھا کہ اہل مدینہ سو  
 بیعت لینا خصوصاً حسینؑ بن علیؑ سے اور ہر گز ہر گز انسو دست بردار نہونا فان ابی فاضلؑ  
 عَقَبَہُ وَ اَبْعَثْ اِلَیْ یُوْا سَیِّدِہٖؑ پس اگر حسینؑ میری بیعت سو انکار کریں تو فرصت ایک دم کی دنیا  
 اور سراونگا کاٹ کر میری طرف دابہ کرنا و السلام راوی کناسیہ کہ جب یہ نامہ ولیدؓ نے پڑا تو ملال



متا لم ہو اور ناچار ہو کر خادم اپنا امام حسین پاس پہنچا کہ مجھ کو آپ سے کچھ کام ہے آپ یہاں تشریف  
 لایا و سوقت امام حسین روضہ جناب سوئی پر بیٹھتے پینچام وید سکے نہایت محزون و مغموم ہو  
 اور دلتسہ بین تشریف لاؤراوی کہتا ہو کہ زینب و ام کلثوم و رقیہ و عائکہ امام حسین کو غمگین و ملول  
 و یکسر و زلگین مجمع حسین رجلا من اہلبیتہ و مولیہ و اموہم بالسلامت حضرت  
 نے پچاس واپنی غریزہ انصار جمع کی اور حکم کیا کہ متیار لگاؤ اور میری ساتھ چلو میں ولید کو پاس  
 جاؤن تو تم دروازی پر ولید کو کھڑی رہنا جسوقت آواز میری بلند ہو دو دو تکلف میری پاس چلو آنا  
 قَالَ فَجَاءَ الْحُسَيْنُ وَعَلَيْكَ قَبَاءٌ وَرَدَّ امَّا كَصَفَرٍ اَنْ يَمُرَ لِرَحْمَتِ اَخْل خَانَهُ وَلَيْدٌ هُوَ اَوْسُو  
 قبا اور روا حضرت جو جسم مبارک پر زرد آراستہ تھی فقام الیہ الولید و اجلسہ علی عینہ حضرت  
 کو ویکسر ولید اوٹھکٹا ہوا اور داہنی طرف حضرت کو بٹھایا و مروان بن الحکم جالس الی جانبہ اور  
 مروان بیٹا حکم ولد الزنا کا ایک طرف بٹھاتا فلما استقر الجوس بالحسین فرغ الولید لکتابہ یولید  
 معاویہ جب حضرت بیٹھتے تو ولید فرامہ نیزہ کا پیریا فقال الحسنین اننا لله وانا الیہ راجعون  
 حضرت فرما لہ وانا الیہ راجعون فرمایا و قال الحسنین انی لا اراک ان تقع علی سبیعی لیولید سرور  
 حتی ابا یعہ جہوا فیعرف ذلک الناس اور حضرت فرمایا امی ولید مجھ کو گمان نہیں ہو کہ تو میری  
 بیعت مخفی پر راضی ہوتا انیکہ میں علانیہ نیزہ سے بیعت کروں کہ اور لوگ بھی جانیں فقال لہ ولید  
 انصرف یا ابا عبد اللہ پس ولید فر عرض کی کہ آپ تشریف لیجائیے فقال لہ مروان واللہ  
 لئن فارقت الحسین الساعۃ لا تری منہ الا الغبار و سوقت مروان بکارا کہ امی ولید  
 کیا کرتا ہے اگر اسوقت امام حسین فر بیعت نہی اور ہاتھ سر کھینکے تو کہیں ہاتھ نہ آوینگے اور سوا  
 گردا و رنجبار کے تو اور کچھ نہ بھیجے گا فاجلسہ حتی یبایع او اضرب عنقه و عشق احتسابہ  
 فاکلہم اصحاب قشتہ و شہر پس مناسب یہی ہو کہ انکو اسوقت قید کہ اگر بیعت کریں تو ضرور نہ  
 قتل کر اور سرانکا اور انکے اصحاب کا کاٹ کر نیزہ کر پاس بھیج دو تحقیق کہ اصحاب انکو قشتہ و فساد  
 برپا کرینگے فلما سمع الحسین کلام مروان بن الحکم قام علی قد میہ و قال کذب و اللہ

یَا بُنَّ الدَّرْدَقَا أَتَسَلُّنِیْ بِسُکْرٍ اَمَامَ تِلْکَ اَوَّلِ کَثْرٍ اَوْ کَثْرٍ هُوَ اَوْ زُفَیَا اِیْ وَلَدِ الزَّوْجِ اَوْ کَمَّ کَرَامٍ هُوَ سِیرٌ  
قَتَلَ بِرَایِ الْعِیْنِ تَوْجُوْثًا هُوَ اَوْ رَکْسًا نَقُوْرٍ هُوَ اَوْ مَجْرُوْجٍ کَرُوْضٍ هُوَ نَضْرَبُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَیْهِ الْکَرَامُ  
مِنْ الْحَلِیْدِ یَا کَانَ فِیْ بَیْتِیْ اَوَّلَیَّادٍ بِرَایِ اَوَّلِ سِرِّتٍ جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنٍ فَاِیْکَ کَرَمِیْ اَهْنِیْ کِهْ مَکَانَ  
وَلِیْدِیْنِ رَکْمِیْ تَهْیِ اَوْ تَمَاکِرِ وَلِیْدِیْ رِمَارِیْ وَهْ لَیْسَ بِرَاکَا نَکَسَرُ الْبَابُ وَدَخَلُوْا الدَّارَ جَوَیْنِ  
اَوَّا زِ حَضْرَتِ کِیْ بَلَنْدِ هُوَیْ تُوْ فَرْزَنْدَانِ جَنَابِ اَمِیْرٍ دُوْرُوْیْ اَوْرِ دَرِ زَاوِیْهِ تُوْ کَرَمِیْ سَلِیْحِ تِلْوَ اَرِیْنِ پُکَرِیْ دَاخِلِ  
خَانِهْ وَلِیْدِ هُوَیْ فَاوَلُ مَنْ دَخَلَ عَنْهُمْ سَا هُوَ اَسِیْفَةُ الْاَبْکَاسِ اَبْنُ عَلِیٍّ وَجَعْفَرُ بْنُ عَلِیٍّ وَ  
عَبْدُ اللَّهِ اَبْنُ عَلِیٍّ وَعُمَانُ بْنُ عَلِیٍّ اَوْرَاوَلِ اَوْنِ سَبْ سَوِیْ عِبَاسُ بْنُ عَلِیٍّ تِلْوَ اَرَمِیْنِیْ هُوَیْ  
دَاخِلِ هُوَیْ اَوْرِ بَعْدِ اَوْ نَحْوِ بَهَائِیْ اَوْ کُرْجِیْ رَاثِدِ جَعْفَرُ وَ عُمَانُ وَ اَلْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ وَ اَلْحَسَنُ بْنُ اَبْنِ  
الْحُسَيْنِ وَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْاَکْبَرُ وَ مُسْلِمُ بْنُ عَقِیْلٍ مَعَ اَبْنِهِ جَعْفَرُ وَ اَهْلِیَّتِهِ وَ مَوَالِیْهِ  
فَمَهْوُ الدَّارَ وَ هَمَّوْا اَنْ یَضَعُوْا اَسْیَافَهُمْ اَوْ حُسْنِ مَشْرِیْ اَوْ رَقَاسْمُ اَوْ عَلِیُّ الْکَبَرُ مَشْکُلِ سَعِیْرٍ اَوْ رَسْلَمِیْنِ  
عَقِیْلُ مَعَ یَثِیْ اَبْنِ جَعْفَرٍ اَوْ فَرْزَنْدَانِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِیْنِ اَنْ سَبْ هُوْنِ فُوْکَرِ وَلِیْدِ کُوْ گِیْرِ لَیَا اَوْرِ  
چَا کِهْ تِلْوَ اَرِیْنِ اَمِیَانِ سَیْ لَیْنِ اَوْرَاوَهْ لَرَا کِیْ کَرِیْنِ فَمَنْهُمْ اَلْحُسَيْنُ بْنُ ذَاکِ جَنَابِ اَمَامِیْنِ  
اَوْنِ سَبْ کُوْنِیْ کِیَا اَوْرِ حَضْرَتِ بَاهَرِیْ رَاوِیْ کِتَا هُوَ کَجِبِ سَوِیْ حَضْرَتِ وَلِیْدِ کُوْ پَاسِ کُوْ تُوْ زَیْنَبِ  
اَوْرَامِ کَشُوْمِ اَوْرِ رَقِیْعَهْ اَوْرَاوَدِ عَلِیُّ الْکَبَرُ اَوْرِ سَکِیْنَهْ اَوْرِ فَاطِمَهْ خُصْرَا کَبَرَاتِیْ چَرْتِیْ تَهْیِنِ کَبِیْ هُوْیْیْ چَرْتِیْ تَهْیِنِ  
اَوْرِ کَبِیْ صَحْنِ خَانِهْ مِیْنِ اَتِیْ تَهْیِنِ اَوْرِ زَارِ زَارِ رَوْتِیْ تَهْیِنِ اِنْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ مَعَ اَهْلِیَّتِهِ  
فَوَجَدَ اُخْتَهْ زَیْنَبَ وَ سَکِیْنَهَ فَکَشَتَیْنِ خَلْفَ الْبَابِ مُشْطَرَتَیْنِ وَ تَبْلِیَا نِیْ پَسِ حَضْرَتِ  
اَمَامِ حُسَيْنٍ مَعَ اَهْلِ بَیْتِیْ گُھَرِیْنِ دَاخِلِ هُوَیْ دِیْ کِمَا حَضْرَتِ فُوْکِهْ زَیْنَبِ اَوْرِ سَکِیْنَهْ اَنْطَارِیْنِ چِیْچُوْ دَرُوْا  
کُھَرِیْ رُوْیْ هِیْ مِیْنِ پَسِ حَضْرَتِ هِیْ اَوْنِیْنِ دِکِیْ دَرُوْیْ لَیْکُوْ اَوْرِ فَرَا یَا کِهْ اِیْ زَیْنَبِ اِیْ سَکِیْنَهْ صَبَرُ کُوْ  
کِهْ یِهْ پَهْلِیْ مَصِیْبِتِ هُوْ رَاوِیْ کِتَا سَهْ کِهْ حَضْرَتِ کُھَرِیْنِ کُھَرَامِ تَهَا فَاَلْبَاجُ الْاَلِیْلُ جَاوَدَ عَلِیُّ قَابِیْ جَدِیْ  
یَا کِیْ کِهْ خُفِیْنِ پَسِ جِبِ رَاتِ هُوَیْ تُوْ حَضْرَتِ رَوْتِیْ هُوَیْ رُوضَهْ رَسُوْلِیْ اِیْرَاوُیْ وَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ  
یَا رَسُوْلُ اللَّهِ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ فَاطِمَهَ فَوْحُکَ وَ اَبْنُ فَوْحَکَ اَوْرِ عَرَضِ کِیْ سَلَامِ هُوْیْ پَسِ رَاوِیْ

رسول خدا امین ہون حسین فرزند تہارا اور بیٹا مہارمی بیٹی فاطمہ زہرا کا اور میں وہ ہوں کہ تم بارہا مجھ کو  
 کاندھ پر سوار کرتے ہو اور تنہا مجھ کو امانت اپنی امت کو سونپنا تھا فاشتم کہ علیہم یا نبی اللہ اٹھم  
 خذ کوئی وضیعونی ولم یحفظونی پس آگاہ ہوا میں نامہاری امت فرمیری رعایت نمی اور مجھ کو  
 کمال تنگ کیا یہاں تک کہ مجھ کو نہ نہین دیتی پس میں تیری رخصت ہو نیکیا آیا ہوں تم نیکیا عند القبر  
 حتی اذا کان قریباً بین الصمیم وضع رأسه علی قبره ونام یہ فرما کر جناب امام حسینؑ تیرے  
 روبرو ہے جب صبح قریب ہوئی سر مبارک قبر شریف پر رکھ کر سو گئی واذا برسول اللہ قد اقبل  
 ومعه جماعة من الملائكة تاکہ خواب میں دیکھا جناب رسول خدا کو کہ ایک گروہ ملائکہ اونکے ہمراہ  
 اور روستے چلا آئے ہیں حتی ضم الحسین الی صدره وقبل ما بین عینہ وقال یہاں تک  
 کہ قریب جناب امام حسینؑ کو آئے اور انکو اپنی پہاٹی سے لگایا اور بوسہ در میان دونوں انکوں کو لیکر فرمایا  
 یا حبیبی یا حسینؑ گاٹی اراک عن قریب ثم ملا بدلائک مذبحاً یا رضى کو بلائی  
 جیب میری حسینؑ گویا میں دیکھتا ہوں تجھ کو عقوبت کہ تو اپنی خون میں لوث رہا ہو اور قوم شیقا  
 قصدتیر فرج کا کرتے ہیں وانت مع ذلک عطشان لا تسقی ولطمآن لا ترووی اور تلو تلو  
 پیاسا ہو اور پانی مانگتا ہے کوئی رحم نہین کہتا اور پانی نہین دیتا امی فرزند علی و فاطمہ وحسن  
 ہم سب مشتاق تیری ہیں پس تعجل کر آئی میں وانک لک فی الجنة لدرجات لک ناکہا الا  
 یا شہادۃ اور امی حسینؑ حق تعالیٰ فرمیری واسطے بہشت میں بہت سو درجہ مقرر کئے ہیں لیکن وہ درجہ  
 موقوف ہیں تیری شہادت پر فجعل الحسین یطرق الی جدہ ویقول یہ شکر امام حسینؑ رسول خدا  
 طرقت دیکھ کر ونگوا اور عرض کی یا جد اے لا محاجۃ لی فی الرجوع الی الدنیا انما اب  
 مجھے کچھ احتیاج دنیا کی طرف جانیکی نہین ہو مجھ کو اپنی قبر میں لیلو کہ مجھ کو نہایت تنگ کیا ہو فقَالَ  
 لہ رسول اللہ لا بد لک من الرجوع الی الدنیا حتی تودق الشہادۃ پس جناب رسول خدا  
 فرمایا امی روشنی چشم میری ضرور ہے تجھ کو دنیا میں جانا تاکہ دست جفا کاران امت سے شہید ہوو  
 فانذبه الحسین من نومہ فزعاً موعوباً پس امام حسینؑ یہ خواب دیکھ کر ونگوا ہوئی بیدار ہو

اور خواب المہیت سے بیان کیا پس عجب طرح کا غم و الم اہل بیت پر طاری ہوا تم جگاہ علی قنبر  
 اُمّہ فاطمۃ الزہراءؑ پر جناب امام مظلوم باکمال حزن و ملال قبر جناب فاطمہؑ پر آؤ اور یوں کہنوں کو  
 یَا اُمّہ لَقَدْ اَزَجْنَا مِنْ جَوَارِكِ اِیْمَانِ سخت ناچار ہوں بنی امیہ محکوم تہا میری ہم سایہ سو چہر تو زمین  
 حضرت یہ کہہ رہے تھے کہ جناب زینبؑ و قتی ہو میں تشریف لائیں اور قبر جناب فاطمہؑ سے لپٹ کر یہ کہنے  
 لگیں یَا اُمّہ اَمَّا سَمِعْتِ حَالِ کِنَا بَاہِ یَزِیدِ اُمّی امان کچھ نہ سمجھو کہ یزیدؑ نے تمہاری فرزندہ حسینؑ کے  
 لیے کیا لکھا ہے کہ اگر بیعت کرے تو خیر والا سر حسینؑ کا کاٹ کر میری پائیں سے پیرا دے اور اس واسطے ناچار بہائی سے  
 وطن چھوٹتا ہے جناب امام حسینؑ جناب زینبؑ کو گھر میں لائے اور ارادہ سنو کیا فقالت اُمّ سَلَمَۃُ  
 یَا بُنْتِی اِلٰی اَیْنِ قَبْلِ الْحُسَیْنِ وَقَالَ اِلِی الْعِرَاقِ جناب ام سلمہؑ تیاری سفر دیکھ کر بولیں کہ اسی  
 پارہ جگر میری کہاں کا قصد کیا ہے اور سوت امامؑ روزی لگو اور فرمایا کہ اسی امان عراق کی طرف جاتا ہوں  
 ثُمَّ قَالَتْ یَا حُسَیْنُ اَنَا اَخَافُ مِنْ ذَہَابِکَ اِلِی الْعِرَاقِ ام سلمہؑ نام عراق کا سن کر بولیں کہ مجھ  
 خوف آتا ہے میری عراق کر جاؤ سو سمعَتْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَہُوَ یَقُوْلُ یُقْتَلُ وَلَدِی الْحُسَیْنُ یَا زِیْن  
 الْعِرَاقِ یُقَالُ لَہَا کَوْبَلَا اس واسطے کہ مگر سنا ہو میں رسولؐ خدا سے کہ فرماتے تھے کہ فرزند میرا حسینؑ زمین  
 عراق میں ایک مقام ہے کہ نام اور کا کر بلا ہو الب تشنہ شہید ہوگا قَبْلِ الْحُسَیْنِ بَکَاءً شَدِیْدًا  
 وَقَالَ لَہَا کَا اُمّہ اَنَا وَاللّٰہِ اَعْلَمُ مَذَلَّکَ یہ سنکر امام حسینؑ بہت رومی اور فرمایا اسی امان بخدا  
 سو گند میں اس سے زیادہ جانتا ہوں کہ وہاں جا کر مع غریزہ یار قتل ہونگا اور اسی امان کر بلا پر کیا  
 موقوف ہے جہاں جاؤں اگر سوراخ مار و مور میں چھونگا تو بھی یہ قوم جفا کار مجھ جیسا چھوڑے گی پھر  
 ام سلمہؑ بوجہ کہ کون کون تمہاری ہمراہ جائیگا حضرت نے ہر ایک کو طرف اشارہ کیا کہ یہ سب میری عہد  
 جائیگو قَبْلَتْ بَکَاءً شَدِیْدًا ثُمَّ قَالَتْ یَا حُسَیْنُ اِن کُنْتَ لَا بُدَّ مِّنَّا فَاِی الْکُوفَۃِ فَمِنْ کُنْ  
 اِلَیہَا یَا اَہْلَکَ وَنِسَاکَ پس ام سلمہؑ دیر تک روئیں اور بولیں اسی حسینؑ اگر ارادہ مصمم کو فی  
 کا ہے تو عورتوں کو ہمراہ نہ لیجاؤ کہ بعد تمہاری شہادت کہ یہ سب تباہ و ہلاک ہو جائیں گی خصوصاً  
 یہ اطفال صغیر قَبْلِ الْحُسَیْنِ بَکَاءً شَدِیْدًا وَقَالَ یَا اُمّہ اَلَا تَرٰہُمْ یُقْتَلُوْنَ مَطْشًا نَا

جناب امام حسین یہ سکر بہت شدت سے روئی اور فرمایا کہ اسی امان اکثر لوگوں میں سے اگر میری سیاہ سے قتل کیے جائیں گے اور سوت سب حضرت سے سانسو گھنٹے سے ہر ایک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ اسی امان یہ نیز میری راجائیں گے اور یہ تلوار سونے کی ہوگا حتیٰٰ ہذا الطفل الذی یضع فی حجر امیہ یدہم  
 بئنا انکم العذر ویان تک کہ یہ لڑکا کہ مان کی گود میں دو وہ پتیا ہی تیرے ہم سے شہید ہوگا اسوقت علی صخر  
 کا سن ٹیڑھ مہینے کا تھا اور کم زرا وہ بھی منقل ہر جہاں ذی علی اٹھنے کی یہ خبر سن کر رو توڑ بیہوش  
 ہو گئی اور ابی دن سے دو وہ اسکا مار سے دم کی کہ ہم ہو گیا رایت و ہم بیان محبت رسولی را  
 یا امام حسین اور کوچ حسین کی بیٹی زہرا در احوال مختلف سفر و شہادت و اہل  
 حرم کی تاراجی اور پھر ہونچنی آب و غذا اور آفرین شہر میں بخش امام پر کتاب نہایت  
 ام الفضل دایہ حضرت امام حسین سے روایت کی ہو کہ اوشو کما دخل علی یومہ رسول اللہ و  
 جلس ثم قال ہائی الخ لانی اکر و جناب رسالت میری گھر میں تشریف لائی اور بیٹھ اور فرمایا  
 کہ اسی ام الفضل لا میری جگر گوشہ کو میں نے امام حسین کو حضرت کو گود میں دیا قبلاً و وصیۃ الی  
 صدرہ ثم اتعذہ فی حجر حضرت رسولی اعلیٰ السلام علیہ وآلہ وسلم نے امام حسین کو چہا قی  
 سو لگایا اور پیشانی پر اوس نور چشم کو بوسہ دی اور گود میں بٹھالیا فقال الحسنین فی حجرہ یکا یک  
 امام حسین نے رسولی را پر بون کیا میں نے اس طرح ہجرت امام حسین کو حضرت کی گود سے لیلیا کہ امام حسین نے لکھ  
 قرأت رسول اللہ قد استعبر وقال مھلاً مھلاً یا ام الفضل ناگاہ دیکھا میں کہ رسولی را کی ہا  
 آنکھوں میں آنسو بہا کر اور فرمایا آہستہ آہستہ اوٹھا ام الفضل کہ یہ ایک قطرہ آب سے پاک ہو گیا  
 اور جو بچ کہ میری جگر گوشہ کو پہنچا ہو وہ کیونکر بطف ہو گا پس اسی حضرت مومنین اب یہ مقام غور  
 و تامل ہو کہ جناب رسولی را کو اسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا جسوقت امام حسین قبر رسولی را سے رخت  
 ہونیکو آئی ہو گئی اور رو کر فرمائی السلام علیک یا رسول اللہ انا الحسنین بن فاطمہ  
 قوختک و ابن قوختک سلام میرا ہو تمہاری رسولی را میں ہوں حسین نور عین تمہارا اور بیٹا تمہاری  
 بیٹی فاطمہ کا یہ لکھ قبر شریفہ پر رات بہر روایا کیے اور دعا مانگا کیو جب صبح قریب ہوئی تو حضرت آنکھوں

لگ گئی تو دیکھا کہ جناب رسول خدا روئے ہو کر شریف لائے ہوئے اور حضرت کو چھائی سے لگا کر فرماتے ہیں  
 يَا حَبِيبِي يَا حُسَيْنُ كَأَنِّي أَرَاكَ عَنْ قَرِيبٍ مُّوَسَّدًا بِدُمَاكَ مَذْبُوحًا بِأَرْضِ كُوبَلَاةٍ  
 حبیب میری سیئ گویا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو زمین کر بلا پر اپنے خون میں لوثا ہوا اور ایک گروہ  
 تجھے قتل کر رہا ہے وَ اِنَّتَ مَعَ ذٰلِكَ عَطَشَانٌ لَا تُسْقٰی اور تو اس وقت امی حسین بہت پیاسا  
 ہو گا اور کوئی تجھ کو پانی نہ دے گا اُمّ حسین اپنی ان کی طرف دیکھ کر عرض کر نیلگو یا جَدَّاهُ لَا حَاجَةَ لِيْ فِي  
 الْوُجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا فَخَذْنِيْ اِلَيْكَ وَاَدْخَلْنِيْ فِيْ قَبْرِكَ اے نانا میرا دل دینا اور اہل دینا  
 سے بیزار ہے مجھے دینا میں جانکی احتیاج نہیں ہوں تم مجھ کو اپنی قبر میں لیلویہ خواب دیکھ کر جوئے  
 تو عازم سفر ہو کر اس وقت ام سلمہ زوجہ جناب رسول خدا روئے کر فرما کر لگین اے فرزند مجھ کو نہ ہنٹاؤ  
 نکر سفر عراق سو فانی سمعت من جَدَّكَ يَقُوْلُ ثِقِيْلٌ وَّلَدِيْ الْحُسَيْنُ فِيْ اَرْضٍ يُقَالُ  
 لَهَا كُوبَلَاةٌ پس سنو سنو تیرا نانا سو کہ فرماتے تو کہ حسین قتل کیا جاوے گا ایک زمین پر کہ نام اس کا کر بلا  
 جناب ام حسین فرمایا اَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ذٰلِكَ میں خوب جانتا ہوں قسم خدا کی میں ضرور شہید ہو گا بلکہ  
 میں روز قتل اپنا اور قاتل کو اپنی جانتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں اس زمین کو دو کہا دون تم اس کے  
 بِبَيْتِهِ الشَّرِيفَةِ اِلَى جَمْعِهِ كُوبَلَاةٌ فَانْخَفَضَتِ الْاَرْضُ حَتّٰى اَرٰهَا مُصْجَعَةً وَتَوْضِيعَ مَقْبَرَتِهِ  
 پھر حضرت نے اشارہ کیا طرف زمین کر بلا کو پس سب زمین پست ہو گئی اور زمین کر بلا بلند ہوئی یہاں تک  
 کہ حضرت نے حضرت ام سلمہ کو اپنی قتل گاہ دکھائی کہ یہاں میں زخمی ہو کر گرے گا خاک پر تر پڑے گا لاشہ  
 میرا میرے خاک و خون پر پڑا نہ گیا پس ام سلمہ نے اختیار روئیں اور فرمایا کہ اے فرزند تم راہ خدا میں شہید ہو گے  
 دختران زہرا اور اہل بیت کو ہمراہ نہ لیجاؤ تا حرمت الکی تو برباد نہ ہو حضرت نے جب نام اہل بیت کا سنار دے  
 اور فرمایا وَقَدْ شَاءَ اَنْ يَّرٰى حَرَمِيْ وَنِسَائِيْ مُسَبِّحِيْنَ مُسْتَرِدِّينَ وَاَحْفَا لِيْ مَذْبُوحًا  
 مَسْكُوْرًا اے امان مقدس میں میری بیویوں ہی ہے کہ میں عظیم و ستم شہید ہوں اور اطفال میری زوجہ  
 کی جو جائیں اور میری بہنیں اور بیٹیاں سب قید ہو کر شہر ان پر ہنہ پر سوار ہو کر بلوای عام میں شام  
 تک جائیں گی اور جو فرزند میری قتل سے بچیں گے قید ہو کر شام جائیں گے وَ هُمْ لَيْسَتْ يَتَرَوْنَ فَلَا يَخْرُجُوْنَ



نہ پوچھنا  
نہ پوچھنا  
نہ پوچھنا

تاکر و لا معینا اور وہ فریاد کرینگے اور کوئی فریاد کو کوئی نہ پوچھیکا حضرت ام سلمہؓ فرماتا کہ تمہارا  
 نانا فی مٹی کر بلا کی دی تھی مین لڑاوسی شیشہ مین رکھا ہویہ سنکر حضرتؓ نے بھی اعجاز سے مٹی کر بلا کی  
 دی اور فرمایا ای امان وہ مٹی کہ تمہیں نانا فی دی تھی اوس سے علیحدہ اسی ہی ایک شیشہ مین رکھو فاذ  
 فاضداد مکافا علی آتی قد قتلک پس جب دونوں شیشوں سے خون ابلو تو تم یقین کرنا کہ مین  
 قتل ہوا یہ کہہ کر حضرت روانہ ہوئے اور سب اہل مدینہ روزِ گھر پہنچے وصل الحسینؑ الی کو بلا کہان  
 تک کہ امام حسینؑ وار دکر بلا ہو حجب حضرت کو ورود کی خبر ابن زیاد نے سنی تو فوجین بھیجا شروع کین  
 فاجتمع فی سبۃ ايام مائۃ الف فارس و مائۃ الف راجل و مائۃ الف رسل بیان  
 کہ بعضے روایت سے معلوم ہوتا ہو کہ چہ روز مین چہ لاکھ ملعون جمع ہوئے کہ انہیں دو لاکھ تیر انداز  
 یہ سب فقط فساد رسول خدا کو قتل کرنیکو اس قدر بلوا ملعونوں کا تھا کہ کثرت فوج سوز مین کر بلا نظر  
 نہ آتی تھی اور آواز گھوڑوں کی ٹاپوں کی سنکر لڑکو گسرتی تھی پس اون نابکاروں نے چاروں طرف سے  
 گیسر لیا اور رستہ دریای فوات کا بند کر دیا فاضطربت النساء حتی جف اللین لایم الرصیع ہو  
 عورتین نہایت مضطرب ہوئیں تاکہ مادر علی اصغر کا دودھ خشک ہو گیا قال قوا یت ان اکثر  
 الصبیان یجوعون من الجبۃ و یفکو لوکن العطش العطش ثم یدخلون فیہا کراوی  
 جتنا ہے کہ روز عاشورا دیکھتا تھا مین کہ اکثر لڑکے ماری پیاس کو باہر خیمے سے آتے تھے اور عطش العطش  
 کہہ کر چلاتے تھے اور کثرت فوج دیکھ کر پر خیمے مین چل جاتے تھے والحسینؑ فی ثمانیۃ وعشرین  
 من اہلبیتہ وخمسین رجلاً من اصحابہ او دہر تو یہ کثرت فوج تھی کہ جیسا بیان ہوا  
 اور جناب امام حسینؑ کو ساتھ اٹھائیں تو غزیر تھو کہ جسمین بعضی بلیغ کو بھی نہ پوچھو تھو اور پچاس  
 رفیق تھے پس عمر سعد لعینؑ نے روز عاشورا لڑائی شروع کی اور تیر چلے کمان مین جوڑ کر مارا اور کہا  
 اسی گروہ کو فہ و شام گواہ رہنا کہ پہلے تیر لشکر حسینؑ پر اس شقی نے مارا ہے پس اصحاب وغیرہ حضرت  
 شہید ہوئے لکھ بیان تاکہ قائم پال سم اسپان ہوئے حضرت عباسؑ کو شافق سے جدا ہوئے علی اکبرؑ  
 کو برہی لگی علی اصغرؑ کو دین سرور کی تیر کہا یا اور جو شہید ہوتا تھا لاشہ اسکا حضرت لڑکر اٹھاتا

اور لاش پر لاش رکھتے تھے تا پامال سم اسپان نہو مگر ہزار حیف جب وہ حضرت شہید ہوئے  
 تو کوئی ایسا نہ تھا کہ لاش کو حضرت کی اوٹھا لائے آند ہی سپاہ چاتی تھی اور جانور آشیانہ چھوڑ کر لا الہ  
 الا اللہ کہتے تھے وَ حَسَا دَمَاءُ الْفُرَاتِ دَمًا عَصِيطًا اور پانی فوٹکا مانند خون تازہ کو جوش  
 مارتا تھا اور برابر قات نہرو کا اوچھلتا تھا آسمان سے خون برساتا تھا اور آفتاب کو گن گاتا تھا فَاذَى  
 مُنَادٍ قِيلَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ بَنِیْ اٰیِکَ نَادِیْ دَرِیْانِ آسْمَانِ زَمِیْنِ کہ قتل کیا گیا فرزند رسول خدا  
 قُتِلَ وَاللّٰہِ اِلَیْہِمْ اَبْنُ الْاِمْلَکِمْ اَسْخُو الْاِمْلَکِمْ افسوس قتل ہوا اہام پسر اہام ہر اور اہام اور  
 اہل مدینہ کو مطلق اس ماجرمی سے اطلاع تھی ابن عباس کہتے ہیں کہ میں سوتا تھا مدینہ میں غیر  
 رسول خدا کو خواب میں دیکھا وَ هُوَ مُقْبِلٌ مِنْ خِزْرِ اَوَّلَیْکَ کہ وہ جناب کریم کی طرف سے تشریف لائے ہیں اور میر  
 اور ریش مبارک پر خاک پڑی ہوئی ہے وَ هُوَ یَاکِی الْعَیْنِ خَزِیْنُ الْقَلْبِ کہ ہون سوا نبی  
 ہیں بادل غمگین دو شیشے حضرت کے ساتھ خون سے بہری ہیں پس عرض کی میں یا رسول اللہ کھا کھا  
 الْقَارُودَ تَاکَی مَحْلُو تَاکَی دَمًا مِیْ یَغِیْرِ خَدَّیْکَ وَ پاپس یہ خون سے بہر شیشے کیسے ہیں حضرت  
 شدت سے روئے اور فرمایا اَھْلَیْکُمْ فِیْ کَادَمُ الْحَسَنِیْنَ وَ هَذِیْہُ اُخْرٰی مِنْ دِمَاۃِ اَھْلِیَّیْہِمْ  
 وَ اَھْلَیْکُمْ اِسْ شِیْخُوہِیْنَ تُوخُوہِیْ تُواسِہُہُ اور فرزند حسین کا ہے اور دوسری میں خون اوپر  
 اصحاب کا ہے یہ خواب دیکھ کر میں غمناک اوٹھا اور ولین کہتا تھا کہ خدا خیر کری عجب طرح کا خواب  
 دیکھا ہے جب بابہ نظر فرماتے وَ اللّٰہُ لَدِیْہِ کَاۡتِبٌ بِکَیْکَ پس دیکھا میں نے کہ ایک  
 خبار نے مدینہ کو گمیر لیا ہے فَرَاۡیْتُ الشَّمْسَ کَاۡتِبًا سَکِسَفَہً اور آفتاب کو گن گاتا ہے  
 اور برخ ہوا ہر مانند طشت پیراز خون کے وَ رَاۡیْتُ حَیْطَانَ الْمَدِیْنَةِ عَلَیْہَا دَمٌ عَصِیْطٌ اور  
 دیکھا کہ دیوار ہا مدینہ خون سے افشان ہیں ناگاہ آواز رونے اور پینے کی خانہ ام سلمہ سے بلند  
 ہوئی یہ میں رو رو کر کرتی تھیں یَا بَنَاتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسِیْدِیْہِیْ وَ اَبْکِیْنَ مَعِیْ فَقَدْ  
 قُتِلَ سَیِّدُکُنَّ وَ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّةِ اِیْ یٰیثُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ کی ساتھ دو میرا اور دو میر  
 ساتھ کہ شہید ہوا یہ تمہارا اور یہ جو انان اہل جنت پس آواز حضرت ام سلمہ منکر سب روتی

بیٹھی خانہ ام سلمہ میں جمع ہوئیں فقیل من این عملت ذلک کسی نے کہا ای زوجہ رسول خدا  
 یہ خبر سننے کس سے سنی اور کون خبر لایا ہے شہادت جناب امام حسین کی فاکت رأیت رسول  
 اللہ الساعة فی النکاح شعثاً مذعوراً فساکناً عن ذلک وہ بولیں کہ ابھی میں جناب  
 رسول خدا کو خواب میں دیکھا کہ چہرہ مبارک اور ریش مبارک پر خاک پڑی ہے اور وہ حضرت عکلمین  
 اور اندوہناک ہیں میں نے پوچھا کہ ای رسول خدا کیا حال ہے اچھا فقال قتل ابنی الحسین  
 واهل بیتہ حضرت رونے لگا اور جواب دیا کہ میری جگر گوشہ فرزند ارجمند حسین کو مع اہل بیت ہو  
 پیاسا شہید کیا جب انکے میری اس قتل سے کہل گئی فظنرت الی القارور دین فاذ اصکاراً  
 دمکاً عیطاً ودرپس دیکھا میں نے طرف اون فون شیشوئے کہ خون تازہ دونوں میں سے جوش  
 مارتا ہے یہ ماجرا شکر عجیب طرح کا شور رونے اور پیشو کا بلند ہوا کہ گویا قیامت قائم ہوئی تھی وقل  
 انہ لم یقلب فی ذلک الیوم یوم ولا مدد الا وجد تحتہ دم عیطاً اور حدیث میں  
 وارد ہے کہ اوس روز کوئی سنگ و کھنجر زمین سے نہ اٹھایا مگر اوسکے نیچے خون تازہ پانی تو کہ جوش  
 مارتا تھا اور آسمان سے خون تازہ برساتا تھا حتیٰ انہ علی النبات حتیٰ فی بیان تک  
 کہ اثر خون گھاس پر باقی رہا کہ گھاس فنا ہوئی اور مدینہ میں غل رونیکا تھا اور چاروں طرف آثار  
 قیامت ظاہر تھے اور لشکر ابن سعد اہل بیت کو لوٹ رہا تھا اور خیموں میں آگ لگا دی تھی فساد  
 و مجذراہ و اعلیاء کو دختران جناب فاطمہ سے بلند تھی اور کوئی رحم نہ کرتا تھا اور وہ ظالم اپنے ظلم و  
 ستم سے باز نہ آتے تو یہاں تک کہ جب لعین لوٹنے سے فارغ ہوئے اور اہل بیت شیر خدا اسیر اشقیاء  
 ہو چکے اقام ابوسیدہ بیتیہ یومہ ذلک تا بن سعد اوس و زہان مدام کیا و آخر قطع رؤس  
 الباقین من اصحابہ و اہل بیتہ ففقطعت اور اوس لعین نے حکم کیا کہ باقی سرداروں کو اہل بیت  
 اور اصحاب حسین کی کاٹ لو اس واسطے کہ جتنے جی جناب امام حسین کو سر کسی کا کوئی لعین نہ نہیں  
 و امصیباہ وہ شقی حکم اوس لعین کا سنکر دڑی ایک کافر جاکر سر جناب عباس علیہ السلام کا کاٹ لایا کسی  
 منافق نے سر جناب علی اکبر علیہ السلام کا جہاں کسی نے سر حضرت قاسم بن حسن کا جہاں کسی

اور کسی نے سر حوث و محمد کا جہاد کیا کسی نے سر اقدس حبیب ابن مظاہر کا جہاد کیا اور کسی نے  
 سر مقدس زہیر قین کو کاٹا اسی طرح سب اصحاب اور فرزندوں کو سر فلو کاٹ کر اوس شقی کو  
 سامنے لا کر بہت خوش ہوا پھر حکم کیا کہ اطفال اہل بیت حسین کہ بھوک اور پیاس سے مر تو ہیں  
 واسطے فاقہ شکنی کو ایک ایک کوزہ پانی کا اور سنبھا بننا ہوا اور کھو لیو پیو پس خیال کیجئے کہ جو وقت  
 وہ پانی آیا ہو گا تو اہل بیت پر کیا حال گذرا ہو گا کہ اوس دن اوس پانی کو لیے عباس کو شانے  
 کا ٹیکے علی اصغر کی گلو و نازک پر تیر لگا کر وہ معصوم اوسى صدمے سے شہید ہوا اسطے اکبر  
 شدت تشنگی سے مجبور ہو کر جناب امام حسین سے عرض کرتے ہو یا اَبَاکَ الْعَطَشُ قَدْ ثَقَلَنِي  
 وَثَقِلَ الْحَدِيدُ اَجْمَدَ نِی اِی بابا پیاس مجھے مارو ڈالتی ہے اور گرانی آہن مجھے بچ دیتی  
 فَقَالَ لِی شَرِبْ مِنْ الْمَاءِ سَبِيلٌ پس اِی بابا ایک جرعہ آب ہو سکتا ہے کہ پیاس اپنی جگہ  
 فَبَكَی الْحُسَيْنُ وَقَالَ لِعَوْنِ عَلِیٍّ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَ عَلِیٍّ اِنَّ نَدَّ عَوْهُمْ فَلَا یَحْبُبُوْنَکَ جَنَاب  
 امام حسین یہ سنکر بہت روحو اور فرمایا ایفرزند بہت دشوار ہے جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ  
 اور مجھ پر کہ تو پانی مانگے اور میں دیکھوں کہ اِنَّ لَکَ الْمَاءَ یَا بُنِیَّ پس کمان ہر پانی ایفرزند کہ  
 میں تجھے دون آخر الامر وہ نخت جگر حسین پیاسا شہید ہوا اور امام حسین کا بھی وقت شہادت  
 یہی حال تھا یَلُوکَ لِسَانُهُ مِنَ الْعَطَشِ وَ یَطْلُبُ الْمَاءَ کہ چاؤ تو حضرت زبان مبارک کو  
 مارے پیاس کے اور فرماؤ تھے کہ توڑ پانی دو کہ جگر میرا شدت تشنگی سے کباب ہو اوسکے  
 جواب میں تیر اور نیزو لعین مار تو تھے اور سخت باتیں کرتے تھے غرض کہ اوس جناب کو بھی  
 شہید کیا اور ایک بوند پانی نہیاد جب یہ حال ہو تو اہل بیت پیاس اپنی کیونکر جھباوین اور حالانکہ  
 ابھی تک لاشے سبکے خونین ڈوبی اور بیگور و کفن پڑی ہیں اور سر نیزوں پر چڑھے ہیں پس اس  
 صورت میں کون موقع کہا نے پنیو کا تھا پس دیکھو تو ہی پانی اور سنبھو کے سب اہل بیت ہوئے  
 پیاس عزیزوں کی یاد کر کے جان کو نیلگی مگر سبحان اللہ کیا مطیع خدا مالک تسلیم و رضا  
 کہ حضرت امام زین العابدین نے جو سنبھایا کہ صبر کرو اور رضا مند رہی اہر شاکر ہو اور فاقہ شکنی

کرو تو سب نے صبر اور ضبط کیے فرمان امام اد کیا فجعلناہم سَعْدِ قَتْلَاہُ وَصَلٰی عَلَیْہِمْ  
 وَذَقْنٰہُمْ وَتَوَكَّ الْحُسَيْنِ وَاصْحَابُہٗ پس عمر سعد لعین نے اپنی کشتوں کو جمع کیا اور ناز پرہ کر  
 دفن کیا اور چوڑ دیا دفن حسین کو اور اصحاب حسین کو فوسوس صد ہزار فوسوس اس اعتبارات  
 دینا نہ پادار اور عقل پیدا دس ناپاک پر کہ وہ فرزند رسول خدا کہ جسکو واسطہ حلہ بہشت آیا ہو اور  
 اس کے نانا کے حق میں کَوْلَاکَ لَمَّا خَلَقْتَ الْاَفْلَکَ یعنی اگر نہ تو آدمی حبیب ہماری تو ہم  
 نہ پیدا کرتے آسمان کو ارشاد جناب باری عز اسمہ ہوا ہو وہ تو قبر کو محتاج نہ کیفین جلیقی زمین پر لڑ  
 پڑا رہے اور لاشے اون ناپاک کو دفن ہون قال لَمَّا مَضٰی یَوْمٌ جَاءَ الْقَوْمُ یَضْحَکُونَ اِلٰی  
 عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالُوا اِنَّا سَنُثَابُ اَنْ اَوْحٰیْنَا الْخَوْلَ عَلٰی جَبْہَةِ الْحُسَيْنِ رَاوٰی کتبا ہی کہ لکھو  
 بعد شہادت حسین کہ کچھ لوگ عمر سعد کو پاس آئے ہنستے ہوئے اور کہا ہم امیدوار ہیں کہ اگر اجازت  
 پائیں تو نعش حسین پر گھوڑی دوڑالیں تاکہ لعین اون ملعونوں کی نیند کی ہون اس واسطے کہ  
 اسکو باپ علیؑ نے قیلۃ الحیر اور جنگ صفین میں ہماری باپ اور داؤد قتل کیے ہیں آج روز ہمارے  
 ہر دو کا یہ شکر عمر سعد نے کہا کہ تم مختار ہو فاراد وَاَنْ یُّوْطُوْا الْحِیْلَ عَلٰی جِسْمِ الْحُسَيْنِ پس  
 اون کافروں نے ارادہ گھوڑی دوڑانے کا کیا جب یہ خبر اہل بیتؑ نے سنی عجیب طرح کا دلیرانہ رنج  
 بالاسے رنج ہوا فجاء الاسد و یَقْتُلُ جِسْمَ الْحُسَيْنِ وَهُوَ یَبْکٰی وَیَقُوْلُ پس قدرت خدا  
 ایک شیر ظاہر ہوا اور لاشوں میں لاش جناب شہداء علیہ السلام ڈھونڈنے لگا جب نعش حضرت کی  
 ملی تو جسم شریف کو بوسے لینے لگا اور سر آسمان کی طرف اٹھا کر بولا اَنْطَوْا اِلٰی اَبْنِ یَسْرَیْنِ  
 قُلُوْا عَطَشًا نَّمَّ اَرَادَ اَنْ یُّوْطُوْا الْحِیْلَ عَلٰی جِسْمِہٖ خداوندادیکہ تو بیکسی اور مظلومی اپنے پر  
 نولے کی کہ ان لوگوں نے دوسرے روز کا پیاسا قتل کیا اور مردم بھی پانی نہ دیا اور سپر چاہتے ہیں  
 کہ اسکی لاش پر گھوڑی دوڑائیں تم حل حتی قتل مِمَّا تَمَّ ثَلَاثَ عَشَرَ وَجَلَا یہ کہ شہر ذوق  
 لعینوں پر حملہ کیا اور تیرہ آدمی داخل جہنم کیے اور باقی بہاگ گواہ جو جسم خدائے سے محفوظ رہا اللہم  
 اَلْعَن قَتْلَہُ الْحُسَيْنِ وَاصْحَابِہٖ روایت سوم فضائل گریہ اور سفر کر فرامام حسین

اور جوڑنے فاطمہ صغیرہ امین قال الباقی علیہ السلام ایتما مؤمنین دردت  
عیناۃ علی مصاب جدی الحسنین حتی تسیل علی خدہ جناب امام محمد باقر نے  
فرمایا جو مومن مصیبت سید الشہداء پر چشم پر آب ہو اور ایک قطرہ بھی روان ہو ورنہ اسے پر و گاہ  
اللہ فی الجنة عود کا یسکناہا احقا با ثواب اور سکایہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسے بہشت میں جگہ  
دیتا ہے کہ ہمیشہ اوس میں رہا کرے وروی ان فاطمۃ الزہراء عتی فی مجلس کذا  
فیہ مصائب الحسنین اور روایت میں وارد ہوا ہے کہ جس گھر میں مجلس ماتم امام حسین  
میں مصائب امام بیان ہوتے ہیں تو جناب فاطمہ زہرا و خضر جناب رسول خدا بھی تشریف  
لائے ہیں و تعینا تزیم و خدیجۃ و آسیۃ اور ساتھ جناب سیدہ کے مرثم مادر عیسیٰ  
اور خدیجہ کبرا اور آسیہ زن فرعون بھی ہوتی ہیں و فی یدہا خرقۃ بمسح کذا موع  
البکین و تقول طوبی لکم یا اجدائی تعزون و تبکون علی ولدی الغریب الادی  
لیس لہ ابواؤ فی الدنیا انا اشوک معکم فی العزاء و اسقکم فی اقیامۃ اور ساتھ میں اوس  
جناب کو رمال ہوتا ہے کہ اوس سے آنسو روینوا لو تکو پنجمہ کر کمال شفقت فرماتی ہیں کہ خوشا  
حال تمہارا امی دوستو میرے روتے ہو ایسی میرے غریب فرزند پر کہ دنیا میں جب تک اپنی بھانجی  
اور میں بھی شریک تمہاری ساتھ روتے اور پیٹتی ہیں ہوں اور روز قیامت کو شفاعت خواہ  
تمہاری ہونگی خدا سے پس ای حضرات سنو شفقت جناب سیدہ کی اور رومی مصیبت امام حسین  
علیہ السلام پر کہ جس کو ظالموں نے وطن اور عزیزوں چھڑایا وہ جناب بگریان روزۃ رسول خدا  
میں آئے ہیں اور فرماتے ہیں اکسلا م علیک یا رسول اللہ انا الحسنین بن فاطمۃ  
قو حک و ابن قو حیک سلام ہو تمہاری رسولی امین ہوں حسین سپر فاطمہ بیٹا تمہاری بیٹی کا  
رات بہر حضرت رو یا کیو جب صبح آگہ لگتی تو رسولی کو خواہیں دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور چلتی  
لگایا اور فرمایا اوصیبت و ای حسین کو یا میں غریب دیکھتا ہوں کہ تو اپنی خون میں لوٹتا ہو زمین بکرا  
بج کیا گیا ہے و انت مع ذلک عطشان لا تسقی اور تو ای فرزند اسوقت پیاسا ہو اور کوئی



پانی نہیں دیا اور جناب امام حسینؑ نے حضرت کی طرف دیکھ کر عرض کی اسی نانا مجھ دنیا میں چاہی  
 کچھ حاجت نہیں ہو تم مجھے اپنی قبر میں لے لو حضرت نے فرمایا لا بد ہے کہ توجا وی اور شہید ہو کہ خدا  
 تیرے لیے درجات عالی مقرر کئے ہیں نہ پہنچے گا اون درجات کو مگر شہید ہو کر جسبت خواب جو کچھ تو  
 گھر میں آؤ اور میاں سفر ہو تو سبکے ساتھ لے کر کا سامان کیا مگر فاطمہ صغرا کو اور چوڑنا فاطمہ کا  
 حضرت پر ہی شاق تھا لیکن سبب یہ تھا کہ فاطمہ جو حضرت نے ساتھ لیا تو روایت میں وارد ہے  
 إِنَّ كَلِمَةَ الشَّغْرِ كَانَتْ مَوْضِعًا يَوْمَ خُرُوجِ وَالِدِهَا مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى الْعِرَاقِ کہ جس روز  
 سید الشہداء میرے سے کوچ کرتے تھے فاطمہ صغرا امام ناوی بیار تھی اور بدرجہ کمال نقیہ و ناتوان  
 ہو گئی تھی اس جہت سے جناب امام حسینؑ نے اس کو سلاخ و جہر ستونہا کر سپر و کیا تھا اور فرمایا تھا  
 کہ ای امان بیار داری میں اس غدیدہ فراق رسیدہ کو مصروف رہنا جو وقت فاطمہ صغرا نے یہ  
 بات سنی کہ بابا مجھے اس مکان تنہا میں چوڑ جاؤ گئے باوجود تقاہت و ناتوانی کہ حضرت کو پاس  
 اگر عرض کی ای بابا میں سنتی ہوں کہ آپ نے غم سفر کیا ہے اور اس جبار کو چوڑ جایو گا جب سے  
 یہ بات سنی ہے ہوش و حواس میری جاڑ رہے ہیں ای بابا سبکو ساتھ لے جاتی ہو یہاں تک کہ  
 میری بھائی شیر خوار کو اور مجھے یہیں چوڑتے ہو اگر میں نے کوئی تقصیر کی ہو تو مجھے بخشے کہ آپ کریم  
 ابن الکرم ہیں حضرت نے فرمایا ای فاطمہ میں خفا نہیں ہوں مگر تو بیار ہے تعب سفر بھی گوارا نہو گا  
 ای فرزند تجھے تیری جدہ ماجدہ ام سلمہ کو سپر و کرتا ہوں کہ وہ تیری بزرگ و نخواستہ میں بسبب  
 ضعف پیری کو انکو بھی بیان چوڑی جاتا ہوں وہ تیری ٹکسار ہیں اور بیار داری کی نیکی پس عرض  
 کی فاطمہ نے کہ ای بابا زندگی میری آپ کو فراق میں محال ہے اگر حضرت کو ساتھ جاؤ گئے فقیہین ہے  
 کہ مجھے جلد شفا ہوگی اور اگر مر ہی جاؤ گی تو واسد وہ مناسب ہے گوارا ہے اس زندگی سے کہ آپ کو فراق  
 میں ہو وی اسی بابا جن لوگوں سے میں مالوف تھی وہ سب کچھ ہمراہ جاتے ہیں پھر جی سیرایان ہو کر  
 لگا گاہ میں اپنا دل کس سے بہلاؤ گی غرض حضرت نے اس بیار کو بہت سادہ لاسا دیا فاقہ و العین  
 بچہ نوزاد بود پھر اپنی برادر خنثی شناس عباس کو ارشاد کیا کہ اوٹوں پر عملیں کسوا اور سوار کروا دینے

ہو جو نہیں اور اسباب بارگاہ آج ہمارے سینے سے کوپ ہے اے عباس تم خود متوجہ ہونا کئی لڑکے چوڑے چوڑے  
 میری ساتھ چلتے ہیں عبداللہ امام حسن علیہ السلام کا بیٹا ہے زین العابدین کا فرزند محمد باقر ہے  
 سکینہؓ ہے علیؓ اور عیسیٰؑ ہے پسرانِ مسلم ہیں انکو پروردگار مخلوق نہیں بھانا تا حرارت سی فی الجملہ محفوظ ہیں  
 اور میری خواہر محترم زینبؓ کو عت و حرمت سے ہودج میں سوار کرنا اونکی خدمت گزاری و پروردگار  
 حد سے زیادہ عمل میں لانا کہ وہ دختر خاتون محترمہ ہیں فقط میری الفت سے انہوں نے رنج سفر اور  
 زحمتِ راہ کو گوارا کیا ہے ہزار افسوس جنابِ امام حسینؑ کو تو پروردگار زینبؓ کا یہ خیال تھا اور کوفیان  
 غدار نے اس دختر خاتون قیامت کو سرسبز دانک چمین لی اور شتر پر نہ پر سوار کر کے شہرِ شہر اور  
 دیارِ دیار پہرایا اور وہ لڑکی کہ بنہیں حضرت ہوا کی گرم سی بچا تو تو حوطہ فی الصغر کو گلو نازک پتیر  
 کہ وہ معصوم امام کی گود میں ترپ کر گیا اور پیاسا دینا سے گذر گیا اور عبداللہ بن حسنؑ کو  
 پہلو توٹا لمون نے ہاتھ کاٹ ڈالا کہ وہ دوڑ کر جنابِ امام حسینؑ سے چھٹ گیا حضرت نے اسے  
 چھاتی سے لگا کر فرمایا یا بنِ اخی اَصْبِرْ عَلٰی مَا نَزَلَ بِكَ اِی فرزند بواحد صبر کر حضرت اسی سے  
 لگائے دلاسا دیتے تھے اِذْ دَمَاكَ اللَّعِيْنُ بِسَاقِمْ فَلَمَّجَعَتْ فِیْ حِجْرِیْ کہ کہ حرمِ حرام زادہ فرامیگ  
 تیرا کہ عبداللہ کو بھی گلہ کر پار ہو گیا اور وہ گود میں حضرت کی شہید ہوا الغرض جب امام ذوالحجہ  
 پر سوار ہو کر سب عزیز و رفیق ہمراہ ہو کر آوازِ الرَّحِیْلُ الرَّحِیْلُ درو دیوار سے بلند ہوئی یعنی فریاد  
 رسولِ خدا جاتا ہے فَلَمَّا ارَادَ الْمَسَیْرَ یَبْعَتْهُ فَاطِمَةُ الصَّغْرٰی اِلٰی طَاهِرٍ الْمَدِیْنَةِ جب  
 امام حسینؑ روانہ ہوئے فاطمہ صغریٰ باوجود ضعف و ناتوانی عصا تھام کر گھر سے پیچھے پیچ کر جناب  
 امام حسینؑ کے نکلے لیکن تپ کی شدت سے غلطی آنا تھا ماطقی سے پاؤں لڑکھڑاتی ہو و قدم چلتی تھی  
 پر پیٹہ جاتی تھی لیکن لشکر کر پیچھے پیچھے روتی ہوئی کنارہ شہر تک گئی قِصْلَ یَا بَنَی دَسْوِلَ اللّٰہِ  
 فَاطِمَةُ تَحْتَ خَلْفِكَ بِاَیْکَہٗ وَقَوْلُ لَا اَفَارِثُ اِنِّیْ کِیْسَہٗ جنابِ امام حسینؑ سے عرض کی گیا  
 حضرت فاطمہ صغریٰ گریں نہیں جاتی پیچھے آپ کو چل آتی ہے ہر چند سمجھاتی ہیں نہیں مانتی  
 کہوتی ہے کہ میں بابا کو ساتھ جاؤنگی فِیْکِ الْحَسِیْنُ پِسْ جنابِ امام حسینؑ نے اختیار حال ظاہر

روئے اور آواز گریہ و زاری کجاوہ ہا ہا اہل حرم سے بلند ہوئی حضرت فوج جناب عباس علی اکبر کو  
ارشاد کیا کہ جاؤ میری شیدا میری فاطمہ صغیر کو میری پس لڑاؤ جناب علی اکبر و عباس گھوڑوں  
بیار کو چھاتی سے لگا کر خوب رو دو اور کہا ای فاطمہ چلو تمکو حضرت بلا تھیں فستوت بذاک سو ورا  
عظیم پس یہ شکر فاطمہ کو سرور عظیم حاصل ہوا گویا تندرست ہو گئی بار بار پوچھتی تھی کہ کیا بابا جان کو  
میری جدائی کا قلق ہوا مجھ کو بھی ساتھ لیچینگویہ کہتی ہوئی آنسو پوچھتی ہوئی جلد جلد قدم اڑھاتی  
ہوئی چلی جاتی تھی آہ جب شاہ کو سانسے آئی او دہر تو حضرت نعرہ مار کر رو نیلگی او دہر فاطمہ چلا چلا  
رو نیلگی و تعلقت یاد کیا و قالت یا کائی کیف بعدکم ادا ای ستاز لکم حالیتہ و لم یز  
یہنا آئین اور بیقرار ہو کر دامن سے حضرت کو لپٹ گئی اور کہی لگی ای بابا بیار کو دل کو کیونکر صبر کیا  
جب بعد تمہاری گھر خالی او بڑا ہوا نظر آئیگا تمہاری خواجگاہ سونی ہوگی تمہاری عبادت گاہ خالی  
پڑی ہوگی کوئی انیس و شفیق میرا لون ایوانوین نظر نہ آئیگا نہ مان ہوگی کہ بیمار کی خاطر داری کر  
نہ پوچی ہوگی کہ غذا درست کر دو اور دانا ای بابا جان یقین جائیو کہ میں آپ کو در فراق سے  
اور اونچی جدائی کو قلق سے جیتی نہ پوچھتی ای بابا علی اٹھو کی جدائی مجھ سب سے زیادہ مار ڈالیگی  
اور وہ بھی مجھ سے نہایت محبت رکھتا ہے خوف یہ کہ میرا برابر صغیر میری جدائی میں گڑھ کر کہہ  
بیار نو جائیو قلنا راھا الحسین فی اسوء حال رفع راسہ الی السماء و مد یدہ و حوک  
سقتیہ بالذعائے پس جب حضرت فی حال فاطمہ کا بہت تباہ دیکھا بیقرار ہوئی اور مضطر ہو کر  
آسمان کی طرف دیکھا اور دونوں ہاتھ قبل کی طرف اٹھائی اور لبھائی مبارک کو جنبش دیکر کہا پور  
تو میری حال سو خوب مطلع ہے کہ فرزند میری زمین عراق میں ہو کر پیاسے مثل گو سفند کے  
فتح ہو گئے اور کئی فرزند اسیر ہو کر شہر بشہر تباہ پھرنیگے طوق و سلاسل میں مسلسل ہو گئے زندانین  
محبوس ہونگے ایک نور دیدہ میری فاطمہ صغیر در فراق سے وطن میں رو کر ہلاک ہوگی  
خداوند اس بیار بیصبر و قرار کو تسکین و صبر کرامت فرما اور اسکی وحشت کو مہلج انس کر  
بعد دعا کہ حضرت گھوڑی پر سے اتر کر فاطمہ کو پیار کیا اپنی زانو مبارک پر بٹھایا اور دلاسا

دیکر فرمایا یا فاطمہؑ اذہبی الی ذالک افاطمہؑ گو کہ میں جا تو ہمارے سب کو ساتھ بنیں لیکن  
 فاذا وصلت الی الرواق ارسلی الیک اخاک علی سلالہ البر او عمک العباس مگر انشاء اللہ  
 جس وقت میں عراق کی سرزمین میں پہنچوں گا تو تیری بہائی علی اکبرؑ یا چچا عباسؑ کو بھیجا کر جو طون  
 سے بلا ہیجہ گاہی فاطمہؑ تجھ کو صحت ہو وی مجھے لکھنا کہ جی میرا لگا رہیگا غرض حضرت تسلی  
 کلمات فرما کر سوار ہو کر شتر بانوں کے ہمراہ کینچیں اونٹ روانہ ہو کر فاطمہؑ کو یقین ہو کر تین ہائی  
 اور مان بنیں پہنچیں کجا و زمین روتی جاتی ہیں صبر نہ کر سکی بھاریں کہا کر خاک سپرد النور  
 اور پکاری یا ابا یا ابا لا یفقا ساعۃ للصیفۃ العلیؑ ای بابا ای بہائی علی اکبرؑ  
 ایک ذرا توقف کرو تھوڑا سا تھرو کہ فاطمہؑ دوبارہ تمہاری زیارت کرنا آخر توجہ دہوتی ہو علیؑ کو  
 پہنچا کر کو و داغ کر لون امام مظلومؑ کے روبرو کر فرمایا ای عباسؑ برا فاطمہؑ ہلاک ہوتی ہو او تو کو  
 بٹھا دو کہ فاطمہؑ پر مان بنوں پہنچوں سے مل لیا جب ساربان اونٹ بٹھا کر لگو شربانواور  
 زینبؑ خاتون کے لگو مارے بیتابی کے کجا و دن پر سے گرا دیا سب اہل حرم روتی ہو کر تیری ہر ایک  
 فاطمہؑ صغرا کو گلے لگا کر روتا تھا جب بنو مکی ملاقات کی باری آئی تو فاطمہؑ ڈر کر سکیٹے سی اس  
 بیقراری سے پیشی اور روتی کہ کیسکو دیکھو اور اپنے بیان سنو کی تاب نہ تھی حضرت سی ہی دیکھا گیا  
 غم سے مارتے ہوئے دور جا کر کھڑی ہو کر آہ حضرت تو فاطمہؑ اور سکیٹے کی ملاقات دیکھ نہ سکتی تھے  
 اور اصحاب حضرت کی حالت اضطراب دیکھ نہ سکتے تھے غریب مار کر روتے تھے وقت ناچار جناب  
 زینبؑ کبڑا و صغرا و سکیٹے سے کہنا کہ بس کرو ای نور چشمو علیؑ اصغرؑ تمہیں روتا دیکھ کر سہا جاتا ہو  
 بس اب نہ رو خدا تمہیں صبر دے یہ کہہ کر جدا کیا فقالت فاطمہؑ اثنونی یا خنی الو ضیح  
 علیؑ الاکثر فاطمہؑ صغراؑ کو گامی میری چوڑی بہائی علیؑ اصغرؑ کو لاؤ میری گود میں دو جب اصغرؑ کو چاہا  
 کہ فاطمہؑ کو دین اصغرؑ نے صغراؑ کو دیکھ کر ہنس دیا اور اسکی طرف بکھڑکی فاطمہؑ بھی کہاں اشتیاق  
 دوتی و مدت یدہا و صمتہؑ الی صدہ رکھا اور دونوں ہاتھ پیلا کر گود میں لیکر شل  
 کھینچ کر سینے سے لگایا تم قالت للنساء امضین سلکات لحفظ اللہ و یبقی اخی عندہ

پھر فاطمہ نے اہل حرم سے کہا بنم اسد سوار ہو کر روانہ ہو اور صبح پہنچو تمہیں حفاظت خدین  
 سو پناہ میں نے اور اصغر بھائی میرا میری پاس رہیگا اسے بخاڑ ونگی یہ بہت چوٹا ہوتا ہے تب سفر  
 نہ اڑتا سیکھا فَاَجَا بِهَآ الشَّاعِرُ يَا كَا حِمَاةَ نَا وَلِيْنَا حِفْلًا فَاَنَّهُ لَا يَدْرُ عَلٰی فِرَاقِ  
 اُمِّہ پس اہل حرم و فاطمہ اصغر اس بچہ کو دیکھیں دیکھ کر یہ بیان کر کے کہ جیسا کہ سنائی دیا  
 مان سے اسکی خدمت کر ونگی اسکی گوارا سے ایک دم جدا ہو گئی اور دودھ ہی زمان بنی ہاشم کا  
 پلو انو گئی اور رات بھر جاگو گئی یہ میرا منس تنہا ہو گا تب حیران تھے ماہ اصغر انفری مارتی تھیں  
 فاطمہ اصغر کو چھاتی سے لپٹاؤ تھی کسی گود میں نہ تھی تھی جب زینب ام کلثوم نے سمجھا یا پیار  
 وہ ناچار ہو کر کہنے لگی خیر بچاؤ لیکن بچہ محسوس نہ ہوا اور نہ چھینو جسکی گود میں آپ سے آؤ وہ لیجائی  
 یہ سنکر ہر ایک بی بی لینے کو آتی تھی مگر وہ معصوم تنہا رہ کر بہن کی گلے سے چٹ جاتا تھا گویا اس  
 امام زادہ کو اتکا ہی تھی کہ پھر فاطمہ اصغر اسے ملاقات نہو گئی کہ بلا میں تیرے کہ اگر شہید ہو گیا غرض ہن سیت  
 نے ہزار بہانہ و تدبیر اس صغیر کو فاطمہ اصغر کی گود سے لے لیا اور سوار ہو کر روانہ ہو کر اصغر اسقدر  
 رونی کہ غش آگیا اور زمین پر گر پڑی قَلَّتْ اَفَا قَتْ مَا رَاَتْ اَحَدًا بَعْدَ دِرْکِہ جب ہوش میں آئی  
 تو دیکھا نہ فوج ہے نہ سردار نہ اکبر ہے نہ علیؑ نہ سکینہ ہے نہ اصغر نہ پو پھیان نہ مادر آم سلمہ نہ  
 ہاتھ زیر بغل دیکھا وٹھایا ہزار خرابی مکان ویران و برباد تک پہنچایا اور کہا اے مسافران  
 عواق کو فراق میں صبر و صبر فاطمہ اصغر کو آہ جب اس بیمار کو وہ گھر خالی نظر آیا بیقرار ہو کر پکاری  
 يَا عَمَّتِي زَيْنَبُ وَاُمِّ كَلْثُومُ وَيَا اَخِي عَلِيُّنَا الْاَكْبَرُ فِيْ اَيِّ مَكَانٍ نُّنْقَمُ اَيُّ پو پھی میری  
 زینب تم کہاں ہو اے پو پھی ام کلثوم تم کس حجر میں نہاں ہو اے بھائی علی اکبر تم کس پو پھی  
 بیٹھے ہو جواب دو فاطمہ کو غرض اسدن سے فاطمہ مسافران عواق کو یاد کر کے کہی روضہ  
 رسول اور کہی قبر قبول پر رو یا کرتی تھی شب و روز انتظار میں تھی کہ جب با عواق میں پہنچینگے  
 تو بھائی علی اکبر لینے کو آئینگے اور وہاں وہ نرغہ اعدا میں گرفتار تھے پانی بند تھا عباسؑ کو شانی  
 تن سے جدا ہوئے تھے اکبر کو بچھی لگی تھی اور اصغر کے تیرے روایت چہارم فضائل بیان

واستجاب عائشہ بروایت سلیمان اعمش پیرا اضطراب جناب نبی  
 راہ میں اور مرزا یا دشاہ جنات کا پیر قوری مصائب جناب امام حسین  
 میں عن ابی عبد اللہ قال ما بین قبری الحسین الی السماء بخلاف ملائکہ  
 جناب امام جعفر صادق نے فرمایا کہ قبر مطہر جناب سید الشہداء سے تا با آسمان محل آمد و شد  
 ملائکہ ہے کہ ہر صبح و شام فرشتے زیارت امام حسین کو حاضر ہوتے ہیں اور حدیث میں  
 وارد ہوا ہے کہ کسینہ پوچھا رسولی اسے کہ مجھے ایک سال حج فوت ہوا ہے اور میں مالدار ہوں  
 ہو سکتا ہے کہ کچھ مال اپنا صرف کروں کہ ثواب حج حاصل ہو حضرت نے فرمایا دیکھ کہ وہ  
 ابو قیس کو اگر یہ بھی سونا ہو جائے اور راہ خدا میں صرف کرے تو بھی ثواب حج حاصل  
 نہیں ہوتا پس دیکھ مرتبہ اپنے آقا حسین بن علی کا کہ ابن قولویہ نے بسند معتبر جناب صادق  
 سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کان الحسین بن علی ذات یوم فی حجر النبی  
 یلاک عبہ ویضاک حنکہ لہ اکر نور جناب امام حسین اپنے نانا رسولی کی گود میں تھی اور جناب  
 رسولی اکھلاتے تھے اور ہنساتے تھے عائشہ یہ محبت دیکھ کر بولی با حضرت آپ اس لڑکے کو  
 بہت پیار کرتے ہیں حضرت نے فرمایا ویلک و کیف لا احبہ و هو عمہ فواد ی  
 و قوۃ عینی وامی ہو ہمیر ای عائشہ کہو نکر اس دوست نر کوں کہ یہ میرا بیوہ دل و رو شنی چشم ہے  
 اما ان اوتی سئلہ او عائشہ تو نہیں جانتی کہ اس نر کو میرا میری شہید کر گئی فہی ذاکہ  
 بعد وفاتہ کتب اللہ لہ حجۃ من حجی پس جو زیارت کریگا بعد اسکی شہادت کرے تو لکھو گا خدا و سکر  
 نامہ عمل میں ایک حج میری وجہ سے عائشہ تعجب ہو کر بولی اکر ایک حج کا ثواب ہو گا قال نعم و محبتین  
 حضرت نے فرمایا بلکہ میری وجہ سے دو حجوں کا ثواب ہو گا زیادہ تعجب ہو کر بولی دو حجوں کا ثواب اگر حسین کو ہو گا  
 حضرت نے فرمایا بلکہ چار حجوں کا ثواب ہو گا پس میں ہی عائشہ تعجب کرتی تھی اور حضرت مضاعف  
 کرتے تھے حتی بلغ سبعین حجۃ من حجی یا عمرہا تا انکے پونچھ توڑ چکے  
 کہ اس کے ساتھ عمرہ بھی بجالا سکتے ہوں اور سلیمان اعمش نے لکھا ہے کہ میں فریق ہوا تھا



اور ایک شخص میری ہم سایہ میں رہتا تھا کہ میں وہاں جا بیٹھتا تھا ایک شب جمعہ کو پوچھا میں نے  
 اوس سے مَا تَقُولُ فِي زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ اے شخص کیا کہتا ہے تو زیارت امام حسین  
 قَالَ هِيَ بِدُعَاةٍ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ذِي ضَلَالَةٍ سَبِيلُهُ إِلَى النَّارِ  
 اوس نے کہا وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور جو گمراہی ہو راہ اوسکو صاحب کی سو جہنم ہے قَالَ  
 سَلِمَانٌ فَقُتِلَ مِنْ عِدَائِهِ وَأَنَا مُتَمَلِّئٌ عَلَيْهِ غَيْظًا سَلِمَانُ نے کہا یہ کلام شکر میں  
 نہایت غصے سے اڑھا اور کہا میں نے دل میں صبح کو میں اس سے فضائل جناب امام حسین  
 بیان کرونگا فَإِنْ أَصْرَعَ عَلَى الْعِنَادِ قَتَلْتُهُ پس اگر اپنے عناد پر اصرار کر گیا تو میں اوس  
 قتل کرونگا پس جب صبح ہوئی تو میں نے اوس کے دروازہ کی زنجیر لائی اور اوسکا نام لیکر پکارا  
 فَإِذَا بَرَّ وَجْهَهُ فَقُولُ قَصْدًا إِلَى زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ آگاہ اوسکی زوجہ  
 پکاری کہ وہ تو زیارت جناب امام حسین علیہ السلام کو گیا پس میں یہ سنکر تعجب و حیران چلا  
 روضہ اقدس کی طرف دیکھا میں نے ایک شخص سجدے میں سانسے قبر اطہر کے پڑا ہے وَهُوَ  
 يَدْعُو اللَّهَ وَيَسْأَلُ فِي سُجُودِهِ وَيَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ وَالْمَغْفِرَةَ اور وہ روتا ہو سچا  
 اور دعا کرتا ہے اور توبہ و استغفار کرتا ہے بعد دیر کے اوس نے سر اڑھایا وَقُلْتُ لَهُ يَا شَيْخِ  
 يَا لَأَمْسٍ تَقُولُ زِيَارَةَ الْحُسَيْنِ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ تَزُورُهُ سِنِينَ ثَمَامِ  
 شام کو تو کہتا تھا کہ زیارت امام حسین بدعت ہے اور اب خود زیارت کو آیا فَقَالَ يَا سَلِمَانُ  
 لَا تَكَلِّبْنِي وَهَبْ لِي سَلَامًا مَجْهُدًا مَلَأَتْ نَفْسِي أَنْ تَكُنْ كَمَا كُنْتَ الْيَوْمَ جِئْتَ تَزُورُهُ سِنِينَ ثَمَامِ  
 پس آج کی شب ایک خواب دیکھا میں نے کہ اوس سے خوف میری دلچسپی ہو اس نے کہا  
 کیا دیکھا قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَلِيلَ الْقَدْرِ لَا بِالطَّوِيلِ السَّكِينِ وَلَا بِالْقَصِيرِ  
 اللَّاصِقِ بِلَاوَاهِ دِكْهَامِيْنِ ایک شخص جلیل القدر کو نہ بہت بلند ہی اور نہ بہت کوتاہ تھے  
 لَا أَقْدَرُ لَأَنْ أَصِفَ مِنْ عَظَمَةِ جَلَالِهِ وَبَهَائِهِ غَرَضُ زِيَارَتِهِ قَاصِرٌ هِيَ سِرِّي  
 عظمت و جلال کے بیان میں وَبَيْنَ يَدَيْهِ قَارِئٌ وَعَلَى رَأْسِهِ تَلْجُجٌ اور گواہ کے

ایک شخص ہیں گوڑے پر سوار سر پر ایک تاج رکھے ہیں والتَّاجُ لَهُ أَرْبَعَةُ أَرْكَانٍ فِي كُلِّ  
 رُكْنٍ جَوْهَرَةٌ كُضْبِي مِنْ مَسِيْنٍ ثَلَاثَةُ أَيْكَمٍ اور اس تاج کو چار رکن ہیں ہر رکن میں ایک  
 جواہر نصب ہے کہ روشنی اسکی تین دن کی راہ تک پہنچتی ہے سینے بعض خادموں سے  
 پوچھا یہ کون ہیں فَقَالَ هَذَا عَلِيُّ الْمُتَضَعَّى وہ بولایہ جناب علی مرتضیٰ ہیں پر میں نے کہا  
 یہ مرد جلیل القدر کون ہیں وہ بولایہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ میں پر دیکھا میں نے  
 ایک ناقہ نور آتا ہے اور اس پر ایک ہودج نور ہے اور اس میں دو عورتیں ہیں فَقُلْتُ لِمَنْ  
 هَذِهِ الثَّلَاثَةُ مِیْنِے ایک سے پوچھا اس ناقے پر کون سوار ہے فَقَالَ خَدِیْجَةُ الْكَبْرَى  
 وَفَالِحَةُ الرَّهْوَاءِ پس وہ بولا کہ اسمیں خدیجہ کبریٰ اور فاطمہ زہرا سوار ہیں میں نے قصد جان کیا  
 سو نماز جناب فاطمہؑ واذا برقاع تَسْقَطُ مِنَ السَّمَاءِ ناگاہ دیکھا میں نے کہ آسمان سے  
 رقعے گرتے ہیں فَقُلْتُ مَا هَذَا الرَّقَاعُ پس میں نے پوچھا یہ رقعے کیسے ہیں کسینہ کرما یہ فقیر  
 فَمِنَّا أَمَّا مِنَ التَّارِكِ لِرُؤَاةِ الْحُسَيْنِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اور اس میں امان لکھی ہے رائران  
 امام حسین کے لیے جو شب جمعہ کو زیارت کریں فَطَلَبْتُ مِنْهُ رُقْعَةً پس میں نے بھی ایک رقعہ  
 طلب کیا جواب دیا مجھے اِنَّكَ تَقُولُ رِيَادَةَ الْحُسَيْنِ بِذَعَةٍ تو ہی تو کہتا تھا کہ زیارت  
 امام حسین بدعت ہے اور اب رقعہ طلب کرتا ہے پس کہی نہ پہنچا اس شرف کو حتی  
 تَزُورُ الْحُسَيْنَ وَتَعْقِدَ فَضْلَهُ اِنَّكَ زِيَارَتُكَ رُبَّ قَبْرِ حُسَيْنٍ بن علی کی اور اعتقاد کرو  
 اونے فضائل کا میں خوفناک خواب سے چونکا اور قصد کیا زیارت امام حسین علیہ السلام کا  
 وَاَنَا تَأْتِيْتُ اِلَى اللّٰهِ اور میں توبہ کرتا ہوں خدا سے قَوْلًا يَا سَلَامُ لَا تُفَارِقْ قَبْرَ الْحُسَيْنِ  
 حَتَّى تُفَارِقَ دُوحِي عَنْ جَسَدِي پس والد امیر سلیمان میں قبر جناب امام حسین سے  
 جدا نہو گا تا زندگی اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک بار جناب رسولی راسع علی مرتضیٰ متوجہ  
 سفر ہوئے وَهِيَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عِنْدَ امِّ مَنَا لَا تَمَّا صَغِيرَانِ اور جناب حسین  
 بسبب صغیرین کے خدمت جاتوں قیامت میں رہے فَخَوَّجَ الْحُسَيْنُ ذَاتَ يَوْمٍ كَذَا

اُمِّهِ مِثْنِي فِي شَوَارِعِ الْمَدِينَةِ پس ایک دن جناب امام حسینؑ کیسے ہوئے گھر سے نکلا  
 اور کوچہاے مدینہ میں پر نیلے و کانِ عُمُوکَ یَوْمَئِذٍ ثَلَاثٌ سِیْرَانٌ اور دن شریفِ شہرِ کربلا  
 میں برس کا تافوقِ بَیْنِ تَحْیَلٍ وَبَسَائِیْنِ حَوْلَ الْمَدِينَةِ پس وہ تو نہالِ رسولِ گل  
 بوستانِ بولِ باغونینِ گردِ مدینہ کے پرتا تھا فیضِ رحمتِ فی مَصَارِیْہِمَا سیر و تماشا میں کل  
 پس ایک یہودی کاگزہوا کہ نام اوس کا صالح بن رقبہ تھا فَآخَذَ الْحُسَيْنُ إِلَى بَيْتِهِ وَ  
 أَخْفَاكَ عَنْ أُمِّهِ حَتَّى الْعَصْرِ پس حضرت کو اوشا کر اپنے گھر لگایا اور تا وقتِ عصر اوستہ پہنکا  
 نَعَارَ قَلْبَ فَاطِمَةَ بِالْحَسَمِ وَالْحَوْنِ عَلٰی قَالِهِمَا پس دیر جو ہوئی حسینؑ کو انہیں تو عجیبی  
 فاطمہؑ زہراؑ کا کہ فراقِ حسینؑ میں کہی تو آہ و نالہ کرتی تھیں اور کہی بیتاب ہو کر مسجد میں جاتی تھیں  
 کہ اگر کوئی ہووے تو تلاشِ حسینؑ کو بھیجوں اور جب کسیکہ نیاتی تھیں تو پھر گھر میں آتی تھیں  
 وَصَارَتْ تَخُوجُّ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ سَبْعِينَ يَوْمًا پس تھوڑے عرصہ میں شہرِ مرقبہ گشت  
 در مسجد پر اور آئیں پس یہ مقام سر پٹینے اور خاک اور انیکہ ہے کہ جناب سیدہ کو تو ہندا او لکا  
 سانسے سونا گوار تھا اور حالانکہ جانتی تھیں کہ وہاں اونہیں کوئی آسیب نہیں پہونچا سکتا ہوا پھر  
 یہ حال اور یہ اضطراب تھا اور بہلا کیا حال ہوا ہوگا روحِ جناب سیدہ کا جب وہ پیارا اونچا ظلم  
 اعدا سے آوارہ وطن ہوا ہوگا اور روانہ ہوا ہوگا اپنی شہادت گاہ کو اون ایام میں کہ لونڈینِ چلیں  
 اور شدتِ گرمی سے جانور بھی اپنے اپنے اشیان کو بچھوڑتے تھے اور وہ پیارا خدا کا اس گرمی میں  
 مع اطفالِ خردسال چلا جاتا تھا اور خبر مرگ اپنی راہ میں بیان فرماتا جاتا تھا زاد العاقبت میں  
 سید اظہر علی کر بلائی نے لکھا ہے کہ ایک روز خواہر امام مخزون زینبؑ خاتون نے خدمتِ برادر میں  
 عرض کی اے آرام جان زہراؑی نور چشمِ رسولؐ تجھ رادل ہمارے اس سفر میں سیلاب وارضِ مظہر میں  
 ایو بانی اب بھی مدینے پر چلو کہ فاطمہؑ صغرا کو ایک بار ہم پر دیکھ لین ایو بانی فاطمہؑ صغرا کیسی  
 شب و روز تمہارے فراق میں بیتاب ہوگی اور فاطمہؑ کبرا و سکیثہ مفارقتِ صغرا سے نہایت  
 مضطرب و بیتاب ہیں قُلْنَا سَمِعَ الْحُسَيْنُ اسْمَ فَاطِمَةَ الصَّغِيرَى دَمَعَتْ عَيْنَا لَا

حَتَّى تَسِيلَ عَلَى خَدَّيْكَ لَيْسَ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ سَنَامِ فَاطِمَةَ صَغُرَاكَ جَوْسَا مِيسَاخَتَهُ اشْكُ  
 رِشَارَهُ مِسَارَكَ بِرِدَانِ هُوَسْ اَوْ فَاطِمَةَ كِبَرَاكَ كُوْدَمِنْ لِيَكِرْ رُونِيَكِيْ اَوْ فَرَايَا اِيْ هَمْنَامِ صَغُرَاكِ  
 بِهِيْ مِيْنِ رِكِيْشَا هُوَنَ كَهْ تُوْبِيْ مَجْبِسَ جَدَا هُوَكِيْ اَوْ اِبْنِيْ پُوْپِيْ زَيْنَبَا كَلْشُوْمُ كَهْ سَاَتَهْ مَعَ سِرْهَارِ  
 شَمْدَا كَهْ بِلَا دِرْ بَدَا اَوَارَهْ دِرْ رِشَانِ پِرَا نِيْ جَا يَسْكِيْ اَوْ اِيْ فَاطِمَةَ تُوْبَا يَا كِيْكَ فَرِيَادِ كِرْ كِيْ اَوْ رِيَا كُو  
 نِهِيْنِ يَادُوْ كِيْ اَوْ رِيَا تِيْرَا اَنَكُوْنِسَ نَهَانِ هُوْكَ اَوْ سَحَالِ مِيْنِ اَوَا زِ اَتَفْ كِيْ آتِيْ كَهْ اَبِيْ تُوْبَتِ  
 غَمِ وَاَلَمْ كِيْ نَجِيْ نِهِيْنِ اَوْ مِرْدَانِ اَهْلِ بَيْتِ وَاَنْصَارِ كُوْ كَشْتَهْ دِيْ كِهِنَا سَهْ اَوْ رَا شُوْ كُوْ فَرِزْدُوْنِ اَوْ  
 پِهَانِيْ دُوْ خِيْشَهْ كَاهِ مِيْنِ پُوْ نَجَانَا سَهْ فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ ذٰلِكَ بَكَى جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ نِيْ  
 جُوْ يَهْ اَوَا زِ سَنِيْ بَهْتِ رُوْمُوْ كُوْ اَوَا زِ خَالِيْ تَهِيْ اَوَا زِ مَلَا كَهْ سَهْ اِسْ فِكْرِ مِيْنِ تَهِيْ كَهْ نَا كَاهْ اَوَا زِ پَهْرِيْ  
 كَهْ هَمِيْنِ مَاتَمْ زُوْهْ رُوْزْ كَارِ اَوْ رُوْ نِيَا لَهْ سِيْدَا بِرَا رُوْمَاتَمْ وَاَرْسِيْلَا رُكْرُ بِلَا جَنَابِ سِيْدَا شَمْدَا فَرِزْدِ  
 شِيْرْ خَدَا كَهْ يَهْ سَنَكْرْ حَضْرَتِ چَنْدِ قَدَمِ چَلِيْ قُوْ يَ بِيْرَا يَا قِيْ يَنْهَا اَللّٰهُ اَعُوْا وَ اَحْسَنَا وَ اَحْسَنَا  
 پَسِ اِيْكَ كِنُوَانِ نَظَرِيْزَا كَهْ اَوْ سَمِيْنِ سَهْ اَوَا زِ رُوْنِيْ كِيْ آتِيْ تَهِيْ اَوْ رِنْدَا سَهْ هَا سَهْ حُسَيْنِ اَوْ رُوْمَاتَمْ  
 بَلَنْدِ تَهِيْ قَانُوْكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْسِيَا وَ دَخَلَ فِيْهَا پَسِ حَضْرَتِ كُوْ رِيْ سَهْ اَوْ تَرَا اَوْ  
 كَنُوْ سَهْ مِيْنِ دَاخِلِ هُوْ يَدِيْ مَلِكَا جَا لِسَا عَلٰى السَّيْرِ يَرْوِيْ كِيْ دِيْ كِهَا اِيْكَ بَا دِشَاهْ كُوْ كَهْ تَحْتِ  
 پَرِيْشَا اشْكُ خُوْنِيْنِ اَنَكُوْنِ سَهْ بَرِسَا تَا سَهْ اَوْ رُوْجِ كَثِيْرَا يَمِيْنِ تَحْتِ كِرِيَا نِ چَا كْ شُوْرْ مَجَانِيْ  
 اَوْ رَكَشْتِيْ سَهْ كَهْ اَفْسُوْسِ كَمْرِ هَمَارِيْ مَرُشْدِ وَاَقَا كَهْ طَا لُمُوْنِ زُوْ تُوْ رِيْ اَوْ رِيْ هَمَارِيْ سِيْدُوْ مَوَلَا كُوْ طَرَحِ  
 طَرَحِ كِيْ آفَتْ اَوْ رِيْ بِلَا وَ نِيْنِ مَبْتَلَا كِيَا اَوْ رِيْ هَزَارَا اَفْسُوْسِ كَهْ بُوْسَهْ كَاهْ جَنَابِ رَسُوْلُوْنِيْ صَلَوَاتُ اَللّٰهِ عَلَيْهِ  
 وَ سَلَامُ كُوْ خُوْجَرِ ظَلَمِ سَهْ كَا ثَا وَاَوْ رِيْغَا اِسْ فَلَكَ سَفَلَهْ پُرُوْرِنِيْ خَا نْدَانِ رَسَالَتِ وَا مَارَتِ كُوْ غَا  
 كَا شَكْ شَاهِنْزَادَهْ فُوْجِ مَلَا كَهْ اَوْ رَا جَنَهْ كُوْ حَكْمِ كَرْتَا كَهْ اِيْكَ اَنِ مِيْنِ اَعِيْنُوْ كُوْ غَارَتِ كَرْتَهْ جَبْ حَضْرَتِ  
 دِهَانِ پُوْ نَجِيْ اَوْ رِ نَظَرِ اَوْ سِ يَادِ شَاهِ كِيْ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ پَرِ پُڑِيْ سَقَطَ عَنْ سَيُوْدَهْ وَ وَضَعَ  
 رَاْسَهُ عَلٰى الْحَجَرِ وَ اسْتَرْجَعَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ مَكَاتِ پَسِ دِيْ كِهْتَهِيْ حَضْرَتِ كُوْ دِهَانِيْ  
 تَحْتِ سَهْ كِرِيْ اَوْ رِيْ سَهْ اِيْ نَا اِيْكَ پَهْرِيْ رُكْمَا اَوْ رِيْنِ مَرْتَبَهْ زَبَانِ سَهْ كَمَا اَنَا لِلّٰهِ وَ اَنَا لِيْهِ

راجعون اور طائر روح او کا قفس تن سے پرواز کر گیا اور تخت او کا مثل چوب بوسیدہ  
 ٹکڑوں ٹکڑے ہو گیا اور زمین شگافہ ہوئی اور وہ تمام فوج او سمین سما گئی جناب امام حسین  
 مشاہد اس حال سے نہایت ینتاب ہو کر فرمانے لگے افسوس میں ایسا غریب مصیبت زدہ  
 ہوں کہ مجھ پر تمام اہل زمین و آسمان بیقرار ہیں پر حضرت نے ناہماے بشمار دل انگار سے  
 کہیں اور فرمایا اے زمین کیون تو نے امانت کو لے لیا اور کیون نہ باقی رکھا او نہیں میرے  
 ماتم کے لیے ناگاہ زمین نے ناہماے مہیب کہیں اور عرض کی کہ ایفر زندر سو لجا اگر انکو نہ لیتی  
 تو اصل وجود بشر معدوم ہو جاتی خصوصاً زینبؑ مکتوم جگر شگافہ کر تین حضرت نے فرمایا  
 اے زمین میری خاطر سے او نہیں باہر لاکہ میں اون سے چند راز پوچھوں گا ناگاہ سب فوج سر و پا  
 با جامہ سیاہ رخسارے تمام مجروح باہر آئی حضرت نے فرمایا کہ امیر غداران اہل بیت  
 رسالت تمہیں کیونکر معلوم ہوا کہ حسین بن علی کو شہید کیا اور بنو نکو اسکی اسیر کیا اور سید  
 لوفل و زنجیرین گرفتار کیا سب بیاختیار خروش میں آئے وَقَالُوا يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ  
 جَاءَكُمْ يَوْمًا أَبْنَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَجَمَعْنَا وَأَقَامَ تَجْلِسًا لِهَذَا الْمُحْسَنِ وَالْمُحْسِنِينَ وَصَلَّاهُ  
 الْمُبْتَدَى وَخَطَبَ خُطْبَةً بِالْفَصَاحَةِ وَالْبَلَاغَةِ اور عرض کی اوہوں نے امیر فرزند  
 رسول خدا ایک روز گذر جناب علی بن ابیطالب کا ہم میں ہوا اور قوم جن کو جمع کیا اور مجلس  
 حسن و حسین برپا کی اور منبر رکوا کر اوسپر تشریف لائے اور خطبہ فصیح و بلیغ پڑھا اذ جاء  
 الْأَنْبِيَاءُ كَادَمَ وَشِيثَ وَنُوحَ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَ مُحَمَّدٌ الْمُصْطَفَى  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ ناگاہ پیغمبران رفیع الشان مثل آدم و شیت و نوح اور ابراہیم اور  
 موسیٰ اور عیسیٰ اور جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے تشریف لائے اور اسقدر انہوں نے  
 شیون کیا کہ زمین ہلنے لگی اور چند روز کسی ذمی حیات کو ہوش نہ رہا فجاءَ الْمَلَكُ بِأَيُّوبَ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ پس ایک فرشتہ آقا بنہ جنت لیکر آیا اور پانی سب پر چھڑکا سب ہوش میں آئے اور روئیں  
 او سوقت جناب امیر نے ہمارے بادشاہ کو سربند عنایت کیا اور فرمایا کہ جب فرزند میرا

حسین شہر مدینہ کو دیران کر کے آوارہ وطنی اختیار کر گیا اوسی روز میری مکر کو یا ٹوٹ جاوے گی کیا  
اوسی روز شمشیر شہر ملعونہ گلوئی حسین کا ناگیا اوی جنون اوسدن یہ سربند سرخ فام ہو جائیگا  
اوسوقت تم جمع ہو کے بیکسی پر میری حسین کی رونما اور گریہ وزاری کرنا کہ رونما ہمارا میری حسین  
را لگان نہو گا ایتا ہمارے اوی حسین بن علی جب سو آپ مدینے سے جدا ہوؤ زمین اونی  
آوار گریہ وزاری زمین سے آسمان تک بلند ہے اور آسمان اشک خونی مصیبت پر ہر ہاتھ  
اور زلہای مہیب کہینچتا ہے اور وہ سربند سرخ ہوا ہے اور جگر ہمارے پارہ پارہ ہوؤ زمین  
کہ کسی کو تاب نہیں ہے کہ متحل عزا داری فرزند رسول خدا و بلند علی مرتضیٰ پر ہو فلما سمع  
الحسین بکی بکاء شدیداً پس جب حضرت نے یہ حال سنا بہت شدت سورو اور  
غرض بادشاہ پر آئے اور فرمایا خوشحال تیرا ای بزرگ قوم کہ بڑا مرتبہ حاصل کیا تو نے  
اور سلطنت عقبی لی تو نے نہ دوستی مین ہم اہل بیت کی جان دی تو نے پس حضرت نے  
اپنے دست مبارک سو قبر کو دی اور غسل دیا اور کفنا یا اور آپیہ نماز پڑھ کو دفن کیا اور اونی  
روتا چوڑ کے چاہ سے نکلے اور جناب زینب وام کلثوم سے سارا ماجرا بیان کیا اب اہل بیت  
اس ماجرے کو شکستے رونے لگو اور اونحو واسطے دعائے خیر و مغفرت کی خیال کیجیے کہ جنات رورو  
جان دین و اوس ہے ہمپر کہ ہم اوس جناب کو روہی نہیں سکتے حال آنکہ اوس جناب کو گلوئی  
خشک اپنا تیغ ظلم سے ہماری شفاعت کیواسطے کٹوایا کٹوا علی من نأح علیہ الجنۃ  
فی الارض والملائکۃ علی السماء پس ایہا الناس تم بھی روؤ اوس جناب پر کہ جبر  
جنات روئے زمین مین اور فرشتے روئے آسمان پر و ا کٹوا علی من ذبح فطیمہ و قطع  
کویمۃ روؤ اوس مظلوم پر کہ جسکا بچہ شیر خوارہ تین دن کا پیا سا ذبح کیا اور اونچی رگھامی  
گلوئی خشک خنجر ظلم سے کاٹی گئیں اور کسی نے اونہیں اوسوقت ہی پانی نہ پلایا کٹوا  
علی من تعلوا الطغاة بیواترہا وتطوؤ الخیول یجوا فریحا روؤ اوس بیکس پر کہ  
جسپر لعین تلوارین اوٹھاتے تھے اور گھوڑے اوسکے جسم پر دوڑاتے تھے اور کیکو دم



نہ اُتاروا بکوا اعلیٰ من راسہ علی السنان یُحدّی روؤ اور سپر شو کہ جس روئی اعلیٰ اللہ  
علیہ وآلہ وسلم پیٹھ پر سوار کرتے تھے سر اور کانیز سے پر چڑھا کے یزید کے پاس ہدیہ لیکر اور چوب  
ظلم سے اوسکے کہہاے مبارک کہوئے گئے روایت پنجم ثواب بکا اور روانگی  
حضرت مسلم سمّت کو فہ پر احوال شہادت مسلم من عین الصادق  
علیہ السلام انا قال رحمہ اللہ شیعینا کفہ شاکو کنا فی المصلیۃ بطول الحزن  
والخسوف علی مصاب جدی لى الحسین جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ ان  
حضرت نے فرمایا کہ خدا رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ انہوں نے ساتھ دیا ہمارا مصیبت  
میں ہماری بسبب طول دینے اندوہ و ماتم اور رونے اور بیٹھنے کے میری جد مظلوم حسین  
ماتم میں یعنی جس طرح ہم اوس جناب کو یاد کر کے رویا کرتے ہیں اوسی طرح ہمارے  
شیعہ بھی اویں یاد کر کے رویا کرتے ہیں وقال من ذکرکنا عند فخر حج من عینہ  
دفع وکون مثل جناح البعوضۃ اور فرمایا جناب صادق نے جسکے سامنے مصائب  
ہمارے بیان ہوں پس نکل اوسکی آنکھوں سے آنسو اگرچہ بقدر پریشہ ہو عقرا اللہ لہ ذنوبہ  
و کونکانت مثل زبد البحر خدا اوسکو گناہ و کونکو بخشو اگرچہ کثرت اوسکو گناہوں کی بقدر کف  
دریا ہوں عباس سے منقول ہے قال علیؑ لیسو لی اللہ انک لکحبت عقیلاً یکدر عنک  
جناب امیر نے خدمت رسول خدا میں کثرت رسول اسد آپ عقیل کو دوست رکھتے ہیں قال  
ای واللہ لا حبیۃ مجتنب مجتالک وحبک لکحبت ابیطالب حضرت فرمایا اسد دوست  
رکھنا ہوں میں عقیل کو دو محبتوں سے ایک تو محبت اوسکی ہے اور دوسری محبت عقیل  
بسبب عمومی بزرگوار ابیطالب کہ ہے پر فرمایا وان ولدہ مقتول فی محبۃ ولدک اور فرما  
عقیل کا یعنی مسلم قتل کیا جائیگا اسی علیؑ تیرے فرزند کی محبت میں یعنی تیری نور عین حسین  
بمکر و دغا وطن سے آوارہ کر کے اعدائے پر جفا قتل کرینگے تو پہلے سب سے جو جان حسینؑ  
نثار کریگا وہ مسلم عقیل ہوگا پر فرمایا قتد مع علیہ عیون المؤمنین پس آنسو ہٹا

انکسین مومنین کی احوال مسلمان پر تجلی ہوئی وَالْمَالُ لِلَّهِ الْمَقْرُونُونَ اور صلوة بھیجیں گے  
فرشتگان مقرب خدا تم کی شہادت لیں اللہ تعالیٰ ہجرت دُئوعہ علیٰ صمدیہ  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں شہادت ہے احوال مسلمان یاد کر کے رو کر کہ اتسوریش  
مبارک سے سینہ اقدس پر چپکنے لگا اور فرمانے لگے اِلٰی اللہ اَسْلَمُوْنَا لَقَدْ عَلِمْتُمْ فِیْہِ الْاَمْرَ  
شکایت کرتا ہوں میں خدا سے اس مصیبت کی جو ہو چکی میری عترت کو بعد میرے عرس غور  
کیجیے تو مسلم بن عقیل پیش خداوند جلیل مرتبہ عظیم رکستے ہیں کہ صلوة بھیجتے ہیں مسلم پر لگے  
اور روئے اوپر رسول خدا پس رووا احوال مسلم پر کہ شہادت حضرت مسلم ابتدا جنگ  
حضرت امام حسین تھی روایات صحیح میں وارد ہوا ہے کہ جب جناب امام حسین ظلم خدا  
مرقد مطہر جناب رسول خدا سے جدا ہوئے اور میری تاریخ شعبان کی مکہ معظمہ میں پہنچے  
تو کو فیان پر دعا نے نامے طے الاتصال حضرت کی خدمت میں بھیجے او میں سے بعض ناموں کا  
یہ مضمون تھا لَیْسَ عَلَیْکُمْ اِسْمًا فَاَقْبِلْ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَکَ عَلَی الْحَقِّ یَا حَضْرَت  
ہم امام او پیشوا میں کہ تو ہم جلد تشریف لائے شاید خدا حق کو ہمارے ہاتھ پر جاری کرے اور  
شیث بن ربیع وغیرہ نے جو عرضی لکھی تھی اس کا مضمون یہ تھا اِنَّا بَعْدُ فَقَدْ اِنْخَضَرْنَا  
اَلْجَبَابُ وَانْبَعَثَ اَلْیَمَامُ قَدْ قَدِمَ عَلَیْکُمْ جُنْدٌ عَلَی الْمَجْدِ وَالسَّلَامُ پس بعد حد  
وصلوة کے تحقیق کہ صحرا و بیابان نہایت سیر و خرمی میں ہیں اور درخت میو کی بارور ہیں  
پس آپ ہماری طرف تشریف لائیے کہ فوج کثیر آپ کی نصرت و امداد کو مہیا ہے اور <sup>پور فوج</sup> انتظار کرتے ہیں اسے حضرات یہ مقام روئیکہ ہے کہ یوں تو حضرت کو بلایا اور جب تشریف  
لائے تو وہ نصرت اور امداد اور سامان دعوت تو ایک طرف رہا پانی تک بھی فرزند ساقی کو شہر  
بند کیا اور اسکے فرزند وغیرہ کو تشنہ لب شہید کیا اور یہاں تک ایذا میں پہنچائیں کہ جب  
وہ جناب زغمون سے چور ہو کر ریگ گرم پر بیٹھ گئے تو فرماتے تھے کہ اے رحمو اب تو میں  
تم سے لڑنے کے قابل نہیں رہا ہوں اب تو پانی دو کہ میں تمہارے پیچھے لگاؤں انا ہوں ناگاہ عمر سعد

لعین نے ندا کی کہ جو سر حسین میری پاس لائیگا اسے میں بہت انعام دوں گا قَاتِلُكَ عَقِيلٌ  
 اَنْتَ بَعْدَ يَوْمٍ يَكُونُ فِيهِ شَكْرٌ لِّمَنْ شَاقَّ دُورَهُ ہر ایک چاہتا تھا کہ سر فرزند رسول خدا اور مہمان کر بلا کا کٹ  
 قَاتِلُ مَنْ تَزَلَّ إِلَيْهِ لِيَذْبَحَهُ شَيْثُ ابْنِ رَبِيعٍ لَعَنَهُ اللَّهُ پس پہلے جو شقی مشیرم تلوار پہنچکر  
 گھوڑے سے اتر کر حضرت کو ذبح کرے شیت بن ربیع ملعون تھا کہ جس نے حضرت کو یہ لکھا تھا  
 کہ جنگل سبزین اور میوہ تیار ہیں اور فوج کثیر اب کی نصرت کو موجود ہے القصہ جب بڑے دربار ہوا  
 پر دغا امام اقصیٰ کو پہنچے فَارْسَلِ الْحُسَيْنَ مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلٍ إِلَى الْكُوفَةِ پس جناب امام حسینؑ نے  
 اپنے پیغمبر مسلم بن عقیلؓ کو کوفہ کی طرف بھیجا وگناہِ اَلْأَمَدِ اور تھے مسلم شجاعت میں  
 مانند شیر کے اور اس قدر زورور تھا اس جناب میں کہ اوٹھا لیتے تھے مرد کو اور پہنچکے تھے کہ کوٹھے  
 فَاجْتَمَعُوا عَلَيْهِ وَبَايَعُوهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ راوی کہتا ہے کہ جب  
 حضرت مسلمؓ کو کوفہ میں پہنچے تو اسی روز اٹھارہ ہزار مردوں نے بیعت کی فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ  
 إِلَى الْحُسَيْنِ كِتَابًا بِمَبَايِعَةِ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَبِالْقُدُومِ إِلَيْهِمْ بِالْحَجَّيْلِ پس مسلمؓ فرماوا  
 بیعت اہل کوفہ جناب امام حسینؓ کو لکھا اور کہا کہ آج جلد تشریف لائیں ثُمَّ كَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ الْخَضْرَاءُ  
 ذَلِكَ الْحَالِ إِلَى يَزِيدَ لَعَنَهُ اللَّهُ بعد ازاں عبداللہ خضریٰ ملعون نے یہ ماجر ایزید کو لکھا پس  
 یزید نے ابن زیاد کو لکھا کہ توجلد کوفہ میں جاؤ کہ تَدْعُ مِنْ كَسَلٍ عَلَى الْأَقْتُلُهُ اور ایک شخص کو  
 اولاد علیؑ سے جیتا پنچوڑنا پس جب ابن زیاد کو کوفہ میں آیا تو گونج کر کے منبر پر گیا اور کلمات  
 نحو لعل و تہدید جانب یزید سے بیان کیے اور اتر آیا وَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ  
 إِلَى بَعْضٍ وَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَلْأَحْوَالِ بَيْنَ السَّلَاحِينَ حضار مجلس خوف یزید سے سو نہر لکھا  
 دیکھنے لگے اور بولے کہ ہمیں امور سلاطین میں کچھ دخل نہیں ہے فَقَضَوْا بَيْعَةَ الْحُسَيْنِ  
 پس توڑ ڈالا اور بدعہدوں نے بیعت حسینؓ کو جب یہ خبر حضرت مسلمؓ نے سنی تو مضطرب ہوا  
 خانہ ہانی میں جا کر مخفی ہوئے ابن زیاد نے ہانی کو بلا کے شہید کیا پس جب خبر شہادت ہانی  
 حضرت مسلمؓ نے سنی کہ ہانی یا اور بھی میرا شہید ہوا تو یکے دینا بیونس دیا اور حیران و سرگرداں

کو چھائے کو فہم میں پرتے تھے یہاں تک کہ خانہ طوعہ تک پہنچے اور سلام کیا اور پھر حضرت مسلم نے  
وَقَالَ يَا أَمَّةَ اللَّهِ اسْقِي الْمَاءَ فَسَقْتُهُ اور فرمایا کہ اسے کینے خدا تو ہوا پانی مجھے پلا طوعہ پانی پلایا  
فَمَلَّتْ سَاعَةً بِسَاحَةٍ سَاعَةٍ وَهَانَ ثَرُورُكُمْ فَقَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ قُمْ إِلَى مَسْنِيَّتِكَ افسوس  
غریب الوطنی ہی کیا بری چیز ہے خدا کیسکو غریب الوطن نکرے پس طوعہ نے چھائے بندہ خدا  
اوٹھ اور اپنے گھر جا کہ شہر آج پر آشوب ہے فَقَالَ مَسْنِيٌّ فِي هَذَا الْمَصْرِ مَسْنِيٌّ وَعَسَيْتُ رَافِعًا  
حضرت مسلم نے فرمایا اے مادر میں اس شہر میں مکان نہیں رکھتا غریب الوطن ہوں نہ کوئی عزیز  
نہ قریب یار و مددگار ہوں فَهَلْ لَكَ فِي اجْعَلَ مَعْرُوفًا وَتَعَلَّ رَسُولُ اللَّهِ يَكْفِيكَ كَعَدَ  
الْيَوْمِ پھر یوماد ہو سکتا ہو کہ آج کی شب مجھے اپنے گھر میں جگہ دے فرمادے قیامت تو بخلا  
تجھے بہشت میں جگہ دینگے وہ دیندار حیران ہو کے بولی تم کون ہو اور نام تمہارا کیا ہے قَالَ  
أَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَقِيلٍ بولے اے طوعہ میں ہوں اور وہ وطن بے خانمان مسلم بن عقیل کا دخلتہ  
الْأَرْضِ وَأَقْرَبْتُ لَهُ پھر جب نام سنا تو وہ حضرت کو گھر میں لے گئی اور ایک مکان میں فرش کر دیا  
وَعَرَضَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْمَأْكُولِ اور آب و طعام حضرت کے لیے لائی فَبَاتِيَ عَنْ ذَلِكَ لَيْلًا  
مِنْ الْأَكْمِ حضرت نے رنج و صدمے سے کچھ نہ کہا یا اور فرمایا مجھے اشتہا نہیں ہے تو رسی دیر  
گزری تھی کہ طوعہ کا بیٹا آیا اور طوعہ کو اس مکان میں بار بار آتے جاتے دیکھا تو پوچھنے لگا اوسنے  
چہرک دیا وہ لعین منتیں کر نہ لگا تو اوسنے عہد و پیمان لیکے بیان کیا کہ حضرت مسلم بیان آویں  
وہ لعین صبح تک خاموش رہا جب صبح ہوئی تو طوعہ وضو کو حضرت مسلم کے پانی لائی اور عرض کیا  
يَا مَسْلُومِي مَا رَأَيْتُكَ إِلَّا وَبَارَكْتَ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ اے مولارات بہر آپ بیدار رہے کیا باعث  
قَالَ اَعْلَمِي اِنِّي رَفَعْتُ رَقْدَةً فَرَأَيْتُ عَمِّي اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَهُوَ يَقُولُ الْعَجَلُ الْعَجَلُ  
حضرت نے فرمایا کہ اے طوعہ انگہ میری لگ گئی تھی میں نے دیکھا اپنے چچا جناب امیر کو خواب میں  
کہ فرماتے ہیں جلدی آئے مسلم جلدی آئے میں تیرا منتظر ہوں وَمَا هَذَا إِلَّا اخْرَاجَا مِي  
مِنَ الدُّنْيَا اور مجھے یقین ہوا کہ یہ روز آخر روز ہے میرا دنیا سے اور آج میں شہید ہوں گا

غرض حضرت مسلم تو طاعت خدا میں مشغول تھے اور طوعہ کے بیٹے لعین نے جا کر ابن زیاد کو خبر کی وہ لعین بہت خوش ہوا فَطَوَّقَ بِلُحُوتِ بْنِ الْأَنْهَبِ پس ابن زیاد نے ایک طوق طلا مثل طوق لغت کے اوس شقی کے گلے میں پہنایا اور محمد بن اشعث کو بلایا وَصَحَّم إِلَيْهِ الْفَارِسِ وَخَمْسَ مِائَةِ رَاحِلٍ وَأَرْسَلَهُمْ إِلَيْهِ اور ساتھ اس کے ہزار سوار اور پانچ سو گھوڑے کر کے حضرت مسلم کی گرفتاری کو بیشمار قریب خانہ طوعہ پہنچے اور طوعہ نے آواز سن سنا اور آواز سلاح سنی فَاجْتَبَرَتْ مُسْلِمٌ بِأَنَّ ذَلِكَ طَوْعَةٌ نے حضرت کو خبر دی اور کہا معلوم ہے کہ فوج ابن زیاد نے یہ بھی ہے فَلَيْسَ دِرْعَاءٌ وَشِدَّةٌ وَسَطَةٌ پس حضرت نے زرہ پٹی اور کمر باندھی اور مسلح ہوئے فَقَالَتْ لَهُ مَكَايَ أَرَأَيْكَ تَهَيَّأْتَ لِللُّوْثِ طَوْعَةٌ نے یہ دیکھ کر عرض کی کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ آنا وہ برگ ہوئے ہیں حضرت نے فرمایا اے مادر یہ قوم سوا میرے کسی کی طلب کو نہیں آتی ہے وَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَهْجُونَ عَلِيَّ فِي الدَّارِ اور میں خائف ہوں کہ یہ گھر میں گس آئیں اور مجھ پر جو کم کرین او سوقت مجھے لڑنیک ہی جگہ بیٹھی تھم عَمَدًا إِلَى الْبَابِ فَفَتَقَهُ وَخَرَجَ إِلَى الْقَوْمِ پر وہ شیر بیشہ شجاعت دروازہ کو کھول کر باہر نکلا فَقَاتَلَهُمْ قِتَالًا عَظِيمًا پس خوب لڑے حتیٰ قَتْلِ سِتِّ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ رَجُلًا یہاں تک کہ فیڑہ سونافق نے النار ہوئے جب یہ شجاعت حضرت مسلم محمد ابن اشعث لعین نے دیکھی ابن زیاد سے ملک طلب کی ابن زیاد نے کہلا بھیجا فَكَلَّمَكَ أَمَّاكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ يَقْتُلُ مِنْكُمْ هَذَا مَقْتَلَةً عَظِيمَةً مان تیری تیرے ماتم میں بیٹے ایک شخص نے اس قدر آدمی مارے اور تجھے کچھ نہیں ہو سکتا فَكَيْفَ كَوَارَسَلْنَاكَ إِلَى سَنٍ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً يَعْنِي الْحُسَيْنَ اے نامر و اگر مسلم کی جاحسین آ رہو تو اور میں اون سے لڑنیکو بھیجتا تو اسوقت تو کیا کرتا ابن اشعث نے کہلا بھیجا تو نے مجھے کسی بقال کو فہ سے لڑنیکو بھیجا ہے إِنَّمَا أَرْسَلْتَنِي إِلَى سَيْفٍ مِنْ أَسْيَافِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ تو نے بھیجا ہے مجھے طرف ایک شمشیر برہنہ کے شمشیر مارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے اسنے لڑنا آسان نہیں ہے

یہ شکے این زیاد نے اور فوج مدد کو بھیجی جب حضرت مسلم نے دیکھا کہ اور فوج نصرت ابن اشعث کو  
 آئی حَلَّ عَلَیْہِمْ وَقَتْلَ بَیْنَهُمْ کَثِیْرًا اوس شیر میدان و فاسے پہرا و نہر علمہ کیا اور جماعت  
 کثیر کو داخل جہنم کیا اور خود بھی زخمی ہوئے وَصَارَ جِلْدُہٗ کَا لَنَفَقَہٗ مِنْ کَثْرِ السَّیْلِ  
 اور تیر ہر اول شیر پر اس قدر لگے تھے جیسے ساہی کے بدن پر کانٹے ہوتے ہیں ابن اشعث  
 ملعون فوج سے بولا کہ مسلم کو امان دو کہ یوں قابو مسلم پر نہ پاؤ گے اور وہ تم میں سے جتنا  
 ایک کو چھوڑ گھا فَاذُوْا بِالْاَمَانِ فَقَالَ لَہُمْ لَا اَمَانَ لَکُمْ یَا اَعْدَا اللّٰہِ پس مسلم کو  
 پیام امان دیا پس کہا حضرت مسلم نے اے بیوفاؤ ہرگز تمہاری امان پر اعتماد نہیں ہے  
 ثُمَّ حَفَرُوْا لَہٗ فِیْ وَسْطِ الطَّرِیْقِ وَاخْفَوْا رَاۤہِمَا پھر اون لعینوں نے ایک راہ میں کھوان  
 کھودا اور منہ اوسکا چھپا دیا ثُمَّ اَخْرَجُوْا بَیْنَ یَدَیْہِ پھر وہ شقی پس پامو عرا گے سے مسلم کو  
 اور وہ حضرت لڑتے چلے جاتے تھے فَوَقَّعَ بَیْنَکَ الْخَفِیْرَہٗ فَاَحْطَا بِہٖ پس آہ پاؤن  
 حضرت مسلم کا نگاہ اوس گڑھے میں پڑا اور وہ حضرت گرے پس سب شقی ٹوٹ پڑے اور گھیر لیا  
 فَضْرَبَ ابْنُ الْاَشْعَثِ عَلٰی فِہٖ الشَّرِیْفَ فَقَطَّعَ شَفَتَہٗ الْعُلَیَا وَفَضَلَتْ سِنَاۃُہٗ پس  
 ابن اشعث لعین نے ایسی ایک تلوار دھن شریف پر ماری کہ لب بالا لنگیا اور دانت اوسکے  
 صدمے سے گر پڑے فَاَخَذُوْا اَسِیْرًا اِلٰی ابْنِ زَیَادٍ پس حضرت مسلم کو گرفتار کر کے  
 ابن زیاد کی طرف لیچلے اور حضرت مسلم اس وقت نہایت پیاسے تھے فَقَالَ یَا قَوْمُ اسْقُوْا  
 حضرت مسلم نے فرمایا اے قوم میں پیاسا ہوں مجھے تھوڑا پانی پلاؤ عمر بن حرث ذابک جام  
 آب بھیجا فَاَخَذَ لِیَسْرَبَ اِسْتَلَاۤءَ الْقَدَحِ دَمًا پس حضرت مسلم نے لے لیا اور چاما کہ  
 پسین تمام جام خون سے بھر گیا فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لَوْ کَانَ مِنَ الرِّزْقِ الْمَقْسُوْمِ شَرِبْتُہٗ  
 حضرت مسلم نے کہا کہ الحمد للہ اب رزق دینا میری قسمت میں نہیں ہے اگر قسمت میں ہوتا تو  
 غرض جب پیش ابن زیاد لائے تو حضرت نے سلام نہ کیا ابن زیاد شقی کو پس ایک ملازم ابن زیاد  
 بولا اے مسلم تم نے امیر کو سلام نہ کیا فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا لِیْ اَمِیْرٌ مِّوَسْوٰی الْحُسَیْنِ پس حضرت







صلوۃ نہیجے ہیں اوس ازر جب تک کہ وہ قبر خباب مام حسین تک پہنچتا ہے و کتاب کل  
 قَدِمَ يَرْقَعُهُ كَتَّابُ الْمَشْرِطِ يَدِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ اَوْ جَوْ قَدِمَ اَوْسَ رَاهِ مِیْنِ اَوْ ثَمَّ اَیْ  
 ہر قدم کا ثواب برابر ثواب اوس شخص کے ہے کہ راہ خدا میں شہید ہو کہ اپنے خونین لوٹا ہو چن  
 پہنچے تو پہلے ضریح مبارک کو دونوں ہاتھوں سے مس کر اور کہہ اَللّٰمَّ عَلَیْكَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ  
 فِی اَرْضِہٖ سَلَامٌ خُدا ہو تم پر ای حجت خدا و عزمین پر تم اَکْهَضْ اِلَیْ صَلَوَاتِکَ پَر توجہ نماز  
 زیارت ہو فَاتَّ اللّٰہُ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ وَ مَلَائِکَتُہٗ حَتّٰی تَقْرَءَ اَمْرَ اَزْرِ جَبْکَ تَوْ شَغُولَ نَازِ رِیْکَ  
 پروردگار عالم اور ملائکہ اوسکے تجر صلوۃ بھیجا کر نیگے وَ یُکَلِّ رُکْعَۃً تَزْکُمَا کَتَّابِ مَنَ حَجَّ اَلْفَ  
 حَجَّ وَ اَعْمَرَ اَلْفَ عُمْرَۃً وَ اَعْتَقَ اَلْفَ رَقَبَۃً ہر رکعت زیارت کا ثواب برابر ثواب اوس شخص کے  
 ہے جس نے ہزار حج اور ہزار عمر وچا لائی ہوں اور ہزار غلام راہ خدا میں آزاد کی ہوں وَ کُنْ قَفِ  
 فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْفَ حَرِّقَۃً مَعَ نَبِیِّ مُوسٰی وَ اِمْرَ اَمِ عَادِلٍ اَوْ رِبْرِ ثَوَابِ اَوْسِ شَخْصِ کَ ہے کہ جو  
 جہاد کو گیا ہو ساتھ نبی مرسل اور امام عادل کو فَادَا قُمْتُ مِیْنِ عِنْدِ الْقَبْرِ نَادٰی سَادِ اَوْ  
 جسوقت کٹر اہوتا ہے تو قبر میں تو ندا کرتا ہے ساد کی کہ اگر آواز اوسکی تو سنے تو تمام عمر قبر حضرت سے  
 جدا نہواور وہ یہ کہتا ہے کہ خوشحال تیرا می بندہ خدا کہ تو پناہ خدا میں ہے اور جمیع آفات سے  
 محفوظ ہے وَ عَفَّوْا اللّٰہَ مَا سَلَفَ مِیْنِ دُثُوْبِکَ فَاَسْتَکْفِ الْعَمَلَ اَوْرِ خُدا نے تمام تیرے  
 گناہ بخشے لے زائر حسین بن علی اب تو عمل نچو سر سے کر یعنی چاہیے یہ کہ اب تو گناہ سے باز رہ کہ گناہ  
 گذشتہ کا مواخذہ نہوگا پھر فرمایا حضرت فَرِیْنِ مَاتَ مِیْنِ عَاکِبَہٗ اَوْ مِیْنِ یُوْسِیَہٗ لَمْ یَقْضَ رُحْلَہٗ  
 اِلَّا اللّٰہُ پس اگر وہ زائر مرجائے اوس سالمین یا اوس ات دن میں تو حق تعالیٰ اپنی رحمت سے اوسکی  
 قبض روح کرے تَمَّ قَالِ وَ تَقُوْمُ مَعَهُ الْمَلَاٰئِکَةُ یَسْبِیْحُوْنَ اللّٰہَ وَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ  
 حَتّٰی یُوَافِیْ مَنْزِلَہٗ پھر حضرت فرمایا اگر موت اوسکی نہیں ہے اور گھر اپنے جاتا ہے تو  
 وہ چالیس ہزار فرشتے ہمراہ اوسکے تسبیح خدا میں مشغول اور اوسکی دعا میں خیر میں مصروف  
 اوسکے مقرر تک جاتے ہیں جب گھر پہنچتا ہے تو ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خداوند زائر حسین

اپنے گھر پہنچا ہم کمان جائیں پروردگار عالم فرماتا ہے **يَا سَلَامُ عَلَيْكَ قِفُوا بَابَ عِبَادِي**  
**فَسَبِّحُونِي وَقُلِّ سُبُّونِي وَهَلِّلُونِي** اے ملائکہ میری تعظیم ہو اس میری بند عزرائر حسین کو دروازہ  
اور تیسع و تقدیس و تہلیل میں مشغول رہو **وَكَتُبُوا ذَلِكَ فِي حَسَنَاتِهِ إِلَى يَوْمِ وَقَاتِهِ**  
اور لکھو ثواب اور کثامتہ عمل میں اس عزرائر حسین کے ماریز و فات **فَإِذَا تَوَفَّيْتُمْ ذَاكَ الْعَبْدَ**  
**فَسَبِّحُوهُ وَاعْبُدُوهُ وَكَلِّمُوهُ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِ** پس جب اس حسین تمہارے تو وہ ملائکہ حاضر اور شریک  
رہتے ہیں تبخیر نور تکفین میں اور اوپر نماز پڑھتے ہیں پھر عرض کرتے ہیں **رَبَّنَا وَكَلِّمْنَا بِسَابِ**  
**عِبَادِكَ وَتَوَفَّي شَهِدًا نَجَّيْنَاهُ فَاَيْنَ نَذْهَبُ** پروردگار تو نے ہمیں اس عزرائر کو گھر پر  
تعمین کیا تھا مازندگی اس کی ہم حاضر رہا اب وہ مر گیا ہم تبخیر و تکفین میں اس کے شریک رہے  
اب ہم کمان جائیں فیکہ تمہارا جواب **يَا سَلَامُ عَلَيْكَ قِفُوا بَابَ عِبَادِي وَسَبِّحُونِي وَ**  
**قُلِّ سُبُّونِي وَهَلِّلُونِي** پس درگاہ رب العالمین سے اونہیں جواب آئے گا اے ملائکہ میری اب تم اس کی  
قبر پر تعظیم ہو اور تیسع و تقدیس بجالاؤ میری اور اس سے جدا ہو **وَكَتُبُوا ذَلِكَ**  
**فِي حَسَنَاتِهِ إِلَى يَوْمِ يَكُونُ** اور لکھو ثواب اور سکارائے کے نامہ عمل میں ملائکہ روز قیامت ہمارے  
ساتھ حاضر ہو خوشحال زائران امام مظلوم کا خدا سب مومنین کو زیارت اس مظلوم کی  
نصیب کرے اب سنی مصائب اس جناب کو اور رویئے اس غریب پر کہ ظلم اعداسو آوارہ ہو  
اپنے نانا کی قبر سے چڑایا گیا اور اپنے اطفال خرد سال کو لے کے آوارہ وطن ہوا اس خیال سے  
سب کو ساتھ لیا کہ اہل حرم جیتے جی میری قید نہو جائیں اور خانہ کعبہ میں کہ خدا فرما دے  
امن بنایا ہے کہ جہان جانور کے ستائیکا حکم نہیں ہے داخل ہو کر شرعاً سے محفوظ رہیں  
ابن عباس سے منقول ہے **قَالَ رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْعَوَاقِ عَلَى**  
**بَابِ الْكَعْبَةِ** تھا ابن عباس نے کہ دیکھا میں نے امام حسین کو کعبہ میں قبل روانہ ہونے خبر تک  
سوی کر ملا کہ دروازہ کعبہ پر کھڑے ہیں **وَكَلَّمَ جِبْرِئِيلُ فِي كَلَامِهِ وَجِبْرِئِيلُ يَمْنَانِي هَلْ لَكُمْ**  
**إِلَى ابْتِغَاءِ اللَّهِ** اور ہاتھ جبرئیل کا جناب امام حسین کے ہاتھ میں ہے اور جبرئیل پکارتے ہیں

ایہا الناس جسے بیعت خدا سے کرنی ہو وہ آکے بیعت حسین بن علی سے کرو کہ انکی بیعت خدا کی  
 بیعت ہے پس کیسی ہو گا ابن عباس سے کیونکہ تم ساتھ حضرت کو اور ایسی ثواب سو محروم رہو قُلْ  
 اِنَّ اَصْحَابَ الْحُسَيْنِ لَمْ يَنْقُصُوا رَجُلًا وَلَمْ يَزِيدُوا جُودًا دیا اونہوں کو نام رفقا حسین ایک  
 نامے میں کہ وہ سندس نشست سے تھما لکے دیکھے سینو انہیں نہ کوئی کم ہوا نہ زیادہ نہ عرفہم بِاسْمِکَ کُتِبَ  
 وَاسْمُکَ اَبَاءُہُمْ اور ان کے نام اور ان کے آباؤ کو نام سے میں لگا دیا تو انہیں نام میرا تھا پس  
 کیونکہ جاتا میں غرض بیان تو جبریل یہ حق امام میں فرماتے تھے اور منافقان امت اس فکر میں  
 کہ حسین نے انکا بیعت امام زید بن معاویہ کا کیا ہے انکو کسی طرح خانہ خدا ہی میں قتل کیا چاہیو  
 حَتّٰی اَنْ یَّرِیْدَ اَنْفَذَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ فِی عَسْکَرِ عَظِیْمٍ وَاَقْرَبَ عَلٰی الْجَمْعِ مَا لَیْکَ یَزِیْدُ عِیْنِ  
 عمر سعد کو بالشکر کثیر روانہ کیجیہ کیا اور غضب امارت حاجیوں کا اوس شقی نے عمر سعد عین کو دیا و  
 کَانَ قَدْ اَوْصَاكَ بِقَبْضِ الْحُسَيْنِ سِرًّا وَاِنْ لَمْ یَکُنْ یَسْتَلِہُ غِیْلًا اَوْ رُوْحِیَّتِ کِیْ سَعْدٍ  
 کہ اگر تیرا قابو چلے تو حسین کو قید کر لینا اور اگر قابو نہ چلے تو جہان پانا و ان او نہیں قتل کرنا اور  
 سر اونکا بھی دنیا میرے پاس تھے اِنَّہُ لَعِنَہُ اللّٰہُ دُنٰی مَعَ الْحَاسِبِ ثَلٰثِیْنَ رَجَبًا  
 میں شیطانین بنی امیہ پر عمر سعد ملعون نے تیس شخص شیاہین بنی امیہ سے چنگا ہمارا چنگو  
 یہ مانہ چھوڑو اَمْوَالُہُمْ یَقْتُلُ الْحُسَيْنِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اِنْ تَقَرَّرَ لَہُمْ اَوْ رُوْحِیَّتِ کِی سَعْدٍ  
 اوس شقی نے کہ قتل کرنا حسین فرزند علی وفا غم کو کبھی میں جس عالم میں پاؤ خواہ طواف  
 میں ہوں اور خواہ سعی میں بہر طوق قتل کرنا فسون جہان پشہ مارنا درست نہ ہو وہاں امت بنی اوسکو  
 نواسی کے دین کر نیکا ارادہ کرے اور حضرت کو خوف اسکا ہو کہ میری قتل ہونے سے حرمت خانہ کعبہ  
 برباد ہوگی پس حضرت ظلم منافقوں سے حج تمام کرنے پناے فخر حج میں سَلَّۃً بَعْدَ اَنْ طَا  
 وَ سَعٰی وَاَحَلَّ مِنْ اِحْرَاسِہٖ وَجَعَلَ رَحْمَتَہٗ عُمَرُوۃً مُفْرَدًا کَا پَس ہزار حیف کہ فرزند  
 رسول خدا نے کئے سے کوچ کیا آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کو فقط سعی کر کے اور طواف کعبہ  
 بجلا کر حج کو عمرے سے بدل کر کے روانہ ہوئے اور جسدن حضرت کو دوسری منزل تھی یعنی

تاریخ و الفجر کے المپی فرزند رسول کو اہل کوفہ نے حکم ابن زیاد شہید کیا اور رخصت کو اوس غریب  
 وینین رسی باندہ کو بازار وینین کینیا اور حضرت کو یہ خبر تھی حضرت او کو بلانی پر چلے جاتے تھے  
 مَا وَصَلَ الْحُسَيْنُ إِلَى مَنَزِلِهِ اسْمُهُ شَقُوقٌ فَعَلَسَ نَاحِيَةً عَنِ النَّاسِ پس جب  
 حسین منزل شقوق پر پہنچے تو حضرت سب سے جدا ہو کر ایک کنارے بیٹھے اور نہایت محزون  
 ول تھے کہ کچھ خبر مسلم علوم نہیں وَاِذَا لَرَجُلٍ قَدِيمٍ مِنَ الْكُوفَةِ نَاكَاهُ اَيْک شخص جانب  
 یہ سے نمایان ہوا فَسَارَ الْحُسَيْنُ وَقَالَ مَا الْخَبَرُ پس حضرت قریب اوس کو گھر اور پوچھا  
 بِنَحْصِ تَجِبْ مِيرِو بھائی مسلم بن عقیل کی بھی خبر ہے کہ وہ کس طرح ہن فکلی الرَّجُلُ  
 زَمِي الْعَامَّةَ عَنْ دَائِلَةٍ پس جوہن اوس نے نام مسلم سنا بڑا اختیار روایا اور عمامہ سے پھینک دیا  
 قَالَ يَا سَيِّدِي مَا خَفِيَ جَيْتُكَ الْكُوفَةِ حَتَّى دَايْتُ هَا نِيَا وَمُسْلِمُ بْنُ عَقِيلٍ  
 سُؤْلَيْنِ وَ لَعِبْتُ بِرَأْسِي مِمَّا إِلَى يَزِيدَ اور بولا ای حضرت کیا پوچھتے ہو خبر اپنے بھائی مسلم  
 میری سانسے مسلم وہانی و دونوں مارے گئے اور اہل کوفہ اول سے پھر گئے اور سر او کو میری سانسے  
 پیر پاس گئے فَلَمَّا سَمِعَ الْحُسَيْنُ ذَلِكَ بَكَى بَكَاءً شَدِيدًا وَاسْتَرْجَعَ بِسُوءِ  
 خُتْ فَوِيهِ حَالُ سُنَابِ زَاخْتِيَارِ وَوَرَأَى تَالَهُ وَآتَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھ کر فرمایا فَمِنْهُمْ مَنْ  
 ضَلَّ الْحُجَّةَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَخَطَّوْهُ بَعْضُهُ اَوْنِينَ سے گذر گئے ہن اور بعضے انتظار اجل میں ہن  
 بنے امی مسلم جو تہہ گذر گیا کہ تھا حکم خدا سے تم اوس سوا دا ہوئی اور جو تہہ گذرنا ہے وہ باقی ہے  
 را اوس شخص سے فرمایا کہ اس خبر کو میری لشکر میں کسی پر اظہار نہ کر کہ باعث ہراس ہوگا سب کو  
 جَاءَ إِلَى الْحَيْمَةِ وَدَعَاكَتْ مُسْلِمٌ وَكَانَ عُمْرُ هَا حَيْثُ لِي اِحْدَى عَشْرَةَ سَنَةً  
 ر حضرت وہاں سے ملول خیمے میں آئے اور فرمایا کہ دختر مسلم کو میرے پاس لاؤ اور ابن جلیض اور کا  
 بارہ برس کا تھا فَلَمَّا جَاءَتْ قَرَّبَهَا وَادَّانَا هَا پس جوہن وہ یتیم قریب آئی حضرت اوسے  
 بلکہ رو نیلے اور زانو پر بٹھالیا اور لوسکی پیشانی پر بوسہ دیکر بہت پیار کیا ثُمَّ طَلَبَ الْقَوْلَ حِينَ  
 وَضَعَهَا فِي اُذُنَيْهَا پھر حضرت نے دو گوشتوارے طلب کیے اور اپنے ہاتھ سے اوس کے

۵۱  
 ابوسریرہ  
 غنظہ اصغر



کانون بین ہنسائے وکان یسبح یدک الشریفة علی ناصیتہا وراسہا لما یفعل بالانکام  
 وھو مع ذلک یسکی اور حضرت بار بار اوسکے سروپیشانی پر ہاتھ پیرتے تھے اور شفقت تیمانہ  
 فرماتے تھے اور روئے تھے فقالت یا عیسیٰ مکارا یتک قبل هذا الیوم فعلت فی مثل ما فعلت  
 الیوم پس یمیہ مسلم بولی کہ ای چچا اسقدر شفقت میری حال پر آپ نہ فرماتے تھے جیسی آج فرماؤ  
 ایسی شفقت تو نہیں کرتے مگر تیمون پر فلم یمالک الحسنین بن البکاء وکلی ابکاء سیدنا  
 اس کلام سے توجہ باب امام حسین کو اب نہ رہی اور ایک نعرہ مار کر روئے وقال یا بلی انابون  
 وبتکفی اخوانک اور بولوا یمیہ میری اگرچہ مسلم نے شہادت پائی تو حسین جیسا ہے میں تیرا  
 باپ ہوں اور بیٹیاں میری تیری بہنیں ہیں فمادت باکویل والشور پس مختصر مسلم فرما دیا  
 اور واشور کی آواز بلند کی اور فرزندان مسلم نے جو یہ حال دیکھا عمامہ سر سے پھینک دیا اور رونا  
 شروع کیا حضرت فرماوین بھی چہاتی سے لگایا اور دلاسا دیا اب یہ مقام خاک اور انیکا ہو  
 حضرت فرماوین مسلم کی شکرت بیان مسلم سے یہ سلوک کیا اور اوس تیم پرور کو تیمون پر سینورحم  
 نکھایا اسوقت کہ نعش اوسکی تو سر بریدہ خون میں غلطان پڑی تھی اور اوسکو تیم عابد بیمار کے  
 سو جو ہوئے پاؤن میں زنجیر بنائی تھی اور گلو میں طوق ڈالکر پیادہ پاقتل میں لاؤ تھے اور کان  
 وخران حضرت کی چیر چیر کو گوشاوی اور ایسے تھے چنانچہ سید ابن طاووس اور ابن نمائی اور شیخ  
 نے روایت کی ہے کہ سلیمان تیم حلیعش پدری پشی تھی اور منہ تن اطہر پر ملتی تھی اور کہتی تھی ای  
 باباطالمون فرمیر کان چیر کو گوشاوی چھینے اور مجھے طمانچہ مارا جناب امام زین العابدین فرماوین  
 کہ اسوقت ایک شقی اوس تیم کو نعش حسین سے چڑانیکا اور وہ پھوڑتی تھی ناگاہ اوس شقی نے  
 طیش میں آکر تازیانہ مارا کہ وہ بلبل لگئی اور میری آنکھوں میں خون اتر آیا اور چاہا میں کہ اوس قوم کو یہ  
 دعا بد کروں مگر مجھے وصیت پدر بزرگوار کی یاد آئی اور سب صبر کیا روایت ہفتہ فضا  
 اہل بیت اور گم ہونے حسین میں اور معاف ہونے تقصیر ملک و رطلات  
 فوج حسد اور خاتمہ مصائب امام علیہ السلام میں دوی عن اللہ

اَبَّہُ قَالَ اَنَا شَجَرَةٌ وَقَاطِمَةٌ قَوْمُهَا وَعَلَى لِفَاحِهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مَرْكُهَا وَشَيْعَتُهَا  
 وَرَفَقَتُهَا جَنَابِ رَسُولِ خُدَا فَرَمَا يَکَ مِنْ بَنَرِ لَه دِرْخْت کُو هُون اور فَا طِمَّة شَاخ هے اوسکی اور عَلَی  
 شَکُوفَه هے اور حُسَيْن مَيُو هِين اور شَيْعَه هَارے پَتے هِين اوس دِرْخْت کُو فَا شَجَرَةُ اَصْلُهَا  
 فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَالْفَرْحُ وَاللِّقَاحُ وَالْأَمْرَةُ وَالْوَرَقُ فِي الْجَنَّةِ پَس جُرَا اوسکی جَنَّتِ عَدْنِ  
 مِين هے اور شَاخ وَشَکُوفَه مَيُو وَوَرَقِ اوسکے سب بَهْت مِين پَس رُزِ قِيَامَتِ مِين هَم  
 مَعَ شَيْعَه اِنپے بَهْت مِين هُون گُو بَسَنَدِ مَجْتَمِعِ حَضَرَتِ سَلَامَن سے رَوَايَتِ هُو کِه اِيکِبَارِ جَبْرِئِيلُ خَرِيذَ لَکُو  
 غَيْرِ فَضْلِ مِين جَنَابِ رَسُولِ خُدَا صَلَّی اَللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم کے لِيے لَای پَس اوس جَنَابِ فَرَمَی  
 اَرشَادِ کِيَا کِه اَمی سَلَامَن سِيرِ حُسَيْنِ کُو لَآؤ کِه وَه هِي سِيرِ سَا تَه کَمَا وِين پَس کِيَا مِين دِلَتِ سِرَا  
 جَنَابِ فَاطِمَةُ پَر تُو نِيَا دِهَانِ اُونِ دُونِ رَاحَتِ جَانِ نَبِي کُو پَر کِيَا مِين کِه اَمِ کَلْثُومِ کُو دِهَانِ جُو  
 پَس خُبرِ کِي حَضَرَتِ سُو کِه وَه تُو کِس مِلْتے نَهِيں فَاصْطَرَبَ النَّبِيُّ وَوَتَبَ قَا ئِمَا پَس حَضَرَتِ  
 يِه سَنکے بِيَا بَانِهٖ اَوْتَمَکْزَرِي هُوے اور خُودِ وَهُونْدَنے چَلے وَهُوَ يَقُولُ وَآوَلَدَاکَ وَآَمْرَةُ فَوَادَاکَ  
 وَآَمْرَةُ عَيْنَاکَ اور فَرَمَاتے تَه اَفْسُوسِ اَمِي فَرْزَنْدِ مِيرے اور اَفْسُوسِ اَمِي مَيُو دِل اور اَفْسُوسِ  
 اَمِي رُوشَنِي چِشْمِ مِيرِي وَآَمْرَةُ فَوَادَاکَ اَمَنْ يَرْشِدُنِي عَلَيْنَا فَلَهُ عَلَي اللّٰهِ الْجَنَّةُ اَمِي مَيُو  
 دِل مِيرِي جُو جَمْعے تَه مِين تَبَادُلِ مِين ضَامِنِ هُون اوسکے لِيے بَهْت کَا پَس جَبْرِئِيلُ نَازِلِ هُو  
 اور بُولِيَا حَضَرَتِ اسْقَدِيقَارِي کِسکے فَرَاقِ مِين هے حَضَرَتِ بُولِيَا فَرَاقِ حُسَيْنِ مِين خَالِفِ  
 هُون مِين عِدَاوَتِ يَهُودِ سے فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَلْ خَفْتُ عَلَيْهَا مَسَايِنُ  
 کَيْدِ الْمَنَافِقِينَ فَإِنَّ کَيْدَهُمْ أَشَدُّ مِنْ کَيْدِ الْيَهُودِ حَضَرَتِ جَبْرِئِيلُ بُولِيَا حَضَرَتِ  
 بَلْکِه آپ خَالِفِ هُون عِدَاوَتِ مَنَافِقِينَ سے کِه عِدَاوَتِ اُونکي عِدَاوَتِ يَهُودِ سے زِيَادَه هے  
 اور فَرْزَنْدِ آپ کُو بَاغِ نَبِي وَحِدَا ح مِين آرَامِ فَرَمَاتے هِين پَس حَضَرَتِ اودِ هَر چَلُو اُر مِين هِي  
 سَا تَه چَلَا فَا ذَا هُمَا نَاکَمَانِ وَقَدْ اَعْتَقَا أَحَدُهُمَا الْآخَرَ پَس دِيکَا کِه وَه دُونِ رَا  
 دِل زَهْرَا اِي مِين بَغْلِيگِه هُوے سُو تے مِين وَتُبَّانِ فِي قِيْلٍ لَهَا قَه رِيْعَانِ يَرْوُحُ كَهَا

وَجُوهَهُمْ وَأَوْرَاقُهَا سُرَّتْ فِيهَا شَهْمُهُ مِنْ أَيْكٍ كَلَدَتْهُ لِيَرْخَ نَوْرُهَا دُونَ دُونِ كُلِّ بَشَرٍ  
 اِمَامَتِ كَوَلَّاهَا هِيَ أَوْرَاقُهَا كَرْتَا هِيَ جَبَّ أَوْسُ حَضْرَتِ كَوَاتَتْ دِيكَهَا تَوَكَّلَتْهُ مِنْهُ سَوْرُ كَلَمُ بُولَا  
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَسْتُ أَنَا تُقْبَلُكَ وَلَكِنَّ مَلَكَ مِنْ مَلَائِكَةِ  
 الْمُقَرَّبِينَ سَلَامَ كَرَكِ عَرْضِ كِي مِينَ اَرْدَاهَا نِينَ هُونِ مِينَ اَيْكِ فَرَشْتَهُ مَقْرَبِ خَدَاهُونِ اَيْكِ  
 اَنْ عِبَادَتِ سَوْ غَافِلِ هُوَا هَا خَدَا فَوْ سَخِ كِيَا مَجْهَ اسْ صَوْرَتِ پَر وَطَرَكَدَنِي مِينَ السَّمَاءِ  
 اَوْرَا سَمَانِ سَعِ زَمِينِ پَر دَالِ دِيَا اَوْرَبِتِ سَالِ كَذَرَسَ مِينَ اَبِ مِينَ اَمِيدِ اَوْرَهُونِ كَهْ كَوْنِي كَرِيمِ  
 سِيرِي شَفَاعَتِ كَرَسَ خَدَا سَعِ كَهْ مَجْهَ پَر هَيْتِ اَصْلِي عَنَانِيَتِ كَرِي قَالَ فَجَبَّتِي النَّبِيُّ ﷺ  
 حَتَّى اسْتَيْقَضَ فَاَجْلَسَا عَلَيَّ رُبَّمَا النَّبِيُّ سَلَامَنِ كَتَبَتْ هِيَنِ كَهْ حَضْرَتِ كَبِي تَوْشَانُ كَوَا وَكُوَا لَوَا  
 اَوْرِ كَبِي پِيَارَسَ بُوَسَ لِيَتِي تَمَسَ تَا اَنَكَمَ بِيَدَارِ هُونِ حَضْرَتِ فَا پَسَ زَا نَوْرِ پَر هَيَا يَا اَوْرِ فَرَا يَا دِيكَ هَوَا  
 مَسْكِينِ كُو حَسِينِ بُولَا اِي نَامَا يَهْ كُونِ سَهْ كَهْ مِينَ اسْكِي قَبِيحِ صَوْرَتِ سَوْرُ مَعْلُومِ هُوَا هِيَ حَضْرَتِ  
 نَعِ اَوْسْكَ حَالِ اَرشَا دِيَا اَوْرِ فَرَا يَا كَرَمِينَ خَدَا مِنْ شَفَاعَتِ اسْكَا هُوَا هُونِ تَهَارِي وَاسَطَ سَعِ  
 قَوْلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ قَا سَبْعَا الْوُضُوءِ وَصَلِيَا رَكْعَتَيْنِ پَسِ وَهْ دُونِ رِيحَانِ  
 سِرُوسَانِ كَهْرَسَ هُوَكَمَ اَوْرِ وَضُوكَرِ ذَوْرِ كَعْتَيْنِ پَر مِينَ اَوْرِ دَرِگَا هِ اَمِي مِينَ يُونِ عَرْضِ كِي  
 اللَّهُمَّ جَعَلِي جَدِّي نَا الْجَلِيلَ الْحَبِيبَ مُحَمَّدًا الْمُصْطَفَى وَيَا بَيْنَا اسَدَ اللَّهِ الْغَالِبِ  
 عَلَيَّ الْمُؤْتَصِّي وَيَا مَيَّنَا فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ عَالَا وَرَدَدَتْهُ اِلَى حَالَتِهِ الْاُولَى خَدَا يَا  
 وَاسَطَ هَارِي جَدِ جَلِيلِ حَبِيبِ مُحَمَّدِ صَافِي السَّعْدِ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَا اَوْرِ وَاسَطَ هَارِي يَا اَسَدَ السَّعْدِ  
 عَلِي مَرْضِي كَا اَوْرِ وَاسَطَ هَارِي مَانِ فَاطِمَةُ زَهْرَا كَا كَهْ اسَ صَوْرَتِ اَصْلِي پَر پَر اَتَبِي دَعَا تَامِ  
 هِي نَهْنِي پَانِي تَهِي وَادِ اَجْبَرْتِيلُ قَدْ نَزَلَ مِينَ السَّمَاءِ فِي رَهْطِ مِينَ الْمَلَائِكَةِ نَا كَا  
 جَبْرْتِيلِ نَا زَلِ هُوِي بَا كَرُوَهْ مَلَائِكَةُ وَكَبَرْتِيلُ ذَلِكَ الْمَلَكُ يَرْضِي اللَّهُ وَتَرَدُّهُ اِلَى سَيَرَتِهِ الْاُولَى  
 اَوْرِ بَشَارَتِ دَمِي اَوْسِ فَرَشْتَهُ كُو كَهْ خَدَا تَجَسَّ بِخَاطِرِ حَسِينِ رَاضِي هُوَا اَوْرِ تَجَسَّ صَوْرَتِ اَصْلِي  
 پَسِ وَهْ فَرَشْتَهُ تَشَلُّ اَوْرِ فَرَشْتُونِ كَسَ هُوَكِيَا شَمَّ اَرْتَقِعُوا اِلَى السَّمَاءِ پَر وَهْ فَرَشْتَهُ سَلَامَ كَرَكِ

سوی آسمان اپنے مقام پر چلا اور فرشتے معہ جبریل اوسکے ساتھ ہو کر جبریل ہنستے ہوئے  
 قَالِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ذَٰلِكَ الْمَلَكُ يُفْخِرُ عَلٰی مَلَائِكَةِ سَبْعِ السَّمَوَاتِ وَيَقُولُ لَهُمْ  
 اور عرض کی یا رسول اللہ وہ فرشتہ فخر کرتا ہے ساتون آسمان کو فرشتوں پر اور کہتا ہے  
 فرشتوں سے مَن مِثْلِيْ وَ اَنَا فِیْ شَفَاعَةِ السَّيِّدِ بْنِ السَّنَدِ بْنِ السَّبْطِ بْنِ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِ  
 کون ہے مثل میری کہ میرے شفیع ہو کر گاہِ خدا میں دو سید ہندی رسول خدا کو نواہے  
 ایک حسن ہیں اور دوسرے حسین ہیں جاتا مل ہے اور مقام خاک اور انیکا ہو کہ اون گزیدگا  
 خدا سے ظالمون فرمایا سلوک کیا ایک کو تو زہر دیکے شہید کیا کہ بشر پارہ جگر دہن اقدس سے  
 نکلے پہر جباری پراو سکے تیر ماری اور دوسرے کو آوارہ وطن کیا کہ کہیں جاسی امن و جناب کو  
 نعلتی تھی اور روز بروز ہراسن ہوتا جاتا چنانچہ خبر شہادت مسلم سے زیادہ تر ہراس حضرت پر  
 طاری ہوا یہ صدقات راہ میں پہونچے کہ ریش مقدس میں سفیدی آگئی تھی نزل خرمیم پر  
 و نخر خاتون قیامت یعنی جناب زینب و خدمت جناب امام حسین میں عرض کی کہ امی ہائی  
 میں فریک آواز ہاتف سنی ہے کہ وہ یہ پڑھتا تھا اشعار الایا عین فَاخْفِیْ لِيْ بِحُجَّتِيْ  
 وَ مَن يَكْبِيْ عَلٰی الشَّهَادَةِ بَعْدِيْ اَوْ يَشْمُ اشْك حَسْرَتِ الْكُمُونِ سَوَّكَ رَاشِدًا مَّرْكَبًا  
 مصیبت پر کہ کون روئیکہ حال پراون غریبون کو علی قوم کَسَوْهُمْ الْمَنَاكِحُ بِمَقْدَارِ  
 اِلَى الْجَنَازَةِ وَعَدِيْ رُوَاوَن شَهِدُوْنَ بِرَکْمِ لِيْ جَاتِيْ هُوَاوَنِيْنَ طَرَفَ وَعَدَهْ گاہ اور  
 مقام شہادت کو فقال الْحُسَيْنُ يَا اَخْتَكَ كُلُّ الَّذِيْ قَضٰی قَهْرًا كَاتِنٌ حَضْرَتِ نَے  
 فرمایا امی بہن جو تقدیر میں ہو وہ ضرور ہوگا پس جب حضرت نزل تعلیہ پر پہونچے تو زانو پر  
 اقدس پر سر انور کو جھکا کو سو گئے اور بیدار ہو کر فرمایا بیٹے ابھی خواب میں ہاتف کو سنا کہ کہتا ہے  
 یہ گروہ جلدی کرتے ہیں سفر میں اور موت جلدی کرتی ہے انہیں طرف جنت کی میں جناب  
 علی اکبر نے عرض کی یا اَبَتِ اَفَلَسْنَا عَلٰی الْحَقِّ اِیْ بَابًا اِیْ کَیَاہِم حَقِّ پَر نین ہیں فقال  
 يَا بُنَيَّ وَالَّذِيْ اِلَيْهِ مَوْجِعُ الْعِبَادِ حَضْرَتِ نُو فرمایا قسم خدا کی اسے علی اکبر ہم حق ہیں

[illegible]

کارہ ہو تو میں جہان سے آیا ہوں وہاں پہر جاؤں پس کینہی جواب نہ دیا حضرت نے فرمایا اقامت کرو  
اور حر سے فرمایا کہ تو اپنے اصحاب کو نماز پڑھاؤ اس نے عرض کی یا حضرت کیا مجال غلام کی  
کہ آپ کرہوئے نماز پڑھاؤ عرض حضرت نے دونوں لشکر و نگو نماز پڑھوائی اور داخل خیمہ ہوئے  
جب اذان عصر ہوئی حضرت نے تشریف لاکر پھر سب کو نماز پڑھائی اور یہ خطبہ شعر حمد و ثناء  
اتھی پڑھ کر فرمایا یا ایہا الناس نحن اھلکیت بئیکم اولی لولیکم ھذا الا امر علیکم کہ  
من ھو لا یموت الا علیہ عین ای لوگو درود خدا سو اور پچانو حق کو صاحبان حق کو تا خدا تم سوا حق  
کہ ہم اہل بیت تمہاری ہی کے ہیں ہزار در خلافت و امامت کران گروہ خدا سے کہ ناحق و حق  
کرتے ہیں اور اگر تم مکروہ جانتے ہو تو ہم پر جائیں کرنے عرض کی انا واللہ ما ادری  
ما نقول ولا ما ھذا الکتاب والرسول الی تذکروا اللہ قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ  
آپ کیا فرماتے ہیں کیسے ناسے اور کیسی رسول حضرت نے فرمایا کہ نام کو فیون کو لاؤ پس فرجیا  
بہری ہو میں ناموں سے اصحاب حضرت نے لاکر حر کے سامنے والدین حر نے عرض کی میں سنو گاہ  
نہیں مجھے تو ابن زیاد نے حکم فرمایا ہے کہ جب ملاقات ہو تو حضرت سے جدا نہوں تا داخل کو فہر  
حضرت نے فرمایا الموت اولی من ذکر ذلک الموت مجھو بہتر ہی اس ذلت سے کہ میں امام نہیں  
زمان ہو کر ابن زیاد فاسق کی بیعت کروں اور اصحاب سے ارشاد کیا پھر چلو حرامع ہو حضرت نے  
فرمایا تکلمک ائمتک ما تریڈ احرمان تیری تیری ماتم میں بیٹھے کیا ارادہ ہی تیرا حرب و لاکہ اگر  
سوا آپ کو کوئی اور اہل بیت میری مان کا نام لیتا تو میں ہی اوسکی مان کا نام اس طرح لیتا و لکن  
واللہ ما لی الی ذکر ائمتک من سبیل الا یا حسن ما نقد علیہ مگر حضرت کی مادر  
گرامی کا نام بے تعظیم و مکرم لے نہیں سکتا اور حدیث صحیح میں وارد ہے کہ جب حر مقابل حضرت  
ہوا تھا تو اس وقت فوج حر میں شدت تشنگی سے عجب حال تھا جب آثار تشنگی اونس فرزند ساقی  
مشاہدہ کیے اصحاب سے فرمایا اسقوا القوم و رشفوا الخیل ترشفوا دیکھتی ہو پیاس انکی اور  
انکے گھوڑوں کی سیراب کرو انہیں مع گھوڑوں کو یہ فرما کر حضرت خود اور جناب جبار علی اکبر



پانی پلاتے تھے اور اُصْحَابُہُ یَمْلَکُونَ الْقَضَائِعَ وَالْحَاسِ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ یَذْتَوْنَہَا مِنَ الْقَرَسِ  
اور اصحابِ حضرت کو کا سے اور طاس پانی سے بہر کر اہلِ کوفہ کو گھوڑوں کو اگر لوجا تے تھے فَاِذَا  
عَبَتْ فِیْہَا ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا عَزَلَتْ عَنْہُ وَسَقَوْا الْحَرَّ حَتّٰی سَقَوْہَا کُلَّهَا جَب  
گھوڑے پیکر ایسے سیر ہوتے تھے کہ تین دفعہ یا چار دفعہ یا پانچ دفعہ منہ پیر لیتے تھے جب اس کو اگر  
دوسری کو آگے لیجاتے تھے تا آنکہ جتنا پانی منزلِ شراف سے اوٹھایا تھا سب صرف گنیا اہلِ کوفہ  
اور اونکو گھوڑوں کو پلانین مقامِ روزی اور خاک اوڑھ لیا ہے کہ حسین بن علی تو اہلِ کوفہ کو مع  
اونکو گھوڑوں کو سیراب کریں اور کوفیان لعین حضرت کو فرزندوں کو بھی ایک قطرہ دریا سے  
تدین اور پیاسا شہید کریں اوس رحیم نے اونکو گھوڑوں کو سیراب کیا اور روزِ عاشورا وہ جناب  
اپنے فرزند پیاسے اور پیشیر کو ہاتھوں پر بیہوش دکھاتے تھے اور فرماتے تھے اِیْقُومْ اِسْکُو تُو پَانِیْ  
کہ جان اسکی لبون پر ہے کہ سینہ ایک قطرہ نہ دیا فَوَسَاکَ حُوسَلَةُ بْنُ کَاہِلٍ اِلَیَّ اَلْاَسَدِیِّ فَذَلَّجَتْ  
فِیْ رِجْلِ الْحُسَیْنِ جَوَابِ مِیْنِ پَانِیْ کُو اِیْسَا اَیْکَ تِیْر حَرْمِلَہُ لَعِیْنِ فِیْ مَارَکَہُ وَہِجَہُ تَرْکِہُ تَامَہُ ہُو گِیَا اِیْمَا اَلنَّاسِ  
کیا یہی جواب تھا پانی مانگنے کا کیا اون بیٹیاؤں نے جسے کوئی نہ تھا کہ جبکو حضرت نے پانی پلایا تھا اور  
اونکی پیاس دیکھ سکے تھے اور اون لعینوں کو اوس وقت بھی رحم نہ آیا کہ جبوقت وہ سرورِ نظام  
زمین پر پڑا پانی مانگتا تھا راوی کہتا ہے کہ اوس وقت دونوں ہونٹ شدتِ تشنگی سے خشک تھے  
وَلَوْ کَانَ لِسَانُہُ مِنَ الْعَطِشِ وَیَطْلُبُ الْمَاءَ اَوْ رِزَابَ بَارِبَارِ جَاکُو فرماتے تھے کہ افسوس کوئی  
ایسا تم میں نہیں ہے کہ مجھ اس شدتِ تشنگی میں پانی پلا دے اور جانتے ہو کہ میرا باساقی گورامہ  
ایک لعین بولا ہیمَاکَ تَہِیْمَاکَ وَاللّٰہُ لَا اَذُوَّتْ مِنْہُ قَطْرَۃٌ حَتّٰی تَذُوَّقَ الْمَوْتَ  
بہت دشوار ہے اسی حسین بہت دشوار ہے کہ ہم تمہیں پانی دین واسطہ ایک قطرہ نہ دینا تا آنکہ تم لوگ  
پیاسے مر جاؤ اور آخر پیاسا ہی شہید کیا اور رحم نہ کیا یا روایتِ ہشتم اقتحار میں کعبہ میں  
زمین کو بلایا پراور پہونچے میں حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور جناب  
رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور جناب خاں آلِ عباس کے زمین کو بلایا

اور تشنگی کیلئے میں نے عین الارض علیہ السلام قال ان الموحوم شہو کان اهل  
الجاہلیۃ یحرمون فیہ القتال جناب امام رضا فرمایا کہ محرم وہ مہینا تھا کہ کافر تک  
اوسمین جنگ جہل حرام جانتے تھے وہاں شہادت فیہ دینا دہکتا فیہ حرمینا و سبی فیہ  
ذکر دینا اور اس امت نے وہ دعوی اسلام کرتے تھے خون ہمارا حلال جانا اور ہتک حرمت  
ہمارے کی اور دختران زہر کو قید کیا اور خیموں میں آگ لگائی اور کچھ رعایت حرمت نبی کی ہمارے  
بابین مکی ان یوم الحسین اقبح جفوننا واسبل دموعنا و اذل عزیزنا و زشتا  
امام حسین وہ روز ہے کہ انگلیں ہمارے زخمی ہو گئی ہیں اور آنسو ہمارے جاری ہیں اور ہمارے  
غریزہ کو مدبیل کیا یا ارض کو بلاء اور دیننا اللوب والبلاء اسی زمین کو بلا تو موجب ہمارے  
غم و اندوہ و بلا کی ہوئی پس چاہیے کہ روین مثل حسین پر روینوا لولان البکاء علیہم یحفظ  
اللذوب العظام کہ رونا اوس مظلوم پر گرا تھے گناہان کبیرہ کو جناب امام محمد باقر فرمایا خلق  
اللذوب لعل ان یخلق اللعبۃ یا ربعة و عشرين الف عالم خدای تعالیٰ نے پیدا کیا اگر ملا  
کعبے سے چوبیس ہزار سال پہلے حتیٰ جعلہما افضل ارض فی الجنۃ و افضل تسکن تسکن  
فیہما اولیائکم یہاں تک کہ ملائکہ اوس روز قیامت کو جنت میں لیجائیں گے اور زمین بہشت پر  
خدا اوس شرف و فضیلت دیگا اور مسکن اوسمیں اپنی دوستوں کا کرے گا اور زمین کو بلا ایسی نہیں  
جنت میں گماں یہ کہ اللوب اللعۃ لا اهل الا اهل الارض جیسے اہل زمین کو یہ شمش و قمر روشن  
اور وہ زمین نما کر کے بغیر انما الارض المقدسة الی دفت فی جسد سید الشہداء  
و سید شباب اهل الجنۃ ابی عبد اللہ الحسین میں وہ زمین مقدس ہوں حسین جیم  
مبارک سید الشہداء سید جوانان اہل جنت جناب اباعبد اللہ الحسین کا مدفون ہوا ہے اور وہی  
حدیث میں ہے انہ لما خلق اللعۃ افتخرت و ابتهجت و قالت من مثلی و  
قد نبی اللہ علی ظہری جب پروردگار نے کعبے کو خلق کیا زمین کعبہ فرارہ فخر و مباہا  
یہ کہا کون ہے مثل میرے کہ بنا ہوا مجھ پر خانہ کعبہ کا وحی اللہ الیہا کیا ارض اللعۃ قوی

وَكَيْفَ يَسْ وَحْيِ كِي خدائند عالم نے زمین کعبے کی جانب کی اسی زمین کعبہ چ رہ اور باز رہ  
 فخر سے وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا فَضَّلْتُكَ بِهِ فِيمَا أُعْطِيتُ أَرْضَ كَوْبَلَا إِلَّا بِمَنْزِلَةٍ  
 الْوَبْرَةِ الَّتِي أُغْنِيَتْ فِي الْجَهَنَّمَ قِسْمٌ هے مجھ اپنے عزت و جلال کی نہیں فضیلت دی تھے  
 جو فضیلت دی زمین کہ بلا کو مگر برابر سوئی کو ناکو کے کہ دریا سے ڈیر لیا جاتا ہے و لَوْلَا تُوْبَةُ  
 كَوْبَلَا مَا خَلَقْتُكَ اِگر ہوتی خاں کر بلا توین تھے خلق نکر تا وَاَخْلَقْتُ الْبَيْتَ الَّتِي اَفْخُوْ  
 یاء بلکہ میں اس خانہ کعبہ کو نہ خلق کرتا جسکے پشت پر ہونے تو فخر کرتی ہے فَقَوِيَّ وَكُوْنِي  
 سَوَاضِعَةً خَٰدِمَةً وَلَا تَسْتَكْبِرَنَّ عَلٰی اَرْضِ كَوْبَلَا پس اسی زمین کعبہ قرار پکا اور فروغی  
 اختیار کر اور ذلیل و متقاد میری حکم کی رہ اور کبھی تک نہ کرنا زمین کر بلا پر وَاِلَّا تَسْحَتُ بِكَ  
 وَاَهْوَيْتُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ تَعْظِيْمًا لِلْحَسَنِ اِگر پر فخر کرے گی تو ہم تھے مسخ کرینگے اور داخل  
 جہنم کرینگے واسطے تعظیم حسین کی یہ مرتبہ زمین کر بلا کا ہے یہ وہ زمین ہے کہ رو اُس پر اکثر نبی  
 چنانچہ ایک دن نزول حضرت آدم کر بلا میں ہوا فَلَمَّا بَلَغَ مَقْتَلُ الْحُسَيْنِ عَشْرَ رَجُلَةٍ عَلٰی  
 حَجْرَةٍ وَسَالَ الدَّمُ مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ پس جب مقتل امام مظلوم پر پہونچا پون تہر پر پڑا  
 کہ خون زیر قدم سے جاری ہوا عرض کی درگاہ خدامین اِلٰہی وَسَيِّدِیْ وَمَوْلَایْ كُفْتُ  
 جَمِيعَ الْاَرْضِ اے سید و مولایا میری سب زمینیں پہرا میں یہ بیخ کہیں نہیں پہونچا جو اس زمین میں  
 پہونچا پس وحی کی خدائند عالم فرما اے آدم قَتْلُ عَلٰی هَذِهِ الْاَرْضِ سَبَطُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی  
 شہید ہوگا اس زمین پر نواسا رسول خدا کا ہننے چاہا کہ تم ہی اوسکے بیخ میں شریک ہو عرض کی  
 خدایا اوسے کون شہید کرے گا حکم ہوا یزید لعین پر حضرت آدم نے لعنت کی اوس شقی پر  
 اور اسی طرح حضرت ابراہیم جب اوس زمین پر آئی تو گوڑی سے گری اور سر اقدس پتھر پر پڑا  
 کہ خون اوس سے جاری ہوا عرض کر اے بار اہما کونسا گناہ مجھے صادر ہوا جسکے عوض میں  
 یہ بیخ پہونچا میرے قَتْلُ جِبْرِیْلَ وَقَالَ يَا خَلِیْلَ اللّٰہِ یَقْتُلُ عَلٰی هَذِهِ الْاَرْضِ  
 قَتْلُ عَيْنِ الْوَسْوَیْ اَمَّا سَبَطُ عَلٰی الْوَسْوَیْ جِبْرِیْلَ نازل ہو تو اور کہا اے خلیل

ہم سو کوئی خطا نہیں ہوئی لیکن یہ وہ زمین ہے کہ جیسے نو چشم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 پس علی مرتضیٰ شہد ہو گا خدا فرما چکا کہ تم ہی اوسکی مصیبت میں شریک ہو یہ حضرت ابراہیم  
 نام قاتل کا پوچھا جبریل فرمایا وہ شقی زید ہے قفع ابراہیم یدہ الی السماء وکعبہ  
 کعبہ حضرت ابراہیم فرمایا آسمان اوتھا کہ بہت لعنت زید پر کی اور گھوڑا اونکا آمین کہتا  
 حضرت فرمایا تو کیوں آمین کہتا ہے وہ بولا زید ملعون کی شومی سو میں تو تمہیں گرایا اور تم سر مجھے  
 خجالت ہوئی اور ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ ایک دن کسی سفیرین جناب ساتھ جاتے تو ناگاہ  
 ایک پر گھوڑا حضرت کا ٹھکرا گیا قتل رسول اللہ بکاء شدیداً واسترجع حضرت اختیار فرمایا  
 انا لله وانا الیہ راجعون فرمایا اصحاب فرمایا عرض کی یا حضرت اس قدر رونیکا کیا سبب ہے  
 اس مقام پر فقال هذا جبریل یخبرنی عن هذا الارض فقال لھا کہ بلا حضرت  
 فرمایا ابھی جبریل نے مجھے خبر دی کہ یہ وہی زمین ہے کہ جیسے نو اسامیرا حسین فرج ہو گا اور اسی  
 زمین کا نام کر بلا ہے کافی انظر الیہ والی مصرعہ وکافی انظر الیہ والی اصحابہ  
 حوالہ مطروحين گویا دیکھتا ہوں میں اپنی حسین کو اور اوسکے اصحاب کو کہ حسین اسامیرا تو  
 بیچ میں خاک پر پڑا ہے اور گردا گرد اوسکو عزیز و انصار ٹکڑے ٹکڑے کر دی خونین غلطان یہاں پڑی ہیں کہ  
 کافی انظر الی السبا یا علی اقباب المطایا اور گویا میں دیکھتا ہوں کہ عمرت اوسکی نو اسامیرا  
 میری اونٹوں پر بٹھا کر اور سر حسین کا نیزہ پر رکھ کر کھم کو روٹا نہ ہو یہی اور حسین زید کو لے  
 ہدیہ لے کر جاتی ہیں پس جو اوسو دیکھ کر خوش ہو گا خدا اوسو داخل جہنم کریگا پھر حضرت اوس سفر سے  
 مغموم و خیرین پہنچے امالی میں ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب امیر جنگ صفین کو جاکر  
 میں حضرت کو ساتھ تھا فلما نزل ینبوی وهو شط الفوات قال یا علی صورتہ یا بن عباس  
 اعرف هذا الموضع پس جب پہنچے زمین غنیوا پر متصل کنارہ فوات کہ حضرت فرمایا  
 کیا اور باواز بلند بکارتی ابن عباس اس مقام کو پہچانتے ہو میں فرمایا کی نہیں امیرا انہیں  
 فقال وعرقتہ لمعرفتی لم تکن تجوزہ حتی تکلی ککبائی پس حضرت فرمایا اگر

یہاں قاتل کا پوچھا  
 جبریل نے خبر دی کہ یہ وہی زمین ہے کہ جیسے نو اسامیرا حسین فرج ہو گا اور اسی زمین کا نام کر بلا ہے کافی انظر الیہ والی مصرعہ وکافی انظر الیہ والی اصحابہ حوالہ مطروحين گویا دیکھتا ہوں میں اپنی حسین کو اور اوسکے اصحاب کو کہ حسین اسامیرا تو بیچ میں خاک پر پڑا ہے اور گردا گرد اوسکو عزیز و انصار ٹکڑے ٹکڑے کر دی خونین غلطان یہاں پڑی ہیں کہ کافی انظر الی السبا یا علی اقباب المطایا اور گویا میں دیکھتا ہوں کہ عمرت اوسکی نو اسامیرا میری اونٹوں پر بٹھا کر اور سر حسین کا نیزہ پر رکھ کر کھم کو روٹا نہ ہو یہی اور حسین زید کو لے ہدیہ لے کر جاتی ہیں پس جو اوسو دیکھ کر خوش ہو گا خدا اوسو داخل جہنم کریگا پھر حضرت اوس سفر سے مغموم و خیرین پہنچے امالی میں ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب امیر جنگ صفین کو جاکر میں حضرت کو ساتھ تھا فلما نزل ینبوی وهو شط الفوات قال یا علی صورتہ یا بن عباس اعرف هذا الموضع پس جب پہنچے زمین غنیوا پر متصل کنارہ فوات کہ حضرت فرمایا کیا اور باواز بلند بکارتی ابن عباس اس مقام کو پہچانتے ہو میں فرمایا کی نہیں امیرا انہیں فقال وعرقتہ لمعرفتی لم تکن تجوزہ حتی تکلی ککبائی پس حضرت فرمایا اگر

جانتے ہو تو تم اسے مثل میری تو گنڈر فی بیان سے نا اگہ روتے مثل میری رو نیکی پس میری تک رسوا  
 تا اگہ ریش مقدس آنسوؤں سے تر ہو گئی اور سینہ اقدس بھی آنسو ٹپکنی لگی اور اس عالم میں مافی  
 اہل مکاری و کلال اَبی سُفیان مکاری و کلالِ حَرْبِ حَرْبِ الشَّیْطَانِ آہ آہ کیا کام ہو مجھے  
 اَل ابوسفیان سر اور آلِ حرب سے کہ لشکرِ شیطان ہیں صَبْرًا یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ فَقَدْ لَقِیْتُ اَبُوکَ  
 بِمِثْلِ الَّذِیْ تَلَقٰی مِنْهُمْ صَبْرًا یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ کہ پہنچا تیرے باپ کو وہ اندوہ جو تجھ کو ملوے پہنچا  
 پہنچا تیرے ہر حضرت سو گئی اور جب بیدار ہوئے مجھے فرمایا کہ اے میرے عباس ہیں خواب میں کیا ہو کہ کتنی  
 آدمی اس صحرا میں نازل ہوئے علیہا میسید لی ہوئے اور ایک خط لکھا کہ اس میں کو کہنیا دیکھا میں نے کہ اس  
 صحرا کو درخون کی شاخیں جھک گئیں اور خون تازہ یہاں موج مارنے لگا و کثرتِ یَا الْحَسَنِ  
 مَعْجِی و فَرَحِی و مُصْغَبِی قَدْ غَوَّقَ فِیْہِ کِیْسَیغِلْتُ فَلَا یَعَاثُ اور اپنی جگہ گوشہ اور پارہ  
 دل حسین کو دیکھا میں نے کہ اس دریا میں خونیں ڈوبتا ہوا اور ہاتھ پاؤں ہاتھ پاؤں اور فریاد کرتا ہے  
 اور کوئی اس کی فریاد کو نہیں پہنچتا اور وہ لوگ میرے حسین سے کتنی ہیں صبر کرو اس کو رسول اللہ  
 کہ تم ماری جاؤ گے ہاتھ سے بدترین خلق خدا کو یہ جنت تمہاری مشتاق ہوا یا ابا عبد اللہ پہنچے پُرسا  
 دیتے ہیں حضرات گریہ وزاری کرو اور خاک اوزاؤ کہ یہ وہ دن ہیں کہ اب خاص آلِ عبا و سپر  
 پہنچے اور وہ مصیبت کو دن آؤ جس کو سب یاد کر کر رہے تھے وَ کَانَ ذٰلِکَ فِی الْیَوْمِ الثَّانِی  
 مِنْ الْحَزَنِ جب حضرت وہاں داخل ہوئے دوسری تاریخ محرم کی تھی وَ لَمَّا وَصَلَهَا قَوَّفَتْ  
 الْجَوَادُ الَّذِیْ لَحَّتْ الْحَسَنِیْنَ جَبَّانِ پہنچا ناگاہ پورا حاضر کا تم گیا فَ نَزَلَ عَنْہُ وَ رَكِبَ غَيْرَ لَا  
 فَلَمْ یَبْعَثْ خُطُوۃً پس حضرت اس گھوڑے سے اتر کر دوسرے پر سوار ہوئے اور سو ہی قدم نہ اڑے یا حتیٰ لَکِبَ  
 سِتَّةً اَوْ اَسْبَعَطَ حضرت نے چہ گھوڑے بدلو اور کسی نے قدم نہ اڑے یا فَقَالَ مَا یَقَالُ لِهٰذَا اَلَا رَضِیَ  
 حضرت نے پوچھا یہ کون سی چیز اور اس کا کیا نام ہے فَقَالُوا اَبْنُوۃُیْ عَرَضَ لَکَ الْکَوْنُ یَا بَنَی سَدِّی  
 یُنَا کَثُرَ ہِیْنَ فَقَالَ هَلْ لَّیْکُمْ غَیْرُ هٰذَا حضرت نے فرمایا اور یہی اس کا نام ہے قَالُوا لَیْسَ لَکَ عَرَضٌ لَّکَ ہَا  
 رَلَا کَیْ ہِیْنَ یہ سن رہی حضرت گھوڑے کو دھڑک رہا تھا اور فرمایا هٰذَا وَاللّٰهِ اَرْضٌ کُوبٌ وَ بَلَاۃٌ یَّہِ تَوْرَی

والمد باعث ہماری کرب و بلا کی ہوگی وَهْمُنَا يُهْتَلُ رَجَالَنَا اور یہاں تو قتل کی جو جائیں گے وہ ہمارے  
وَتُدْخِلُ الْهَقْلَانَا وَهْمُنَا اور یہاں بیچ کی جو جائیں گے سننے سے بچے ہمارے اور لٹ جائیں گے  
اہل بیت ہمارے اور یہ جگہ ہماری قبروں کی ہے اس کا تو وعدہ کیا تھا میرے نانا رسول خدا نے  
اوس وقت ایسی ایک ہوا سرخ چلی اور غبار اوشکا کہ اندھیرا ہو گیا پس اہل بیت یہ دیکھ کر مضطرب  
و پریشان ہوئے اور حضرت سی پوچھنے لگے کہ یا حضرت یہ کون زمین ہے حضرت نے سب جاہلیان کیا  
تو عجب طرح کا غور بلند ہوا کہ وہ ہی روز گویا روز عاشورا تھا پھر فوجین کو فیکلی ہر روز تیل گین  
تا آنگہ چٹھی تا بیچ تک تیس ہزار کو فی جمع ہوئے اور نہ فرات کہ جو مہر فاطمہ علیہا السلام میں تھی ظالمون  
گہیر لی اور فرزند ان رسول خدا اور عترت محبوب خدا پر پانی بند کیا تا آنگہ شور العطش العطش خمیر  
بلند ہوا حضرت نے اپنی بیانی و فادار عباس علیہ السلام کو بلا کر فرمایا اے بیانی بچے پیاس سے مرے ہیں  
اصحاب کو جمع کر کے کنواں کو دو حضرت عباس اوٹھو اور کنواں کو دو اپیل و سوقت سب لڑکے  
ہاتھ میں گوزی لیکر کنویں پر جمع ہوئے اور کہتے تھے یا عَمَّكَ الْعَطَشُ اے چچا عباس ہم پیاس سے مرنے  
ناگاہ یہ خبر فوج اشقیاء نے سنی یہجوم کر کے دوڑے اور کنواں بند کر دیا پس سی طرح چار کنوین کو  
اور ان ظالمون نے بند کر دی پھر پانچواں کنواں کو دیا تا آنگہ پانی نکلا تو حضرت سکینہ پیار علی  
ہاتھ میں کوزہ لی آئی اور چچا کو پکارا یا عَمَّكَ اِسْقِنِي شَرِبَةً مِنَ الْمَاءِ اے چچا تھوڑا پانی مجھے پلاؤ  
فَقَدْ نَشِيتُ كَيْدِي مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ اے چچا ماری پیاس کو میرا دل جل گیا ہے پس جناب  
عباس احوال سکینہ پر شدت روئے اور پہلے کوزہ سکینہ کا بہر دیا پس جون ہی سکینہ نے چاہا کہ  
پانی پر جآء الْقَوْمُ فَقَوَّتْ وَهِيَ تَبْكِي کہ ناگاہ وہ اشقیاء غل و شور کرتے ہوئے آئے سکینہ خوف سے  
اور ان عینوں کو روتی ہوئی باگی قَوْلَتْ رَجُلًا فِي الطَّنَابِ فَأَنْتَبَتْ عَلَيَّ وَشَهِدَا کہ ناگاہ پانچواں  
اوس صاحبزادے کا طناب خیمہ میں او لہما اور منہ کر ہل زمین پر گر پڑے اور پانی سب بہ گیا جناب  
زینب کو دیکھ کر ونیلی اور گما اسی پہونے دیکھا کہ پانی ہاتھ سے آگے جا تا ہمارا وایت نہم  
بیان سخاوت جناب امام حسین اور مصائب حضرت اور آگے



اور شہادت حراور روسے جانورون میں بیسی امام پر دوی آن دجلا  
 بُنْتَمی عَبْدُ الرَّحْمَنِ كَانَ مُعَلِّمًا لِأَوْلَادِ الْمَدِينَةِ فَعَلَّمَ وَلَدَ الْحُسَيْنِ يُقَالُ لَهُ جَعْفَرُ  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ملاحظہ فرمائیے کتاب بخاری میں لکھا ہے کہ ایک شخص عبد الرحمن نامی  
 سلمی کرتا تھا اور اطفال عرب کو مدینہ میں پڑھاتا تھا پس جناب امام حسینؑ کو ایک فرزند کو نام  
 اوسکا جعفر تھا اوس پر یا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا قَرَأَهَا عَلَى أَبِيهِ الْحُسَيْنِ فَاسْتَبَدَّ  
 الْمُعَلِّمُ بِحَبِصَةِ صَاحِبِهَا وَفِي حَضْرَتِهِ كُرْكُورٌ بِهَا تَوَضَّعَتْ فَمُعَلِّمٌ كُوبِلَا وَأَعْطَاهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَأَلْفَ  
 مُحَلَّةٍ وَحَشَا فَالْأُذْدُورُ اوسو ہزار دینار اور ہزار حلو عنایت فرما فرما اور منہ اوسکا موتیوں سے  
 بھر دیا فقیل لہ فی ذلک پس کسینے عرض کی یا حضرت بہت عنایت کیا حضرت فرعون  
 اس پڑھانے کے فقال اَنِّی تُسَادِیْ ہذہ الْعِظِیْمَةُ بِعِلْمِہَا وَلَدِی الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
 الْعَالَمِیْنَ حضرت فرمادیا کیا کہاں برابر ہو سکتا ہے عطیہ میرا اوسکو سکما فی الحمد مد رب  
 العالمین سے پریشہ شرع ہے شعرا اِذَا جَاءَتْ الدُّنْیَا عَلَیْكَ فِجْدُہَا + عَلَی النَّاسِ حُلُوًّا  
 قَبْلَ أَنْ تَقْلُتْ یعنی جب دنیا طرف تیرے رجوع کرے تو تو بھی بندگان خدا پر انعام و بخشش کر  
 پیش از انکہ وہ دولت زائل ہو شعرا فَلَا الْجُودَ یُفْنِیْہَا اِذَا ہِیَ اَقْبَلَتْ + وَلَا الْجُلَّ یُقْبِیْہَا  
 اِذَا مَا کُوْلَتْ اسواسطے کہ بخشش سے دولت دنیا فنا ہین ہوتی جسوقت کہ رجوع کرتی ہو اور  
 نہ بخل کرنے سے دولت دنیا باقی رہتی ہے جسوقت کہ وہ پشت کرتی ہے دُوی فی المناقب  
 اَنَّهُ وَقَدْ اَعْرَی اِلَیْہِ نَبَیُّہُ فَسَالَ عَنْ اَکْرَمِ النَّاسِ بِمَا فُذِّلَ عَلَی الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِیٍّ  
 ابن شہر آشوب فی الثواب مناقب میں روایت کی ہے کہ ایک اعرابی وار مدینہ ہوا اور پوچھ لگا کہ  
 کرم ترین مردم مدینہ میں کون ہے لوگوں نے کہا کہ حسین بن علیؑ سے بہتر کوئی نہیں ہے پس وہ  
 داخل مسجد ہوا تو حضرت نماز میں مشغول تھے وہ سانسے کھڑا ہو کر یہ شعر قصیدہ کر حضرت کی  
 بچ میں پڑھنے لگا شعر لَمْ یَخْبِ الْاَنَ مِنْ رِجَاکَ + وَہَنْ حَوَّکَ مِنْ دُونِ بَا یَاکَ  
 الْحَلْفَۃُ ہمارے دشت فیاض سے محرم ونا امید نہیں ہر اوجہ سے کسی چیز کا امیدوار ہو

اور محروم نہیں ہوتا ہے وہ شخص کہ تمہاری درواز کی زنجیر ہلا کر سوال کو لے کر شہر آنت بخوادو  
 اَنْتَ مُحَمَّدٌ + اَبُوکَ وَكَانَ قَاتِلَ الْفُسْقَةِ اور تم بڑی سخی اور حاجت روا ہو اور محل اعتماد  
 اور بابا تمہاری علی بن ابی طالب قاتل کفار سے شہر کو لا الہی کا تہن او دنگم + کانت علینا  
 الْحِجْمُ مِنْطَبِقَةً اور اگر تمہیں خدا کی تعالیٰ جامی پناہ نہ بناتا تو ہم سب مغلہ فی النار رہتے کثرت گنا  
 پس حضرت نو سلام پیر اور قبر سے پوچھا اهل یقی ہوں مسائل الحجاز شیئی آیا کچھ مال مجاز سے  
 باقی ہے قال اذبحۃ الالف دینار عرض کی قبر فر چار ہزار دینار باقی ہیں فقال ہا تھا قاتل کجا  
 منی ہوا حق کھا مینا حضرت فرمایا لا دوسے کہ یہ شخص سزاوار تر ہے مجھے اسکو لینو میں پہا پ  
 ووتنی زمین تشریف لگو اور اوقد دینار ونگو گوشتہ روا میں پینا اور آپ شرم سے پس کہہ کر دھو  
 وَاُخْرِجْ يَدَیْہِ مِنْ خَلْفِ الْبَابِ وَالنَّشَاءُ اور ہاتھ نکات در سے نکال کر او سو دینار لگو اور عذر  
 خواہی میں یہ شعر پڑھتے شعر خذھا فانی الیک مَعْنَدُہُ + وَاَعْلَمَ مَا فِیْ عَلَیْکَ دُشْفَقَہُ  
 اسی عرب تو اس مال قلیل کو لا اور میں تیرے اگر عذر کرتا ہوں اسکو قبول کر کہ مجھے کچھ حق تیرا  
 اسی بہائی ادا نہوا دل میرا تیری لیے نہایت گرتا ہے شعر لو کان سَیْرُنا الْعَذَا اَعْصَبَکَ  
 اَنْتَ سَمَاءٌ عَلَیْکَ مُنْذَرٌ فَقَدْ اَکْرَمَہِمْ کَچھ اسوقت حکومت فوت ہوتی اور حق ہمارا غصب  
 نہوا ہوتا تو دیکھتا کہ شام تک ہمارا دست بخشش تبہ پریشان رہتا شعر لَکَیْ وَیَبَا لَوْ مَانِ دُو  
 عَلَیْہِ + وَالْکَفَرُ مَنِّیْ قَلِیْلُ النِّفَقَہُ مگر حوادث زمانہ سی ہماری امور میں تغیر واقع ہوا ہے اور ہاتھ  
 میرا کمال بیخروج ہے قال فَاَحْذَہَا الْاَعْوَابُ وَبَکِیْ رَاوِی کہتا ہے کہ اعرابی فر وہ دینار حضرت  
 ہاتھ سے لے کر رو نیگا فقال لَہُ لَعَلَّکَ اسْتَقْلَلْتَ حضرت فرمایا شاید اسی اعرابی اسوا  
 روتا ہے تو کہ یہ تہوڑی ہیں قال لَا وَلَکِنْ کَیْفَ یَا کُلُّ التَّوَابِ جُودُکَ عَرْضِی کی اسنو ملا قربان ہو  
 تیرے سے یہ تو بہت ہیں میں اسلئے نہیں رویا مگر روتا ہوں میں اسلئے کہ ایسے سخی کو ہاتھ ایک دن خاک میں  
 مل جائیگے ایسا الناس افسوس ہوا سے یہ نہ معلوم تھا کہ انکو بہت دنوں دفن ہی میں نہوگا اور  
 یہ دست قدس ظلم سارا بنسی بعد مر نیلے کا بیجا نیلے اور ایسے جواد کے فرزند تیرے پر بیاس سے مر نیلے

اور واعظ شاہ واعظ شاہ کا شور مچا بیٹے اور یہ سخی اور کوبی بانی کا سوال کریگا اور کوئی بانی ندیگا  
پس وز عا شور اوہ جناب لاکہ کوئی کوزے میں کنہی تو اور بعضی روایات میں چہ لاکہ لعین ہی  
لکے میں عرض تقدیر لشکر پیے قتل فرزند خیر البشر جمع ہوا تھا اور مثل دیا سوچ مارتا تھا کہ ہزار آل  
تو بوز اور نا خدا گشتی آل رسول خدا مظلوم کر بلا کل بہتر آدمیوں سے آمادہ مرگ تھا کہ بتیس سوار اور  
چالیس پیادہ تو اور بعض لشکر سے کہ حد بلوغ کو بھی نہ پہنچ تو اور حضرت اوس وقت ہی اونین  
وعظ ونصیحت کرتے جناب امام جعفر صادق فر جناب امام محمد باقر سے روایت کی ہے  
لَمَّا لَقِيَ الْحُسَيْنَ وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَقَامَتِ الْحُكُوبُ جَبَ لَشْكْرًا مَحْسِنًا اور عمر سعد تعالیٰ  
اور چاہا کہ لڑائی شروع ہو نزل الصحی رفوف علی داس الحسین تو نازل ہوئی نصرت مجسم  
اور حضرت کو سر قدس پر اور نیلگی ثم خیر بین النصیر علی اعدائہم ولین لقاء اللہ پر حق تعالیٰ  
اختیار دیا اونین کہ امیر حسین یہ فتح و نصرت موجود ہی تم چاہو تو اس طیل لشکر سے اس فوج کثیر  
ویشمار پر طریاب ہو اور چاہو ہماری ملاقات اختیار کرو فاختار لقاء اللہ حضرت عوض کی  
حسین جاہ و شمت کا طالب نہیں ہو سب گہر بار لٹاؤنگا اور تیری ملاقات حاصل کرونگا کرونگا کرونگا  
مشتاق ہوں ادھر تو یہ باتیں تھیں کہ ناگاہ عمر سعد فیہر حلقہ کمان میں جوڑ کر حضرت کو لشکر پر مارا اور چکا  
کہ امی گروہ کوفہ اشیاء والی اذل دایم گواہ رہنا کہ پہلے تیر جگر گوشہ رسول پر عمر سعد فرما رہا ہے  
قَوْمِ اصْحَابُهُ كَلَّمَهُمْ فَمَا بَقِيَ مِنْ اصْحَابِ الْحُسَيْنِ إِلَّا اصْحَابُ بَنِي سَهْمٍ هُمْ بِسَب  
ز قمار عمر سعد فیاتش جنم اختیار کی اور تیر لشکر فرزند رسول پر مارا کہ سب اصحاب حضرت کو زخمی ہو  
اور کسین و ان لعینونین سے حرمت رسول خدا کی رعایت نکی مگر عربین یزید یا محی یہ حال دیکھ کر  
پریشان ہوا کہ اس قوم فرزند زہرا کو شہید ہی کرنے پر کمر باندھی قَالَ لِعُمَرَ اَتَقْتُلُ اَنْتَ هَذَا  
الرَّجُلَ حَرْزِ عَمْرٍَا عمر سوامی عمر آیا تو فرار اوہ اس شخص آوارہ وطن سے لڑ رہی کا کیا ہے قَالَ اَبِی  
وَاللّٰہِ عَمْرٍَا ہاں قسم خدا کی کہ وہ شقی حسین کو قتل کریگا مگر بولا امیر عمر حسین بن علی تو لڑنا نہیں  
آئیو تو راضی نہیں ہوتا کہ دینے کو پر جائیں اور راضی خون سیدین گرفتار ہوتا ہے فَكَانَ

اَمَّا كَوْنُكَ الْاَنْثَرِ الْاَلْفِ لَكَ وَلَكِنَّ اَمِيرَكَ قَدْ اَبَى اَعْمُرُ سَعْدُ بُولَا اَكْرِسِيرُ اَخْتَارُ هُوَا تَوْبِي كَرَا  
 لِيَكُنْ تِيرُ سِيرُ اَبْنِ زِيَادُ كِي يَمْضِي نَهِيْنُ سَوَاقِلُ كُوَيْسُ حَرْوَانُ سُوَيْهَرُ كَرَا اِنْجُو مَقَامُ پَرَا اِيَا كُوَارِي  
 غَصْبُ اَوْ خَوْفُ نَارُ كَرْتَهَرُ كَابِنِي كَا فَكَا لَهْ اَلْمَا كَجُوْنُ اَوْسِ مَسَا يَزِيْدُ اَنْثَرُ يَزِيْدُ اَنْ تَحْمَلُ  
 وَاَخَذَكَ الْاَلْفُ كَلُّ مَهَا جَرْنِ اَدُسْ حَرَسَ كَمَا كِهْ اِي حَرْوُ حُسَيْنُ سُوْلُرُ زِيَادُ اِي حَرْنِي  
 جَوَابُ نَذِيَا اَوْ رِبْدُنُ حَرْكَ كَا پَنَتَا تَهَا مَهَا جَرْنِي تَهَا كِهْ اِي حَرْمِيْنُ تَجْهِي شَجَاعُ تَرِيْنُ اَهْلُ كُوْنُو سُوْ جَانَتَا هُوْنُ  
 اَنْجِي كِيَا حَالُ بِيْ حَضْرَتُ حَرْفِيْ فَرَا يَادِهَاتُ نَهِيْنُ جُو تُو كَانُ كَرَا سَهْ كِهْ خَوْفُ جَانُ سُوِيْ حَالُ  
 مِيرَا سَهْ قَوْلَا لَلّٰهُ اَخِيْرُ نَفْسِيْ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَسَمُ خُدَا كِي كَرِيْنُ تُو لَتَا هُوْنُ اِيْنِيْ نَفْسُ كُو  
 جَنَّتْ اَوْ نَارُ پَرُ كِهْ دُو نُوْنُ سَا مَنِيْ هِيْنُ اَكْرِ اَبْنِ زِيَادُ كِي اَطَاعَتُ كَرَا هُوْنُ تُو دَاخِلُ جَنَمُ هُوْتَا هُوْنُ  
 اَوْ اَكْرِ رِفَاقَتُ كَرَا هُوْنُ حُسَيْنُ غَرِيْبُ الْوَطْنِ كِي تُو دَاخِلُ جَنَّتْ هُوْتَا هُوْنُ وَلَا اَسْتَثْنَا عَلَي الْجَنَّةِ  
 كَسِيَا وَلِيَكُنْ مِيْنُ سَبَا جَنَّتْ كُوْنَا اَخْتِيَارُ كُرُوْكَ كُوْنِيْ خِيْرُ اَوْ رَسْپَنِيْ كُوْنُوَا سَهْ كِي مَدْرُ كُرُوْكَ اَوْ لَوْ  
 قَطِيعَتْ وَخُرُوْقَتْ اَكْرِ حِيْ مِيرُ كُرُوْكَ مِيرُ كُرُوْكَ كِي جَوِيْنُ اَوْ رَجْلَا دِيَا جَاوُنُ لِيَكُنْ حُسَيْنُ بِنُ قَلِيْ كِي  
 رِفَاقَتُ سُوَا تَهْ نَهْ اَوْ هَاوْكَ اَنْتُمْ خَرَبَ قَوْسَهُ نَحْوُ الْحُسَيْنِ وَقَالَ اَيْسِيْ كِهْ كُوْ جَانِبُ مَاهْمُنُ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ كُوْرَادُ وُرَا يَا اَوْ رَخْدَمَتُ مِيْنُ حَضْرَتُ كِهْ اَكْرِ عَرْضُ كِي جُعِلَتْ فِدَاكَ يَا بَنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ  
 اَنَا الَّذِيْ حَبَسْتُكَ عَنِ الرَّجُوْعِ وَجَجَعْتُ بِكَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ قَرِيْبَانُ هُوْنِيْنُ تَهْمِرَا سَهْ  
 فَرْزَنْدُ رَسُوْلُ خُدَا مِيْنُ وَهْ تَقْصِيْرُ وَا رِهُونُ كِهْ اَبُ كُوَاوْ رُطْفُ جَانِيْسَهْ مَانَعُ هُوَا اَوْ رِيْهَانُ لَا يَا كَامَلُ سُبْحُ  
 نَدَامَتُ هُوَاوْ مِيْنُ يَهْ نَجَانَتَا تَهَا كِهْ يَهْ اَشْقِيَا اَبُ سُوَا اَيْسِيْ بَدَلُوْ كِي كَرِيْنِيْكَ وَاَنَا وَاَللّٰهُ يَكْتُمُ اِلَيَّ  
 اللّٰهُ مِمَّا صَدَقْتُ وَاَسْمِيْنُ تُوْبَهْ كَرَا هُوْنُ اَقْتَرَى اِلَيَّ مِيْنُ ذٰلِكَ تُوْبَهْ اَمِيْ حَضْرَتُ مِيرُ تُوْبَهْ  
 قَبُوْلُ هُوْ كِي قَالَ لَعَمْرُ يُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْكَ حَضْرَتُ فَرَا يَا اَبَانُ تِيرُ تُوْبَهْ خُدَا قَبُوْلُ كَرِيْكَ اَيْسِيْ  
 يَهْ بَشَارَتُ شَكِيْ حَرْنِيْ عَرْضُ كِي يَا حَضْرَتُ اَبُ اَبُ جُوَا جَا زَتُ حَرْبُ دِيْجُوْ فَقَالَ لَهْ الْحُسَيْنُ  
 يَا حُوَا اَنَا اَسْتَعِيْثُ بِسَيِّدِكَ اَلَا اِنَّكَ خَلِيْقِيْ حَضْرَتُ فَرِيْ سَنَكُرُ فَرَا يَا اَمِيْ حَرْبِيْ تَجْسَهْ شَرْمُ اَتِيْ هُوْ كِهْ  
 تَجْهْ مَرِيْ كِي اَجَا زَتُ دُوْنُ كِهْ تُو تُو مَهْمَانُ مِيرَا سَهْ پَرُ حَرْنِيْ عَرْضُ كِي كِهْ پَهْلِيْ غَلَامُ چَا هَتَا سَهْ كِهْ

ان لعینوں پر محبت تمام کر دی حضرت نے فرمایا کہ جو چاہ وہ کرے آپا وہ دلاور مقابل فرقہ اشرا کر  
 اور فرمایا یا اهل اللؤقۃ کلکم ائمتناکم ای کو فیومائیں تمہاری تمہاری غم میں بیٹھیں دعوت  
 هذا العبد الصالح حتی اذ انکم ثم عدتم علیہ لئلا یؤکد ای بھیا و بلا یا تمہارا بند صالح  
 و فرزند رسول کو جب وہ آیا تو تم اس سے برگشتہ ہو اور اس کو قتل کیا چاہتے ہو و اخذتم بکظہم  
 و احطتم بہ من کل جانب لئمنعوہ التوجہ الی بلاد اللہ فصارت کالاسیر اور اس میں جا کر  
 بند کین اور کسیر ف تم ان حضرت کو جانی نہیں دیتے ہو اور اسو ایسا مجبور کیا ہے کہ وہ جناب  
 تمہاری ظلم سے مانند قیدیوں کے ہو گیا ہے و منعتموہ و اھلہ عن ماء الفرات الجاری  
 اور وہ دونوں سے تنہا ان حضرت اور انکو نہ تو نہ چون کو پانی نہیں دیا ہوا اس دریا و فرات سے تشرب  
 الیہود قال نصاری و النجوس و یخرجونہ حنازیر السواد ہزار افسوس ای بھیا و کہ یہود و  
 نصاری اور مجوس تو اس نہر سے پانی پین اور خوک لوٹیں اور آل رسول خدا کو منع کر دیا پانی  
 نہ پیتے و یسما خلفتم محمد صلی اللہ علیہ و آلہ فی ذریبہ لا سقاکم اللہ یوم الظمائم  
 بہت برا سلوک کیا تمہاری بیوی کی عمرت سے خدا تمہیں ہی سیراب نہ کرے روز قیامت کو وہ لعین یہ  
 سکر بہت غضب میں آؤ اور کیا رگی سب حملہ کر کے تیرا نیلے وہ دلاور ناچار پر خدمت امام میں  
 حاضر ہوا اور عرض کر نیلگا یا بن رسول اللہ کنت ذل خارج علیک فاذن لا کون  
 اول قتیل بین یدیک ای حضرت یہ غلام ہی پہلے حضرت کا سدا رہا ہوا تھا اب اسید وار ہوں کہ  
 پہلے مجھے اجازت میدان دیجیے کہ جان اپنی مشار قدم حضرت پر کروں غرض حضرت نے  
 مجبور ہو کر اجازت دی اور وہ دلاور حضرت کو سلام رخصت کر کے میدان میں آیا اور یہ شعر رچھڑا  
 پریشنے کا شعر انا الحکومتا وی الضیف + اخری فی اعناقکم بالسیف + میں ہوں  
 اور چاہیہ پناہ میری مہمان کر بلا ہے جدا کروں گا میں گردنیں تمہاری اپنی تلوار سے شعر عن حبیب  
 من حل یا ذھن الخیف + اخری بکم و کہ آری من خیف لڑو گا تم سے اس بزرگوار کی جان  
 اور تمہاری قتل سے مجھے مطلق افسوس نہیں ہونیکا راوی کہتا ہے کہ ایک لعین یزید بن ابی

قبیلہ بنی تمیم سے تھا جب حضرت حر شریاب خدمت امام ہوئے تو وہ کہتا تھا انا و الله  
 لو لحقته لا تبعه السنان قسم ہے خدا کی اگر میری سامنوتا اور مجھے ملاقات ہوتی تو  
 نیزہ اپنا حرکت دینے پر مارتا جب حر شریابی شروع ہوئی اور خون جسم شریف حر شریابی تھا  
 کہ حصین لعین فرما کہ اے میرے ہذا الحول الذی کنت تمناؤ یہ حریف جسکے مار نیکی تو آواز دگڑا  
 پس وہ شقی غیرت میں لگو نکلا اور مقابل حرکت ہو کر لڑ نیلگا کرنے ایک آن واحد میں اس شقی کو  
 واصل جہنم کیا وقتل اربعین فارسا و راجلا و رسوا اسکے چالیس سوار اور پیادے و باقی  
 حر نے مارے اور یوں ہی لڑتے تھے حتیٰ تم قتب فوسہ و قتی راجلا و هو یقول جب وہ لعین  
 جنگ حر شریابی تک ہوئی تو او لوگوں کو پکارتے کیا بیٹے پاؤں کاٹے اس وقت حر پیادہ ہو کر  
 لڑ نیلگا اور یہ کہتے تھے شہر ائی انا الحور و نجل الحور + اشیع من ذی لہب ھو یومین ہوں آزاد  
 و فرزند آزاد اور شجاعت میں شیر نرسے زیادہ ہوں شہر لشت بالجبان عند الکرب و لکئی الوقت  
 عند الکرب اور نامزدین وقت جنگ و ثبات قدم ہوں یوں ہی لڑتا تھا وہ دلاور کہ ہزاروں  
 لعین ٹوٹ پڑے اور اس عاشق مظلوم کربلا کو شہید کیا فتح مکہ اصحاب الحسین حتی  
 و صعوہ بین یدی الحسین پس رفقا امام دوڑے اور حرکت کو اٹھا لائے اور سامنوی حضرت کے  
 رکھ دیا اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت خود نقش حر پر بتایا نہ دوڑے گئے اور ماتم  
 حر میں بمشکل بنی ذیہ شہر کے شہر لیم الحور و بن الویکحی + صبور عند تخلف الرماح  
 اہ کیا نیک بندہ آزاد خدا تھا حربن ریاحی اور بڑا صابر تھا میدان میں جب اوپر نیزوں کے  
 وار چلتے تھے شہر و نعم الحور اذ نادى حسینا + فجاء بنفسہ عند الصبا ح خوش نصیب  
 حرکت پکارا حسین فرزند رسول ثقلین کو کہ یا ابا عبد اللہ یہ حر قربان ہوا تو حضرت خود نقش  
 حر پر دوڑے گئے شہر قیاری اصفہ فی الجبان + و روجہ مع الحور المکحی اے خداوند  
 میری ہم تو خود بڑا آب و دانہ تھے اور تین دن سے ہمیں پانی ہی نہیں ملا ہم کچھ حر کی خدمت  
 مکر سکے اب تو اسکے عوض میں حر کی دعوت کر جنت میں اور حوران بہشت سے ترویج کر اور جناب





مدرت میں ہو کہ یہ فرزند میرا اہل بہشت ہو اور جو کوئی اسے دوست رکھو وہ بھی اہل جنت ہو اور جو اسکی  
 دوستو کو دوست رکھو گا وہ بھی اہل بہشت ہو اور ابن قویہ نے بسند معتبر حضرت صادق سے روایت  
 کی ہے کہ فرمایا کان الحسین مع امیہ لعلہ فآخذہ النبی وقال اکر وزجبا فاطمہ امام حسین کو وہیں  
 پہنچیں جناب رسول خدا انکی گود میں اپنی گود میں لیا اور فرمایا لعن اللہ قاتلک ولعن اللہ سائلک  
 وأهلك اللہ المتوازیین علیک وحکم اللہ بیتی وبین من أعان علیک ارحشین خدا لعنت  
 کرے تیرے قاتل پر اور لعنت کرے جو ان لعینوں پر کہ جو بعد شہادت تیرے پر ہنہ کرین اور خدا لعنت کرے جو ان پر  
 جو اعانت کریں تیرے قتل پر اور خدا حکم کرے درمیان میرے اور انکی جو جاری کریں تیرے قاتلوں کی قالَتْ  
 فَاصْلَمَتْ يَابْنَ آبَتَايَ شَيْئِي فَقُولُ جَنَابِ فَاطِمَةَ يَهْ خَيْرُ دُشْتِ اَثَرِ سَنَكْرِ بِرِشَانِ هُوَ كَوْبُولِينِ اُمِّي بَابِ يَهْ  
 حسین کے حق میں کیا کہتی ہو حضرت نے فرمایا اُمّی شئی میری ذکرت مآی صیدبہ بعدی وبعلاک  
 مِن الْاَدْلٰی وَالظُّلْمِ وَالْعَدْرِ اُمّی فاطمہ یا دانی مجھ وہ ظلم و غدر اور آزار جو بعد میرے اور بعد تیرے اسلی سے  
 ہائے میری پوچھنے کے وہ تو تیرے ذریعے کا تھم جووم السماء یما دون الی القتل اور یہ فرزند میرے  
 اوسدن درمیان ایک گروہ کو ہوگا اپنی اصحاب کرام سے کہ مانند ستارہاں آسمان کو نور انکی پیشانی سے  
 درخشان ہوگا اور نہایت اشتیاق سے اسکی رفاقت میں شہید ہوگا اور گویا یکساں ہوں میں سو وقت لشکر  
 اور خیمہ گاہاں میں زندگیاں اور وہ زمین پاک کہ جہاں قبر اسکی ہوگی جناب شہید نے عرض کی کہ وہ مقام کہاں  
 قَالَ تَوْضِعُ يُقَالُ لَهَا كُنْ بَلَاغُ حضرت نے فرمایا اُمّی فاطمہ ایک مقام ہے کہ نام اوسکا کر بلا ہو وہی دار  
 کوپ و بلا علینا وعلی الائمة اور وہ زمین پاک باعث اندوہ و غنا ہے ہم اہلبیت کے کہو قالَتْ يَا  
 اَبَتِ فَيَقْتُلُ جَنَابِ فَاطِمَةَ فَرَضِ كِ اُمّی بابا کیا قتل کیا جاوے گا میرے حسین قال نعم وَمَا قَتَلَ قَتْلَهُ  
 اَحَدٌ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ حضرت نے فرمایا اُمّی فاطمہ حسین پر اشد ہونگا اور ایسی مظلومی سے شہید ہوگا  
 کہ کوئی اوس مظلومی سے دنیا میں قتل نہوا ہوگا وَبَیِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ خُونٌ وَالْمَلَايِكَةُ وَالْوَحْشَانُ فِي الْحَارِ وَالْجَبَالِ اس کیسی سے شہید ہوگا فرزند تیرے کہ روئیں گے اوس آسمان و زمین اور  
 ملائکہ اور جانور وحشی اور ماہیان دریا اور پہاڑ و دریاؤں لَهَا مَا بَقِيَ عَلَى الْاَرْضِ تُنْقَسُ

ص  
 یہ جگہ جس  
 کے نزدیک  
 اہل حق  
 و قبیلہ احاد

اور اگر اذن پائی نہ ہو تو روز میں پر ایک تنفس کو فقالت انا لله و بکلت پس جناب فاطمہ انا لله و انا الیہ  
 راجعون کہ کفر اختیار حال امام حسین پر روز گین جناب رسول خدا فرمایا ای فاطمہ کیا تم راضی نہیں ہو  
 ان یكون ابوک یا کونہ و یسئلونہ الشفاعة یدکہ عوض میں شہادت حسین کو تاج شفاعت امت عاصی  
 خدا تمہاری باپ پر رکھو اور کیا نہیں راضی ہو کہ جب خلق تشنه ہو تو ساقی کو نر شو بہار اہو قیسقہ عنہ  
 اولیاء و یؤد عنہ اعدائہ پس بلا علی کو نر سہی نو و ستونکو اور دور کر دو و منونکو یا نہیں راضی ہو  
 اسپر کہ ملائکہ تمہاری منتظر حکم کھڑی ہیں اس طرح جب حضرت فر بہت سہ کلمہ فرماؤ تو جناب فاطمہ فر عرض کی  
 یا ابا سلمات و دصیت و تو کلت علی اللہ ای بابا جو یہ ثواب ہو اور دوست سیر روز قیامت کو چھینک  
 تو میں راضی ہوں پس جناب رسول خدا فرماؤ جناب فاطمہ کو پوچھی اور پیشانی پر شفقت سہ ہاتھ پیر اور فرمایا  
 انا و کعبک و انت و ابناک و شیعتک فی مکان تقر عنک و تقرح قلبک میں اور شہر  
 پیر اور تم اور حسین اور شیعہ تیر سب ایک مکان میں ہوں گے اور کو دیکھی سو انگلیں تیری فاطمہ روشن اور  
 دل تیرا خشک ہو گا پس غم شا حال غلامان جناب سیدہ کا خدا ہم سب کو اونکی غلامی میں مشور کر دی پس حضرت  
 حال طبیعت رسالت پر کہ ہمیں سوار و نیکو کوئی خدمت نہیں افسوس کہ ہم اس سبھی انگلیں چرائیں غلام صلو  
 وہ ہو کہ جنون جان و مال اپنی مشارکیو اب بنیو احوال و فاداری اصحاب جناب امام حسین عجب فادار اور  
 صاحب شجاعت تھو اور ایسی رفاقت کی حضرت سہ کہ دین کی عزت رکھ لی چنانچہ جب امام حسین فرغ  
 اشتیاق میں گھر گئے اور راہ چارہ مسدود ہو گئی اور پانی حضرت پر بند ہوا تو شمر لعین حضرت کی انگلی کے سائلے یا  
 فقال ابن ابی بنی کما اور پکارا کہ ان میں میری بہن بیٹی پس عباس و جعفر و عبد اللہ و عثمان فرزند  
 جناب میر سانسو فرما فقال انتم یا بیٹی اخی امیون پس شمر لعین بولا کہ تمہاری ماں میر قبیلے سے  
 بچے تاسف آتا ہو تم پر نہیں میں نورمان دی رفاقت حسین ہاتھ اوٹھا کہ انکی رفاقت میں قتل ہو  
 فقال لہ الفیئۃ لکنک اللہ و لکن انما نک پس فرمایا صاحبزادہ دن فی لعنت خدا کی تجھ پر  
 اور تیری امان دینو یا تو مینک و ابن رسول اللہ لا امان لہ ای شقی ہمیں تو رعایت تو ات  
 سے امان دیتا ہو اور فرزند رسول کو امان نہیں دیتا پس شمر بیدین نا دم ہو کہ میر گیا پس عمر سعدت

فوج شیطان کو پکارا یا خیل اللہ اذکیوا فربک الناس ای لشکر خدا سوار ہو پس سوار ہو کر  
 شقی اور ستمند قتل فرزند رسول خدا ہو کر غلہ تو جناب امام حسینؑ فرما پڑا اور حق شناس عباسؑ قتل ہو کر  
 بیجا کہ پوچھو کیوں آئی ہو قاتلوں تم وقال لهم ما بدءکم وما تريدون پس حضرت عباسؑ  
 لیکھے اور پوچھا ای شمس موکیا ارادہ ہو تمہارا اور کیوں آئی ہو قالوا قد جاء أمیر الامیران لعون  
 علیکم ان تاتوا علی احکمہ او نناجیوکم وہ لعین بولہ کہ حکم ہمارے امیر کا یہ ہے کہ اگر بیت قبول  
 کرو تو غیر دگر نہ تھے لڑنے کی جناب عباسؑ خدمت میں حاضر ہو کر پھر آئی اور شقاوت اون لعینوں کی حضرت  
 عوض کی فقال الحسین ارجع الیہم فان استطعت فوجوہم الی غدۃ وہا یرجل امام حسینؑ  
 فرمایا پھر جاؤ ای ہائی اور اگر ہو سکو تو صبح پر رانی شہر اؤ لعلنا نصلی اللیل ونذعوہ ولستفقدوہ  
 کہ آج کی رات ہم عبادت خدا میں نماز اور دعا واستغفار میں بسر کر لیں پس یہ سکر جناب عباسؑ گئے اور قوم شقی  
 فرمایا کہ فرزند رسول خدا ایک رات کی مہلت مانگتا ہو قاتلوں میں ذلک اون لعینوں نے کہا ہرگز ہم  
 مہلت ایک رات کی نہ دیں اسی وقت لڑنے کو فقال عمرو بن الجماح واللہ لو کان من اللہ واللہ  
 وساکون ہذا ساکان لک ان تمنعہم پس عمر بن الجماح بولا کہ اگر کاوتر کر و دیں تم مجھے سوال  
 تو مجھ لازم تھا ای شمر کیا جواب صاف دیا وابن رسول اللہ یلتبس لتاخیروا نیت کا نظر  
 دیت کہ فرزند رسول خدا ایک شب کی مہلت مانگو اور تو نہ دو اس وقت عمر سعدؑ نے مہلت ایک شب کی  
 دی پس جب ن گزرا تو قریب شام حضرت زب اصحاب باوفا کو جمع کیا اور بعد حمد و ثنائی آہی کر دیا  
 کہ نہیں جانتا میں کوئی اصحاب وفادار تر اپنی اصحاب سے اور نہ کوئی اہل بیت پاکیزہ زیادہ اپنی اہل بیت  
 بخوانا کہ اللہ عینی حیدرؑ پس خدا تمہیں جنائی خیر دی میری جانب سے ولقد نزل فی ما ترون  
 فانی قد اذنت لکم فاطلِقوا جمیعاً فی حل ای دوستو میری نازل ہوئی ہے پھر پھر وہ بلا کہ تم پہنچ کر  
 پس میں نے تم سے سکو رخصت کیا جاؤ تم اور میری لڑی برباد نہ ہو پس قوم جفا کا نقطہ میری پہنچ پہنچ دشمن میں  
 ولو ظفروا بی لذهلوا عن طلب عیڑی اور جب یہ مجھ قتل کیلئے ہرگز در پر تمہاری نہ ہو گئے پس  
 یہ سکر عباسؑ اور برادران حضرت اور اہل بیت واصحاب شقی ہو کر بولا ارا فی اللہ ذلک ابداً

خدا ہمیں وہ وقت نہ کہا کہ اے سید و اقا ہمارے تم شہید ہو اور ہم دیکھیں ہم آپ پر سو تصدیق ہو گیا  
 اور جانین نثار کر نیکو پھر مسلم بن عوسجہ نے عرض کی یا بن رسول اللہ آیا ہم آپ کو چھوڑینگے اور آپ سے  
 جدا ہونگے تو خدا کو کیا جواب دینکے نہ واسد یہ ہوگا بلکہ نیز اور تلوارین مارینگے دشمنان جیٹن پر جب تک کہ  
 قبضہ نہ ہوگا ہاتھ میں ہماری تو لم یکن یعنی سلاحاً اقلک لھم با لھذا فتمم باریکھا رتہ اگر ہتھیار ہی  
 اونسے لڑنیکو باقی نہ ہوگا تو پھر دن سے مارو گنا گراپ سے جدا ہونگا تاکہ خدا جائز نہ ہنہ حفاظت کی درست  
 رسول کی بلکہ اگر جانتا میں کہ قتل کیا جاؤنگا اور پھر زندہ کیا جاؤنگا اور پھر قتل کیا جاؤنگا اور جلا دیا جا  
 ئے گا تو ہی میں آپ سے جدا ہوتا قربان افکی وفادار کی بس اس طرح سب نے جواب دیا یہاں تک کہ جب صبح  
 چون غلام وفادار و سعادتمند فرخت جنگ حضرت سے چاہی تو حضرت نے پہاڑ سے سجھایا اور فرمایا انت  
 فی اذن ربی فاما یبعثنا طلباً للعافیۃ فلا یطریقنا ای جو ن میں نے تجھ کو رخصت کیا پس تو ہماری  
 ساتھ آیا تھا طلب کو کہ نعمتہا دیں یا سستی تنعم ہوا میں ہم اس بلا میں گھر گھر جیسا کہ تو ہی دیکھتا ہے کہ  
 پانی تک دو دوسری نہیں پاپا پس تو اس بلا میں نہ مبتلا ہو شل ہمارے پس قربان کو کہ سنیے کیا جواب دیتا  
 فقال یا بن رسول اللہ انکافی الوحاء لحس قضا علم عوض کی اونسے اور فرزند رسول خدا یہ کیا فرمائی  
 آپ یا حضرت یہ غلام حضرت کی بدولت کا سہا و نعمت چاٹ چاٹ کر پلا ہو اور اچھو وقت حضرت کو ساتھ اوقا  
 اپنی برفاہت آسودگی بسر کی ہو فی الشدۃ اخذ لکم حیثہم جون پر کہ وقت شد تو حضرت کو چھوڑ جاؤ چا  
 ندیہ اپنی فرزند رسول خدا عزیز کر عو واللہ ان یجی لمنائی وان حسینی لیکم ولوئی لا سود یا بن رسول  
 آپ نہیں چاہتے کہ یہ غلام بایں ہو و بار و سیاہ شہید ہو واللہ لا اقرار قل یا حضرت قسم خدا کی  
 یہ غلام حضرت سے جدا ہوگا حتیٰ یخاطب ہذا الدم الاسود مع دماکم مانکہ ملاؤ گنا خون سیاہ اپنا اپلو گنا  
 طیب نورانی سے عوض حضرت نے ناچار اس سعادتمند کو رخصت کیا اور آیا میدان شہادت میں یہ اشعار خیرین  
 پڑھو گنا شہر کیف تری الفار ضرب الاسود بالسیف ضربا عن بنی محمد و آج دیکھیں گنا کفاج غلام  
 حبشی کی کہ کسی تلوار میں ہاتھ فرزند ان سونے کی جانب سے اذ ب عنہم باللسان الید و اجوابہ الجنة  
 یوم اللورد دفع کو گنا شہر کو فرزند ان سونے اپنی ہاتھ اور زبان اور عوض میں سکوا میدوار ہونے کے داخل ہو

جو  
 حضرت  
 سے  
 فرمایا





عرض کی میں فرما قال فخرج قلت ائی واللہ حضرت فرما دیا کہ تم تو رہا ہی ہو عرض کی  
میں نے قسم عرض کی میں رہا ہوں واستعبر لذلك حتى يرى اهلي انك ذلك یعنی اگر وہ نہ ہوں  
معصائب حضرت پر آئے کہ عیال میری اثر زن مجھ میں باقرین و آب و طعام نہ جو ناگوار ہو جائے اور غم  
واذوہ میری پر ہو پر معلوم ہوا ہو قال رحمہم اللہ دمعك اما انك من الذين يعدون في  
اهل الجحيم لکن حضرت فرمایا خدا رحم کرے میری رو فی پر امری سمع تو شمار کیا جا بیگا رو نبوا لو نہیں  
ہمارے حال پر والذین یفرحون بفرحنا ویحزنون لحزننا ویبکونون اذا اسنا اور شمار  
کیا جا بیگا اون لوگو نہیں جو خوش ہو تو میں ہماری خوشی سو اور خائف ہو تو میں ہمارے خوف سو اور  
اس میں تو میں ہمارے اسنا اما انك ستروى عند موتك حضور ابائی لك امری سمع تو میں ہم  
کہ میری وقت نکلو اباظاہر میں ہمارے حاضر ہو کر وصیتہم ملک الموت یدک اور سفارش کرے کہ  
تیری ملک الموت سے ویتا یلقونک من البشارتہ ما یقولہ علیک اور تجھ کو ایسی بشارت دیں کہ  
انکبج تیری ویتا یلقونک من البشارتہ ما یقولہ علیک وانشد رھمہا لك من الادم الشفیقہ علی  
اولیہا پس لک الموت بچہ نہ یادہ تر مرہبان لگا ماور شفیقہ سو او پر فرزند پر کرتم استعبدوا واستعبوت معاہرہ  
حضرت روزگار حضرت گور و نا دیکھ کر میں ہی وید لگا پس فرمایا الحمد للہ الذی فضلنا علی خلقہ  
یا لومہا وخصنا اهل البیت حد کرتا ہوں میں اوس خدا کی جس فضیلت دی ہے کہ سب خلق  
اپنی رحمت سے اور مخصوص کیا ہم البیت کو یا سمع ان الارض والسماء تنکی منذ قتل  
امیر المؤمنین رھمہا لکن امری سمع آج تک آسمان وزمین روز تو میں ہم پر ازراہ رحم کر جب امیر المؤمنین  
شہید ہوئے تو میں ومارقات دموع الملائکہ منذ قتلنا اور جس روز ہم البیت شہید ہوئے تو میں  
رونا فرشتوں کا سن نہیں ہوا فاذا سأل دموعہ علی خدی فلوان قطرتہ من دموعہ  
سقطت فی جہنم لاطفأت نحرہا پس جسکو اشک ہمارا حال نکلے رخسار سے پروان ہوں  
ادن آنسو لگا یہ رتبہ ہے کہ ایک قطرہ آتش جہنم پر ڈال دیا جا بیگا تو حرارت آتش افسردہ ہو جا بیگی  
وان الموحج قلبہ لک لیفرح یوم یرانا عند موتہ امری سمع جسکا دل دردناک ہوگا ہمارے لیے



وہ شاو و فرسنگ ہوگا جب قریب وفات میں دیکھو گا کہ ہم اوس کی رو کو آوی ہوگی قریحہ لَا تَرَا اِنَّكَ  
 الْفَرَحَةُ مِنْ قَلْبِهِ اِیسی فرحت اور خوشی اوس ہوگی کہ اوس کو دل سیر زائل نہوگی حتیٰ یَدِ عَلَيْنَا  
 الْخَوْضُ تَا اَنَّمَا وہ وارد ہوگا ہمارے پاس حوض کوثر پر وَاِنَّ الْکُوْثَرَ لَیَفْجُرُحُ بِمَحْنِنَا اِذَا وَرَدَ عَلَیْکَ  
 اور تحقیق چشمہ کوثر کمال مسرور ہوگا ہمارے دوست کو آفریں اور انواع انواع کو طعام بہشت کا مزہ  
 اوس سے ہمارے دوستوں کو حاصل ہوگا کہ وہ افسوس اور کہیں جانیکو جی بچا ہیگا اِی سمع جوا و سمن سے  
 ایک جام سے پیکل نہ یَطْمَأ و لَمْ یَشْقُ بَعْدَ هَا اَیْدًا تو کہیں تشنہ نہوگا اور کس طرح کی مشقت نہ ہوگا  
 وَهُوَ قَدْ بَرَدَ الْکَا فُورِ وَیَبِیْحُ الْمُسْکُ اور کوثر سے وہی مثل کا فور کر اور خوشبو ہے مشک سے  
 وَاَحْلٰی مِنْ الْعَسَلِ اور شیرین تر ہے شہد سے وَاَلِیْنِ مِنْ التَّزْبَدِ وَاَصْفٰی مِنْ الدَّامِجِ اور نرم تر  
 مسکے سے اور صفات سے وَاَشْکَ چشم سے وَاَنْتَ اَمِنْ الْعَبَا وَاَبَا کَیْرَہِ تر ہے غنیر سے وَاَنْتَ اَمِنْ تَسْنِیْمِ سے  
 اور جاتا ہے نہرا و جنت کو تَجْرِیْ عَلٰی اَصْرَ اَنْسِ اللّٰهِ وَاَلِیَا قُوْتِ نہرو میں بہشت کی بجائے سنگیرہ  
 موتی اور یا قوت میں فِیْہِ مِنْ الْاَقْدَاحِ الْکَثْرِ مِنْ عَدَدِ الْجَوْمِ السَّمَاءِ حوض کوثر سے بہا لے  
 اس قدر ہوگا کہ شمار میں ستارہ ہا و آسمان سے زیادہ ہوگی یَوْجَدُ رِجْلُہُ مِنْ سَبْعِ مِیْۤیۡۃِ اَلْفِ عَامٍ  
 اور خوشبو او کی ہزار برس کی راہ تک پہنچے گی اور وہ سو فی اور چاندی کی ہوگی اور انواع و اقسام  
 جو اہر او میں نصب ہوگی جو دوست ہمارا او میں پانی سے ہوگا وہ خوشبو سونگہیگا اِی سمع تو بہی و نہی ہوگا  
 جو سیراب ہوگی کوثر سے وَاَمِنْ عَیْنِ بَلْکَ لَنَا اِلَّا نَعْمَتْ بِالْاَنْطَرِ اِلِی الْکُوْثَرِ اور کوئی انگہ اِیسی ہوگی  
 کہ روئی ہوگی ہماری مصیبت پر مگر مسرور ہوگی کوثر کو دیکھو سے وَاِنَّ الشَّارِبَ مِنْہِ یَمْنُ اَجَنَّا  
 اور سب شیعہ ہمارے اوس پانی سے سیراب ہوگی اور سوا اوں کو کسی کو ایک قطرہ نہ ہوگا اور جناب امیر المؤمنین  
 کوثر پر کھڑے ہوگی وَفِیْ یَدِہِ عَصَا مِنْ عَوِیْجٍ یَّطْمِئْنَ بِہَا عَدَاۤئِنَا اور ایک عصا یا دام تلخ  
 حضرت کو ہاتھ میں ہوگا کہ اوس سے دشمنوں کو حوض کوثر سے ہٹا دی ہوگی فِیَقُولُ الرَّجُلُ مِنْہُمْ اِنِّیْ اَشْہَدُ  
 الشَّہَادَتَیْنِ میں ایک شخص نہ میں سے کہو گا یا حضرت میں کلمہ گو ہوں کیوں ہٹا دی ہو فِیَقُولُ  
 اِنِّیْ اَشْہَدُ اِلٰی اِنَّا مِلَّکَ حضرت فرمائیں گے جا اپنے امام پاس جسے تو دنیا میں لینا امام و پیشوا جانتا تھا

قَبُولُ تَبَوُّعِ مَنِّي الْإِسْلَامَ الَّذِي نَذَرْتُهُ وَهَذَا مَا كَرِهَ اللَّهُ وَمَجْهَسَ آجِ بِنَارِ بَنِ حَضْرَتِ فَرَايِگُو  
 جَاوِی پَس کہ وہ تیری شفاعت کرے قَبُولُ لَیْسَ لِي شَفِيعٌ وَاهْلَاکِ عَطَشًا وَهَکُو گَاوِی  
 سِرَ اشْفِیعَ نِهِن ہوا اور پَس مَجْهَوِ ہَلَاکِ کَرْتی ہر حَضْرَتِ فَرَايِگُو زَا دَکِ اللّٰهُ لَطَمَاءَ خَدَا تِیرِ پَسِی  
 زِیَادَہ کہ ہر جیسا تو فی ہمارے حق کو دِنِیامِیْن نہ پچا نار او ی فی عِض کی یا حَضْرَتِ اوس شَفِی کی حُض  
 کو شَرِکِ رَسَا نِی کیو نہ کر ہوگی اور سَوَا اُسکو اور کیو نہ کر نَجَا سکیں گے حَضْرَتِ فَرَايِگُو یہ دِنِیامِیْن گنا ہوں سے  
 پَر ہِنِہ کَر تَا تَا اور جِب ہمارا دُکُر ہوتا تھا تو ہکُو برانہ کتا تھا مگر خَلْفَا ہر کُو کو دُوسْت رکتا تھا اور شَمِیْن  
 ہمارے گنا ہوں پَر ہِنِہ کَر تَا تُو اور خَلْفَا کو دُوسْت تُو اور ہِنِہ بُرَا کتے تُو اُس ہوا فِکِی رَسَا نِی حُض کو شَرِکِ  
 نِوِگی غِض کیون حَضْرَتِ بَیہ مقام رُو فی اور خَاکِ اوڑا نِیگَا کہ جِکَا بابَا سَا فِی کُو شَرِیوْن دُوسْتُو نہ کُو پَا فِی  
 اوس کا وہ فَرِندَہ کہ جو زَبَانِ رَسُوْلِ خَدَا چُوس کر پَلَا تَا تِیْن دِنِیامِیْن پِیَا سَا ہوا اور وہ جِسمِ شَمِیْرِہ کہ جِکُو  
 فَاطِمَہ زَہْرَا پِنِی سَیْنِہ سِی جَدَا کَر تِی تَہِیْن اور فَرِشْتُو اُو سِہرَا کَلَمِیْن مَلِی تُو تِیر و شَمِشِیْر و فِکَا ر تَا اور حُض بَیٹَا  
 اور اَلْکُھُوْن مَنَافِقُوْن کی چُڑھائی تھی مگر قُرْبَانِ اُوْن جَانِ نِثَار و کُر جُو اُو سُو قَت جَانِیْن اِنِی قَدَمِ شَمِیْرِہ  
 قُرْبَانِ کَر تُو تُو کِیَا عَاشِقِ حُسَیْنِ رُو ی اَنَّا لَمَّا اُشْتَدَّ الْقِتَالُ یَوْمَ عَاشُورَا جَاءَ الْعَبْدُ الْوَلِیُّ  
 اِلَى الْحُسَیْنِ وَكَانَ حَافِظًا لِّکِتَابِ اللّٰهِ فَاسْتَاذَنَ مِنْهُ چنانچہ روایت مِیْن وار د ہوا ہر جِکُو  
 رُو زِ عَاشُورَا اَبَا رِثْمَالِ گِرم ہوا تو اِیکِ غَلَامِ تَرکی صَا حِبِّ حَالِ حَافِظِ قُرْآنِ جَنَابِ مَامِ حُسَیْنِ کی نِجَتِ  
 مِیْن آیا اور عِض کی اِیو دِل و جَانِ فَاطِمَہ زَہْرَا اور اِیو نُو رِشْمِ رَسُوْلِ خَدَا آجِ مَجْہُو یَہِ نَظَرِ تَا ہر کہ ہمارے  
 شُکْرِو یْن سے کوئی تَنَفِیس جِیٹا نہ بچکا اِیو دِوار ہوں کہ اُس غَلَامِ کو اِجَا زَتِ مِیْدَانِ دِیکھو کہ جَانِ نَا پِیْرِہ  
 اِنِی آپ پَر سُو شَا کَرُوْن فَاکِبِی الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَضْرَتِ فَرَايِگُو کہ اِیو تَرکی مِیْنِی تَجْہُو فَرِو گِی  
 طَرِحِ پَالَا ہر کیو نہ کر مِیْن تَجْہُو اِجَا زَتِ مَرِی کِی دُوْن اور مِیْنِی تَجْہُو اِنِی فَرِزَنْدِیْنِ الْعَا بِدِیْن کو دِیا ہر وہ تِیرَا خُتَا رَا  
 لِقَا عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ پَس آیا وہ غَلَامِ تَرکی خَدَمَتِ جَنَابِ مَامِ زِیْنِ الْعَا بِدِیْنِ  
 عَلَیْہِ السَّلَامِ مِیْن وَكَانَ حَرِیضًا فَاسْتَاذَنَ مِنْهُ اور وہ جَنَابِ نِہَا یَتِ عَلِیْلِ بَیْٹَرِ جَا رِی پَر پَر جُو  
 عِض کی غَلَامِ فَرَايِگُو مولا مِیْرُو اِیو اَقَامِیْرُو مِیْنِی اِجَا زَتِ حَرِی پَر پَر سِیْدِ مَظْلُوْمِ سِی چَا پِی تھی او نہوں نے

علی  
 بن  
 ابی  
 طالب  
 علی  
 بن  
 ابی  
 طالب

فرمایا کہ تیری رخصت میں اختیار سید الساجدین کو ہو پس یہ غلام آپ سے واپس آئے اور ہوا کہ اسو اجازت  
 میدان دیجیو تا جان اپنی آپ کو پرتشنہ کام کو قدموں پر نثار کروں قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْتَ  
 حُرٌّ لَّوَجَّهَ اللَّهُ فَاَفْعَلْ مَا تُؤَيِّدُ مُحَضَّرَتْ فَرَمَا کہ اگر ترکی خوشا حال تیرا کہ تو عازم شہادت ہو  
 اور ہمیں مرض فوساوت شہادت سے باز رکھا مگر مینو تجو راہ خدایں آزاد کیا جو تیرا جی چاہو  
 وہ کہ پس وہ ترکی سلام رخصت کر کہ شوجہ خیمہ اہل حرم ہوا اور خدمت میں جناب زینب وام کلثوم  
 کی اور باقی اہل بیت کی عرض کی يَا اَهْلَ بَيْتِ النَّبِيِّ اعْفُوْنِي مَا قَصَّوْتُ مِنْ خِدْمَتِكُمْ  
 اِی الہبیت رسول خدا یہ غلام تم سے رخصت کو آیا ہو جو تقصیرات کہ اس غلام سے ہوئی ہوں اور  
 معاف فرمایو اور میرا ہوں کہ روز قیامت کو اپنی اس غلام کو نہ ہو لیو گا پس الہبیت اطہار فی  
 رونا شریع کیا خیال کیجو کیا غلام نوازی ہو پر آیا وہ خدمت امام مظلوم میں اور عرض کی اَلَسَلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا بَنَی رَسُولِ اللّٰهِ سلام ہو تمہارا فرزند رسول خدا حضرت فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ  
 وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ وَلَتَحْنُ خَلْفُکَ تجھ پر ہی سلام ہو حسین کا اسی ترکی چل تو میں بھی ہو  
 پیچھے تیرا اور جناب امام زین العابدین فی پردہ خیمہ کا اوٹھوا دیا کہ شجاعت اپنی غلام کی دیکھوں  
 کہ کیونکر لڑتا ہو راوی کہتا ہو کہ میں لشکر عمر سعد میں تھا کہ یہ شعر جز میں اوس ترکی فی پڑھو شعر  
 حُسَيْنٌ اَمِيْرِي وَنَعْمَ الْاَمِيْرُ سُرُوْرٌ قَوَادِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرُ حُسَيْنٌ مِيْرُوْا قَاوِرِ الْمِيْرِ  
 کہ وہ سرور سینہ اور راحت جان رسول خدا ہیں شعر علی وفا لجمہ وَاِلَادَاہُ فَهَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ  
 مِنْ نَذِيْرِ عَلِيٍّ ابْنِ اَبِيْطَالِبٍ تکرید بزرگوار ہیں اور فاطمہ زہرا و علی ماوراطہ ہیں اگر وہ کوفہ  
 آیا کوئی میر و آقا کا نظیر و مانند ہو شعر لَهْ لَطَاعَةٌ مِثْلُ شَمْسِ الصُّبْحِ لَهْ عَوْدَةٌ مِثْلُ بَدْرِ الْمُنِيْرِ  
 آقا میرا مثل خورشید درخشان ہو اور پیشانی او کی مانند چودہویں راٹو چاند کو ہو وَقَاتِلْ قِتَالًا  
 شَدِيْدًا اَیہ کہو مشغول جنگ ہوا جو نابکارا و سکو مقابل ہوتا تھا تو وہ اوس فی الفور واصل جہنم  
 کرتا تھا اور خود بھی وہ عاشق حسین بہت زخمی ہوا وَغَطَّقَ غَطَّ شَا شَدِيْدًا اور پیاس نے  
 اوس پر غلبہ کیا فَوَجَّعَ وَجَاعًا اِلَى الْحُسَيْنِ وَقَالَ پَس وہ پرا اور آیا خدمت امام حسین میں اور

عرض کی یا مولاشدت تشنگی سے ہلاک ہوتا ہوں حضرت فرمایا تو جیسا کہ تو کی وکشتہ یا لگوں رجا  
 امریکی خوش ہو کہ تو قریب جام کوثر سے سیراب ہوتا ہے قسرتی بذاک والکلب علی آقدام الہیکام  
 یقلل ہما وذہبنا لی القتال پس بشارت کوثر سن کر نہایت خوش ہوا اور حضرت کوثر باون پر گر کر پڑے  
 لیونگا پہر ای سیدان ہوا اور مشغول جنگ ہوا تاکہ بہت سے لعین او سپر ٹوٹ پڑے اور وہ گھوڑے گر گئے  
 فقال یا ابا عبد اللہ اذری کئی پس پکارا اے ابا عبد اللہ اپنے غلام کی خبر لو کہ جان اپنی اسوفد الکی پس  
 حضرت اوسکی آواز سن کر بیٹا باندہ دوری اور غش اوسکی خیمہ میں اوٹھا لایا و قوضع ذاسہ علی  
 فخذہ وکان علی ابن الحسین عند راسہ حضرت فریض کوزمین پر لٹایا اور ازراہ شفقت  
 سر اوسکا اپنا زانو مبارک پر رکھا اور پیار سے رخسار مبارک اپنا رخسار پر اوس غلام ترکی کو رکھ کر فرمایا  
 اور امام زین العابدین اوسکے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تو فتح التوکی عینیہ وکلذک جبار و  
 خوشبو گل بوستان امامت کی سونگہی آنکھیں کھول دین اور یہ عنایت و زندہ ہر کی اپنے حال پر  
 دیکھی کہ سہ زانو مبارک پر رکھی اختیار روتی ہیں اور جناب سید الساجدین سہ زانو بیٹھے  
 روتی ہیں اوسوقت روح طیب اوسکی ماری خوشی کو گلشن جنت کو پرواز کر گئی اب زیادہ روئی  
 اور خاک و زائیکا یہ مقام ہو کہ جسکے غلام کر لیں حضرت اس پیواری سے روئے تو اوس بیمار کو طالمون  
 فرش بیماری پر سو کینچا اور کتھو تو ملعون اقلوہ علی فواشیہ قتل کر دے اوس بیمار کو اسکو فرش  
 کیا حال ہوا ہوگا روح جناب امام حسین کا جب اونکو زندہ بیمار کو سو جو ہوئی باون میں بہاری  
 برنجین بنائی گئیں ہونگی اور گلچین طوق اور پیادہ اوس پر جاتی تو جسے فرش سے اوٹنا محال تھا  
 اللهم العن علی أعداء اللہ وعتوہ روایت دوازدم فضائل بکا پہر احوال  
 تکبیر کو جناب امام حسین کا پہر فدا کرنا ابراہیم کا امام حسین پر پہر فدا کرنا امام حسین کا  
 امت پر پہر شہادت و مہم شیخ فرید اور دید اوسکا نظام الدین کہ یہ دونوں مثنوی مصوفی  
 مشہور ہیں پس ان دونوں نقل کی ہوگا ان فی البعدا ورجل جلیل لیسیم صائب الحسین  
 ویکلی کر لیک شخص مومن عاشق جناب امام حسین نہایت جلیل القدر بغداد میں رہتا تھا اور ہمیشہ

وہ دین دار مصائب جناب امام حسینؑ سنکر رویا کرتا تھا خصوصاً ماہ محرم میں فکیا بگائے  
وَصَرَبَ النَّاسُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى سَالَ الدَّمُ مِنْهُ ثُمَّ غُشِيَ عَلَيْهِ وَمَضَى بِسِ  
ایک سال روز عاشورا مصائب اپنی آقا کو سنکر اس قدر بیتاب ہو کر رویا اور سہ کو اپنی زمین پر دھڑا  
کہ آخر سہرا و سکا پھٹ گیا اور خون اوس سے جاری ہوا اور وہ بیہوش ہو گیا اور اوس بیہوشی میں  
قضا کر گیا قَوْلُهُ فِي اللَّيْلَةِ عِنْدَ الْحُسَيْنِ وَيَقُولُ مِيسَ لَوْ كُنْتُ نِوَاوَسِي رَاكِبًا وَسِي خَوَابِ  
دیکھا کہ وہ مومن خدمت جناب امام حسینؑ میں حاضر ہوا و خوش ہو ہو کر کتا ہر چنانچہ اللہ سے  
حَبِ الْحُسَيْنِ خَدَانِي مَجْمُوعًا هُوَ مَجْتِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ كَوْصَدُوقِي بَحَارِ الْأَنْوَارِ مِنْ جَنَابِ مَامِ جَعْفَرِ صَادِقِ  
علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جناب رسول خدا ایک دن ناکو تشریف لاؤ اور جناب امام حسینؑ  
علیہ السلام کو گود میں لیتے ہو اور وہ جناب نہایت صغیر ہو حضرت و نہین پاس میں نماز میں شغول ہو کر بیکثیر کی  
پس جناب امام حسینؑ ہی چاہا کہ اللہ اکبر کہیں مگر صاف نہ کہہ سکا جناب رسول خدا نے دوبارہ بکثیر کی بہر جناب امام حسینؑ  
ہی چاہا کہ بکثیر کہیں مگر صاف نہ کہہ سکا تا آنکہ جناب رسول خدا نے چہد دفعہ بکثیر چاہا جناب امام حسینؑ کی یہاں تک  
کہ جب تین بار جناب رسول خدا نے بکثیر کی تو جناب امام مظلوم نے صاف بانی قدس اسد اکبر فرمایا جناب صادقؑ  
فرماتے ہیں اسی جہت سے بکثیر سے قبل نماز سنت ہوئی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ عَلَى فَخْذِهِ الْاَسْوَدِ  
اَبْنُهُ اَبْرَاهِيمَ وَعَلَى اَلَاَمَنِ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ ابْنِ جَبَّاسٍ رَوَيْتُ عَنْ رُوَيْدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ  
بَابِ زَانُو بَرْتُو مِثْلًا حَضَرَ تَحَا اَبْرَاهِيمَ تَشْرِيفَ رَكْعَاتِهِمَا اور دامن زانو پر حسینؑ بن علیؑ بیٹھتے تھے وہو  
يَقْبِلُ هَذَا امْرُؤًا وَهَذَا اخُوای اور وہ جناب کبھی حسینؑ کو بوسہ لیتے تھے اور کبھی شاد ہو کر ابراہیمؑ  
بوسہ لیتے تھے کہ وہ ایک ہی بیٹا تھا جناب رسول خدا کا کہ گاہ جبرئیل وحی خدا لیکے نازل ہو تو اور  
عرض کی کہ پروردگار عالم نے بعد سلام کو فرمایا ہو کُنْتُ اَجْمَعُهُمُ اَلَاكَ فَادْرَا اَحَدَهُمَا  
يَصْا حَبِيْبَهُ اَمِي حَبِيْبٍ هَامِي هَمٍ مَصْلِيَّتٍ وَنَسَابٍ نَهِيْنٍ جَانُو كِيَهٍ دُوْنُو فَرْزَنْدَتِهِمَا رَوَيْتُ عَنْ  
یا حسینؑ کو ابراہیمؑ پر خدا کو رویا ابراہیمؑ کو حسینؑ پر فُظُّوا النَّبِيَّ اِلَى اَبْرَاهِيمَ وَكَلَى وَنَظَرُوْ  
اِلَى الْحُسَيْنِ وَكَلَى پس اوس وقت حضرت نے ابراہیمؑ کو دیکھا اور رُوئے اور حسینؑ کو دیکھا اور

روزی فرمایان ابراہیم امہ امہ و منی مات لم یحزن علیہ غیرہ کہ مادر ابراہیم تو  
 ماریہ قطیبہ ہر اگر اسکی قبض روح ہوگی تو سوا میری کسیکو اوسکا غم نہوگا و اُمّ الحسین فاطمہ  
 و ابوہ علی ابن عمی و کحی دحی اور مان حسین کی فاطمہ پارہ جگر میری ہوا و باب حسین کا  
 علی ابن عم میرا ہوا و گویا میرا گوشت و خون ہر و منی مات الحسین حزن مت ربی و ابن عمی  
 و حزن مت انا و اگر حسین کو لہو یہ صدمہ ہوگا محزون ہوگی بی بی میری اور ابن عم میرا اور علی بن ہونگا  
 میں کہ میں اوسو نہایت دوست کہتا ہوں یا جبرئیل یقبض ابراہیم قد یتہ الحسین او  
 جبرئیل عرض کو خدا سو کہ میں اپنی بی بی ابراہیم کو تصدق کیا فرزند ہر ابراہیم قبض روح ابراہیم ہو  
 ابن عباس کہتے ہیں کہ تیسری روز ابراہیم نوینا سو رحلت کی فکان النبی اذا دای الحسین  
 مقبلاً قبلہ و ضمہ الی صدرہ و قال پس اکثر رسول خدا جب حسین کو آتی دیکھتے تو چہائی  
 لگا کہ بوس لیتے تو اور فرماتے تو قد یت من قد یتہ یا نبی ابراہیم قربان ہوں میں اپنی حسین پرست  
 کہ حین میں اپنا بیٹا ابراہیم نثار کیا حضرات سنی محبت رسول خدا کی جو امام حسین سے تھی اب بھی اپنا مرنہ  
 کہ رسول خدا تمکو کیسی محبت رکھتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ زوجہ رسول خدا روایت کی ہے کہ حضرت میر  
 گھر میں تازہ برتنے تو کہ حسین کیساتی ہوئی تشریف لائے داہنی طرف حسن اور بائیں طرف حسین بیٹھ گئے جب  
 حضرت نماز سو فارغ ہوئے حسن کو زانوئے راست پر اور حسین کو زانوئے چپ پر بٹھالیا و جعل یقبل ہذا  
 حوہ و ہذا اُخوی اور کہی حسین کو بوس لیتے تو اور کہی حسین کہ ناگاہ جبرئیل نازل ہوئی اور بولے اے حضرت  
 آپ بہت حسین کو دوست رکھتے ہیں فقال کیف لا اجمعہما و ہما دلیا لنا من الدنیا و فرما عینی  
 حضرت نے فرمایا اے جبرئیل کیونکہ انہیں دوست نہ کہوں کیہ دونوں گلستان مدگانی ہیں میری اور دونوں  
 روشنی چشم میری ہیں پس جبرئیل بولے کہ یا حضرت آپ تو انہیں ایسا دوست رکھتے ہیں و ان اللہ قد  
 حکم ینھما یا مرقاط طبرکہ اور خدا نے انکو باب میں حکم کیا ہے پس قضای الہی صبر کرنا فقال و ما ہو  
 اخی جبرئیل پس حضرت نے حیران ہو کر پوچھا کیا ہے وہ حکم اے اخی جبرئیل فقال قد حکم علی ہذا الی  
 الحسن یؤت ستموناً جبرئیل بوجہ اشارہ کر کے امام حسن کی طرف کہ اسکی حقین حکم ہے کہ یہ نواسا تھا انکو

دعا شہید ہو دی اور وقت فاترنگ اسکا سنبھو جاوے اور علیٰ ہذا لَعْنِی الْحَسَنِیْنَ یَمُوتُ مَذْبُوحًا  
اور یہ نواسا تمہارا یعنی حسین فوج کیا جاوے اور ریش مبارک او سکی خوشی رنگین کی جاوے یہ سب کچھ  
اس شدت سے روئے کہ ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی جبریل یہ حال حضرت کا دیکھے بولا کہ دعا  
پیغمبر ولی مقبول ہو فان شئت کانت دَعْوَتُكَ مُسْتَجَابَةً لَّوَلَدِیْكَ پس اگر چاہو تو دعا  
تمہاری قبول ہو اور فرزند تمہاری اس مصیبت سے بچ جائیں وَاِنْ شِئْتَ کانتُ مُصِیْبَةً لِّمَا  
ذِخْرِیْہُ فِی شَفَاعَتِکَ لِلْعَصَاةِ مِنْ اُتِیَکَ اور اگر چاہو تو مصیبت تمہاری نواسوں کی خیر  
ہو تمہاری امت گنہگار کی شفاعت کہہ دو اور تاج شفاعت تمہاری سر پر ہو اور اپنی امت کو گناہگار  
بخشاؤ پس دیکھو محبت حضرت کی جو کسی تھی حضرت بولے جبریل میں اضی ہوں حکم خدا پر پیری  
بھی مہی مرضی ہو جو مرضی میری خالق کی ہو وَقَدْ اَجَبْتُ اَنْ تَكُوْنَ دَعْوَتِیْ ذِخْرِہُ  
لِشَفَاعَتِیْ فِی الْعَصَاةِ مِنْ اُمَّتِیْ ای جبریل میں اسکو دوست رکھتا ہوں کہ تمہاری نواسی  
میری بلاؤ میں مبتلا ہوں حسن زہر شہید ہو حسین پیاسا فوج کیا جاوے لیکن میری شفاعت  
گناہگار ان امت کو حق میں قبول ہو اور وہ بخشے جائیں اور خدا ان دونوں کو حق میں جو چاہے  
حکم کرے پس حضرات شیعہ روئے اور اس فرزند رسول مقبول پر کہ جو تمہاری بیوی ایسی بلاؤ میں  
مبتلا ہوا تصویب کیجئے کہ میں ان کی تو پیاس تھی اور دھوپ کی وہ شدت کہ اگر دانہ زمین پر گرے تو  
بریان ہو جائے اور علاوہ اسکے خدق خیمہ میں آگ روشن اور ننہ ننہ کچھ بھی العطش العطش کا شور مچا  
اور اس حال میں جو رفیق مراتا تھا حضرت اسکو لے کر روئے تھی اور نعش میدان سے اوٹھ لاتی تھی جیسے  
ہمپر کہ ہم روزی ہی انکم چرائیں لوگوں نے تو جانیں اپنی نثار کین اور فرزند اپنی فدا کیو بیان تاکہ  
عورتوں نے فرزند اپنی نثار کیو کہ عورت کو نسبت مرد کی اولاد بہت عزیز ہوتی ہے چنانچہ جب بڑ بڑ بھائی  
درجہ شہادت سے فائز ہوئے تو وہب بن عبد اسد کلبی عازم جہاد ہوئے تو انکی مان اور زوجہ  
ہمراہ تھیں فَقَالَتْ ثُمَّ یَا بَنِیْ قَاتِلِیْہِمْ یَنْتِ رَسُولُ اللّٰہِ مادر وہب نے کہا اوٹھہ ای فرزند  
اور مدد کر فرزند رسول خدا کی فَقَالَ اَفْعَلِیْ اُمَّتَاہُ وَلَا اَقْصِرْ وہب بولے اے امان نصرت کرنا



اپنی بیوی کی نواسی کی اور ہرگز قصور نہیں کرنیکا یہ کہو خدمت شاہ گم سپاہ میں حاضر ہو کر رخصت ہو  
اور میدان میں اگر جڑ پڑھو لگو اور عین تو کئی مقابلوں میں مشغول ہو کر قتل ہو گیا قتل ہونے پر  
جماعہؑ پس یہاں تک لڑے کہ اوس یکہ و تنہا فی الجہاد کثیر کو حاصل جہنم کیا فوج جمع الی اہل  
وامراتہ فوقت علیہما فقال پس وہب یا وحسین میدان سے پہرے اور خدمت میں مادر  
اور زوجہ کو آؤ اور ماں غرض کی یا امنا ان صیت بیٹی ایمان راضی ہو میں تم مجھے فقالت ما  
رضیت حتی تھل بین یدئ الحسین وہ عاشق اور محب فرزند فاطمہ بولی ہرگز میں راضی  
نہ ہوں گی جب تک تو حسینؑ پر قربان ہو کر اونکو سانسو مارا نہ جائیگا فقالت امواتہ یا للہ لا  
تجعی فی نفسک زوجہ وہب فی ثما اے وہب واسطے خدا کو تو مجھ پر غم میں اندوہناک نہ کر  
مادر وہب دیندار پکاری یا بٹی لا تقبل قولہا و اجمع فقالت بین یکہ ی ابن رسول اللہ  
اے فرزند اسکو قول کو قبول نہ کرنا کہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں پہر جا اور لڑو بر وحسین فرزند  
رسول الثقلین کے اور جان نشاری کر کہ یہی وقت جان نشاری کا ہو فیکون غدا فی الصلوات  
شیفعا لک بین یدئ اللہ پس وہ جناب روز قیامت کو خدا کو سانسو تیرے شفاعت خواہ ہوں گی  
میں سکے وہ دلاور پروری اور حرب میں غوطہ زن ہوا حتی قتل بسعۃ عسوفارسا و اثنتی عشر رجلا  
مانکہ اوفیس سوار اور بارہ پیادے پر جہنم داخل کیو تم طعنت ید اے اسی طرح وہ بزرگ لڑا ہوا  
کہ ایک شقی فلو اڑ سکے و اہنی ہاتھ پر ماری کہ ہاتھ اوسکا کٹ گیا پہر بائیں ہاتھ پر تلوار ماری کہ وہ بھی  
ہاتھ کٹ گیا فاخذت امہ عمودا و اقبلت نحوہ و قالت مادر وہب جو یہ حال دیکھا ایک عمود  
خیمہ ہاتھ میں لیکر دوڑی اور کہتی تھی یسوی فداک ابی و اخی قاتل دون الطیبین قربان  
ہوں تجھے ایمان پایہ پیکر اے فرزند منہ جہاد سے نہ پھیرنا لڑو جا اور جان فدا کر فرزند زہرا پر سے وہب نے  
کہا کہ ایمان تم پہر جا و طرف اہل بیت اطہار کو قاتل و قالت لئن اعود و اموت معک  
پس انکار کر کر بولی میں ہرگز نہ پھروں گی میں ہی تیرے ساتھ جان اپنی فرزند رسول پر سے شمار کروں گی  
فقال الحسین جویتم من اہلبیت خیرا جناب امام حسینؑ یہ جانفشانی اور خوش اعتقاد

دیکھ کر فرمایا کہ خدائے مہین جزا و خیر دے اہل بیت کی جانب سے کہ نصرت اہل بیت میں کوئی بات  
 اوٹھا نہیں رکھی اِذِجِیْ اِلَی النَّسَاءِ رَحِمَکَ اللّٰہُ اوزن صالحہ پر جا خیمہ اہل بیت کو خدا  
 تبہ پر رحم کرے وَاَنْصَرَفَتْ وَجَعَلَ یَقَاتِلُ حَتّٰی قُتِلَ حکم حضرت سکو وہ پہری اور وہب نے منہ  
 جہا دسویں پہر اور اوپر حملہ آور تھا تاکہ جام شہادت نوش کیا اور گھوڑی گرافہ ڈھبت امرانہ  
 مَسَّحَ اللّٰہُ عَنْ وَجْہِہٖ زو جہ وہب وری اور سرانچ شوہر کا زانو پر رکھ کر روتی تھی اور گرد  
 غبار پونچتی تھی پس شمر لعین نے جو ادسی دیکھا تو اپنی غلام سے کہا کہ جا کر اس عورت کو بھی قتل کر  
 فَصَرَکَ بِعَمُوْدٍ کَانَ مَعَہُ فَشَدَّ حَتّٰی مَاتَ وَ قَتَلَهَا پَس اوس شقی نے ایک گرز اوسکو سر پر مارا کہ  
 سر اوس کا شق ہو گیا اور وہ بھی شوہر کو ساتھ راہی جنت ہوئی بجا میں مرقوم ہے کہ سر کو دیکھ  
 عمر سعد نے کٹوا کر لشکر حسین کی طرف پہنکوا دیا مادر وہب نے وہ سر اوٹھا کر لشکر عمر سعد میں پہنکایا  
 فَاصَابَتْ بِہٖ وَجْہًا فَقَتَلَتْہُ وہ سر ایک شقی کو ایسا لگا کہ وہ داخل جہنم ہو گیا پھر اوس مجہ  
 زہرانی دو لعین عمو و خیمہ سے قتل کو یہ جرات اوسکی دیکھ کر حضرت نے فرمایا اِذِجِیْ یَا اُمّ وَہب  
 اَنْتِ وَاَبْنُکَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ پھر آئی مادر وہب کہ تو اور وہب خدمت میں میری نارسلو خدای  
 ہو گویہ بشارت سکو میدان سے کہتی ہوئی پہری الٰہی لَا تَقْطَعُ رِجَآئِیْ خدائے میری امید کو  
 قطع نہ کرنا حضرت نے فرمایا ای مادر وہب لَا یَقْطَعُ اللّٰہُ رِجَآءَکَ خدائے میری امید کو قطع نہ کرے گا  
 سُبْحَانَ اللّٰہِ کیا محبت حسین تھی صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَی الْحُسَیْنِ وَلَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَی قُلُوْبِ الْخَوَیْنِ  
 روایت سینر دہم روایت لوح و قلم پر روایت خبر دینے رسول خدا  
 جناب فاطمہ کو شہادت امام حسین سے پھر سوار ہونا امام حسین کا  
 پشت رسول خدا پر بیچ سجدے پر شہادت حضرت قاسم اور گریہ  
 خواہر قاسم غش قاسم پر خاتمہ گریہ سکینہ غش امام پر کتاب  
 احسن الکبار میں روایت کی ہے کہ جب پروردگار عالم نے لوح و قلم کو خلق کیا تو خطاب  
 جناب باری کا ہوا کہ لکھ احوال جو کچھ ہو ذوالا ہو قلم نے عرض کی ای خالق مجھو قدرت کیا

احوال آئندہ کنہو کی احوال تمام اشیا تجہر و شہہ کہم و کتم ہو کہ تو رفیق ہو قلم کا اور بتلانا جا  
فَكَانَ الْقَلَمُ يَكْتُبُ بِتَعْلِيمِ الْعِلْمِ مَا يَجْرِي فِي الدُّنْيَا مِنْ عَدْلِ النَّاسِ وَظُلْمِهِمْ بِسِ قَلَمٍ  
بتعليم علم لکھتا تھا جو دنیا میں عدل و ظلم ہونے والا تھا قلم بلکہ اسی حالِ الحسین کتب  
کُلَّ مَا يَجْرِي عَلَيْهِ مِنْ اَمْرٍ جَدِّهِ پس جب حالِ بنیاب امام حسین پر پہونچا تمام حال لکھا  
جو ہونے والا تھا اون حضرت پر بات سوامت رسول خدا کی ہر قلم شہر گیا اور عرض کی پروردگار  
عالم سو کہ خداوند کسی بشر پر تیری مخلوقات سے یہ ظلم و ستم نہ ہو گا جو حسین پر گزیرے گویا خداوند  
میں کمال اندوہناک ہوا پس اب میں اتنا امیدوار ہوں کہ بطرح رفقا و حسین اپنا ستر تارک  
میرا سر ہی اوس مظلوم کی رفاقت میں قطع ہوتا موجب سیر و تما عفت سنا تھا کہ ہو فقط  
اللہ حاجتہ فقط راسہ دعا قلم کی قبول ہوئی اور قلم کا سر ہی کٹ گیا اور یہ قاعدہ ہے کہ  
جس چیز کا سر کاٹ ڈالیں تو وہ ناقص ہو جاتی ہر مگر قلم کہ جب قلم کا تارہ بین زیادہ روا  
ہوتا ہو اور خوب لکھتا ہو عن سید البشر اللہ قال من ذکروا الحسین فخرج من قمتہ مدح و ثناء  
يَقْدَرُ جَنَاحُ اللّٰهِ بِآيَةٍ كَانَتْ اَوَابُهُ عَلَى اللّٰهِ جَابِ رَسُوْلُ خَدَا سَمَقُولُ سَبَّ فَمَا يَكُ جَوْش  
کہ میری فرزند حسین کی مصیبتوں کو یاد کری اور انکو سو او سکو انکو نکل اگرچہ برابر پرکس ہو تو اب  
او سکا خدا پر ہو اور خدا عوض میں او سکو بغیر داخل کر فی جنت کو راضی نہو گا اِنَّمَا عَلِمْتُ اَنْ لَّمْ اَوْفَوْا  
اَلْمَلٰٓئِكَةُ فِيْ تَوَافِهِمْ اِی اہل غرا آیاتم نہیں جانتے کہ تم موافقت ملائکہ کی کرتے ہو اور پیغمبر خدا فی  
تمہیں وصیت کی اپنی فرزند کرو فی نقل کی شافعی فی شرح و حیرین اَنَّ هٰذِهِ الْحَوَیْةَ الَّتِیْ  
تَرٰہِیْ فِی السَّمَاءِ لَمَحَرَّتْ یَوْمَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ یہ سرخی شفقت جو تھماں پر نظر آتی ہو جب جنا  
امام حسین شہید ہو ہی بن جب دکھائی دیتی ہو اور قبل اسکو ہوتی تھی پھر نقل کرتا ہو مَادْفَعَ  
جَحْوَهُ یَوْمَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ اِلَّا وَجَدَ لَحْتَهُ دَمٌ عَبِیْطٌ یعنی عجب روز تہا روز شہادت امام حسین  
کہ جہاں سے تہا روٹا تو او سکی نیچے سو خون تازہ جوش مار تپا پانی تہا اور آسمان سے خون برتا تھا  
رَوٰی اَنَّهُ لَمَّا اُخْبِرَ النَّبِیُّ بِشَہِّ قَالِیْمَةَ الزُّهْرٰی قَتِلَ وَلَدُهَا الْحُسَیْنِ وَ مَا يَجْرٰی عَلَيْهِ

مِنْ الْحَمْدِ حَدِيثٍ مِّنْ وَارِدٍ بِهَذَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَدَا فِي خَيْرِ دِيْنِ ابْنِي بَيْتِي فَاطِمَةَ زَهْرًا كَوْجَانِبَ مَامُ حَسَنِ  
 كِي شَهَادَتِ كِي اَوْرَجُوْ صَدَابِ كِه اُوْ پَر مَوْنُوْ وَ اَلْمَوْتِ وَ بِلَا سِرِّ بَكْتِ فَاطِمَةَ بِنَا كَه شَدِيدَةً  
 جَنَابِ فَاطِمَةَ زَهْرًا كِه حُسَيْنِ سِرِّ تِنِ رُوْزِ بِاَسَارِ هُوْكَ اَوْرُزْنِجِ هُوْكَ بِيْگُوْر رِهْ هُوْكَ بَهْتِ شَدِیْ  
 رُوْمِنِ وَ قَالَتْ اَوْرُوْلِیْنَ یَا اَبَتَا کَه مَتِّیْ یَكُوْنُ ذٰلِكَ اَوْ یَا بَابِیْه حَادِثَه مِیْرُوْ حُسَيْنِ کِرْسِ زَا مَنِیْرُوْ  
 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ رَمَازِنِ حَالِ مِیْتِیْ وَ مِیْنِکِ وَ مِیْنِ عَلِیٍّ جَنَابِ رَسُوْلِ خَدَا فِیْ فَرَا یَا اَهْ اِیْقَ  
 اَفْسُوْسِ تَنَهَا فِیْ حُسَيْنِ پَر کِه جَبِ پَارَهْ جَکَر تِیْرِ اَسْ بِلَا مِیْنِ مَقْبَلَا هُوْكَ تُوْنَهْ مِیْنِ هُوْنِ گَا نَهْ تُوْ هُوْگی نَهْ  
 عَلِیٍّ هُوْكَ یَهْ شُکْکِ جَنَابِ سِیْدَهْ مَرْتَبَهْ اَوْلِ سِرِّ زِیَادَهْ رُوْمِنِ اَوْرِیْقُوْر هُوْمِنِ ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَتِ فَتَسْتَبْکِ  
 عَلِیٍّ وَ لَدِیْ وَ مَنِّ یَلْتَزِمُ بِاَقَامَةِ الْعَزَاءِ پَر عَرْضِ کِ اِیْ بَا بَابِ اِیْسِیْ بَکِیْسِ سِرِّ سِرِّ اَدْبَرِ  
 شَهِدِ هُوْكَ تُوْ کُوْنِ اَوْ سِپَرِ رُوْمِیْگَا اَوْرُ کُوْنِ اَوْ سَکِیْ مَجْلِسِ مَاتَمِ بِرَا کِرِ هُوْكَ اَوْرِ اَوْ سَکِیْ صَفِ مَاتَمِ چَرَا  
 فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَا فَاطِمَةُ اِنَّ نِسَاءَ اُمِّیْ یَبْکِیْنَ عَلِیَّ نِسَاءَ اَهْلِ بَیْتِیْ وَ رِجَالُکُمْ یَبْکُوْنُ عَلِیَّ  
 رِجَالِ اَهْلِ بَیْتِیْ حَضْرَتِ زَهْرَا اَوْ فَاطِمَةَ عُوْرَتِیْنِ سِرِّیْ اَمْتِ کِ رُوْمِنِ گِی سِرِّ عُوْرَتَانِ اَهْلِ بَیْتِ  
 حَالِ پَر اَوْرِ مِیْرِیْ اَمْتِ کِ رُوْمِنِ گِی سِرِّ مِیْرُوْدَانِ اَهْلِ بَیْتِ کُوْ حَالِ پَر وَ یَجِدُ دُوْنَ الْعَزَاءِ  
 حِیْلًا بَعْدَ حِیْلٍ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ اَوْ رَا زَهْ کَرِیْنِ گُوْ سَا مَانِ مَاتَمِ تِیْرِ حُسَيْنِ کَا اِیْکِ قَوْمِ بَعْدِ اِیْکِ  
 قَوْمِ کُوْ دُوْ سَتُوْنِ تِیْرِ سِرِّیْ فَا ذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَمَةِ تَسْفَعُیْنِ اَنْتِ فِی الدِّسَاءِ وَ اَنَا تَسْفَعُ فِی  
 الْوَسْجَالِ جَبِ رُوْزِ قِیَامَتِ کَا هُوْكَ اِیْقَاطَمَهْ تُوْ شَفَاعَتِ عُوْرَتُوْنِیْ کِرِ اَوْرِ مِیْنِ شَفَاعَتِ مِیْرُوْمِیْ گِی  
 اَوْرِ جُوْ صِیْبِ حُسَيْنِ سَکَرِ رُوْمِیْگَا اَخَذَ نَا کَه یَبْدَهْ وَ اَدْخَلَنَا الْجَنَّةَ تُوْ هَمِ هَاتَمِ اَوْ سَا کِرِ کُوْ دَا خِلِ  
 جَنَّتِ کَرِیْنِ گِیَا فَاطِمَةَ کُلِّ عَیْنِ بِاَکِیْهْ یَوْمَ الْقِیَمَةِ اِلَّا عَیْنِیْ بَلَتْ عَلِیَّ الْحُسَيْنِ اَوْ فَاطِمَةَ  
 سَبْ اَنکَمِیْنِ رُوْزِ قِیَامَتِ کُوْ رُوْتِیْ هُوْنِ گِی مَکْرَهْ اَنکَمِهْ جُوْ حُسَيْنِ کِی صِیْبَتِ پَر رُوْتِیْ هُوْگی فَاقَامَا  
 ضَا حِلَّهْ تُشَبِّهُوْهُ بِنِعَمِ الْجَنَّةِ پَسِ وَ هِ اَنکَمِهْ خَدَا نِ هُوْگی اَوْرِ بَشَارَتِ دِیْ جَا یَگِیْ سَا تَنَهْ نِعَمِ  
 جَنَّتِ کُوْ رُوْتِیْ اَنَّهُ حَوَّجَ النَّبِیُّ اِلِیْ صَلَوَاتِ الْحُسَيْنِ مُعْلَقًا بِهَ حَدِیْثِ مِیْنِ وَارِدِ هُوْ اَهْ  
 کِه اِیْکِ رُوْزِ جَنَابِ رَسُوْلِ خَدَا نَا زِ پَرِ شَهْنَهْ مَسْجِدِ مِیْنِ تَشْرِیْفِ لَا اَوْ اَوْرَا مَامِ حُسَيْنِ گُوْ دِیْنِ سَتَهْ



کہا کہ پڑھو اور ادھر قاسم بیوی ہو کر گر پڑی تھم اُسٹا ذن الحسین فی المبادرۃ جب ہوش  
 میں آؤ تو پھر قاسم نے عرض کی کہ اے عمو جان قربان ہوں میں آپ پر سو مجھے یہ مصیبت اچکی اب  
 نہیں دیکھی جاتی ہو مجھ کو ذن جہاد دیکھو کہ میں جان اپنی آپ پر سونٹا کروں فَاَبٰی الْحُسَيْنُ اَنْ  
 یَاذَنَ لَهُ حضرت نے فرمایا اے جان عمو میں تجھ کو نہ کہ اجازت میدان دون کہ تو میری بہائیلی نشانی  
 جب قاسم نے دیکھا کہ حضرت اجازت نہیں دیتی سیاحتہ دور کر چکا کو پاؤں پر گر پڑی فلم یزل الغلام  
 یَقْبِلُ بِدَیْہِ وَرَجْلَہِ حَتّٰی اِذْنُ لَہُ اور بار بار پاؤں چومتی تھا اور اجازت مرنیکی مانگتی تھی تا انیکہ  
 ناچار حضرت نے سنگ صبر دلہر کہا اور فرمایا جاؤ اے قاسم اور اپنا ہی دلغ و کہا وہ ہیں اے فرزند  
 راوی کہتا ہے کہ اس وقت حضرت قاسم میدان میں آؤ اور سیاحتہ اپنی چپاکی بیکسی پر روٹی تھا اور  
 اُنسو مسلسل رخسار و پیر روان تھا اور نہایت بیقرار تھا اور لشکر ایداکو سانسو اگر یہ اشعار بزمین  
 پڑھو گلو شعرا تَنْکُرُوْنِیْ فَاَنْتَ بَنُ الْحُسَيْنِ + سَبَّطَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی الْمُؤْمِنِ اُمِّیْ عِیْنُو الْکَرَمِ  
 نہ کہ ہو تو جانو مجھ کو کہ میں فرزند حسن مجتبیٰ ہوں کہ وہ نواسی رسول خدا اور حبیب کبریا کو تو شعر ہذا  
 حُسَيْنٌ کَا لَا سَبِّ الْمُرْکُوْنِ + بَيْنَ اَنَا سِ لَا سَقُوْا صَوْبَ الْمُؤْمِنِ اَوَّیْ ہُو پیر اے عینو یہ چچا میر  
 حسین فرزند رسول الثقلین اس دشت غربت میں شل قیدیوں کو گرفتار ہیں درمیان ایک گروہ  
 جفا کار کو کہ وہ ہرگز ابر رحمت الہی سے سیراب نہوں وَكَانَ وَجْہُہُ كَهْلَقَہُ الْقَمَرِ اور چہرہ قاسم  
 یتیم حسن کا مانند چودہویں رات کو چاند کو تھا فَقَاتِلْ قِتَالًا شَدِیْدًا حَتّٰی قَتَلَ عَلٰی صُغُرَا  
 حَسَّہٗ وَثَلٰثَیْنِ رَجُلًا پس خوب لڑی حضرت قاسم تاکہ اوس کسنی میں پینیس لعین و حمل  
 جہنم کی حمید بن سلم کہتا ہے قُلْتُ اَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الْغُلَامِ پس تجھ میں فرزند حسن کو دیکھتا تھا اور  
 وہ ایک کرتہ اور ازار پہنی تھا اور بند نعل چپا و نکا ٹوٹا تھا پس عمر بن سعد ازوی بولا وَ اللّٰہُ لَا شَکَّ  
 عَلَیْہِ قَسَمٌ ہُو خدا کی کہ وہ شقی اس لڑکو قتل کرنا ہے قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَمَا یُرِیْدُ بِذٰلِکَ مِنْہِ  
 کہا سبحان اسدا سکو قتل تو تجھ کو کیا فائدہ وَ اللّٰہُ کَوْضِعَیْ مَا بَسَطْتُ اِلَیْہِ یَدَیْ و اسدا اگر قاسم  
 مجھے تلوار ہی ماری تو بھی میں اپنا ہاتھ اسکو مار نیکی و راز نکروں کفایت کرتی ہیں یہ لوگ کہ تو دیکھتا

کہ ارادہ اس کے قتل کا کیوں وہ لعین بولا واللہ لا فعلن فشد علیہ اوس شقی فرما قسم خدای  
 میں اسے قتل ہی کرونگا اور یہ کہ کو وہ شقی دوزا اور یتیم حسن پر حملہ آور ہوا قصا ولی اللہ حتی ضربت اسے  
 بالسیف پس اوس شقی فرجانی ہی ایسی ایک تلوار سر اقدس قاسم پر لگائی کہ سر قاسم دو پارہ ہو گیا  
 ووقع الغلام یوجیہ و نادى یاعمک ادرکنی اور حضرت قاسم گھوڑے پر اور کار کو آ  
 پہچا جان خبر لو قاسم کی کہ اسو جان اپنی تشارکی فجاء الحسین کا لصقر المنقض فخلی الصقور  
 حضرت آواز بیتج کی سنکر بیتا بانہ دوری اور صفوں کو چیر کر ماتہ عقاب کو پہنچو وشد شدہ الیث  
 الخوب اور شل شیر غضبناک کو اون لعینوں پر حملہ کیا اور ایک تلوار ایسی قاتل قاسم پر ماری  
 کہ ہاتھ اوس شقی کا کنی سو لگ گیا فصاح و حملت خیل اهل الکوفہ لیستقذوا عنہ  
 الحسین وہ شقی اپنی فوج کو پکارا کہ مجھو حسین سے چہرہ دیکھو بہت اہل کوفہ جمع ہو گئے کہ عمر کو حضرت  
 ہاتھ سے چہرہ الین لیکن حضرت فرما اوس شقی کو واصل جہنم کیا وجوحہ الخیل لجوافرہا و  
 افسوس صد افسوس کہ لڑائی جو نغش قاسم پر ہوئی اور گھوڑے دور تو تمام جسم شریف نازنین قاسم  
 گھوڑے کی ٹاپوں سے پامال اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا فالجلیت العبرۃ فاذا بالحسین قاسم علی  
 رأس الغلام جب گویا تھی تو حضرت نغش قاسم پر پہنچو تو وہ حال قاسم کا فرزند زہرا دیکھا  
 کہ خدا کی کو وہ حال عزیز کا دیکھا وہی کہ تمام جسم تو گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال وھو لخص بجللہ  
 اللہ اب اور قاسم زمین پر پڑی ایزان رگڑتی ہیں حتی سکت الغلام تاکلہ اسی طرح یتیم حسن  
 حضہ تکرار ہی جنت ہوا پس جناب امام حسین رو کر فرما تو یعزواللہ علی عیمک ان تدعوا  
 فلا یجیبک ایقاسم بہت دشوار ہو چھا پرتیر ہو کہ تو پکاری اور میں تجھو اس حال سے دیکھوں اور  
 مدد کر سکوں بعد القوم قتلوک خدا اونہیں اپنی رحمت سے دور کرے جنہوں نے تجھو شہید کیا او  
 تیرے حال پر جسم نکمیا راوی کہتا ہوں تم احتملہ وکافی انظر الی رجلی الغلام تلخات  
 الاذن وقد وضع صدہ علی صدہ پھر حضرت فرما قاسم کو اوٹھایا تو میں دیکھتا تھا  
 کہ پاؤں قاسم کو زمین پر لٹکتے تھے اور سینہ قاسم کو حضرت اپنی سینے سے لگا کر ہو کر روٹی ہو جاتی تھی



تا آنکہ جهان اور عزیز و نکی نفسین پڑیں تہیں وہیں قائم کو بھی لٹا دیا پھر اس قوم جفا کو حقین پر دعا  
 کر کر فرمائی تو صبر کیا بے غم و غم صبر کیا صبر کر ویا اہلبیت کی لادائیم ہو گا بگا ہذا  
 الیوم ابدا ای اہلبیت میرے جو ولتین تھے آج دیکھیں آج کو سوا پھر نہ دیکھو کہ ایک راوی کہتا ہے ہم تکلی  
 بگا شد ند احتی حرجن النساء من مصافیق پھر حضرت حال قائم پر آہ سر دیکھی اس  
 شدت سے روئے کہ اہلبیت اطہار بیتاب ہو کر خیمہ سے نکل پڑے فرماتے منھن جاریہ حکام سے وہاں  
 ناکشہ الشجرہ تکلی و تقول پس دیکھا اونیں ایک لڑکی کو کہ سر دبا رہنے روتی آتی ہو اور کہتی  
 یا ابن امی قتل اللہ من قتلک ای بھائی میرے بھائی میرے خدا قتل کرے اور سی جسنو تجھ  
 مار ڈالا اور مجھے یتیم کو بڑا کر ڈالا فجاءت وانکبت علیہ پس اگر ماری بھائی کو نفس پر مونہہ کر ل  
 گر پڑی اور قائم سے لپٹ گئی اور روتی تھی اور بیقراری کرتی تھی پوچھا میں یہ کون ہو فقالوا ہذا  
 اُختُ القاسم لوگون فرمایا یہ بہن قائم کی پس امام حسینؑ اون عورتوں کو سمجھا کہ خیمہ میں لچلے تو  
 وہ لڑکی نفس قائم کو نہ چھوڑتی تھی اور خون برادر لیکو اپنی مونہ پر ملتی تھی تا آنکہ حضرت فریاد لاسا  
 و دلبری سے چہرے یا زیادہ مقام رویا کہ یہ کہ حضرت فریاد نفس قائم سے خواہر قائم کو یوں دلاسا و  
 دلبری سے چہرے یا اگر افسوس خواہر حضرت زینبؑ خاتون اور دختر حضرت سکینہؑ نفس پر خون حضرت  
 پستی روتی تہیں تو کسی لعین نے فریاد لاسا دیکھ نہ چہرے یا بلکہ وہ تم کیا کہ اس کے بیان کی تاب نہیں  
 اور گیسے گیسے کہ اورتا زیا فریاد مار کر چہرے یا اور اوٹو نہ سوار کیا اور روئے تک نیا روایت چہرے  
 نقل شیعہ جناب امام حسینؑ ثواب یکا میں پھر روایت عبد اللہ بن عمر  
 ثواب گریہ میں پھر ایک نقل دیندار کی پھر احوال تشنگی امام اور احوال  
 شب عاشورا اور شہادت حضرت قائم ملا ابو الحسن شیرازی فرماتا ہے کہ ایک  
 شخص پاسبان قریب میرے رہتا تھا جب وقت وفات اسکا قریب پہنچا اوسنو مجھ بلایا میں اوسے اعتقاد  
 یا دولا و جب اوسے انتقال کیا تو میں نے اوسے خواب میں دیکھا اور احوال سے اوسکو مستفسر ہوا بولا وہ  
 کہ جب مجھ دفن کیا تھا تو آفرید و فرشتے گزرا آئین میں ہوئی اور چاہا کہ مجھ عذاب کریں کہ میں نہایت

گناہگار تھا پس مجھ پر نہایت ہراس طاری ہوا کہ مجھ کو انس و جن کا گناہ جناب امام حسین  
 میری قبر میں تشریف لائے اور بڑے چور و داس کو خدا فرما اس گناہگار کو مجھ پر بخشا ہے عرض کی انہوں نے  
 یا بن رسول اللہ یہ بہت گناہگار ہے سبب اس کو نجات کا کیا ہوا خدا کیا جناب امام حسین نے  
 اسے فرستو یہ یکدن میری مجلس ماتم میں بیٹھا تھا اور ایک مومن سکر پائے کہ اتنا جب ذکر کر رہا تھا میری  
 مصیبت بیان کی تو اس مومن کا آنسو اسکو سپر گر اوس آنسو کی برکت سے خدا فرما اسے بھی بخشا  
 پس وہ فرشتہ چلو گئے اور میں آرام سے ہوں پس حضرات فرزند خید کرار فرما رہے تھے کہ ہار لٹا یا اور ابھی  
 تم سو ایک دم غافل نہیں ہیں چنانچہ کتاب کامل منیرت میں عبداللہ بن بکر سے روایت کی ہے کہ پوچھا  
 جناب صادقؑ سَوَلُوْنِیْ عَنْ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ هَلْ كَانَ يُصَابُ فِي قَبْرِهِ شَيْءٌ يَا حَضْرَتِ  
 اگر کہو لین قبر جناب امام حسین آیا قبر میں بخش حضرت پائے کہ حضرت فرمایا کیا عظیم سوال ہے  
 میرا ایسے بکر پس نبورسن اِنَّ الْحُسَيْنَ مَعَ اَبِيْهِ وَآخِيْهِ فِي مَنَزِلِ رَّسُوْلٍ اللّٰهُ يَجْعَلُكَ جَنَّةً  
 امام حسین اپنی پدر بزرگوار اور برادر عالمہ قرار کو ساتھ منزل رسول خدا میں تشہیف رکھتی ہیں اور  
 کہی ہیں عرش سے متعلق ہو کر یوں دعا کرتے ہیں یا رَبِّ اَنْجُوْنِيْ مَا وَعَدَكُنِّيْ اَيُّهَا خُدا کریم جو  
 تو نے وعدہ کیا ہے اوس پر وفا کر اور دیکھتی ہیں اپنی زوارون کی طرف اور جانتی ہیں نام اونکو اور  
 اونکو ان پاکروانہ لِيَنْظُرَ اِلَيَّ مِنْ بَيْتِكَ فَيَسْتَغْفِرَ لِيْ وَيَسْأَلُ اَبَاكَ اَلَا سَتَغْفِرُ لَكَ اَوْ كَيْفِيْ وَه  
 جناب دیکھتی ہیں اپنی روزی والوں کی طرف جس وقت پاؤں میں اوسکی لیے استغفار کرتے ہیں اور اپنی جہد  
 پدر سے التماس استغفار کرتے ہیں کہ میری روزی والوں کی لیے استغفار کیجو اور فرماتے ہیں اے روزی والو  
 میری مصیبت پر کو عَمِلْتَ مَا عَدَّ اللّٰهُ لَكَ لَفَرَحْتَ اَكْثَرَ مِمَّا حَزِنْتَ اِنْ تَوَجَّاهُ اَوْ سِوَا خُدا  
 تیری لیے سقر کیا ہے خوشی اور شادی تیری زیادہ ہو روزی تیری پس خوشحال ادن لوگوں کا  
 جنکی شفاعت خواہ ہوں ایسے مقربان خدا حضرات روزی سے فرزند رسول پر ایک آن غافل نہ ہو  
 کہ یہ بہت کام آئیگا چنانچہ نقل ہے کہ ایک مرد ابرار نے ایک مومن دینار کو کہ مشہور بدوستی ائمہ اطہا  
 سے بعد وفات خواہیں دیکھا کہ جب لوگ اوسکو دفن و خاک ہو رہے تھے وہ شخص مہیب شکل

عجیب اسکی قبر میں اور اعتقادات سوا اسکی سوال کرنے لگو اور بولو وَمَنْ رَبُّكَ تبارک تیرا کون  
تو وہ مومن اونکی ہیبت سے شہد را اور مضطرب تھا اور زبان کو طاقت جواب کی نہی کہ ناگاہ میں  
اضطراب میں ایک مرد جلیل نورانی مانند شکوہ عرش خدا ایک کرسی پر قریب اپنی غلام رکڑا بیٹھے  
اور فرمایا لگے اس شخص کون کہہ تا ہا ہُو قُلْ فِيْ جَوَابِكُمْ اَللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهُ رَبِّيْ کہہ انکو جواب میں  
اسد رب میرا ہر حضرات وہ کون تھو وہ آقا تمہاری جناب علی بن ابیطالب تھی ہر پوچھا فرشتوں  
مَنْ رَبُّكَ تبارک تیرا کون ہُو قَالَ قُلْ مُحَمَّدٌ لِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حضرت فرمایا کہ کہہ محمد  
صلی اللہ علیہ وآلہ نبی میں میری قالَا وَمَنْ اِسْمُكَ پھر دونوں فرمایا تبارک امام کون ہُو قَالَ  
قُلْ عَلِيٌّ بَنُ ابِطَالِبٍ اِسْمَیْ فرمایا حضرت فرمنا علی بن ابیطالب امام میں میری جب کہ  
امام سے سوال کیا تو حضرت فرمایا کہ کہہ حسن بن علی امام ہیں آہ جب تیسری امام سے سوال کیا  
کہ تبارک تیسرا امام کون ہُو فَخَفَقَتْ الْعَبْدَةُ وَقَالَ قُلْ فِيْ جَوَابِكُمْ وَالْحُسَيْنَ الشَّهِيدَ  
يَكُوْنُ بَلَا اِسْمَیْ پس جس صدا کی گونگیا ہوتی ہو اس آواز حنین سے فرمایا کہ اس شخص انکو جو ہیں  
کہ حسین شہید کہلا امام ہو میرا اس عاشق صادق حسین نے جب نام حسین سنا جواب دینا ہی  
بہول گیا اور بیباقتہ و احسین و احسین کہ کھڑی رونیلگا پھر تو حضرت کو بھی تاب ضبط تھی اور  
اسقدر روڈ کہ روز روز بیہوش ہو گئی ہیں وہ فرشتوں کا رومی عاشق حسین چہرہ کہ تیرے رہا ہے  
جیڈر کر رہی بیہوش ہو گئی جب غش و افاقہ ہوا تو فرمایا فرشتوں سے کہ اس عاشق حسین سے کچھ  
نہ پوچھو و کہتے ہو کہ میری فرزند سے کس قدر محبت رکھتا ہے آہ و احسہ تاب سینہ مصائب و زلزلہ اللہ  
الغالب اور رویہ کہ اسکی عادت کام آویگی کہ ساتویں سے محرم کی اس جناب پر پانی بند ہوا  
اور آواز العطش آسمان تک جاتی تھی تا آنکہ شب قتل نمود ہوئی تو جمع کیو حضرت فرمایا اصحاب اپنے  
اور فرمایا کہ آیا معلوم ہو تمہیں کہ کس بلا میں گھر گیا میں اور یہ قوم سوا میری کیسی جان کی طالب  
نہیں ہُو وَ لَوْ قَتَلُوْنِيْ لَمْ يَلْتَفِتُوْا اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ فِيْ حِلٍّ وَّ سَعَةٍ اور اگر مجھ کو قتل کرینگے تو تمہاری  
دروں نہ ہو گے تمہیں اجازت دیتا ہوں میں تم چلی جاؤ قَالُوْا وَاَللّٰهُ لَا يَكُوْنُ هٰذَا اَبَدًا اسب تنفق ہو

بولوا والندیہ کہی نہوگا حضرت فرمایا اَلَمْ تَقْتُلُوْا عَدَاۤءُکُمْ ثُمَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّکُمْ وَتَسْتَغْفِرُوْنَ لَکُمْ اِنَّکُمْ لَمِنْ اُوْلَئِیْکَ  
 بِیَحْیٰکُمْ فَاَوَلَمْ یَلٰہِکُمُ الَّذِیْ شَرَفْنَا لَکُمُ الْفِتْلَ مَعَکَ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّکُمْ وَتَسْتَغْفِرُوْنَ لَکُمْ اِنَّکُمْ لَمِنْ اُوْلَئِیْکَ  
 ہین یہ شرف دیا کہ فرزند رسول کو ساتھ ہم مار جائیں تم دعا لکھیں فقال کہم اَرْفَعُوْا رُءُوسَکُمْ  
 وَانْظُرُوْا اَجِبْ حَضْرَتِ فَاَوْثَمِیْنِ اِیْسَا کَامِلِ الْاَعْتِقَا دِیَا تَاوَدُنْ سَکُو لَیْ وَعَا کِی اُوْر فَمَا یَا اُوْن سَے  
 اُوْہا و سَرونگو اور دیکھو جب سبنو سَرو مایا فَعَجَلُوْا اِنْظُرُوْنَ اِلٰی مَوَاضِعِهِمْ وَتَسَارِعْہُمْ فِی الْحَنَّةِ  
 پس سب اپنی جگہ پر گئے بہشت میں دیکھو لگو وَہُو یَقُوْلُ لَہُمْ ہٰذَا مَیْنُ ذٰلَکَ یَا قُلَادُنْ اُوْر حَضْرَتِ  
 فَمَا تَرٰوِیہ مَکَانَ تِیْرَہِی الشَّیْخُصْ اُوْر یہ مقام تِیْرَہِی فَکَانَ الرَّجُلُ یَسْتَقْبِلُ الرِّیْحَ وَالسُّیُوفَ  
 بِصَدْرِہِ وَوَجْہِہِ اِلٰی سَازِلَہِ مِنَ الْجَنَّةِ پس یہ حال تھا یاوران حضرت کاروز عاشورا کہ سینہ  
 تانفوج عدو میں گسی جاتی تھو اور نیزی اور تلوارین سینہ پر اقدس پر لگتی تھیں اور نہادو کی سنازل  
 بہشت کو طرف تھو حتی قتل اصحابہ وَوَقَعَتِ التَّوْبَةُ لَا وَاَدِیْہِہِ فِجَاءَ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ  
 وَقَالَ یَا عَیْمُ الْاِجَارَۃُ لَا مَضٰی اِلٰی ہُوْلَاۃِ الْکَفْرِ اِنَّکُمْ سَبَّاحِیْنَ شہید ہوئی اور نوبت  
 پہونچی اولاد امام حسن کی تو قاسم فرزند حسن نے اگے عرض کی ای چا اجازت دو تا جاؤن ان کا فرزند  
 لَکُمْ یَقُوْلُ فَعَالَہُ الْحُسَیْنِ یَا بْنَ اَخِیْ اَمْتَمِنْ اَخِیْ عَلَآ مَہُ غَنَابِ امام حسین فرمایا ای فرزند تو میرے  
 بہائی کی نشانی ہو وَاْرِیْدُ اَنْ تَبْقٰی لَا سَلٰی بِکَ وَلَمْ یُعْطِہِ اِجَارَۃَ لِلْبَرَّازِ اَلِیْقَاسِمِ چاہتا ہوں  
 میں کہ تو باقی رہی کہ تجھ دیکھ کر تشفی و تسلی حاصل کروں پس حضرت نے اجازت دی فَجَلَسَ سَمْعُوْنُ مَکْتُوْمًا  
 بَاکِی الْعَیْنِ حَرِیْنِ الْقَلْبِ وَاجْازَ الْحُسَیْنِ اِخْوَتَہُ لِلْبَرَّازِ وَلَمْ یُجِزْہُہُ پس حضرت قاسم غم  
 و محزون ایک کنارے پر بیٹھ کر رو نیلگو اور حضرت قاسم کو اور بہائیوں کو اجازت دیتی تھو مگر قاسم کو مذی  
 فَجَلَسَ الْقَاسِمُ سَآئِلًا وَوَضَعَ رَاسَہُ عَلٰی رِجْلِہِہِ پس قاسم سزاؤ پر رکھو نہایت تشویش میں  
 بیٹھ تھو وَذَکَرَاۤنَ اَبَاہُ قَدْ کَانَ دَبَطَ لَہُ عُوْذَۃً فِی کَفِّہِ الْاَیْمِیْنِ یاد آیا حضرت قاسم کو  
 کہ بابا تو ہمارے بازو و راست پر ایک تعویذ باندھا تھا وَقَالَ لَہُ اِذَا اَصَابَکَ اَلْمُ وَہُمْ عَلَیْکَ  
 رَجُلٌ اَلْعُوْذَۃُ وَتَوَقَّعْہَا فَاَفْہَمَ مَعْنَاہَا وَاعْمَلْ لِّکُلِّ سَاکِرٍ اَلْمُکْتُوْبَ فِیْمَا کُوْر فَمَا یَا تَہَا

اسی قائم جب بہت رخ و الم تھو پھر سوچو لازم ہو کہ لوگوں کو تعویذ کو پڑھنا اور اسکو مغی سمجھ کر اسکو لکھو پر عمل  
 کرنا پس حضرت قائم فی دلمین کہا کہ کتنی برس گزری مگر شل آج کو صد محرم کو سامنا نہیں ہوا پس  
 تمویذ کو لکھو پڑھا وَاِذَا فِیْہَا یَا وَلَدِیْ یَا قَاسِمُ اَوْصِیْکَ اَنْکَ اِذَا اَنْتَ مَعَ عَمَلِکَ الْحُسَیْنِ  
 فِیْ کَرْبَلَا وَقَدْ اَحَالَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ اَوْ سَمِیْ کَمَا تَمَیْ فِرْزَنْدِیْ مِیْرُو قَاسِمُ وَصِیَّتْ کَرَامَہُو نِیْنِ  
 تھو جب آؤ تو اپنی چچا حسین کے ساتھ کربلا میں اور دشمن اور نہیں گمیر لین فَلَا تَتْرُکْ الْبَرَّازَ وَاعْلَمْ  
 لَا عَدَاۃَ لِلّٰہِ وَاعْدَاۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ تُو اَلِیْرِ زَنْدَہِ تَرْکِ کَرَامَہُو جَمَا و کُو دِشْمَنَانِ خَدَا و رِ سُوْلَا  
 وَلَا تَجْعَلْ عَلَیْکَہِ رُبُوْحَکَ اِیْ جَانِ پَرِ رَجَلِ کِنَا پَرِ چچا پَرِ جَانِ شَرَا کَرِ نِیْنِ وَ کَلَّمَا کَحٰی عَنِ الْبَرَّازِ  
 اَعْلَمْ تُو لَیَا ذَنْ لَکَ فِی الْبَرَّازِ لِتَحْصِلَ السَّعَادَۃَ الْاَبَدِیَّۃَ اُو رَا گروہ تھو اجازت ندین  
 جہاد کی تو پہر کہنا یہاں تک کہ تھو اجازت دین اور مجھو شاد کرنا میری حسین پر فدا ہو کر اور سعادت  
 ابدی حاصل کر خیاں کیجیو کیا عشق تھا بہا یونین فہام فی السَّاعَۃِ وَاَتٰی اِلَی الْحُسَیْنِ وَ  
 عَرَضَ سَاکَلَتَبَ اَبُوۃَ الْحَسَنِ عَلٰی عَمِّہِ الْحُسَیْنِ قَاسِمُ شَاد شَا و اُو شَا و رَا مِی چچا پاس اور غری  
 جو کہہا تھا اُو لکھو بابا انا مہ حسن فرام حسین کو قلم قرء الْحُسَیْنِ اَلْہُوْدَۃَ الْبَکِیَّۃَ الْبَکَاۃَ شَدِیْدَۃَ اُو  
 نَادَیَا لَوِیْلَ وَ التَّبُوْرَ وَ تَفَسَّ الصَّعْدَاۃَ پس جب حضرت فرام تعویذ کو پڑھا و اختیار شد  
 رو کر اور آواز و اویلا بلند کی اور آہ پر در و دوسرے کہینچی وَقَالَ یَا بَنَیْ اَحٰی ہٰذِہِ اَلْوَصِیَّۃُ لَکَ  
 مِنْ اَبِیْکَ اُو رُو لُو اِی پسر برادر یہ وصیت تمہاری بابا فرام میں مرنے کی لکھی ہو اب مجھو وصیت بلو  
 بزرگوار حسن مجتبیٰ فرام کر کیا پس خیمہ میں جا کر مان پُپیون سر رخصت ہو قَا تَجْمَعُوْا اَهْلَ الْبَیْتِ  
 بِالْبَکَاۃِ وَ الْعَوِیْلِ وَ بَکُوْا بَکَاۃَ شَدِیْدَۃَ اُو نَادَیَا لَوِیْلَ وَ التَّبُوْرَ پس سب اہل بیت فرام کو  
 عازم جنت دیکھا شور و غل و اویلا و امصیتناہ کا بلند کیا اور شدت سر و بے ہم اُنہ خُجَّ وَقَالَ  
 پس قائم خیمہ سر و تو لکھو اور یہ اشعار پر در و پڑھتے تھو شَعْرَا یَا مَنَّا غَدَرْتُ وَاللّٰہُ غَدَارُ اَفْنَا  
 اَلْوِجَالَ اُو قَدْ یَا لِحَسَنَا کَا رَا اَفْسُوسَ زَمَانِیْ فِیْہِمَہِ مَکْرِیَا اُو رِ بَرَّازِیْ کی اور زمانہ بُرا بیوفا و نکار ہو کہ  
 فَاکِیَا اُو رَ چہڑا دیا ہمارے غریزون کو اور جلا دی ہمارے سینے میں آتش فراق اُو نکی شَعْرَ مَطْرَحِیْنِ

عَلَى الْمَصَاكَا نَهَهُ + اسود غاب عنهم نور افکار پر مین غریہ جاری گریں گرم پر بیگور و کفن  
 گویا وہ نور ہو گئی مین اور روشنی اونکی جاتی رہی شعر ہذا الفراق من الکجباب والاسفا بجمعہ  
 سکنیۃ تجوی اللہ مع مدد راہ و دیکھا فراق ہو کہ جس سے سینہ جلنا ہو واسطے زینب و فیتہ کو آہ افسوس  
 اور اونکو ساتھ سکنیۃ علی الاتصال آنسو بہاتی ہے شعر مستکسرون حقا کیا بکین اعیۃ دل +  
 سلیطون خدود ابین کفای کس صورت سیوہون کی قیاس و پارہ نہ در بیان دشمنوں کے  
 مونہ پر طمانحہ مارتی ہوین در بیان لشکر کفار کہ شعر یا گو بلا لبلا عینک تجز عتبا یا لبیت کا صحتا  
 لحوک سدا کر بلا تجمین بلا و مصیبت سیوہون کی قیاس و پارہ نہ در بیان دشمنوں کے  
 جلد چلتی رہی طرف جیسے کوئی راہ ہو لا ہوتا ہو شعر یا گو بلا فیک قد کانت سلیبۃ لکاحول تجزین  
 و قلی فیک افکار ای کر بلا تجمین وہ پنج ہو پنج مین افسوس بہت درازی ہوئی پنج و خزن کی کہ دل  
 ہاری بیان آگاہن گو قال فلما راى الحسين ان القاسم يريد البراز راوى کتاہو جب جتا  
 امام حسین فر دیکھا کہ قاسم فرزند حسن فرجما ہو قال لہ یا ولدی مثنیٰ یوحیک الی الموت خضر  
 فرمایا ای فرزند میری قاسم اپنی پائوسی تو موت کی طرف جتا ہو قال و کیف یاعلم و انت بین الاعلاء  
 و جیدا افرید اولا صدق قاسم فر عرض کی کیونکر خیال و ن ای چچا سو سو موت کہ آپ دشمنوں  
 تنہا کئی مین نہ کوئی آپ کا مددگار ہو اور نہ کوئی دوست ہو ورحی لو و حک الفداء و نفسی  
 لنفسک التوقا ای چچا قاسم کی آپکی روح اقدس پر سو قربان ہو اور نفس میرا بگو نفس کو واسطے سو  
 قال ان الحسين شق اذیاق القاسم و قطع عما منه نصفین ثم اذلاها علی وجہہ  
 و صد رہ راوی کتاہو کہ پھر حضرت زور و گریبان قاسم کو چاک کیا پھر عمامہ قاسم کو دو حصہ ہوا کر  
 ایک میرا رخ نور پر لٹکایا اور ایک سینہ پر ثم البسۃ یتابہ بصورۃ الکفن پھر حضرت زور قاسم کو  
 بصورت کفن پہنائی و شد مسیفۃ یوسط القاسم و ارسلہ الی المعوکہ اور مکر مین قاسم کی لہار  
 پاندھی اور بیجا قاسم کو سو قتل گاہم ان القاسم قدم عمومین سعد و قال پھر حضرت قاسم  
 میدان مین گواہ اور عمر سعد کو مخاطب ہو کر فرمایا یا عمر اما انی ف اللہ اما ترا قب اللہ یا عمر





علمدار لشکر عمر سعد پر اور چاہا کہ اوس کو قتل کرین فَاُخْوِیْہِ بِالسَّيْلِ فَوَقَعَ الْقَاسِمُ عَلَى الْأَرْضِ  
 اوس نامزد ایک تیر مار کہ حضرت قاسم کہہ کر عریض زمین پر گر پڑو فَضَرَبَهُ شَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ الشَّامِي  
 بِالْوُجْهِ عَلَى الْخَمِيرَةِ فَاُخْرِجَتْ مِنْ صَدْرِهِ پَسِ شَيْبَةُ بْنُ سَعْدٍ شَامِي دُکڑو پر حضرت قاسم کی پشت  
 پر ایسا نیزہ مارا کہ سینے سے پار لنگھ گیا فَجَعَلَ يَجْعَلُ يَدْرِيهِمْ وَيَنَادِي يَا عَمَّ اَدْرَكْنِي پَسِ حضرت قاسم پر  
 خون میں لوثی لگو اور پکار ماری چچا خبر لوسیری فَجَاءَ الْحُسَيْنُ وَقَتْلَ قَاتِلَهُ وَحَمَلَ الْقَاسِمَ إِلَى  
 الْحَيَمَةِ فَوَضَعَهُ فِيهَا حضرت بیتا باندہ دوڑی اور قاتل قاسم کو مار ڈالا اور قاسم کو خیمہ میں اوٹھا لا  
 اور لٹا دیا فَهَتَّحَ الْقَاسِمُ عَلَيْهِ قَوَائِي الْحُسَيْنِ قَدْ اجْتَضَاهُ وَهُوَ يَكْبِي وَيَقُولُ پَسِ حضرت  
 قاسم نے اُکھین کہولین تو چچا کو دیکھا کہ لپٹو ہو رو تو زمین اور فرما تو زمین يَا وَلَدِي لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَكَ  
 اے فرزند میری خدا لعنت کرے تیرے قاتل پر يَتَعَوَّذُ اللَّهُ عَلَى عَمَلِكَ اِنَّكَ لَدَعُوَةٌ وَأَنْتَ مَقْتُولٌ بہت  
 دشوار ہو تیرے چچا پر کہ تو پکار ماری اور تو مقتول ہو یا بُنِّي قَتَلُواكَ وَكَاعْبَرُوا مِنْ جَدِّكَ  
 وَابْنِكَ اے فرزند میری تجھ کو قتل کیا ان کافروں نے اور نہ چچا نا کہ جد بزرگوار تیرے کون میں اور پدر بزرگوار  
 تیرے کون ہو تُمَّ اِنَّ الْحُسَيْنَ يَكْبِي بِكَاءٍ شَدِيدًا پھر حضرت بہت شدت سے روڑے اور سب اہل بیت  
 منہ پر غماخ مار ڈتے اور گریبان چاک چاک واویلا کا غل و شور مچا تو روائت پانزدہم حدیث  
 ثواب بکامی اہل مجلس اور فضائل امام حسین اور آراستہ کرنے فوج  
 قلیل اور شہادت جناب عباسؓ میں مع برادران قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَلَى عَلَى مَصَابِ الْحُسَيْنِ اَوْ تَذَكَّرُوا وَجَلَسَ فِي مَجْلِسٍ اَوْ  
 حَلَمَ اَهْلُ الْعَرَاكِ كَاَنَّهُ زَارَنِي عَلَى الْعَرْشِ اَرْبَعِينَ مَرَّةً مَعَ عَلِيٍّ جَنَابِ رَسُولِ خُدَا فِي  
 فرمایا جو میں مصائب حسینؑ یاد کرے صائب کرے یا مجلس عزائم حسینؑ میں بیٹھو یا اہل عراکی  
 خدمت کرے گویا اوسنور زیارت کی میری عرش پر علیؑ بن ابیطالب کو ساتھ چالیس بار یعنی چالیس  
 مرتبہ کی سراج کا ثواب اوسے حاصل ہوگا سبحان اللہ کیل مرتبہ ہوا اس مجلس کا کہ فرشتے بھی یہاں کی  
 آرزو کرتے ہیں اور اگر اس مجلس میں شریک ہو تو زمین وَعَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّهُ قَالَ

اور جناب صادقؑ فرمایا میں بکلی آواگلی تلتین قلہ الجنۃ جو من مصاب اہل بیت یاد کر  
خو روئی بار و لاوی میں آویس کو تو خدا تعالیٰ بہشت او سپر واجب کرنا ہی و من بکلی آواگلی  
عشرۃ قلہ الجنۃ اور بلکہ جو روئی بار و لاوی میں شخص کو او سپر ہی بہشت واجب و من بکلی  
آواگلی واحد قلہ الجنۃ اور جو روئی بار و لاوی ایک آدمی کو تو خدا او سپر ہی بہشت واجب کرنا ہی و من بکلی قلہ  
الجنۃ بلکہ جو روانہ آوا و روہ صورت رفیعہ و الکی بنا و بہشت او سپر ہی واجب و من بکلی علی اصحابنا  
فلیس منکین چنانچہ جاری مصائب سنگ و خروں ہی شہداء ہمارے شیعوں نے بیچ کتاب الی میں نے یقیناً سے  
روایت ہے کہ جناب رسول خدا حضرت امام حسینؑ کے فرما تو تھا انھا الناس فوالذی نفسی بیدہ اللہ لکی  
الجنۃ و عینیہ فی الجنۃ و عینیہ فی الجنۃ ای لوگو یہ حسین بن علیؑ جو اسے بچا تو قسم جو اس  
ضد کی کہ جان میری او سکر قبضہ قدرت میں ہے کہ یہ فرزند میرا اہل جنت سے ہو اور جو اسے دوست کرے  
وہ بھی اہل جنت ہی بلکہ جو اسے دوستوں کا دوست ہے وہ بھی جنتی ہے و قال من احب الحسن  
و الحسنین و درتہما کم یحسب جلدہ لا النار اور فرمایا جناب رسالت مآبؐ جو دوست کو  
حسن و حسینؑ اور انکی اولاد کو تو آتش و نرغ او سکر بدن کو س نہ کرگی اور بجا میں قوم ہے کہ جناب  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جماعت اصحاب راہ بین تشریف لیو جا تو تو و اذا هم  
یصبیان یلعبون فی ذلک الطریق فجلس لثنی عند حصی بینہم و جعل یقبلہ و  
یلا لطفہ ثم اقلعہ فی حجرہ ناگاہ کچھ لڑکے راہ میں کھیلے تو پس حضرت ابن لڑکوں میں سے ایک  
لڑکو کو پس نہیہ گوا و حضرت ابوالوکیلی بوس لیتے تو اور لطف فرما تو تو ہر او سکر و میں بہا یا بعض  
اصحاب نے عرض کی کہ یا حضرت ہمیں سبب اس قدر مہربانی کا اس لڑکو پر معلوم نہیں ہوتا حضرت  
فرمایا کہ میں دیکھا اس لڑکو کو کہ میری حسینؑ کے ساتھ کہلتا تھا و دایت یرفع الثواب من تحت  
قد مینہ و یسبح بہ و جہۃ و عینیہ اور دیکھا میں کہ لڑکا خاک زیر قدم حسینؑ دھاتا تھا اور  
اپنے منہ اور انگوٹھ پر لٹاتا تھا فانا ارجیہ لمحبتہ و لادی الحسنین پس میں اسے دوست کرنا  
کہ یہ دوست رکھتا ہی میری حسینؑ کو اور روز قیامت اسکا اور اسکو والدین کا شفاعت خواہ ہو گا اور

پنج جاوی تو جو سخت شرمندگی ہوگی خاتون قیامت سے اس کو بین چاہتا ہوں کہ پہلو تم فدا ہو فرزند  
 زہرا پر سو پھر میں تیار ہوں پس کیا نیک کمالی تھی ام البنین کی سب بولو ہم سب فدا ہو خاک پا ہو حسین  
 ہیں ہم خود مشتاق شہادت ہیں فَقَدْ مَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَبَقَتْ جِہاد کی عبد اللہ  
 ابن علی زاد بہت شجاعت کہ کو شہید ہوئی پھر جعفر ابن علی پر عثمان ابن علی شہید ہوئی عبد او کو محمد بن  
 شہید ہوئے اور فخر ابراہیم ابن علی شہید ہوئی پھر عون ابن علی فرزند زہرا پر تیار ہوئی موافق بعضی روایتوں  
 جب فرزند امیر المؤمنین شہید ہو چکے حاکم لُجَاسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ اَصْلًا اِلٰی صَدْرِهِ وَقَبْلَ مَلَأَ  
 عَيْنَيْهِ وَقَالَ تَبَلَّيَا حَضْرَتِ عَبَّاسِ ذَا پُر فرزند کو کہ نام او کا محمد تھا پہلے او سے چہاتی سے لگایا اور پشیمان  
 ہوئے دیا اور فرمایا ایفرزند امی نور چشم میری ہر چند تو میرا تخت جگر ہو تیرا قتل ہونا مجھ پر بہت دشوار ہو لیکن  
 واللہ تو ہر گز زیادہ نہیں سزا دے رسول خدا سے اور دیکھا تو زخم تیری چہا زاد بھائیوں کی کسی مردانگی کر کہ  
 جان شاکر کی چنانچہ مجار میں ہی اتنا اشارہ اس روایت کا مذکور ہو وَقَالَ قَتْلَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ  
 یعنی یہی روایت ہو کہ مقتول تیغ ظلم و جفا ہوا او سے مسکو میں محمد سے عباس قال الْعَبَّاسُ يَا أَخَا  
 صَاحِبِ صَدْرِ حِی اوس وقت عرض کی عباس ذی برادر بزرگوار اب سینہ عباس کا داغ فرزدان  
 و برادران سے تنگ ہوا ہوا زید اَنْ الْحَلْبَ بِتَارِي مِنْ هَوْلًا الْمَنَاقِبِ قَيْنِ ہیں چاہتا ہوں کہ  
 قصاص خون عزیزان ان اشقیاء سے لوں فَدَمَعَتْ عَيْنُ الْحُسَيْنِ پَس جَابِ امام حسین کی آنکھوں  
 آنسو بہا کر اور دوسری روایت میں ہو قَتْلَ الْحُسَيْنِ بَكَاءَ شَدِيدًا اَحْتَى اَبْلَتُ الْحَيْثُ بِاللَّحْمِ  
 کو زخم شہادت عباس کیلئے جناب امام حسین ایسا رو کہ ریش مبارک آنسو سے تر ہو گئی پھر فرمایا اِذَا  
 عَزَمْتُ اِلٰی هَوْلًا اَلْكَفَّارِ قَاتِلِ لِهَوْلًا اَلْاَلْاَلِ شَرِبَةُ مِنَ الْمَاءِ اَوْ عَبَّاسُ اِذَا  
 تم اودن کفار کی طرف تو تہڑا سا پانی ان بچوں کو یہ طلب کرو ان سے یہ جموں داور کہو کہ فرزدان کی  
 تشنگی سے جان لب میں عرض کہ جناب عباس جب میدان کو چلو تو جناب امام حسین بہت بیتاب ہیں کہ  
 کسی درخیمہ سے اگر بڑھتو اور کبھی خیمہ کو جاتی تو جناب عباس یہ دیکھ کے عرض کریں کہ اے ابا  
 اسقدر بیتاب کیوں ہو قَالَ اِنِّي ذَكُوْتُ وَصِيْفَةٌ اِنِّي اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَضْرَتِ فرمایا اے عباس

میں اس واسطے بیقرار ہوں کہ مجھ پر باد آئی ہو وصیت اپنے باپ امیر المومنین کی کہ فرماتا تو کہ عباس تجھے  
 بہت محبت رکھتا ہے اور جان تجھ پر شکر کرے گا پس حضرت عباسؓ سید انہیں ان کے کلمے ہوئے وقال  
 يَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحُسَيْنُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ أَنْتُمْ قَتَلْتُمْ أَحِبَّاءَهُ وَإِخْوَانَهُ حَتَّى مَعَ  
 عِيَالِهِ قَتَلْتُمْ اُو فرمایا امیر عمر سعد حسینؓ فرزند رسول خداؐ فرما دیا کہ تم نے قتل کیا اور ان کو اس کا  
 اور بہائیوں کو اب وہ جناب مع اہل خرم اور چند اطفال خرد سال باقی رہے ہیں اور فرماتا ہیں کہ اگر ابھی  
 بعض میرا کلمہ تو میں یہاں سے ہندیا اور سمیت کو چلا جاؤں اور روز قیامت کو جو خدا چاہے میری اور  
 تیری درمیان میں حکم کرے قَلَمًا اَوْ صَلَّ الْعَبَّاسُ اِلَيْهِمْ اِلَى سَاكَلَةٍ فَمِنْهُمْ مَنْ سَكَتَ وَمِنْهُمْ  
 مَنْ جَلَسَ يَتَكَلَّمُ جب حضرت عباسؓ فریاد کیا یا بعضہ اشقیاء تو سنو خاموش ہو کر اور بعضہ رو  
 مگر شمر اور شیت بن ربیع ملعون نکرو وقالَا يَا بَنِي اَبِي ثَرْيَابٍ قُلْ لَكُمْ نَصِيكَ لَوْ كَانَ وَجْهَ الْاَرْضِ  
 كُلُّهُ مَاءً مَا سَقَيْنَاكُمْ قَطْرَةً اِلَّا اَنْ تَدْخُلُوْا فِيْ بَيْعَتِهِ يَزِيْدُ اور وہ دونوں شقی ہو کر امیر المومنینؓ  
 کو اپنی بہائی سزا کی حسینؓ اگر تمام روز زمین پانی ہو جائے تو بھی ہم تمہیں ایک بوند پانی کی زندگی  
 جب تک تم بیعت نہ کر دینا داخل نہ ہو گے سنکر جناب عباسؓ چپ ہوئے اور ان کی خدمت حضرت امام حسینؓ  
 علیہ السلام میں اور بیان کیا قول اَوَّلَا قَطَا لَهَا الْحُسَيْنُ رَاسَهُ وَبَكَى اَبَسَ حُضْرَتِ فِرْسَانَ  
 کو نہوا لیا اور ونیلے آگاہ خیمہ اہل حرم سے صدایِ عطش بلند ہوئی قَلَمًا اَوْ سَمِعَ الْعَبَّاسُ ذَاكَ رَاقِ  
 يَطْرُقُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْتَدَ لِعِيَالِيْ جَنَابَ عِبَّاسٍ جَوَّادٍ اَوْ اَطْعَمَ  
 سنی سوئے آسمان دیکھو عرض کی امیر پروردگار عباسؓ چاہتا ہے کہ کچھ خدمت ان پیاسوں کی کر دو  
 پانی لاؤ فَرَكِبَ الْفَرَسَ وَاَخَذَ رُمْحَهُ وَالْقَوْيَةَ فِيْ يَدَيْهِ كَيْفَ يَكْمُلُ كَمُورٍ يَرْسُوْنَ اَوْ يَنْزِلُ لِيَاوُ  
 شَكْلُ لِيْ جَبَاوَنَ بَحِيَاوَنَ جَنَابَ عِبَّاسٍ كُوْا زَمَ فَرَاتٍ دِيْهَا اَحَا لُحُوْبِهِ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ  
 چاروں طرف سے گھیر لیا عباسؓ کو فقالَ لَهُمْ يَا قَوْمُ هَلْ يَجُوزُ فِيْ سَدِّ هَيْكَلِكُمْ اَنْ تَمْنَعُوْا الْحُسَيْنَ  
 مِنْ شُرْبِ الْمَاءِ جَنَابَ عِبَّاسٍ فَرَمَا يَا قَوْمُ اَيَا تَهْمَارُ مِنْ دَهَبٍ يَنْبَغِيْ جَانِبُكُمْ حُسَيْنٌ فَسَرَزَنَدِ  
 رسول خداؐ کو تو پانی سے منع کرو وَالْكِلَابُ وَالْخَنَازِيْرُ يُشْرَبْنَ مِنْهُ اَوْ رَسَكُ وَخُكُ اَوْ سَ

پیون اما تَدَّ كُوْنُ عَطَشٍ الْاٰخِرَةِ اَمْرِ لِّبَصِيْرِ تَوَشَّكِي رُوْزِ قِيَامَتِ كُوْا يَدْنِيْنَ كَرُوْهُ قُوْهُ  
 بِالْبَيْتِ الْاَوَّلِ جَوَابِ مِيْنِ اَوْ سُوْكِوْ لِيْعِيْنَ تِيْرِيْنِ لِيْ فَحَلَّ عَلَيْهِمْ فَقَرُوْا عِنْدَهُ هَارِيْنِ جَبْ حَضْرَتِ  
 عِبَاسٍ فَاَوْپَرِ حَمْلَهْ كِيَا اَوْ سُوْكِوْ وَهْ شَقِيْ بَهَا كُوْپَرِ حَضْرَتِ قَلْبِ شَكْرِ بِرِ حَمْلَهْ كِيَا اَوْ رَاشِيْ سَنَاقِ وَصَلِ  
 جَنَمِ كِيْرِ قَهْوِ جَوَادَهْ وَنَزَلَ اِلَى الْمَاءِ وَارَادَ اَنْ يَشْرَبَ جَبْ مِيْدَانِ اَوْ سُوْ خَالِيْ هُوْ اَوْ قَهْوِ  
 عِبَاسٍ فُوْ كُوْزِ اَدِيَا مِيْنِ دَالَا اَوْ پِيَا سِ كِيْ شَدَتْ سُوْ جَلُوْ مِيْنِ پَانِيْ لِيْ كِيْ چَا كِهْ پِيْنِ فَدَّ كُوْ عَطَشِ  
 الْحُسَيْنِ وَالْحَفْلَاهِ پَسْ يَادَاتِيْ پِيَا سِ حُسَيْنِ اَوْ اَطْفَالِ حُسَيْنِ كِيْ پِيْنِ كِيْ پَانِيْ نَمَّ قَالِ مَكَانِ  
 ذٰلِكَ اَبَدًا اَوْ رُفَا يَا يَكْبِيْ نَهَوْ كَا كِهْ فَرَزَنْدِ رَسُوْلِ خَدَا حِ اِيْزِ فَرَزَنْدُوْنَ تُوْ پِيَا سَا هُوْ اَوْ عِبَاسٍ پَانِيْ  
 پَرِ مَشَكِ بَرِ كَرْدُوْشِ رَاسْتِ پَرِ كِهِيْ وَقَصَدَ فُوْ الْحَيَاةِ اَوْ رَا دَهْ كِيَا كِهْ پَانِيْ خِيْمِيْ مِيْنِ پِيَا سُوْ كُوْ سَاجَا  
 كِهْ دَهْ بَهَا كُوْ هُوْ نَامَرِ دُپَرِ سَبْ جَمْعِ هُوْ اَوْ رَسْتَقَا اَهْلِ بِيْتِ پَرِ جُومِ كِيَا قَضَرِيْهْ تَوَقَّلِ الْاَذْرُقِ لَحْنِهْ  
 اللّٰهُ عَلٰى يَدِيْ الْاَيْمَنِ فَقَطَعَهَا نَاگَا هْ نُوْ قُلِ اَزْ رُقِ مَلْعُوْنِ فَاِيْسِيْ اِيْكَ تَلُوْ اَرْسَتْ رَاسْتِ عِبَاسِ  
 پَرِ مَارِيْ كِهْ هَاتَمِهْ اَوْ سِ قُوْتِ بَارُوْ اَمَامِ حُسَيْنِ كَا كُنْ لِيَا فَحَلَّ الْقُوْبَةُ عَلٰى كَفِّهِ الْاَلَا تِيْرِ پَسْ حَضْرَتِ  
 عِبَاسٍ فُوْ مَشَكِ كُوْ بَانِيْنِ شَانِيْ رِ كِهْ لِيَا قَضَرِيْهَا تَوَقَّلِ قِيْسَرِهَا مِيْنِ الْوَلَدِ كِهْ پَرِ نُوْ قُلِ شَقِيْ  
 بَانِيْنِ هَاتَمِهْ پَرِ بِيْ تَلُوْ اَرْسَتْ كِهْ دَهْ بِيْ بِنْدِ رَسْتِ سُوْ جِدَا هُوْ كِيَا فَحَلَّ الْقُوْبَةُ رِيَا سَكَا نَهْ قَرْبَانِ وَفَاوْ  
 جَبَاشِ كُوْ جَبْ دُوْ نُوْنِ هَاتَمِهْ كُنْ كِهْ تُوْ پَرِ مَشَكِ كُوْ دَانْتُوْنِ سُوْ رُوْ كَا اَوْ رِچَا نَا كِهْ حَضْرَتِ مَكِ پَرِ نُوْ جَاوِيْنِ  
 فَجَاءَ سَمَّهْمُ فَاصْلَحَ اَوْ رُقِ مَاعْهَا پَسْ نَاگَا هْ اِيْكَ تِيْرِ سَمِ مَشَكِ پَرِ نَاگَا كِهْ تَامِ پَانِيْ بِهْ كِيَا نَمَّ  
 جَاءَ سَمَّهْمُ اٰخَرِيْ صَدْرِهْ فَانْقَلَبَ عَنْ قَوْسِيْهِ اِلَى الْاَرْضِ پَرِ اِيْكَ تِيْرِ سَمِيْنِهْ اَقْدَرِ رِيْ كَا  
 كِهْ وَهْ جَنَابِ كُوْ بُوْ سِيْزِ مِيْنِ پَرِ كَرِيْ وَصَاحَ بِاَخِيْهِ الْحُسَيْنِ اَدْرِكْنِيْ اَوْ رِيْ كَارِ اَوْ بِيْ هَانِيْ لُوْ جُوْ حَضْرَتِ  
 اَوْ اَزْ جَبَاشِ شَكِ دُوْ رِيْ قُوْ اَلَا طَرِيْجَا دِيْ كِهْ نَا تُوْ جَبَاشِ نُوْ بِيْنِ نِهَانِيْ زَمِيْنِ پَرِ شِيْرِ پَرِيْنِ اَوْ رُوْحِ اَقْدَسِ  
 اَوْ كِيْ رَا بِيْ جَنْتِ هُوْ كِيْ سِهْ حَضْرَتِ اِيْكَ جَمْعِ مَارِيْ رِيْ كَا وَآخَاةِ وَاجْبَا سَاةِ هَارِيْ بَانِيْ مِيْرِ مَارِيْ  
 عِبَاسِ مِيْرِ اَلَا اَنْ اَنْكَسُوْ طَهْرِيْ وَقُلْتُ جَلِيْقِيْ اَوْ بَانِيْ نِيْرِيْ كُوْ سِيْرِيْ ثُوْتِ كِيْ اَوْ رَا مِيْدِ  
 زَنْدِ كِيْ نَقَطِعْ هُوْ وَبَلْ كِيْ اَبَسَا نَمَّ شَدِيْدًا اَوْ رَشَدَتْ سَرِ رُوْ نَمَّ حَمَلِ اَخَاةِ اَوْ اِلَى الْحَيْمَةِ

پھر لعش عباس خیمہ میں اٹھنا لڑا اہل بیت زوجہ نقشب علیہما السلام کولہ کھڑا اور شور و ایلا و مصیبتاہ  
 اُٹھائے پس قسم و الم اون کا تازہ ہوا اور ماتم علیہما السلام یال سر کر کھولہ کھڑا اور شور و ایلا و مصیبتاہ  
 بلند ہوا اور جناب امام حسین ماتم عباس میں کچھ شعر پڑھ کر روئے تو روایت شامزدہم روایت  
 آمالی میں رضا امام زین العابدین کا دیکھ کر سپر عباس کو پھر شہادت جناب  
 عباس شامی عن علی بن سکریم عن ابيه عن ثابت انہ قال کتاب آمالی میں علی ابن سکریم  
 ابن بابک اور اسحاق ثابت سورایت کی ہو کہ اس نے کہا نظر علی بن الحسنین علی عبد اللہ بن  
 عباس بن علی ابن ابیطالب کا شعلہ ایک دن دیکھا جناب امام زین العابدین عبد اللہ سپر  
 عباس علیہ السلام اور روز لگوتم قال ما من یوم اشد علی رسول اللہ من یوم احقر قتل  
 فیہ عتہ حزنہ پھر فرمایا برابر روز مصیبت رسول خدا پر روز احد تھا کہ شہید ہوئے اوس دن چچا و کو  
 حمزہ و بعد لا یوم موتہ قتل فیہ بن عتہ جعفر بن ابی طالب بعد اوس کہ وہ روز بڑا مصیبت  
 کا تھا کہ جسد شہید ہوئے بانی او کو جعفر سپر ابیطالب ثم قال ولا یوم کیوم الحسین اذا کف  
 علیہ تلثون الف رجلی یزعمون انتم پھر فرمایا سب زیادہ رسول خدا پر مصیبت کا  
 روز وہ تھا کہ جسد شہید ہوئے ہو کر پیاسی با میر حسین کہ اوس دن تیش ہزار نامزدان پر نزعہ کچھ  
 کوئی راہین ہوا و نصاری نہ تھا اور سب کلمہ گوئے اور آپ کو است رسول خدا میں جانتی تھو گئے کہ تم  
 یقرب الی اللہ یدہ با وجود اسکو سب لعین عشی خدا کی جانتی تھو خون حسین ہا زین و ہوا اللہ یدہ یزعمون  
 فلا یحظون حتی قتلوا نبیا و کلما اور پد بزرگوار میر و او نہیں و عطا کرتی تھو اور خدا سداؤ تھو  
 لیکن وہ لعین پد پد بزرگوار تا انکہ قتل کیا او نہیں ازراہ شقاوت و ظلم ہو کا پیاسا تم قال رجہ  
 اللہ العباس فلقد اذروا فی احوالہ بنفسہ حتی قطعت یداہ و ہر و کر فرمایا خدا رحم کر  
 میر چچا عباس پر کہ او نہون بڑی جانفشانی کی اپنی ہائی کو ساتھ تا انکہ جان اپنی خدا کی بہائی پر  
 اور ہاتھ پیر کھڑا کر لیا اللہ ہکا جاحین کھڑا ہر جامع المکملۃ فی الجنۃ کما حصل  
 لجعفر بن ابی طالب پس حق تعالی فرموس او کو باز ہون کو او پر نذر و سیر عطا کیو میں کہ فرشتوں کے



ساتھ پر داکر زمین جنت میں جیسے پر جعفر پیرانی طالب کو خدا فی دوزخ و ان للعباس عند اللہ  
 عَزَّوَجَلَّ سَنَزَلَهُ يُعْطِيهِمْ جَمِيعُ الشَّهَادَةِ اَعْيُودُ الْقِيَمَةِ اور تحقیق کہ واسطے سیر علی چچا عباس کے  
 پیش پروردگار یہ قدر و منزلت ہے کہ روز قیامت کو سب شہید غلطہ کریں گے و مرتبہ عباس پر حضرت اب سیر  
 کچھ حال و فواجان نثاری جناب عباس دُوی اَنَّهُ لَمَّا قُتِلَ اصْحَابُ الْحُسَيْنِ كُلُّهُمْ وَكَلَّمَ  
 مِنْهُمْ عِزُّو الْعَبَّاسِ وَعَلِي ابْنِ الْحُسَيْنِ روایت ہے کہ جب شہید ہوئے سب اصحاب با وفا امام حسین  
 کوئی باقی نہ رہا سوا عباس علی اکبر شہید رسول مختار کو اس وقت وہ دونوں مشتاق تھا و پروردگار  
 اور ہر ایک اون دونوں میں تقدم چاہتا تھا حضرت عباس تو فرمائی تھو کہ ایفروزند حسین ای تصویر  
 رسول الثقلین پہلے مجھ فرزند ہر اپنی قربان ہو فی دوزخ کہ تا میں تیرا داغ نہ دیکھوں اور علی اکبر عرض کرتے تھو کہ  
 چچا جان امیدوار ہوں کہ پہلو میں جام شہادت سے سیراب ہوں اور پیاس اپنی کوثر سے بجاؤں اور  
 جناب امام حسین کا عجب عالم تھا سر جبکا کھڑی روڑ تھو کہ انہیں کسی بھیجوں کہ اکبر تو نور نظر  
 اور راحت جگر ہو اور عباس قوت بازو و طاقت کمر ہو کہ ناگاہ حضرت عباس دُور کو حضرت کو  
 پاؤں پر گر پڑی اور عرض کی خدا ہوں تم پر سب یار و انصار مارے گویا اب ہم شکل نبی اور یہ خدا  
 فقط باقی ہوا امیدوار ہوں کہ مجھ پہلو اجازت میدان دیجو کہ رسول خدا سچو شہساری نہو  
 حضرت فرما چار اجازت دی اور فرمایا علی اکبر چچا تمہاری مشتاق شہادت ہو ہی میں اب انکی خاطر  
 کرو فَالْقَتِ الْحُسَيْنِ اِلَى اِخْتِهِ وَقَالَ پس متوجہ ہو حضرت طرف اپنی بہائی عباس کو اور فرمایا  
 يَا اَخِي فَلَا كَظْمِي الْعَطَشِ اِی بہائی شدت تشنگی سے جگر میرا کباب ہو گیا ہو اگر ہو سکے تو تھوڑا  
 پانی لاؤ عباس نے عرض کی اے بہائی سعادت عباس مگر وہ شقی لازم دین فر کُضَّ الْعَبَّاسُ اِلَى خِیمِ  
 لَيْسَاءٍ فَتَنَاوَلَ مِنْهَا الْقُوْبَةَ پس حضرت عباس گھوڑا اوٹھا کو خیمہ اہل حرم کی طرف آؤ اور وہاں  
 ایک مشک لی اہل میت کو یقین ہوا کہ عباس علی بھی مرے چلو پس اہل حرم میں کہ امیر حضرت عباس  
 ایک ایک کو رخصت کرتے تھے اور کلیسے لگاؤ تو انحضرت عباس سب کو رخصت کر کے خیمہ سے نکل کے  
 جانب فرات روانہ ہوئے اور اشعار رجز پڑھ کر ٹرنا شروع کیا فَلَمَّا بَلَغَ الْعَبَّاسُ عِنْدَ الْقَوَاتِ كَانَ







لاشما و شہدائین روایت ہفت ہم ثواب بکا اور محبت جناب رسول خدا با  
 امام حسین اور کلام جناب امام حسین اور عمر سعد اور پانی لاف عباس اور  
 کنوان کہو و ذرا اور گرنے سکینہ میں اور خاتمہ شہادت امام حسین علیہ السلام  
 میں مشائخ علمام فرمندر ثوری سے اور اوسنی پاپ سے اور اوسنی اسحاق سے روایت کی ہے  
 کہ فرمایا جناب امام حسین فرانا قیل العبرة بما ذکرک عند مؤمنین الا بکي و اعظم قلبہ  
 لصحابی یکن شہدہ گریہ و زاری میں نہ لیا جائیگا نام میرا اگر کسی مومن کو مگر یہ کہ اختیار روز و گواہ و مومن  
 ہو میری مصیبتوں پر فی الحقیقت نام حضرت کا ایسا ہی ہے چنانچہ جب حضرت آدم اور حضرت  
 زکریا علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام چار نام لیا پختہ ہوئے تو خوش و خرم ہوئے تو اور جب  
 نام حسین بن ابی سکتہ ہوئے تو میاقتہ روئیلگئے تھے اور کتب خالین میں ابی سادات سے روایت ہے کہ  
 ایک دن جناب رسول خدا خانہ عائشہ سے چلو جب قریب نہ جناب فاطمہ ہوئے تو قریب الحسن بن علی  
 پس ناگاہ صدای گریہ حسین صبح مبارک میں آئی اور حضرت بیاب ہو کر دو تسبیح جناب فاطمہ میں  
 شریف لیگئے و قال کھایا فاطمہ سکنیہ ائم علی ان بکائے یؤذینی اور مضطرب ہو کر فرمایا  
 اے فاطمہ خاموش کرو حسین کو نہیں جانتی ہوں کہ روئے حسین کا میرے دل کو کڑا تاہی اور مجھ اس کے  
 روئے سے رنج و ایدہ ہوتی ہوں ائم اخذہ الیہ و قبلہ و ضمہ الی صدرہ پھر آپ حسین کو دین لیکر  
 پیار کیا اور بوسہ رخساروں کو لیا اور اپنے سینے سے لگالیا و مسح اللہ موع عن عینہ و انسو حسین کے  
 پونچھو غرض اس قدر تشفی اور دلاسا دیا کہ وہ نور چشم بول روز سے خاموش ہوا آہ یہ مقام روئے کا ہے  
 کہ اگر کہیں کا بچہ حضرت کو گوارا نہ تھا کہان سے وہ حضرت کہ جب فرزند اون کا کر بلا میں ترغہ اشقیاء میں اتھا  
 روز بروز شدت غم و الم کی ہوتی تھی اور روز عاشورا ہر ایک عزیز و انصار کی لاش پر روز تو کہان سے  
 رسول خدا کہ اپنے فرزند کو دلاسا دیتا اور سینہ سے لگاتے پس حضرات اب سینہ بعض مصائب امام حسین  
 اور پادہ احوال و فاداری جناب عباس کہ کیسے ہر دم فدا و حضرت تہو اور دل و جان سے خدمت گزار  
 مشغول تھے چنانچہ منقول ہے کہ جب لشکر نفاق فرادس امام آفاق کو گمیر لیا فا دسل الحسنین

الى عمر ابن سعد وقال ان فخرج الى من عسكره اقل لك شيئا پس جناب امام حسين  
 بر احوال تمام حجت عمر سعد کو مکمل پہنچا کہ اگر تو لشکر سے اپنی تنہا باہر آؤ تو مجھ کو کسی کچھ کہنا ہو وہ کہوں گا ختم  
 ابن سعد من عسكره الى اللہ ومعه ابنة ومولاہ پس ابن سعد لشکر سے باہر آیا طرف ایٹیک کو  
 اور ساتھ اسکو بیٹا تھا اوس کا اور غلام تھا فشمس الیہ الحسنین علیہ السلام ومعه ابنة علی  
 الاکبر وواخوه العباس پس چلو جناب امام حسین اوس کی طرف اور ساتھ حضرت کو فرزند ارجمند  
 حضرت علی اکبر اور برادر حق شناس حضرت عباس چلے قالقت الى ابنہ وقال یا بنی ارجع  
 فقال یا اباہ معہ ابنة پس حضرت متوجہ ہوئی اپنی پارہ جگر علی اکبر کی جانب اور فرمایا کہ او فرزند تو  
 پہنچا کہ میں عمر سعد کو بھی تنہا بلایا ہو عرض کی اکبر فرمادیں بزرگوار اوس کو ساتھ ہی تو اسکا بیٹا ہے  
 میں کیوں نہ چلون حضرت چپ ہوئے ثم التفت الى اخیه وقال یا اخی ارجع فقال یا بنی رسول  
 اللہ معہ ابنة پس متوجہ ہوئے حضرت اپنی برادر عالیقدر عباس علیہ السلام کی طرف اور فرمایا کہ اے بہائی  
 تم تو پہنچا ہو عرض کو فرزند جید کر رہا کہ یا بن رسول اللہ اسکو ساتھ ہی تو اسکا غلام ہے میں کیوں  
 نہ چلون یعنی عباس ہی تو آپ کا بدل غلام ہو ساتھ کیوں نہ چلو عرض حضرت فرمادے کہ جو چاہو  
 تو جانتا ہوں کہ میں فرزند رسول خدا ہوں میری خونین شریک ہو واثق کئی اخرج من بلادکم الى  
 ہنداء أو غیر ذلک اور نہ روک مجھ کو نکل جاؤں قلم روتھاری سے طرف ہندیا اور کہیں وہ بولا کہ  
 مجھے اس کی کوئی اختیار نہیں پھر فرمایا حضرت فرادھب بنا عند یزید لیسئع ما یؤیدک کہ اگر یہ بھی  
 نہیں ہو سکتا تو مجھ کو گہری ہوئی نیز پاسبان لیجلی جو چاہو وہ میری حق میں کری فقال ساکتب ذلک پس  
 ابن سعد بولا یہ لکھو لگا ابن زیاد کو جب لکھا عمر سعد نے ابن زیاد کو پس پڑا وہ نامہ ابن زیاد نے اور شمر  
 لعین اوس صحبت میں موجود تھا بولا کہ اے امیر گرس وقت حسین کو چھوڑ دو مجھ کا تو پھر حسین تیری اتہ  
 نہ آئینگے اوس دشمن خدا کو شمر حرام زاد کی بات پسند آئی اور جلد اوس ہی روانہ کر دیا کیا اور لکھا شمر کو  
 کہ معلوم ہوا مجھ کو کہ تو حسین سے مشورہ کیا کرتا ہو اگر تجھے یہ کام نہ ہو سکی تو سہ داری لشکر شمر کو دی کہ یہ  
 بخوبی انصرام کار کریگا فعند ذلک صیق اللعین علی الحسنین پس جب یہ سنا عمر سعد تو اوس

دشمن خدا کو قتل حسین فرزند رسول اللہ علیہ السلام کی ساری لشکر و آسان تر معلوم ہوا اور حضرت کو  
 سنگ کیا حتیٰ سَعَوْا مِنْ الْمَاءِ يَمَانِ نَمَكٍ کہ پانی حضرت پر بند کیا فلما اَشْتَدَّ الْعَطَشُ بِالْحُسَيْنِ  
 وَاصْحَابِهِ دَعَىٰ بِأَخِيهِ الْعَبَّاسِ فَضَمَّ إِلَيْهِ تِلْكَ الْيَمَانِ فَأَرَسَا وَعَشِيرَتَيْنِ رَاجِلًا وَبَعَثَ سَعَا  
 عَشِيرَتَيْنِ قُرْبَةً بِسَبَبِ تَشْكِ فِي غَلْبَةِ كَيْسِ حَضْرَتِ پُر اور اصحاب حضرت پر تو بلایا حضرت فرجنا بجا  
 اور ہمراہ او کو تیس سوار اور بیس پیادے اور بیس مشکین کر کے پانی لینے بھیجا وقت شب قریب فرات آئے  
 پس عمر بن الحجاج پکارا تم کون ہو جو سو دریا آؤ ہو ہلال ابن نافع کہ ایک اصحاب سید الشہداء  
 بولوا اِنَّ عِمَّ لَكَ جِئْتَ لَا شَرِبَ مِنَ الْمَاءِ مِنْ هُوْنٍ بِسَرِّ عَمْرٍ اَيَا هُوْنٍ پانی پیو فقال اَشْرَبْ كُنْتُمْ  
 لَكَ پس عمر سعد بولا پیو گوارا ہو تمہیں ہلال پکارو ای ہو تھیرے ناموئی اَنْ اَشْرَبَ وَالْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ  
 وَمِنْ مَعَهُ يَوْمَئِذٍ عَطَشًا نَاكِبًا مَجِيءٌ تَوْحِيْدًا كَرَامًا پانی پیو گوارا حسین فرزند فاتح خیر و بدین  
 اہلبیت و اصحاب پیاس سے مراد ہوا ابن حجاج بولا یہ سچ ہو لیکن ہمیں حکم امیر شام یہی ہو کہ ایک  
 قطرہ حسین اور اصحاب حسین کو نہ ملے پس ہلال فرات سے آواز دی کہ داخل فرات ہو اور بہرے مشکین اور  
 ابن حجاج انہر فبقون کو پکارا جنگ ہو تو لگی کچھ لڑتے تو کچھ لوگ پانی بھر تو حتیٰ سَلَوْهُمَا وَلَمْ يَسْكُلْ  
 مِنْ اصْحَابِ الْحُسَيْنِ اَحَدًا وَفَتَلَوْا مِنْهُمْ جَمَاعَةً كَثِيْرَةً يَمَانِ نَمَكٍ کہ پانی بہر لیا اور کوئی  
 اصحاب حضرت شہید نہوا اور بہت منافق جناب عباس کو ہاتھ سوار کر گئے پس جناب عباس  
 مع اصحاب پھر اور پانی حضرت کو لا کر دیا سب پیایا لِذَلِكَ سُمِّيَ الْعَبَّاسُ السَّقَامَ اسی جگہ  
 حضرت عباس کو سقلم اہلبیت کہتے ہیں اور جب پھر اطفال حسین پر پیاس کی شدت ہوئی اَمَّ  
 حَلَبَ الْعَبَّاسِ وَقَالَ فَاَجْمَعُ اصْحَابَكَ وَاحْفَظْ بِيَّ اَپَر بلایا حضرت فرجنا بجا عباس کو اور فرمایا  
 کہ اے بہائی جمع کرو اصحاب کو اور کنوان کو و کہ لڑ کر شدت تشنگی سے جان بلب ہیں پس حضرت  
 عباس اوٹھو اور کنوان کہہ دو لگا قال فَعِنْدَ ذَلِكَ اجْمَعْتَ الْاَحْفَالَ عَلَىٰ تِلْكَ الدِّيْمِ  
 وَبِيْدِ كَلٍّ وَاَحَدٍ مِنْهُمْ رَكَوْةٌ قَالُوا يَا عَمَّاهُ الْعَطَشُ راوی کہتا ہے یہ حال سنگ کہہ کر  
 کوئی ہاتھ میں لیے العطش العطش کہتے ہو اوس کنوین پر آؤ اور جہک جہک کر اوس دیکھتے تھے

اور کہتے تھے ای چا جان پیا سوزن پانی واذا اجاتہ القوم فظلموہا فہرب الالحفال الحیام  
جب یہ خبر لشکر مخالف کو معلوم ہوئی کہ اب کنوان کمد وایا ہو اور سیراب ہو چاہتی ہیں یہ سنکر وہ  
لعین آؤ وہ لڑو خیموں کی طرف دوڑ کر روئے نہ ہو باگراون بیرجمون فرانس کنو کیونکہ دیوانہ پر لشکر کو  
پہر گئے تھے جعفر بن ابی ظلموہا حتی جعفر اربعاً پر خباب عباسی وکنوان کہو داؤد وہ لڑو مار وحق  
نہ آؤ لیکن درخیمہ سے العطش چلاؤ تھو وہ کنوان ہی اون کا فرون فریاد کر دیا بیان تک چار کنو  
اسی طرح حضرت عباسؓ نے فریاد کر دیا اور حجت وں ظالمون تمام کی چین پانچو کنوان کچھ واقفاذ ابغ لکاء  
جاءت سکینہ وسمی الودکۃ پس جب پانی نکلا تو سکینہ ایک کوزہ لیریتاب ہو کر کنو پر آئی فقالت  
یا عماء اسقنی شرباً من الماء فقد نسفت کبدی بین شد و الظما پس کنو لگی ای چا جان  
مجھ ایک جام پانی سو بہر وہ کیا پس سوزل میرا جلیا ہو فیکل العبا من بکاء شدیداً وکلا الودکۃ  
یہ سنکر حضرت عباسؓ بہت روڑا اور وہ کوزہ پانی سو بہر دیا فلما هممت ان تشری بکاء القوم فقررت  
وہی تکی پس جو میں چاہا سکینہ فرمایا پانی پیرنا گاہ وہ لعین تلوارین اور نیزی لیرا پونچو پس ہاتھ سکینہ  
کا بہر لگی اور پانی نہ پیا گیا اور کوزہ لیرخیمہ کو روتی ہوئی ہلاکی قول رجلها فی الطناب فانکبت  
وقالت یا عماء وری هذا المال اتوین سکینہ طناب خیمہ سجا وچمہ کرسنہ کہ بہن میں پر گر پڑی اور  
ما یوسن کر بہت روئی اور حضرت زینبؓ بولی ای ہو پیری ویکہا مہاجر کہ پانی ہاتھ میں لے کر جابا رہا اون ظالمون  
وہ ہی کنوان بند کر دیا فعند ذلک اعتم الحسین عکما شدیداً انفس سوفت خباب ام حسین مہ نہایت غم  
والہ طاری ہوا وقال المفید والسید وابن مازہ لما استدار العسین بالحسین فکرب للسناء یزید القول  
شیخ مفید و سید بن طاووس و ابن مائی لکھا ہو کہ جب روز عاشورا تشنگی فرجباب ام حسینؓ غلبہ کیا تو حضرت  
سوار ہو وخرادہ کیا فوات کا و القیاس اخو یلین یدیکہ اور عباسؓ علمدار حضرت کو اگر آگے جاتے تھے  
فانما وخصہ جیل ابن سعد پس سوار لشکر عمر سعد کو حامل ہوڑا اور حضرت کو منع کر نیلگو قصد فوات  
سے جناب عباسؓ سمجھا نیلگے کہ ای ہر جمو فرزند رسول خدا پر اسقدر رستم کیون کر تو ہو قومی رجل بن  
بنی دارم الحسین لیسرہم فانتہ فی حلقہ الترتیب پس ایک شقی فرقبیلہ بنی دارم سے غصہ ہو کر

ایک تیر جناب امام حسین پر بار اور وہ تیر جفا بوسہ گاہ جناب رسول خدا یعنی خلق تشنہ فرزند  
 زہرا پر لگا فانزع السهم وبسط يدك تحت خيلك حتى امسكت راحته من الدم پس حضرت  
 وہ تیر خلق مبارک سے کہینچہ کہہیں کیا اور خون گلو مبارک سے مثل فوارہ کو بہیو لگا حضرت فرودست  
 مبارک زیر زخم رکھا یہاں تک کہ چلو خون سے بہ گیا ثم رمى نحو السماء وقال پر حضرت فرانس  
 خون کو جانب آسمان پھینک دیا اور فرمایا اللھم انی اشکو الیک ما أفعل یابین بنت بلیک  
 کہ خداوند امین انکو جو رستم کی شکایت تیری طرف کرتا ہوں جو تیر رسول کو نواسی پر کرتی ہو  
 کتنا ہو جب یہ حال حضرت کا انکو عاشق صادق برادر وفادار عباس علیہ السلام دیکھا انکو میں خون  
 او تر آیا اور کیجہ ٹکڑی ہو گیا بکی بکاء شدیداً وحل علیہم کالاسد المغضب پس پہلو توٹ گیا  
 برادر پر بہت روئی پر مثل شیر غضبناک کو اشتیاق پر حملہ کیا ثم اقتطعوا العباس عنہ واحلوا بہ  
 من کل جانب حتی قتلوه پھر ان لعینوں نے جناب عباس کو حضرت سے جدا کر لیا باین خیال کہ  
 اگر دونوں بہائی متفق ہو کر لڑیں تو تمام فوج کو پامال کرینگے کچھ فوج نے تو جناب امام حسین کو  
 گھیر لیا اور کچھ فوج نے جناب عباس پر زغہ کیا مگر قربان وفاداری عباس پر کہ اشتیاق اور زہری  
 جاتی تو اور جان حضرت ہی میں لگی تھی کہ ہر دم پھر پھر حضرت کو دیکھتی تھو کہ ایسا نہ ہو کہ میری رو برو  
 اور میری جیتی ہوئی فرزند رسول خدا شہید ہو جائے سبحان اللہ وفاداری انہیں پر ختم ہوئی الغرض وہ  
 سب اشتیاق اکیلا پھر عباس علیہ السلام پر ٹوٹ پڑے اور کینے تلوار ماری اور کینے گرز اور کینے نیزہ  
 اور کینے تیر مارا یہاں تک کہ اوس عاشق برادر کو شہید کیا بکی الحسین یقلہ بکاء شدیداً  
 پس جناب امام حسین ایک چنچ مار کر روئی وقال والھاء واعبا ساء الا ان ابکسکھن فی  
 وقلت خلعتی اور فرمایا ہا ہا ہا میری عباس قوت بازو میری بس تیری مرنے سے مگر میری  
 ٹوٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہو گئی جب تمسا بہائی جدا ہو جائی پھر کون صورت ہو میری جیو کی  
 اسی حضرات جناب عباس کو ایک تیر لگنے کا یہ صدمہ ہوا کہ بغیر جان فدا کیو چین نہ آیا آہ و سوت  
 کہ ان تیر عباس کو جی جناب امام حسین کو تنہا پا کر اس قدر تیر لگاؤ تھو کہ جیسے ہی کو بدن پر کٹا



ہوئی ہیں اور جب لڑنے کی طاقت نہ رہی حضرت عیسیٰ تو حضرت نوحؑ اور کبھی نعش عباسؑ کی طرف دیکھ کر  
 رو تو تھو اور کبھی نعش الیکہ کو دیکھ کر رو تو تھو اذاکا سہم سہم مسموم لہ ثلث شعب وقع فی صدرہ  
 ناگاہ ایک تیر نہ پہلو زہر آلودہ کسی لعین نے سینہ اقدس پر مارا حضرت فرمایا یشم اللہ وبہ اللہ  
 وعلیٰ مملۃ رسول اللہ پس یہ فرما کے سر اقدس جانب آسمان بلند کیا کہ اے پروردگار میرے  
 توجہ نہا جو کہ یہ لعین ناحق تیرے رسول کو فرزند کو قتل کر دین پر چاہا کہ اوسو نکالیں وہ تیرے ساتھی  
 نہ نکالے بیستے پار ہو گیا تھا فَاخْوَجَہُ بِنِیْ قَفَا لُپْسِ حضرت نے جانب پشت سے اوسو نکالا فَاَنْبَعَثَ  
 اللہم کالمیزاب پس زخم سے خون مانند پرنالیکو روان ہوا حضرت نے دست مبارک زخم پر رکھا جب چلو  
 خون سے بہ گیا رمی بہ الی السماء تو اوسو پینکا جانب آسمان فَمَا رَجَعَ مِنْ ذَلِکَ الدَّمِ قَطْرَہُ پس  
 اوسو خون سے ایک قطرہ زمین پر گرنا جب دوسرا چلو خون سے بہر الی الخ بکھا راسہ و حیثہ اوسو رواور  
 ریش مبارک پر ملے تھو اور فرما تو تھلک الی جلدی رسول اللہ وَاَنَا مَحْضُوبٌ بِدَمِیْ اسطر  
 ملاقات کرونگا رسول خدا سے در حالیکہ ڈاڑھی میری میرے سر کو خون سے خضاب کی ہوئی اور کمون گایا  
 رسول اللہ قَتَلَنِیْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ اے ماما رسول خدا مجھ کو فلاں فلاں نے قتل کیا تا یخ طبر میں قوم  
 کہ حضرت تو اس عالم میں خاک پر بیٹھ تھو اذ جَاءَ عَلَیْکَ ابْنُ الْبَشْرِ الْکِنْدِیُّ اِلَی الْحَسَنِیْنَ ناگاہ مالک  
 بن بشیر الکندی ملعون آیا قریب حضرت کو قَضَرَکَ السَّیْفُ عَلٰی رَاسِہِ وَعَلِیْہِ بُرْسٌ مِنْ حَرِّ قَتْلِہِ  
 اوسو بہر لعین نے اس زور سے تلوار سر اقدس پر ماری کہ سر مبارک سے کلاہ خروشگافہ ہوا حضرت نے  
 اوسو دیکھ کر فرمایا لَا اَکَلَتْ بِکَ کَکَا وَلَا شَرِبَتْ وَخَشَرَکَ اللہ مع الظالمین اے سنگدل مجھے اسیو ظلم  
 دستم رسیدہ ہے تو فی اسیو وقت میں تلوار ماری اس ہاتھ سے جو کمانا اور پینا نصیب نہ ہوا اور خسر ہو تیرا  
 ساتھ ظالموں کو یہ کہہ کر کلاہ اوسو شقی کو اگر پینک دی فَاخَذَہُ الْکِنْدِیُّ وَانْطَلَقَ بِہِ اِلَی  
 منزلیہ پس اوس لعین نے او تھالی اور اپنے گھر روانہ ہوا اور بولا اپنی زوجہ سے اَغْسِیْ لَہِ ذَہَبَ الْبُورْسِ  
 وہو اس ٹوپی کو وہ بولی کلاہ پر خون دیکھ کر اے سنگدل یہ کلاہ کس مرد یا خدا کی ہے اور یہ کلاہ تو بکھا  
 سرکھاٹ کر لایا ہو فقال لَہِ ذَہَبَ الْبُورْسِ الْحَسَنِیْنَ پس وہ شقی خوش ہو کر بولا کہ یہ ٹوپی حسین کی ہے

وہ نیک نخت بولی فَقُلْتُ الْحُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَوَسَلْتُ بَرَسَةً وَاللَّهِ لَا حَبِيبَكَ أَبَدًا  
امی عین کیا قتل کیا تو زحیٰ بن علی کو اور لایا تو تو بی او سکی قسم خدا کی کہ آج سحر نہ میں زوجہ تیری  
اور نہ تو شوہر میرا اوس لعین نے غصہ ہو کر ایک طمانچہ مارا پس قدرت خدا ہاتھ اوس طمانچہ کا دروازہ پر پڑا  
اور ایک کیل آہنی اوسکی ہاتھ میں لگی اور ایسا زخمی ہوا کہ اچھا نہ ہوا اور دست ستم اوسکا گل گر کر پڑا  
وَلَمْ يَكُنْ يَكْفُرُ بِمَا دَلَّمْ تَوْبَتُ وَلَا يَزَالُ يَقْبِضُ أَمْرِيضًا حَتَّى مَاتَ اور کہا اپنا نصیب اوس کا فرک وادون ہوا  
اور ہمیشہ فقیر اور بیمار رہا یہاں تک کہ واصل جہنم ہوا روایت یہی ہم فضائل جناب امام حسین  
پہر اشعار و مناجات اون حضرت کو پڑھتے امام حسین ماتم جناب عباس  
میں خستہ شہادت علی اصغر قبل جناب علی اکبر کو فی کَبْرِ الْكَبِّ الْمُعْتَبَرِ  
عَنِ الطَّبْرِيِّ عَنْ لُحَاؤُسِ الْيَمَانِيِّ بَعْضُ كُتُبٍ مَعْبُورَةٍ مِنْ رِوَايَةِ كِي هُوَ طَبْرِيٌّ اور اوسنوطا اوس  
یمانی سوانہ الحسین ابن علیؑ اِذَا جَلَسَ فِي الْمَكَانِ الْمَطْلُوعِ يَحْتَدِي اِلَيْهِ النَّاسُ يَتَوَقَّعُونَ  
جِيْنَةً وَخَوْفٌ لَهُمْ جَسَ وَتَقْتُ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ مَكَانَ تَارِيكِ مِيْنِ مَيْمُونِ تَوَالِيَا نَوَجِيْنِ سَمِيْنِ اور گلو کہ  
سبارک سو ساطع ہوتا تاکہ لوگ معلوم کرے تو کہ اس مکان میں جناب امام حسین تشریف رکھتے ہیں  
فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ كَثِيْرًا مَّا يَهْبِلُ جِيْنَةً وَخَوْفًا اَسْوَاطُ كِي جَنَابِ رَسُوْلٍ خَدَا اَكْثَرُ مِثْلَانِي  
انور اور گلو می مقدس کو حضرت کو چوتی تو و فی الْحَاسِنِ عَنِ الصَّادِقِ اِنَّهُ قَالَ اِنَّ الْحُسَيْنَ وَ  
اَكْنَ مِنْ مَّا لَكَ سَاكِرَانِ فَاَنْبَا بَر خَدِيْجَةً قَبْلَ الْحُسَيْنِ كَمَا بَعِيْنَ الْحَاسِنِ مِنْ حَضْرَتِ صَادِقٍ  
منقول ہو کہ ایک روز جناب امام حسین اور انس بن مالک کہیں جا رہے تھے جب قبر خدیجہؑ اور جناب  
سیدہؑ پر پہنچے تو جناب امام حسین روئے تھے اِذْ هَبَّ عَنِّيْ بَعْدَ اَزَانِ اَنْسٍ سَوْفَا يَا كِي سِرْ كَا  
میری پاس سوا اور مجھو تنہا چور و می پس انس جدا ہو کر وہیں چپ رہا کہ دیکھوں حضرت کیا کر رہے ہیں  
فَلَمَّا لَحَا وَوَقَفَ فِي الصَّلَاةِ سَمِعْتُهُ قَائِلًا بِسِ اَنْسٍ كَمَا هُوَ كِي دِي كَمَا مِيْنِ پیلو تو حضرت دیر تک  
نماز میں مشغول رہے پھر درگاہ قاضی الحاجات میں یوں عرض کرے لَوْ شِعْرَ يَادِيْ يَادِيْ اَنْتَ  
مَوْلَا هَا فَارَحَمَ عَيْنِيْكَ اَلَيْكَ مَلْجَا اے پروردگار میری اے پروردگار میری تو میرا مولا ہے پس مجھ کو

اس بندہ حقیر کے تیری طرف پناہ لایا ہو اور التجا کرتا ہو شعر یکاذا المعالی علیک معتمدی +  
 لھو بی لمن کنت انت سوکاۃ ایجاوند صاحب بزرگواری و شرف تو ہو میرا محل اعتماد اور خوشحال  
 اوس بندیکا جسکا تجھ سے آقا ہو شعر لھو بی لمن کان حکادنا ارقاۃ یشکو الی ذی الجلال بکواۃ  
 خوشحال اوس بندیکا کہ تیرے خوف سے تمام شب بیدار رہو اور شکایت اپنی بلا کی سوائے تیرے کسی پاس  
 نہ لیجاو شعر و بنا بہ علة ولا سقم + اکثر من حبه یوکاۃ اور کوئی بیماری اور کسی طرح کا مرض اوس  
 بندے کو نہیں ہو سوائے تیری محبت کی یعنی اگر وہ بندہ بیمار ہی ہو تو محض تیری محبت کا بیمار ہو اور سوائے  
 اسکے کوئی عارضہ نہیں ہو اوس شعر اذ انشکلی بکۃ و عصۃ اجابۃ اللہ ثم لبکاۃ خداوند اتو ایسا  
 آقا ہو کہ جس وقت بندہ شکایت اپنی بیخ و الم کی تیرے پاس لانا ہو تو ازراہ بندہ نوازی اوسو جواب دیتا  
 یعنی اے بندے میری مین حاضر ہوں تیری حاجت روائی کو شعر اذ انشکلی بالظلام یسجد اگوۃ  
 اللہ ثم ادناۃ خداوند اتو ایسا بندہ نواز ہو کہ جبوقت بندہ تیرا شب تار یک مین دست تضرع تیری  
 درگاہ مین بلند کرتا ہو تو اپنی لطف و کرم سے عزت و بزرگی عطا کرتا ہو اور اپنی قرب مین اوسو جگہ دیتا  
 قودی علیہ السلام انس بن مالک کہتا ہو جب حضرت سناجات سو فارغ ہو تو ایک آواز سے  
 آئی جانب پروردگار سو کہ گویند نظر نہ اٹا تا اور یہ اشعار جواب مین حضرت کہ پڑھتا تھا شعر لکبت عبد  
 وانت فی کفی + وکلا قلت قد علمناۃ حاضر ہوں اے بندہ میری تو میری پناہ مین ہو اور جو تونے  
 سناجات کی سب ہمنو سنی اور مطلع ہو تو شعر صوتک تشناۃ ملا لکبتی تحسب الصوت  
 قد سمعناۃ تیری آواز سن لی اے حسین ملائکہ مقرب مین ہمارے مشتاق ہیں پس کافی ہو وہ آواز تیری  
 کہ ہمنو اور ملائکہ فرستی شعر دعاک عندی یحول فی حجب + تحسبک الشوق قد سقوناۃ دعا تیری  
 اے حسین ہمارے پردہ ہاں قدرت تک پہنچی پس ہم تیری حاجت روائی کو لبس ہیں اور ہمنو پردہ  
 حجاب تیرے روبرو سوا ہوا شعر کو کھیت الیج بن جوانیدہ + حوصی لکما نقساۃ اے بندے  
 میری تیری خضوع و خشوع کا یہ حال ہمارے عبادت مین پہنچا ہوا اور ایسا حضور قلب سے  
 تو ہمارے عبادت مین مشغول ہوتا ہو کہ اگر ہوا تیرے اطراف سے گزری تو تو اے حسین بیہوش مین

کہ تیرے شعر سنائی بلا در غبۃ ولا در ہب + ولا حساب الی انا اللہ پس اب جو چاہ ہم سے  
 سوال کر بخوف و خواہش اور جیسا ب ہم تمہو عطا کر نیگے پس سنو مراتب اپنی آقا اور مولا حسین  
 بن علی علیہما السلام کہ حضرت موسیٰ بن عمران سے کس قدر ربی بین زیادہ تھو کہ حضرت موسیٰ کو  
 بڑا کوہ طور جواب نہ ملتا تھا اور تمہاری سید و آقا جس جاسنا جات کر تو تو پروردگار عالم کس شفقت  
 و نوازش سے جواب دیتا تھا کہ اے حسین تیری آواز کو فرشتہ مقرب ہمارے مشتاق ہیں آہ ہزار افسوس  
 وہی حسین آقا اور مولا تمہارا روز عاشورا جب نزعہ اشقیامین گہرا ہوا تھا تو کیسی کیسی کلمات  
 سخت و نہاری اوس مقبول باری کو کہتے تھے اگر خیال کچھ تو وہی رو نیکو کھایت کر تو ہین خبا نیہ  
 جب صبح غم و الم روز عاشورا نمود ہوئی تو فوج اشقیامستعد قتل فرزند رسول خدا ہوئی اور سیدنا  
 پروردگار ہوا اور خروش اُفْلُو الْحُسَيْنِ اُفْلُو الْحُسَيْنِ بلند کیا تو فرزند رسول خدا اپنا لشکر قلیل کو  
 لیکر اون لعینوں کو مقابل ہو اور حکم کیا کہ اگ خندق میں روشن کر دین تالین خون پر نہ آئے  
 فَظَرَوْا الْحُسَيْنَ اِلَى عَسْكَرِ عُمَوِّ بْنِ سَعْدٍ كَانَ السَّيْلُ يَمْوُجُ پس حضرت نے نظر کی طرف لشکر عمر سعد  
 کہ مانند دریا کو موج مارتا ہوا قَبْلُ الْقَوْمِ اَنْ يَّجُوزُوا حَوْلَ بَيْتِ الْحُسَيْنِ فَيَرَوْنَ الْخَنْدَقَ فِي  
 ظُهُورِهِمْ وَالتَّارُ تَضْطَرُّمُ پس اون کا فرون نے پہلو قصد خمیون کا کیا کہ لوٹ لین اور گور و دورا  
 توراہ پناہی اور دیکھا کہ خندق میں آگ شعلہ زن ہونا چار ہوئی فَنَادَى الشُّمُرُ يَا حُسَيْنُ اَتَجَلَّتْ  
 بِاللَّتْرِ قَبْلَ الْيَقَامَةِ پس شمر حرامی نے آواز دی کہ اے حسین شبابی کی تنو طرف آتش دوزخ کو سعاداً  
 مِنْ هَذَا الْكَلَامِ حضرت نے فرمایا یہ کون ہوا صاحب نے عرض کی یہ شمر ملعون ہے فَقَالَ لَهُ يَا بَنَ  
 رَاحِيَةَ الْمَعْزِ اَنْتَ اَوَّلِيَّهَا صِلِيْنَا حضرت نے فرمایا اے سپہ گلہ بان تو ہی اولی و منہ و ارش  
 جہنم کا ہے پس سلیم بن عوسجہ نے عرض کی کہ ارشاد ہو تو ایک تیر مارون اسو کہ تیر کی زد پر ہو فَقَالَ  
 لَا اَبْدُعُ بِالْفِتْنَةِ حضرت نے فرمایا میں حجت اسد ہوں نہیں چاہتا کہ شروع جنگ میری طرف سے  
 پر حضرت نے فرمایا کہ سنو تم میں تمہیں وعظ و پند کرتا ہوں یہ فرما کہ حضرت نے ایک خطبہ پڑھا راوی  
 کہتا ہے کہ ایسا کلام فصیح و بلیغ نسا تھا اور نہ پھر سنا بعد ازان فرمایا اَيُّهَا النَّاسُ فَيَكُونُ مِنْكُمْ مَنْ

اور اپنی نفس کو ملامت کروہل یصلح لکم قتلکم و اٹھنا کھڑی ہوئی آیا سزاوار ہو تمہیں قتل میرا اور تمہارے  
 حرمت میری اہل بیت کی اکتسبتکم ایامین نہیں ہوں نواسا تمہارا جو نبی کا اور نہیں فرمایا رسول  
 خدا نے مجھ اور میری بھائی کو ہذا سید اشباہ اهل الجنة یہ دونوں سردار جنان اہل بہشت ہیں  
 و یحکم الطلوع فی یسیر منکم قتلہ او ماکلہ استمکلتہ او یفصا صیر لحدہ وای ہوتے ہو یا میرے  
 کسی کو قتل کیا کہ عوض اوسکو مجھ کو قتل کرتے ہو یا کسی کو زخمی کیا ہو یا کسی کا مال لیلیا ہو یا شہریت میں تعمیر  
 کیا ہو پس کہیں جواب نہ دیا فقال الشمر لکھ اللہ اللہ ہو یعبد اللہ علی خوف پس شمر لعین بولا کہ یہ  
 شخص ایسی باتیں کرتا ہے کہ دین سے بیگانہ ہو جیسے بن ظاہر بولا کہ اے لعین تیرے درجی دین سے بیگانہ ہے  
 کہ ایسی کلمہ فرزند رسول دو جہان کو کتا ہو فسکت الحسنین ورجع الی عسکر حضرت خاموش ہو کر  
 پہاڑی شہر دمی عمرو بن سعد و قال اشہد وانی اول راکم پھر عمر سعد نے تیرے لشکر حضرت پر مارا اور  
 بولا کہ گواہ رہنا اس کو گروہ کوفہ و شام کہ پہلو اوس شقی نے تیرے لشکر حسین پر مارا ہو پس ایک دفعہ سب نے  
 تیرے لشکر حسین پر مارا کہ کوئی رفقہ حضرت سے باقی نہ رہتا کہ زخمی نہوا ہو اور ایک حدیث میں ہے  
 قتل فی ہذا الموضع خمسون رجلاً من اصحابہ کہ اوسی حملہ میں پچاس اصحاب حضرت کو شہید  
 ہوئے بعد ازاں ایک ایک دوسرے سے رخصت ہو کر جان فرزند رسول پر نشان کر نیلگا تو ہر کسی سے عرض میں  
 جان و جگر خفا ظہر ہر کا کوئی مونس و یار سوا عباس علمدار اور علی اکبر شبیہ امیر مختار کو باقی نہ رہا مگر  
 جب کہ جناب عباس گزر شہر اقدس پر کہا کہ میدان میں گھوڑیوں سے گری تو حضرت بیتاب ہو کر دوڑے  
 اور رو رو کر فرماتے تھے و احاکا و احاکا الان انکسر لحمی و قلت جلیتی ہاے اے مہمانی میرے  
 ہاے اے عباس علمدار تمہاری مریضی کمر حسین کی ٹوٹ گئی اور راہ چارہ مسدود ہو گئی و بکی بکاؤ شد  
 یہ کہتے تھے اور ڈھانچے مار مار کر روڑے اور کچھ اشعار مریضہ عباس میں پڑھتے تھے وہ مریضہ یہ ہے شعر  
 لحنی علی العباس لما ان دنی الخوات یقلبہ الاخوان افسوس اے حسین جدائی عباس  
 کہ جب پانی نیر فوات پر بادل محزون گیا شعر قاراد شرب الماء قال لفسیدہ و احسن تالسید الظم  
 پس پیاس کی شدت سے چاہا عباس نے کہ پانی پیے کہا اپنی دلیلیں کہ افسوس اے عباس تو پانی پیے

اور بہائی حسین تیرا تین کا پیاسا رہو شعر عکاف الشرب من الفوات ولم یمل + وجداً لوجده  
 اخیاء والاخوان ہینکد یا پانی اوس وفا دار تو اور تین دن کو لب خشک اپنی تر نہ کیو جب میری لب  
 خشک عباس کو یاد تو شعر تھقی علی العباس اذ حاطوا بہ من کل فج اقبلوا و مکان افسوس  
 اسی حسین تنہائی اور بیکسی عباس پر جب وقت اشقیاء چار طرف سے او سپر نرغمہ کیا شعر حاطوا بہ  
 واستفردوا و توفوا + قرباً ملاً ہا قاصد السوان نرغمہ کیا عباس پر تنہا جان کر اور  
 نکر ہو کر مگر کیا اوس در حالیکہ مشک بہر کر وہ دلاور اطفال تشنہ کام اور اہل حرم کو لیو لانا تھا شعر  
 فعلاہ رجساً انہ بحسارہ + قطع الیمین بمشرقی یماثی پس عذاب ہو اوس شقی پر جس نے میرے  
 قوت بازو کا دست راست شمشیر بانی سو کاٹ ڈالا شعر و دناہ اخو حو بہ فی داسیہ + حتی زک  
 یعو ملہ المیدان آخر ایک شقی تو ایسی ضربت سے عباس پر لگائی کہ وہ بہائی میرا پشت زین سے  
 زمین پر کر شعر یا افضل الشہداء یا بن المفضل صلی علیک اللہ کل اوان او افضل  
 شہیدان او فرزند علی مرتضی رحمت بھیجو خدا تجھے ہر لمحہ ہر آن شعر واللہ تلک مصیبہ لم الشہداء  
 الا اذا درجت فی الکفان او بہائی عباس واسد تیر ہی مصیبت واق وہ مصیبت ہو کہ اوس  
 تادم مرگ حسین نہ ہو لو گا روی لما قیل العباس ندفع الوجل علی الحسین منقول ہے  
 کہ حضرت تو مصیبت میں اپنی برادر عکسار کی رو رہی ہو کہ ناگاہ حضرت کو لیکہ و تنہا پا کر اون لعینوں  
 حملہ کیا فلما نظر ذلک نادى جب حضرت نے یہ اونکی سچائی مشاہدہ کی آواز باستغاثہ بلند کی اور  
 فرمایا یا قوم اما من یجیر یجیرنا یا ہ کوئی پناہ دینو والا کہ فرزند رسول کو پناہ دو اما من یغیث  
 یغیثنا اما من یطیب یطیبنا یا ہ کوئی فریاد رس کہ ہماری فریاد کو پونچھو یا ہ کوئی طلبہ کار  
 کہ جگر گوشہ ہمیر کی ایسی بیکسی میں یاری کری اما من خائف من العذاب فیدب عتاً یا ہ  
 کوئی خدا پرست کہ عذاب قیامت سے ڈری اور شر اعدا کو ہم سے دفع کری اور علی اٹھو شدت تشنگی  
 گو دین بیہوش تو اوس دکان کو فرما تو اما من احد یا بینا شرباً من الماء لهذا الطفل فائتہ  
 لا یطیق الظماء یا کوئی ایسا ہو کہ تھوڑا سا پانی لاکر میری اس بچہ شیر خوار کو پلاؤ کہ یہ معصوم

دودن سے پیاسا ہوا ب پیاس سو جان بلب ہو پس علی اکبرؑ شکل پیغمبرؐ کو کہ سن شریف اوس امام  
 زاد کو کا شہرہ بر سکا تھا عرض کی یا ابنا کا فداک رُوچی انا ایتک بالماء یا سیدہ فی ای بابا خدا  
 جان اکبر کی تمہارے فرماؤ تو میں پانی لاؤں حضرت فرمایا ایشی ببارک اللہ فیک جا ای فرزند خدا  
 تیرے اور اسی میں برکت دی وہ صاحبزادہ ایک ڈوچی لیکر جانب فرات روانہ ہوا اور اون کفار کو نصرت  
 شمشیر ہٹا کر وہ دوچی بہر کو خدمت حضرت میں لا کر عرض کی یا ابی الماء لمن طلبت ای بابا پانی اصغر  
 کو لیو نکا تھا حاضر و شاق اخی وان لقی شئ فصباہ علی فانی واللہ عطشان پہلو تو پانی میرے  
 چھوڑ بہائی اصف کو پانی اگر کچھ بچ تو میرے بدن پر چڑک دیجئے واسد ای بابا میں بھی بہت پیاسا ہوں  
 جناب امام حسینؑ یہ سخن علی اکبرؑ سنکر بہت روڑی اور اصف کو زانو پر بٹھایا اور ڈوچی کو اوس کو لب خشک  
 کو پاس لیگئے پس اصف فرنگین شمس کو ہلین فلما هم الطفل ان یشرب انا ستم ستموہ  
 فوقع فی حلق الطفل فذبحہ قبل ان یشرب من الماء شیئا آہ جوین چاہا اوس بچہ رو  
 کہ پانی پیو کہ ایک تیرے زہر آؤد حلق اصف پر لگا کہ وہ بچہ گو دین باپ کو ترپو لگا اور ترپ ترپ کر مر گیا اور  
 ایک قطرہ پانی کا نہ پنیو یا فکی الحسین ودعی الوکلاء من یدہ حضرت بواختیار نعرہ مار کر رومو اور  
 ڈوچی زمین پر پھینک دی اور جانب آسمان نگاہ کر عرض کی اللھم انت الشاھد علی القوم  
 قتلو أشبہ الخلق بکیتک رسول اللہ خداوند او گواہ رہنا کہ ان گروہ اشقیاء قتل کیا میرے  
 ایسے بچے یا سیکو کہ ہم شکل پیغمبرؐ تھا خدایا میرا اصف تیرے نزدیک ناقہ صالح کو کم نہوگا خداوند ان  
 کنت حبست عنا النور فاجعل ذلک لما هو حیوانا اگر اس وقت تو مناسب نہیں جانتا  
 امداد ہماری تو ان سب زار و نکو سوجنے یا دتی ثواب کا گردان میری یو بعد از ان یہ اشعار ماتم اجماع  
 پر ہو شعروا للہ ما لئ ایتس بقدر قتلکم + الا البکاء وقرع السین من تدم والد بعد تمہاری  
 شہادت کوئی مونس و یار حسین کا نہیں رہا سوا میاشک حسرت گراؤ اور دندان تاسف پیسو کو  
 شعروا لا ذکرت الذی ابدی الزمان لکم + الا جرت ادعی مژو جہ بدمی اور جب  
 مجھے یاد آتی ہیں وہ مصائب تمہاری جو ہاتھ سے زما نیکو تھیں ہو بچو کہ یوں پیاسا سانی میرے اس ظلم



و ستم سو مارو گئی و اختیار اشک خون آمیزہ لکھو نسو میری روان ہو تو میں روایت نوزدیم  
 دنیا جبریل کا حسین کو میوہ جنت پہرانا بچہ آہو کا پھر شہادت جناب علی اکبر  
 اور کلنا جناب زینب کا خیمہ سو ابن شہر آشوب فی صن بصری اور ام سلمہ سو روایت  
 کی ہو کہ کما ات الحسن والحسين دخلوا على رسول الله وبين يديه جبرئيل يعني اكرز  
 حسين رسول خدا کی خدمت میں آؤ اور جبریل او سو وقت کچھ وحی الہی لاؤ تو جبریل اید و کان  
 لاہ یستھانہ بالحيۃ الکیلی اور اکثر جبریل بصورت وجہ کلی نازل ہو تو حسین ان میں  
 وجہ کلی جانگو و میں جبریل کی جانیے اور واسن و استین میں جبریل کو ڈھونڈو لگو رسول خدا فی جا  
 کہ حسین کو جبریل کی گود سو اوتالین جبریل فر عرض کی یا رسول اللہ انہیں بچین نہ کہی حضرت  
 بولا براخی مجھو شرم آتی ہو کہ یہ فرزند گستاخانہ تمہاری گود میں جانیے جبریل فر عرض کی یا رسول  
 اللہ یہ وہ برگزیدہ خدا ہیں کہ جب والدہ بزرگوار انکی کینر خاص پروردگار فاطمہ اطہر مالک محشر چکی  
 بیستی میں سست ہو کر سوجاتی ہیں اور یہ شاہزادی ہوگ سو رو تو میں تو حکم خالق کون و مکان مجھے  
 یون ہوتا ہو کہ ای جبریل جلد زمین پر نازل ہو کہ کینر خاص ہماری سوتی ہو اور حسین فرزند رسول خدا  
 بیچین ہیں اور رو تو میں او کو جو کو ہلا تا وہ آرام کریں اور فاطمہ بیچین نو پس یا حضرت جنگی گمواہ  
 جنسانی اور چکی پیسنے کی خدمت مجھو ہو وہ میری گود میں بیٹو تو کیا مضائقہ لیکن یہ ڈھونڈتے  
 کیا ہیں میری آستین میں حضرت بود کہ یہ تمہیں وجہ کلی جانیے ہیں اور وجہ کلی کا معمول ہو کہ  
 جب سفر سوتا ہو تو انکو لیکو کچھ تحفہ ضرور لاتا ہو فجعل جبرئیل یومی بیدہ فحو السماء کالمنازل شیئا  
 پس جبریل نے جانب آسمان ہاتھ بڑایا جیسے کوئی چیز لیتا ہو فاذا فی یدہ ففاحۃ و سفر جلد  
 و درنگانۃ فی الفور جبریل نے ایک سیب اور ایک ہی اور ایک انار لیکر حسین کو دیا وہ صاخر آد  
 لیکر بیت شاد ہو تو پس اون ہو ونگو سب بزرگوار نوش فرماؤ تو گرتوڑا سا چھوڑ دیو تو پھر وہ بیو  
 بر سر اون جو جسم اصلی پر ہو جاتی تو جب جناب رسول خدا فی انتقال فرمایا تو وہ انار غائب ہو گیا اور جب  
 جناب امیر نے رحلت فرمائی تو وہ بھی بھی غائب ہو گئی لیکن وہ سیب باقی رہا تا سرکہ کر بلا جب

غلبہ تشنگی امام مظلوم پر زیادہ ہوتا تھا تو حضرت اوس سب کو سونگھتے تھے تو تشنگی کم ہو جاتی تھی تا آنکہ  
وقت سفر خلد حضرت فرما دیا اور صاحب کتاب روضہ فز و ذکر کیا ہے کہ ایک اعرابی بچہ آہو لیکر  
خدمت رسول خدا میں آیا اور عرض کی یا حضرت یہ بیٹو شکار کیا ہے اور حسین کو لے کر بطریق ہدیہ لایا ہوں  
حضرت فرما لیلیا اور واسطے او سکودعا یخری فی ذَا الْحَسَنِ وَاقِفْ عِنْدَ جَدِّہِ فَوْعَبَ لَیْسَا  
فَاَعْطَاہُ النَّبِیُّ اِیَّاکَ ہا پس جناب امام حسن اوس وقت حاضر ہوا و ہون فرغت کی رسول خدا  
وہ امام حسن کو دیا ایک ساعت نہ گزری تھی کہ امام حسین نے آگے بچہ آہو امام حسن پاس دیکھا تو بولا  
یَا اَخِی مَنْ اَعْطَاكَ اِیَّاکَ ہا اسی بانی یہ بچہ آہو ہمیں کس نے دیا ہے فَقَالَ اَعْطَانِیْ جَدِّیْ رَسُوْلُ  
اللّٰہِ وہ بول رہے ہیں یہ بچہ ہمارے نانا نے دیا ہے جناب امام حسین یہ سن کر رسول خدا کی پاس آئے اور عرض کی  
یَا جَدُّ اَنَا اَعْطِیْتُ اَخِیْ خَشْفَةً یَلْعَبُ بِهَا وَلَمْ تَعْطِنِیْ مِثْلَہَا کیونکہ نانا بانی حسن کو تو سچہ آہو دیا  
کہ وہ کیلے ہیں میں نے دیا وَجَعَلَ لَکَیْزَہُذَ الْقَوْلِ عَلٰی جَدِّہِ اور بار بار یہی کہتے ہو کہ وہ نانا آپسے ہائیکو  
کو سچہ آہو دیا اور مجھ کو دیا اور حضرت خاموش ہو کہ حسین کو کیا جواب دے لیکن کلمات تسلی و تشفی فرماتے ہو کہ وہ  
نہ ماتے تو حتیٰ اُن تک کہ آخر کو حضرت امام حسین کی آنکھوں میں آنسو بہا آئے اور ارادہ روئیکہ کیا حضرت سلامتی  
سخت تر دو ہو کہ کیا کریں کہ دفعہ غل مروارہ مسجد میں بند ہوا کہ لوگ دیکھنے لگے فَاِذَا اُظْهِیْہُ وَسَمِعَ خَشْفَہَا کہ ایک  
ہرنی اپنا سچہ لے چلی آتی ہو مِنْ حَلْفَہَا ذَنْبٌ یَسُوْرُہَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اور پھر اس کو ایک بیٹریا ہے کہ اسے  
رسول خدا کا لانا ہے جب یہ بونچی خدمت جناب رسول خدا میں تو زبان فصیح سے عرض کر لگی اسے رسول خدا میرے بچے  
ایک صبا دیکھ لایا اور یہ میرے پاس آتی تھیں اسی شاد تھی ناگاہ سنی میں آواز اٹھائی کہ کیا اوس شاعر نے کیا  
عَمَلًا لَّحَشْفَکَ اِلٰی النَّبِیِّ اسے ہرنی جلد خدمت رسول خدا میں بھجوا دیکو پہنچے لَا اَنْ اَحْسِنَ وَاقِفْ  
عِنْدَ جَدِّہِ وَقَدْ هَمَّ اَنْ یَّتِیَّ اس واسطے کہ حسین محبوب ہمارے جیب کا مچلا ہوا بچہ آہو کہ لے آگئے ہوں  
آنسو بہا نانا کو پاس کھڑا ہو اور چاہتا ہے کہ روئے و اللہ لکھے یَا جَمِہَا قَدْ رَفَعُوْا رُؤُسَہُمْ عَنْ صَوْبِ  
الْعِبَادَةِ اور تمام ملائکہ نے عبادت موقوف کی اور عبادت خانوں سے سربراہ نکال دیں فَلَوْ کُنِیْ الْحَسَنِ  
لَکُنْتُ لَیْسًا ہا پس اگر حسین روئیکہ تو تمام ملائکہ حسین کو روئیں روئیں گے وَتَمَحَّتْ قَائِلًا یٰہُو

اور یا رسول اللہ سنا میں کہ بارگاہِ ہفت ذیہ کما اسرعی یا غوالہ قبل جویان دموع الحسین  
 علی خدہ جلد پہنچا ہر فی قبل روان ہونو اشک حسین کو رخساروں پر پس اگر تو جلد نہ پہنچا  
 سَلَطْتُ عَلَیْكَ هَذَا الذِّئْبُ یَا كَلْبُ مَعَ خَشْفِكَ تَوْسَلُطُ کِیَا ہنوی پھر اس بیٹے کو کہ کہا گیا  
 تجھے مع پھر کو پس حاضر ہونی میں وَقَطَعْتُ مَسَافَةً بَعِيدَةً لَّكِنُّ لِحَوِیْتُ لِي الْأَرْضُ أَوْسَا  
 دور و دراز کو قطع کیا سینے لیکن حسین بہت پیارے خدا کو ہیں کہ جا بجا سوز زمین سمٹی میرے لیے  
 اور ایک آن میں یہاں پہنچی میں وَأَنَا أَحْمَدُ اللَّهُ رَبِّي عَلَى أَنْ جُنْتُكَ قَبْلَ جَوَايَا دُمُوعِ  
 الْحُسَيْنِ عَلَى خَدَّيْهِ اور میں شکر کرتی ہوں خدا کا کہ میں پہنچی اور حسین رونے پناؤ پس آواؤ  
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی اصحاب سے بلند ہونی وَدَعَا اللَّيْلُ لِلْغُرَاكِ بِالْحَبِيرِ  
 اور جناب رسولیٰ اوس ہر فی کو لہو دعا و خیر کی اور جناب امام حسین خاصہ رب المشرقین  
 شاد و خرم ہو کر وہ چھ لیا وَآتَى بِهِ إِلَى آيَةِ الْوَهْرَاءِ فَسَرَتْ بِذَلِكَ سُورَةً عَظِيمًا اور جو  
 خوشی اپنی مادر محترم فخریم کو پاس لائی وہ جناب ہی نہایت شاد ہو میں اور سجدہ شکر بجا لائیں  
 پس اسی حضرات اب مقام سہینوا اور خاک اویانیکا ہی ہزار افسوس وہ حسین جسکو ذرا مال سے  
 یہ تلاطم ہوا تھا کہ فرشتو عبادت خدا چہوڑ کر مستعد گریہ ہوئے تو آہ وہی پیار رسول کاروز  
 عاشور اکبھی نعشہا و انصار پر روتا تھا اور کبھی نعشہا و اقربا پر جاکر موتا تھا اور کبھی نعشہا و  
 دیکھ کر زار زار روتا تھا اور فرماتا تھا وَأَحْكَأَ وَأَعْبَسَا لَا بَاؤُ بِهَاتِي مِيرَی بَاؤُ عِبَاسِ میرے  
 اور کبھی نعشہا قاسم کو پامال سم اسپان دیکھ کر بے قرار ہوئے تو اور کبھی دخترانِ فاطمہ کو سمجھاؤ  
 کہ ناگاہ اوسی حال میں اونکا پارہ جگر ہم شکل پیغمبرِ عازمِ شہادت ہوا پس ایک اور میر غم جگر  
 امامِ مہم کو پار ہوا شیخ مفید شاد میں لکھا ہے کہ جب اکبر عازمِ جہاد ہوئے تو دَفَعَ الْحُسَيْنُ سَيْبَتَهُ  
 لِحَوَالَتِهِ وَحَضَرَتْ فِي مَنَابِہِ ہو کر ریش مقدس جانبِ آسمان اوٹھا کر عرض کی اللَّهُمَّ اِنَّكَ  
 عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ فَقَدْ بَرَزَ لِيَمِّمْ عَلَامٌ أَشْبَهَ النَّاسِ خَلْقًا وَخَلْقًا وَمَنْطِقًا بِرَسُولِكَ  
 خدا یا گواہ رہنا تو اس قوم کو ظلم پر اب جاتا ہو انکی طرف وہ شخص جو شبیہ ترین مردم ہی سیرت

و صورت و گفتار میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے و گنگا ادا اُشْتَقْنَا اِلَى بَيْتِكَ نَظَرًا اِلَى  
وَحَبِيبِكَ خدایا جب میں مشتاق زیارت رسول خدا ہوں تاہم تو اپنی پارہ جگر علی اکبر کی طرف دیکھتا ہوں  
خداوند ان اشقیاء کی جمعیت کو پر گندہ کرا اور برکات زمین ان سے باز کر کہ فَاِصْحَبْهُمْ دَعُوْا لَيْلَةَ نَوَا  
تَمَّ عَدُوْا اَعْلَيْنَا يَفَا تَلُوْنَا پس پہلوان کافرون نے ہمیں بلایا کہ نصرت کریں گے ہم تمہاری جب  
آیا میں تو انہوں نے عداوت کی اور قتل پر میری حکمرانی ہو غرض علی اکبر پر روضہ کور و تاج پور کر  
سوئی کفار روانہ ہو کر میرے خرام زادہ کی قبر پر شجرائے علی ابْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلِيٍّ وَ بَيْتِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ  
بِالْكَلْبِيِّ تَمِیْن ہوں علی اکبر فرزند حسین بن علی کا قسم بخانہ کعبہ ہم ہیں سزاوار اور محق تر رسول خدا  
قربت میں شعرو اللہ لَا يَحْكُمُ فِينَا ابْنُ الدَّاعِي اَطْعَمَكُمْ بِالْوَشْمِ حَتَّى يَبْتَلِيْ و اسد ہم محکوم حرام زادہ  
نہوں گو یعنی یزید حرام زادہ ہوا ہم اوسکی معیت نہ کریں گے اور مار و ننگا میں تمہاری سینوں میں نیزہ اپنا  
اوس وقت تک کہ دو ماہ و چالیس روز میرا شعر اَصْرِيْكُمْ بِالْكَسِيفِ اَحْمِيْ عَنْ اَبِيْ هَضْرَبٍ عَلَامَ هَا شَيْءٍ  
تو جی قتل کروں گا تمہیں تلوار سے در حالیکہ میں حمایت کروں والا ہوں اپنی پیریز گوار فرزند رسول خدا کی  
جانب سے مانند قتل کروں چنان ہاشمی و عربی کو پس اوس شجاع ابن شجاع تین دن کو ہو کر اور پس  
نہ ایک سو دس کافر فی النار کیو شتم رَجَعَ اِلَى اَبِيْهِ وَقَدْ اَصَابَتْهُ جَوَاحِثٌ كَثِيْرَةٌ پھر علی اکبر  
خدمت حضرتین آؤ اور جسم شریف بہت مجروح ہوا تا اور خون جاری تھا تصور کیجئے کہ کیا حال  
ہوا ہو گا حضرت کا یہ حال فرزند دیکھ کر خدا یہ حال شیو کا کسی با پ کو نہ کہامی جو جناب امام حسین نے  
دیکھا اور عرض کی علی اکبر نے يَا اَبَتِ الْعَطَشُ قَدْ قَتَلَنِيْ وَ ثَقُلَ الْحَدِيْدُ اَجْمَعِدْنِيْ اُمِ يَا اَبِيْ  
شدت مجھ مارے ڈالتی ہو اور گرانی آہن مجھ پر دیتی ہو فَعَلَّ اِلَى شَرَبٍ مِّنَ الْمَاءِ سَبِيْلٍ پس امی یا ابا  
تھوڑا پانی ہو سکتا ہو کہ میں اپنی خلق خشک کو تر کروں فَبَكَى الْحُسَيْنُ وَقَالَ يَا بَنِيَّ اَعُوْا عَلٰى  
تَحْمِيْدِ عَلِيٍّ وَ عَلٰى اَنْ تَدْعُوْهُمْ فَلَا يَجِيْبُوْكَ پس حضرت بہت بیتاب ہو کر روڑے اور فرمایا اَفْرِغْ  
بہت دشوار ہو رسول خدا اور علی مرتضیٰ پر اور مجھ پر کہ تو فریاد کرو اور میں تیری فریاد کو نہ پہنچوں یعنی  
تو پانی مانگو ای پارہ جگر اور تجھ کو پانی نہ پلا سکوں پھر فرمایا يَا بَنِيَّ هَاتِ لِيْ سَكَتَكَ فَاَخَذَ بِلِسَانِهِ

فَهَضَّهٗ اِسِيَّارَهٗ جُكْرًا عَلٰی الْكَبْرِ فَاَهْوَنَ تِيْرِيْ بِبِاسٍ بِرِزْبَانٍ خَشَكٍ اِبْنِيْ بَاهِرٍ كَالْحَبِ  
 زْبَانٍ اِبْنِيْ الْكَبْرِ فَاِبَاهِرٍ لِّكَالِيْ حَضْرَتٍ فِىْ اِبْخَرٍ دِهْنٍ تَشْنَعُ سَوِيْكَرُ زَبَانٍ الْكَبْرِ كَوْچُو سَا اَلَا حَضْرَتٌ هٰى  
 تَوْتِيْنِ دُنْكَو پِيَّاسُو تُو تَرَاوَتِ زَبَانِ حَضْرَتٍ مِيْنِ كَمَا نِ تَهِيْ پَرِ اَنُكُو تَهِيْ دِهْنِ الْكَبْرِ مِيْنِ دَمِيْ اَوْرِ مَيَا اَزْجِ  
 اِلٰى قَتْلِ عَدُوِّكَ پَرِ جَا اِيْ الْكَبْرِ وَشَمْشُوْنِ سَوِيْزْنِيْكَو اَكْبِيْ يَقِيْنِ هَمَّ مَجْهُوْ اِيْ نُوْظَرِ سِيْرِيْ كُو تُو مِيْدَانِ سَمَّ  
 جِيْتَانِهٖ پَرِ يَكَا مَكْرُ سُوْلُ خَدَا تَجْهُوْ اِيْ سَا سِيْرَابِ كَرِيْكَو كُو تُو پَرِ بِاسِ اَنُكُو گَا پَسِ پَرِ اَزْ الْكَبْرِ مِيْدَانِ مِيْنِ دُنْكَو  
 اَوْرِ تُو شَقِيْ پَرِ اَوْسِ تِيْنِ دُنْكَو پِيَّاسُوْنِ مَارُو تَمَّ صَوْبُ مُنْفَعِدِ بْنِ مَسْعَدِ الْعَبْدِيْ لَعْنَهُ اللّٰهُ عَلٰى  
 مَسْفُوْقٍ رَا سِيْهِ وَهٖ صَا جَزَاوَهٗ تِيْنِ دُنْكَو پِيَّاسَا اَزْ مِيْنِ شَغُوْلِ تَهَا كُو مُنْقَذِ بْنِ مَرِهٖ عَجْدِيْ لَحِيْنِ سَمَّ  
 كَمِيْكَو هَمَّ اَكُو اَكْبِ تَلُوَارِ سَرِ عَلٰى الْكَبْرِ پَرِ مَارِيْ كُو سَرِ الْكَبْرِ كَا قَتْلُ هُوْ كِيَا تَمَّ اَعْتَقَ قَوْسَهُ فَاَحْتَمَلَا اَلْهُوْسُ  
 اِلٰى عَسْكَرِ الْاَعْدَاۤءِ صَدْمَهٗ ضَرْبِ سَوِيْ الْكَبْرِ كَوْچُو عَشِ اَزْ لُكَو بَا مِيْنِ كُو رِيْ كُو دُنْيِيْنِ لُكَو پَسِ كُو پَسِ  
 كُو رَا اَوْسِ مَظْلُوْمِ كَالشُّكْرِ كَفَارِ مِيْنِ دُنْكَو سَا قَطَّحُوْا زَبَا اَزْ بَا پَسِ اَوْنِ سِيْرَمُوْنِ فِىْ فُرْصَتِ  
 پَا كُو بَارَهٗ جُكْرِ حَضْرَتِ كُو تَلُوَارِ وُنِ سَوِيْ كَمْرُوْ كُو مَكْرُوْ كِيَا جَبِ رُوْحِ اَوْسِ صَا جَزَاوِيْ كُو قَرِيْبِ مَسَارِقَتِ هُوْچِيْ  
 بَا اَوْزِ بَلَنْدِ حَضْرَتِ كُو پَكَارِيْ يَا اَبْنَاۤءَ اَدْرِ كُنِيْ اِيْ يَا بَا اَكْبَرِ فِىْ جَانِ اَبِ پَرِ فَا كِيْ جَلْدِ خَبْرِ لُو اَوْزِيْهِ جَزْبِ كُوَارِ  
 تَشْرِيفِ لَا فُوْهِيْنِ اَوْرِ اِيْسِيْ جَامِ سَوِيْ سِيْرَابِ كِيَا مَجْهُوْ كُو پَرِ بِاسِ اَنُكُو گَا فَصَّاحُ الْحُسَيْنِ وَقَالَ  
 قَتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا قَتَلُوْكَ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ فِىْ اِيْسَا اِيْكَ نَعْرَهٗ مَارَا كُو زَمِيْنِ كَرِ بَلَاكَ اَبْنِ كُنِيْ اَوْرِ فَرِيَا  
 خَدَا قَتْلِ كَرِيْ اَوْسِ قَوْمِ كُو كُو مَضُوْنِ تَجْهُوْ قَتْلِ كِيَا اِيْ الْكَبْرِ اِيْ نُوْظَرِ سِيْرِيْ اِيْكَ رَاوِيْ كَمَا سَهْمِ كُو كَسِيْ  
 صَدْمِ مِيْنِ هَمُوْ فَرْزَنْدِ سُوْلِ خَدَا كُو مُنْتَشِرِ اَحْوَا سِ پَنِيَا اَكْرَجِ بِهَشَكِ بِمِيْثِرِ بَارَهٗ جُكْرِ سُرُوْرِ كُو رِيْسِيْ  
 كَرِ مِيْنِ پَكَارِيَا اَبْنَاۤءَ اَدْرِ كُنِيْ تُو دِيْ كِيَا هَمْنِ كُو هُوْشِ وَحُوَا سِ حَضْرَتِ كُو مُنْتَشِرِ هُوْ كُو وَجَاعُوْا اَلْكَلْبَ  
 عَلٰى نَفْسِهِ حَتّٰى عَشِيْ عَلَيْهِ اَوْرِ اُوْ حَضْرَتِ نَفْسِ پَرِ اَوْرِ بِمِيَا بِهُوْ كُو گَرَا دِيَا اِيْ كُو نَفْسِ مَجْرُوْحِ  
 اَكْبَرِ پَرِ اَوْرِ بِهُوْشِ هُوْ كُو خَدَا يِهٖ حَالِ فَرْزَنْدِ كِيْ سُوْنَدِ كَمَا وُجُوْ فَرْزَنْدِ سُوْلِ خَدَا فِىْ دِيْ كَمَا جَبِ عَشِ سَمَّ  
 اَفَا قَهٗ هُوَا تُو مُسْلَسِلِ اَنُوْ چَشْمِهَا يِ مَبَارَكِ سُوْرُوَانِ هُوْ كُو فَا خَدَا سِ وَكَدِهٖ وَوَضَعَهٗ فِىْ  
 جُجْرِهٖ پَسِ حَضْرَتِ فِىْ سَرِ عَلٰى اَكْبَرِ كَا گُو دِيْنِ رَكْمَا اَوْرِ چَهْرَهٗ هَمَّ شَكْلِ بِمِيْثِرِ سَوِيْ خَاكِ وَخُوْنِ پُوْچُو تُو تُو

اور رو رو کر فرمے تو قتل اللہ ہو گا قتلک قتل کرے خدا اوس گروہ کو جسے تجھو قتل کیا ایفرزند  
 میری یا نبی علی اللہ یا بعدک اھلک اویٹھ میری یا ہارہ جگر میری یا کبر خاک اس دنیا اور زندگانی  
 دنیا پر کہ تو جوان مر جاو اور میں ضعیف بعد تیری جتیار ہوں راوی کہتا ہے کہ گائی اظھر الی اموات  
 حُرَجَتْ مِنْ فُسْطَاطِ الْحُسَيْنِ سُرْعَةً كَأَنَّهَا الشَّمْسُ الظَّاهِرَةُ دیکھا میں کہ ایک بی بی شہل  
 خورشید درخشان خیمہ حسین سے سر و پا برہنہ نکل کر جانب قتل گاہ دوڑی وہی تنادی بالویل  
 والنبور و تقول وہ فریاد دلاویلا و اٹھوراہ کرتی تھی اور کہتی تھی یا حبیبک یا ثمرۃ کوا ادا یا کوا  
 عینک یا ای حبيب میری یا ای میوہ دل یا ای نور چشم میری تجھو پیاسا شہید کیا فجاءت  
 وانکبت علیہ پس روتی ہوئی اگر وہ لعش اکبر پر گر پڑی جناب امام حسین اوس بی بی کو  
 سمجھا کہ خیمہ میں لیگنے پوچھا میوہ کون ہے جو خیمہ سے بیتاب ہو کر باہر نکل آئی فقیل ہی ذلت  
 بنت علی کہا لو کون ذیہ زینب ہو بی علی اور فاطمہ کی بیتاب ہو گئی ماتم اکبر میں اور اپنی پردیکا  
 خیال نہ رہا روایت بیستم ثواب پانی پیکر لعنت کر فیمن امام حسین کو قاتلون پر  
 اور بیان محبت رسول خدا با امام حسین اور خبر دنیا اول حضرت کسانہ  
 شہادت اون حضرت کو اور باعجاز دوزہ پلانا رسول خدا کا امام حسین کو  
 اور تشنگی امام اور شہادت علی اصغر اور رخصت امام حسین اور شہادت  
 اور باقی رہنویں لعش کو بیکور و کفن کتاب آمالی میں داؤد رقی سے منقول ہے کہ میں مت  
 جناب صادق میں حاضر تھا کہ حضرت فی پانی نوش فرمایا فاعوذت عینک یا اللہ موع وقال  
 پس حضرت کی آنکھو میں آنسو بہا اڑو اور فرمایا خدا لعنت کرے قاتلان حسین پر پھر فرمایا جو میں بعد  
 پانی پیو کر میری جذبہ مظلوم امام حسین کو اور او کو اہل بیت کو یاد کرے اور حضرت کو قاتلون پر لعنت  
 کرے خدا لاکھ حسنہ اوسکو نامہ عمل میں لکھتا ہے اور لاکھ گناہ اوسکی محو کرتا ہے اور لاکھ درجہ واسط  
 اوسکے بلند کرتا ہے اور گویا کہ لاکھ بندہ راہ خدا میں اوسنی آزاد کیو اور روز قیامت کو بادل  
 خشک محسوس ہوگا اور حرارت تشنگی سے محفوظ رہیگا اور طبری فی طائوس یانی سے روایت کی ہے

إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ إِذَا اجْلَسَ فِي الْمَكَانِ الْمَطْلُومِ يَهْتَدِي إِلَيْهِ النَّاسُ بَيْنًا وَبَيْنًا حَبِيبُهُ  
 وَخَوَّاهُ يَغُوجُ بِأَمَامِ حُسَيْنٍ مَكَانَ تَارِيكِ مِنْ شَيْءٍ تَوَلَّى أَيْسَارًا أَيْسَارًا نَوْرُ بَيْتَانِي مَبَارَكٍ سَوَاءٌ كَلِمَتُهُ  
 سَوْسَاطِهِ هُوَ مَا تَمَّا كَلِمَتُهُ لَوْ كَلِمَتُهُ بِيَانِ حَضْرَتِ تَشْرِيفِ كَتَمْتُهُنَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ  
 كَثِيرًا مَا يَقْبَلُ حَبِيبُهُ وَخَوَّاهُ اسْوَاطُهُ كَلِمَتُهُ رَسُوْلُ خَدَائِشَانِي انور اور گلو می اقدس کر بوس  
 لیتے تھے وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ الْحُسَيْنُ يَوْمَ الْجَدَّةِ لِمَا لَقِيَ الْخَوَّاهُ أَوَّلَ رَوَايَةٍ مِنْهُ أَنَّ كَلِمَتَهُ  
 جَنَابِ رَسُولِي رَفِزْدَنْهُرِ الْكَلِمَةِ عَزَائِنِ كَبُوسِي لَيْتِي تَوَكَّلْتُ أَمَامَ مَظْلُومٍ فُيُوحِيهَا أَيْمَانًا كَيْفَا بَعَثَ  
 كَلِمَتُهُ أَيْسَارًا سِيرَتُهُ كَلِمَتُهُ قَبْلِي رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ بِيَانِ حَضْرَتِ مَيْسَاخَتِهِ رُوِي وَأَوْفَرَايَا  
 بَيْتِي أَقْبَلَ تَوَضَّعَ السُّيُوفُ بَيْنَكَ أَوْفَرِزْدَنْ سِيرَتِهِ سَلِيْمِيْنَ جَوْتَا هَوْنِ كَلِمَتُهُ اِسْمِي جَاسْتَرِ  
 حَلَقِ نَارِزِنِ تِيرَا خَجَرِ ظَلَمٍ وَتَسْمِ سَوَكَا نَا جَانِگَا بِيَسِ كِيُو نَكْرَه رُوْنِيْنَ كَلِمَتُهُ جَسْكَوْمِيْنَ اَتَا بِيَارِ كَرُوْنَ  
 اَسْتِ جَفَاكَارِ اَوْ سَوَكَا بِيَا سَاقِلِ كَرُو قَالَ الْحُسَيْنُ يَا جَدَّةُ أَقْبَلِي قَالَ بِيَانِ اَعْرَضَ كِي  
 حُسَيْنِ كَلِمَتُهُ جَدِ بَزْگُو اَزَايَا مِيْنَ قَتْلِ كِيَا جَاوَلْگَا حَضْرَتِ فُيُوحِيهَا اِيْمَانِ اَوْ سِيرَتِهِ رَاحَتِ دِلِ تَو  
 قَتْلِ كِيَا جَانِگَا قَالَ لَا تِي ذَنْبِي قَالَ يَا بَيْتِي اَنْتَ بَعْصُومٌ مِيْنَ اَلْخَطَايَا وَلَكِنْ لَوْ فَكَاهُ  
 اَمِيْنِي جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنِ فُيُوحِيهَا كِي اِيْمَانِ نَا كَسِ جَرَمِ وَگَنَاهِ پَرِ مَحْجُو قَتْلِ كَرْنِيْگَا حَضْرَتِ بُولُو تَوَصُّوْمِ  
 جَرَمِ وَخَطَايَا لِيَكِنْ شَفَاعَتِ سِيرَتِهِ اَسْتِ كِي مَوْقُوفِ هُو تِيرِي شَهَادَتِ پَرِ قَالَ يَا جَدَّةُ اَنَا  
 رَضِيْتُ بِذَلِكَ جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنِ فُيُوحِيهَا اِيْمَانِ اَوْ اَكْرِ شَفَاعَتِ اِيْگِي اَسْتِ كِي سِيرَتِهِ قَتْلِ پَرِ مَوْقُوفِ  
 تَوْمِيْنَ بَدَلِ رَاضِي هَوْنِ كَلِمَتُهُ رَاهِ خَدَائِيْنَ مَارَا جَاوَنِ اَوْرَا پَگِي اَسْتِ اَتَشِ دُونِخِ سَوِيْجِ سَبْحَانَ  
 كِيَا عَالِي هِمَتِ تَمَّ وَه جَنَابِ اَوْرِدِ دُوسَرِي حَدِيْثِ مِيْنَ وَارِدِ هُو اِيْگِي جَسْوَ قَتْلِ اَمَامِ حُسَيْنِ  
 سَتُوْلِدِ هُو جَنَابِ سَيِّدِ كُو اِيْگِي بِيَارِي عَارِضِ هُوِيْ كَلِمَتُهُ اَوْ سِيرَتِهِ دُو دُو حَضْرَتِ كَا خَشْكَ هُو كِيَا  
 فَطَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ مَوْضِعَهُ فَلَمْ يَجِدْ لَهُ مَوْضِعَةً يَغِيْبُ خَدَائِشَانِ مَلَا شِ دَايِيْهَ بِيْتِ كِي لِيَكِنْ دَايِيْهَ  
 مِيْسَرَنِيْ اَتِيْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَدْخُلُ فِي دَارِ فَالْحِمَّةِ وَيَضَعُ لِسَانَهُ فِي فَمِهِ جَنَابِ  
 رَسُولِ خَدَائِپِ دَوْلَتِ سَرَايِ جَنَابِ سَيِّدِ مِيْنَ تَشْرِيفِ لَاقِي تَو اَوْرَايِخِ فُيُوحِيهَا كُو دُو مِيْنَ لِيَكْرِيَا



مبارک شفقت سوزمین امام حسینؑ میں دیتو تو قہمصل منہا لبتا یلکفیدہ و یغذیہ یومئین  
 او ثلثۃ ایتام پس جناب امام حسینؑ زبان مبارک کو چوستو تو ایک چشمہ شیر زبان رسولؐ خدا  
 جاری ہوتا تھا اور غذا ہوتی تھی امام کی اور ایسی سیر ہوتی تھی کہ دو دن یا تین دن تک احتیاج  
 شیر نہوتی تھی فقعل ذلک اربعین یومنا و لیلۃ یون ہی چالیس روز گزری کہ جب فرزند  
 زہرا ہوا کہ ہوتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا کر زبان مبارک اپنی پارہ جگر کو  
 چسا کر سیر کرتی تو فہبت لحم الحسین من لحم رسول اللہ و دمنہ من دمنہ پس روئیدہ  
 ہو گوشت امام حسینؑ کا گوشت رسول خداؐ اور خون حسینؑ خون رسول خداؐ حضرات اب  
 مقام سرخو اور خاک اوڑا نکا ہو کہ آہ وہی خون حسینؑ تھا کہ روز عاشورا خاک پر بہتا تھا اور  
 وہی جسم حسینؑ جو جسم رسولؐ پیدا ہوا تھا تیغوں سے ٹکڑی اور تیروں سے ٹکڑا ہوا وہی  
 ہونٹ جو زبان رسول خداؐ چوستو شدت تشنگی سے سوکھ گوتو و یؤک لسانہ من الطیش  
 و یطلب الماء اور وہی حسینؑ ماری پیاس کو زبان مبارک چبا تھا اور اس قوم جفاکار سے  
 پانی مانگتا تھا اور فرماتا تھا یا قوم انا سبط المصطفیٰ و عطشان ای قوم میں نواسا رسولؐ خدا  
 ہوں اور پیاسا ہوں اور عمر سعد سے یہ فرماتا تھا اسقنی شربۃ من الماء فقد شفت کبد  
 من الظمۃ عمر سعد تو اس پانی پلا کہ شدت تشنگی سے جگر میرا کباب ہوا آہ حضرات کہاں تھے  
 رسول خداؐ کہ جو اپنی فرزند کا یہ حال دیکھتو اور زبان مبارک چساتی اور حدیث صحیح میں وارد ہے  
 کہ وہ جناب میدان کا زرار میں بزمولس و یار کثری اس طرح فریاد کرتی تو اور فرماتی تو ہل من  
 لئلا یخاف اللہ فینا و غائنا آیا ہو کوئی ایسا فریاد رس کہ ہمارے فریاد کو پہنچے پس اہل  
 یہ بیکسی اور غربت امام کی دیکھ کر خیمہ میں شور و نیکا بلند کیا فقہم الی باب الخیمۃ فقہا  
 نادر کوئی علیؑ ابنی الطفیل حتیٰ اودعہ پس حضرت آواز سنکر درخیمہ پر تشریف لا کر اور  
 فرمایا لا ویری فرزند صغیر تشریف علی اصغر کو تا میں اوسی وداع کروں فنا و کوہ الصبی  
 فجعل یصلیہ و هو یقول پس جب اوس طفل شیر خوار کو حضرت کی گود میں دیا تو حضرت

اوسکو دہن خشک کو بوسہ دیتی تھی اور فرماتی تھی کہ عذاب ہو جیو واسطے اوس قوم کو کہ تیری جد بزرگوار  
 اوسکو دشمن ہوں اور ناراض ہوں یہ فرما کر اوس ہاتھوں پر لیو میدان میں آؤ اور علی اصغرؑ  
 شدت تشنگی سے بیہوش تھی حضرت نے لشکر مخالف کو دکھا کر باؤ از بلند فرمایا اے بیڑ جموں اگر حسینؑ  
 تمہاری زخم ناقص میں گنہ گار ہو اور سزاوار پانی دینے کو نہیں ہو یہ تو بتاؤ کہ اس بچہ معصومؑ  
 کیا قصور کیا ہے اے بیڑ جموں تشنگی روز قیامت سے دور وادراستی تھوڑا سا پانی دے کہ یہ فرزند میرا  
 جان بلب ہو اس طرح سے حضرت نے فرمایا کہ اگر تہہ ہوتا تو وہ بھی پانی ہو جاتا مگر آہ آہ جواب میں اوسکے  
 قَوْلًا هُوَ مَلَكَةٌ بَنِي كَاهِلٍ الْأَسَدِيُّ لَعَنَهُ اللَّهُ لَسْتُمْ فِدَ لَجَهْ فِي حِجْرِ الْحُسَيْنِ نَاكِهَ حِلْمَهُ  
 عوض پانیکو ایسا ایک تیر حلق خشک اصغر پر مارا کہ وہ تین نکاپیا سا تپ تپ کر گود میں حضرت  
 مر گیا کیون صاحبو کینے یہ ظلم و ستم سوا امام حسینؑ کو دیکھا ہے پس حضرت نے زیر زخم ہاتھ رکھا  
 اور جب چلو خون سے بہ گیا تو اوس جانب آسمان پھینکا اور درگاہ الہی میں عرض کی اَللّٰهُمَّ  
 هُوَ عَلَى مَا تَوَلَّى بَنِي خَدَا وَنَدَا يَه سَبَّحْ وَآزَار تِيرِي رَاهِ رَضَا مِينَ آسَانِ مِينَ وَبَنِي بَكَّامِ  
 شَدِيدًا اَكْتَبَ مَعْبَرَهُ مِينَ مَرْتُومِ هُوَ كَهْ پَر حضرت بیتا تھو کر زار زار روی اور فرمایا وَاصْغَرَ آوَا  
 وَيْلَ لِمَنْ حَرَبَ اللَّهَ عَلَيْهِمْ عَلَى حَلَقِكَ اے اے اصغر اے اے پارہ جگر میری عذاب ہو واسطے  
 اوس شقی کو کہ جس نے تیری پیاس پر رحم نہ کیا اور بدلو پانی کو تیری سوکھی حلق پر ایسا تیر مارا  
 کہ تو دنیا سے پیاسا گیا یَعْرِضُ عَلَيَّ مَفَارِقَتَكَ اے پارہ جگر میری بہت دشوار ہے حسینؑ پر جدائی  
 تیری کہ تو یوں پیاسا ہاتھوں پر میری مارا جاوی قَقْدَمَ اِلَى بَابِ الْحَيْمَةِ وَقَالَ لِيُزَيِّنَبَ  
 خُذِي يَہ پس حضرت روتی ہوئی دروازہ خیمہ پر آئی اور بیرون خیمہ سے فرمایا اے خواہر مغموم نہ  
 علی اصغر کو لو قُلْ رَأَتْ زَيْنَبُ احْتَاكَ الْحُسَيْنِ حَضَرَاتِ اس جادو احتمال ہو تو میں ایک  
 یہ ہو کہ ظالموں نے حضرت کو مہلت نہ دی کہ حضرت نقش لیکے خیمہ میں جاتی یا یہ کہ حضرت کو  
 شرم آئی مادر اصغر سو کہ اوس کو فرزند کو حضرت پانی پلانے لیکے تھی نقش اوسکی کیونکر دیون  
 اس کیو جناب زینب کو پکارا آہ زینب جو میں آئین اور یہ حال اپنی بہائیکا دیکھا کہ ہونٹ

تو حضرت کو شدت تشنگی ہو رہی تھی اور بازو پرتیر ستم ایسا لگا ہوا کہ خون اوس سے  
 نکل پڑا اور جاری ہوا اور ہاتھوں پر نقش علی اصغر ہوا اور خون علی اصغر کو گلہوا اور کانوں  
 بہتا ہوا بکلت بکاء شدیداً ایک چنچ مار کر زمین اور مرد مطہر جناب رسول خدا کی طرف خطا  
 کر کے بولیں **وَاجِدَا اَهْلَ مُحَمَّدٍ اَصَلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ** ہذا اَنْبِیَاکَ الْحَسَنِ وَشَقِیَّا  
**ذُلَّاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَاللَّحْمُ مَسْفُوحٌ عَنْ جَسَدِہٖ** ہاویا ہوا رسول خدا ہاویا جناب  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ بیہ فرزند ہر تھمارا حسین کہ پیاس کو ماری دونوں ہونٹ اوس  
 سوکھ گئی ہیں اور ایسوزنہا مکاری اوسکو جسم پر لگو ہیں کہ خون دس ہوتا ہوا اوسکو بہانی اور پیوستہ کو  
 سامنے ماری گئی ہیں یہاں تک کہ یہ بچہ شیر خوار اوسکاتین دن کا پیاسا تیر ستم ہوا و سکو گو دین  
 فوج کیا گیا ہوا **وَاحْمَدَاہُ صَلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَسْکُوْا لَیْلَکَ مِنْ جُورِ الْاَعْدَاءِ** ہاویا  
 ہوا رسول خدا شکایت ظلم اعدا کی تم سو کرتی ہوں **فَاَخَذَتْہُ فِي الْحِمَّةِ** پس جناب زینب  
 روتی ہوئی نعش اصغر حضرت کی گوو سو لیکر خیمہ میں آئیں **فَلَمَّا دَاثَہُ اُمُّہٗ بَکَتْ بَکَاءً شَدِیْدًا**  
 آہ جو پہنچ حال اتھوڑا اصغر نے دیکھا کہ گلہوا خون بہتا ہوا نعش سجان گوو دین زینب کی ہے  
 ہونٹ اوسکی ننھی لاش کو سوکو چہرے پر مڑوئی چھائی ہوئی ہر عجب حال ہوا اوس دلجلی کا اور  
 بیچین مار کر روئی لگی اور تڑپ تڑپ کے پتھر سین کہتی تھی **وَابْیَ وَاَبْیَ لِمَنْ قَتَلَکَ وَمِنْ الْمَاءِ**  
**مَسْعَاکَ** ہاویا چھو میری ہاویا پارہ جگر میری ہاویا اصغر میری عذاب اوس شقی پر کہ جس نے تجھے  
 بیزبان پر ہی رحم نکھایا اور پیاسا قتل کیا اور پانی نہ دیا تم بکلت بکاء شدیداً **اَحْسٰی**  
**مَغْشٰیةً عَلَیْہَا** پھر وہ بی بی داغ دیدہ اس قدر روئی کہ روڑوڑو بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی  
 اور سب اہل بیت اور امام مظلوم بپورا روڑوڑو اور استیوار و فی ندیر تو اور حضرت کو کپکارو  
 اور حضرت کا کوئی یار و مددگار نظر نہ آتا تھا **فَقَالَ یَا رَبِّیَّبَ وَاِیَا اُمَّمَ کَلْتُوْمَ وَاِیَا سَلِیْنَةَ**  
**اَلْوَدَاعِ عَلَیْکَ** مٹی السلام پس جب اس قدر تعجیل دیکھی حضرت نے  
 اپنی شہادت میں توفیرمایا اے زینب و اے ام کلثوم و اے سکینہ الواع

الوداع پھر میرا سلام آخری ہو سکیں پھر کی بیاہی نبیوں کلام حضرت کا سنا متفقہ میری اوٹار کر پھینک  
 دیا اور حضرت سے دور کر لپٹ کر چھین مار کر روئی لگی اور یہ کہتی تھی وَاحْزَنْ قَلْبَا لَا يَأْتِيكَ  
 اسْتَسْلَمْتُ لِلْمَوْتِ لَيْتَنِي كُنْتُ لَكَ اِفْدَاءً ہا اے ابابہ سلام پیغام مرگ ہو آخر تیری اے ابابہ  
 مرنا اختیار کیا کاش کہ سکیں پھر فدا ہوتی اور یہ حال تھار نہ دیکھتی جی الحسین بگا  
 شَدِيدًا اَوْ قَالَ يَا نَبِيَّ كَيْفَ لَا يَسْتَسْلِمُ مِنْ لَانَا حَوْلَهُ وَلَا مَعِينٌ وَقَدْ قُتِلَ اَصْحَابُ  
 وَاجِبَاتِهِ وَيَتُوهُ وَاخُوْتُهُ حضرت بقراری سکیں کی دیکھ کر بت روی اور فرمایا اے نبی کیوں کر  
 مرنا نہ اختیار کر رہے وہ شخص جب کا کوئی ناصر و مددگار نہ ہو اور تحقیق اے نبی سب انصار و دوست  
 میری مار گئی اور بیٹو اور بہائی انگھون کو سامنے تیغ و نسی و کمری کمری ہو گئی جیسا نہ بچا اب سوا مرگ کے  
 کیا چارہ ہو جناب زینب خاتون فرورنا شروع کیا اور کہتی تھیں کاش زینب کو موت آتی ہو  
 اور یہ وقت نہ دیکھتی هَذَا اَكْلَامُ مَنْ اَيَقْنُ بِاَلْمَوْتِ يَهْ كَلَامٌ دَلَالَتِ كَرْتَا ہو کہ اے بہائی  
 آپ فرم مرگ پر باندھی ہو اور حضرت کو یقین شہادت کا ہوا فقال لَعَمْرُا اَحْتَاكَ حضرت بولے  
 ہاں ہن میں مرنا اختیار کیا ہو زینب غمیدہ بولی يَا اَخِي قُتِلْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْكَ اے بہائی  
 تم قتل ہو گے اور ہا میں تمہیں قتل ہوتی دیکھوں گی پھر حضرت زینب بقرار ہو کر روئے لگیں  
 اور بولیں يَا اَخَاةُ دَدْنَا اِلَى حَوْصِ جَدِّ نَا دَسُوْلِ اللّٰہِ اے بہائی اگر ممکن ہو تو ہمیں چارہ  
 نما رسول خدا کی روضہ پر پہنچا دو فقال اَلَا اَنَا يَا اَخِي كُوْنِ الْقَطَا لَفَقَا حضرت بولے  
 اے آہ افسوس اے بہن اگر یہ قوم مجھ پر ہو زمین تو میں آپکو ہرگز ہلاکت میں نہ ڈالوں فَلَمَّا سَمِعَتْ  
 ذٰلِكَ لَطَمَتْ عَلٰی وَجْهِهَا وَاهْوَتْ اِلَى اَجْبِہَا فَسَقَطَتْ وَخَرَّتْ سَخَسِيَّةً عَلَیْهَا  
 جب زینب بیکس فریہ کلام یاس حضرت سے سنا کہ بہائی میرا ضرور شہید ہوگا تو اپنا منہ پٹا  
 اور گریبان چاک کیا اور روئی روئی بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں جب ہوش آیا تو حضرت نے  
 فرمایا اَلَيْتَنِي يَتُوبُ عَيْتِي لَا يَرْغَبُ فِيْہِ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ اے زینب کوئی جامہ کہ نہ  
 لا دو کہ کسی کو اہل جفا سے اسکی خواہش نہ ہو اَجْعَلْہُ لِحْتِ شَيْءٍ لِّئَلَّا اُجْرَدَ مِنْہُ بَعْدَیْ

کہ میں اوس جانبہ کمنہ کو زیر لباس پہنوں گا کوئی بعد قتل مجھ پر ہنہ نگر ہزار افسوس کہ اوس محلہ  
پوش بہشت فی کیا کیا اہتمام کیا کہ جسم شریف برہنہ ہو فلان قتل عروۃ و بقی ثلثۃ اناکم  
عروۃ ثانیۃ آہ جب وہ جناب پیاسی فوج ہوئی تو لعینوں نے اوس جسم شریف کو برہنہ کیا اور وہ جا  
کمنہ بھی جسم اقدس سے اوار لیگئی اور وہ غریب سینہ رسول خدا کا سنیوالاتین دن زمین گرم  
کر لیا پر عریان اور خاک و خون میں غلطان پڑا رہا دنگو دھوپ اور شب کو اوس پڑتی تھی فقط  
ایک پایا جسہ باقی تھا کہ اوسکا ازار بند لینی کو شتر بان نکھرام نے حضرت کو دونوں دست حق پرست  
کہ جسکو ملا کہ بوسہ لیتی تو کاٹ کر خاک و خون میں ملا ڈال اور رحم نہ کیا یا اللہ عن قتلۃ الحبیب علیہ السلام  
روایت بیت ویکم فضائل مجلس اور اہلیت میں اور مشک لیجا نہیں جناب امیر کو ساتھ ضعیفہ کے  
اور شہادت علی صغیر میں اور رونامان کا قبر اصغر پر و ذکر فی الحدیث  
سائین قوم اجتمعوا و تذکروا فضل علی بن ابیطالب علیہ السلام ملائکہ  
السماء حدیث میں وارد ہوا ہے جو وقت کہ مومنین باہم مجتمع ہوتے ہیں اور مناقب و فضائل  
جناب امیر بیان کرتے ہیں تو فرشتے اوپر نازل ہوتے ہیں اور انسی مصافحہ کرتے ہیں فاذا انفروا  
عرجت الملائکہ الی السماء پس جب وہ مومن متفرق ہوتے ہیں تو فرشتے آسمان پر چل جاتے  
فیقول لهم الملائکہ انا کنتم من ریحکم ما لا تشمہ من الملائکہ پس اور فرشتے آسمان  
کو اون فرشتوں سے کہتی ہیں کہ اسوقت ہمیں ایسی خوشبو تم میں سے آتی ہے کہ اور فرشتوں سے  
ہم نہیں سوگتے ہیں فیقولون کنا عند قوم یدکون محمدًا و اہلبیتہ پس وہ فرشتے  
کہتے ہیں کہ ہم اسوقت اون لوگوں کو پائیں تھے کہ وہ مشغول تھے ذکر محمد و اہل بیت محمد صلی  
اسد علیہ وآلہ وسلم میں پس یہ خوشبواونکی خوشبو ہے وہ فرشتے کہتی ہیں کہ ہمیں بھی وہاں لیجاو  
جہان ذکر اہل بیت ہوتا ہے یہ فرشتے کہتی ہیں کہ اسوقت وہ لوگ اپنا پیو گھر و زمین گھر فیقولون  
اذہبونا فی المکان الذی یدکون فیہ پر وہ فرشتے کہتی ہیں کہ ہمیں اوس مکان ہی  
میں لیجاو جہان وہ لوگ ذکر کرتے تھے کتاب کثر الفوائد میں ابو ذر سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا

فرمایا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی جَعَلَ عَلٰی كُلِّ رُكْنٍ مِنْ اَزْكَانِ عَوْنًا سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ  
 ابواباً وحق تعالیٰ نے ہر رکن پر ارکان عرش سے ستر ہزار فرشتے مقرر کیے ہیں کہیں کہیں ستر  
 لاکھ عبادہ **اِلَّا الذَّعَاظِرَ عَلٰی وَشِيعَتِهِ وَالَّذِیْ عَلٰی اَعْلَانِہ** نہیں ہے حیوانات اور شیخ  
 اونکی مگر یہ کہ صلوة بیتے ہیں علی پر اور استغفار کرتے ہیں اونکو شیعوں کو لیوا اور لغت کرتے ہیں اونکے  
 دشمنوں پر عن عائشہ **قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْقَائِدَ یُہِیْ فِیْ عُنُقِ عَلِیٍّ وَیَقْبِلُ یُسَبِّحُ** وبقول  
 اور روایت ہو عائشہ سے کہ ایک دن میں نے رسول خدا کو دیکھا کہ جناب امیر کی گردن میں دونوں  
 ہاتھ ڈال رہا ہے چوتھی تھوڑی اور رو کر فرماتی تو یہاں آئی اَنْتَ یَا وَجِہُ الشَّہِیْدِ میرا پیچھے  
 خدا ہوا میری تنہا شہید ہوئیوا مسجد میں **وَجَعَلَ یَسْکِیْ وَیَخْذُ عَوْقَ وَجِہِہٖ وَیَلْطَمُہٗ وَجِہُہٗ**  
 یہ کہہ کر روتی جاتی تھو اور پسینا روی مبارک علی کا پونچھتے تھو اور اپنے منہ پر ملتے تھو اور اس طرح  
 روایت ہو کہ جب خندق میں جسدن عمر بن عبدود کو ہاتھ سے جناب امیر کو سر پر زخم لگا **قَسَدَ**  
**النَّبِیِّ جُوحَہٗ مِنْ یَدِہٖ وَیَسْکِیْ وَیَقُوْلُ** پس جناب رسول خدا اپنے دست مبارک سے زخم علی کو  
 باندھتے تھو اور روتی جاتی تھو اور فرماتی تو **اِیْنَ اَکُوْنُ اِذَا خَضَبْتَ ہٰذَا مِنْ ہٰذَا** آہ اوس دن  
 میں کمان ہو لگا جس روز یہ ریش مبارک اس سراطھر کی لہو سے خضاب ہو جاوے گی روایت ہے  
 کہ ایک دن راہ میں علی مرتضیٰ آتی تو ایک زن مومنہ کو دیکھا کہ پانی کی مشک سی ہوئی دوش  
 پر رکھو بحال خستہ چلی جاتی ہو **قَالَ نَا مِمَّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَحْمَۃٌ عَلَیْہَا وَقَالَ یَا اَمَیْمَۃُ**  
**اللّٰہِ اَعْطِیْنِیْ قُوَّتَکَ** پس جناب امیر کو اوس پر رحم آیا پس اوسکو جا کر فرمایا کہ یہ مشک مجھ کو  
 کہ تو تک گئی ہو میں اسے پہونچا دوں **وَالْمَرْءُ لَا یَا عَوْفَہٗ فَاَعْطَیْہٗ قُوَّتَہَا فَحَمَلْہَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ**  
**وَذَهَبَ مَعَهَا اِلٰی مَدِیْنَتِہَا** وہ مومنہ نام جناب امیر کا سنتی تھی اور صورت نہ پہچانتی تھی پس  
 مشک اپنی حضر نکودی پس حضرت اوسے خوشی خوشی دوش مبارک پہاڑا دیا کہ پہونچو یہاں تک  
 کہ اوسکے گھر تک پہونچا دی پہاڑا اس سے پوچھا تو کون ہے اور تیری معاش کیونکر گذرتی ہے وہ نے  
 کہا میری شوہر کو علی بن ابی طالب نے جہاد پر بھیجا تھا وہ مارا گیا کئی تین تیرے شوہر میرے ہیں

محنت و مشقت کرتی ہوں اور آب کشی کرتی ہوں پس اس میں جس قدر میسر آتا ہو اسی میں بہارِ شفت  
 و مصیبت اونکی پرورش کرتی ہوں جناب امیر نے جب یہ حال سنا رنگ مبارک غم سے متغیر ہوا اور  
 آنکھوں میں آنسو بہا اور گھر تشریف لائے وَمَا نَأْمُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِالْقَلْقِ وَالْأَخْطَرِ اب اور  
 حضرت کو ماری بچ و اضطراب کرات بہر نیند آئی جب صبح ہوئی تو اوسکے واسطے اناج اور گوشت  
 چادر میں باندھ کر پشت مبارک پر رکھ کر لیچلے راہ میں ایک اصحاب حضرت کو ملے قَالَ يَا مُوَكَّلُ  
 اَعْطِنِي هَذَا لِأَحْوَالِهِ مَعَكَ قَالَ مَنْ يَحْتَمِلُ وَذُرِّي عَمِّي يَوْمَ الْقِيَمَةِ عرض کی کہ یا  
 مولانا نبیل مجھ کو دیکھو کہ میں اوٹھا کر ہمراہ لیچلون جناب امیر نے فرمایا کہ آج دنیا میں تو فی سیر البوجہ  
 بنا لیا کل قیامت کو میرا بوجہ کون اوٹھائے گا یہ کہہ کر اوس مومنہ کو دروازے پر آؤ اور آواز دی  
 اوسنو کہہ کہ تو کون ہے حضرت نے فرمایا میں وہی بندہ خدا ہوں جو کل تیری مشک پہنچا گیا  
 وہ بولی کہ خدا تجھ سے راضی ہو اور تجھ پر کرم و لطف کریں اور میری اور علی کو درمیان انصاف  
 کریں حضرت یہ سنکر چپ رہی غرض جب دروازہ کھلا حضرت گھر میں گئے اور وہ اناج رو برواؤ  
 رکھ دیا اور فرمایا میں ایک گنگا ربندہ خدا ہوں چاہتا ہوں کہ کچھ کار ثواب کروں تو اس  
 نیت سے تیری خدمت کروں آیا ہوں پس یا بچوں کو رکھ اور میں کہنا پکاؤں یا بچوں کو  
 میں بہلاؤں اور تو کہنا پکاؤ بولی کہ میں خمیر کرتی ہوں اور تو میری بچہ ہی رکھ اور گوشت ہی  
 پکا تا جا حضرت نے فرمایا بچہ ہمیں حضرت نے گوشت چھڑایا اور بچوں کو بہلائی لگے اور بلکہ حبس کام  
 میں وہ خوش ہوتی تھی وہی کام کرتی تھی اور اونکو سنہ میں روٹی دیتی تھی اور دست شفقت پر  
 پیر تھی اور روڑ کو فرماتی تھی کہ اے یتیمو اے میری فرزند و علی کو بخشو کہ علی نے تمہاری خبر لی پس  
 جب وہ عورت خمیر سے فارغ ہوئی پکاری اے بندہ خدا جلد تنور کو روشن کر حضرت فوراً آئے  
 اور تنور میں آگ سلگائی اور جب شعلہ تنور بڑھا اور اوسکی گرمی سے حضرت کو ایذا پہنچی تو فرمایا  
 دُقْ يَا عَلِيُّ هَذَا اجْزَأْكُمْ مِنْ خَبِثِ الْأَرَامِلِ وَالْيَتَامَىٰ یعنی مزا چکہ اے علی اس حرارت  
 آتش کا یہ سزاؤں میں شخص کی ہو کہ جو راندؤں اور یتیموں کی خبر لی اور اونکو صنایع و بر باد کرے



وَمَعَ ذَلِكَ كَانَ يَكُنَىٰ أَوْ سَاتِمًا سَكْرُو تَوَارِجًا عَتِ الْمَرْأَةُ وَتَجَبَّتْ وَقَالَتْ يَا هَذِهِ  
 أَتَقْرَفِينَ قَالَتْ لَا مَالُهَا هِيَ أَيْكَ عَمَلِي كَمْ مِثْقَالُهَا تَوَسَّجَتْ بِهَا خَانَهُ سَيُؤْخِرُهَا  
 كَمْ تَوَسَّجَتْ بِهَا كَمْ يَكُونُ مِثْقَالُهَا مِثْقَالُهَا مِثْقَالُهَا مِثْقَالُهَا مِثْقَالُهَا مِثْقَالُهَا  
 كَمْ تَوَسَّجَتْ بِهَا كَمْ يَكُونُ مِثْقَالُهَا مِثْقَالُهَا مِثْقَالُهَا مِثْقَالُهَا مِثْقَالُهَا مِثْقَالُهَا  
 سَيِّدَةً تَرْتَسَعُ الْعَالَمِينَ وَهِيَ بُولِي كَمْ أَفْسُوسُ هِيَ تَجَبَّرُ بِهَا دَابَّ يَهُ تَوَامِيرُ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ انْهَى  
 تَوَكَّامُ لَيْتِي هِيَ تَوَبَّرُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَوْهَرُ حَبَابِ فَاطِمَةَ زَهْرًا عَلَيْهَا السَّلَامُ هِيَ  
 أَوْ بِشَعُورِيَّةٍ وَهِيَ شَخْصٌ هِيَ كَمْ جَنَسٌ فِي خَيْرِ أَوْ كَمَا رَأَى هِيَ أَوْ جَنَكِ أَحَدِ مِثْقَالِهَا لَمْ يَكُنْ فَلَكَ  
 لَا قَتْلِي إِلَّا عَلَىٰ لَا سَيْفَ إِلَّا ذُو الْفَقَارِ كَمَا رَأَى فَلَمَّا سَمِعَتْ كَلَامَهَا وَقَعَتْ عَلَى الْقَدَمِ  
 وَبَكَتْ وَقَالَتْ بِسْ جَبَّ أَوْ عَمَلِي فِي سَنَاءِ يَهُ حَبَابِ أَمِيرِ هِيَ تَوَدُّ وَرَكَرَ بِهَا وَنَظَرِي هِيَ  
 رَوْرُو كَرْبُولِي وَاحْيَا كَيْ مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَاحْيَا كَيْ مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
 وَاعْفَلَنِي مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ هِيَ شَرْمَنْدَه هِيَ أَيْسَ أَوْ رَجُلٌ هِيَ أَيْسَ أَوْ رَفُوسُ  
 كَمْ غَافِلٌ رَهِي أَيْسَ هِيَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ تَهْمَارِي عَمَلِي وَتَوَقَّرُ كَوْنَهُ بِهَا مَالُهَا كَيْ كَمَا تَرَكَ أَدَبُهَا  
 مَجْهَدٌ كَمْ مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَوَقْتُ أَمَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَرْمٍ سَيُؤْخِرُهَا لِيَا أَوْ سَوَقْتُ  
 فَرَانِي لَكِي كُلِّ وَاحْيَا كَيْ مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا قَصُرْتُ فِي أَمْرِي كَيْ مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
 شَرْمَنْدَه هِيَ كَرْبُولِي هِيَ كَمْ مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ شَرْمَنْدَه هِيَ كَمْ مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
 أَوْ تَهْمَارِي مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ تَهْمَارِي مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ تَهْمَارِي مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
 سَجَلُ كَرْبُولِي حَبَابِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ تَهْمَارِي مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ تَهْمَارِي مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
 كَمْ أَيْسَ كَرْبُولِي كَمْ أُولَادُ سَيُّونَ بَرَانِي كَيْ كَمْ وَهِيَ أَوْ سَكَ فَرْزَنْدَهُ جُزْبَانِ رَسُولٍ مَقْبُولٍ حَسْبُ كَرْبُولِي  
 رَوْزِ عَاشُورِ أَرْزَابَانِ مَبَارَكِ بِسْ سَيُّونَ بَرَانِي أَوْ رَانِي بِسْ شَمَاهُ كُوْدُ مِثْقَالِهَا يَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
 بَرَانِي مَالُهَا أَوْ رَانِي أَوْ سَوَقْتُ أَمَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَرْمٍ سَيُؤْخِرُهَا لِيَا أَوْ سَوَقْتُ  
 اسْقَدَرِيخَ وَابْدَا دِي تَهْمَارِي رَانِي كَمْ تَهْمَارِي كَمْ تَهْمَارِي كَمْ تَهْمَارِي كَمْ تَهْمَارِي كَمْ تَهْمَارِي

شدت تشنگی سے بیوش تھا حضرت نے لشکر مخالف سے خطاب کر کر فرمایا ای میرے جو اگر حسین تمہاری  
 زخم ناقص میں گناہگار ہو تو یہ میرے معصوم شیر خوار تو بیگناہ ہے تشنگی قیامت سے ڈرو اور تھوڑا پانی اس کو  
 پلا دو کہ یہ جان بلب ہو پس اس کو جواب میں فرمایا **خَوْلَةٌ بَيْنَ كَاهِلِيكَ وَالْأَسَدِ لِي كَعَمَاءِ**  
**اللَّهِ يَسِّرُهُمْ فَذَلَّجَهُ فِي حُجْرِ الْحُسَيْنِ** ناگاہ ایسا حریفہ لعین نے اوس معصوم کو گلوے خشک و نازک  
 تیرا گناہ کہ وہ بچہ تیرے پر گرا خوش پدر میں مر گیا ای حضرات ایسی ظلم کسی فرد بشر پر نہیں ہو سکتا  
 فرزند زہرا پر گزری کسا بچہ پیاسا جہاد میں چہہ بیہوش کا مارا گیا ہے پس جناب امام حسین دست  
 مبارک اپنا زخم اصغر کہتی توجب چلو خون سے بہر جاتا تھا تو رو کر جانب آسمان پھینک دیتے  
**فَلَمْ يَسْقُطْ مِنْ ذَلِكَ الدَّمِ قَطْرَةٌ إِلَى الْأَرْضِ** پس ایک قطرہ اوس خون سے زمین پر نہ گرا تھا  
**ثُمَّ قَالَ لَا يَكُونُ أَهْوَنَ عَلَيْكَ مِنْ فَصِيلٍ** پر حضرت نے فرمایا خداوند ایہ فرزند میرا  
 اصغر تیرے نزدیک ناقہ صالح سے کم ہوگا **اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ حَبَسْتَ عَنَّا النَّصْرَةَ فَاجْعَلْ**  
**ذَلِكَ بِلَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا** خداوند اگر اس وقت مصلحت نہیں جانتا نصرتیں ہماری پس ان  
 مصائب کو موجب زیادتی ثواب آخرت میرے کیا کرشمہ نازل عن قوسیدہ و حقو للصبی یجفعن  
 سیفہ و رملہ یدہ و دفنہ پر حضرت گھوڑے اور اون پر جگر گوشہ کو لے نوک شمشیر سے  
 ایک قبر گودی یہ وقت مصیبت تھا اون حضرت پر کہ عوض کفن کو خون اس کو جسم نازنین پر  
 ملا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک صحرا اس کو جسم شریف پر ملی اور دفن کیا قبلی بگاؤ شدید  
**وَقَالَ آتَاهُ حَتَّى بَلَغَ الْقَوْمُ** راوی کہتا ہے کہ دفن کر کہ حضرت امام حسین قبر پر گھڑی ہو کر  
 بہت ہار و زور اور ایسے نعرے ماری کہ لوگ لشکر عمر سعد کو رو نیلگو **قَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ خُزَجَتْ**  
**أُمُّهُ بَيْنَ الْقُسْطَاطِ نَاثِرَةً الشَّعْرَ لِحَمَةِ الْوَجْهِ وَهِيَ تَقُولُ وَاصْغَرَاةٌ فِدَاكَ**  
**أُمَّكَ قَتَلُوكَ** عبد الحمید کہتا ہے کہ جب امام غریب کی آواز خیمہ حرم میں پہونچی تو یقین ہوا  
 بی بیوں کو کہ وہ بچہ شیر خوار ہی شہید ہوا پس دفعہ مادر اصغر خیمہ سے روٹی ہونی با گریہ جانک  
 بال سے کہ گھوڑے ہوی نکلی اور یوں میں کرتی تھی کہ افسوس ای میرے اصغر خدا ہو تجھ پر مان تیری

تہو ہی اس قوم جفا کار پانی نہیا اور پیاسا ہی قتل کیا کاشکے یہ مان تیری تبہیر فدا ہو جاتی  
 اور جیتا رہتا شمع جلائی علی قابوہ وانکبت بنفسی علیہ واعتقدتہ وبکلت بکاء  
 شدید احمق بل اللہ اب بدھوئی ہا پر قبر علی اصغر اگر اتار دئی کہ روز روز قبر گر ٹری  
 اور آنسوؤں سے ساری قبر تو ہو گئی پر جناب امام حسین اوس مغموم و لختہ کو خیمہ میں لایا اور ہفت  
 سکیٹہ مان کی گود خالی دیکھ کر روئ گئی اور پوچھتی تھی کہ اے امان میرے بھائی کو کیا کیا یہ پوچھتی تھی  
 اور روتی تھی شاہد اس حال سے ایک قیامت برپا تھی اللھم العن حوئلہ بن کاعیل بن  
 الاسدی روایت بیت و دوم فضائل اہل بیت اور گریہ حضرت یعقوب فراق  
 یوسف میں اور فراق فاطمہ صغیر اور امام حسین میں اور آنا خط فاطمہ کا  
 کہ بلا میں ردی احمد بن حنبل عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ من احبنا و احب  
 ہذین یعنی حسن و حسین و ابائہما کان یحیی فی درجتی صواعق مخرقہ میں احمد بن  
 حنبل ذکر علماء اہل سنت سے جو روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا جو شخص دوست کر لیا  
 مجھ کو اور میرے ان دونوں نور دیدہ حسن اور حسین اور ان کے پدر بزرگوار اور مادر خوش کردار کو تو وہ شخص  
 میرے ساتھ ہوگا میرے درجہ میں اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ بڑے و نیروا انبیاء و سابق میں تین  
 شخص تھے حضرت آدم و یعقوب و یوسف فانما آدم قبل علی الجنۃ حتی صار فی خدیجہ  
 امثال الاولاد یہاں آدلم توروز فراق بہشت پر تانکہ نشان گر بہون کو او کو دونوں خسار پہ  
 پیدا ہوئے و انما یعقوب قبل علی یوسف حتی ذهب بہ بصرہ اور یعقوب روز فراق  
 یوسف میں تانکہ بصارت چشم او کی زائل ہوئی اور نابینا ہوئی چنانچہ بتیابی حضرت یعقوب  
 میں منقول ہے کہ جس روز یوسف کو برادران یوسف یعقوب سے جدا کر لیا گئے تو تمام روز یعقوب  
 ایک درخت کو نیچا انتظار یوسف میں رویا کو ایک بہن یوسف کی تھی کہ یوسف سے نہایت انس  
 رکھتی تھی خدمت یعقوب سے جدا ہونے کی جب شام ہوئی تو اوس وقت حضرت یعقوب نے کہا اے  
 دختر کیا سبب ہے کہ اتنے یوسف نہ پھر اعجب حال ہے میرے دل کا ایک آگ میرے سینے میں



ملک الموت فرشتا نہیں بلکہ وہ زندہ ہو کر یہ نہ بتایا کہ وہ کہاں ہوا سپر یعقوب اس قدر فراق یوسف  
میں رو کر نور انگوٹھا جاتا رہا اب جاؤ تامل ہو کہ یعقوب کا ایک بیٹو کو فراق میں یہ حال ہوا حالانکہ  
جانتی تھو کہ وہ زندہ ہوا فوس ہوا احوال حسین ابن علی پر کہ کیسے کیسے عزیز و نکل انگوٹھ کو سامنے کر کے  
گمتری ہو تو دیکھا عباس کو شاہ قلم دیکھو قاسم فرزند حسن کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے ٹکڑے ٹکڑے دیکھا اصغر  
تیر کہا تو دیکھا ہم شکل پیہر کو نیزہ اور تیغوں سے مجروح زمین پر پڑتا دیکھا اسپر کیا صبر کیا فرزند ہر  
اور دعا جو بد اون اشقیاء کو حقیقہ نکی و اما یوسف فیک علی یعقوب اور لیکن یوسف یوسف  
یعقوب میں اس قدر روختی تا کہ یوسف اہل اللجن تا آنکہ قید خانہ میں در قیدی او کو روز سے  
گہرا آواز اور تنگ ہو کر اور کہا اے یوسف یاد کن کو رو اور شبکو خاموش رہو یا شب کو رو دن کو خاموش  
رہو پس چند روز کی مفارقت میں یہ حال ہوا حال آنکہ دونوں بزرگ جانتے تھے کہ ہم پہر اسپر میں  
ملیں گے و لیکن مفارقتہ الا قرباء ہی اشد المصائب مگر فی الحقیقت مفارقت عزیز و اقربا  
سخت ترین مصائب ہو فانظروا ایھا الاخوان الی فالجدة الصغیرا والحسین ابن  
علی علیہم السلام پس تامل کرو حضرات حال فاطمہ صغرا اور حسین ابن علی کی مفارقت پر  
کہ کیسی مفارقت ہوئی کہ حسین صغرا کو دیکھ کر کو ترس گئے اور صغرا حضرت کی زیارت سے ترس گئیں  
اور پہر تازیت ملاقات نوی سبب جدائی کا یہ ہوا فاکھا کانت مریضۃ یوم خروج والدہا  
الحسین من المدینۃ الی العراق پس فاطمہ صغرا بیمار تھیں روز سفر نام حسین اور بعض  
روایات میں فاطمہ کبریا نام تھا پس وہ دامن پدر سوخت کر گئیں ایو یا کیف استقر بعدکم  
وادی متار لکم خالیۃ منکم کیونکر مجھ قرار آویگا بعد اگر جب خالی گھر نظر آئیگا اور کوئی اون میں  
میرا ہم نشین و انیس نظر نہ آئیگا یا اب حذرتی معک فلیس لی صبر علی فراقک و فراق  
عماتی و اخواتی اے بیبا محو ساتھ لیچلو مجھ صبر کیونکر آئیگا تمہاری فراق پر اور ہو بیو نکی اور بیو نکی  
جدائی پر خصوصاً اخی عبد اللہ الرضیع خصوصاً اپنی چوڑی بہائی علی اصغر کی جدائی سے تنہا  
قیاب ہونے کا کٹ بگائے شد ید اخی غشیت علیہا پیر اس قدر درمیں کہ روزی روزی فاطمہ صغرا

بیہوش ہو گئیں جب حضرت ذبیہ حال دیکھا تو اختیار رو کر لگو **وَاجْتَمَعَ عَمَّ الدُّنْيَا عَلَيْهِ** اور تمام  
 خیمہ دالم دنیا حضرت پر ٹوٹ پڑی اور جانب آسمان دیکھ کر دعا کی اور کہا اے فاطمہ صغرا جب تک  
 عواق میں پہنچو گے اور توقف کی صورت ہوگی تو میں عباس اور زین العابدین کو تیرے لینی کو بھیج  
 غرض حضرت روتی ہوئی فاطمہ کو چہرہ کر وانہ ہوئی اور فاطمہ روتی ہوئی گھر میں آئیں **إِذَا رَأَىٰ هَا**  
**نَاكَتٌ وَتَدَبَّتْ وَصَلَحَتْ حَتَّى ضَعُفَتْ قُوَّهَا** جب فاطمہ کو وہ گھر خالی نظر آیا ایک ایک کو  
 یاد کر کر اس قدر روئیں اور روئیں کہ بیہوش ہو گئیں **فَاجْتَمَعَتْ عَلَيْهَا نِسَاءُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ** پس  
 جمع ہوئیں اوس گھر میں تمام عورات مدینہ **فَأَجْعَلْنَهَا سَبْهُونَ** فاطمہ کو بھلایا اور تسکین  
 دی اور ساکت کیا اور سمجھایا کہ اے فاطمہ اس قدر بیتابی نہ کرو کہ سبکو عزیز سفر میں جاتی ہیں اور پرہیز  
 ہیں دعا کر خدا سے کہ ہماری مسافر صحیح و سالم آئیں عورتیں سب سمجھا کر رخصت ہوئیں **وَبَقِيَتْ**  
**ضَعِيفَةً عَلَيْهِ** اور فاطمہ ضعیف و بیمار اکیلی گھر میں رہ گئیں اس طرح ہمیشہ یاد کر کر روتی تھیں  
 پس ایک دن یاد کیا اپنی عزیزوں کو اور بہت روئیں **فَذَكَرَتْ مَا وَعَدَ هَا أَبُو هَا** اور یاد کیا وعدہ  
 پدر کو صغرا نے انہوں نے مجھ کو کیا کیا تھا اور اس قدر تاخیر کی اور مجھ کو دل سے بھلا دیا **وَكَتَبَ لَهُمْ**  
**كِتَابًا فِيهِ سَلَامٌ وَعِيَا بٌ وَلَهْوَةٌ** اپنی کانپتی ہوئی باتوں سے ایک خط لکھا وہ اشتیاق دیدار  
 اور شکایت سہرا ہوا تھا اور اسکو بند کیا **وَلَيْسَتْ إِذَا رَأَىٰهَا وَخَرَجَتْ مَعَ جَوَارِيهَا إِلَىٰ بَابِ**  
**الْمَدِينَةِ** اور چادر اوڑھ کر کچھ لوٹ دیاں ساتھ لیکو مدینہ منورہ کو دروازی پر تشریف لگ گئیں **وَرَأَىٰ**  
**بِأَعْرَافِهَا عَلَى الْحَيْبِ وَهُوَ لِحَدِّ السَّيْرِ نَظَرٌ** ایک اعلیٰ ناقہ پر سوار نظر آیا کہ وہ جلد چلائے  
**فَسَأَلَتْهُ جَوَارِيهَا أَنْ تَرِيْدِيَا أَهْلَ الْعَوْبِ** پس بوجہ کنیزان فاطمہ نے ثمان کا ارادہ رکھا  
 اوسے مافیہ فقال **أُرِيْدُ الْعَوَاقِ** اوسو کہا میں ارادہ عواق کا رکھتا ہوں **فَقَالَتْ لَهُ فَالْحَمْدُ**  
**يَا هَذَا أَمَا تَعْمَلُ مَعِيَ مَعْرُوفًا لِحَبَابِ زَيْتٍ بِهَجْدِي دَسُورُ اللَّهِ** یہ سنکے فاطمہ صغرا نے کہا آیا  
 تو نہیں چاہتا ہے کہ ہماری ساتھ ایک احسا کرے اور اوس احسان کی جزا دین تجھ کو جبرگوار ہے  
 رسول خدا فقال **مَا هُوَ بَوْلَا كَمَا هُوَ** وہ بولا کیا ہوا ہے **فَقَالَتْ لَهُ أَوْحِلْ هَذَا إِلَيْكَ** ابی والیدی

الْحُسَيْنِ فَاطِمَةُ زَيْنَبُ وَآدَمُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ يَكُونُ فِيهِ خُطْبَةُ امِيرٍ وَبِأَحْسَنِ تَكْ بِهَنْجَا دِي وَ قَبِيلُ يَدِيهِ  
 وَ زَيْنَبُ عَلَيْهَا مِثْلُ مِثْقَلِ ذَرَّةٍ وَ شَرَفُ هُونَا فَرْزَنْدِ رَسُولِ خُدَا كِي خُدَتَيْنِ تُو مِيرِ لُطْفِ تُو  
 بِاَتَمَدَا وِ پَاوَن چو مَنَا اور بوسِ لَمِنَا فَقَالَ لَهَا جَاءَ وَ كَرَامَةُ اللَّهِ وَ لَجْدُكَ رَسُولِ اللَّهِ بِسْ وَ هُوَ  
 بُولَا بِسْ وَ شَمِمْ خُوشَنُودِي خُدَا وِ رَسُولِ كُو لَمِ خُطْمَا رَا حُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ تَكْ بِهَنْجَا وَ لَكَا مِينَ فَكَخَذَ  
 الْكِتَابَ وَ جَعَلَهُ لَسْيُودِي وَ صَلَّى إِلَى الْعِرَاقِ بِسْ وَ هُوَ خُطْمَا طَمِمْ سِي لِكِرِ رَوَانَه هُوَا وِ فَاطِمَةُ  
 كَمَرِ بِرِينِ اُورَا نَطَارِ مِينَ تَمِينَ كِهْ اَبْ بَهَائِي اُورِ چَالِينِهْ كُو آتِي هُونِ كِرَا وِ هُوَ عِرَاقِ مِينَ بِهَنْجَا  
 وَ صَلَّى إِلَى كُو بَلَا وَ كَانَ وَ صَوْلُهُ يَوْمَ الْعَاشِرِ مِنَ الْمُحَرَّمِ مَكْرَافُوسُ كِهْ وَ هُوَ قَاصِدُ كُرْبَلَا  
 اُوسْدَنِ بِهَنْجَا كِهْ وَ هُوَ دَنِ عَاشُورِ كَاتَمَا اُورَا صُغُرِ تَكْ بِهِي نَشَانَه تِيرِ سَتَمِ هُوَ چَكَتَمَا قَوَايِ  
 الْحُسَيْنِ فِي مَيْدَانِ كُو بَلَا وَ حَيْدَا فَرِيدَا بِسْ وَ كِيَا جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ فَرْزَنْدِ رَسُولِ خُدَا  
 صَلَّى اَللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُو مِيدَانِ كُرْبَلَا مِينَ كِهْ وَ تَمَاهِزَارُونِ لَعِينُونِ كَمَرَاهُوَا وَ مِنگَا دِي  
 وَ اَوَحَدُ تَاوَا وَ اَعُوْبَا وَ اَقَلَّةُ نَاصِرَا وِ هُوَ جَنَابِ فَرِيدَا كُرْتِي هِينِ كِهْ اَفُوسُ تَمَاهِي بِرِ  
 مِيرِي اُورَا اَفُوسُ هُوَ غُرْبَتِ بِرِ سِيرِي اُورَا اَفُوسُ هُوَ كِهْ اَسُوقَتِ كُو فِ مَعِينِ وَ مَدَدِ گَارِيهْ اَبَاتِي  
 نَمِينَ هُوَ اَمَامِينَ ذَايْ يَدُ بْ عَنَّا اَمَامِينَ نَا كِي وَ نِيصُرُنَا اَيَا كُو فِ خُدَا تَرَسِ اَيَا نَمِينَ هُوَ  
 كِهْ شَرَا عَدَا كُو هَمِ سُو دَعِ كُرِي اَيَا كُو فِ اَيَا نَمِينَ هُوَ مَدَدِ كُرِي نُوَا لَا كِهْ فَرْزَنْدِ رَسُولِ خُدَا كِي نَصْرَتِ كُرِ  
 فَلَمْ يَجِبْهُ اَحَدًا اِلَّا بِضَرْبِ السَّيُوفِ وَ قَوْجِ الْجِيُوفِ بِسْ كُو فِ فَرْزَنْدِ زَهْرَا كُو جَوَابِ نَمِينَ دِي  
 كَمَرِ جَوَابِينَ اَوْسِ مَطْلُومِ كُو لَوَا رِينَ مَارْتُو تُوَا وِ نِيرِي لَكَا تُوَا وِ سَبِ دِيرِي قَتْلِ تُوَا قَاتِي  
 اَلْعَوَايِي عِنْدَ الْحُسَيْنِ وَ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ وَ قَبْلَ يَدِيهِ وَ زَيْنَبُ  
 كِهْ وَ هُوَ عِرَاقِ خُدَتِ اِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامِ مِينَ حَاضِرِ هُوَا وِ عَرْضِ كِي كِهْ سَلَامِ هُوَ تَمِيرِي فَرْزَنْدِ رَسُولِ خُدَا  
 اُورِ حَضْرَتِ صُغُرَا كِي طَرَفِ سِي پَاوَن اُورِ اَتَمَدَا حَضْرَتِ كُو چُو مَنُو لَكَا حَضْرَتِ فَرْوَايَا كِهْ اَبَاهِي تُو كُو  
 كِهْ اِسْ بِيكْسِي مِينَ مَجْهْ غَرِيبِ وَ بِيكْسِي بِرِ سَلَامِ كُرْتَاهِي وَ هُوَ كُو بُولَا اَيِ مَطْلُومِ كِهْ بَلَا وِ فَرْزَنْدِ زَهْرَا  
 مِينَ قَاصِدِ هُونِ تَمَاهِي مِثْلُ فَاطِمَةُ صُغُرَا كَا اُورِ خُطْمَا لَايَا هُونِ بِرِ خُطْمَا حَضْرَتِ دِي وَ رَجَعَ الْحُسَيْنُ



إِلَى الْحِمَّةِ وَصَاحَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا زَيْنَبُ بِنْتُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا أُمَّ كُلُّوْهُم وَيَا سَلَكِيْنَهُ وَ  
يَا زَيْنَبُ كُلِّي كُلِّي كَلِّي كَلِّي إِلَى حَضْرَتِ خَلِيفَةِ سُوَيْحِمَةِ اَهْلِ حَرَمِ تَشْرِيفِ لَاقِ اَوْرَازِ بَلْبَنْدِ سُوِيْكَارِ  
كِهْ اَوْ زَيْنَبُ بِيْثِي امير المؤمنين كِي اَوْرَامِ كُلُّوْهُم اَوْ سَلَكِيْنَهُ اَوْ رَقِيْعَهُ اَوْ شَهْرَابُوْهُم سَبْ سِيْرُوْا بِسِ  
فَقَدْ اَتَانِي الْكِتَابُ وَعَظُمَ عَلَيَّ الْمَصَابُ كِهْ اِيكِ خَطِ سِيْرُوْا بِسِ اِيَا هُوْ اَوْ رَصِيْبَتِ عَظِيْمِ مَجِيْ  
طَارِيْ هُوِيْ فَاَتَيْنَ اِلَيْهِ مَسْرُوعَاتِ بِالْذُّوْلِ حَالِوَاتِ بِسِ اَوْرَازِ حَضْرَتِ كِي سَنَكِ سَبْ دُوْر  
اَوْ بُولِيْنِ اَمَّا الْمَصَابُ فَحَرُّنَا وَ اَمَّا الْكِتَابُ فَمَا عَوْفُنَا يَا حَضْرَتِ مَصَابُ كِهْ تُوْا بِكُوْجَانُوْ  
كِهْ اَبْ تِيْنِ دُنْ سِيْ يَاسِيْ هِيْنِ اَوْ سَبْ غَزِيْ اُكُوْ سَا سُوْ كُزْ كُزْ هُوِيْ هِيْنِ مَكْرُ كُوْنِيْنِ بِهِيْجَانَا كَلِ  
اَبَشْرُكُمْ هَذَا الْكِتَابِ اَتَانِي مِنْ اَبْنَيْكُمْ فَالْحِمَّةُ الصَّغْوَى فِيْهِ عِتَابٌ وَخَطَابٌ حَضْرَتِ  
نُ فَرَمَا كِهْ مِيْنِ بَشَارَتِ دِيْتَا هِيْنِ تَهِيْنِ كِهْ يِهْ خَطِ هُوْ تَهَارِيْ بِيْثِيْ فَاَطِيْعُوْا كَا كِهْ شَتْلِ هُوْ عِتَابُ  
وَخَطَابُ بِرُفْطَهْ وَ قَرَاةً وَاِذَا امْكُوْبُ فِيْهِ بِسِ حَضْرَتِ فَاَوْسِ خَطِ كُوْ كِهْ لَوْ اَتُوْ يِهْ مَضْمُونِ  
اَلْكَتَابِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ فَاطِمَةَ الصَّغْوَا بِنْتِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِلَى  
وَالِدَيْهَا الْحُسَيْنِ يَعْنِيْ بِرُخَطِ هُوْ فَاَطِمَةُ كَا كِهْ بِيْثِيْ حُسَيْنِ كِي هُوْ اَبُوْ بَابَا حُسَيْنِ كُوْ اَلْفُ اَلْفُ سَلَامِ  
وَاَلْفُ اَلْفُ نَحْتَهْ هَزَرْ هَزَرْ سَلَامِ اَوْ هَزَرْ هَزَرْ رَحْمَتِهْ مِيْرِيْ طَرَفِ سُوْ حُدُثِ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خُدَا مِيْنِ  
قَبُوْلِ هُوْ تَمَّ السَّلَامُ التَّامُّ عَلَى عَمِّي الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَوْ رِ پَرِ سَلَامِ بِهِيْجُوْ مِيْرِيْ  
مِيْرِيْ بِهِيْجَا عَبَّاسِ فَرْزَنْدِ امير المؤمنين كُوْ اَوْ رِيْهْ خَيْرَتِيْ كِهْ عَبَّاسِ كُوْ شَا فُوْ كَا يَكُنِيْ تَمَّ السَّلَامُ التَّامُّ  
اِلَى اِخْوَانِيْ وَ اَخَوَاتِيْ پَرِ سَلَامِ هُوْ مِيْرَا مِيْرِيْ سَبْ بِهَانِيُونِ اَوْ رِ هُنُوْ كُوْ تَمَّ السَّلَامُ التَّامُّ عَلَى  
اِخِيْ وَ قُوَّةِ عَيْفِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّضِيِّ الصَّغِيْرِ پَرِ سَلَامِ بِهِيْجُوْ مِيْرَا مِيْرِيْ چُوْ فُوْ بِهَانِيْ اَوْ رِ خَلِيْ  
چِشْمِ عِبْدِ اَسْدِ شِيْرِ خَوَارِ عِيْنِيْ عَلَى اَصْغَرُ كُوْ قَا اللّٰهُ عَلَيْكُمْ يَا اَبَاةُ وَ كَلِّكُمْ قَبْلُوْهُ يَا بَاةَ عِيْنِيْ بِسِ  
قَسْمِ خُدَا كِي تَهِيْنِ اِيَا اَهْبْ غَزِيْ وَ كُوْ كِهْ مِيْرِيْ طَرَفِ سُوْ مِيْرِيْ چُوْ فُوْ بِهَانِيْ عَلَى اَصْغَرُ كُوْ بِسُوْلِيْنَا  
اَوْ رِيْ پَارِ كَرْنَا اَوْرَامِ بَا تَمَّ فُوْجِيْ هُمْلَا وَاِيَا يِهْ شَكُوْهُ هُوْ مِيْرَا وَ كَيْفِ وَ عَدُّ مَوْتِيْ اِذَا اَسْتَقْرَبْتُكُمْ  
الْجُلُوسُ فِي الْاَعْرَاقِ تَرْسِلُ اِخِيْ زَيْنَ الْعَابِدِيْنَ اَوْ عَمِّي الْعَبَّاسِ اَوْ كِيُونِ بَابَا كِي سَاوَعْدُ

کیا تہا تنے کہ جب ملک عراق میں توقف ہوگا تو تم میری بہائی رین العابدین یا چچا علی اسکو  
 میرے لیکو بھیجو گویا بآقا قد طال انتظار فی الیکم و زاد اشتیاقی الیکم ای بابا تنی نہ انتظار کیا  
 اور ازو میری رات روز بروز زیادہ ہو اور اب تک کوئی میری لینے کو نہ آیا فانا قد وصلت الی  
 اهلك و منتظرہ للبعاد و السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پس اب میں قریب ہوں  
 پہنچی ہوں اور منتظر ہوں آپکو و عید کی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا جب تمام خط پرہ چکو عظمت  
 علیہ المصائب و تعیرت سنہ الاکوان حضرت کا عجب حال ہوا اور وہ اندوہ و ملال طاری ہوا  
 کہ رنگ حضرت کا تغیر ہوا لان الذین كانت مسلمة علیہم کلمہ کا نوا متقولین اس واسطے  
 کہ جس جس کو فاطمہؑ نے سلام لکھا تھا وہ سب ٹکڑے ٹکڑے خاک و خون میں زمین پر پڑے تھے لیکن  
 فقط جناب زین العابدین بسبب مرض کو چ رہے تھے تو انکی قید کی تیاری تھی و قال کرامۃ لک  
 لا و صلیت سلامک لاهلک و اعماک حضرت نے فرمایا کہ ای فاطمہؑ تیری خاطر مجھ نہایت  
 عزیز ہے جس جس کو تو نے سلام لکھا ہے میں پیغام تیرا وہیں پہنچاؤں گا فمضی الی القتل  
 پس حضرت قتلگاہ کو چلو فاول من وقع نظره علی جثتہ کان آخاہ ابی الفضل العباس  
 پس پہلو نظر حضرت کی نقش مبارک عباس علیہ السلام پر پڑی فجلس حوله و ناداہ یا اخی  
 و مسعدی ان انت اخیک فاطمة الصغری ہی تقولک السلام پس حضرت نقش  
 عباسؑ پاس بیٹھ گئے اور فرمائی گویا بہائی اے قوت بازو میری تمہاری بیٹی فاطمہؑ صغریٰ تمہیں  
 سلام لکھا ہے فعبت علیک و ہی یانتظارک اور بہت شکایت لکھی ہے کہ واہ چچا تم میرے  
 لینے کو نہ آؤ اے بہائی عباسؑ تمہارا یہ حال ہوا اور فاطمہؑ تمہاری انتظار میں ہو شتم مضی الی  
 جسدہ و لدہ علی الاصغر و سلم علیہ من لسان فاطمة الصغری پر اصغر کی لاش  
 پاس آؤ اور فرمایا اے نور چشم تمہاری بہن فاطمہؑ تمہیں سلام لکھا ہے اور وہ تو تمہاری دیدار کی  
 مشتاق ہے و انھا كانت ذاکرة یا ابا کلکم اوصونی خصوصاً اخی عبد اللہ  
 الوضیع الصغیر راوی کہتا ہے کہ نقش اصغر پر حال حضرت کا بہت تباہ ہوا اس واسطے کہ فاطمہؑ

بلکہ لکھا تھا کہ ہر چند تم سبکی مفارقت سے نہایت رنج و دشت ہو مگر خاص جدائی اصغر بدرجہا  
 شاق ہو کہ اوسکی تصویر ہر دم آنکھوں میں چھتی ہو فلما جاء وقف علی والدہ الوصیع لیسر حسرت  
 مستبکات پس ان باتوں کا خیال کر کہ حضرت نقش اصغر پر کھڑی رہے تو اور نالہ پر حسرت و اندوہ  
 سینہ آفس سو کینچہ تھو و خطہ بیکالہ سا وصیت یہ فاطمہ اوسی حال میں وصیت فاطمہ کی  
 حضرت کو یاد آئی کہ لکھا تھا فاطمہ کہ اے ابی امیر چوڑی بہائی اصغر کا منہ چوسنا فانکب الحسین علی  
 والدہ الا صغرو و کان یقبلہ و یطیل الشم فیہ حضرت تیباب ہو کر نقش اصغر پر گر پڑی اور بار بار  
 بوسہ لیتی تھی اور دہن اصغر کی بوسہ لگتی تھی و یبکی و ینادی یا والدی اوجعونی و بعدک یقول  
 اور رو رو کر فرماتی تھی اے فرزند میری اصغر طالمون فی تیری قتل سے دل میرا دکھایا اور وہ پہلے کہ بعد سے  
 مجھ ہی قتل کرین جب اہل حرم نے یہ بتیا بی حضرت کی دیکھی تو حضرت کو نقش اصغر سے چھڑایا پھر حضرت  
 نقش قائم پر کھڑی ہو کر فرمایا یا ابن اخی ان ابنت عمک فاطمہ تقولک السلام و لخصاک  
 یا لخصاک و الا کو اہم اے پسر برادر امی قائم تمہاری بہن نے تمہیں بہت بہت سلام لکھا ہو تم قائم  
 الحسین و اخذ الطفل منهم و حملہ علی یدہ لیضعہ بین القتلی پھر حضرت اوٹھو اور نقش  
 اصغر کو گو دوسری اہل حرم کی لیکر قتلگاہ میں رکھنے لیچو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت نقش اصغر کو  
 پیار کرتے تھے و فیہم بین اوٹھو لاؤ تو فسادات البنات علیہ و قلن یا ابا نادر علیہ لقیلہ صیابہ  
 عن فاطمہ اسوقت بیٹیاں حضرت کی دہن اور عرض کر رہی تھیں اے ابی ایکدم ٹھو کہ ہم سن رہی ہیں  
 فاطمہ صغرا اصغر کو پیار کر لیں کہ فاطمہ نے لکھا ہے فتو کہی حتی قضین پس حضرت ٹھو گویا کہ  
 کہ سکینہ و رقیہ نقش اصغر کو رو رو کر پیار کرتی تھیں اور کتنی تھیں ہائی بہائی تو تو اس ظلم سے یہاں  
 پیاسا شہید ہوا اور وہاں فاطمہ صغرا اب تک تیری اشتیاق ملاقات میں منتظر ہے یہ سکر حضرت نقش کو  
 بد شکاری چھڑا کر قتلگاہ میں لگئے اور سب نعشوں میں لٹا دیا پس جاتی تھیں فاطمہ کو تو یہ اشتیاق  
 تھا کہ خط جو میر لکھا ہے تو اب چچا حضور و سریر و لیتو کو آؤ ہونگا اور جب یہاں سے قاصد یہ جواب لیکر  
 پہنچا ہوگا کہ ایفا فاطمہ چچا کو تیری شادی کا ٹیکے اکبر مار گئی اصغر کو تیر لگا بابا تیرا شہد لب فرج ہوا بہائی

بیمار تیرا طوق فریخ زمین گرفتار ہو کر پہنچے یوں کہ ساتھ شام کو گیا تو کیا حال ہوا ہو گا غرض یہ جا  
صبر حضرات ائمہ ہدی اور انکی ذریت علیہم التحیۃ والثناء ہی کی واسطے خیاط ازل فی قطع کیا تھا  
ورنہ ہر بشر کب تحمل ایسے صبر کا ہو سکتا ہو روایت بسیت وسوم در فضائل اہل بیت  
وامدن امام حسینؑ عصبہ قیامت واحوال شہادت عجز اسد ابن حسنؑ  
وخاتمہ شہادت امام حسینؑ ردای صاحب زہر الکمال قال لما حوج آدم من  
الجنة اخذ ربي لآدم من بلدان الهند نسختي سرانديب وبقی بکلی علی مصیبتہ مدخلہ  
روایت کی ہو صاحب زہر الکمال فی جب نظر حضرت آدمؑ جنت سواور گر محلیک شہرین شہر ہائے  
ہند سو کہ نام اوسکا سرانديب ہو تو روئی اپنی مصیبت پر ایک مدت دراز تا آنکہ منقول ہو کہ خسار  
گلکہ زندان مبارک نظر آئیگے قاصدہ الملک الجلیل یاد سال جبرئیل وکشف لہ عن بصیرۃ  
حتى رآه ساق العرش پس حکم کیا خداوند جلیل فر اور بیجا جبرئیل کو کہ حجاب قدرت نظر  
آدمؑ سو جبرئیل فر اوٹھا دیں تا آنکہ ساق عرش الہی نظر آئیگا فواؤد اساطعاً والیوم لوبیع  
فلاہا پس دیکھا آدمؑ فر ایک نور روشن ہو پس پڑھا اوسر فاذا ہی محمد صلی اللہ علیہ و  
آلہ وعلی و فاطمہ والحسن والحسين والائمة من ولید حصنی من دخلہ کان  
امنا پس اوس نور میں اسما مقدسہ جناب رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا اور حسین  
اور باقی امامون علیہم السلام کر لکھ دیکھو اور یہ قوم تھا کہ یہ قلعہ بین میری جو شخص کہ اس میں داخل  
ہوا وہ محفوظ ہے فقال یا اخی جبرئیل هل خلق الله خلقا شرف منی پس کہا آدمؑ نے  
ایمانی جبرئیل خدا فر کوئی ایسا ہی پیدا کیا ہو کہ وہ افضل ہو مجھ سے قال نعم هو لآدم قال  
متی اخلقوا جبرئیل بولہ خدا فر انکو تم سے افضل پیدا کیا ہو آدمؑ بولہ یہ کب خلق کرو گے جبرئیل  
نے کہا قبل خلق السموات والأرض وقبلک یا لئی عا لم یہ پیدا ہو فر قبل پیدا آسمان  
زمین کو اور قبل تمہاری دو ہزار برس ولولہم تمام خلقک اللہ تعالیٰ ولہم من ولیدک  
اگر نہ تو یہ بزرگوار تو نہ پیدا کرتا خدا تمہیں اور میں یہ تمہاری فرزندوں سو حضرت آدمؑ فر عرض کی

اللَّهُمَّ يَا سُبُّ قَضَلَتْ هَذِهِ الْوَلَدَ عَلَى وَالِدِهِ اُغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي فَغَفَرَهُ خُذْ اَمْرَهُ مَوْجِبَ  
 کہ فضیلت دمی تو تو ان فرزند کو انکو باپ پر بخش گناہ میری بخشش خدا کو گناہ آدم کو کیا خوب  
 کتابی شاعر شعر فلولاً هُمْ لَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ اَدَمَ + فَلَا كَانَ زَيْدٌ فِي الْاَنَامِ وَلَا عَمْرُو  
 لَا سَطِحَتْ اَرْضٌ وَلَا رَفَعَتْ سَمَاءٌ وَلَا حَلَّتْ شَمْسٌ وَلَا شَرِقَ بَدْرٌ اِذَا زُوِيَ نَجْتَن اور  
 عقرت او کی تو نہ خلق کرتا خدا آدم کو اور نہ تو زید دنیا میں اور نہ عمر یعنی کوئی شخص دنیا میں  
 نہوتا اور نہ پیمائی جانی زمین اور نہ بلند کیا جاتا آسمان اور نہ طالع ہوتا شمس اور نہ روشن ہوتا  
 چاند فی الحقیقت کہ ذات مقدس اون حضرات کی ایسی ہی ہو مگر وای ہواون ظالموں پر کہ اون کو  
 نے ایسی خاصان خدا کو آرام نہ دیا عن عبد اللہ ابن بکر انا قال قلت لابی عبد اللہ یابن رسول  
 اللہ کوئی قبور الحسنین بن علی ہل کان یصاب فی قبرہ شئ عبد اللہ بن بکر سے  
 منقول ہو کہ کہا او سو کہ عرض کی میں نے خدمت امام جعفر صادق میں کہ امی فرزند رسول خدا  
 اگر کہولین قبر امام حسین کو تو قبر میں لعش حضرت کو پائین حضرت فرمایا امی عبد اللہ کیا رسول  
 عظیم کیا تو زبانی غور سو شن ان الحسنین مع ائمتہ واجہہ فی منزل رسول اللہ تحقیق  
 کہ امام حسین مع اپنی بزرگوار اور پروردگار علی مقدار کو منزل جناب رسول خدا میں ہیں اور کہی  
 جانب راست عرش متعلق ہو کر درگاہ الہی میں عرض کرتی ہیں یا رَبِّ اَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي  
 امی بار خدا وفا کر او سپر جو مجھے وعده کیا ہے اور دیکھتی ہیں اپنی زوار و کی طرف اور جانتی ہیں نام او  
 اور ان کو اباکر و انا کہ نظر الی من یتکلم فیستغفر لہ اور دیکھتی ہیں اپنی روئیوں کو اور ان کو ابے  
 استغفار کرتی ہیں کہ یا خدایہ تیرے حسین مظلوم کو رو تو ہیں انہیں بخش دے و یسأل اباکر انا استغفر  
 لہم اپنی جہود پر سو عرض کرتی ہیں کہ آپ ہی میری روئیوں کو لیو استغفار کیجیو کہ کیسے میری نصیب  
 پر رو تو ہیں ہیں فرماتے ہیں اِنَّمَا الْبَاکِیُّ تَوَحُّدًا مَّا اَعَدَّ اللَّهُ لَكَ لَقَدْ جِئْتَ الْاَرْضَ حَرْبًا وَاَنْتَ  
 میرے غم میں اگر جان تو تم اون کو اباکر جو خدا تو تمہاری امی میں کو تو خوشی اور شادی تمہاری  
 زیادہ ہو تمہاری رو تو میں سے حضرات دیکھی ہو فرمائی اپنی فاکہ کہ فرزندون کو ہو کا پیا سانچ کر دیا

اور آپ ہی ہو کر پیاسی فح ہوئی فقط تمہاری نجات کر لیا اور اب تک غم والہ اپنے فرزند و لگا ہوا  
 ہو رہے ہیں اور غلاموں میں بھی لگا ہوا و تار و قیامت یوں ہی حال رہ گیا پس روز قیامت کو جب  
 تمام مخلوقات خوف کبریاسی سر جھکا کر ہوگی اور کوئی شفاعتخواہ نظر نہ آوے گا بلکہ انبیاء نفسی نفسی پکار  
 اور ملائکہ خوف سے اکھین نہ اڑیں گے تو پھر اور مخلوقات کا کیا رتبہ ہو سب عجب ہر اس میں گرفتار ہو گئے  
 کہ ناگاہ امام حسین عین انتظار میں تشریف لائے گئے بیسہ زخون سو چور چور سر اقدس ہاتھ ان پر رکھیں گے  
 زیر عرش الہی اگر فرمائے کہ رَبِّ سَقِّ عَنِّي فَيَقِيْنُ بَنِي عَلِيٍّ مُصِيبَتِي اُمِّ پروردگار میری میری شفاعت  
 قبول کر اور کو حق میں جو مجھ پر روزی ہیں پس پروردگار عالم فرمائے گا اے حسین سر اپنا تن پر کر کہ چرخ  
 گزرتو آئی نہ ملاؤ گا سر اپنا تن سے جتنک میری روینوا لو کہ نہ بخشے گا پس بخاطر حسین تمام شیعیان  
 گنہگار کو خداوند عفو بخشے گا اور سپرد امام کرے گا وہ حضرت شاد شاد سبکو لیکر داخل جنت ہو گئے  
 اب مقام سر پینو اور خاک افرانے کا ہو کہ وہ فریادیں عالم صحت کر بلا میں بعد شہادت علی اکبر فریاد  
 کرتا تھا اور کوئی نہ تھا تھا فَا لَقَيْتَ عَنْ يَمِيْنِهِ قَوْلَهُ يَدُ اَحَدٍ وَالْقَتْلُ  
 عَنْ يَسَارِهِ قَوْلَهُ يَدُ اَحَدٍ پس اس وقت جناب امام حسین کبھی دست راست دیکھتے تو  
 تو سوا انشہاء و فرزندان و عزیزان کوئی یاور نظر نہ آتا تھا اور کبھی دست چپ نظر فرماتے تو بجز بنابر  
 کشتوں کوئی عزیز و رفیق نظر نہ آتا تھا فخر جہ علی بن الحسین زین العابدین و کان مریضاً  
 لَا يَقْدِرُ اَنْ يَضِلَّ سَبِيْقُهُ جب یہ بیکسی امام کی بیمار کر بلا امام زین العابدین فرماتے ہر چند شدت  
 مرض و طاقت کم ہو پر کڑی نکتی مگر بیتاب ہو کر نظر و اَمَّ كَلْتُوْمُ ثَنَادِي خَلْفَهُ يَا بَنِي اَرْجِعْ  
 اور ام کلثوم پکارتی تھیں کہ اے فرزند اے نشان برادر میدان کو بخیا کر بلا بولو یا جمعا کا ذریعہ  
 اَقَابِلْ بَيْنَ يَدَيَّ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اے پوئی چوڑ و مجھ کو کہ میں سامنے امام مظلوم فرزند رسول  
 جہاد کروں پس جناب امام حسین میدان سے پکارے کہ اے ام کلثوم ہرگز چھوڑنا اسکو تا نسل محمد  
 صلی اللہ علیہ وآلہ سے زمین خالی نہ ہو جائے بعد ازاں حضرت نے آواز استغاثہ بلند کی اور فرمایا  
 هَلْ مِنْ ذَاكِ يَدُ بَعْثٍ عَنْ حَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ایا کوئی ایسا ہو کہ ضرر ان اہل شقاوت کا

حرم رسول خدا سو دفع کر آیا کوئی خدا پرست ایسا ہو کہ اس بکینسی میں ہماری نصرت کرے پس  
 کوئی اون لعینوں میں سے جواب نہ دیتا تھا بلکہ تیر و پھر مار تو تو حتیٰ جَوْحَا فِي بَدَنِهِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ  
 بَيْفَا وَ عِشْرُونَ جَوْحَا بِالْأُصْبَحِ وَالسَّيُوفِ وَالسَّيْلِ تَا لَمْ يَدْنِ شَرِيفٍ بِرَتِينِ سَوْسِ زَحْمٍ لَوْ اَوْ  
 نِزَهَ وَ شَمِشِ تِیرِ کَزَحْمِ زَیَادَه تَو دَقِیلَ اَلْفَ وَ تَسْعَا کَا تَه جَوَا حَاقِه اَوْ رِیْعُضُونِ لَکَمَا هُوَ کَ اَکْثَرِ  
 نَوْسُ زَحْمِ حَضْرَتِ کُجَسْمِ شَرِیفِ پَر لُکُو تَو دُکَا نَتِ السَّهَامِ فِي دِرْعَاهُ کَا لَسُو لَکِ فِي جِلْدِ الْقَتْلِ وَ  
 کَا نَتِ کُلِّهَا فِي مُقَدِّمِهِ اَوْ تِیرِ جَسْمِ اَمَامِ پَر اَتِی لُکُو تَو کَ جِیسَ سَاهِی کَر دَن پَر کَا تَو نَو تَو مِیْنِ اَوْ رِ  
 تِیرِ سَا مَنُی هِی تَو پِشْتِ بَسَارِکِ پَر کُوئی تِیرِ تَهَا اَفُوسِ کَ جَو جَسْمِ رَسُوْلِ خِدا صَلی سِد عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم  
 جَسْمِ یَ رَوِیْدَه هُو اَتَا وَ هِیُونِ زَحْمُ نَسُو چُو رِہُو اَو رُو هُ فَرَزْدِ رَسُوْلِ کَ جِیسَکَ طِفْلِی فَرِشْتُو کُو شَقَا لَی  
 وَ هِ بَکِیْسِ وَ تَهَا هُو کَرِہُو کَا پِیَا سَا شَمِیْدَه هُو اَبِیْنِمَا کَذَلِکَ اِذْ دَمَا کَا خُوْلَی بَنُ یَزِیْدَ اَلَا صَبْحِی  
 یَسْتَمِ فَوْقَ فِی لَبَّائِهِ قَا دَا اَحْوِیْلَا عَلَی الْاَرْضِ بِسِ اِسی حَالِ مِیْنِ تَو کَ اَیْکَ تِیرِ خُوْلَی نَی  
 اِیْسَا کَلُو یَ مَبَارِکِ پَر مَارَا کَ زَمِیْنِ پَر گَرِ پَرِی پِیْسِ حَضْرَتِ تِیرِ کُو نَکَا کَرِ جِلُو مِیْنِ خُوْنِ لِیْکَرِ سَرُو رِشِ اَنُو پَرِ  
 مَلْتِ تَو رَا وِی کَتَا هُو اَوْ سَوَقَتِ عِبْدُ اللّٰہِ ابْنِ الْحُسَیْنِ دَر خِیْمَہ سِیْہِ حَالِ دِکِیْتَا تَهَا فَخُجَّ وَ هُو بَیْکِی  
 وَ یَقُوْلُ وَاَللّٰہِ لَا اَنَارِقُ عَمَّیْ حَالِ دِکِیْنِ کُو وَ شَا ہَزَادَه سُو یَ مِیْدَانِ دُوْرَا اَو رُو تَا تَا اَو رِکَتَا تَا  
 وَ اَسَدِ مِیْنِ اِنُو چَا پَسُو جَدَا نُو لَکَا پِیْسِ جَنَابِ زَیْنَبِ اَو نَمِیْنِ رُو کَا کَ پِیْرِ لِبَا یَئِنِ خِیْمَہ کُو اَو رُو هُ صَاخَبَرُو  
 حَدِ بَلُو غِ کُو ہِی نَہ پُھُو نِچَا تَهَا اَو رِ حَضْرَتِ ہِی مِیْدَانِ سُو لَکَا رُو اِی ہِیْنِ نِچُوْرُنَا اَسُو کَ نَا گَا ہُ وَ ہُ مَحْصُوْمِ  
 ہَا تَہِ سُو پُھُو پِی کُو چُوْثِ کُو دُوْرَا اَو رِ جَنَابِ زَیْنَبِ ہَرْ چِنْدِ لَکَا رِی تَمِیْنِ اِی تَشَانِ بَرَادِرِ پَرَا قَا لَ  
 لَا اَنَارِقُ عَمَّیْ جَدَا سَدِ زَہْمَا اِی پُھُو پِی نِچُوْرُو نِکَا مِیْنِ تَهَا اِیْسَہِ وَ قَتِ مَصِیْبَتِ مِیْنِ اِنُو چَا پَطْلُوْمِ کُو  
 تَا لَمْ یُھُو نِچَا وَ ہُ شَا ہَزَادَه خِدْمَتِ اَمَامِ مَظْلُوْمِ مِیْنِ قَا قَبْلَ حُوْمَلَّہُ ابْنِ کَا هِلِ اللّٰعِیْنِ اِلَی  
 الْحُسَیْنِ لِیَضْرِبَہُ بِالسَّیْفِ اَوْ سَوَقَتِ اِیَا حَرْمَہُ لَعُوْنِ قَرِیْبِ حَضْرَتِ کُو اَو رِ چَا ہَا اَوْ سِ لَعُوْنِ لَی کَ  
 حَضْرَتِ کُو لَوَارِ لَکَا تُو اَوْ سِ صَاخَبَرَا دِی زَہْمَا وَاِی ہُو نِچُوْرِ اِی پِیْرِ شَمِیْہِ اِیَا سِیْرِی چَا پَطْلُوْمِ مِیْنِ رُو زِکَ  
 پِیَا سِکُو مَارِی کَا قَضَبِکَ لِلّٰعِیْنِ وَ صَوَّبَ الصَّبِیَّ بِالسَّیْفِ قَا لَقَا هَا بَیْمِیْنِہُ فَقَطَّعَہَا وَ ہُ لَعِیْنِ جِہَنَّمِ



غصے ہوا اور ایک تلوار اس نوری گلابی کہ دہنا ہاتھ اوسل امام زاد کیا کاک کر گر پڑا فصاح یا عجمہ آذر لئی  
 پہن صابن زدہ پکارا ای چا خبر کو کہ مجھ اس ظالم فرما کا آخذ الحسین وضمہ الی صد دم حضرت  
 اوس رو کر سینہ زخمی ہو گیا اور فرمایا یا بن آخی اصاب علی ما نزل بک ایفرزند برادر صبر کر  
 اس بلا پر جو نازل ہوئی تجھ پر اور پیار کر تو اور دلاسا دیتو تو آذر ماکہ اللعین یسہم فذبحہ  
 فی حجرہ ناگاہ ایک تیر اوس شقی فرگلو و معصوم پر ایسا مارا کہ وہ مظلوم اپنی چپاکی گو دین بجان  
 ہو کر گر پڑا اور شہید ہوا حضرت نعش اوسکی مثل نعش اصغر کو سینہ سے لگا کر و فریاد گزشت یہ  
 ستم تو کسی پر نہیں ہوا ابتدا زمانہ سے سوا حضرت امام حسین کے کسی کو کسی پیار و کو انگو کو سنا  
 مرنا دیکھا اور یہ داغ اخیر تھا فصاحت زینب یا بن آخی لیت الموت اعلم منی جناب  
 زینب در خیمہ یہ حال دیکھے پکارین ہاوی ایفرزند اخی اوشان حسن کاش مجھ موت آتی ولیت  
 السماء انطبقت علی الارض کاش آسمان زمین پر گرا کہ یہ تیر مصیبتیں پرین عبد الغیز و لو  
 فی لکما ہو فتادی الشمر لا صحابہ و یلکم ما تنظرون بالوجل پس یکایک شمر اپنی رفیقو کو پکارا  
 و اے ہو تیر کیا انتظار ہو قتل میں اوس شخص کو جلد قتل کرو پھر توب لوٹ پڑو کسی فریاد ماری  
 اور کسی فریاد ماری اور کسی فریاد ماری و صوبہ شمر علی وجہ فادر کہ سنان ابن انس قطعہ  
 بڑی اور شمر ملعون فریاد تلوار رخ انور پر ماری اور سنان ابن انس شقی فریاد نیزہ اوسی حاملین مارا  
 آیا خولی کہ سر حضرت تن مبارک سے جدا کر دی مگر ہاتھ اوس کو کانپو لگو فتزل احوہ سہل اب  
 زینب قطعہ راستہ پس اور ترا گور لیسو سہل ابن زیاد ہائی اوسکا اوسو سر حضرت کاتن اوس  
 جدا کر کو خولی کو دیا و احوہ شمر نقرہ فریاد احوہ و احوہ الحسین اوسوقت شمر فریاد کیا کہ گور کو  
 سوار ہوا ب نعش حسین کو بھی پامال کرو اور بخار دلو کو لگا لو پس چند ملعون گور و پیر سوار ہو کر اور وہ  
 فریاد کی کہ تعجب ہو آسمان زمین پر کیوں نہ گر پڑا اور قیامت کیوں برپا نہ ہوئی کہ فرزند زہرا اور صیبت  
 و جفا پس یہ حال دیکھے کہ اہل بزم بھارتین کما تو ہو مگر کیا صبر تھا کہ دعا مید نہ کی اون لعینوں کو لگو  
 روایت بست و چہارم خراج در حجرہ جناب امام حسین عجلہ دیکھ پیر صائب

حضرت کو اور آقا فقیر کا پانی لیکے پہر احوال شہادت اور بیٹھنا گھوڑیگا اور نکلنا زینیکا  
 خیمے سے کتاب خراج الجراح میں ابو خالد کابل سے اور اوسنی بھو بن ام الطویل سے روایت کی  
 کہ اوسنی کہا ہم خدمت امام حسین میں بیٹھو تو اذ دخل علیہ شاکت یئسنا ناکاہ ایک جوان  
 روتا ہوا خدمت حضرت میں آیا اور عرض کی اوس نے کہ یا حضرت مان میری مرگئی ہو اور کچھ وصیت  
 نہیں کی اور مال چھوڑ گئی ہو فقال الحسنین قوموا حتی یصیرا لی ہذہ الخوۃ پس حضرت  
 فرمایا کہ اولاد پہلین اوس مومنہ آزاد کر گھر تک جب پہنچو دروازہ پر تو آستان در پر کھڑی ہو گئی اور دست  
 مناجات درگاہ قاضی الحاجات میں اٹھا کر دعا کی کہ خداوند دوبارہ حکم فرما کہ روح اس مومنہ کی  
 جسم میں اس کے داخل ہوتا جو وصیت اس کرنی ہو کر لے قاضیاً اللہ یرکنا الحسنین پس فی الفور  
 حضرت کی برکت دعا سونہ ہوئی اور استشهد ان لا الہ الا اللہ کہرا دہم بیہی اور حضرت کی طرف  
 دیکھتے بولی اذ دخل البیت یا مولا کی گھر میں تشریف لاوا ایولا میری اور جوار شاد ہو وہ میں کرو  
 حضرت نے فرمایا جو جو وصیت کرنی ہو وہ کر فقالت ثلث لمالک ما شئت والثلثان لایہی  
 ہذا پس عرض کی اوس نے ثلث مال میں میری تو انکو اختیار ہو جو چاہیں آپ وہ کریں اور دو ثلث مال  
 میرا میری اس بیٹھو کا ہون علیک اذ توفیتمو الیک مگر جو آپ جانیں کہ یہ دوست ہو حضرت کا ونگا  
 تخالفنا فخذ الیک اور اگر یہ مخالف ہو حضرت کا تو وہ مال ہی حضرت کا ہو چاہیں اوسو دین فلا  
 حق لایحی لہ فی اموال المؤمنین اس واسطے کہ مال مومنین میں مخالفین کا حق نہیں ہو پھر عرض کی  
 کہ یا حضرت آپ مجھ پر ناز پڑی ہو اور اپنے دوست بلکہ میری بھینر و کھنیر کیجیو گا تم صارت المؤمنۃ مینتہ  
 لما کانت بعد از ان وہ عورت مردہ ہو گئی جیسی تھی وعن الصادق علیہ السلام انہ قال  
 جاء اهل الکوفة الی علی فشاوا النساء المطر کتاب عیون المعجزات میں جناب صادق علیہ  
 السلام سے منقول ہے کہ فرمایا ایک بار اہل کوفہ حضرت امیر المؤمنین کی بھینر تھیں آم اور کی باران کی شکایت  
 کی اور عرض کی یا مولا دعا کیجیو کہ باران رحمت نازل ہو فقال الحسنین قم واسئلی پس حضرت  
 جناب امام حسین فرزند رسول الثقلین سے فرمایا او تمہاری فرزند اور ان کو گو کہ یو طلب باران پروردگار

زمین و آسمان سوکر فقام و حمد الله و صلی جناب امام حسین سنتی ہو او تو اور ناز پڑی اور ایک  
 خطبہ مثل حمد و ثناء الہی اور در و در سالت پناہی پڑا اور یہ دعا مانگی اللّٰهُمَّ مُعْطِی الْخَيْرَاتِ  
 وَ مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ اَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا اسی خداوند عطا کر نیوالو نیکیوں کو ازل کر نیوالو  
 برکتوں کو نازل کر ہمہ باران رحمت کو اور سیراب کر تو ہمو باران بسیار سو کہ تو گنہگار ہو تمام شہر کو  
 اور رواں بہونہ ہو و زمین پر تنفس پہ الضعف عن عبادك وَ تُخَيِّرْ بِهٖ الْاَرْضَ اَلَيْتَ  
 عَنْ يَدِكَ اَيُّهَا بَارَانُ کہ زائل کر تو بسبب و سکو ضعف او ناتوانی اپنی بندوں سے اور زندہ  
 کر تو او سکی برکت سوز زمین مردہ کو فَمَا قَوْمٌ مِّنْ دُعَائِكَ حَتَّىٰ تَأْتِيَ اللّٰهُ عَيْنًا بَعَثَ هُنُوَامَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامَ دَعَا سَوْفَاغَ نُوْمُوْهُو کہ ایک پارہ ابر نمود ہو کہ بر سنا شروع ہوا و اَقْبَلَ اَعْوَابِيْ مِّنْ  
 بَعْضِ نَوَاحِي الْكُوْفَةِ فَقَالَ تَوَكَّلْتُ الْاَوْدِيَةَ وَالْاَجَامَ يَوْمُجَّ بَعْضُ مَا فِيْ بَعْضِ اَعْرَابِي  
 بعض نواحی کو فہ سو آیا اور خبر دی کہ دیکھا میں تو کہ تمام جہیلین اور تالاب پانی سو سمور و موچین مار تے  
 حضرات یہ قدر و منزلت حسین کی پروردگار کو روبرو تھی کہ ایک آن میں بنجار حسین دیکو زندہ کیا  
 اور زمین تقییدہ پر پانی روان کیا یہ احسانات خلق خدا پر تو حسین بن علی کو بالتخصیص اہل کو فہ  
 سو عوض اون احسانوں کو کو فیون فر اوس برگزیدہ خدا اور محسن خلق سو یہ کیا کہ جب بموجب  
 طلب اونکو وہ سالک ارضاء وار د زمین کر بلا ہوا تو اہل کو فہ ہی تو نما روی قتل امام پر باندھی اور  
 پانی اوس جناب پر بند کیا اور اونکو اور فکی اولاد کو سوا کسی پر بند تھا کہ آپ بیٹو تو اور بہاتی تو اور  
 اطفال خرد سال حسین پیاس سو بچپن ہو کر العطش العطش کا شور مچا تو تو اور پانی نہ پاؤ تھے  
 گرد خیمہ خندق میں آگ جلتی تھی اور دھوپ کی شدت تھی اور باوجود ان تکلیفوں کو کو فیان  
 عذاب اوس سید ابرار پر تیرون کا نہ برسنا تو اور سنان کلمات سخت و درشت سحر دل کو خضر  
 جدا مجروح کر تو تو چنانچہ روایت صحیح میں وارد ہو فَاَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنْ تَيْمٍ يَقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ  
 بِنِ جُوَيْرِيَّةٍ فَقَالَ يَا حَسَيْنُ فَقَالَ مَا تَشَاءُ فَقَالَ الشُّرُكُ بِاللَّانِ اَیْنَ قَبِيلَةُ نَبِيِّ تَيْمٍ سُوْعِدُ اللّٰهِ  
 بن جویریہ نام حضرت کو سنا سو آیا اور پکارا باواز بلند کہ یا حسین حضرت فرمایا کہ کیا مطلب ہے



تم حق سے منحرف ہو کر امام وقت کی بیعت سے منکر ہو پس حبیب بن مظاهر بولو کہ اے حسین نماز فرزند  
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو قبول نہو وَقَبِّلْ مِنْكَ يَا حُجَّارُ اور قبول ہو نماز تہا ایسے شرعاً کہ  
پس حسین لعین نے حبیب پر حملہ کیا اور حبیب نے اوپر حملہ کر کر ایسی تلوار اوسکی گویا کہ ستر پر ماری کہ  
گھوڑا چراغیا ہوا اور حسین ناپاک گر پڑا اور ملعون لشکر و ویر پڑی اور اوسو اوٹھا لیگھر فَقَالَ الْحُسَيْنُ  
لِوَهَيْتَ بْنِ الْقَيْنِ وَسَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ تَقَدَّمَا أَسَاحِي حَتَّى أَصِلِّيَ پس حضرت فرزند ہیر بن قین  
اور سعد بن عبد اللہ سے فرمایا کہ تم میری آگ کھڑی ہو کہ میں نماز پڑھ لوں پس وہ دونوں بزرگ ساغر  
کھڑی ہوئی حَتَّى صَلَّى بِهِمْ صَلَوةً الْخَوْفِ یہاں تک کہ فرزند رسول نے باقی صحابہ سے نماز خوف ادا کی  
پس سعید کثرت زخموں سے زمین پر گر پڑی اور بولو خداوند العزت کراس قوم پر نازل عا و نمود و کرازلان  
عرصہ قلیل میں سب اصحاب سید جلیل ریاض جنت کی طرف راہی ہوئی تو حضرت تنہا میدان میں  
کھڑی ہو قَنِيطَرٌ مَيْمَنًا وَشِمَالًا فَلَمْ يَرَ أَحَدًا ابْكَا شَدِيدًا پس حضرت کہی داہنی طرف  
دیکھتی ہو اور کہی بائیں جانب جب کوئی یا ورسوا دشمنوں کو نظر نہ آتا تھا تو نقشہا می شداد و یکبارہ اڑتیں  
ماکر روتی ہو وَاللَّهِ مِنْ جِسْمِهِ الشَّرِيفِ سَقُوعٌ وَيَلُوكُ لِسَانُهُ مِنْ شِدَّةِ الْعَطَشِ وَقَالَ  
اور خون جسم شریف سے بہہ رہا تھا اور شدت تشنگی سے زبان مبارک چباتی ہو اور غراقتی اَنَابَتْ صَدْرُهَا  
الْكُوْثُ اَنَابَتْ شَفِيعَ يَوْمِ الْمُحْشَرِّ میں ہوں نہ دینا فی حوض کوثر کا میں ہوں بیٹا شفیع روز محشر کا اَقْلُ  
عَطَشًا نَاغِرِيًّا وَجِدَ اَهْلٌ فَيَكُمُ تُسَلِّمُ اور قتل ہوتا ہوں میں پیاسا تنہا ساؤ کیا تم میں کوئی  
مسلمان نہیں ہو کہ مجھ کو اس تشنگی میں پانی پلاؤ اِذْ سَمِعَ بِسَلَامَتِ كَانٍ فِي عَسْكَرِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ  
فَلَمَّا رَأَوْهُ وَجَّاهُ عِنْدَ الْحُسَيْنِ وَقَالَ نَاكَ اَوْ اَزَايَاكَ درویش نے کہ لشکر عمر سے میں تہا سنی پس  
دو پلجی کو پانی سے بہر کر حضرت کی خدمت میں آیا اور عرض کی يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ يَا بَنِي اُمِّي  
اِسْقِ هَذَا الْمَاءَ اِغْرَزَ رَسُولُ خَدَّيْهِ فِي الْمَاءِ اِسْقِ بِي يَدِي حَاضِرُہٗ اِسْقِ بِحَبِيْبِي  
الْحُسَيْنِ بَكَاءَ شَدِيدًا حضرت اوس پانی کو دیکھ کر شدت سے روئی وَقَالَ كَيْفَ اسْتَوْبَ وَقَدْ  
قُتِلَ الصَّادِقُ نَاوَاوَرِبَاؤُ نَحْنُ الْحَطْلُ كَمَا نَاوَرَفَرَمَا الشَّيْخُ كَيْونَ تَكْرِي بِنِي مَوْنِيْنِ حَالِ الْكَمَلِ عَزِزَ

وانصار میر سب سے قتل ہو گئے یہاں تک کہ میرا بچا بھی پیاسا شہید ہوا پھر یہ پانی کیونکر مجھے پیا جائے  
یہ فرما کر اوسو خیمہ کی طرف لا کر تاقدرت خدا اوسو دکھا دین اور وہاں ایک گڑباصورت کنوین کو  
کہو دا اور اوسین پانی نکلا اوسوقت ارشاد کیا ہم پانی کو محتاج نہیں ہیں لیکن حجت ان ظالموں پر  
تام کر دیں تاروز قیامت انکو کوئی عذر باقی نہ ہو اور ایشیخ تو لشکر عمر سعد کو قتل جا کہ جو آواز استغاثہ  
میر ہی سنکر اعانت نہ کر گیا خدا اوسو سرنگوں داخل جہنم کر گیا فقال اَلْوَدَّاعُ الْوَدَّاعُ يَا زَيْنَبُ يَا  
اُمِّ كَلثُومَ يَا سَكِينَةَ يَا رَقِيَّةَ پھر حضرت البیت سرخست ہوئی گئی اور فرمایا ای زینب وام کلثوم و  
سکینہ ورقیہ تمہیں خدا کو سونپتا ہوں اِذْ دَعَا السَّيِّئَاتِ وَقَالُوا اُخْرُجْ يَا حُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ حضرت  
تو البیت سرخست ہوئی تو کہ ناگاہ اون کافروں نے تیر خیمہ حضرت پر ماری کہ کئی تیر قنا تون سو بار تو  
اور وہ بڑا دب دشمن خدا پکاری اوحسین ابن علی خیمہ سو بار لکھو یا بیعت کرو یا سر دو کبکی الحسین  
بِكَاءٍ شَدِيدٍ اے سنکے حضرت نہایت روتی اور لاجول پڑھا اور میدان میں آئی وَقَالَ اَمَّا مِیْنُ  
نُعِیْنِیْ یٰحُسَيْنَا اَمَّا مِیْنُ دَارِجِمَ یٰرَحْمَنَا وَیَسْفِیْنَا جَوْعَةً مِّنَ الْمَاءِ اور یوں آواز استغاثہ بلند کی  
ایا کوئی فریادرس ہو کہ ہماری فریاد کو پہنچو ایسا کوئی رحم دل ہو کہ ہم پر رحم کرے اور ایک جرعه آب پلا  
کہ کمال تشنگی اسوقت طاری ہو قَبْلَئِذَا كَذَلِكَ اِذْ دَعَا السَّيِّئَاتِ عَلَیْہَا اس اثنا میں حضرت پر اون  
لعینوں نے تیر مارنے شروع کی وَحَتَّى صَارَ جِلْدُ الْحُسَيْنِ كَالْقَنْطَرِیْہِیْمَانِ تگ عوض پانی کو تیر ماری کہ  
وہ جسم حسین کو خون رسول خدا سے ملتا تھا مانند جسم ساہی کو ہو گیا اور اسقدر خون بہا اور زخم  
لگے کہ ٹرنیکی طاقت نہ رہی اور حضرت نہر گئی قَبْلَئِذَا هُوَ وَقَفَّ اِذَا تَاَلَا جَوْ قَوْعَ عَلٰی جَبْہِہَا کہ  
ناگاہ ایک پتھر حضرت کی پیشانی نورانی پر کہ جسور رسول خدا چوسے تو اس زور سے لگا کہ پیشانی مجروح  
ہو گئی اور خون بہو لگا فَاتَّخَذَ النَّوْبَ لَیْسَمَ الدَّمِ عَنْ جَبْہِہَا حضرت نے چاہا کہ کپڑے خون پیشانی کا  
پوچھیں قَاتَا لَہُم سَمُومٌ لَہُم ثَلَاثُ شَعْبٍ قَوْعَ عَلٰی قَلْبِہَا پس ایک تیر زہر آلود نہ پہلو آیا اور  
قلب حضرت پر لگا حضرت نے لَیْسَمَ اللّٰہِ وَیَا اللّٰہِ وَ عَلٰی رَسُوْلِی اللّٰہِ فرمایا اور سر سوئی آسمان  
اوپر اکی عرص کی خداوندانہ جاننا ہو کہ یہ لعین ایسی شخص کو قتل کر دیں کہ روی زمین پر سوا او کو

کوئی نواسا رسول خدا کا نہیں ہے تم اُخذ السَّہْمَ فَأَحْجَجْهُ مِنْ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَه تیرا ایسا کاری  
 لگا تھا کہ دلو توڑ کر پشت مبارک سے باہر نکل گیا تھا حضرت نے جانب پشت سے وہ تیر کا لاپس شمر لیں  
 پکارا وہی ہو تم پر جلد حسین کو قتل کرو قطعاً سَنَاتُ ابْنِ الْاَسَنِ بِالْوَحْمِ كَاَدَانُ تَقَعُ يَهْ سَنَكُونَا  
 ابن انس مَعُونِ ذُو الْوَبْرَةِ كَوَالِيسَا اِيَكِ نِيْزَه سَيْنَه اقدس پر مارا کہ قریب تھا کہ حضرت گھوڑی سے زمین پر  
 گرین کَالِ فَقَالَ اَيْهَا الْجَوَادُ اَعْرِفُ مِنْ اَنَّا رَاوِي كَسَا هُوَ كَا وَوَقْتُ حضرت نے فرمایا اے اسب باؤ  
 آیا تو جانتا ہو کہ میں کون ہوں اَنَا بِنُ فَالْحَمْدَةُ الْوَهْرَاءُ اَنَا بِنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اَلِیْہِمْ سَمِیْنِ ہوں بیبا  
 فاطمہ زہرا کا اور میں ہوں فرزند علی رضی کا فَوَضَعَ يَدَیْہِ وَوَجَلَّیْہِ عَلَی الْاَرْضِ گھوڑی نے حال  
 حضرت پر رو دیا اور بات اور پاؤں زمین پر پھیلا دی تا صدمہ جسم شریف کو نہ پہنچے اور حضرت زمین پر  
 گر کر غش ہو گئے اور سوقت اہل حرم میں صدا گونجی زاری بلند ہوئی اور سوقت زینب خاتون مینا بانہ چاک  
 گریبان گریان و نالان سرا سیمہ مضطرب الحال بال گھوڑی ہوئی نکلیں فَصَا حَتْ وَاجْتَاہُ وَالْمَا  
 وَاحْسِنَاہُ اور باہر بہائی میری یا امام میری یا حسین کو نوری مانتی تھیں لَيْتَ الْمَوْتَ اَعْدَتْنِي  
 کاشکے زینب کو موت آتی اور یہ حال بنو بہائی کا نہ کیستی لَيْتَ السَّمَاءُ اُطْبِقَتْ عَلَی الْاَرْضِ  
 کاشکے آسمان زمین پر گر پڑے وَلَيْتَ الْجِبَالُ تَذْكُرْتُ عَلَی السَّمَاءِ کَاش پہاڑ گری ہو جائے زمین پر  
 کہ میرا ہائی فرزند رسول خدا اس بکسی سے شہید ہوتا ہو وَیْلَکَ یَا عُمَوْنَ سَعْدٍ قُتِلَ ابْنُ سَمِیْتِ  
 رَسُوْلِ اللّٰہِ وَاَنْتَ تَنْکُرُوْا وَاے تم پر اے میرے سعد کیا ہو گئی حیمیت تیری کہ فرزند رسول خدا شہید ہوتا ہے  
 اور تو دیکھتا ہو فَتَمَّ الْحُسَيْنُ عَمَّیْنِہُ وَنَظَرُوْا اِلَیْہِا کَیْسِ جناب امام حسین نے غش سے انگلیں کھولیں زینب  
 غمیدہ کی طرف دیکھا چاہا حضرت نے کہ کچھ فرمائیں ایک تیر حلق حضرت میں ایسا پیوست تھا کہ بولا گیا  
 اور وہ تیر بھی گھوڑی حضرت سے نہ نکلا حضرت نے اشاری فرمایا اے بن زینب خیمہ میں جاؤ اور میرے پیچھے  
 خیمہ سے نہ نکلو فَوَجَّعَتْ اِلَی الْخِیمَةِ وَپس جناب زینب بموجب ارشاد حضرت کو خیمہ کو چلین اِذَا رَفَعَتْ  
 الْاَصْوَاتُ قَدْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ قَدْ جُجِعَ الْحُسَيْنُ ابھی جناب زینب خیمہ کو نہ پہنچی تھیں کہ آواز بلند  
 ہوئی کہ حسین فرزند رسول خدا قتل ہوا حسین فرزند زہرا فزع ہو گیا جناب زینب نے جو مڑ کر دیکھا



آہ تو سر جناب امام مظلوم کا نیزہ پر نظر آیا فبکثرت و کثمت و جھجکایس جناب زینب بیقرار ہو کر روئیں  
 اور سونہ پر طمانچہ مار کر لگیں و انطوت السماء دما و ثوبا کا اچھڑا اور آسمان پر خون برسنا لگا اور مٹی  
 سرخ کر دی گئی و کسفت الشمس کسفتہ بدت الکواکب اور آفتاب کو کس لگا ایسا گن کہ ستارے  
 ظاہر ہو کر لوگوں کی گمان کیا کہ قیامت قائم ہوئی روایت بستی و پنچمین پانا گھوٹکا پشت ایام  
 بعد شہادت پھر مناجات حضرت موسیٰ پر خون بر سنا آسمان سے پھر احوال شہاد  
 امام حسین کافی المناقب عن شعیب بن عبد الوہاب قال وجد علی زینب الحسین بن  
 علی یوم الطغی انہ بن شہر آشوب و کتاب مناقب میں شعیب بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ  
 جناب امام حسین روز عاشورا شہید ہو کر اور نعش مبارک بیگور و کفن خاک و خون میں غطان ہو گیا  
 گرم پڑی رہی تو تمام زخم نیزہ و شمشیر حضرت کو سر سے تاننا ف سانہی ہی وار لگو تو اور کوئی زخم پشت مبارک  
 نہ تھا کہ حضرت نے وقت جنگ پشت سے دھمناں نکلی تھی مگر چند گھنٹہ پشت اقدس پر لوگوں نے دیکھ کر  
 دین العابدین عن ذلک پس پوچھا لوگوں نے امام زین العابدین سے کہ یا حضرت پگو پیر بزرگوار کی پشت  
 پر گھنٹہ کیسے ہو فقال ہذا ایما کان یثقل الجواب علی الخیر الی سائل الا کما ایل و الی سائل  
 و المساکین حضرت رو کر بولا یہ وہ گھنٹہ پہرے پاپ کی پیٹہ پر ہو کہ ہمیشہ وہ جناب ابنار و بیون اور  
 غلے کا باندہ کر خفی راتوں کو اپنی پیٹہ پر اوٹھا کر بیوہ زنوں اور یتیموں اور سکینوں کو گھر پہنچاتا تو  
 حضرات جا تو مائل و غور ہو کر ایسے محسن عالم کو کو فیان بیوہ و فانی و دانی و محروم رکھا اور اسکے  
 بچے تشنہ لب و فح کی اور اسکو یتیموں کو عوض آب و طعام طمانچہ مار کر دینی مناجات موسیٰ قد  
 قال یا رب لم فصلت امة محمد علی سائر الائمہ حدیث میں وارد ہے کہ ایک روز حضرت موسیٰ نے  
 انساؤ مناجات میں عرض کی کہ اے خالق عالم کہا سبب ہے کہ انت خاتم انبیاء کو تو نے سب اسنو پر فضیلت  
 دی ہو قال اللہ تعالیٰ لیس فی خصال جناب باری غا سمہ و ارشاد کیا دس خصلتوں کو باعث  
 ہمنے اونہیں فضیلت دی کہ وہ اونہیں ہو گئے قال موسیٰ و ما تیک الی یملؤنھا حتی اءمو  
 بئی اسکر ائیل یملؤنھا حضرت موسیٰ نے عرض کی خداوند اودہ کون کون خصلتیں ہیں اگر مجھے ارشاد

تو میں بھی بنی اسرائیل کو حکم کروں اور سب عمل کا قال اللہ تعالیٰ الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصدقۃ  
 والجهاد والجمعة والجماعة والقرآن والعلم والعاشوراء خدا تعالیٰ فرمایا کہ  
 اون دنوں خصلتوں سے پہلے نماز دوسری زکوٰۃ تیسری روزہ چوتھی حج پانچوین جہاد چھٹی جمعہ یعنی نماز  
 جمعہ پڑھا کر نیکو ساتوین نماز جماعت میں حاضر ہوا کر نیکو آٹھوین تلاوت قرآن مجید کر نیکو نوین علم فقہ  
 اور حدیث سیکھینگے اور دسویں عاشوراء ہو قال موسیٰ یاکرب و ما العاشوراء حضرت موسیٰ نے  
 کہا بار اہما سب میں سمجھا کر عاشوراء کیا ہو قال البکاء والتبکی علی سبط محمد المصطفیٰ  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم والموتیۃ والعزاء لمصیبتہ خداوند عالم فرمایا اے موسیٰ عاشوراء سے مراد یہ  
 کہونا اور رولانا تم فرزند خاتم انبیاء میں اور مرثیہ کہنا ایام عاشوراء میں اور پڑھنا اوسکی مصیبت میں  
 اور مجلس غزا پر پا کر نا اوس غلام کی یا موسیٰ مسمیٰ عبدہ بن عبدی  
 فی ذلک الومان بکی اوبکای او تعزّی علی ولید المصطفیٰ الا کانت له الجنة ثواباً اور  
 جو بندہ مومن میرے بند و نسی ایام عاشوراء میں فرزند رسول کریم میں آپ روئی یا کسی کو رو لاوی یا جو  
 رونو انکی بناؤ یا مجلس تغزیت پر پا کر میری ہشت او سکری واجب ہو ومن افق من سألہ فی مجتہ  
 حکماً کان او غیر ذلک الا ہارکت له فی الدنیا الدہم لیسبعین درہماً ایو سو جو بندہ  
 روز عاشوراء اپنی مال میں سو کچھ سلوک کر گیا کسی مومن کو خواہ کتنا کمال دے یا اور کچھ سلوک کرے یا ایک درہم کو  
 اوسکو ستر درہم کی برکت دون کا دنیا میں و کان فی الجنة وعقوت له ثوابہ اور جنت  
 میں جگہ دو لگا اور بخشو لگا گناہ اوسکو صغیرہ اور کبیرہ پس حضرات خیال کچھ کہ جس روز کی گریہ و زاری  
 یہ تاکید ہو اوس روز منافقان است فی عید مقبر کی ہو چنانچہ کعبہ میں اب تک عید ہوتی ہو اور دشمنان  
 دین اوس روز کو روز برکت جانتے ہیں کہ جس روز جہان سے سنگ و کلوخ اوٹھا تو اسکو نیکو خون  
 تازہ جوش مارتا پانی تو یعنی روز عاشوراء ہو وقال صادق و لم یبک السماء الا علی الحسین و علیہ  
 ابن زکریا اور جناب صادق فرماتے ہیں کہ جب سو آسمان خلق ہوا کسی پر نہیں رویا مگر حسین  
 ابن علی اور یحییٰ ابن زکریا پر اور منقول ہو کہ روز شہادت جناب امام حسین مٹی سے آسمان کو کرتی تھی

وَقَالَ قَوْلُكَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَكْرُوتٌ السَّمَاءُ يَوْمًا نِصْفُ النَّارِ عَلَى شَمْلِهِ بَيْضَاءُ قُرْطَبٍ بَنِي  
 کہتا ہے کہ میں سطلق شہادت امام حسین کی خبر نہ تھی اور بہن معلوم تھا کہ فرزند رسول اس بلا میں  
 گرفتار ہو گا۔ اگاہ ایک دن آسمان سے بوندیاں پڑنے لگیں اور کپڑے سفید باہر پڑے تو فُکِّرْتُ فَاِذَا هِيَ  
 دَمٌ جب کپڑوں پر پڑیں اور بہن دیکھا تو وہ خون نظر آیا کہ آسمان گبرستا ہے وَذَهَبَتْ بِالْأَيْدِي إِلَى الْوُكُوفِ  
 لِيَسْرِبَ فَإِذَا هُوَ دَمٌ اور اونٹ چھانک چکا جگل بیگ بانی پیڑ کو پس میں بانی پیڑ کو نہ پایا سو آخون کے ہم نہایت  
 حیران و متعجب ناگاہ خبر پہنچی کہ اوسی روز فرزند رسول نے ابوہو کا پیاسا شید ہوا پس کو نکریہ حال ہوتا میں  
 وَاَسْمَانُكَ اَتَمَّ سِدِّ الشَّهْمَيْنِ کہ وہ جناب تین نکریہ کو پیاسی دہو بہن کڑی ہوئی اور خندق میں آگ روشن ہوئی اور دشمن  
 خدا عوضِ محرم کو کلمات سخت دل حضرت کو مجروح کر ڈتے چنانچہ ابن جویریہ حسینؑ کو پکارا یا حُسَيْنُ  
 وَاصْحَابَ الْحُسَيْنِ ابْنِي وَابْنَارِي فَقَدْ فَجَّحَتْ وَهَاتِي فِي الدُّنْيَا اَوْ سَتَيْنِ اور اے صاحب حسینؑ بشارت ہو میں  
 آتش جہنم کی تیر جلدی کی دنیا ہی میں آگ کی حضرت نے پوچھا یہ کون سی کہانی کہ ابن جویریہؑ حضرت نے فرمایا  
 اَللّٰهُمَّ اِذَا جَابَ النَّارُ فِي الدُّنْيَا خَدَا اِسْمِي دُنْيَا مِيْنِ عَذَابِ آتَشٍ حِكْمًا تَا جَابِيَةً اِسْمِي اَدْبِي كَقَوْلِكَ وَشَيْءُ  
 وَآلَا فِي نَارِكَ فَاحْتَرَقَ مِيْنِ كُوْرَا اَوْسِ كَا كُوْرَا اور بہاگا اور اوسی آگ میں گھوڑے فریاد کیا  
 کہ وہ شقی اوسی میں جل گیا پھر ہم بن الحصین ملعون تنہا لشکر سے نکلا اور پکارا اے حسینؑ اور اصحاب  
 حُسَيْنِ اَسَاكِرُوْنَ اِلَى مَاءِ الْفُرَاتِ يَمْوُجُ كَاَنَّهُ تَطْبُوْنَ الْخِيَاَتِ اَيَانِيْنِ دیکھتے تھے طرف آب  
 فرات کہ کیا لہریں مارتا ہے شل شکم مار کر وَاللّٰهِ اِذَا يَقْلَمُ مِنْهُ قَطْرَةٌ حَتَّى تَذُوْقَا الْمَوْتَ جَوْعًا  
 گروا ستم نہ پنی پاؤگا اوس سے ایک قطرہ تا آنگہ تم یونہی پیاسی ہو کر مر جاؤ حضرت نے پوچھا یہ کون ہے  
 عوض کی اصحاب نے کہ یہ ہم بن حصین ہے حضرت نے یہ سن کر فرمایا هَذَا اَوْ اَبُوهُ مِيْنِ اَهْلِ النَّارِ اور  
 اسکا باپ ابن جہنم سے اَللّٰهُمَّ اَقْلُ هَذَا عَطَشًا فَاِنِّيْ هَذَا الْيَوْمَ خَدَا وَنَا س شَقِي كَوَا ج قَتْلِ كَرِيْمًا  
 قَالَ فَلْيَقْهَ الْعَطَشُ حَتَّى سَقَطَ عَنْ قَوْسِهِ وَوَلَّجَتْهُ الْخَيْلُ بِسَائِكِهَا فَمَا تَ پَسِ رَاوِي كَتَمَا  
 کہ دعا حضرت کی تمام نہوئی تھی کہ اوسی پیاس کی شدت ہوئی تا آنگہ وہ شقی ماری پیاس کو گھوڑے  
 گرا اور گھوڑے فرات سے دشمن خدا کو ٹاپوں سے روند ڈالا پس وہ جہنم کو راہی ہوا پھر حضرت پکاری

امیر شہد رجبی امیر کجارج بن الحجاج بن قیس ابن الاشعث امیر یزید بن الحارث لم تکتبوا الی ان قد  
 ابعت الثمار واخضرت الجنات فاقدم علینا کجند امیر یوفو اور امیر بعدہ و  
 آیا تیری نہیں لکھا تھا مجھے کہ درخت بارور ہیں باغ سبز ہو تو آپ اس کو کہ لشکر کثیر آپ کی مدد کو موجود  
 کسی نے جواب نہ دیا مگر قیس ابن اشعث یحیا بولا ما ندری ما نقول ولکن انزل علی حکم نبی  
 عمتک کہ ہم نہیں جانتے کہ تم کیا کہتی ہو مگر اب بھی بیعت کر لیو ابن عم یزید ابن سعادہ کی توجہ تھی ہو حضرت  
 فرمایا لا والله لا اعطیکم ید اخطا علایل ولا اقولکم اقول العینہ قسم یہ خدا کی کہ حسین  
 فرزند رسول الثقلین کہی ہاتھ واسطے بیعت کو اس ذلت و خواری سے نہ دیکھا اور نہ اوار کر گیا مثل اقرار  
 کر نے غلاموں کی یہہ شکر قیس بن اشعث عین لشکر سو نکل کر پکارا یا حسین ابن فاطمہ آیہ خدا  
 انک من رسول الله لیست بعینک امیر حسین پسر فاطمہ کون سی خدمت ہو تمہاری ہو رسول خدا  
 کہ وہ تمہارے غیر کو نہیں ہے حضرت نوایا ان الله اصطفی ادم کو تمام پرہ اور پھر حضرت فرمایا یہ کون ہے  
 اصحاب نام اوس شقی کا بتایا تو حضرت دست مبارک اٹھا کر دعا کی اللهم ذل محمد بن الاشعث ذل  
 فی هذا البعید ما دلا ابد اذ انداس شقی کو ایسی ذلت دکھا آج کہ کہی نہ دیکھی ہو پس اوسی ایک عارضہ  
 لاحق ہوا اور لشکر سے پاخانہ کیا فسلط الله علیہ عقوب فلبد عنه فمات بادی العود لا پس خدا  
 ایک چوکو او سپر کیا پس بیچ ہوئی اوس و ذلکہ مارا کہ وہ شقی نگاہوں وغالیط میں لنگر داخل نہیں ہوا یہ سب  
 ہجرات فرزند رسول کو دیکھ کر عمر سعد عین ایک تیر چلے کمان میں جو لشکر سو لشکر جناب امام حسین مارا اور پکارا انہیں  
 اتی اول دام اہل کوفہ گواہ رہنا کہ عمر سعد شقی نے پہلے تیر لشکر امام حسین علیہ السلام پر مارا ہو تو وہ کلام  
 پس پھر تو تمام لشکر شقاوت اثر کو تیر لشکر امام پر چلے کہ کوئی لشکر سرور سے باقی نہ رہا کہ وہ زخمی نہوا  
 وقیل قیل فی هذه الحملۃ خمسون رجلا من اصحابہ ایک روایت میں ہے کہ اوسی حملہ  
 میں پچاس اصحاب امام مظلوم شہید ہوئے پس وہ چند یا اور حضرت ہی تہوڑی عرصہ میں پاری  
 آقا پر شمار ہو گئے اور وہ یکہ و تنہا زرعہ اشقیاء میں کھڑے رہ گئے اور چاروں طرف سے نیزہ و تیر اوس  
 امام دیکھ پر چلتے تو دروی فی یحار الا قوارمنا جو حوا علی الحسین کثیر الجراحات

جَمَعَ الْمَلَائِكَةُ حَوْلَهُ بِحَارِ مِثْنِ مَقُولٍ بِرُكُوبٍ زَخْمًا مِثْمَارًا بِجِسْمِ فَرْزَنْدِ رَسُولٍ كُوْافِكَارِ كِيَا پَسِ  
 بَسْتِ سَوْشَقِی گِرْدِ حَضْرَتِ كُوجِجِ هُوُوْ وَصَرَبَ عَلَیْهِ الرُّوحُ النَّسَبُ بَنُ سَالِكِ پَسِ اِيَكِ نِزِهَ حَضْرَتِ كِ  
 اَنَسِ بِنِ مَالِكِ لَعِيْنِ فِ مَارَا وَ اَيْضًا صَرَبَ الرُّوحُ عَلَیْ اَجْنِبِهِ السَّرِيفِ صَالِحِ بَنُ وَهْبِ قَالَتِ  
 مِّنَ الْفَوَاسِ عَلَیْ اَجْنِبِهِ الْاَیْمَنِ اَوْرِ پَرِ اِيَكِ نِزِ فِرَاسِ زُورِ سِی صَالِحِ ابْنِ وَهْبِ شَقِی فِ پِلُو مَوَاقِدِ  
 مَارَا كِه حَضْرَتِ گِوَرِ سِی پِلُو مَوَاقِدِ كِه بِلِ گِرِ پُرِ مِ وَ قَامَ بَعْدَهُ عَلَی رِجْلِهِ لِيَكُنْ حَضْرَتِ پَرِ حِلَّةِ  
 پَكِرِ كِرْ كَهْمِ مِ هُوُوْ فَصَرَبَ الْمَلْعُونُ السَّيْفَ عَلَی اَعْضَادِهِ پَسِ اَوْسِ شَقِی فِ اِيَكِ تَلُوَارِ بَارُو مِ حَضْرَتِ  
 پَرِ مَارِی قَتَلَهُ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَتَّى دَخَلَ فِ النَّارِ پَسِ حَضْرَتِ فِ بَیْ اِيَكِ تَلُوَارِ اَوْسِ شَقِی كُو مَارِی  
 كِه وَهْ وَ اَصْلِ جَهَنَّمَ هُوَا وَ صَرَبَ رَجُلٌ اُخْرُ عَلَی الْكِفَامِ حَتَّى حُوْ عَلَی الْاَرْضِ اَوْرِ اِيَكِ بِيحَا اِيَكِ تَلُوَارِ  
 شَا فِ پَرِ حَضْرَتِ كُو اِيَسِ زُورِ سِی مَارِی كِه حَضْرَتِ زَمِيْنِ پَرِ گِرِ پُرِ مِ فَجَعُوْ اَحْوَلَهُ وَ صَرَبَ الْمَلْعُونُ الرُّوحُ  
 عَلَی الْحَقُوْمِ وَ نَزَحَ مِنْهُ وَ صَرَبَ عَلَی صَدْرِهِ حَتَّى حُوْ اِلَى الْاَرْضِ پَسِ جَمِجِ هُوُوْ بَسْتِ  
 مَلْعُونِ گِرْدِ حَضْرَتِ كُو اِيَكِ بِرِ حَمِ فِ نِزِهَ حَلَقُوْمِ نَارِ مِ اَوْسِ گَاهِ رَسُولِ پَرِ مَارَا اَوْرِ پَرِ كَالِ كُو اَمَانِ  
 سِيْنَةُ اَقْدَسِ پَرِ اَسِ زُورِ سِی مَارَا كِه حَضْرَتِ زَمِيْنِ پَرِ گِرِ پُرِ مِ وَ اَلْفَتَّتِ السَّاقُ يَاسَاقِ اَوْرِ حَضْرَتِ  
 پَاوُنِ پَرِ پَاوُنِ رُگِرِ نِ لُگُوْ لَمْ يَقُوْ اَوْ فِ هَذَا الْوَقْتِ عِنْدَهُ سَبَبُ مَهَا بَتِهْ اَوْسِ پَرِ بِي كُو نِ وَ  
 حَضْرَتِ كِي بِبِیْتِ سُوْنَهْ اَمَّا پَسِ شَمْرِ لَعِيْنِ پَكَارِ فَوْجِ كُو اَمَّا فَوْقُ مِّنَ الْحُسَيْنِ اَمَّا كَلَّمَ يَجْلِسُ  
 فِ عَوَاكِلَمْ كِيُوْنِ جَدَا هُوُوْ مِ حُسَيْنِ سِی مَائِنِ تَهْمَارِی تَهْمَارِ غَمِ مِنْ بِهِيْمِ وَ بَاكَ دَرِ بِنَفْسِهِ الْغَيْبِ  
 عَلَی قَتْلِهِ يَهْ كِه كُو وَهْ شَقِی مَتَوَجِّهَ قَتْلِ حَضْرَتِ كَا هُوَا قَالَا اَنْ كَيْفَا اَقُوْلُ مَا صَنَعَ الْمَلْعُونُ  
 يَا الْحُسَيْنِ پَسِ اَهْ كِيُوْ كِرْ كِهُوْنِ اَوْرِ كِسِ زَبَانِ سِی بِيَانِ كِرُوْنِ جُوْ اِدْبِی كِي اَوْسِ مَلْعُونِ فِ سِهَارِ  
 سِيْدِ مَطْلُوْمِ سِی اَنَّهُ صَرَبَ الرَّجُلُ الْبَحْسَ عَلَیْهِ حَتَّى اَلْقَى عَلَی وَجْهِهِ كِه پَاوُنِ خُبْسِ سِی پَاوُنِ  
 شَقِی فِ اِيَكِ هُوُوْ كِرْ حَضْرَتِ كُو مَارِی كِه حَضْرَتِ كُو مَوْنَهْ كِه بِلِ اَوْلُتِ وَاِ اَخْتَهُ الْوَيْبِ لَمَّا تَرَى الْحَا  
 عَلَی هَذَا الْمُنُوَالِ اَوْرِ بِنِ حَضْرَتِ كِي زَيْنَبِ خَاتُوْنِ دَخَرِ زَهْرَا فِ يَهْ حَالِ جُوْ دِيَكِهَا سَرَعَتْ اِلَيْهِ وَ قُوْلُ  
 بِيْتَابِ هُوُوْ كِرْ سِيْدَانِ كُو دُوْ مِ اَوْرِ كَتِي تَيْنِ وَ اَحْسَيْنَا وَ اَحْسَيْنَا هُوُوْ حُسَيْنِ مِيرِ مَارِ بَانِ سِی



انصار میں ہوں گے اور پکاریں گے یا لکھا کہ اے الحسنین کہاں ہیں بدالینو والمخون سید الشہداء  
 امیر شیب روایت کی میری باحی طاہرین نے جناب امام زین العابدین سے کہا قَتَلَ جَدِّي  
 الْحُسَيْنَ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ دُمًا وَنُزًا بَا اَحْمَرَ کہ جس وقت جناب امام حسین شہید ہوئے تو آسمان  
 لہو کا مینہ برسایا اور خاک سرخ رنگ زمین پر گرائی امیر شیب اگر روئے تو حسین پر تسم تسمیل  
 دُمُوعَكَ عَلَى خَدَّيْكَ پس جاری ہوں آنسو تیرے دونوں رخساروں پر غفر اللہ لَكَ كُلَّ  
 ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهُ صَغِيرًا كَانْ اَوْ كَبِيرًا تو بخشے گا خدا سب گناہ تیری خواہ صغیر ہو گو خواہ کبیر  
 پس شیب اگر تو چاہے کہ جنت میں درجات بلند ہو وین فَاَحْرَنْ لِحُونَنَا وَاَفْرَحْ لِقَرْحِنَا پس  
 ہمارے حزن کر لے اور خوش ہو ہمارے خوشی کی واسطے وَعَلَيْكَ بِوَلَايَتِنَا اور تجھے واجب ہو دوستی  
 اور ولایت ہماری فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا احَبَّ حُجْرَ الْحُسَيْنِ اللَّهُ مَعَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ پس اگر کوئی شخص  
 دوست رکھے گا پھر کو تو خوش ہو گا خدا اس پھر کو ساتھ کرے گا روز قیامت کو اور ابن ابی عون سے  
 منقول ہے کہ جب پیدا ہوئے امام حسین تو اوپر ایک فرشتہ فردوس اعلیٰ کا طرف دریا و اعظم کے  
 اور اوسنی اطراف زمین و آسمان میں مذکور بَا عِبَادَ اللَّهِ الْبُسُوَانِيَابَ لِحُجْرَانِ وَالْفَجْعِ وَالْاَشْيَاءِ  
 امیر بندگان خدا ہیں کو پھر حزن و غم کو اور لباس اندوہ و ماتم کو فَاَنْ فَوْخَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ مَدْبُوحٌ مَطْهُورٌ پس تحقیق کہ فرزند محمد کا فوج کیا جائے گا ظلم و مکر کیا جائے گا بعد  
 آیا رسول خدا کو پس ایک مٹی لی ہوئے کہ منو گایا حَبِيبَ اللَّهِ يَقْتُلُ عَلَى هَذِهِ الْأَرْضِ قَوْمٌ  
 مِنْ أَهْلِ بَيْتِكَ امیر حبیب خدا قتل کی جائیگی اس زمین پر ایک قوم تمہاری اہلیت میں سے  
 قَتَلَهُمْ قَتْلَةً بَا عِيَةً مِنْ أُمَّتِكَ قتل کرے گا اونہیں ایک گروہ باغی تمہاری امت میں سے لکھا  
 مُتَعَدِّيَةً فَاسِقَةً وہ گروہ باغی ظلم کرنے والے فاسق کرنے والے تعدی کرنے والے ہو گئے قَتَلُونِ قَتَلَكَ  
 الْحُسَيْنُ بْنُ بَيْتِكَ الطَّاهِرُ قتل کریں گے تمہاری فرزند حسین کو جو بیٹا تمہاری دختر طاہرہ کا  
 وَهَذِهِ قُبْرَتُهُ اور یہ خاک ہے کہ بلا کی پس ایک شت خاک کربلا دی اور کہا کہ اسو احتیاط سے  
 حَتَّى تَرَاهَا قَدْ عَيَّرَتْ وَاحْرَتْ وَصَارَتْ كَالْدَمِ جب دیکھنا کہ یہ تغیر ہو گئی اور یہ



ہو کر شل ہو کر ہو گئی فاعلم انّ وَاَلَدَکَ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ پس جانو کہ فرزند تمہارا حسین  
 شہید ہو گیا اور کچھ اوس خاک میں سجدہ فرشتہ لیکر آسمان پر اڑ گیا حضرت اوس بار بار سو گئی  
 اور رو تو ہوا رو تو ہوا تو قتلِ اللہ قَاتِلُکَ یَا حُسَیْنُ لعنت کرے خدا تیرے قاتل کو اسے حسین  
 اور داخل کرے اوس جہنم میں اور برکت دے اوس خدا پر وہ خاک حضرت زمام سلمہ کو دے وَاخْبِرْ  
 لِقَتْلِ الْحُسَيْنِ بِطَعْفٍ کَوْ بَلَا اور خبر دی ام سلمہ کو قتل حسین سے زمین کر بلا پر اور فرمایا یَا  
 اُمِّ سَلَمَہُ خُذِیْ هٰذَا اللّٰهُ یَبۡئُرُ اِلَیْکَ وَتَعَاہِدُ فِیْہَا بَعْدَ وَفَاقِیْ اے ام سلمہ اوس خاک کو  
 اور احتیاط سو کر کہو بعد میری وفا کو قَدْ اَرَاتِیۡہَا قَدْ عِثَرْتُ وَاحْصَرْتُ وَصَارَتْ دَمًا پس  
 جب دیکھنا اس خاک کو کہ رنگ اسکا تغیر ہوا ہوا اور سرخ ہو کر خون تازہ ہو گئی ہو فاعلم انّ  
 وَاَلَدَی الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ بِطَعْفٍ کَوْ بَلَا پس جانو کہ فرزند میرا حسین قتل کیا گیا میدان  
 کر بلا میں ام سلمہ زام سلمہ احتیاط سو کر کہا پس جب امام حسین برس و نکلے ہو تو زَلَّ مِنَ السَّمَاءِ  
 اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ مَلٰٓئِکَۃٍ اِلَی النَّبِیِّ تَوَاتُرًا خدمت جناب پیغمبر میں بارہ ہزار فرشتے اس شکل سے کہ صورتیں  
 اونکی پر گندہ سرخ چہرے آگے نسی آنسو جاری سبھوں نے اپنی پریدہ تر حضور پیغمبر میں پیلا دیئے اور  
 کہنے لگو اے حبیب خدا تیرے فرزند حسین پر نازل ہو گی وہ بلا کہ جو نازل ہوئی تھی قابیل کے ہاتھ سے  
 ہابیل پر پس ہم پر سادی ہوئیں ہمیں تمہاری فرزند کا راوی کہتا ہے کہ ہر کوئی فرشتہ باقی ہوا  
 آسمان پر مگر یہ کہ نازل ہوا رسول خدا پر سا و یا رسول خدا کو اونکو فرزند حسین کا اور مراتب  
 حسین بیان کر تو جو عوض شہادت میں اون حضرت کو روزِ حشر ملین گا اور اجر و ثواب زائران  
 حسین اور گریہ کنندگان فرزند رسول الثقلین پیش حضرت بیان کر تو اور پر سادی ہو کر رو تو  
 وَاَللّٰہِی مَعَهُم یٰ یٰکَی اور رسول خدا ہی اون کو ساتھ رو تو اور دعا ہی بدعت میں قَاتِلَانِ حُسَیْنِ  
 فرما تو پس یہ تو حال ابتداء امام معصوم تھا اور احوال انجام امام مظلوم یہ ہے کہ جب رشت  
 غربت میں وہ امام اقیامہاں کو فیان پر دعا ہوا اور تعظیم کو واضح ایک طرف خیمہ تک حضرت  
 دریائے فرات سے اٹھا دے ساتوین سی پانی اوس غریب پر بند کیا اقربا و عزیز و انصار بائیں سب

اون کو باری باری تشنه لب گرسنه شکم روز عاشورا سانسو او کو ٹکڑی ٹکڑی کر کے قتلوائی مجھ کو  
 اَبْنَةُ الرَّحْمٰنِ بِالسَّهْمِ بِهَانِ مَکَ قَتَلَ کَیَا گودین امام مظلوم کو فرزند شیر خوار و نکاتیر سو عطا حسنیہ  
 میں بسند مقبر جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ اَلَمْ یَقِمْ بِنِ اَقْرَبَاءِ الْحُسَیْنِ فِی لَحْفِ  
 کَرَبْلَا جب کوئی باقی نہ رہا اقربا ہی جناب امام حسین سے میداں کر بلا میں وَهُوَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَنْظُرُ  
 بِمِیْنَا وَشِمَالًا وَیَقُولُ وَاعْطَشَا وَاقْلَةً نَّاصِرًا تُو حضرت چپ و راست بنگاہ حسرت دیکھتے  
 اور فرماتے تو افسوس تشنگی اور ہلکی انصار کی وَیَلُوكَ لِسَانُهُ مِنَ الْعَطَشِ وَیَطْلُبُ الْمَاءَ اَمَّ  
 حال تماشت تشنگی سے کہ زبان مبارک بار بار چباتی تھے اور اون پیر جموں سے پانی مانگتے تھے کون تھا  
 فرزند رسول کو پانی دیتا سواتیر و شمشیر لگا کر کوئی جواب ہی نہ دیتا تھا ناگاہ جانب قبلہ سے ایک گرو  
 نمودار ہوئی اور اوسین سے ایک شخص ہتھیار لگا کر کفن پہنچا ہوا اور حضرت کو قریب آکر بولا اَلَسَّلَامُ  
 عَلَیْكَ یَا بَنَ رَسُولِ اللّٰهِ وَ عَلٰی جَدِّكَ وَ اَبِیْكَ وَ اَخِیْكَ سلام ہو تم پر ایفیزند رسول خدا  
 اور آپ کو جد و پدر و مادر و برادر پر حضرت نے کہا نوازش و الطاف فرمایا وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا شَهِیدِ  
 تو کون ہے جو اس صحابہ پر آفت میں اور عالم تنہائی میں مجھ سے غریب و بکیں پر سلام کرتا ہے سلامتی  
 تو مجھ سے اس وقت بہت ہے وہی فرزند رسول خدا کا کوئی شخص شفیق نہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ تو شہید ان  
 سابق میں سے ہی بیان کے واسطے آیا ہے اور نام تیرا کیا ہے اوس عرض کی جَعَلْتُ فِدَاكَ یَا بَنَ رَسُولِ  
 اِلٰہِی اَخْفَ مِنْ اَصْحَابِ جَدِّكَ قربان میں تم پر ایفیزند رسول خدا نام میرا سید اخف ہے اور میں  
 تمہارے جد و پدر و مادر میں سے ہوں سبب آئیکہ یہ ہے رَاَیْتُ یَوْمًا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَمْلِیْ کہ ایک روز دیکھا میں  
 کہ پیغمبر خدا روئے میں اور آنسو حضرت کو اکھون سے جاری ہیں فَقُلْتُ یَا پَیْ اَنْتَ وَ اَمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 مَا لَکَ یَمْلِیْ پس عرض کی میں نے پدر و مادر میرے خدا ہوں تم پر سو یا رسول اللہ کیون رو رہو قال  
 اَنَا فِیْ جَبْرِئِلَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمِّیْ سَقِیْتُ وَلَدِیْ الْحُسَیْنِ حضرت فرمایا اُسیر جبریل و خبر دی  
 مجھے کہ امت میری قتل کر لگی میرے فرزند حسین کو اور لا کر جو خاک اوس جگہ کی دی ہے کہ وہ سرخ  
 رنگ ہے پس جو کوئی اس روز حال بیکسی میں اور تشنگی میں میرے فرزند مظلوم حسین کا ساتھ دے گا

اور جان او سپر نثار کر لگا جَعَلَ اللَّهُ لَهُ ثَوَابَ سَبْعِينَ شَهِيدًا اَوْ حَقَّ عَلٰی اَوْسُو ثَوَابِ سِتْر  
شہیدوں کا عطا فرمایا گیا یہ حدیث میری خیال میں تھی کہ جناب رسول خدا خدا نامدار آپ کو جہاد کو  
تشریف لیکے وہاں بہت اصحاب و جان اپنی حضرت پر نثار کی یہاں تک کہ نوبت غلام کی  
پہونچی اور زخمی ہو کر مین ہی گھوڑی سو گرا تو جناب رسول خدا نے شفقت و نوازش سے سر غلام کا اوٹھا  
اپنی زانو مبارک پر رکھا اور فرمایا کہ اے اخیخت جو تیری دلیں آرزو ہو بیان کر عرض کی مینی یا رسول اللہ  
یہ آرزو ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو حسین کا ساتھ کر بلا میں دیگا تو خدا مرتبہ شہیدوں کا عطا  
کر لگا اے حضرت درگاہ آبی مین میری واسطے یہ دعا کیجیو کہ تاہنگام معرکہ کہ بلا میں قبر میں امانت  
رہوں جس دن آپکا نواسا بیکس و غریب زرغہ اہل جفا میں گرفتار ہو دوبارہ قدرت خالق سے  
زندہ ہو کر آپ کو فرزند و لبند پر اپنی جان نثار کروں یہ سن کر حضرت نے میری حقین دعا کی حضرت کی دعا  
برکت آج تک میں قبر کا اندر خواب خوش میں تھا اِذْ نَادَانِي سَلَكْتُ قُمْ يَا اخْتَفُ الْيَوْمَ مَا وَعَدَتْ  
اِنَّ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَجِيْدًا غَيْرَ يَكِيْلَيْنِ اَلَا عُدَاؤُكُمْ فِي لَحْفٍ كَوْبَلَا نَا گاہ ایک فرشتہ فرمایا  
اواز دی اوٹھ اے اخیخت آج روز وعدہ وفا کی گاہ آج فرزند رسول خدا بیکس و تنہا زرغہ اہل  
میں گرفتار ہو یہ سن کر میں مضطرب الحال خدستہ میں حاضر ہوا ہوں تا اپنی آرزو کو پہونچوں حضرت  
با چشم اشکباراوس بزرگوار کو اذن جہاد دیا فَجَاءَهُ لِلْقِتَالِ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ پس آیا وہ بزرگ میدان  
حرب میں بہت سی لعینوں کو واصل جہنم کر کر سید اخفت رکاب سعادت امام میں شہید ہوئی  
خیال کیجیو کہ مدح تک آرزو جان نثاری کرین اور وہ لعین کہ جواست رسول خدا میں کملاد  
وزارحم نکہا میں چنانچہ راوی کہتا ہے کہ کہ دیکھتا تھا میں کہ جناب امام حسین شدت ضعف سے سر  
مبارک قلوبس زمین پر جھکا ہوا اور کبھی آسمان کی طرف نظر کر کر فرماتا تھا اَللّٰهُمَّ اَشْهَدْ عَلٰی هٰؤُلَاءِ  
اَلْقَوْمِ يَقْتُلُوْنَ ابْنَ نَبِيِّكَ خُداوند گواہ رہ تو اس قوم پر کہ قتل کر رہیں تیری پیغمبر کی بیٹی  
پیش کو اَحْكَمْ مِيْنَنَا وَبَيْنَ هٰذَا الْقَوْمِ بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ حکم کر تو درمیان میری اور  
اس قوم کو ساتھ حق کو اور تو بہترین حکم کنندگان ہو اور کبھی اوس قوم کی طرف مخاطب ہو کر فرماتا تھا

يَا قَوْمِ أَنَا بَنُ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ عَطَشًا نَا أَمْرٌ قَوْمٌ مِنْ خَيْرِ رُؤَسَاءِ  
 نَبِيِّ مُحَمَّدٍ صَافِي السَّيِّدِ عَلَيْهِ وَآلِهِ كَاهِنُونَ أَوْ قَرِيبٌ مِنْهُمْ بِسَاقِلٍ هُوَ جَاوُونَ وَرَوَى لَنَا اشْتَدَّ  
 الْعَطَشُ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَهُ إِلَى الْفُرَاتِ وَأَدَا أَنْ يَكْثُرَ الْمَاءُ أَوْ رَأَى  
 مِنْهُمْ كَرَجٌ شَدِيدٌ تَشْكَلِي فِي جَنَابِ أَمَامِ حُسَيْنٍ بِرَغْبَةٍ كَيْفَا أَوْ كَسَى ذَاهِبٌ جَنَابِ كَوْنِي نَذِيَا تَوَدَّ  
 حَضْرَتِ نَهْرَاتِ كِي طَرَفِ تَشْرِي لَازِ أَوْ رَا دَه كَيْفَا كَهَانِي بِسِينِ فَتَحَرَّبَ اللَّعْنَةُ لِيَسْمِعَ مَوْجِعَ  
 عَلَى فِيمَا أَيْكَ لَعِينِ فِي أَيْكَ تِيرِ حَلَّةِ كَمَا مِنْ جَوْدِ كَرْدِ دِهْنِ شَرِيفِ بِرَارَا كَهْمِنْ سَبَارَكِ خُونِ سَوِيهِ  
 جَاءَ السَّيِّدَانِ ابْنِ الْأَكْبَسِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَصَوَّبَ الْوُجْهِ عَلَى صَدْرِهِ حَتَّى خَرَجَ عَنْ ظَهْرِ  
 بِسَ سَنَانِ ابْنِ النَّسِ لَمَعُونَ آيَا أَوْ رَسُو كَا فَرُزْ سِينَةُ أَقْدَسِ بِرَنِيْزِهِ مَا كَهَيْتِ سَبَارَكِ تَوَكَّرَ  
 بِأَمْرٍ كُلِّ كَيْفَا جَذَبَ الْأَعْيُنُ رُشْعَةً فَوْقَ الْحُسَيْنِ سَلَكُوا عَلَى الْأَرْضِ يَخْوَنُ فِي دَمِهِ  
 بِسَ جَبِ لَعِينِ فِي نِيْزِ كَوْنِي نِيْجَا تَوْ حَضْرَتِ مَوْنِهِ كَرِ سَلِ كَهْمِنْ رَسُو زِيْنِ بِرِ كَرِ بِرِ سَوَا دِهَانِ لَوِيْنِ بِرِ كَوْنِ  
 وَفِيْضَرُونَ عَلَيْهِ الْمَشْيُوتِ حَضْرَتِ تَوَلُّوْهُ تَوَلُّوْهُ بِرِ طَلَامِ حَضْرَتِ تَوَلُّوْهُ تَوَلُّوْهُ بِرِ مَارُ تَوَلُّوْهُ كَانِ قَوْسُهُ  
 عِنْدَ دَاسِيَه يَكْنَى فَاشَارَ بِدِيْهِ إِصْبَاهُ وَلَا يَكْنَى أَوْ كَهْمِنْ حَضْرَتِ كَهَالِ بِرِ أَوْ سَ جَنَابِ كَرِ سَلَا  
 كَهْمِنْ رَوَاتِمَا بِسَ حَضْرَتِ فِيْهِ سَ وَاشَارَه كَيْفَا كَهْمِنْ كَوْنِي تَوْنِهِ رَوَا وَصَبْرُ كَرِ تَجَلَّتْ بِرِ حَضْرَتِ  
 أَوْ سَهْمِ بِرِ جَاءَ الْكَنْدِيُّ لَعْنَةُ اللَّهِ فَصَوَّبَ لِلطَّمَّةِ وَآخَذَ الْعِمَامَةَ عَنْ دَاسِيَه بِرِ لَكِ  
 ابْنِ بَشَرِ الْكَنْدِيِّ لَمَعُونَ آيَا أَوْ رَأَى طَانِجَه رِخِ الْوَرِ بِرَارَا أَوْ رَعَامَه سَ أَقْدَسِ سَ وَتَوَارِ كَيْفَا الْكَلَامِ  
 أَلْعَنَ قَتْلَةَ الْحُسَيْنِ وَآخِذَ بِرِ رَوَا يَتِ بَسْتِ وَهَقَمَ خَوَابِ رَسُوْلِ خَدَا بِرِ اَحْوَالِ  
 سَيِّدِ عَلَوِيْ أَوْ بِرِ بِرِ بَيَانِ كَرِنَا اَوْنِ كَا اَحْوَالِ جَنَابِ أَمَامِ حُسَيْنِ عَنْ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ  
 أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ أَخَذَ ثَلَاثَ سِنَةٍ وَهُوَ عَلَى سِنَابِيْهِ فَرَايَا جَنَابِ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهِ أَيْكَ رَوْجَا  
 رَسُوْلُ خَدَا بِرِ تَشْرِيفِ كَهْمِنْ تَوَكَّرَ حَضْرَتِ كَوْنِ عَارِضِ هُوِيْ قُوْا لِيْ فِيْ سَنَابِيْهِ أَنَّ رَجَا  
 يَتَرَوْنَ عَلَى سِنَابِيْهِ تَرَوْنَ الْقَوْدَةَ يَرُدُّونَ النَّاسَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ الْقَهْقَرَى بِرِ جَحْ  
 دِيْكَمَا حَضْرَتِ فِيْهِ بَسْتِ شَخْصِ نَبِيْرِ رَسُوْلِ خَدَا بِرِ جَا فِيْ اَوْنِ شَلِ نَبِيْرِ وَكَلَا أَوْ بِرِ قَوْسِ اَوْنِ سَوْنِ كَوْنِ

سوی کفر حضرت جوچو کو خواب سوتو نہایت غمناک بیٹھو تو پس آج جبریل یہ آیت لیکر دے گا  
 لَوْ يَأْتِيَنَّكَ الْإِنشَاءُ لِلنَّاسِ وَالشَّجْوَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ وَلَوْ هُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ  
 إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا یعنی نہیں گردانا اس خواب کو کہ کھایا ہمنی تمہیں مگر آزمائش و امتحان  
 واسطے آدمیوں کو اور شجرہ ملعونہ قرآن میں یعنی بنی امیہ و قریظہ میں ہم او نہیں پس نہ زیادہ ہوگا اور نہ  
 گمراہی عظیم قال یا جبریل اعلیٰ عہدی قال لا ولكن تدور دخی الاسلام  
 من مهاجرتك فقلت بذلك عسى حضرت فرمایا امی جبریل بنی امیہ کو تسلط میری زمانہ میں ہوگا  
 وہ بولے نہیں مگر ہر گئی اسلام کی چکی ہجرت سے آپ کی دس برس تم تدور دخی الاسلام علی  
 راس خمسہ و ثلاثین من مهاجرتك فقلت بذلك حسنا بعد ازان چلیگی چکی اسلام کی  
 انتہائی پچیس برس ہجرت سے اگر تا پانچ برس پہلے جاوے گی اور ہر گئی رحا ضلالت تا آنکہ تھر جاوے اپنے  
 قطب پر اسوقت نازل کیا خدا فرما انا انزلناک فی لیلۃ القدر اور فرمایا شب قدر بتو اور ان  
 مہینوں سے کہ پادشاہت کریں گے ان ہزار مہینوں میں بنی امیہ یعنی عبادت ایک شب قدر کی اونکو  
 ہزار مہینوں کی پادشاہت سے بہتر ہے پس وہ دس برس جو رحا اسلام پہری وہ ایام جناب رسالت  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھو اور وہ پانچ برس انتہائی چونتیس برس رحا اسلام جو چلی وہ ایام خلافت ظاہری  
 جناب امیر کو تھو اور پانچ کو ایام وہ ایام ضلالت تھو کہ جس میں قرآن جلائی گئی و روزہ اہلبیت رسول خدا  
 جلا کر توڑا گیا پہلو بضعہ رسول خدا مجروح ہوا باغ فدک چھینا گیا جناب شکل کشا کو گلو مبارک  
 میں رسی باندھی گئی پس گویا بیج شجرہ ملعونہ کی بیج شقی تھو جنہوں نے یہ ستم آل رسول پر کھو اور وہ  
 جب ایام آخر کہ جسمین شجرہ ملعونہ ہر ہوا تو نو نہال شیر خدا خشک ہوئی لگا اور بوستان فاطمہ زہرا  
 قلم ہوئی لگا اور حدیث رسول خدا چھٹنے لگا پس ان ہزار مہینوں میں جو جو رستم ہوئے ہیں وہ سب  
 ظاہر ہیں مگر جب آیا زمانہ عباسیہ کا اون ملعونوں نے چاہا کہ ظلم و جفا میں سبقت لیجائیں بنی امیہ  
 پس نہ تھو امام حسین کہ او نہیں وہ ظالم شہید کر دے مگر حکم کیا کہ اونکی قبر کو دو مٹا دو تا نام حسین  
 ابن علی کا سٹ جاوے اور زائرین کو قتل کا حکم دیا کہ وہی پانی کاٹ کر لاؤ تھو اور کہی پہلو لگاؤ تھو

یہ ظلم ہوا قبر امام حسین پر مگر قبر شریف بلند ہوتی تھی جون جون وہ لعین سعی کر دے تو جب اوپر تدار  
نہو تو حکم کیا بعد اومین قبور قریش کو کہو در ہڈیاں قریشوں کی جلاوین اور شاعر و نکو حکم کیا کہ  
العیاذ باللہ جو کہو علی و فاطمہ کی مقبرا بن سکے لمون کی ہجو کہی خدا اوپر عذاب زیادہ کرے اور  
ہزار شیعہ اور سادات کو شہید کیا اور عمار تو نہیں جیتا چن دیا روایت کی ہر شعبی نے کہ علماء اہل سنت  
سے ہو کہ بلایا مجھ حجاج بن یوسف نے عیداضی کو و قال یمّا یثقوب الناس مثل هذا اليوم  
اور بولا وہ لعین ایہ شعبی کس چیز سے لوگ تقرب ڈھونڈ رہے ہیں خدا سحر آج کر رہا ہے قُلْتُ يَا لَاحِقِیَّةَ  
وَالصَّدَقَةَ وَافْعَالِ الْبِرِّ وَالْقَوَىٰ کما میں آج رضا کو خدا کو قربانی کر رہے ہیں تصدق دیتے ہیں  
افعال تقویٰ اور برہنہ کاری کر رہے ہیں وہ شقی یہ سن کر بولا ایہ شعبی جان تو کہ آج ارادہ کیا ہو نیز  
کہ قربانی کروں ایک سید حسینی کی ابھی یہ کہتا تھا کہ ایک آواز میری کان میں زنجیر و نیکی آئی میں خود سے  
او دہرند کیا وَاِذَا قَدْ مَثَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ عَلَوِيٌّ دَفَىٰ عُنُقَهُ سِلْسِلَةً حَدِيدَةٍ فَنِيَّ رَجُلُهُ  
قَيْدٌ مِنْ حَدِيدٍ ناگاہ دیکھا میں کہ حجاج لعین کو سانپ ایک سید علوی کو لا کر کھڑا کیا کہ زنجیر آہنی  
اون بزرگ کو گلومین اور پانچوین بیڑیاں پڑیں تھیں حجاج بولا آیا نہیں ہو تو فلانا علوی فلانا سید کا  
بیٹا وہ بولوا بن مین وہی ہوں فقال لَهُ اَنْتَ الْقَائِلُ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ذَرِيَّةُ رَسُولِ اللَّهِ  
پس حجاج بولا آیا تو قائل ہو کہ سن اور حسین ذریت رسول خدا میں قال مَا قُلْتُ هَذَا وَلَكِنْ  
اَقُولُ اَنْتُمْ وَلَدُ رَسُولِ اللَّهِ وَاِنْ هَاكُمْ دَخَلَا فِي ظَهْرِي وَخَرَجَا مِنْ صُلْبِي عَلَى رِجْلَيْكَ  
یَا سَجَّاحِ کیا شجاع تھو وہ بڑے میں تو یہ نہیں کہتا بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہ دونوں فرزند رسول خدا  
اور نور مقدس ان کو داخل ہو پڑت رسول خدا میں اور پیدا ہو صلب رسول خدا سے یہ کہتا ہوں  
تجھے ذلیل کر نیکو اور تیری تاک خاک مذلت پر زگر نیکو ای حجاج اس بات سے وہ ملعون تکیہ لگا کر  
بیٹھا تھا سید ہا ہو بیٹھا اور غصے سے گردن کی رگین پھول آئیں اور بولا وہی ہو تجھے اگر دلیل لاسی ہے  
اس بات پر قرآن سے تو خیر و گرنہ قتل کروں گا تجھ اور اگر دلیل لایا قرآن سے تو یہ عجاوین ہوں  
تجھے دو گنا اور قید سے چھوڑ دوں گا پس شعبی کہتا ہو کہ اگرچہ میں حافظ تھا ہر چند میں نے غور کی کوئی

آیت میری خیال میں نہ اُئی مخرن ہو امین اور ول میں کہا میں کہ سید علوی قتل ہوا کہ وہ بزرگ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا حجاج ملعون نے قطع کلام کیا اور کہا شاید چاہتا ہو تو کہ آئیہ سب الہ سے مجھ پر  
حجت لاؤ تو وہ قول خدا ہو قُلْ لَعَلَّوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَابْنَاءَكُمْ کہ امیر رسول خدا انصار و سوا و بلایین  
ہم اپنی فرزند و کوا و تم اپنی فرزند و کہ حال اُنکے یہ آیت صاف ہو کہ حسین فرزند رسول خدا ہیں مگر اس  
شقی فرمایا میں اس آئیہ کو نہ مانو گا فَقَالَ الْعَلَوِيُّ وَاللّٰهُ هِيَ حُجَّتُهُ مُوَكَّدَةٌ مُّقْتَدَةٌ وَلَكِنَّیْ اَبْتَنَیْکَ  
بِغَیْرِهَا ثُمَّ اَبْنَدَ عِیْشَیْہُمْ اَللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وہ علوی بولوا واللہ یہ آیت حجت ہو کہ وہ  
مگر میں سوا اسکو اور آیت لاؤں گا پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم زبان مبارک سوا و نہون نے فصاحت کیا  
یہ آیت پڑھی وَوَهَبْنَا لَهُ اِسْمَاحَاقَ وَیَعْقُوبَ کُلًّا هَدٰی نَّوْحًا هَدٰی نَبَا مِّنْ قَبْلُ وَمِنْ  
ذُرِّیَّتِہٖ دَاوُدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاٰیوُبَ وَیُوسُفَ وَمُوسٰی وَهَارُونَ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ  
وَذُرِّیَّاتِہٖا وَیَحٰییَ وَاِلِیَّاسَ کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ یعنی نبی ہا ہنراہیم کو اسحاق و یعقوب اور ہر ایک  
کو ہدایت کی ہنراہ اور نوح کو ہدایت کی ہنراہ قبل اس سوا اور فریت نوح یا ابراہیم سے ہدایت کی ہنراہ داؤد  
و سلیمان اور ایوب و یوسف و موسیٰ ہارون کو اور یون جزا دی تو ہن ہم نیکو کار و نکو اور ہدایت کیا  
ہے فریت نوح و ابراہیم کو زکریا و یحییٰ کو اور الیاس کو کہ یہ سب صالحین سے ہو اور نام حضرت عیسیٰ کو  
کہ بعد حضرت یحییٰ کو اس آیت میں ہے اوسے پہور دیا پس حجاج لعین بولا کہ اعلوی نام حضرت عیسیٰ کا  
یون لیا قَالَ نَعَمْ صَدَقَتْ یَا حُجَّاجُج وہ سید بولے کہ تو نے اب حجاج میں نام عیسیٰ کا نہیں لیا فَاِنَّا  
بَشَّیْ دَخَلَ عِیْسٰی فِی صُلْبِ نُوْحٍ وَاِبْرٰہِیْمَ پسا حجاج عیسیٰ کس جہت سے داخل ہوئے صلب  
نوح و ابراہیم میں کہ وہ زید پیدا ہوئے قَالَ مِّنْ حِیْثُ اَیْمٌ حِجَّاجُ بُولَا عِیْسٰی دَاخِلٌ ہُوَ صُلْبِ  
نُوْحٍ وَاِبْرٰہِیْمَ مِّنْ نَّائِلِیْ طَرَفِ سَوِیْسِ سَیْدِ عَلَوِی بُولَا کَذٰلِکَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ دَخَلَا فِی صُلْبِ  
رَسُوْلِ اللّٰهِ مِّنْ اَیْمِہَا اسی طرح حسن و حسین داخل صلب رسول خدا ہوئے ہر ایک طرف سے  
فَقَبِیْ وَیَحٰیجُج کَاَنَّهُ اَلْقَمُ حُجَّوْا پس حجاج حیران رہ گیا گویا کہ اوسکو منہ بیت تہر دی دیا پس بولا  
حجاج کیا دلیل ہو امامت حسین پر سید بولا امامت ہو امامت گواہی رسول خدا سے کہ فرمایا حسین و علی



بزرگوارون کو دلالتی لہذا ان یعنی الحسن والحسین اما سان قاما او قعدا یعنی یہ دونوں  
 فرزند میری یعنی حسین دونوں امام ہیں خواہ جہاد کریں خواہ بیٹھ رہیں بسبب نہ پانز انصار کو اور یہی  
 فرمایا حضرت فرمائی لہذا یعنی الحسن اما اخواہ اما اباہ ابوالاعمالیہ الشعمہ تاسعہم  
 قائمہم یہ فرزند میرا حسین امام ہو بہائی امام کا ہی پسر امام کا ہی باپ نوا ماہر کا ہو کہ نوان اور نکایا  
 حجاج یہ سن کر بولا ایلوی کیا تہا سن شریف حسین کا قال تمان وخمسون سئلہ سپ فرما سن  
 شریف اتمان برس کا تھا پہر بولائی آئی یوم قتل ایلوی کس دن حسین مارے گئے قال یوم  
 العاشورین العاشورین الظہر والعصر فی یوم الجمعة سید فرمایا شہید ہوئے وہ جناب  
 دسویں تاریخ محرم کی روز جمعہ کو حجاج بولا کہ سنہ شہید کیا حسین کو سید بولا کہ یہی الشکر ابن زیاد نے  
 حکم فرمایا وسط قتل حضرت کو جب مقابل ہوئے دونوں لشکر واسطے جنگ کر روز عاشورا فتح  
 عمر بن سعد سماعتی لکد قوسیدہ ثم دخی یہ کھو الحسن پس عمر سعد فی تیر چلہ کمان میں جو کہ  
 لشکر امام حسین پر مارا اور بولا اپنی اصحاب سو گواہ رہنا کہ پہلو تیرا وس لعین و لشکر حسین پر مارا  
 پس سب ملعون فی تیر حضرت کو لشکر پر مارا کہ کوئی اصحاب حضرت سواقی نہ رہا کہ زخمی نہ ہوا ہو قتل  
 قتل فی ہذا الحماہ خمسون رجلا من اصحابہ اور یہی منقول ہے کہ اوی علمین بچاں تھا  
 حضرت کو شہید ہو گئے پس حضرت فرمایا مہیا میوت ہو خدا تمہارے رحمت کہہ کر کہ یہ تیر تہا رہی ہو پیغام  
 موت ہیں پس لڑو تو تادو پہر پس اگر ایک ہی ناصر حضرت کا شہید ہوتا تہا تو معلوم ہو جاتا تہا  
 کہ ایک شخص اصحاب میں کم ہوا اور اگر دس شخص ہی لشکر عمر کو مارے جاتی تو تو ہی نہ معلوم ہوتا تہا قتل  
 جميع اعوانہ وانصارہ حتی الحفل الوضيع پس شہید ہوئے تادو پہر سب یاد و مددگار حضرت  
 ناگہ اے حجاج علی اصغر فرزند شیر خوار حسین بھی پیسا شہید ہوا فقی الحسن قریداً یسعی  
 فلا یقات پس بعد علی اصغر امام مظلوم تہا گواہ اور براہی امام حجت فریاد کرتے تو اور کوئی فریاد  
 نہ ہونچتا تھا ویطلب جوعاً من الماء لیطفی بها حر الظماء اذ رہا ابو الحنفی  
 یسہم لہ ثلث شعب فوقع فی جحیمہ اور اے حجاج جناب امام حسین اون ظالمون میں ایک

جام تباہ گئی تو تاپاس اپنی بھجوا دیں کہ ناگاہ ابوالمحوق کا فرزند ایک تیرسہ پہلو مارا اور وہ تیر پشانی  
 نورانی پر فرزند رسول خدا کو لگا کہ پشانی مجروح ہو گئی حضرت فریاد کیا اور خون چہرہ اقدس اور  
 نور پر پڑ گیا اور فرمایا **اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَوَاسَى مَا فَعَلُوا يَا بَنِي بَنِيكَ خذ يا ديكما هو توجو**  
 سلوک کیا ان ظالمین نے تیری پیغمبر کو تواسی سے اذیت کیا **لَعَنَهُ اللَّهُ فُطِعَتْهُ بِرُحْمِهِ**  
 ناگاہ اس حجاج اس حال میں سنان ابن انس پر حملہ کیا اور ایک نیرقان کر حضرت کو حلقوم مبارک  
 مارا **فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ لُجُودًا إِلَى الْأَرْضِ يَجُوزِي كَيْدَهُ صَدْرُ سِوَاوِ سِرِّهِ زَيْنُ زَيْنِ سِوَاوِ**  
 زمین تشریف لائی اور خونیں دست و پا مارنے لگا اور لوتی لگا **جَاءَ الشَّيْءُ فَاجْتَرَّ رَأْسَهُ بِسَائِثِهِ**  
 بھجھا اور سواو سے پیاس کا سر خنجر سے جدا کیا **وَدَفَعَهُ فَوْقَ فَنَاقَتٍ** اور اس کو نیرہ پر چڑھا **فَلَا تَوَلَّوْكَ**  
**الْأَرْضُ وَتَلَا طَمَسَتْ إِلَیْكَ وَصَارَ مَلَأَ الْفَرَاقَاتِ دَسَا عَيْدُكَ** پس اس وقت تو اس حجاج زمین  
 پہنے لگی اور دریا جوش میں آئی اور آب فوات مثل خون تازہ کی ہو گیا اور اندھی سیاہ ایسی چلی کہ  
 مشرق و مغرب میں اندھیرا ہو گیا اور منادی فرماں سنان کی **قَالَ اللَّهُ الْإِيمَانُ ابْنُ الْإِيمَانِ**  
**أَخُو الْإِيمَانِ فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَطَعَتْ السَّمَاءُ دَسَا شَيْئَهُ** ہوا قسم ہے خدا کی امام پسر امام برادر امام  
 پس اس وقت آسمان سے خون برسنے لگا حجاج بولایا **عَلَوِي لَگَرُ تَوْبَةٍ دَلَالِ بَيَانِ نَكْرَتِ الْقُرْآنِ سِرِّهِ**  
 میں تجھ کو قتل کرنا میری عبادت تجھ پر برکت ندرت اس میں وہ عبادت سید فانی اور فرمایا **هَذَا مِنْ عَطَا**  
**اللَّهِ لَا مِنْ عَطَايَكَ** اس حجاج یہ تو عطیہ خدا ہے کچھ تیری غایت نہیں روایت بسبت و  
 ہشتم چو سنار رسول خدا کا زبان امام حسین پر اونٹ بنا حضرت کا واسطی امام حسین  
 کو پر حال امام حسین کو ان کا لعش علی اکبر پر اور رضت کرنا حرم کو پر حال شہاد  
 کتب معتبرہ میں بعض اصحاب برگزیدہ رسول خدا سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے **رَأَيْتُ رَسُولَ**  
**اللَّهِ يَمْصُ لَعَابَ الْحُسَيْنِ لَمَّا يَمْصُ الْوَجِلُ الشُّكْرُ** دیکھا میں نے رسول خدا کو کہ اس طرح زبان  
 ونداں حسین چوستی تو جگر کوئی شکر کو چوستی **وَهُوَ يَقُولُ حُسَيْنٌ مَيِّتٌ وَأَنَا مِنْ الْحُسَيْنِ**  
**أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَحَبِّ حُسَيْنًا** اور فرمایا تو حسین مجھ سے اور میں حسین سے مہون دوست رکھتا

اس تمام بیان خونین  
 تیرہ پر کو دیکھنا ناخوش  
 حلقوم مبارک  
 تیرہ پر کو دیکھنا ناخوش  
 تیرہ پر کو دیکھنا ناخوش

ع  
 ح  
 ح

خدا اوسے جو دوست رکھو حسین کو وَاَبْعَضَ اللَّهُ عَنْهُ الْبَعْضَ حُسَيْنًا لَعَنَ اللَّهُ قَاتِلَهُ اور دشمنوں کو کشتا  
خدا دشمنوں کو اسکو لعنت کرے خدا قاتل حسین کو زوی فی کشف المحجوب عن محمد ابن الخطاب آنہ  
قال کتاب کشف المحجوب میں عمر ابن الخطاب مطلق از راہ صواب سے روایت کی ہے کہ اوسکو کہا ایک روز  
میں خدمت رسول خدا میں حاضر ہوا قَوَّائِیْتُ الْحُسَيْنَ قَدْ رَكِبَ عَلَى ظَهْرِ جَدِّهِ پس دیکھا میں کہ  
امام حسین اپنی ناکلی پیٹھی پر سوار ہیں وَاَنَّ مَوْزِلَیْ فِی قَمِ دَسْوَلِ اللّٰهُ قَدْ اخَذَ احَدَ طَرَفَيْهِ بِاسْنَانِهِ  
وَاَعْقَفَ طَرَفَهُ الْاُخْرٰی بِیَدِ الْحُسَيْنِ اور دیکھا میں کہ رسول خدا کہیں مبارک میں ایک ڈور ہے کہ ایک  
سر اسکا دندان شریف سے پکڑی ہیں اور دوسرا سر امام حسین کے ہاتھ میں ہے وَاَنَّ الْحُسَيْنَ لَسَوْفَ  
کَمَا یَسَاقُ الْاَرَبِلُ اور حسین اس طرح سے رسول خدا کو ہکا تو جو طرح لوگ اونٹ کو ہکا تو ہیں  
تَوَضَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ وَکَتَبَتْ عَلٰی الْاَدْوٰی لِاَحْمِلْهُ وَنَشَلِیْ حَضْرَتِ بَیَاسِ خَاطَرِ حُسَيْنٍ رَاوَاہُ  
زمین پر رکھتے ہیں اور چلتے ہیں جبہ فرزند زہرا اشار کرتے ہیں فَقُلْتُ نَعْمَ الْجَمَلُ جَمَلُکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ  
پس کہا میں کیا خوب شتر تمہارا ہے اے ابی عبد اللہ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَعْمَ الْوَلَدُ ہُوَ یَا عَمْرُو  
پس رسول خدا نے فرمایا یہ نہ کہہ بلکہ یہ کہہ حسین بہترین سوار ہے اور بعض راویوں نے یہ زیادہ کیا ہے  
نَعْمَ قَالَ الْحُسَيْنُ یَا جَدَّ اَلَا اِنَّ الْاَرَبِلَ یَصْنَعُ وَاَنْتَ لَا تَصْنَعُ پھر عرض کی جناب امام حسین نے  
اے ماما اونٹ تو راہ چلتے ہیں بولتے ہیں آپ میرے کیسے اونٹ ہیں کہ بولتے نہیں فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ  
ذٰلِكَ فَقَالَ اَلْعَنُوا الْعُقُوْا پس جب یہ سنا رسول خدا نے دریافت فرمایا کہ خوشی میری فرزند کی  
یہ ہے کہ میں بھی بولوں تو دو مرتبہ زبان مبارک سے فرمایا العف عفّ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ وَقَالَ یَا حَمْدُ  
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُکَ السَّلَامُ پس فی الفور جبریل نازل ہوا اور عرض کی اے محمد صلی  
اللہ علیہ وآلہ خدا تعالیٰ نے تمہیں سلام بھیجا ہے وَیَقُوْلُ لَکَ لَوْ تَقُوْلُ نَاکُنَا فَحَمْدُ نَارِ الْحَمِیْمِ اور  
فرمایا ہے کہ اگر بار سوم العف تمہاری زبان پر جاری ہوگا بنی خاطر حسین تو بالکل آتش جہنم کو ہم افسردہ  
کرے گی حضرات ہزار افسوس یہ پاس خاطر حسین رسول خدا کو تھا کہ کی طرح حسین رنجیدہ نہو کیا  
حال ہوتا رسول خدا کا جو دیکھتے روز عاشورا اپنے فرزند کو کہہ ہی بخش انصار کو دیکھ کر رو تو تھوڑی

نفس ہمارے قریب پر جان کو توڑ تھوڑا روایت صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ سب صد مومنین حضرت کی ہوش  
 و حواس بجا تھو مگر صد مہ فراق علی اکبر میں حواس منتشر ہو گئے اور اس طرح سر و گرد کہ دشمنوں کو روایا  
 اور ایسی کلمات یاس کہ فرمایا کہ جنکو بیان سوز دل نکرتی ہوتا ہے حضرات داغ فرزند ایسا ہی صد مہ  
 جان گزرا ہے اور فرزند ہی وہ فرزند کہ ہم شکل نبی اٹھارہ برس کا تین روز کا بیٹا سا سنا ہے باپ کو  
 مارا جاویں اور لاشاؤ کا خاک خونین پڑا ہو ویں اوس باپ کا کیا حال ہو گا اب سنیو آمد امام مظلوم  
 نفس فرزند پر روی اَنَّهُ لَمَّا قُتِلَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي لَحْفٍ كَوْبِلًا أَقْبَلَ الْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِ جِلَّةٌ  
 حَزْنٌ دَكْنَاءُ وَعِمَامَةٌ مُوَدَّةٌ پنا چہ راوی کتا ہے کہ جناب علی اکبر جب میدان گرد بلابین شہید ہوئے  
 تو جناب امام حسین نالان و گریان نفس ہم شکل پیڑ پر آؤ اوس وقت ایک صاحب خیر سنی نگ کی حضرت کو دین  
 مبارک پر تھی اور عمامہ گلابی سر اقدس پر تھا فقال نَحْنُ لِحَبْلِكَ يَا بَنِي قَدِ اسْتَدَحَّتْ مِنْ كَرْبِ  
 الدُّنْيَا وَهَمَّهَا وَمَا اسْتَجَّ اللُّحُوفُ بِكَ اور فرمایا میری پارہ جگر ای علی اکبر تو تو تونسان ستم سنیو  
 کہا کہ شہادت پائی اور غم دنیا کو فانی سو تمہیں راحت ملی اور اب تیرے لیے سراسر عیش و راحت ہے  
 اور میری شہادت میں ہی کچھ عرصہ نہیں ہے عنقریب بالب تشنہ و شکم گرسنہ قتل ہو کر تجھے  
 ملاقات کرتا ہوں وَ هَذَا أَبُوكَ قَدْ لَقِيَ فَرِيدًا لَا نَاصِيَةَ لَهُ وَلَا مُعِينًا اور یہہ باپ تیرا ہی علی اکبر  
 تن تنہا ز مونس ویاور تیری نفس پر کھڑا رہتا ہے فرزند اگر تم جیتی ہو تو میں کاہیکو ایسا بسکے ہو جا  
 تھم وَ تَبَّ عَلَى قَدَيْتِهِ وَ آتَى إِلَى الْحَيْمَةِ لِيُودَّاعَ أَهْلَهُ پھر حضرت اوسی صورت گریان نالان  
 خیمہ کی طرف تشریف لائے واسطے وداع اہل بیت کو تھم أَقْبَلَ عَلَى أُمَّه كَلْتُمُومٌ وَقَالَ لَهَا أَوْصِيكَ  
 يَا أُمَّتِي بِفَيْسِكَ خَيْرًا وَ تَقِي بَارِدًا إِلَى هَوْلَاءِ الْكُفَّارِ بعد ازاں اپنی بہن ام کلثوم سے فرمایا کہ  
 ای بہن سب ہماری جان شمار چکو اب ہماری باری آئی ہے خدا تمہارا حافظ و ناصر ہو میں ان کفار  
 لڑتی جا تا ہوں اور تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میری ماتم میں صبر کرنا پھر فرمایا کہ ای بہن صبح سے بہن  
 اپنے فرزند بنحو و غلیل زین العابدین کو حال سے اطلاع نہیں ہے کہ اوسکی کیا صورت ہے اگر اوس  
 کچھ اسوقت افاقہ ہو تو ہمارے یاس لاؤ کہ میں اوس دیکھ لوں اور وہ مجھ دیکھ لے کہ ہر ملاقات میری

۷  
 یہ خبر کن کا ہے اور کتنی  
 مومنین کو رکتے بالضرر  
 کہ بیایں نہ نہیں معلوم  
 اسکا ترجمہ کتنا مان تر  
 جدا ہوا جو کل نوحا و طوبہ  
 سابق میں موجود ہے ۱۲

تنگی ام کلثوم رو کو یولین ای بھائی زین العابدین تو ایسا بیہوش بہتر بیماری پر پڑا کہ تو قے او سکی  
 زنگی کی نہیں ہو حضرت فرمایا کہ ای بہن وہ فضل الہی سے صحت پائیگا اور اوسو تو بعد میری بیخ اسیر  
 سننے میں اور چالیس برس ماتم میں میری اوسو روزا ہو تم کتب کتابا و اودعہ الی ابنتہ فاطمہ  
 و قال لہا یا بئیتہ اذا فاق اخوک العلیل فسلہا الیک ہر حضرت فرمایا کہ نامہ لکھ کر اپنی بی بی فاطمہ کو  
 دیا اور فرمایا کہ جبوقت بھائی تمہارا ہوش میں آو تو یہ وصیت نامہ اوسو دینا کہ اس میں امانت بزرگوں کی  
 راوی کہتا ہے کہ آخر میں اوس نامہ کو کہ یہ وصیت لکھی تھی کہ ایفوزند جب تم قید ہو چھٹ کر مدینہ میں جانا  
 تو ہماری دوستوں کو ہماری جانب سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ حسین فر تم سہون کر لیو یا سا گلا گلا  
 اور تادم مرگ تم سے غافل نہیں رہی شرط دوستی اور وفاداری یہی ہے کہ جب تم پانی نہ پیاؤ سو وقت  
 ہماری بیکسی اور تشنگی کو یاد کر کرو نا حضرات یہ وصیت آخری امام مظلوم شہنشاہ لب کی تمہاری دعا  
 ہی ہے کہ وہ حضرت تمہاری نجات کر لیو یا سوشید ہو اور یہ سب مصائب و بیخ گوارا کیو فاقبت  
 سکینہ وہی صاریحہ و کان یحبہا کجاً شدیداً پس سکینہ روتی اور پڑتی ہوئی آمین اور جواب اہم  
 علیہ السلام سکینہ کو نہایت پیار کر تو قصصاً الی صدر یدہ و مسح دموعہا بیکہ و قال پس سکینہ  
 رونا دیکھو حضرت کو تاب ہی رسکینہ کو ہاتھی مولا لکایا اور شفقت سے اپنی آستین مبارک سے اسو سکینہ کو بونچہ  
 اور مصائب سکینہ یاد کر کر یہ اشعار پڑھو شعر سبطول بعدی یا سکینہ فاعلی + منک البکاء اذا  
 الحام دھانہ بہت طول کہیں چکا ماتم میں میری رونا تیرا ای سکینہ اور عنقریب جلا آتا ہے وقت تیرا  
 کہ ہماری شہادتیں کہہ عرصہ نہیں جب ہم شہید ہو گئے جنابی چاہیگا دیو شیو شعر لا تحرقی قلبی بدعک  
 حصو + سادام بی الوح فی حصمائیہ ای بارہ جگر میری سکینہ ابھی تیرا پ جیتا ہے ابھی اسقدر  
 کیون روتی ہے ایجان پدر سیر دل کو نہ جلا تیرے روتے سوزل حسین کلثوم ہوتا ہے اور نہ وجبتک میں جیتا ہوں  
 شعر فاذا قیلت قانتی اولی یا لئی + تانی کھا یا خیر النساءینہ + پس جب قتل کیا جاؤ گا اور میرا  
 تن سے قلم ہو جائیگا او سوقت تو ہم کو منع کرنے آئیں گے او سوقت تم جی بہر کر و لینا جس وقت ظالم اسیر کر سکتے  
 لائیں گے اور غرض بارہ پارہ ہماری آلودہ خاک و خون نہیں مگو نظر میں بلکہ سب زیادتی اور سزاوار سکو تو ہے کہ بڑا بکلی نہیں روتی

حضرات جناب امام حسینؑ کو یہ بھی تھا تو مگر افسوس کہ سکیئہ کو طالمون و نفش پدر پر ہی روزِ نیا  
چنانچہ راوی کہتا ہے کہ جب سکیئہ نے دیکھی نفش امام حسینؑ تو در کر پٹ گئی نفش حضرت سرورِ مکار  
محبت کو گلو جو بریدہ پر نہ ملتی تھی اور روتی تھی اور کہی بوسہ لیتی تھی اور بین کرتی تھی وَاللَّهِ مَوْطَعًا  
بِسَوْطِ كَيْسِ بْنِ مَرْثَدٍ وَبِمَنْعِ اَوْشَمِ بْنِ تَارِيظٍ اَوْ سَوْطِ اَتَاتَمَا اَوْ رَوْفِ مَسْعُ كَرَاتَمَا حَتَّى ضَرَبَ بَعْضُهُمُ  
السَّوْطَ وَجَرَّ دَهَاءَهُ يَمَانِ مَكَمَّ كَمَا كَسَى بِرَحْمٍ فَاَوْسَ تَيْمٍ كَوَايِكَ تَارِيظَ مَارَا اَوْ نَفَشٍ بِرَسْوِ حَمَلِ اِيَا  
الغرض راوی کہتا ہے کہ جب جناب امام حسینؑ نے سکیئہ کو یوں سمجھایا فَاعْتَنَقَتْ سَكِيئَةُ وَفَاكَتْ  
يَا اَبَتَا اَبِي اَيُّنَ اِلَى اَيُّنَ اور ایک روایت میں ہے کہ سکیئہ رو کر اپنے پدر بزرگوار کو رو پٹ گئیں اور  
پوچھتی تھیں کہ اے بابا یہ تو بتاؤ کہ تم کہاں جاؤ ہو بکی الْحُسَيْنُ بَكَاءً شَدِيدًا وَقَالَ اِلَى الْمَكَانِ  
الَّذِي لَا يَعُوْدُ بِنَتِهِ اَحَدٌ پس جناب امام حسینؑ بتا بی سکیئہ کی دیکھ کر بہت رومو اور فرمایا کہ اے سکیئہ  
وہاں جاتا ہوں جہاں جا کر کوئی نہیں پہچانے گا اَنْتِ عَلَيَّ وَجْهِهَا حَتَّى غَشِيَتْ عَيْنَاهَا  
یہ سکو سکیئہ اس قدر روتی اور پٹتی اور منہ پر طمانچہ ماری کہ بیہوش ہو گئی اور غش کہا کر زمین پر گر پڑی  
اور جب تک سکیئہ کو ہوش نہ آیا حضرت سرورِ مکار نے کئی رقت حضرت پر طاری تھی اور اہل  
حرم گرد حضرت کو کئی روتی تو قُلْتُ اَفَا قَتَّ قَالَتْ وَمَنْ بَعْدَكَ پس جب غش سوا فاقہ ہوا تو رو کر  
بولی اے بابا تمہاری بعد کون ہماری دلداری کریگا اور کون مجھ کو دلاسا دیگا وَمَنْ يَسْقِينَا الْمَاءَ يَا اَبَتَا  
فَقَدْ نَشِفْتُ كَبِدِي مِنْ شِدَّةِ الظَّمَا اے بابا تم تو مر جاؤ ہو میں پانی کون پلائیگا پس تحقیق  
جگر میرا شدت تشنگی سے ٹکڑی ہوا جاتا ہے پر حضرت خیمو کو نکلُو وَاللَّيْلُ مَوْجُ الْجَوِّي مِنْ عَيْنَيْهَا حَتَّى بَلَغَ  
بَجْبِنَاهُ اور حضرت علیؑ کے سلسل آنسو روان ہو کہ تمام گریبان آنسو سے تر ہو گیا تھا وَاللَّيْلُ مَوْجُ الْجَوِّي  
عَنْ حَمِيهِ الشَّرِيفِ اور خون جسم شریف سوجاری تھا فَوَقَعَتْ سَكِيئَةُ صَوْكَهَا بِالْبَكَاءِ وَالْحَبْ  
پس سکیئہ نے جو حضرت کو جاتی دیکھا بہر آواز گریہ و زاری بلند کی فَوَجَّعَ اَيْكُمَا وَصَمَّهَا اِلَى صَدْرِهِ  
وَقَبَّلَ مَسَا بَيْنَ عَيْنَيْهَا وَمَسَّحَ دُمُوعَهَا بِكُمُ حضرت نے آواز سکیئہ کو جی الفٹ پدری سے بیٹا بکر  
پہر تو اور اپنی پارہ جگر کو چھاتی سو لگایا اور پیار کیا اور آنسو سکیئہ کی آستین مبارک سے پونچھ کر ہریدائیں

پس جب اوس سردامت کو اون باغیان امت نے تنہا پایا تو چاروں طرف سے اوس جناب پر نرغہ  
 کیا کوئی تو تیر اوس امام کبیر پر لگا تاہنا اور کوئی نیزہ مارتا تھا اور بعضے ملعون تہر مار تو تہا تا کہ جب نہایت  
 مجروح ہو گئے تو بجا میں منقول ہو کہ اوس وقت شمر کا کہ جلدی کرو قتل حسین بن قسّوب الحسینی  
 سَهْمًا عَلَى قِمِّ الْحُسَيْنِ پس حصین بن نمیر نے ایک تیر ستم اوس امام کو دہان معجز بیان پر مارا کہ  
 دھن اقدس خون سے بہر گیا اور ذرعم بن شریک نے ایک تلوار حضرت کو ماری وَطَعَنَ الشَّيْطَانُ  
 ابْنَ النَّسِ بِالْوُجْهِ عَلَى صَدْرِهِ اور سان بن انس ملعون نے ایک نیزہ سینہ اقدس پر مارا اور صلح  
 بن وہب سجیا نے تیر زہر آلود پہلو سے حضرت پر مارا کہ حضرت رخصت ہو گئے زمین پر گر پڑے اور پھر درت  
 ہو گئے اور تیر کو حلق سے نکالا اور بجا میں حمید ابن مسلم سے روایت ہے کہ جناب زینب و دختر خاتون  
 قیامت خیمہ سے سر پہا بہر نہ نکل آئیں اور زیارت جناب صاحب الامر سے معلوم ہوتا ہے کہ سب خزان  
 رسول خدا اور عترت شیعہ خدا خیمہ سے نکل پڑیں جب زین اسب او نہیں خالی نظر پڑا مگر کس شکل سے  
 نَافَتْ وَأَتِ الشَّعُورَ عَلَى الْخُدُودِ لَا طَهَاتٍ الْوُجُوهَ سَافَوَاتٍ بِالْعَوِيلِ دَاعِيَاتٍ وَبَعْدَ الْغُورِ  
 مِنْ دَلَالَةِ الْغُيُوبِ تَوَالِيَتْ حُسَيْنٌ كَرِيمٌ هُوَ رُخْسَارٌ وَنِيزَةٌ بِرِطَانٍ مَرَاتِي هُوَ مِثْنُ آوَارٍ كَرِيمٌ بَلْبَدٌ بَعْدَ عَوَارِ  
 خوار و ذلیل ہوئے مگر کس منہ سے کہوں کہ دختران زہرا و زینب پر اور مظلوم کو کس حال سے دیکھا کہ جناب  
 صاحب الزیارت میں فرماتے ہیں وَالشَّيْطَانُ جَالِسٌ عَلَى صَدْرِكَ وَمَوْجُ سَيْفِهِ عَلَى الْخُجْرِكِ قَائِمٌ  
 شَيْبَتَكَ يَدِيهِ ذَا بَحْ لَكَ بِمَهْمَلَةٍ عَنِ جِبِ اَهْلِ حَرَمٍ مَقْتُلٍ مِنْ يَهُودٍ اَوْسٍ ذَا دَبِي  
 شمر لعین تلوار کہینچے بازادہ بیچ کس مقام پر تباؤن کہ بیٹا تھا اور کس منہ سے نام لون اوس ذادبی کا  
 کہ دست نجس کمان رکھتا تھا اور تیغ ہندی آبدار سے بیچ کر ہاتھ اور سب اہل حرم یہ ذادبی اوس شقی کی  
 دیکھ کر سوچتے تھے حال آنکہ حکم ہے کہ جانور کو سانپ جانور کو نہ بیچ کر و دران حالیکہ وہ جانور دیکھتا ہو  
 یہاں دختران رسول خدا کو سامنے امت رسول خدا نے دیکھو بھائی کو اس ستم سے بیچ کیا اللَّهُمَّ اَعِنِ  
 قَلَّةَ الْحُسَيْنِ وَآلِهِمْ بِرَوَايَةِ بَسْتٍ وَنَحْمِ ثَوَابِ گریہ اور نکلنا تین لڑکوں کا حیمہ  
 پھر شہادت امام علیہ السلام رَوَى عَنِ الصَّادِقِ اِذَا أَهْلَ هَذَا لَعَنَ شَوْرًا اسْتَدَ



حُزْنُهُ وَعَظَمُ بَکَاؤُهُ عَلَى مَصَابِ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ حَدِيثٌ مِّنْ وَارِدٍ هُوَ أَنَّ جَبَّ جَنَابٍ صَادِقٌ چاند  
 محرم کا دیکھتی تھو شدتِ غم و الم حضرت پر طاری ہوتا تھا اور اپنی جد نام دارا امام حسینؑ کو مصائب  
 یاد کر کر رہتی تھی وَالنَّاسُ يَأْتُونَ إِلَيْهِ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَيَعْرُؤْنَهُ بِالْحُسَيْنِ يَبْكُونَ مَعَهُ وَيَبْكُونَ  
 عَلَى مَصَابِيهِ اور آدمی ہر طرف سے حضرت کی خدمت میں آتے تھے اور پڑھتا تھا اور حضرت کو ساتھ رو کر  
 پس حضرت جب رونے سے فارغ ہو تو تو فرماتے تھے اگر وہ مردم جانو تم اِنَّ الْحُسَيْنَ حَتَّى عِنْدَ رَبِّهِ  
 يَرْزُقُ مِنْ حَيْثُ يَشَاءُ کہ جناب امام حسینؑ زندہ ہیں نزدیک خدا کو نعمی بہشت سے خدا روزی  
 دیتا ہوا و نہیں جہاں سے چاہتا ہو وَهُوَ دَائِمًا يَنْظُرُ إِلَى مَوْضِعِ عَسْكَرِهِ وَمَنْ دَخَلَ فِيهِ مِنَ  
 الشَّهَادَةِ اور وہ حضرت ہمیشہ دیکھتی ہیں طرف اپنی لشکر گاہ اور قتل گاہ اور محل دفن کو اور محل  
 دفن باقی شہد اگر کہ جو رفاقت میں حضرت کی شہید ہو می بین وَيَنْظُرُ إِلَى زَوَارِئِهِ وَالْبَاكِينَ عَلَيْهِ  
 الْمُقِيمِينَ عَلَيْهِ الْعَوَاءَ اور دیکھتی ہیں اپنی زائر و کو طرف اور رونے والی طرف اور بانی مجلس کی جانب  
 اور وہ حضرت ہر ایک زائر اور رونے والے اور بانی مجلس کے نام سے اور ان کو باپ کر نام سے آگاہ ہیں اور اگر  
 درجات و منازل جو بہشت میں ہیں و نہیں بھی جانتی ہیں اِنَّهُ لَيَرَى سَنَ يَبْكِيهِ فَيَسْتَغْفِرُ لَهُ اور جو  
 وہ جناب روتا دیکھتی ہیں او سکولہ استغفار کرتی ہیں یعنی عرض کرتی ہیں کہ خداوند ایہ شخص تیرے حسینؑ  
 مظلوم بکیس کی مصیبت پر روتا ہوا سو بخش دے وَكَسَّالٌ جَدُّهُ وَآبَاؤُهُ وَأُمَّهُ وَآخَاؤُهُ اَنْ يَسْتَغْفِرُوا  
 لِّلْبَاكِينَ عَلَى مَصَابِيهِ وَالْمُقِيمِينَ عَلَى الْعَوَاءِ اور حضرت آپ دعا کر کے اپنی جذبہ زورگار اور پدر عالمہ قدر  
 اور مادر خوش کردار اور برادر عالی وقار سے عرض کرتی ہیں کہ آپ بھی میرے دوستوں کو لیکر کہ میرے غم میں  
 روتے ہیں اور مجلس غا پر پا کرتے ہیں دعا کیجیو کہ خدا اون کو گناہوں کو بخشے اور فرماتے ہیں لَوْ عَلِمَ زَائِرِي  
 وَالْبَاكِي عَلَى سَاكِهِ مِنَ الْاَجْرِ عِنْدَ اللَّهِ لَكَانَ فَوْحُهُ الْكُوفُ مِنْ جَوْعِهِ کہ اگر جانے زائر میرا  
 اور رونے والا میرا جو خدا فی اجر و ثواب مقرر کیا ہو شادی اور سرور و سکنا زیادہ ہوا و سکون و رونی سے اور اپنی  
 اہل و عیال کی طرف شاد و عورم پری و مایقووم میں مجلسیہ الا و ما علیہ ذَنْبٌ اور ایک نواب  
 یہ ہے کہ جب عزا دار مجلس ماتم سے اوٹتا ہو تو کوئی گناہ او سے باقی نہیں رہتا فَصَادَ كَيْوَمَ وَلَدَتْهُ

اُمّہ پس ایسا پاک و پاکیزہ مجلس غم و اُٹھا ہوا کہ گویا اوس روز شکم مادر سے پیدا ہوا ہی پس حضرات  
سنا ثواب گریہ اور شفقت اپنی آقا کی کہ کیا کیا صدقہ فقط اپنی غلاموں کی بخشش کر لیا و اٹھا ہی نہ کر کوئی  
دوست اپنی دوست کو لیو یہ صدقات و بچ گوارا نہ کر لگا اور کسی بنی زبانی امت کو لیو یہ بچ گوارا نہ کر جو  
امام حسین نے اپنی نانا کی امت کو لیو اٹھا ہوا کہ تاقیامت بیان ہوں گا اور ناتمام رہیں گوارا حضرات  
اب تک اوس جناب کا خیال تمہیں میں لگا ہوا اور دعای مغفوت میں مشغول ہیں پس روز احوال اوس  
جناب کا سنو اور خیال کجی کہ وہ حضرت تمہاری جانب دیکھتے ہیں دُوی اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ بِیْنِیْ وَ بَیْنَہُمْ  
اَلْمُسْتَسْنِیْنَ فِیْ طَیْفٍ کَوْبَلَا فَظَرِّہُمْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَا لَا قَلَمَ یَرِیْ اَحَدًا اَبَکَیْ بِکَلَمَہٗ شَدِیْدًا اَحَدِیْہِمْ وَ اَرِہُمْ  
کہ جب تمام اصحاب و عزیز خیاب امام حسین کو میدان کر بلا میں درجہ شہادت سے فائز ہو ہی پس کہی  
وہ جناب دست راست مرکز دیکھتے تھے اور کہی دست چپ اوس وقت کوئی دکھائی نہ دیتا تھا سوا اوشو  
تو حضرت بڑا اختیار اعلیٰ جہائی پر ورتے اور خون جسم شریف سے جاری تھا و یَلُوْکُ لِسَانُہٗ مِنْ شِدَّةِ  
اَلْعَطَشِ اور زبان شدت تشنگی سے جبات تھوڑے اور فرما تے تھے اَنَا بَنُ صَاحِبِ الْکَوْثَرِ اَنَا بَنُ شَاخِ یَوْمِ  
اَلْخَمْرِ میں ہوں بیٹا صاحب حوض کوثر کا میں ہوں بیٹا شاخ روزِ خمصر کا اُقْتُلْ عَطَشًا نَا غَرِیْبًا  
وَجِدْ اَہْلَیْکَ مُسْلِمًا اور قتل ہوتا ہوں تنہا مسافر بیسا کیا تم میں کوئی مسلمان نہیں ہے اور  
کہی فرماتے تھے اَمَّا مِنْ یُحِیْیُوْہِمْ یَحِیْیُوْہِمْ نَا اَمَّا مِنْ یُخِیْثُ لَہُمْ نَا اَمَّا مِنْ یُخِیْثُ لَہُمْ نَا اَمَّا مِنْ یُخِیْثُ لَہُمْ نَا اَمَّا مِنْ یُخِیْثُ لَہُمْ نَا  
دین والا کہ ہمیں پناہ دے آیا ہو کوئی فریاد رس کہ ہماری فریاد کو پہنچو اگر وہ خدا کیون میرے قتل کے  
در پر ہوا کیا کوئی جیسے گناہ صادر ہوا ہو کہ اوس گناہ کو عوض میں مجھ کو قتل کرے ہو اور مسلسل اُسو حضرت  
جاری تھے اور جواب میں اوسکو وہ گروہ نفاق اوس امام افاق پر تیر و لٹا مینہ برسائی تھی اور حضرت  
جب اونپر حملہ کرے تو تودہ لعین سانسو سے ہماگ جاتے تھے حضرت اپنی جا پر پہاڑ تھے اور کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
اِلَّا بِاللّٰہِ فرماتے تھے اور ای کتا ہوا و اللّٰہُ مَا اَدْبَتْ مَلَسُوْا قَطُّ اَذِیْطَ جَا شَیْئَہٗ قَسَمَ ہِیْ حَکَالِیْ نِیْ  
کہی ایسا زخمی فوج کشیر میں کتا ہوا باحواس دلاور مثل حسین کو نہیں دیکھا اس حال میں ہی جب  
حضرت اون لعینوں پر حملہ کرے تو مثل گلہ گو سفند کر سانسو سے ہماگ جاتے تھے فوق فَوْقَ یَسْتَبِیْحُ سَاعَہٗ

اس اتفاق کو  
میں کہتا ہوں  
کیسے فاش ہو  
صراحت سے کہتا ہوں  
کہ وہ ہی حالت میں  
اور سانسو سے ہماگ  
کہہ رہے تھے  
معلوم ہے کہ  
کشتوں کی  
دینی کی جو کتا ہوا  
پیش کرتے ہیں

وَقَدْ ضَعُفَتْ عَيْنُ الْقِتَالِ حَضْرَتِ کَرِجَبِ جَسْمِ شَرِیفِ سِیْ خُونِ بَہْتِ بَہَا اُو رَشَنگی کی شدت سے  
 زیادہ ہوئی اور ریشگی طاقت نہ رہی تو ایک ساعت ٹھہر گویا اَنَّا لَاجُو فَوْقَ عَلٰی جَہَنَّمَ ناگاہ کسی  
 بعین سنگ دل ذلک پہ مارا وہ پیشانی اقدس پر لگا کہ حسین مبارک مجروح ہو گئی اور خون اوست  
 جاری ہوا حضرت ذی چاہا کہ کپڑے سِیْ خُونِ پیشانی کا پونچھیں فَاتَاکُمْ سَنَہُمْ سَجُومٌ لَّہُ ثَلَاثُ شُعَبٍ  
 فَوَقَعَ عَلٰی قَلْبِہِ کہ ایک تیرسہ پہلو زہر آلودہ اگر دل اقدس پر لگا کہ پیکان اسکی پشت مبارک توڑ کر  
 نکل گئی کہ سامنے سِیْ خُونِ تیر نہ نکلا تَمَّ اخَذَ السَّہْمُ فَاخْرَجَہُ مِنْ وَرَآئِہِ لَہُمُ یَوْمَ یَوْمِہِ پھر اس تیر کو پکڑ کر  
 جانب پشت سے نکالا پس خون اوست شل ہر نا کو روان ہوا راوی کہتا ہے فَقَدْ مَلَکَتْ یَدُہُ فَوَمَّی السَّہْمُ  
 فَوَقَعَ فِی قَمِیْہِ پس حضرت آئو جانب دریا کہ پانی پین ایک شقی ذی تیر دھن شریف پار افتادی  
 السَّہْمُ وَیَحْلُمُ عَجَلُوْا پس شمر بکارا راوی ہوتے ہر جلد حسین کو قتل کرو ایسا کہ انہو کہ حسین پانی پی لین  
 فَطَعَنَہُ سَنَانُ ابْنِ اَلْکِسْرِ بِالْأُخْیَ فَمَا دَانَ یَقِیْعَ یَہْ سَکَرَسَانُ ابْنِ اَنَسِ لَعِیْنِ ذُو سِیَارِ زور سے  
 ایک نیزہ سینہ اقدس پر مارا قریب تھا کہ گھوڑے سوزین پر گرین فَقَالَ اَیُّهَا الْجَوَادُ اَلْعَرِیْنِ اَنَا  
 پس حضرت ذی گھوڑے فرمایا اے گھوڑے آیا تو پہچانتا ہے کہ میں کون ہوں اَنَابَتْ فَاطِمَۃُ الزَّهْرَاءِ  
 قَاتَانِ عَلٰی اَلْکَرْتَضٰی اے گھوڑے میں بیٹا ہوں فاطمہ زہرا کا اے گھوڑے میں بیٹا ہوں علی مرتضیٰ کا  
 اوس وقت گھوڑا حال حضرت پر روئی لگا فَوَضَعَ يَدَیْہِ وَیَحْلِبُہُ عَلٰی الْاَرْضِ پس ہاتھ اور  
 پاؤں پہلا کر وہ گھوڑا زمین پر بیٹھ گیا تَمَّ وَقَعَ الْحُسَيْنُ عَلٰی الْاَرْضِ وَعَشَى عَلَیْہِ پھر وہ اس  
 دوش رسول خدا پشت زمین سے بروی زمین تشریف لایا اور بیہوش ہو گئی تَمَّ اَرَادَ اَنَ یَقُومَ فَلَمَّ  
 یَلْقُ غُرْضَ جَبِ ہوشین آئو تو چاہا کہ کپڑے ہوں اونہانہ گیا قَا دَا دَا وَاَنْ یَّخْتَزِرَ رَاسَہُ پس قوم  
 جفاکار نے راوہ کیا کہ ہر اقدس کو جہا کریں قَالَ عَبْدُ الْحَمِیدِ فَمَخْرَجَ لَحْوُ الْحُسَيْنِ ثَلَاثُ حَبِیَّاتٍ  
 اِثْنَانِ مِنْ بَنِي الْحُسَيْنِ الزُّکَّیِّ وَوَلَدٌ مِنْ اَوْلَادِ جَعْفَرِ بْنِ اَبِی طَالِبٍ عَمِّہِ احمیہ کہتا ہے کہ  
 اوس وقت تین لڑکے روئے ہوئے خیمہ سے باہر نکلے دو بیٹو امام حسن کو تھو اور ایک پوتا جعفر طیار کا تھا او  
 ر دو رو کر یہ کہتے تھے وَاللّٰہُ لَا نَفَارِقُ الْحُسَيْنِ هَذِهِ السَّاعَۃُ قسم ہے خدا کی ہم اس وقت میں

اپنی آقا حسین سے جدا ہو کر فوجت زینب بنت علیؑ باکیتہ حزنینہ فلحقہم پس جناب زینب دختر  
علی ابن ابیطالب چچو دوین وراون سے لپٹ گئیں ہر چند قوم غدار تیر مار تو وہ اول کو کوئی نہ ہوتی تھیں  
اور وہ صاحبزادہ نہ ماتی تھی اور بڑا اختیار رو تو حسی القوا من یدہا و قالوا یا عجماء کیف تزلنا  
الحسین ولا ناجر لہ ولا معین یہاں تک کہ ہاتھ سے جناب زینب کو وہ چھٹ گئی اور یہ کہتی چلی کہ اے  
پروہی کیونکر چور دین ہم اپنی آقا حسین کو ایسی وقت میں کہ فرعونس و یار میدان کارزار میں زمین پر  
بیٹھے ہیں پس جب وہ قریب امام حسینؑ کو آئے تو حضرت فرخشی سے انکھیں کھولیں و نظروا لیہم و  
انکی و تم قال آلا اور حضرت انکی طرف دیکھ کر و زنگو اور پھر فرمایا آہ آہ اور پھر حضرت بیہوش ہو گئے  
فجاء یحییٰ بن کعب الی الحسینؑ بالسیف کہ ناگاہ کعب بن کعب لعین تلوار لیو آیا کہ حضرت کو شہید کرے  
جب چاہا اوس شقی نے کہ تلوار ماری فمنا الحسن المثنیٰ حسن مثنیٰ نے پہلو تو اوس سے منع کیا کہ انھیں  
سیر چپا مظلوم فرزند رسول خدا کو نہ مار تو و اخذ سیفہ عن یدہ و ضرب علی راسہ جب مانا  
اوس نے تو حسن مثنیٰ نے تلوار اوس کی ہاتھ سے چھین کر اوس کی سرس پر ماری فہرب اللعین الی اعسکرا  
پس وہ لعین اپنی لشکر کو بہاگ کیا فمضوب الحسن عن یمینہ و شمالہ بالسیف و ہکذا حتی  
صاحیح پس حسن مثنیٰ و انہو اور بائیں تلوار میں مار تو تھو اور ظالمون کو قریب حضرت سے دفع کر تو اور لڑو  
یہاں تک کہ بہت زخمی ہو کر گر گیا لوگوں نے کہ رحلت کر گئے و اما و لا جعفر ابن ابیطالب  
فوقف فی المیدان متحیرا یلتفت یمینا و شمالا ولیکن ہوتا جعفر طیار کا میدان میں مضطرب  
و حیران کہ ہاتھ کبھی داہنی طرف دیکھتا تھا اور کبھی بائیں جانب دیکھتا تھا اور جب حضرت کو غشین  
دیکھتا تھا تو زار زار و ماتھا زوی کہتا ہوا جب سے یہ لڑ کر میدان میں آئے تھی اوس وقت سے عورتیں  
ڈیوڑھی پر کبڑی رو رہیں تھیں اور مان اوس لڑ کر کی اوس و ماتھا دیکھ کر پکارتی تھی اے پارہ جگر میری مان  
تیری تبہ پر فدا ہو پھر آپس وہ لڑکا مان کی آواز سن کر روتا ہوا بیچ کو چلا فمضوب ایاہی ابن خالہ  
سیفنا علی راسہ فخر علی الازحیٰ ناگاہ یاس ابن خالد لعین نے انکو ایسی ایک تلوار اوس کی منیا  
ماری کہ منہ کر بھل زمین پر گر پڑا قال فوایت ان امہ اعنقت حبسہ انہم راوی کہتا ہوا دیکھنا

کہ مان اوس لڑکے کی دور کر اوس سولہ گئی اور روز لگی ففتح عینہ فقال ان جی یا ابنا پس  
 مانکی آواز سکر غش سے انگھین کہولین اور باواز ضعیف بولا ای امان خیمہ میں جاؤ اوس صاحب تکلی  
 مان کنہ سوا سکو خیمہ کو چلی قصۃ رجل فقصی پس ایک شقی فی ایک تلوار ماری کہ اوس صاحب خیمہ  
 راہ جنت کی لی فبکلت النساء بکاء شدیداً یہ حال مصیبت دیکھ کر خیر ان رسول خدا بہت متواضع  
 اور ڈاڑھیں مار کر روز لگیں واما امته فوضعت یديها علی بطنها وتقول امد لیکن مان اوسکی  
 پہر آئی اور ہاتھ اوس کو پیٹ پر رکھ کر یون بن کر روز لگی وابتی لبنتی کنت لك الفداء او بارہ بھکر  
 میری ہوا میری زندگی میری افسوس تو مارا گیا اور مجھ کو موت نہ آئی کاش کہ یہ مان تیری تھپیر خدا ہوتی اور  
 تیری لاش پر خون آنکھوں سے نڈکی ہتی یہ کہ کمر بیان تک رونی کہ بیوش ہو گئی اور او دہر ہر فوج کا ہجوم  
 امام تشنہ کام پر ہوانا گاہ شمر لعین قریب حضرت کو اوس ارادو سوا کہ آسمان گرتی اور پہاڑ ٹکڑی ہو جاتے  
 اور وہ ذادبی کی اوس شقی نے کہ بیان نہیں ہو سکتا اور زبان سے وہ لفظ نہیں لکھتا کہ باؤن نجس اپنا ایک  
 شقی نے کہا کہ جہاں رسول خدا گس کو بیٹھنے کو ناگوار جانتی تھی پس اوس صدی سوا جناب امام  
 غش سے انگھین کہو لگو دیکھا اور فرمایا تو کون ہوا شقی فقد ارتفعت ضحی فاعظیما علی شحہ زناہ  
 دشوار ہر رسول خدا پر جو تو نے ذادبی کی ہر فقال هو الشمر پس وہ شقی بولا وہ لعین شمر ہر حضرت نے فرمایا  
 وایک من آنا وایم تھپیر اوس شمر بن کون ہوں وہ شقی بولا انت الحسین ابن علی وفاطمة و  
 جدک محمد المصطفی تم حسین پسر علی وفاطمہ ہو اور نا تمہاری محمد مصطفی بن حضرت بولا وایم تھپیر  
 ایسا تو مجھ جانتا ہر فلم تقتلتی پس کیوں مجھ کو قتل کرتا ہر تو وہ کا فر بولا ان لم اقتلک فمت  
 یا خدا الجائزۃ بین یزید اوس حسین اگر وہ شقی تمہیں قتل نہ کرے گا پس کون انعام یزید سے لے گا امام  
 مظلوم نے فرمایا آحب الیک الجائزۃ بین یزید اوس شفاعۃ جدی اوس شمر مجھ انعام یزید سے لے  
 یا شفاعت میری مانا کی وہ لعین بولا انتی بین الجائزۃ آحب الی منک وبن جدک اوس حسین  
 ایک دانگ انعام یزید کا اوس شقی کو نیز ایک بہتر شمر اوس شمر کا کلام اوس بحیا کا سیکے  
 اوس مظلوم تشنہ کام نے فرمایا خیر اگر مجھ کو قتل کرتا ہر فاسقینی شوبۃ من الماء تو اوس شمر تھوڑا سا

پانی مجھ پر نازل ہو کہ جگر میرا شدت تشنگی سے کباب ہو اجاتا ہوں وہ شقی بولا وَاللّٰہِ لَا اَدْقْتُ قَطْرَةً مِنْ  
 الْمَاءِ حَتّٰی تَذُوْقَ الْمَوْتَ اَوْ حَتّٰی اَکْتُہُ پانی کا تمہیں دینا روا نہیں ہر قسم ہر خدا کی وہ شقی ہرگز  
 تمہیں پانی نہ دے گا اور پیاسا قتل کرے گا فَيَقُوْلُ الْمَاءُ الْمَاءُ وَتُفْصِحُ بِرَجْلَيْهِ الثَّوَابَ پس حضرت  
 بار بار پانی پانی فرماتے تھے اور ہاون زمین پر گرتے تھے وَاللّٰعَيْنِ اِلٰی رَجْلَيْهِ فَاِذَا بَعَثْنِ جَاکَ بِیَہٗ اَبِیْنِ  
 مِنْ اللّٰہِ پس شمر لعین نے فرم کر قدم شریف کی طرف دیکھا کہ ایک چشمہ سفید تر و دودھ سے زیر قدم جاری تھا  
 تشعب ہو کر بولتا شمر کہ اے حسین تم ماری پیاس کو پانی پانی کرے تھے اور زیر پاتھار ماری پانی جاری ہے حضرت نے  
 فرمایا اے ملعون میں اتنا مہمت کرتا ہوں نہیں تو ابھی جو چاہوں وہ کروں راوی کہتا ہے یہ سحزہ بھی  
 دیکھ کر اوس شقی نے کچھ خیال نہ کیا وَخَرَّ دَاسَہُ وَدَمٰی بِہٖ عَلٰی الْاَرْضِ کس زبان سے کہوں کہ اوس  
 لعین نے سر اقدس فرزند رسول خدا جدا کر کے زمین پر پھینک دیا فَخَدَّ ذٰلِکَ نَسَا قَطَبَ الْجُحُوْمِ وَ  
 اَلْمَطْوٰتِ السَّمَاءِ مَا عَلَیْہِ طَغٰ وَوَقَعَ الْکَسْفُ جَبِیْہُ ظَلَمَ اوس شقی نے کیا اوس وقت کئی ستارے  
 آسمان سے گرے اور خون برسے لگا اور آفتاب کو گھس لگا اور زمین کا بچہ لگی اور پرندہ آشیانوں سے نکل بہا  
 اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے تھے یہ شکل اہل بیت میں شور گریہ بلند ہوا پھر سکینہؓ رو کر جناب زینبؓ سے بولی یا  
 عَمَّتِیْ اِذْ هَمَّیْ لِحَقِّ اللّٰہِ اِلَی الْفُسْطٰطِ فَاکْخِیْدِیْ ذٰلِکَ الْحَالِ اے پوپھی واسطے خدا کو دُخیم پر  
 جا کر دیکھو کہ میرے بایا پر کیا گزری مجھ سے یہ حال کہو پس جوہن جناب زینبؓ در پر آئیں بے ساختہ سر پہنکے  
 روئے زلگین اور سکینہؓ سے بولیں یَا بِنْتَ اَخِی قَتَلُوْا اَبَاکَ وَعَلَوَادَاسَہُ عَلٰی الرَّفْحِ اے دختر  
 بیاورا سکینہؓ تو قسم ہوتی تیری بایا کو قتل کیا اور سر کو نیزی پر چڑھایا ہے پس سکینہؓ اس قدر بیٹی اور روئی کہ  
 بیہوش ہو گئی اہل بیت میں کراہ ہو گیا کہ زمین رز زلگی روایت سی ام فضائل شیعہ پر  
 تفسیر کہ **بعض** پر خواب عرب اور احوال شہادت امام حسینؓ عَنِ الصَّادِقِ  
 قَالَ رَحِمَ اللّٰہُ شِیْعَتَنَا اَکْثَمُ اَوْحَدًا فِتْنَاوَلَمْ تُؤْذِ فِیْہُمْ جَنَابَ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقِ نے فرمایا خدا  
 رحم کرے ہمارے شیعوں پر کہ وہ آزار اور ہاتھ نہیں دشمنوں سے ہماری دوستی میں اور ہمیں اپنے شیعوں سے  
 مطلق کسی نوع کی ایذا نہیں پہنچتی شِیْعَتُنَا مِمَّا قَدْ خَلَقُوْا مِنْ فَاْضِلٍ لِّیْنِنَا وَنَحْنُ اَنْبِیَاؤُہِ

وَاَلَيْتُنَا شِيعَةَ هَامِرٍ مَوْحِشَةٍ مِنْ اَوْرِخْتِيقٍ كَمَا اَصْلُ خَلَقْتَ هَامِرٍ شِيعُوْنِیْ اَوْ سِ خَاكِ پَاكِ سِوِ كُوْنِ  
 بَخِ رَهِي تَمِي هَامِرِي خَلَقْتَ سِوِ اَوْرِخْمِرِ اَوْ كَلِ خَاكِ كَا هَامِرِي نُوْرِ وِلَايَتِ سِوِ اَوْ اِهِي دَعْوَا اِنْبَا اَرْمَتَه  
 وَرَضِيْنَا بِهَمْ شِيعَةً هَامِرِي شِيعَةَ رَاضِيْ اَوْرِخْمِرِ دِهِنِ اَوْرِ اِنْبَا اَمَامِ وِمْشِيُو اِهِنِ جَا تَمِي  
 اَوْرِ اِهْمِ بِي بَدَلِ رَاضِيْ وَخُشْنُو دِهِنِ اَوْنِ سِوِ يُصِيْبُهُمْ مُصَابَا وَتَكْلِيَهُمْ اَوْصَابَا وَتَكْلِيَهُمْ  
 حُزْنَا وَكَيْسِيَهُمْ مُوْرَدَا عَمَلِيْنَ كَرْتِي اَوْ اَوْ نَمِيْنَ سَحِيْبَتِ هَامِرِي اَوْرِ رُوْلَا اَوْ اَوْ نَمِيْنَ بَخِ هَامِرَا  
 مَغْمُوْمِ هُوْ اِهِنِ وَهْ جَبِ بِيْنِ مَغْمُوْمِ پَا تُوْ اِهِنِ اَوْرِ خُشْ هُوْ اِهِنِ وَهْ جَبِ خُشْ بِيْنِ پَا تُوْ اِهِنِ وَتَمِي  
 اَيْضًا تَنَا لَمْ لِيْنَا لِهْمُ وَتَطْلُعُ عَلٰی اَحْوَالِهْمُ اَوْرِ اِهِنِ بِيْ بَخِ پُوْنِجَا اَوْ اَوْ شِيعُوْنِ بَخِ سِوِ اَوْرِ اِهْرِ  
 لَحْمِ اِهْمِ اَوْ كُوْ اَحْوَالِ سِوِ مَطْلُعِ اِهِنِ فَهْمُ مَعْنَا لَا يَهَا رَقِيْنَا وَكَانْفَا رَقِيْنَا شِيعَةَ هَامِرِي اِهْمِ سِوِ تَعْلُقِ  
 رَكْتِيْ اِهِنِ نَهْ وَهْ اِهْمِ سِوِ جَدَا هُوْ كُوْ اَوْرِ نَهْ اِهْمِ اَوْ سِوِ جَدَا هُوْ كُوْ لَا تَمُوجِعِ الْعَبْدُ اِلٰی سَيِّدِهْ وَتَعْوَلَهْ  
 عَلٰی سُوْكَاهْ اَوْ سَوَاطِلَهْ كَمَا بَا زَشْتِ غَلَامِ كِيْ طَرَفِ آقَا كِيْ هُوْ اِهْرِ اَوْرِ رُجُوْعِ عِبْدِ كِيْ اِيْزِ سُوْلَا كِيْ جَانِبِ  
 هُوْ اِهْرِ اَوْ كُوْ اِهْمِ عَادَا اَنَا وَجِهْمُ زُوْنِ يَمْنَحُ سَنَ وَالَا نَا كَنَارَهْ كَشِيْ كَرْتِيْ اِهِنِ شِيعَةَ هَامِرِ  
 اَوْنِ اَعِيْنُوْنَ سِوِ جُوْ اِهِنِ دُشْمَنِ رَكْتِيْ اِهِنِ اَوْرِ اَمَادَهْ هُوْ اِهِنِ مَحْ اَوْ كَلِ اِيْزِ جُوْ اِهِنِ دُوسْتِ رَكْتِيْ اِهِنِ  
 اَللّٰهُمَّ اَحْيِ شِيعَتَنَا مَنَا وَمَضَا فِتْنَا اَلَيْتُنَا خَدَا يَزْدَهْ رَكْمَهْ هَامِرِي شِيعُوْنِ كُوْ وَهْ اِهْمِ سِوِ اِهِنِ اَوْرِ  
 نَسَبَتِ اَوْ كَلِ هَامِرِي جَانِبِ هُوْ فَمَنْ ذَكَرَ مُصَابَنَا وَبَلٰی اَوْ بَلَا كِيْ اَسْتَحْيِ اللّٰهُ اَنْ يَّعَذِّبَهْ  
 بِاَلَيْتُنَا اِيْزِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ  
 كَمَا اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ اَوْ سِوِ اِهْمِ  
 جَانِبِ اَمَامِ سَنِ عَسْكَرِيْ مِيْنِ فَسَاَلَتْهُ عَنْ تَاوِيْلِ كَهْ اَيْعِصْ فَاشَارَ اِلٰی الْقَائِمِ  
 پَسِ سَوَالِ كِيَا مِيْنُوْ تَاوِيْلِ كَهْ اَيْعِصْ سَهْ حَضْرَتِ زِيَا رَهْ كِيَا طَرَفِ جَانِبِ صَا حِبِّ اَلَيْهِ السَّلَامِ كُوْ وَهْ  
 حَضْرَتِ بَهْتِ كَمِ سَنِ تُوْ اَوْرِ سَا مَنُوْ كَيْسِلِ رَهْ وَفَا لَ سَلَهْ عَنْ تَاوِيْلَهْ اَوْرِ فَرَمَا يَكَمَا سُوْلِ كَرِيْمِ  
 فَرْزَنْدِ سِوِ پَسِ مِيْنِ قَرِيْبِ كِيَا اَوْرِ سَوَالِ كِيَا مِيْنُوْ سَعْنِيْ كَهْ اَيْعِصْ سَهْ قَا لَ هٰذَا اَلْحَوْوُفُ مِيْنُ  
 اَنْبَا وَ الْعَيْبِ طَلَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا عَبْدًا زَكَرِيَّا ثُمَّ قَصَّهَا عَلٰی مُحَمَّدٍ جَانِبِ صَا حِبِّ اَلَيْهِ



فرمایا کہ یہ حروف مقطعات انجاء غیب سے ہیں کہ خدا تعالیٰ فرمایا کہ خبر دی تھی اور بعد ازان رسول خدا  
کو اس سے مطلع کیا اور سب اسکا یہہ ہو کہ حضرت زکریاؑ نے پروردگار عالم سے سوال کیا کہ اسمائے پختن مجھے  
تعلیم کر عرض اونکی قبول ہوئی اور اسمائے پختن اونہیں خدا نے تعلیم کو فکان زکریا اذا ذکر محمدًا  
وَعَلَيْهَا وَفَالِحَمَّةٌ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدُهُ هَهُ وَالْحَبْلُ الْكَبِيرُ پس جب زکریا نام جناب محمد مصطفیٰ اور  
علی اور فاطمہ اور حسن کا زبان پر لائی تو نہایت خوشحال ہوئی تو اور غم و الم اونکا بر طرف ہو جائی  
وَإِذَا ذَكَرَ الْحُسَيْنَ خَفَّتْهُ الْعَبْرَةُ وَوَقَعَتِ الْحَيْرَةُ اور جسوقت نام خاسن آل عباس شہید کر لیا  
لیتے تو گریہ اونپر غلبہ کرتا تھا کہ ضبط نہوسکتا تھا زکریا حیرت میں آئی تو کہ کیا جبراً ہی عرض ایک دن جناب  
بارہین عرض کی کہ خدا یا جب چار نام اسماء آل عباس لیتا ہوں میں غم و اندوہ سیر از ازل ہوتا ہی  
اور بہت سرور و شاد ہوتا ہوں وَإِذَا ذَكَرْتُ الْحُسَيْنَ تَدْمَعُ عَيْنِي اور جب میں نام لیتا  
حسین کا بوجہ اختیار اشک میری آنکھوں سے روان ہو تو میں اسوقت خدا تعالیٰ فرمایا کہ مصاب  
سید الشہداء اسوگاہ کیا اور فرمایا كَلْبُ عَصَا فَالْكَافُ اِسْمٌ كَرِهُتُ اِسْمُكَ كَفُ سِمْوَادِ كَرِهُتُ اِسْمُكَ  
هَلَاكَ الْعَبْرَةُ الطَّاهِرَةُ اور ہا سِمْوَادِ ہلاکت عترت طاہرہ ہی وَالْيَاءُ يَزِيدُ وَهُوَ طَلِمَ الْحُسَيْنِ  
اور ہا سِمْوَادِ ملعون مراد ہو کہ قاتل امام حسین ہی وَالْعَيْنُ عَطَشُهُ وَالصَّادُ صَدْرُهُ اور مراد حسین  
ننگی حسین شہید ہی اور صاد سِمْوَادِ صبرِ حضرت کا ہو کہ ایسی ایسی مصائب جان گزرا پر صبر کر نیکی پس  
جب سنا زکریا نے یہ حال غربت و بیکیسی تین دن تک سجد سے باہر نہ آئی اور اصحاب کو منع کیا کہ کوئی  
میری پاس نہ آئی اور مشغول گریہ و زاری رہی و کان یُؤْتِيهِ اور امام حسین کے مرثیہ میں یہ کلمات  
زمان پر جاری کی گئی اَلْحَبْلُ الْكَبِيرُ خَيْرُ خَلْقِكَ يُولَدُ خداوند آید دل بہترین مخلوقات یعنی محمد مصطفیٰ  
مصیبت میں اوسکو فرزند کی درمیں لایگا اَلْحَبْلُ الْكَبِيرُ يُولَدُ بَلَا عَهْدِهِ الرَّزِيَّةُ يَقْتَاتِلُهُ خداوند آید بلا  
ایسی مصیبت کی اون حضرت کو پیرامون خاطر راہ دیگی بسبب شہادت حسین اَلْاُلُوسُ عَلَيَّ وَ  
فَالِحَمَّةٌ ثِيَابُ هَذِهِ الْمُصِيبَةِ خداوند آید علی و فاطمہ کو تاجہ ایسی مصیبت کا پہنا ئیگا پھر عرض کی  
خدا یا مجھ کو ایک فرزند عطا فرما کہ دیکھنے سے اوسکو میری آنکھیں روشن ہوں پھر مجھ کو اوسکی محبت کا نصیب

ثُمَّ أَجْعَلْنِي بِكَ لَفْجَ مُحَمَّدٍ أَجْمَعِ بِكَ بِوَلَدِكَ بَعْدَ اذْنِ مَجْهُوبِ اَوْسَمِي مَصِيبَتِ مِیْنِ گِریانِ کِرا و دلِ اِیر  
 و زینِ لاجِیسَ کہ دلِ محمدِ مصطفیٰ کا دردِ ناک ہوگا اُون کو فرزندِ کریم مِیْنِ فَرْحَتِ اللہِ یَحْیٰ وَ تَجْمَعُ بِہِ  
 پس حق تعالیٰ فرما دینے کراست فرمایا ایک فرزند کہ نام اُون کا یَحْیٰ تھا اور وہ بھی پیغمبرِ تہو اور شہیدِ گِیو گِو  
 مثلِ جنابِ امامِ حُسنِ کو یغیرِ جِطْرَحِ سوسرِ انورِ اُونِ حُضْرِ تَکَایَرِ نِیْدِ دِیْنِ شَرَابِ خَوَارِ کِو لُیو کَاٹِ کَر لِیگئے  
 اوسِی طَرَحِ سِرِ قَدِیْسِ حُضْرِ سَیِّدِی کا اِکِزَنِ زَناکارِ کِو لُیو کَاٹِ کَر لِیگئے وَ کَا نَ حَلَّ یَحْیٰ سِیّدَہِ اَشْہَرِ  
 وَ حَلَّ الحُسَیْنِ کَذٰلِکَ اور تہی بَوتِ حَمَلِ حُضْرِ یَحْیٰ شُکْمِ مَادِیْنِ چہہ مِیْنِ و اوردتِ حَمَلِ جنابِ امامِ حُسنِ  
 ہِی شُکْمِ مِبارکِ جنابِ شَیْدَہِ مِیْنِ اسی قَدِرتِی اور جنابِ سیدِ الساجدِیْنِ فرماتے ہِیْنِ کہ مِیْرِ پُدرِ مَظْلُومِ  
 سَفرِ کَرِ مِلّٰی مِیْنِ مَکْرِ یَحْیٰ اور شہادتِ یَحْیٰ کِو یادِ کَر تے تے اور فرماتے تے کہ پستی اور خواری دُنیا سِوِ خدائِ بَزرگِ  
 یِی کافی ہِو کہ سِرِ حُضْرِ یَحْیٰ کَاٹِ کَر اِیکِ زَنِ ناکارِ کِو واسطے ہِیْرِ سِجّا تہا اور مِیْرِ مِیْرِ یِی اِیکِ وَلَدِ الزُّکُورِ  
 لے بِطَرِیقِ ہِیْرِ لِیجائِیْنِ کِو دُرُوی یَا سُنَّادِ حَیْجَمَہِ لَکَا مَاتَ رَسُوْلُ اللہِ وَ غَضِبَ حَقُّ عَلٰی  
 وَ بَاکِجِ النَّاسِ مِیْنِ اِنّی بَکُورِ رِوَایَتِ کِی ہِو سَہِ مَیْجِیْمِ سِوِ کہ جنابِ رسالتِ مآبِ فِزِجِ اس جہانِ فانی  
 طَرَفِ لَمکِ جَاودانی کِو اِنْتَقَالَ فرمایا تو سنا قُفَانِ اسْتِ زِدِ سَتِ ظَلَمِ وَ سَتَمِ خانہِ اہلِ بَیتِ پَرِ دَرِ اِکِیّا لَکَا  
 کہ حقِ کِو جنابِ اُمیرِ کِو غَضَبِ کِیّا اور مَفسَدِ و نِ فِزِجِ اِنّی بَکُورِ کِی قُفَانِ یُو سَاجَا لَکَا عَلٰی مِشْبَرِ  
 رَسُوْلِ اللہِ وَ یُو عِطَ النَّاسِ پس اِکِو فرما بکرِ مِیْرِ رَسُوْلِ خدائِ پَرِ مِیْہا وَ غَطِ کُتھا تہا اِیْجَاءُہُ الْاَحْزَابُ  
 وَقَالَ یَا بَنَ اِنّی فَمَافَہُ اَنْتَ وَ حِیّ رَسُوْلِ اللہِ وَ خَلِیْفَتُہُ قَالَ لَعَمْرُکَاہِ اِیکِ اَعْرَابِی اَیَا اور بولا  
 اِخْوَانِ الْبُو قُفَانِ تِو ہِو وَ صِی اور خَلِیْفَہُ رَسُوْلِ خدائِ کا وہ بولا کہ سَلْبِ مِیْنِ ہِو نِ خَلِیْفَہُ رَسُوْلِ خدائِ قَالَ  
 اِنْ صَدَقْتَ فَاخْبِرْنِی مَا دَرِیْتِ فِی الْمَنَامِ ثُمَّ عَدَّ اَعْرَابِی بولا کہ اِکِ سَہِ کُتھا ہِو تِو کہ خَلِیْفَہُ رَسُوْلِ  
 تِو مِیْنِ اِیکِ خَوَابِ دِکھا ہِو پس بَیَانِ کَر کِیّا دِکھا مِیْنِ پَرِ تَجْوِیْرِ اَوْسَمِی بَیَانِ کَر قَالَ مَآ تَقُوْلُ یَا اَعْرَابِی  
 کَا یَعْلَمُ الْغِیْبَ اِلَّا اللہُ ابو بکرِ بولا کِیّا کُتھا ہِو تِو اَعْرَابِی مِیْنِ جَانِ غِیْبِ کِو مگر خدائِ مَعْرُوفِ جِلِّ اِیْ  
 عِنْدَ عَمْرٍو فَمَآ عِنْدَہُ وَ سَلَّہُ فَقَالَ مَآ قَالَ صَاحِبُہُ وَ اَعْرَابِی خَوَاجَہُ عَنِ الْمُسْتَعِدِّ مَکْرَاجَہُ  
 نَزُو عَمْرٍو سَوَالِ کِرا اوس سِوِ پس قَرِیْبِ اَیَا عَمْرٍو اور سَوَالِ کِیّا پس وہی جَوَابِ دِیا جو ابو بکرِ فرماتا

اور حکم کیا کہ اسی مسجد سے نکال دو کہ ہم سیر یہ امور غیب کا سائل ہوتا ہو و کان ابوذرؓ حاضری  
المسجدؓ فاخذہ لا و قال اذہب بعمی عندہ علی ابن ابیطالبؓ اوسوقت حضرت ابوذرؓ  
غفاری حاضر ہو اونیون فرما تہ اعرابی کا پکر کر فرمایا اعرابی چل میری ساتھ جناب ابی بٹیاؓ  
پاس کہ وہ تیرا جواب دین کر فجاۃ معہ عند امیر المؤمنینؑ علیہ السلام وسلم علیہ پس  
آیا وہ ساتھ ابوذرؓ خدمت جناب امیر مین اور سلام کیا حضر تگو اور عرض کی کہ یا حضرت آپ کیون  
خانہ نشین مین قال ما وجدت ناصرا ولا معینا فعملت علی ما اوصاک فی رسول اللہ  
جناب ولایت مآب فرمایا کہ میں ناصر و مددگار نہ پاؤں پس عمل کیا میں وصیت رسول خدا پر تم قال  
ما حاجتک یا اعرابیؓ پھر فرمایا حضرت کہ تیری کیا حاجت ہو اعرابی قال یا امیر المؤمنینؑ  
رايت رؤیا عجیبا ارید ان تبین لی ما رايت ثم عسیبؓ اوس فر عرض کی یا امیر المؤمنینؑ  
میں ایک خواب عجیب و غریب دیکھا ہے چاہتا ہوں مین کہ آپ اوسی بیان کجھو کہ کیا دیکھا میں پھر تعبیر  
کیہ اوسکی فبعث علیہ السلامؑ لطلیب الحسینؑ پس حضرت فر حضرت سلمان کو  
بھیجا کہ جا کر میری نور چشم حسینؑ فرزند رسولؐ انقلین کو بلا لاؤ فاذا جاء الحسینؑ قال امیر المؤمنینؑ  
یا اعرابیؓ فاشل ما شئت من انی ہذا میں جناب امام حسینؑ تشریف لائے تو جناب امیرؑ فر فرمایا کہ  
اعرابی جو چاہے تو میری اس فرزند سے پوچھ حضرات جناب امیرؑ فر غاصبوں کو اور بھی ذلیل کیا کہ  
سند خلافت پر بیٹھو مین اور عاجز مین اور فرزند ہمارے علم غیب کو ماہر اور اعجاز پر قادر مین فقال  
الاعرابیؓ یا بن رسول اللہؐ اخی فی ما رايت فی المنام ثم عسیبؓ پس اعرابی فر عرض کی  
ایفرزند رسولؐ خدا خبر دو مجھ کو میں کیا خواب دیکھا پھر تعبیر دو قال یا اعرابیؓ رايت فی سائیک ان  
لجوسا سلتھا باللہم کسوت من السماء الساج وجماعت علی الارض وعايت فیہا کویتا  
مین شط الفرات فرمایا جناب امام حسینؑ فر اعرابی تو فر خواب مین دیکھا ہے کہ کنو ایک ستارہ خون  
آلودہ آسمان ہفتم سے ٹوٹ کر زمین پر آئی مین اور قریب کنارہ فوات زمین مین غائب ہو گئی مین قال  
صدقت یا بن رسول اللہؐ ہلکذا رايت فعیبؓ عرض کی اوسنو خدا ہون مین آپ پر سوا فرزند

رسول خدا و السیدی و یکما ہر مینو پس اباب تبیر اسکی بیان فرما کر قال دَعْنِي عَنْكَ تَاوِيلُهَا حضرت فرمایا  
ایو اعرابی تبیر و اسکو در گذر اگر بیان کرونگا میں تجھو طاقت اس کو سنو کی نہوگی اوس نے عرض کی  
ایفرزند رسول خدا اس قدر سافت کہ بیچ کر آیا ہوں میں محض واسطے اس خواب کی تبیر کو فقال لا  
يَا اَعْرَابِي اِنَّ الْجُحُمَ الْمَلْحَجَ بِاللَّيْمِ اَنَا وَاَقْرَبَايَ وَاَصْحَابِي پس جناب امام مظلوم نے فرمایا آگاہ  
ایو اعرابی وہ ستارہ ہاؤ خون اودہ میں ہوں اور میری بہائی اور بیٹہ اور فرزند و عزیز و اصحاب ہیں اور  
کیفیت اس کئی ہو کہ میں بطلب کو فیان سجیا وار و صحراؤ کر بلا ہوں گا اعداء دین پہلو تو مجھ پرانی بند کرنگو  
تین تک صدائے وَاَعْطَشَاءُ وَاَعْطَشَاءُ سیر و اہل بیت کی فلک ہفتم تک جاگیگی اور تنہو بیچو میرے  
پیا سوا مندا ہی بواب کو تر پین گراور کوئی اودن پر رحم نہ کما یگا پس تیسری روز کہ وہ دسویں محرم کی  
ہوگی صفین واسطے جنگ کو مجھ پر بیچیں گے میری اصحاب و اصحاب کو بالب تشنہ اور شکم گر سنہ شہید  
کرینگو بعد ازان میری عزیز و نکی باری آؤگی ہائیونکو میری تلوار دن سے نکری کریں گے فرزند و نکو میری بیٹہ  
اور تیرے مارین گے وَاَبْعَدُ هُمْ لَمْ يَكُنْ لِي نَاصِرٌ وَلَا مُعِينٌ ایو اعرابی بعد اٹکی شہادت کو میں یکہ  
تہار ہجاؤں گا تو ایک ہزار نو سو پچاس زخم میری تن پر لگا کر گور یسور گرائیں گے سجدہ پروردگار میں  
خبرستم سو فیض یاب شہادت ہوں گا وَاَلْحَقُّونَ جِبَاكُمْنِي يَا لَنَادِ اِو اعرابی جلائین کو ظالم ضیو  
سیر و آگ سو دیکھو اَمَوَالِي اور لوٹ لین گے مال میرا وَاَيَسْبُونَ اَهْلِيَّتِي مِثْلَ كُوْبَلَا اِلَى السُّلَمِ  
مَكْشَفَاتِ الدُّوْهِ عَلَى جَمَالٍ بَعِيْرٍ وَاَلَا سِثْرًا مِثْلَ اَهْلِ بَيْتِ كُوْمِ سیر و اسیر کر کر بلوای  
عام میں سر بر ہنہ شتران بر ہنہ پر سوار کر کر بلا سو شام تک لیجا یگو وَاَيُكُوْنُنِي عَلَى الْاَرْضِ  
بَلَا عَشَلٍ وَلَا كَفْنٍ اور میری لاش کو اویس طرح بکفن و دفن حرارت آفتاب میں ریگ گرم چوڑ  
جائیں گے جب یہ ماجرا اعرابی نے سنا تو رو توڑی بیہوش ہو گیا غرض جب وہ روز آیا کہ جسکی حضرت نے  
خبر دی تھی اور سب عزیز ہی حضرت کو شہید ہو ہی یا تنگ کہ علی اصغر ہی حضرت کی گود میں شہید  
اور حضرت پر پیاس کا غلبہ ہوا فَتَضَى إِلَى الْقَوَاتِ لِيَسْرِبَ الْمَاءُ پَس اوسوقت چلو کا حضرت نے  
فرات کی طرف ارادہ کیا کہ پانی پین فَنَصَرَ الْعَيْنُ لِيَسْمَعَ عَلَى الْقَوْمِ پس ایک لعین نے میری

دہن شریف مارا کہ دہن مبارک خون سوا لودہ ہو گیا فجاء سنان ابن انس و ضرب الریح علی  
 صدرہ حتی خرج عن ظہرہ پس آسان ابن انس لعین اور اس زور و نیزہ سینہ اقدس پر  
 لگا یا کہ پشت مبارک سوا ہر نکل آیا فجاء اللعین رنحہ فسقط الحسین سلبوباً علی الارض  
 یحوز فی دیمہ ویضربون علیہ السیوف جب اوس لعین نے نیزہ کہینچا کہ حضرت منہ کر بہل  
 زمین پر گر کے خونیں لوثی لگو اور وہ لعین تلوار میں حضرت پر مار توڑ توڑ و کان فوسہ عند داسہ  
 بیکائی قاتلاً ریدہ اصاب اور گھوڑا حضرت کا حال حضرت دیکھ کر روتا رہا حضرت فرماتے ہو شایہ  
 نہ رواور صبر کرتے جلس فجاء الکندی لعنہ اللہ ف ضرب اللطمۃ و اخذ الحکمۃ عن لاسہ  
 پر حضرت اوٹھ بیٹھو پس مالک ابن بشر الکندی آیا اور ایک طمانچہ رخ انور پر مارا اور عمامہ شریف  
 اوتار لگیا اور چھوڑا اوس جناب کو فوج میں عطان اللہم انن قتلہ الحسین واصحابہ  
 روایت سی ویکم روایت صحیح مسلم و ما بکت علیہم السماء پھر روایت ابن شیبہ  
 پھر شیر وینا رسول خدا کا امام حسین کو پھر مصائب او حضرت کو اور گھوڑا ڈالنا  
 پانی میں اور مارنا کنندی ملعون کا شمشیر سراقس پر صحیح مسلم میں تفسیر و ما بکت  
 علیہم السماء والارض من کما ہو و لما قتل الحسین بن علی بکت السماء علیہ کہ جب  
 شہید ہوئی جناب امام حسین آسمان روٹا اونکی مصیبت پر و بگاڑھا جھوٹھا اور روناسکا یہ  
 کہ سرخی شفق نمایاں ہوئی اور ابن جوزی کہتا ہے کہ علامت ہمارے غضب کی یہ ہے کہ جب غصہ ہوتی  
 تو منہ سرخ ہو جاتا ہے اور خدای عالم جسم سے نرہ ہو فالظہر نکاتید غصہ علی من قتل الحسین  
 یحرقہ الا فقی الحما ذل العظیم الخنا یہ پس ظاہر کیا خدا نے اتر غضب اپنا قاتلان حسین پر ساتھ  
 سرخی افق کو اور معلوم کرنے اس بات کو کہ اون ظالموں سے بڑا گناہ ہرزد ہوا ہے اور حافظ ابو نعیم نے  
 کتاب دلائل النبوی میں لکھا ہے اور یہ عالم سنیوں کا ہے قاتل نصرة الارذیۃ کہ نصرہ از یہ  
 فرما کہ جب شہید ہوئی جناب امام حسین تو آسمان سے خون برساتا تھا وجبا بنا وجوارنا صارت  
 دماً اور کوئین اور کوزی سب میں پانی خون ہو گیا تھا اور شیخ مفید علیہ الرحمہ فر کتاب الامالی میں لکھتے ہیں

عقبربان ابن شیبہ سے روایت کی جو کہ پہلی تاریخ محرم کی تھی کہین خدمت جناب امام رضا میں حاضر ہوا  
 قَالَ يَا بَنَ الشَّيْبَانِ الْمُحَرَّمُ هُوَ الشَّهْرُ الَّذِي كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَجُومُونَ فِيهِ الْهَيْكَلُ  
 حضرت فرمایا ای پسر شیبہ محرم وہ مہینا تھا کہ کافر تکہین فقال کو حرام جانے تو فرما عَوَفَتْ هَذِهِ الْأُمَّةُ  
 حَوْمَةَ شَرِّهَا وَلَا حَوْمَةَ بَيْتِهَا مگر افسوس امت جفا کار فرما پس حرمت اس مہینہ کا کیا اور نہ پاس  
 حرمت اپنی پیغمبر کا کیا وَلَقَدْ قَتَلُوا فِي هَذَا الشَّهْرِ ذُرِّيَّتَهُ اَوْرَاهُ آه قَتَلَ كَيْفَ اَمْتِ رَسُولِ خدائے  
 اس مہینے میں ذریت رسول خدا کو وَسَبَّوْا نِسَاءَهُ اَوْرَا سِیر کیا اہل حرم رسول خدا کو فَاتَّهَبُوا  
 قَتْلَهُ اور لوٹ لیا مال و اسباب اور نہ کاپس خدانہ بخشیا اور نہ لعینوں کو ای پسر شیبہ اِنْ كُنْتَ  
 بَاكِيًا فَابْكِي لِلْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ اگر تو روتا ہو تو روضہ حسین ابن علی پر فَاِنَّهُ دُخِلَ مَكَامٌ يَدْخُلُ الْكَلْبُ  
 کہ حسین غریب فرج کیو گویں جس طرح سو فرج کیا جاتا ہو گو سفند اور اٹھارہ اہلبیت و تفرقات میں ان کی  
 فرج ہو میں لیس لَمْ تَطِيرْ فِي الْأَرْضِ کہ اولکا نظیر و مانند زمین پر نہ تھا وَلَقَدْ بَكَتِ السَّمَوَاتُ  
 وَالْأَرْضُونَ لِقَتْلِهِ ایسی مصیبت ہوئی ہو فرزند رسول خدا پر کہ روئیں ہیں ساتون آسمان اور  
 زمین قتل حسین پر اور چار ہزار فرشتہ نصرت حسین کو لے کر نازل ہوئے فَوَجَدُوهُ قَدْ قُتِلَ پایا انہوں  
 حضرت کو مقتول خاک و خون میں غلطان اوس دن سو وہ فرشتہ حضرت کی قبر کو پاس ہیں اس شکل سے  
 شَعَتْ عَبْرًا إِلَى أَنْ يَقُومَ الْقَائِمُ افسردہ اور با چہرہ ہا ہو خاک اودہ ناظور قائم آل محمد صلی اللہ  
 علیہ وآلہ جب وہ ظاہر ہو گئے تو ان کو انصار میں سے ہو گئے اور وقت جنگ یہہ شعار ہو گا اُن کا کیا  
 لَشَارَاتِ الْحُسَيْنِ اُس طلب کرنے والو خون حسین کو ای پسر شیبہ میری پدر بزرگوار فرما اپنی ابارطاہرین  
 روایت کی ہوائے لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ امْطَرَتِ السَّمَاءُ دُمًا وَثَرَابًا اَحْمَرُ جب شہید ہوئے جناب  
 امام حسین آسمان سے خون برساتا تھا اور مٹی سرخ برستی تھی ای پسر شیبہ اگر روئے تو حسین پر تانکہ  
 اَسُور خساروں پر تیر مروان ہوں عَفَا اللَّهُ لَكَ كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتَهُ صَغِيرًا كَانَ اَوْ كَبِيرًا  
 خدا بخش دیگا گناہ تیر و صغیرہ ہوں خواہ کبیرہ ہوں قَلِيلًا كَانَ اَوْ كَثِيرًا اَم ہوں یا بہت ہوں  
 ای پسر شیبہ زیادہ اس سے مسرور کروں تجھو اگر چاہو تو کہ جب ملاقات خدا ہو کر تو کوئی گناہ نہ ہو

قَوْزَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ پس زیارت کر قبر جناب امام حسین کی اور اگر تو چاہتا ہو کہ غم غایب بہشت میں  
 ساکن ہو رسول خدا اور اون کی آل کے ساتھ فَاَلْعَنَ قَتْلَةَ الْحُسَيْنِ پس لعنت کر حسین کو قاتلوں پر  
 اویسہ شیب اور خوش کروں تجھو اگر چاہو تو کہ تیرے لیے ثواب ہو مثل ثواب شہداء اگر بلا کر جو رفاقت حسین  
 میں اپنی خونین نہاؤں میں فَقُلْ مَتَى ذَكَرْتَهُ پس کہہ جسوقت مصیبت حسین تجھو یاد آؤ یا لَيْتَنِي  
 كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَوْزَوْهُ فَاَوْزَا عَظِيمًا اے کاش ہوتا میں ساتھ اون کے تو جان اپنی تیار کر کہ رشکاری  
 عظیم حاصل کرتا اویسہ شیب اگر چاہو تو اَنْ تَكُوْنَ مَعَا فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنّٰتِ  
 یہ کہ تو ہمارے ساتھ درجات عالیہ بہشت میں ہو فَاَحْزَنَ لِحُوزِنَا وَاَفْرَحَ لِفَرْحِنَا پس غمگین ہو  
 ہمیں غمگین پاتو اور خوش ہو جب ہمیں خوش پاتو وَعَلَيْكَ بِكُلِّ تَيْتَا اور لازم و واجب ہو تجھے محبت  
 ولایت ہماری وَلَوْ اَنْ رَجُلًا قَوْلِي سَجَّوْا حَسْرًا لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ کہ اگر کوئی شخص تیرے دوست  
 رکھو گا تو اس کا حشر اویسہ تیرے ساتھ ہو گا وَاَيْضًا عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ الْحُسَيْنَ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَرْضَعْ مِنْ تَدْيٍ فَاحْمَمَهُ شَيْئًا وَلَا رَضَعَ مِنْ اُنْثَى لَبَنًا اور پھر جناب امام  
 جعفر صادق سے منقول ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ جناب امام حسین نے نہین پیاسیر جناب فاطمہ زہرا کا  
 اور نہ دودھ کسی عورت کا وَلَكِنَّهُ كَانَ يُؤْتِي يَهْ اِلَى جَدِّهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلِيَكُنْ مَعْمُولَ تَمَا  
 کہ لہجائی اونہیں اون کو ناما رسول خدا کو پاس جناب رسول خدا اونہیں پیار کر تو تو فیض اَبْنَاكُمْ  
 فِي فَمِهِ پس اگلوں ہا اپنا دہن شریف امام حسین میں دیتو تو فَمِصَّ شَيْئًا لَبَنًا يَكْفِيهِ يَوْمَئِذٍ اَوْ  
 ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حضرت امام حسین اگلوں کو چوستو تو اس سے ایک چشمہ شیر جاری ہوتا تھا اور ایسے سیر  
 ہوتے تو کہ دودھ کی احتیاج شیر نہ ہوتی تھی فَتَبَّتْ لَحْمُ الْحُسَيْنِ مِنْ لَحْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَدَمُهُ مِنْ  
 دَمِهِ وَعَظْمُهُ مِنْ عَظْمِهِ وَشَعْرُهُ مِنْ شَعْرِهِ پس روئیدہ ہو گوشت جناب امام حسین کا  
 گوشت رسول خدا سے اور بال حسین کے موئے رسول خدا سے پس حضرات افسوس افسوس ایک دن  
 وہ تھا کہ وہی خون حسین ریگ گرم کر بلا پر ہتا تھا اور وہی سین اوس خون میں لوٹتو تو وَفَقِصَّ  
 بِرُجْلَيْهِ التُّرَابُ اور اڑیڑیاں زمین پر گر گرتی تو افسوس کہان گلوں حسین اور کہان خجوا در کہان



سینہ حسین اور کمان شمر باختر اور کمان جسم حسین اور کمان تیر و تیر ہزار و نادر و گیسری ہوئی تھی  
اور اوس جناب کو پانی ندی تھی اور قتل کرتے تھے وَ يَزْجَمُونَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوْسِ بَرُوْه  
لعین آپ کو امت رسول خدا میں جاتے تھے وَ كَلَّمَهُمْ بِقُرْبٍ اِلَى اللّٰهِ يَدِيْهِ ہر شخص قتل کو اوس  
جناب کو خوشنودی خدا اور سب تقرب کبریا جانتا تھا اور حضرت اون لعینوں کو وعظ و نصیحت  
کرتے تھے وہ شقی کچھ رحم نکلتا تو حضرت نے چند اشعار جز نصیحت و حقیقت آمیز تر یہ کہ وہ یہ ہیں  
شعر قَتَلَ الْقَوْمَ عَلِيًّا وَ ابْنَهُ + حَسَنَ الْخَيْرِ كَيْفَ اَلَا بَوَيْنَ اَفْسُوسَ بَعْلٍ قَتَلَ كَيْفَ الْعَيْنُونَ  
علی ابن ابیطالب کو پھر فرزند اون کو حسن مجتبیٰ کو شہید کیا کہ نیکیاں اون کی زمانہ میں مشہور ہیں اور  
عالی نسب تھے والدین کی طرف سے اب تک حسین کو قتل پر مستعد ہوئے ہیں شعر لَمَّا يَنْتَهِ قَوْلُ اللّٰهِ  
فِي سَفْكَ دَمِي + لَعْنَةُ اللّٰهِ لَسَلِ الْكَافِرِيْنَ نَدْوِيْ شَمَّكَارَ خُذْ اَسْمِيْ خُزْنِيْ زِمِيْنَ بَخَاطِ  
عبید اللہ ابن زیاد کو کہ وہ فرزند ہو دو کا فرونگا شعر قَاتِلُ سَعْدٍ قَدْ دَسَا كَيْ غَنَوَةً + لَجُودِ  
گو گو پ الخالجات افسوس عمر سعد نے پہلو مجھ پر تیر مارا اور پھر تمام لشکر فراسکو مجھ پر تیر مارا کہ جیسے  
منہ برسا ہر شعر مَنَ لَهُ جَدَّ جَدِّيْ فِي الْوَدَى + اَوْ كَشَيْخِيْ فَاَنَا بَنُ الْعَالَمِيْنَ اَوْ طَالُمُونَ  
یہ نہ سمجھو کہ کون ہو زمانہ میں کہ جسکا نانا ہو مثل میری نانا کو اور بابا ہو اوس کا مثل میری بابا کو پیش  
فرزند ہوں دو عالموں کا شعر فَالْحَسَنَةُ الرَّهْوَا عِوَانِيْ وَ اِنِّيْ + قَاتِلُهُمُ الْفَرِيْدَةُ وَ وَحْدَتِيْ +  
ایابی بصیر تو مان میری فاطمہ جو جسکو گھر کو فرشتے خدا شکار تھے اور بابا میری وہ ہیں کہ جنہوں نے قتل  
کیے کا فرید و زمین میں شعر قَاتِلِيْ شَمْسٌ وَ اَمِّيْ قَمَرٌ + فَاَنَا الْكُوْكَبُ وَ ابْنُ الْقَمَرِيْنَ ہر بابا  
میری خورشید ہیں اور مان میری ماہ نیل ہیں پس بین ستارہ ہوں دو چاند و نکایہ پڑھتے جاؤ تھے  
اور جو لعین مقابل شاہ آسمان زمین کرتا تھا بیک ضرب ذوالفقار راہی دار البوار ہوتا تھا اور حضرت  
فراتے تھے شعر اَمَوْتُ حَيَّرَ مِيْنَ رُكُوْبِ الْعَاذِ وَالْعَاذُ اَوَّلِيْ مِيْنَ دُخُوْلِ النَّارِ موت بہتر ہے  
اس ذلت سے کہ میں امام ابن امام بیعت کروں شراب خوار کی اور اختیار عار انسان کی ہو اوسوت  
بہتر ہوتا ہے کہ اوسکو اختیار نہ ہو خوف دخول جہنم ہو پس تیس ہزار لعین ایک دل ہو ہو کہ حضرت پر

حکم کرتے ہو اور جب حضرت ذوالفقار علم کر کہ حکم کرتے تو وہ شقی سانسو سوشل ملے منتشر ہو جاتے تو  
 قَالَ ابْنُ شَهْرٍ اشْوَبَ وَ مُحَمَّدٌ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ لَمْ يَزَلْ يُقَاتِلُ حَتَّى قَتَلَ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةً  
 عَلَى عَشْرَةِ اَلْفٍ فَاعْتَمَدَ ابْنُ شَهْرٍ اشْوَبَ اور محمد بن ابی طالب نے ذکر کیا ہے کہ وہ جناب یونہی سے  
 تاکہ حضرت نے زیادہ دس ہزار شقی سے داخل نہ کرے فقال عُمَرُ ابْنُ سَعْدٍ لَقَوْمٍ مِائَةٍ عَمْرٍو بَكَرًا  
 ابی فوج کو اولین لکھ اُتار دے کہ تھکے نہ ہوں و امی ہو پھر جانتی ہو تم کہ کس سے لڑتی ہو خدا ابْنُ  
 الْأَنْزَعِ الْبَطِينِ هَذَا ابْنُ قَتَالِ الْعَرَبِ اری یہ فرزند اوس شکم کا ہو جس کا سینہ اسرار الہی  
 بہر اہما اور یہ فرزند قتال عرب اور شجاع نے بدل کا ہو فاحلوا علیہ من کلِّ جانب پس حکم کرو  
 اسپر چاروں طرف سے تا اس پر طغریاب ہو و کانت الوُصْمَاتُ اَرْبَعَةً اَلْفٍ قَوْمًا بِاللَّيْلِ  
 یہ سن کر ہر تو چار ہزار تیر انداز کو تیر جسم مبارک پر پڑنے لگو و حالوا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ دَحْلِهِ اور وہ شقی حال  
 ہو گئے حضرت کو اور خیمہ گاہ کو در میان میں چاہا کہ ہمہ عینوں نے دھڑان نہ کر کو سانسو حضرت کو لوت لین فقال لَھُمْ  
 وَ یَحْكُمُ اَللّٰهُ لَکُمْ دِیْنٌ وَ لَا تَخَافُوْنَ الْمَعَآذِ پَسِ حضرت نے یہ جوارادہ اشقیہ کا دیکھا پکاری یہ کیا  
 بیجائی ہو آخر تم ہی زن و فرزند کہتے ہو یہ کیا ارادہ ہو فنا جاؤ شہر ما تقول یا ابْنُ فَالْحَصَّةُ  
 شمر بولا کیا کہتے ہو امی پسر فاطمہ قال اقول اَنَا الَّذِیْ اَقَاتَ لَکُمْ وَ تَقَاتِلُوْنِیْ حضرت نے فرمایا میں  
 یہ کہتا ہوں کہ میں تم سے لڑتا ہوں اور تم مجھ سے لڑو ہو و النِّسَاءُ عَلَیْہِمْ جُنَاحٌ عِوَانُ بِنَا بِنَا  
 کیا قصور ہو فاسعوا اَقْوَامَکُمْ عَنِ النَّعْوَصِ مِنْ حَوْصِیْ مَا دُمْتُ حَیًّا پَسِ منع کرو اپنی قوم کو  
 کہ اہل حرم سے تعرض میری جیجی نہوں کہ بعد میرے جو تم اونسو سلوک کرو گرو تو معلوم ہو فقال  
 شَمْرُ بَنُو اَلْحِمْ عَنْ حَوْصِیْ الْوَجَلِ فَاصْدُوْهُ فِیْ نَفْسِہِ پَسِ پکارا شمر امی اہل کوفہ حسین کہ جیجی یہ  
 ارادہ نہ کرو فاعمری ہو کفو کریم بخدا سو گند کہ شجاعت و خیرت میں تطیر حسین کا نہیں ہے کہ انہیں  
 اس وقت میں ہی اہلیت کا خیال ہو یہ سن کر سب شقی حضرت پر ٹوٹ پڑی و ہُو فِیْ ذٰلِكَ یَطْلُبُ  
 شَرَّ بَآئِنَ الْمَاءِ اور وہ جناب اوسحالمین پانی مانگتے تھے اور فرماتے تھے کہ آخر تو مجھ کو قتل کرتے ہو تو  
 پانی اس وقت پلا دوں گا اَحْمِلْ ہُو سید علی القرائت سَمَلُوا عَلَیْہِ بِاَصْحَبِہِمُ حَتَّى کُوْنُوْا عِنْدَ

پس جب حضرت گھوڑا اٹھاتا تو سو فرات تو سب شقی حضرت پر حملہ درہنہ تو اور حضرت کو باز کرتی تھی  
 پھر حضرت نے حملہ کیا ابو اعرور اسلمی اور ابن حجاج پر کہ چار ہزار آدمی لگو کر آتا تھا محافظت آب کو کئی حضرت  
 اودن سبکو مار کر مٹا دیا اور گھوڑا فرات میں ڈال دیا فلما بلغ اولغ الفوس لیشرب وقال انت  
 عطشان وانا عطشان واللہ لا اذوق الماء حتی تشرب پس جب دریا میں پہنچا تو گھوڑا گی  
 باگ چوڑ کر فرمایا اگھوڑا تو ہی پیاسا ہو میں ہی پیاسا ہوں واسدا اگھوڑا جتیک تو نہ پانی پوگا  
 حسین ہی نہ پوگا جب گھوڑا نے یہ کلام حضرت کا سنا سناں داسہ ولم یشرب کا تہ فہم کلامہ  
 تو اس بیزبان نے سر ہلایا گویا سمجھا کلام حضرت کو اور عرض کی یا بن رسول اللہ یہ نہوگا کہ فرزند  
 ساقی کو شربت پیا سا ہو اور میں پانی پیوں حضرات مقام تامل ہو اور جگہ خاک اوڑا کر کی جہر کہ حیوان  
 بیزبان تو یہ پاس حرمت رسول خدا کرے اور کلمہ گور رسول خدا کو پانی پیتے تو اور بہا تو اور جسم فرزند رسول خدا  
 عوض آب تیر کا مینہ برساتی تو عرض فقال الحسین شرب فانما شرب حضرت نے فرمایا ابو باؤ  
 پی تو کہ میں ہی پیتا ہوں قصدا الحسین ید لا فغرف من الماء پس دست مبارک بڑھا کر پانی چلو  
 لیا اور چاہا کہ پین فقال فادرس یا ابا عبد اللہ پس ایک شقی دشمن خدا پکارا ای ابا عبد اللہ  
 تتکذبا بالماء وقد هبک حرمک تم تو پانی پتے ہو اور وہاں اہل بیت تمہارے لگے کھڑے  
 الماء من یدہ وحمل علی القوم فکشفہم فلما اذا الخیمۃ سائلۃ پس حضرت نے پانی ہاتھ سے  
 پینک کر اون لعینوں پر حملہ کیا دیکھا تو خیمہ سلامت ہی حضرت پر حملہ کیا اون پر کاللیث المغضب  
 مثل شیر غضبناک کو پس جو سانپ آتا تھا حضرت ایک تلوار میں اونے فی النار کرتے تو اذ صاَح  
 بصاَح یا حسین اتقا لئلا تم قتل نہ کرے ناگاہ لطف غیب نے آواز دی ای حسین قتل ہی کیو جاؤ گے  
 یا جام شہادت سو سیراب ہو کر ملاقات خدا ہی حاصل کر دو گے یہ سنو حضرت نے تلوار روکی اذ اتا  
 سہم مسہوم لہ ثلاث شعب فوقع فی صدرہ ناگاہ ایک تیر سے پہلو زہرا نودہ حضرت کو سینہ  
 اقدس پر لگا اور ابو الحنفی لعین نے ایک تیر سے پہلو پیشانی پر مارا کہ بوسہ گاہ رسول خدا  
 مجروح ہو گئے پس پکارا شمر ملعون اپنی فوج کو و یحکم عجلوہ وای ہو تیر جلد ہی کرو قتل حسین

قَطَعَتْهُ سَيِّئَاتُ ابْنِ النَّسِّ بِالْوُشْحِ فَكَأَنَّ يَفْعَ بِهِ سَكْرَانُ ابْنِ النَّسِّ لَعِينُ فِي يَسَائِكَ نِزْهَ  
 زور سے سپنے اقدس پیرا قریب تھا کہ وہ زینت عرش خدا گھوڑی سو گری مگر سنبیل ہی تھی کہ خولی عیسیٰ  
 ایک پیر زہر آلود حضرت کو گلوں سے مبارک مارا فسق طعن ظہور الجوادِ اِلی الارض کھوڑی دیا  
 پس وہ راکب دوش رسول خدا گھوڑی سو گر کر زمین پر اپنی خون میں لوث لگا پھر جاہ حضرت نے کہ  
 اونہ کترا ہون مگر طاقت نہ پائی فجاء مساکلک الشری پس اس وقت مالک بن بشر ملعون تلوار پر کھینچ کر  
 قریب حضرت کو آیا کس زبان سے کہوں کہ کیا ستم کیا اوس شقی نے قصوبہ بالسیف علی راسہ و  
 علیہ بولس من خیر قتیبہ آہ اوس شقی نے ایسی ایک تلوار زور سے ماری کہ کلاہ خضر حضرت کی پر  
 معہ کلاہ سر حضرت کا شق ہو گیا و سأل اللہم علی وجہہ اور خون چہرہ نورانی پر بہنے لگا حضرت  
 غش سے انگھین کہولین فرمایا اے ملعون مجھے ایسی مظلوم پیر تلوار لگانی اور تجھ کو رحم نہ آیا لا اکلک بھنا  
 ولا شربت وحشرک اللہ مع الظالمین تجھ اس ہاتھ سے کہانا اور پینا نصیب نہوار محشور کر  
 خدا تجھ کو ملعون میں اور وہ ٹوپی اوتار کر حضرت نے اوسکو سامنے بھینک دی فَاخَذَهُ الْکَنْدِيُّ  
 وَاَنْطَلَقَ اِلَى مَكْرِهٍ پس اوسنہ وہاں سے اٹھ گیا اور چلا گیا جب گھر گیا تو اپنی زوجہ سے بولا کہ اسی دو  
 قَالَتْ لِمَنْ هَذِهِ الْبُوتُسُ وہ اوس ٹوپی کو دیکھ کر بولی کہ کس با خدا کی ٹوپی ہو کہ تو لوٹ کر آیا  
 قَالَ هَذَا بُولُسُ الْحُسَيْنِ وہ بولایہ ٹوپی حسین بن علی کی ہو وہ روزِ لگی اور بولی دای ہو تجھ پر  
 شقی تو فرزند رسول خدا کو قتل کر کر ٹوپی لوٹ کر لایا ہوا ہے سو نہ میں تیری زوجہ نہ تو میرا شوہر پس  
 اوس شقی نے خفا ہو کر ایک طمانچہ مارا قدرت الہی سے ہاتھ اوسکا دیر پر پڑا اور بروج ہو گیا ہر چند  
 علاج کیا نہ اچھا ہوا نا لگے خشک ہو گیا اور وہ لعین فقیر و محتاج رہا یہاں تک واصل جہنم ہوا  
 روایت سی و دوم روایت نزول بل اتی پھر مناقب جناب امیر علیہ السلام  
 پیر احوال شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام پیر روایت ہلال ابن نافع  
 کتاب خراج الجراح میں روایت کی ہوا ان الحسن والحسین قوصا فنذر علی وفا کھٹا  
 والحسن والحسین علیہم السلام حیاتیہ ثلاثہ آیات ایک بار جناب حسنین پیر ہو ہی پس نہ کی

جناب امیر و جناب فاطمہ اور حسنین علیہم السلام فرمیں روزی فلما عفاها الله وكان في ذلك  
الزمان قطع فاحذ على عليه السلام من يهودي ثلث جزأين صوفاً لغزها فاطمہ  
بتلثه أصواع شعيراً پس جب خدا فرمادے اور اوس زمانہ میں محط تھا جناب امیر علیہ السلام  
ایک یہودی سے تھوڑا سا صوف لیا تا فاطمہ دختر رسول خدا اوس کا تین عوض میں تین صاع جو کہ  
قصاؤ و غولت فاطمہ جزعہ ثم طخت صاع شعير وخبزہ پس سب صاحبون  
روزہ دکھا اور جناب فاطمہ شفیعہ روز خزانہ پہلو تو ایک حصہ صوف کا کاتا بعد ازاں ایک صاع  
جو موافق مزدوری کر بیسے اور اوس پر کیا فلما كان عند الإفطار آتی مسکین پس جب وقت  
افطار ہوا اور چاہا اون خاصگان خدا نے کہ کمانا کما میں کہ ناگاہ ایک مسکین نے اگر سوال کیا  
فأعطوه طعماً منهم ولم يد وقوالاً الماء پس جناب امیر نے اور سب صاحبون نے کمانا اپنا  
اوشا کہ مسکین کو حوالہ کیا اور کچھ نہ چکھا سوا پانی کو ثم غولت جزعہ أخرى من الغد ثم طخت  
صاعاً وخبزته فلما كان عند الإفطار آتی یتیم فأعطوه جب دوسرا دن ہوا جناب  
سیدہ نے دوسرا حصہ صوف کا کاتا پھر ایک صاع جو اوس کو اجرت کر بیسے اور روٹیاں پکائیں  
جب وقت افطار ہوا اور چاہا کہ افطار کریں ایک یتیم آیا اور پکارا ای الہیت رسول خلائین یتیم  
ہوں مجھ کو کمانا کما و جناب حیدر کرار نے اور جناب سیدہ نے اپنی نان جو اوشا دی اوس یتیم کو  
یہاں تک کہ جناب حسنین نے باوجود خورد سالی کے اپنی بھی روٹیاں اوشا دیں ولم يد وقوالاً  
الماء اور اوس دوسری دن بھی کچھ نہ چکھا سوا پانی کو فلما كان عند الإفطار آتی  
الباقية ثم طخت الصاع وخبزته وآتی أسير عند الإفطار فأعطوه جب تیسری  
صبح ہوئی تو پھر الہیت عصمت و طہارت نے روزہ رکھا اور جناب سیدہ نے وہ باقی صوف کا تاؤ  
پھر جو بیسے اور روٹیاں پکائیں جب وقت افطار ہوا ایک اسیر پکارا ای الہیت رسول خدا میں  
اسیر کر نے ہوا و ہماری خبر نہیں لیتی ہو جناب امیر المؤمنین اور جناب سیدہ نے تو کمانا اپنا اوشا دیا  
پس ویکھو جرات فرزندان شیر خدا کی کہ سن شریف اون دونوں گل بوستان رسالت کا چہرہ

برس سوزیادہ ہوگا اوس تیسرے روز میں انہوں نے بھی نان جو اپنی اسیر کو اوٹھا دی و لم یدوقوا  
 إلا الماء اور پھر سب نے فاقہ کیا اور سو اپانی کو کچھ نہ چکھا و کانت محض علی رسول اللہ اربعۃ ایام  
 و البحر علی بطنہ و قد علم یحییٰ لہم اور جناب رسول خدا کو بھی چوتھا فاقہ تھا اور ماری ہو کہ  
 وہ جناب شکم اقدس پر پتھر باندھو تو اور حال سواہل بیت کو آگاہ ہو و دخل حد یقۃ المقداد و  
 لم یبق علی الخلاء ثملاً و معہ علی وہ حضرت اوسی حال سو داخل ہو مری باغین مقدار کو او  
 فصل خراما تمام ہو گئی تھی اور ایک خراما اون در خونین باقی تھا اور جناب امیر المومنین حضرت علیؓ  
 فقال یا ابا الحسن خذ السلۃ فانطلق الی الخلاء و اشکرت لی و اجدتہ پس حضرت فرمایا  
 امو ابو الحسن زنبیل اوٹھا لو اور جاؤ اوس خر مکی جانب اور اشارہ کیا ایک درخت کی طرف فقل  
 لہا قال رسول اللہ سالتک یا اللہ لہم ما اطمعنا من شربک و لعل علی کہو درخت سو کہ کہا ہو و قد  
 سوال کرتا ہوں تجھے بحق خداوند عالم کہ کیوں نہیں کھلاتا ہمیں اپنی میوہ سو قال علی و لعل  
 تلحاً لحأت لیل ما نظرنا لظہر و ان الی شلہا جناب امیر المومنین فرما تو میں کہ جب سر اوٹھا یا  
 میں بار درخت کی جانب تو اس قدر میوہ اوس درخت میں تھا کہ کبھی کبھی شل او سکون دیکھا ہوگا و  
 انقطعت من الخائض و حملت الی رسول اللہ فاکل و اکلت فاطمۃ المقداد و جمیع  
 عیالہ و حمل الی الحسن و الحسین و فاطمۃ ما کفہم پس جناب امیر فرماتی ہیں کہ میں اوس درخت  
 سے کھلاؤ اور اپنے چہرے پر چمک لانا ایسا کہ جناب رسول خدا پر اس حضرت نے کھلاؤ اور میں نے کھلاؤ اور مقداد کو عیال کھلاؤ اور  
 حسین اور جناب فاطمہ کو موافق ہو کر اوٹھا لے فلما بلغ المنزل اذا فاطمۃ یاخذہا الصداغ  
 پس جب گھر پہنچو تو جناب فاطمہ در دسر سو کہ تین دن سو کچھ نہ کھایا تھا یہیں تین فقال ابیہ  
 و اصبر فی کلن تنائی ما عند اللہ الا بالصبر پس جناب رسول خدا فرمایا ایفا طمہ خوں  
 اور صبر کر و پس کبھی نہ پہنچو گی اوس چیز کو جو پیش خدا ہو مگر ساتھ صبر کو فقلن جئین بھل اتی  
 پس وہیں جبرئیل نازل ہو ساتھ بل اتی کو اور بعد تحفہ سلام کو پڑا رسول خدا کو اگر اور کہا کہ یہ خدا  
 جل ثنا فرمایا ہواہل بیت کی شان میں بیجا جو غرض یہی حال تھا جمعی اہلبیت رسالت کا کہ آپ

فاقترافاً فی حقہ اور ہو گونگو سیر کر رہا تھا اور سائل کو محروم نہ پھیر رہا تھا چنانچہ جناب امیر خود شب کو ہو کر  
 رہتا تھا اس خیال سے کہ ایسا نہ ہو کہ میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں اور کوئی حجاز میں ہو کہ وہ حافظ ابو نعیم  
 اور خزاز ہی ہو کہ دونوں عالم سینو کو ہین لکھا ہے کہ جناب امیر روز جمعہ بالامیر سیر کیاں مضافت و  
 بلاغت خطبہ پڑھتا تھا وہی بدینہ لکھا ہے کہ قح اور بدینہ حضرت کو لباس کہنے کے لئے کہ وہ چھین چاہا  
 ہیوند تھا پس ابن عباس کو خیال ہوا کہ ایسا لباس کہنے تو حضرت کو مناسب حال نہیں ہے اور حضرت کو  
 علم امامت سے معلوم ہوا پکارا کہ یَا بَنَ عَبَّاسٍ لَقَدْ رَفَعْتُ مَرَقَیَّ حَتَّى اسْتَحْمِیْتُ مِنْ رَاقِیِّ سَاکِرِ  
 ابن عباس میخواس قدر جامہ میں ہیوند لیا کہ مجھ خیاط سے شرم آنی لگی اور خیاط فرمایا: اے محمد بن ابی  
 اسود وور کر کہ یہ جامہ اگر صاحب الایع کو دو تو وہ بھی لڑکر لیکر بالان الاغ بنا کر پہرے فرمایا: اَللّٰهُمَّ  
 وَزَیْنَةُ الدِّیْنِ اے ابن عباس کیا کام ہو علی کو زینت دینا سو کیف آدھی پلاندہ تو کھنی و نغیہ  
 لا یبقی کیونکر راضی ہو علی ساتھ لذت فافز اور نعمات و بقا کو و کیف اشبع و حول الحجاز و بلو  
 حوی و الکلاد احوالی اے ابن عباس کیونکر میں کھانا کھاؤں حال آنکہ گرد حجاز کو اکثر شکم طعام  
 خالی ہیں اور دل اونکو شدت گرسنگی سے بریان ہیں و کیف آدھی پان اسمی امیر المؤمنین  
 کَلَامُ اَشَارَکُمْ فِی خُسُونَةِ الْعِیْشِ وَ شِدَادَةِ الضَّرِّ وَالْبُلُوْلِ اے کیونکر راضی ہو میں کہ  
 نام سیر امیر المؤمنین ہو اور مجھ سے پنا امیر و پیشوا جانین اور میں بختیو نمین اونکا ساتھ ندون  
 غرض کمان تک بیان ہو کہ یہی حال تھا ہمیشہ حضرت کا یہاں کہہ کہ وہ حضرت ابن ابی حمزہ  
 بھی بروت و احسان پیش آئے کہ جسرا و ان حضرت کو شہید کیا اوسکی بھی سعی کی اور اوس کو کھانا کھلاوا  
 اور پانی پلاوا تو آنگہ قریب انتقال جو حضرت کو دودہ پیو کو دیا تو تھوڑا بیکر باقی ابن ابی حمزہ کو پلویا کیا  
 مروت و رحم تھا اون جناب میں مگر افسوس حضرات اس رحم کا عوض اس گردون دون فیہ کیا  
 کہ اونکو فرزند بچرم و خطا پیا سو ترپ ترپ کر سو اور اونہیں لکھ نہ فرمائی تک دنیا اوس نہر سے کہ جس  
 سگ و خوک تک سیراب ہوتا تھا اور وہ فرزند چدر کر کر کہ جو جگر گوشہ رسول غارتھا شدت تشنگی سے چاہا  
 وَ یَلُوکُ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ وَ یَطْلُبُ الْمَاءَ اور زبان ماری پیاس کی چپا تو تھا اور یون پانی



پانی مانگتی تو انابن صاحب کو تو انابن شافع یوم الحشر اور ظالمون میں فرزند ساقی کو ترہون  
 اور میں فرزند شافع روز محشر ہوں اقل عطفنا غریبا وجدا اهل قلم تسلیم اور قتل کیا جاتا  
 ہو کا پیاسا غریب لوطن اکیلا آیا کیا تم میں کوئی مسلمان نہیں ہو ہزار افسوس اوسکو جواب میں ایک  
 ظالم پکارا یا حسین لو کان وجہ الارض کله ماء ما اعطیناک قطرة او حسین اگر تمام  
 رو و زمین پانی ہو جاوے تو بھی تمہیں ایک قطرہ پانی کا دین کیوں حضرات حسین ابن علیؑ و علیاؑ اون لعینوں کا  
 قصور کیا تھا جو ایسی جواب دیتے تھے وہو علیہ السلام یلذت بیئنا و شملا ویقول اور وہ جتا  
 مایوس ہو کر دست راست و چپ و کبھی تو جب سوائے نعشہ او قرا کوئی نظر نہ آتا تو ایک آہ سرد بہر  
 فرا تو تروا عطشاً و اقلاً ناصراً افسوس پیاس حسین کی اور وای کمی مددگار و کمی فنا دی  
 الشمر و لیعلم عجلوہ پس شمر پکارا وای ہو تم پر کیا باتیں کھڑی سنتی ہو جلد اسو قتل کرو پس یہ ستر ہی  
 سب شقی دور قتل کر نیکو فطمئنت سینان ابن الانس بالذمج فکا دان قع شان ابن الن بدین  
 ایسا نیزہ پارہ جگر رسول خدا کو مارا قریب تھا کہ وہ جناب گورسیر گر پین لیکن چاہا تھا کہ سنبھلین  
 اذ رماہ خولی ابن یزید الا صبحی بسیم فوق فی لبتہم فاز داک صریحا علی الارض  
 کہ ناگاہ خولی بصرم فرایا ایک تیر سینہ اقدس پر باراکہ اوسکو صدوسی گورسیر زمین پر گر کر حضرت نے  
 بمشکل تیر کو سینہ اقدس سے نکالا اور خون اوسکا لیکر سر مطہ اور ریش انور پر ملو تو ابن شمر آشوب نے  
 ہلال ابن نافع سے روایت کی جو وہ کہتا ہے کہ میں عمر سعد کو پس کہ اہما کہ ایک لعین پکارا ابشیر  
 ایھا الایمیرہذا ایشمر قد قتل الحسین بشارت ہو تجھ اور مبارک ہو ای عمر سعد کہ شمر فرستے ہو  
 قتل کیا یہ سکر لشکر سے نکلا میں کہ دیکھوں سچ ہو بہ خبر یاد روغ جب جاو دیکھا تو قتل تو نہیں ہو  
 مگر باتن پارہ پارہ رو قبلہ خم ہین اور ایک رفق جان باقی ہو تھا اللہ ما دایت قط قتیلا منہم  
 یدیم احسن منہ ولا اقدر و جہا و اسدین زخمی خاک و خونین باہر حسین تر و نورانی مثل  
 حسین ابن علیؑ کو نہیں دیکھا کہ اس ظالم میں بھی چہرہ مبارک مثل ماہ تابان کو روشن تھا میں حیرت  
 کرا دیکھتا تھا کہ ایسے مظلوم و غریب نور خدا کو بھلا کون شہید کر گیا فاستسمنی فی تلك الحال

سَمَاءُ آه ناکاہ حضرت فرما سوقت بھی پانی مانگا اور فرمایا اے بیوہ جموں اتیو پانی دو کہ میں اب تو  
 قابل جنگ نہیں رہا ہوں اور قریب مرگ ہو چکا ہوں خیال کیجیو کہ فرزند ساقی کو شریون پانی مانگتا  
 جسکے بابا نے قاتل کو بھی کاسہ شیر عنایت کیا اور اسی کو کوئی ذرا سا پانی نہیں پلا تا کہ سمجھتے  
 رَجُلًا يَقُولُ لَا تَذُقُوا الْمَاءَ حَتَّى تَرُدَّ الْحَايِمَةَ آه آہ ایک شقی جواب میں پکارا اے حسین ایک  
 قطرہ پانی نہ پاؤ گے جب تک کہ تم آب گرم نہ پو گے ورنہ نہ پو گے کہ تم امیر شام کے گناہ گار ہو فقال اَنَا اَرَدُ  
 الْحَايِمَةَ وَاشْرَبْتُ مِنْ حَبِيبَتِهَا حضرت فرمایا اے شقی مجھسا شخص فرزند رسول خدا داخل  
 جہنم ہو گا اور آب گرم اس کے پیو گا گمان تیرا غلط ہو اے لعین بَلْ اَرَدْتُ عَلَى جَدِّیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 وَاسْكُنْ مَعَهُ فِیْ دَارِیْ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکَتٍ مُّقْتَدِرٍ بلکہ میں اپنا نار رسول خدا  
 شفیع روزِ جہاں کی خدمت میں جاؤں گا اور بہشت میں جہاں انبیاء اور اوصیاء کا مقام ہے حضور میں  
 بادشاہ صاحب اقتدار کے ہونگا اور آب کو تر و تسنیم سے پیوں گا وَاشْكُوْا لَیْہِ مَا رَكِبْتُمْ مِّنْیْ وَفَعَلْتُمْ لِّیْ  
 اَوْشَکَیْتُ تَمَارِیْ جَوْرَتُمْ کِی رَسُوْلُ خُدا سُو کَرُوْن کَا جُو جُو نُو مَجْہُورُ ظَلَمَ کُوْہِیْن فَغَضَبُوْا بِاَجْمَعِہِم  
 حَتّٰی کَانَ اللّٰہُ لَمْ یَجْعَلْ فِیْ قَلْبِ اَحَدٍ مِنْھُمْ مِنَ الرَّحْمَۃِ شَیْئًا یَّہْ سَلُوْبُ لَعِیْن حضرت پر  
 غصہ ہو گیا خدا فرماؤ کہ ولین رحم خلق ہی نہ کیا تھا اور حضرت پر ثوث پڑی اور اسے مظلوم پر وار  
 لگاؤ لگو فَاجْتَرَوْا رَاسَہُ پَسِ اَوْسٰی عَالَمِ مِیْن کَسِیْنِ سَرَقْدَس حضرت کا کاٹ لیا اور وہ لعین  
 نہایت خوش ہو گیا اور سرِ ناکب دوش رسول خدا کو نیزہ طویل پر چڑھایا اور زبانِ نجس سے  
 سب لشکرِ فاری خوشی کو اسدا کر کہا وَصَوَّبُوا الدَّہْلَ وَالطَّبْلَ اُوْرُوْہُوْلَ وَتَمَارِیْ بَجَاؤُ لَکُمَا  
 اَوَا زَا مِیْنِ اَسْمَانِ زَمِیْنِ بَلَنْدِ ہُوْی قَتِلَ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَفْسُوْسُ فرزند رسول خدا یحیوم وگناہ  
 قتل کیا گیا اور ایک سادی آسمان سے پکارا قَتِلَ وَاللّٰہُ اَلَا یَمْلَکُ اَبْنُ الْاِمْلَکِ اَحْوَالِ الْاِمْلَکِ  
 قتل کیا گیا قسم خدا کی اے مہمیا اہم کہ ہائی امام کا قِیْسَ اَجْلَہِ قَطْرَتِ السَّمَاءِ دَمًا پَسِ اَسْمَانِ سے  
 خون برسوں لگا اور آفتاب کو گن گن کا زمین کا پو لگو وَتَدَلَّحَمَتِ الْیَعَارِیْ اَسْوَا جَمًا وَصَادَ  
 مَاءُ الْعَوَاتِ دَمًا عَلَیْطًا اور پریا چوش و خروش میں آیا اور آبِ فوات مثل خون تازہ ہو گیا

اور ایک آمد ہی سیاہ چلی کہ سب دنیا سیاہ ہو گئی اور بجلی چمکتی تھی اور صاعقہ غضب الہی نے  
 گہیر لیا تھا اور وقت بڑا اختیار وہ شقیار و زلزلے اور اپنی اور پرعت کر زلزلو اور کتو قسم بخدا ہم  
 اپنی ہاتھ سپاہیوں کو ہلاک کیا کہ ایسی شخص کو شہید کیا اگر نہ تو اقدم بیمار کر بلا کا در میان میں  
 تو فی الحقیقہ وہ سب کا فوج عذاب الہی میں گرفتار ہو فی لیکن حضرت کو قدم سوج گئے روایت  
 سچی سوم دست بریدن گوشت فروش اور ملانا جناب ایثار کا پر کرتہ آنا واسطی  
 جناب ایثار کو اور خلعت عید واسطی حسنین کو پر جاسہ کہنہ مانگنا جناب امام حسین  
 علیہ السلام کا اور شہید ہونا حضرت کا پر حال اسباب لشکر کا اور گھوڑی و درانگا  
 فی الحوائج ان قصا بایبغی اللہ من جباریۃ انسان و کان یحیف علیہا کتاب خراج ابرام  
 میں منقول ہے کہ ایک قصاب تھا گوشت فروش ایک کینر سیکیلی اوس فی درشتی کی اور گوشت بڑا دیا  
 فیکت و خرجت فوات علیا علیہ السلام فسلکته الیہ پس روتی ہوئی وہ چلی راہ میں  
 دیکھا اوسنو اسد الغالب علیہ السلام کو تو وہ کینر عرض کر زلزلے اور فزاد رس عالم مجہر قصاب  
 ستم کیا ہو پس دیکھ کر غریب نوازی اپنی اقامی قمیض اٹھا لیا و دعا الی الانصاف فی حقہا  
 پس ستر ہی حضرت اوس کینر کی خاطر ستر اوس قصاب کو پائیں اور فرما زلزلو اوس شخص انصاف کرشن  
 اسکی اور غلطی وضاحت کر زلزلو و یقول لہ یبغی ان یكون الضعیف عندک بمنزلۃ القوی  
 فلا تظلم الناس اور فرمایا اوسو ای شخص یہ چاہیو تمہو کہ ضعیف ہی تیرے اگر بمنزلہ قوی کر ہو  
 اور بندگان خدا پر ظلم و ستم نہ کر و لم یکن القصاب یعرف علیا علیہ السلام اور وہ شخص  
 حضرت کو نہ پہچانتا تھا فرفع یدہ و قال اخرج ایہا الرجل فانصرف علیہ السلام  
 و لم یکنم یسئلیں پس قصاب فی حضرت پر ہاتھ اٹھایا اور کہا جابر اگر ستر ہی شخص قربان حلم  
 امیر المؤمنین کے کہ یونہی میں پہنچا و جو خطا فی خبر شکنی کو حضرت نے اوس کو پہنچا کہ قلیل القضا  
 ہذا علی ابن ابی طالب پس کینر اوس قصاب سو کہا اوس شخص یہ کیا غضب کیا اور کینر  
 ہاتھ اٹھایا یہ تو علی ابن ابی طالب تو قطع یدہ و خرج کمالی امیر المؤمنین معہ

پس اوس دیندار و نہایت اپنی حرکت پر افسوس کیا اور جلد ہاتھ اپنا پھری حرکات کو خدشتین  
 حضرت کی آیا اور عذر کرنے لگا کہ یا مولیٰ برای خدا معاف کیجیو یا امیر المومنین آپکو نہ پہچانتا تھا میں فدعا  
 لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَلِّتْ يَدَكَ عَنْهُ فَصَلَّتْ فِي فَرَايَا كَيْونَ تَوْزِيْنَا هَاتِهِ كَمَا اَمْرٌ بِنْدِهِ خُذْ بِرَأْسِهِ  
 و عاوی خیر کی اور کتا ہاتھ زخم سے نلادیا اعجاز حضرت سے ہاتھ اوسکا فی الفور اچھا ہو گیا حضرات  
 افسوس ہزار افسوس جسوی ایک ادنیٰ کا ہاتھ کتنا گوارا نہوا اوسکو فرزند کہ ہاتھ مرنے پر حیرم و خطا  
 کا ترجمین اور اوس کی کتاب میں ابی جعفر طوسی سے اور اونہوں نے ابی محمد سے اوسنی اپنی باب سے اوسنوں  
 حسن عسکری سے اور ان حضرت نے اپنی آپا عطا ہیں روایت کی ہے کہ قبر فرما کنت مع علیؑ ہولای  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى شَاكِلِي الْفُرَاتِ فَتَنَعَ قَيْصَصَهُ وَتَزَلَّ إِلَى الْمَاءِ كَمَا تَمَامِينَ سَامَهُ مَوْلَا ابْنِ  
 عَلِيٍّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ كُوْرِيَا فِرَاتٍ پَر حضرت نے فرماتے اوتا اور دریا میں اوٹر کر نہاں ہو کر گجاعت ہو جی  
 فَآخَذَتْ الْقَيْصَصَ پَس ایک موج آئی اور کرتہ حضرت کا دریا میں بہ گیا حضرت سے پھر ہو کر فَاذًا  
 بِهَا لَيْفٍ يَكْتَفُ يَا اَبَا الْحَسَنِ اُنْظُرْ يَمِيْنَكَ وَخُذْ مَا تَوَلَّى نَاكَاہ ایک ہاتھ پکارا اسی ابوالحسن  
 حیران نہوا ہنی طرف دیکھو اور جو ہول لو فَاذًا اَمْنًا دِلَّ عَنْ يَمِيْنِهِ وَفِيْهَا قَيْصَصٌ سَطَوِي  
 فَآخَذَهُ وَلَيْسَهُ پَس ایک رومال سر بستہ دیکھا کہ اوسمین ایک کرتہ بند ہاتھ حضرت نے اوسو پٹنا  
 تو اوسکو جیب سے ایک قعہ نکلا اوسمین یہ لکھا تھا هَلِيْثَةً مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اِلَى عَلِيٍّ ابْنِ  
 اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ یہ کرتہ ہدیہ ہو خدا می عزیز و حکیم کی جانب علی ابن ابیطالب کو یہ ہذا  
 قَيْصَصٌ هَارُوْنُ بْنُ عِمْرَانَ كَذَلِكَ وَاَوْدُنَا هَا قَوْمًا اَخِيْنَ يَسْهَرُ مَا هَارُوْنُ پسر عمر انکا  
 اسی طرح سے وارث کر تو میں ہم قوم آخر کو سنا حضرات نے یہ مرتبہ تو پیش خدا جناب امیر کا تھا اور  
 اسی طرح او کو فرزند و کو لڑی بھی حلہ جنت آؤ میں جیسا کہ ابو عبد اللہ نیشاپوری نے کتاب امالی میں  
 جناب امام رضا سے روایت کی ہے عَوَى الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَاَدْرَكَهُمَا الْقَيْدُ کہ ایک  
 عید قریب آئی اور حسنین نے بضاعتی فاطمہ زہرا سے عید ان تھو اور کوئی کپڑا قابل زینت نہ تھا  
 فَقَالَ لَا يَسْهَرُ قَدْرَيْنِ صَبِيَّانِ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا لَمْ يَكُنْ مَعَا لَكَ لَا تَزِيْنِيْنَا وَنُونُ صَاخِرَاوُنَا

جناب سیدہ سوعرض کی کہ انومان اطفال مدینہ فر تو طرح طرح کی زینت کی ہو مگر ہو کپڑی ہی نہیں پہن  
پس کیون نہیں ہمارے کپڑے بدلتیں جناب سیدہ فر بنا بر صلیحت فرمایا کہ اسے نور چشمہ وں میری لباس تمہارا  
ورزی کر یہاں ہو وہ لای تو میں تمہیں پہناؤں جب شب عید ہوئی پھر حسین فر عرض کی فَبَلَّتْ  
وَدَحَّحَتْهُمَا وَقَالَتْ لَهْمَا مَا قَالَتْ فِي الْأُولَىٰ فَرَدَّ عَلَيْهِمَا پس جناب فاطمہ اپنی ناداری پر  
بہت روئیں اور حال حسنین پر نہایت رحم کیا یا اور پر ہوی فرمایا کہ لباس تمہارا ورزی لای تو میں  
تمہیں پہناؤں اور حسنین فرماؤ تو انومان ہم نہیں جانتی ہمیں کپڑے پہناؤ تا آنکہ خند کر ڈگر ڈگر  
مگر جناب سیدہ نہایت مضطرب ہیں کہ کہاں سولاؤں کپڑے انکو ہو فَلَئَا أَخَذَ الظَّلَامُ قَرَعَ الْبَابَ  
قَائِلًا پس جب شب تاریک ہوئی کسین دروازہ کی زنجیر لائی فَقَالَتْ فَالْهَمَّةُ مِنْ هَذَا پس جناب  
فاطمہ بولیں تو کون ہو قَالَ يَا فَاطِمَةُ بَلَّتْ رَسُولُ اللَّهِ أَنَا الْخِيَالُ حَيْثُ بِاللَّيْلِ وَهْ بُولَا  
ایہ خضر رسول خدا میں ورزی ہوں تمہاری حسنین کو کپڑے لایا ہوں یہہہ شکو جناب سیدہ شادشاہ  
اونہیں اور قریب در تشریف لائیں فَتَحَتِ الْبَابَ فَنَا وَطَعَا بِنَدِيلَا مَشَدُّوْدَا وَانْصَرَفَ  
پس حضرت فاطمہ فر دروازہ کھولا تو اوسے ایک رومال بستہ دیا اور چلا گیا حضرت فر اوسے کہولا  
فَاذْأَفِيهِ قَيْصَانَ وَدَا هَكَانِ وَسَرَاوِيلَانَ وَرِدَا انِ وَحِمَامَتَانِ وَخُفَّانِ بِسُودَا  
پس اوسے دے کر تو تھوڑے پارچہ ریشمی اور دوپٹا بجا ہمارے اور دو ٹاپن اور دو موزے سیاہ تو جناب  
سیدہ اس قدر خوش ہوئیں کہ دوڑ کر حسنین کو جگا دیا اور فرمایا لوا پیارو میری ورزی کپڑے تمہارے  
لایا اور پہر کپڑے پہنا کر اونہیں ارستہ کیا وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ وَهَمَا مُزَيَّنَانِ قَمَلَمَا وَقَلَمَا  
پس داخل ہوئے رسول خدا تو دیکھا اپنی فرزند و نکو آراستہ تو انکو کانہی پراوٹایا اور بوسے دیے پھر چلا  
فاطمہ ورزی کو دیکھا تو جناب سیدہ فر فرمایا ہاں دیکھا قَالَ يَا بُنَيَّةُ مَا هُوَ حَيْثُ لَنَا هُوَ رَضُوْنَا  
خَاذِنُ الْجَنَّةِ حضرت فر فرمایا امی بی وہ ورزی نہ تھا بلکہ وہ تو رضوان خزینہ دار بہشت تھا جناب  
سیدہ فر عرض کی آپ کو کسے خبر کی حضرت فر فرمایا مجھ کو خبر کر کہ وہ آسمان پر گیا حضرات جاو تامل و  
مقام گریہ ہو کہ جناب سیدہ لباس عید کی تاخیر سو روقی تہیں وہ معصومہ کہاں تہیں جب وہی

حسینؑ بعد شہادت اضر با چشم اشکبار با جسم مجروح و افکار اپنی خواہر ستم رسیدہ سو جامہ کہنہ  
 مانگو تو اور فرما تو کیا اختیار تیری بتوبہ عقیقہ لا یرغب فیہ احد من القوم ای بہن خربت  
 ای غنجر برادر ایک جامہ کہنہ ایسا پٹا ہوا لادو کہ کسیکو اسکی رحبت نہواس قوم ستمگار سو آجملہ  
 لحت یتانی لئلا أجوز بعد قتلی ای بہن اوسو زیر لباس پہنون گانا بعد قتل جب لوگ میرا  
 اسباب لوٹین تو میری لاش کو برہنہ نہ کریں کیا حال ہوتا جناب فاطمہؑ کا اگر یہ وقت دیکھتین  
 فارفعت اصوات النساء بالبکاء والتعجب یہ بات سنکر تمام البیت رونو لگو اور آواز گریہ و  
 زاری بلند ہوئی جناب امام مظلومؑ فرمایا ای اہل بیت رسالت اسقدر بیقراری مگر داور صبر کرو  
 اوکر حال من رضا یضاهی الله وسلیما لا موبہ کتور ہو تم اونی لہ بتوبہ فخرۃ و مرقۃ  
 من الخوافیہ وجعلہ لحت یتانی بہ پھر حضرتؑ شب یکجا کہنہ اوسن بلو لائین حضرتؑ اوسن جامہ  
 کہنہ کو اور پہاڑا اور اطراف سو اوسو سکایا اور سب لباس جسم اقدس سو اوتارا اور اوسو بکریو  
 پٹنا دکھان لہ سراویل جلید لہ خرقہا ایضاً لئلا تسلب منه اور ایک پانچاسہ پائی  
 مبارک مین نیاتھا اوسو ہی چاک چاک اور نگر نگر کر کیا کہ شاید اوسو کوئی پٹا سمجھ کر لو مگر افسوس  
 مقام سریشو کا ہو کہ بعد شہادت وہ لباس کہنہ ہی بدن شریف مین باقی نہرا اوسو ہی ظالم  
 اوتار لیگو چنانچہ جب شمر لعین غرت اسلام کو کوچکا یعنی سر اقدس امام علیہ السلام کا بدن سے  
 جدا کر چکا تم اقبلوا علی سلب الحسین پھر تو وہ لعین لوٹ مین اسباب کو مشغول ہوئی اخذ  
 فلیقہ لہ کانت من خز قیس ابن الأشعث چادر حضرت کی قیس ابن اشعث ملعون لیگیا  
 اوس لعین نے ہی حضرت کو خط بھیجا تھا اور بلایا تھا کہ ہم تمہاری نصرت کریں گے اور اسود بن خطلہ  
 ملو اور لیلی واخذ علیہ الاسود ابن خلاد اور نعلین مبارک اسود بن خالد اوتار لیگیا واخذ  
 درعہ سالک ابن بشر الکندی اور زہرہ جسم اقدس سو مالک ابن بشر الکندی نے اوتار لی  
 واخذ عمامتہ اخنس ابن مؤمل وقیل سالک فی حیاتہ اور عمامہ حضرت کا اخنس بن  
 مرد نے سر سو اوتار لیا اور بعضی روایت مین ہو کہ مالک ابن بشر لعین نے عمامہ پیش شہادت

سر سو او تار لیا تھا اوسکی بیان کی دلو تار بنیں ہو کہ جب آقا ہاری بضر بنیزہ سنان ابن انس  
 زمین پر گری تو خونین تر ہو تو اور تلوارین چار سمت سے پڑتی تھیں اوس حال میں حضرت زقصر  
 اوٹھنو کا کیا تجاۃ الما لک فزوب اللطمۃ واخذ العمامۃ عن راسہ پس مالک ابن بشر ملوک  
 اگر خسار انور پر ایک طانچہ مارا اور عمامہ سر اقدس سو او تار لیکیا کوئی ظلم اون ملعونوں نے باقی نہ کیا  
 کہ جو فرزند رسول خدا پر نہ کیا ہو واخذ قمیصۃ اسحاق لکنہ اللہ اور وہ پیرا ہن کہنے حضرت  
 کہ اور بھی دشمنی ہو کر ہو گیا تھا اسحاق لعین نے او تار لیا منقول ہو کہ اوس شقی نے ایک سو کوئی  
 نشان تیر و نیزہ و شمشیر کا اوس کر تو میں پاؤں فاخذ سر آویلہ لعیان کعب اور وہ پانچا مہ کہنے  
 بھیر ابن کعب ملعون لیکیا و تککۃ عویکا ناکا لواء مجردا علی المصداۃ اور چوڑیا طالمون  
 اوس جسم بیسہ کو عریان جلتی ریت پر اور یہ سب لعین بلا میں مبتلا ہو کر کوئی ظلم اوٹھانہ رکھا کہ  
 جو پارہ جگر نہ ہر اپن کیا ہو چنانچہ جب لغش اقدس برہنہ ہو گئی تو اس وقت آیا بھیل ابن سلیم اوس  
 شقی نے کچھ پنا یا مگر ایک انگوٹھی باقی تھی انگشت مبارک میں اوس اوس شقی نے ماری جلدی کو اوٹھلی  
 کا ٹکڑا تار لی اسپر ہی رحم نہ آیا لعینو نکو تم ناد فی عمر ابن سعد فی الصحایہ من ینتدب  
 الحسین فیو طوی الخیل لطمہ ہوا پھر عمر سعد پکارا اپنی اصحاب کو کہ سب آرزو میں اوس شقی کی قتل  
 حسین میں برائیں مگر گور می دوڑنا باقی رہا ہر کون جو تم میں سو کہ ابن زیاد کو خوش کری اور لغش بیسہ  
 حسین پر گور می دوڑا تو میں نکلو لشکر سے دس ملعون اسحاق ابن جویریہ اور احش ابن زید اور  
 حکیم ابن طفیل اور عمر ابن حبیب صیداوی اور رجا ابن مقداد اور سالم ابن حشیمہ اور صالح بن وہب  
 اور واخط ابن ناعم اور ہانی ابن شمیم اور اسید ابن مالک پس دایت ہو کہ جب جناب زینب نے حال  
 سنا صاحت و بکت و لطمت و جھجھکاؤ اختیار اور مقبرہ پر ہو کر نوحی مار کر رو لگیں اوٹھنیزہ  
 کی طرف کر کہ بھلائی تھیں کہ ایوانا رسول خدا دیکھو حال حسین کہ اوس کس کس ظلم و سختی سے پیسا  
 قتل کیا ہو تم آدا دان یو طو الخیل علی جھجھکاؤ اس ظلم و ستم پر اب جاہتو میں کہ اوسکی لغش  
 گور می دوڑا میں کہی اوس ظالمون سے خطاب کر کہ فراتی تھیں کہ اوس ظالمو تم میں ایسا کوئی نہیں



کہ میری بہائی کو بچا کر لوں سنتا تھا فریاد اوس مظلومہ کی فائزہ بوا فدا سوا الحسین کجا فیر  
 حیوہم پس اون دسون اشقیاء گہوڑی دور ای غش حضرت پر اور جسم حضرت کو پامال سم اس پانی کیا  
 حتی رَضُوا ظَمَرًا وَصَدْرًا یَمان تک کہ استخوان پشت و سینہ سب یزہ ریزہ ہو گئے گمان  
 فاطمہ زہرا کہ وہ تو اخیر پوشاک عید پریشان تھیں اور روتی تھیں لیکن حال ہوتا اون معصومہ کا  
 اگر ایوقت ویکستین اپنی حسین کو کہ بیسہ جلتی ریت پر عریان پڑا تھا اور گہوڑی اوس جسم پر دوڑتو  
 پس راوی کہتا ہے کہ جب وہ شقی ابن زیاد پاس اگر کھڑی ہوئی کو فہمین تو اوس پر چھا کہ تم کون لوگ  
 وہ شقی بول رہا ہے وہ شقی ہن جنہون فوجم حسین پر گہوڑی دور ای ہن حتی لحن جکاجن صدیم  
 تاکہ پس گئی استخوان سینہ حسین کو اوس شقی نے کچھ تھوڑا سا انعام دلایا عمر بن زہر مورخ لکھا  
 کہ میرا اون دسویں سب نب کی تلاش کی تو وہ سب حرام زاد تھے جب مختار نے خروج کیا فشد  
 اید یھم وادجلھم یساک الحدید واولی الخیول ظہورھم حتی ھلکوا پس مختار نے  
 باندھو دست و پا اونکو اور اولٹا تاکہ لوہی کی کیلین اونکو دست و پا میں ٹھکوائیں اور اپنے گہوڑی و دھا  
 تاکہ واصل جہنم ہوئی اللھم العن علی بن الحکم آل محمد روایت سی و چہارم نزول  
 ملا کہ روز عاشورا اور آنسو موتی بنک انا روز حشر کو پہر گھوڑا بیٹھنا امام حسین کے لیے  
 سامی رسول خدا کے پہر احوال شہادت اور آگاہی کا گہوڑی کا جیم پر عین الصادق علیہ السلام  
 اذاکان یوم العاشرین الموحیم تازل الملائکۃ من السماء ومع کل واحد منھم  
 قارورۃ من الیود الابین حدیث صحیح میں جناب امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب روز عاشورا  
 ہوتا ہے تو ملائکہ آسمان سے نازل ہوتے ہیں اور ہر فرشتہ کو پاس ایک شیشہ بوسیدہ کا ہوتا ہے قید و  
 فی کل بیت و مجلس یبکون فیہ علی الحسین پس وہ فرشتہ ہر ایک کہ اور ہر ایک مجلس میں  
 پہر تو ہن جہان مومنین مصیبت فرزند فاطمہ پر روز ہن یجمعون دموعہم فی تلك القماریہ  
 پس جمع کرتے ہیں آنسو اونکو ان شیشوں میں قیاد اکان یوم القیمۃ فلتحب نار حمتهم فصورون  
 نین تلك اللعوج یطوفون علی النار پس جب روز قیامت ہوگا اور آتش جہنم شعلہ و ہوگی پس

وہ فرشتے اون آنسوؤں میں سے ایک قطرہ اوس آگ میں ڈالیں کہ قہقہہ بکارت عین البکائی علی  
 الحسنین مسیوین سیین الف قریب پس سائسہ ہزار فرسخ آتش جہنم گریہ کنندگان سینین مظلوم  
 بہانگ جانیگی اور گھینی ذہنہ مقبرہ جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہو کہ آنحضرتؐ فرمایا ہر  
 قیامت کو جب خلائق اولین و آخرین عرصہ عشرت میں جمع ہوگی تو پہلو حساب است رسول خدا محمدؐ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیا جائیگا کہ ان الیوم لیس فی صحیفہم خیر پس بہت شخص  
 است رسول خدا سوا ایسی ہونگو کہ نامہ عمل اونکو حسنا سے خالی ہونگو فیقول اللہ فیکلہ یا رب تکبر  
 لہو لکھ پس ملائکہ جناب الہی میں عرض کریں گے یا احکم الحاکمین جو حکم ان گنہگاروں کو حقین ہو وہم  
 بجالاوین پس حکم خداوند عالم ہوگا ایجا وانہیں طرف آتش دوزخ کو جب ملائکہ اونکو لوچلیں گے  
 سو جہنم تو پھر خطاب رحم الراحمین ملائکہ کو ہوگا کہ پھر لاؤ اونکو کہ مجھو اپر رحم آتا ہو اس واسطے کہ یہ  
 میری حبیب کو فرزند سے محبت رکھتو تو دینا میں پس وہ موتی انکو جو صدق رحمت میں ہماری امانت میں  
 وہ آگودا اور ایجا و پیش آدم اور انبیا در سلین اور کہو کہ پہچانو ان موتیوں کو اور قیمت انکی مقرر کر دو  
 کہ ہم انکو خریدار ہیں پس وہ فرشتو اونکو لیو ہوئی ان میں کہ حضرت آدمؑ پاس اور حکم خالق بیان کریں گے  
 حضرت آدمؑ کہیں گے کہ خداوند انہیں پہچانتا میں ان موتیوں کو اور نہیں کہہ سکتا قیمت انکی کہ عجب یہ  
 گوہر زیبا ہیں پھر جائیگو حضرت نوح و حضرت ابراہیمؑ پاس پس اس طرح ہر ایک نبی ارشاد فرمایا گے  
 یہ سنو ملائکہ جناب الہی میں عرض کریں گے کہ پروردگار عالم عجب موتی ہیں یہ کہ کوئی بنی انکی قیمت  
 نہیں کہہ سکتا فقال یا مملکائی ایو فی محمد و عی و قاحلہ پس فرمایا گے پروردگار عالم اب  
 لاؤ تم ہمارے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کو اوس وقت انہیں گے  
 رسول خدا اور علی مرتضیٰ سرای مقدس پر تاج شفاعت رکھی ہوگی کہ پانچ گوشو اوس تاجکو ہونگو اور  
 ہر گشتہ میں ایک سیاقوت مرغ بہشت سے نصب ہوگا اور تخت جواہر نگار جنت پر سوار اور حملہ ہونگو  
 بہشت میں ہوئی اور جناب فاطمہ ناقہ جنت پر سوار اور کئی ہزار فرشتو جلو دار حضور پروردگار میں  
 حاضر ہونگو کہ نور جمال سواونکو نام صحوا قیامت روشن ہو جائیگا اور او تر کا کثری ہونگو فقال اللہ

لَهُمْ الْعَرْشُونَ هَٰذَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ارشاد کریم گویا پروردگار عالم کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ  
 ای علی و فاطمہ آیاتم ان موتیوں کو بیچا تو ہو پس انہیں بیچا تو اور انکی قیمت کہو کہ این خریدار ہوں  
 انکا پس وہ ہزر گوارا دن موتیوں کو دیکھیں تو بڑا اختیار ایسا روئیں گے کہ انکو روز سو تمام اہل عشر  
 روز لکھیں گے اور عرض کریں گے کہ ای پروردگار عالم یہ تودہ آنسو ہیں کہ انہوں نے چار سو بارہ جگر حیز  
 کی مصیبت میں بہاڑتیں اور تو نے اپنی صدق رحمت میں انہیں امانت رکھا تھا ای رحیم قیمت انکی یہ  
 اَنْ تَغْفِرَ لَهُمْ دُخْرَهُمْ وَتَسْكِنَهُمْ فِي الْجَنَّةِ مَعَنَا بخش دی گناہ انکو اور جگہ دی انکو نہ دیکھ  
 جنت میں خداوند عالم فرمایا کہ شفاعت انکی قبول کی بنو لیکن حسین نے اپنی وعدہ پر وفا کی میں  
 اوسکو روئیاں انکو اوسکو سانسو بخشوں گا اور اوسکو حوالہ کر دوں گا کہ وہ اپنی ساتھ روئیاں انکو جنت میں  
 لیجاؤ کہ آگاہ اوسوقت جناب سید الشہداء مع شہداء کہ بلا میدان عشر میں آویں گے اور بعض روایتوں  
 کہ اوسی شکل سے باتیں صد بارہ سرا قدس ہاتھ پر لیو اگر زیر عرش عرض کریں گے کہ اَشْفَعْنِي فِي مَنْ  
 بَكَى عَلَى الْمُصِيبَتِي ای پروردگار میری بخش میری خاطر اوسی جو روئیاں ہو میری مصیبت سکے پروردگار  
 عالم فرمایا گا ای حسین برگزیدہ میری بیٹی میری روزی والوں کو بخشا اور مختار انکا چھو گیا اب اپنی ساتھ  
 بہشت میں لیجا پس جناب امام حسین بہت شادان و فرحان اپنی غلاموں کو لیکر داخل جنت ہونگو  
 خوشحال اور نکاح جو روئیں حال حضرت خاسل آل عبا پر حضرات رؤفوں جناب پر کہ روزیوں  
 اوپر رسول خدا قبل از شہادت اوس مظلوم کو قیل اَنْ لَوْ سَوَّلَ اللَّهُ قَوْسًا فَكَذَّابًا مَبِينًا  
 يَكْدِي الْحُسَيْنَ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِ نَظْرًا مَبِينًا چنانچہ منقول ہو کہ ایک گھوڑا جناب رسول خدا کی سوار  
 جسوقت وہ سامنے جناب امام حسین کو آتا تھا تو حضرت بنظر شفقت غور سے دیکھتے تھے وَعَلَيْكَ  
 بِمَوْلَانِ يَامَ دُمُوعًا اور انکو زمین امام حسین کی آنسو بہاؤ تو فقال رَسُولُ اللَّهِ ذَاتَ يَوْمٍ  
 اَنْزَلَ عَلَيْهِ اِيكَ دَنَ جَنَابِ رَسَالَتِ مَابِ فِي فَرَمَا اسی بارہ جگر میری ای حسین تو کیوں اسقدر  
 غور سے اسکو دیکھتا ہے ای زبردیدہ میری تو اسکو پیار کرتا ہے آیا تیرا جی چاہتا ہے اسپر تیرا ہونے کو فقال  
 نَعَمْ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ فِي عَرْصِكِي اِنَّمَا مِیْنِ اس گھوڑیکو آپکے نہایت پیار کرتا ہوں اور جی چاہتا

سوار ہو نیکو اور سن شریف اور حضرت کاچہ برس کا تھا فَطَلَبَ رَسُولُ اللَّهِ الْفَرَسَ بِسَ جَنَابِ  
 رَسُولِ خُذَانِ فَرَمَا لَآدَ اوس گھوڑے کو بٹھم جائے وَجَلَسَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ يَسْتَكِرُّ  
 وہ گھوڑا آہستہ آہستہ امام مظلوم پاس آیا اور زمین پر بیٹھ گیا اور ہاتھ اور پاؤں زمین پر پھیلا دیو  
 گویا وہ بھی مشتاق تھا کہ دلبر زہرا میری بیٹھ پر سوار ہو فَرَكِبَ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ بِسَ جَنَابِ اِمَامِ سَيِّدِ  
 سوار ہو کر وہ گھوڑا لیکر مسائن سے کھڑا ہو گیا سب اصحاب نہایت خوش ہو کر بٹھم گئی رَسُولُ اللَّهِ  
 يَكْبَهُ شَدِيدًا حَتَّى بَلَغَتْ لَحْيَتُهُ بِالْأُصْبُعِ سب تو خوش ہو کر مگر جناب رسول خدا کچھ یاد کر کر  
 بیماختہ روز لگوا اور اس شدت سے روئ کر کہ تمام ریش مقدس اَنَسُو نِسْوَتِ رُہو گئی فَقَالُوا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ مَا يَكْبُكَ اصحاب یہ حال دیکھ کر حیران ہو کر پوچھنے لگے یا رسول اللہ اس وقت سب آپ کو روئیکا  
 کیا ہے کہ یہ مقام تو خوشی اور شادی کا ہے کہ آپ کا پارہ جگر پہلو پہلو گھوڑی پر سوار ہوا فَقَالَ اَلَيْسَ  
 بِالْحُسَيْنِ حَسْرَتِ رُہو کہ بولہ آہ میں قما ہوں حال پر اپنی حسین مظلوم غریب کو کاشی اَنْظُرَانِ اَنْتَي  
 الْمُسْلِمِينَ قَعْدَ مَا اَصَابَ عَلَى جَسَدِهِ جَوَاعَاتٌ كَثِيرَةٌ كَاَدَانِ لَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ قَعْدَ  
 ذَلِكِ تَلَسَّ يَدَانِ الْفَرَسِ آہ گویا دیکھتا ہوں میں کہ بعد قتل عزیز و انصار کو یہ فرزند میرا حسین  
 تن نہایتیں دیکھا پر اساطیلوں میں کھڑا فرما کر تاج اور ہر طرف سے تیر و نیزے چلتے ہیں اور تلواریں  
 اسکی بسم ناز زمین پر پڑتی ہیں تَا اَنَّهُ يَبْجُرُ جُرْہو کر چاہتا ہے کہ زمین پر گرے پس اس وقت یہ گھوڑا اسی  
 طرح بیٹھ گیا ہے جیسا اس وقت دیکھا تھی اور نور نظر میرا زمین پر گر کر بیہوش ہو گیا ہے قَعْدَ ذَلِكِ  
 بَكَى الْحَاضِرُونَ بَكَاءً شَدِيدًا یہ حال سب کو تمام حضار مجلس سے قرار ہو کر روزی لگوا دی کہتا ہے  
 کہ جب وہ وقت آیا کہ جسکو خیال میں رسول خدا روزی تھی اور جناب امام حسین زخمی گھوڑی پر جھومتے ہو  
 کہ ناگاہ ایک شقی فراس زور سے نیزہ مارا کہ قریب تھا کہ گھوڑی سو گرے پر سنبھل گئی مگر گھوڑی روزی یہ  
 حال دیکھا بہت رویا اور شل سواری اول رسائن سے ہاتھ اور پاؤں زمین پر پھیلا کر بیٹھ گیا اور  
 وہ حضرت خانہ زمین سے زمین پر آئی دُكُو اَبُو مُخَنَّفٍ وَعَائِزَةُ فَبَقِيَ الْحُسَيْنُ مُكْبِتًا عَلَى الْأَرْضِ  
 الْوَسْطَى ثَلَاثَةَ سَاعَاتٍ اَبُو مُخَنَّفٍ وَغَيْرُهُ ذَكَرَ كَيْفَ هُوَ كَيْبِ حَضَرَتِ گھوڑی زمین پر گرے تو تین ساع

نہ کہ ہل شکر پڑے ہاؤ زمین گرم پڑی ہو رہی از بسکہ مراقب پر زخم ہینار لگو تہو تو سب زینچ اڑی ہاں گھوڑ  
 بلکہ کہی بیوش ہو جاؤ تہو اور جب ہوشین آؤ تہو تو باواز ضعیف و نجف فرماؤ تہو قیل لکم قتلکم  
 انصارنا و اقربائنا علی الظلماء فاددکم ان تقتلونی وای ہو پسر قتل کیا تمہو سیر عزالصدا  
 اور عزیز و نگو پیاسا اب ارادہ میری قتل کا کرتی ہو لیکن امیر ظالمین بہت پیاسا ہوں تہوڑا سا  
 پانی بھی پلا دو پھر قتل کرنا راوی کہتا ہے کہ اس وقت حال امام مظلوم کا یہ تھا کہ دونوں ہونٹ  
 خشک ہو گئی تھیں اور بار بار زبان مبارک کچاؤ تہو اور فرماؤ تہو افسوس میں نہایت پیاسا ہوں آیا تم میں  
 کوئی ایسا نہیں ہے کہ مجھ اس شدت تشنگی میں پانی پلاؤ نہیں جانتو تم کہ بابا میری سانی کو ترہیں  
 فقال رجل من عسکرو عمر ابن سعد یا حسنین ہینک واللہ لا اذقت منہ قطر  
 حتی تدوق الموت ایک شقی گندل جواب میں اوس مظلوم کو لشکر عمر سعد سے بولا اؤ حسین بہت  
 و شواہر بہت دشوار ہے کہ ہم تمہیں پانی دین قسم ہے خدا کی کہ ایک قطرہ ندین گونا گئے یونہیں تمہیں پیاسا  
 مر جاؤ فناؤ عمر ابن سعد فی احکام عجلوہ علیہ و اقولو یہ حال دیکھو عمر سعد لعین  
 اپنا اصحاب کو پکارا کہ وای ہو پسر جلدی کرو فرزند زہرا کو قتل میں فانیہ عمر قتیل سبوح رجا  
 کل منکم یبکد علی جود اسہ حکم ہوا اوس شقی کو واسطے قتل فرزند رسول خدا کر ستر نامزد  
 اور ہر ایک چاہتا تھا کہ پہلو سراقس کو وہی شقی کاٹ لے آخر اوس پیاسی کو شہید کیا راوی کہتا ہے  
 کہ جب وہ لعین و انسی ہو تو وہ گھوڑا اون حضرت کا دھڑتا پھر تاتھا عمر سعد بولا پکڑ لاؤ اس گھوڑے کو  
 کہ یہ گھوڑا رسول خدا کی سواری کا ہے جب وہ شقی اوس پر کپڑے کو آئی فجعل یرفس من جلیہ ویکلم  
 بھیم پس وہ گھوڑا کسی کو ٹاپ سے مارتا تھا اور کسی کو تہ سے مارتا تھا تا آنکہ اوس ایک جماعت کثیر کو  
 واصل جہنم کیا عمر بولا جدا ہو اس سے دیکھو وہ مجھ کو کہ یہ گھوڑا کیا کرتا ہے قلت ایں جعل  
 یخطفی القتل یطلب الحسین جب گھوڑے نے زمین پانی ایک ایک لاش کو سونگھتا تھا طلب نعش  
 امام حسین میں جہنم پایا اوس حضرت کو فجعل یسبح راحۃ و یقبلہ و یفہم پس کہی تو پیار سے بولا  
 حضرت سونگھتا تھا اور کہی بوس لیتا تھا و یمنع ناصیۃ علیہ اور پیشانی کف پا پر لٹاتا

وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَصْمَلُ وَيَكْنَى بَكَاءَ الشُّكْلِ اور نعرے مارتا تھا اور روتا تھا مثل اوس عورت کو کہ جبکہ  
 بچہ مرنے لگا اور وہ روتی ہوئی یہ حال دیکھ کر سب تعجب کر رہے تھے قَوْضَعًا نَاصِلَةً فِي دَمِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ  
 أَقْبَلَ يَرَكُضُ لِحْجَمَةِ النِّسَاءِ وَهُوَ يَصْمَلُ پھر خون سے پیشانی اپنی رنگین کر کر مانند فریاد یوں کہ  
 چلا سو خیمہ اہلبیت کو تا دخترانِ فاطمہ کو خبر کرے اور نعرے کرتا تھا راوی کہتا ہے کہ جب آواز اس  
 زینبِ خاتون فرسی تو سکیٹہ سے فرمایا اِهَذَا قَوْسٌ اِخِي قَدْ اَقْبَلَ لَعَلَّ مَعَهُ شَيْئًا مِّنَ الْمَاءِ اَوْ  
 سَكِينَةٍ یہ گویا تو میری بہائی حسین کا بولتا ہے درخیمہ پر اس سکیٹہ شاید میری بہائی حسین اگر ہن  
 یقین ہے کہ تیری لہری پانی لائے ہوں پس جناب سکیٹہ یہ بشارت سن کر خوشی خوشی درخیمہ پر آئین کہ اپنی  
 بابا کی زیارت کریں آہ آہ فَلَمَّا نَظَرَتْهَا قَاذَاهِيَ عَارِيَةً مِّنْ رِّكْبَتَيْهَا وَالسَّجَّ خَالٍ مِّنْهُ  
 جب سکیٹہ خاتون درخیمہ پر آگ دیکھا گویا کی پیشانی خون سے بھری بیٹھ خالی بائین کئی کثرت ہوا  
 یہ صورت گویا دیکھ کر عجب حال ہوا سکیٹہ کا متنعہ سر سے ہینک دیا اور رو کر آواز بلند کیا  
 يَا عَمَّتِي قَتَلَ وَاللّٰهُ اِخِي و اسدای ہو پڑی بابا میری سہیل ہو تو آہ جناب زینب فریاد اواز سن کر  
 ایک چیخ ماری پھر تو سب پیدیاں گریبان پہاڑ کر منہ پر طمانچہ مارتیں درخیمہ پر آئین اور گر گویا کہ تیری  
 روتی تھیں اور ام کلثوم پیشانی پر اس کی ہاتھ رکھ کر فریاد و اعجاز و اعلیاہ و احسانہ کرتی تھیں  
 اور کہتی تھیں يَا كَجَدَّاهُ اَحْسَيْنَ صَوَّبَعٌ يَكُوْنُ بَلَا اِي نَا رَسُوْلُ خَدَا يَه نَوَاسَا تَمَارَا اِهْوَسَيْنَ  
 جسے تم کا ندھی پر چڑا تو تھوڑی ٹکڑی زمین کہ بلا پر پڑا ہے اس شکل سے تَجَوُّوْا لَوَّاسٍ مِّنَ الْفَقَا سَلُوْا  
 اِلَعَا مَتِهٖ وَالْوَدَّ ا کہ سر اس پیاس کو تو پس گردن سے جدا کیا ہے اور سر سے اس کو عمامہ اور دوش مبارک  
 روا و تارلی جو تم غشی علیہا پھرتا رہیں جناب ام کلثوم کہ روتی روتی بیہوش ہو گئیں اور وہ گویا  
 روتا تھا اور پہاڑیں کھاتا تھا وَيَقْرُبُ بِرَاسِهِ الْاَرْضَ حَتَّى سَاكَتَ اَخْرَاسَقْدَرَاوَسُو سِرَ اِنَا زَمِيْنَ  
 دی دی مارا کہ گر گیا جائی گریہ ہو کہ جانور کو توبہ صدمہ ہوا اور عمر سعد لعین فر حکم کیا کہ جلاد و خیمو کو منع  
 اہل بیت حسین پس ظالمون فر دوزخ آگ لگا دی فَخِذْ ذَلِكَ حَوْجَنَ النِّسَاءِ مَسْكِيْفَاتِ  
 الرَّؤُوسِ مُشْرِوَاتِ الشُّعُوْرِ لَا لِحَمَاتِ الْوُجُوْهِ بَاكِاتِ الْعِيُوْنِ پس اس وقت سب اہل بیت

حضرت خیمہ سی باہر نکل آؤ گس شکل سو کہ منہ او گز کھل ہو سی بال کبہ اتر ہو سی روئی ہو سو منہ پر طماخو مار تو  
بلواسی عام بین کہ جنگی مانکا جنازہ شب کو اوٹھا تھا و فی تجوڑھن الحفال یبکون للتحوف والاضطراب  
اور گو دیو نہیں مگر ننہی سوچ شورش سو ملعونو نگر اور آگ لگی دیکھ کر ڈر کر رو تو تور وایت سی پوچھ  
انکار کرنا ایک شخص کا ثواب گریز میں ایت علامہ باقر پیر بیان کرنا فاطمہ صغرا کا احوال ظلم  
اشقیہ جناب امام زین العابدین سی ملا محمد باقر زین العابدین بجا میں فرمایا ہو کہ میں بعض کتب  
علماء شیعہ میں لکھا دیکھا ہو کہ اوہون فرسید حسینی سی روایت کی ہو کہ وہ کہتے ہیں میں مجا ورتا  
جناب امام رضا کو شہید مقدس کا ایک جماعت مومنین کو ساتھ فلما کان یوم العاشر من  
المحرم ابتد رجل من اصحابنا یقرء مقتل الحسین جب روز دہم ماہ محرم کا ہوا ایک شخص نے  
ہماری جماعت میں سی احوال شہادت جناب سید الشہدا کا پڑھنا شروع کیا خود دت روایت  
عن البکری انہ قال جب وہ شخص اس روایت تک پہنچا کہ جناب امام محمد باقر فرمایا میں دفت  
عینا علی مصاب جدی الحسین و لو شیل جناح البعوضۃ جس شخص کی آنکھوں سے  
آنسو برابر پریشہ کو غم جناب امام حسین میں باہر اتر عفو اللہ ذوبہ و لو کانت مثل زبد البحر  
حق تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو گناہوں کو بخشو گا اگرچہ کثرت اس کو گناہوں کی مانند کف دریا ہو  
و کان فی المجلس سنا جاہل فو کتب یدعی العلم ولا یعرفہ اور اس مجلس میں ایک شخص  
جاہل محض کہ دعویٰ علم کا کرتا تھا اور اپنی عقل ناقص پر اعتماد کرتا تھا حاضر تھا فقال لسی  
هذا لصیخ والعقل لا یعتقدہ پس بولا کہ یہ صحیح نہیں ہے اور عقل میں نہیں آتی یہ بات  
کہ برابر پریشہ کو آنسو پر یہ ثواب عظیم ملے فلما لبثت یندنا ویندنا وافتقرنا من ذلک المجلس  
و هو مصر فی تکذیب الحدیث پس جب ایسی یہودہ بات کہی اوس فرام میں اور اوس میں  
دیر تک بحث رہی بیان تک کہ وہ مجلس متفرق ہوئی اور وہ یہی کہتا تھا کہ یہ حدیث غلط ہے  
غرض راگلو وہ شخص سو یا قویٰ فی بناءہ کان القیامۃ قد قامت پس خواب میں دیکھا  
اوس کو گویا قیامت قائم ہوئی ہو و حشر الناس و نصب الموازین و امتد الصراط و صیخ



الْحَسَابُ وَفُتُوتِ اللَّتَبُّ اور تمام خلایق اوس صحرا میں حاضر کی گئی ہو اور ترار و اعمال کہ سچی  
 اور صراط کو روئے جہنم پر کہینچا ہو اور دیوان اعمال کو لاہو و اشعوت التیوان و ذخیرت الیخان  
 و کشد الحو اور آتش جہنم کو روشن کیا ہو اور بہشت کو راستہ کیا ہو اور گرمی آفتاب کی شدت  
 زیادہ ہوئی ہو و اذا هو قد عطش عطشا شديدا و لقی یطلب الماء فلا یجد لا  
 او سقت تشنگی عظیم فر او سپر غلبہ کیا ہر طرف طلب آب میں حیران و سرگردان پھر الیکن پایا  
 فالتقت بمیمنا و شیمالا و اذا الجو فی عظیم الطول و العرض و وہ شخص کہتا ہو کہ جب  
 میں بچہ دست راست کی طرف نگاہ کی دیکھا کہ ایک حوض ہے نہایت وسیع و طویل و عریض فقلت  
 فی نفسی هذا هو الکون قد نوت منه مینو انی و ملین کہا کہ یہ نہ کوثر جو پس قریب گیا میں او سر  
 و اذا عند الحوض رجلان و امواة اتوارهم تشرق علی اللؤلؤی اور کنار حوض کو  
 دو مرد اور ایک عورت کو دیکھا کہ نور جمال سے انکو تمام محشر روشن ہو وہم مع ذلک لا یسبون السواد  
 و بکون و تحو و تون باوجود اس حسن و جمال کو وہ کپڑے سیاہ پہن رہے ہیں اور براختیار رو رہے ہیں  
 اور رنگین ہیں او سقت ایک شخص سے پوچھا میں کہ یہ بزرگ کون ہیں پس اوس کو اسی شخص تو نہیں  
 نہیں جانتا هذا محمد المصطفی و هذا اعلی المراتبی و هذه فاطمة الزهراء ایک انہیں  
 محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں اور ایک علی مرتضی اور یہ بی بی سیاہ پوش فاطمہ زہرا دختر  
 رسول خدا ہیں فقلت ما لی اراهم لا یسبون السواد و تحو و تون کہا میں کہ پہر یہ سیاہ کپڑے  
 کیوں پہن رہے ہیں اور رنگین کیوں ہیں جواب میں کہا اوسو الیس هذا یوم عاشوراء یوم قتل  
 الحسین فہم تحو و تون لا جلی ذلک اسی غافل آہ مجھ کو معلوم نہیں ہے کہ آج روز عاشوراء روز  
 شہادت امام حسین ہے اس باعث سے وہ سیاہ پوش ہیں انہیں غم میں اپنی فرزند کو سیاہ پوش ہیں پس  
 میں جناب شیدہ کو قریب گیا اور عرض کی مینو یا نبی رسول اللہ انی عطشان او دختر رسول خدا  
 و شفیعہ روز جزا ایک جام آب دو کہ میں شدت سے پیاسا ہوں فظنوت انی شربا و قالت  
 جناب فاطمہ زہرہ سے مجھ کو دیکھ کر فرمایا انت الذی تنکر فضل لک علی مصاب و لہدی الخ

مُحَمَّدٌ قُلُوبِي قَوْلِي الشَّهِيدُ تُوُو دَهِی شخص ہو جو انکار کرتا تھا میری بیوہ دل اور نور چشم شہید  
 شہید پر رونیکر ثواب کا اب مجھ سے امیدوار جام کو ترکا ہو پس دہشت خواب سے چونک پڑا میں اور  
 بہت اپنی خطا پر نادم ہوا اور بہت استغفار کی خدا سے اور جن سے بحث کی تھی اون سے بیان کیا  
 اور توبہ کی پس حضرات سنا حال جناب شہیدہ کہ اپنی فرزند کو ماتم میں سیاہ پوش بہن اور نالان  
 و گریان بہن اور احادیث صحیحہ میں بھی وارد ہو کہ جناب فاطمہ اس طرح سے جنت میں نور و بار کو  
 روز بہن کہ سب ملائکہ تسبیح موقوف کر کر روز لگتی بہن پس جائز انصاف ہو کہ کیونکر نہ روحوہ  
 مان کہ جسکے فرزند پر بیہ ظلم و ستم ہو ہی ہوں آوارہ وطنی ایک طرف تین دلی پیاس اکیسیت داغ  
 اقربا ایک طرف اب سنی احوال اوس شہید کا اور رویو اور جناب شہیدہ کو اپنی خوش کچھ روایت  
 صحیحہ میں وارد ہوا کہ جب جناب امام حسین قریب کر بلا پہنچ تو عمر سعد پر پاس ہزار سوار ہر ایک قتل  
 شاہ ابراہیم راہ لیکر روانہ کر بلا ہوا لیس قیدی شکاری و لا حجازی بَلْ جَمِيعُهُمْ مِنْ اَهْلِ الْاَوَّلِ  
 کوئی اون اشقیاء میں شامی تھانہ حجازی بلکہ سب اہل کوفہ تھے اکثر وہی سچا تھے جنہوں نے نامہ  
 پر دو غا جناب امام حسین کو لکھی تھی کہ یا حضرت جلد آئو کہ فوج کثیر آپ کی مدد کو موجود ہے تم جگہ  
 الْحُسَيْنِ مِنْ حُسَيْنٍ اَحْمَدٍ وَ مَا كُنَّا وَ حُسَيْنٍ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ پھر جناب امام حسین پچاس  
 اصحاب اور اٹھائیس عزیزوں سے وار و صحرا کی کر بلا ہو رہے تھے کہ بَلِّغِ الْحَلَمَ وَ مَنَّهُمْ مَنَ لَا  
 يَبْلُغُهُ او نہیں سوسہی بعضوں سے بلوغ کو پہنچو تھے اور بعضوں سے بلوغ کو نہ پہنچو تھے عمر سعد ملعون نے  
 حضرت کو پانی پراوتر نہ دیا ناچار امام غریب نے خیمہ دس جگہ کیا کہ جہاں پانی نہ تھا پس رفقاء  
 اور عزیز امام حسین کو مسلح و مکمل رہتے تھے کہ ببا واقوم اشقیاء خیموں پر نہ آئی حتیٰ اَنْ عَلَيَّ  
 ابْنِ الْحُسَيْنِ مَوْضِعَ مَوْضَاعٍ شَدِيدًا يَهَانُ نَكَرًا کہ امام زمین السائبین گرائی زندہ و غیہ سے  
 اونہیں دنوں میں بیمار ہوئی اور ایسی بیماری عارض ہوئی کہ طاقت کھڑی ہو سکی نہ تھی  
 غشیں پڑی رہتے تھے حتیٰ اَنْ الْحُسَيْنِ لَمَّا قُتِلَ كَانَ ابْنُ الْحُسَيْنِ نَاكِسًا لَّكَ جَبُوت  
 جناب امام مظلوم شہید ہوئے تو سید الساجدین عرش میں پڑی ہوئی تھی فجاءت فاطمہ الصَّغِيرَةُ

عِنْدَهُ وَقَالَتْ يَا أَخِي وَاللَّهِ قَتَلُوا أَبَاكَ الْحُسَيْنَ فَمَا يَصْنَعُونَ يَا ابْنَ خَبَابِ فَاطِمَةُ صَغِيرًا  
 روتی ہوئی آئین اور کنو لگین ایو بہائی کیا سو تو ہوا او تو قسم ہو خدا کی تمہاری بابا حسین کو طالمون  
 بہو کا پیا سا شہید کیا اب دیکھو مجھے کیا سلوک کریں کہ فقہ عینیتہ و بکی اپس حضرت فر عیش سے  
 انگین کہول دین اور بڑا اختیار آنسو حضرت کی آنسو نسو جاری ہو ہو پر حضرت فرمایا کہ اے خواہر  
 ماجرا اس کا بیان کرو کہ میرے پر مظلوم کیونکر شہید ہوئی فاطمہؑ فرمایا کہ اے بہائی جیسو بابا حسین  
 سید انگو گوتو تہوین گوشہ خیمہ میں تنہا قریب دروازے کو بیٹھی ہوئی روتی تھی کہ ناگاہ میرے کان میں  
 یہ صدا آئی مَن لَكَ لَجْدِي يَا زَيْنَبُ وَيَا سَكِينَةَ وَيَا فَاطِمَةَ افسوس اے زینب اے سکینہ اے  
 فاطمہ صغیرا ہم تو قتل ہو تو رہیں بعد ہمارے تمہیں کون دلاسا دیگا اور خاطر داری کرے گا تم قال  
 اللہ اکبر پھر صدا وائید اکبر میرے کان میں آئی اوسوقت تو اے بہائی جہاں روشن ہے آنسو نہین  
 تیرہ و تار یک ہو گیا اور بڑا اختیار باہر دروازہ خیمو کو نکل گئی قُرْأَتْ اَنَّ الْحُسَيْنَ وَاصْحَابَهُ  
 يَخْرُجُونَ كَالْأَضَاحِي عَلَى الدِّبَالِ پس دیکھا میرے بابا حسین مع اصحاب و عزیز سر کٹو ہو ہو  
 مانند گوسفندان قربانی کر خاک و خونین غلطان ریگ بیابان پر پڑے ہیں وَالْحَيُولُ عَلَى أَجْسَادِهِمْ  
 لَحُولُ اور اعداد گروڑ جمعوں پر انکو دوڑے ہیں وَآتَا فَكْلُو فِيمَا يَفِئَعُ عَلَيْنَا اور میں اس سوچ رہی  
 کہ دیکھو اب یہ ظالم چین ہی مانند ہمارے مردوں کو قتل کر رہے ہیں یا اسیر کر رہے ہیں إِذَا رَجَلٌ عَلَى  
 ظَمِيرِ جَوَادِهِ كَيْسُوقُ الشَّيْءِ يَلْعَبُ رُجْمُهُ وَهُنَّ يَلْذَن بَعْضُهُنَّ بَعْضٍ وَيَلْسَا قُطُنَ  
 عَلَيَّ وَجْهِي کہ ناگاہ ایک خونخوار گروڑ پر سوار ہاتھ میں تیرہ لیر پیدا ہوا اور وہ لعین تیرہ عورتوں  
 پیشوں پر مار رہا تھا پس عورتیں اوسکو خوف سے بہا گئو لگین اور ایک دوسرے کی پناہ مانگتی تھی اور  
 سنہ کو بہل کر گر پڑتی تھیں اور یوں فریاد و فغان کرتی تھیں وَاجْدَاةُ وَالْأَبْنَاءُ وَاقِلَّةُ نَائِمَاتٍ  
 وَاحْسِنَاتٍ أَمَا مِنْ مُجِئٍ يُجِئُنَا أَمْ أَمْ نَا مَرْسُولَ خَدَايَا اے علی مرتضیٰ افسوس کوئی ہمارا  
 مددگار نہیں اے بہائی حسین آیا کوئی اس گروہ میں مسلمان نہیں ہے کہ ہمیں پناہ دے کہ  
 دختران فاطمہ زہرا لوثی جاتی ہیں اے بہائی مشاہدہ سو اس حال کو میں خائف و لرزان تھی

لگا گاہ نظر اوس شقی کی میری اوپر پڑی مین اوسو دیکھ کر بہاگی کہ شاید بہاگ کو بچ جاؤن وَاِذَا  
 يَكْبَتُ رُجُلُهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَقَطَتْ عَلَيَّ وَتَحَنَّنِي وَهَ دَوَّرَ اوروں کو نیزہ اوسکی میری پشت پر لگی پس  
 سنہ کو بہل مین گر پڑی اوس دشمن خدا نے میری کانوں کو چیر کر گوشوارہ اوتاری اور میرے منہ پر خون بہاتا  
 اور چادر بھی میری لیکر چلا گیا اور مین بہوش ہو گئی جب ہوش مین آئی قَوَّايْتُ اَنْ عَمَّتِي تَبْكِي  
 وَتَقُولُ پس دیکھا میں کہ پھوپھی میری زینب سراف نے میری کمری روتی مین اور یوں فرماتی مین قُوْنِي  
 وَاصْفِي مَا اَعْلَمُ مَا جَآئِي عَلَى الْبَنَاتِ وَآخِيكَ الْعَلِيلِ اے فاطمہ غم مین کیا پڑی ہوئی ہو  
 اوہو دیکھ مین کہ دختران فاطمہ پر اور تیری بیمار بہائی پر کیا گزری فُتِمْتُ وَقُلْتُ يَا عَمَّتَاهُ هَلْ  
 مِثْنِ خَرَقَةٍ اسْتَرْجَا دَا سَيِّ عَنْ اَعْيُنِ النَّظَارِ پس کمری ہوئی مین اور بولی اے پھوپھی کوئی  
 کپڑا ہو کہ سراپنا ڈھانپوں اور سنہ نامحرموں اپنا چہاؤن فَعَالَتْ يَا بَنِيَّةُ عَمَّتِكَ مِثْلَكَ پس  
 وہ بولیں کہ اے بیٹی پھوپھی تیری مثل تیری سرنگو ہو قَوَّايْتُ رَأْسَهَا مَكْشُوفًا وَسَلَّيْتُهَا قَدْ  
 اسْوَدَّتْ مِنَ الصَّرَبِ پس جب دیکھا میں تو سہ اونکا بھی گملا ہوا اور جسم مبارک اونکا ضرب  
 تازیانوں سے نیلگون ہو پس مین یہ حال دیکھ کر بہت روتی تَمَّ جَاءَ الْقَوْمُ وَمَعَهُمْ سَيُوفٌ  
 مَسْئُلُوْلَةٌ بعد ازان قوم جفا کار تلوار مین نگلی لیو ہوئی درانہ ہمارے لوگوں کو آئی اوسوقت مین انور  
 جدا ہو گئی اب معلوم نہیں کہ میری پھوپھی پر کیا گزری قَبِيْئَةً كَذَلِكَ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ اَزْدَقُ  
 فَوَّارِيْتُ عَنْهُ فاطمہ صنوا فرماتی مین کہ یہ ماہر کہہ رہی تھی کہ ایک شخص کبود چشم تلوار کھینچو آیا  
 پس مین اوسکو خوف سے چپ گئی راوی کہتا ہو کہ شخص بیمار کہہ لاپاس آیا وہ حضرت ایک چمڑے  
 لیٹو تھو فَجَدَّ النَّطْعَ مِنْ تَحْتِهِ پس اوس لعین نے وہ پست بھی حضرت کو چمڑے سے کھینچ لیا اوسوقت  
 حضرت زمین پر گر پڑی فَا قَبِلَ الْقَوْمُ عَلَى اَعْلَى بَنِي الْحُسَيْنِ لِيَقْتُلُوْهُ ابو مخنف کہتا ہی پس کہہ  
 لوگ تلوار مین کھینچ کر مستعد قتل امام زین العابدین پر ہوئی فاطمہ صنوا کہتی مین کہ یہ حال دیکھ کر  
 مین سرخو لگی کہ پھوپھی زینب روتی ہو مین اَمِيْنُ فَقَالَتْ مَا كَفَاكُمْ قَتْلُ الْحُسَيْنِ اور روک بولیں  
 کہ اے ظالمون تم مین میری بہائی کا قتل کافی نہوا اس بیمار کو قتل سو تو ہاتھ اوٹھاؤ روایت

5212

فَوَاحِشٍ بِسُجُودِ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَأَى جَنَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 يَوْمَ الْكَشْفِ حَتَّى دَكَبَ عَلَى صَدْرِهِ فَأَبْطَلَى جَنَابُ سَائِلَاتِ قَبْرِهِ فَمَا تَوَدَّ جَنَابُ اِمَامِ حُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَكُونَ  
 خَضِرًا أَوْ لَوْ كُنَّ سَبْعَةُ سَوَاقِبٍ لَمْ يَكُنْ يَرْضَى أَنْ يَكُونَ فِي حَقِّهِ نَجَسٌ فَكَلِمَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسُجُودِ  
 كِيَا بَسْمِ وَأَوْ خِيَالِ كِيَا كَرَسُولِ خُدَا كَوَا اِمَامِ حُسَيْنٍ كِيَا سِنِي رُشْدِي تَعَبَ نَوَ كَرِحَاتِي مَجْهُو كِيَا مِينَ بَارِهَ جَلْبُو كَوَا سِنِي  
 اَقْدَسُ وَفُجِدَ اِسْمُ جَدِّ اَكْرَدُونَ لَكِنْ اِسْمُ بِي رَحْمَتِي اَرَادَهُ كِيَا مِينَ كَرِحَاتِي اِمَامِ حُسَيْنٍ كِيَا اَوْثَمًا لَوْ أَنَّ اَللَّهَ اَعَادَ اِسْمَهُ سَلَامَةً  
 اَرَادَهُ اَلْحَيُّ اَلْقَيُّومُ اَلَّذِي اَرَادَ اَعْلَى اَنْ مَنْ اَذَى مِنْهُ شَعْرَةٌ فَقَدْ اَذَى اِنِّي اَمَامِ حُسَيْنٍ فَفَرَّ اِمَامِ اِمَامِ سَلَامَةٍ  
 رَهْنُو دُ حُسَيْنٍ كَوَا اِسْطَرَحَ جِسْمُ اَسْكَاجِي چَاهُ كَا اَوْ تَرَاوِي كَا اِمَامِ سَلَامَةٍ جِسْمِي رُشْدِي حُسَيْنٍ كِيَا  
 اِيَكِ اَلْاَوْثَمِ دِي اَوْ سُوْجُوْ اَوْثَمِ دِي مَقَامِ نَاطِلِ هُوَ اَوْ جَلْبُو خَاكِ اَوْ اِنِّي كِيَا هُوَ كِيَا جِسْمِي كَا  
 جَنَابِ رَسُولِ خُدَا كَوَا اِسْمِي رُشْدِي اَوْثَمًا فِي مِلَالِ هُوَا كِيَا حُسَيْنٍ كِيَا خِلَافِ خُوشِي نَوَا اَفْسُوسِ اَوْ سِي  
 حُسَيْنٍ كِيَا سِنِي اَقْدَسِ بِرِجْلَادِ مَقَامِ كَرِي اَوْ رَحْمَتِي كَمَا كَوَا اَوْ سُوْجُوْ كِيَا صَدْرُهُ هُوَا كَرُوحِ رَسُولِ خُدَا كَوَا  
 جَبِ اَوْ سِ لَعِينِ زِيَادِي كِيَا هُوَا كِيَا اَوْ اِمَامِ غَرِيبِ تِيْنِ دُكِي بِيَا سِ مِينَ زِيَادِي رُشْدِي هُوَا كَوَا كِيَا حَالِ  
 هُوَا هُوَا مَجْهُو كِيَا كَبَرِيَا كَا جَبِ اَوْ سُوْجُوْ حُسَيْنٍ كِيَا نَعَشِ بِرِ كُوْشِي دُوْشَا كَا اَرَادَهُ كِيَا هُوَا كَا غَرَضِ كِيَا سَلَامَةٍ  
 فَرَمَاتِي مِينَ اِسْمِ حُسَيْنٍ كَوَا كِيَلُوْ چُوْشُوْ كَوَا كِيَا كَامِ كَوَا كِيَا جَبِ پَهْرِي دِهَانِ سُوْجُوْ دِي كِيَا حُسَيْنٍ مِيَا سَتِه  
 رُوْشِي اِسْمِ مَجْهُو نَمَاتِ تَعَجُّبِ هُوَا اَوْ قَرِيبِ كِيَا مِينَ اَوْ عَرَضِ خَلِي مِيَا اَوْ سِي دَا قَامِي رُشْدِي رُوْشِي  
 نَرُوْشِي اَنگَمِينَ اَكِي وَهُوَ يَنْظُرُ لِيْشِي بِبِلَا وَنِي كِيَا اَوْ رَاهَتِهِ مِينَ اِيَكِ چِيْرِي كَوَا اَوْ سُوْجُوْ دِي كِيَا رُوْشِي  
 قَالَ مَا مَطْوِيْن قَالَتْ فَتَطَوْتُ فَاِذَا بِيْلَا تُوْبَةً حُسَيْنٍ فَفَرَّ اِمَامِ اِمَامِ سَلَامَةٍ اَمَامِ سَلَامَةٍ  
 فَرَمَاتِي چِيْنِ اِسْمِ مِينَ دِي كِيَا تُوْبَتِهِ مِينَ حُسَيْنٍ كَوَا خَاكِ هُوَا حُسَيْنٍ مِيَا سَتِه قَالَ فَتَاَنِي كِيَا اَحْسَنُ حُسَيْنٍ  
 السَّامَةِ وَقَالَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ تُوْبَةٌ كَوَا بِلَا وَهِيَ لِحِيْنَةُ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ وَتُوْبَةُ يَدِي  
 فِيْهَا اِسْمِ مِيَا عَرَضِ خَلِي اَوْ حُسَيْنٍ يَكِيَا اَوْ حُسَيْنٍ فَفَرَّ اِمَامِ اِمَامِ سَلَامَةٍ اَمَامِ سَلَامَةٍ اَمَامِ سَلَامَةٍ  
 كَوَا اَوْ رَسُولِ خُدَا يَهَ خَاكِ كَرَبَلَا اَوْ يَهَ طِينَتِ تَهَارِي فَرَزْدِ حُسَيْنٍ كِيَا هُوَا رِي مِيَا اَوْ جِسْمِي بِرَاهَتِهِ  
 دُفَنِ هُوَا اِسْمِ اِمَامِ سَلَامَةٍ لِيَا اَسْمِ مِيَا كَوَا اَوْ اِسْمِ شِيْشِي مِينَ سَجَا طَلْتِ رَكُوْشَا اِذَا اَتَيْتُهَا صَادَقَتْ

دَمًا عَيْطًا فَأَعْلَىٰ إِنَّ وَلَدِي الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ أَوْرَاحِمَ سَلَمَةَ جَب دِيكِنَا اس خاك كوكه  
 خون تازه ہو گئی ہو یقین جانتا کہ فرزند میرا حسین قتل ہوا وَ سَيُصِوْذُ لَكَ مِنْ بَعْدِي وَ  
 بَعْدَ آيِهِ وَأُمِّهِ وَ آيِهِ اور قریب ہو کہ ہو گا یہ امر بعد میرا اور علی اور فاطمہ و حسن کو یہ سنگ  
 میں روز لگی اور فہ مٹی میں بحفاظت شیشو میں رکھی تا آنکہ جناب امام حسینؑ ز سفر غربت دست  
 اشقیاء اختیار کیا اور دوسری روایت میں ام سلمہؓ سے منقول ہو کہ جناب امام حسینؑ سب کو  
 ساتھ اپنی سفر میں لے گئے تھے مگر ایک بیٹی حضرت کی نہایت بیمار تھی فاطمہؓ صغیرا نام اسی سکاٹن  
 بسبب عارضہ کہ چور گئے تھے میں اکثر اوسکی خبر کو جاتی تھی اور دلاسا و تشفی دیتی تھی غرض جب حضرت  
 تشریف لے گئے تو ہر روز میں اوس شیشو کو دیکھ لیتی تھی قَبْلِنَا كَذَلِكَ فَآذًا بِالْقَادِرُ وَ كَذَلِكَ  
 دَمًا عَيْطًا فَعَلَيْتُ أَنَّ الْحُسَيْنَ قَدْ قُتِلَ پس ایک روز بجاوت معمودہ دیکھا میں اوس شیشو کو  
 ناگاہ کیا دیکھتی ہوں کہ اوس شیشو میں خون تازه بہا ہوا ہے پس جانا میں کہ حسینؑ پیارا میرا سید  
 میں روتی رہی اور مار کھدے گا نہ کہ مانا کہ کیا میں اور نہ پانی پیا اور نہ مجھو بند آئی پس بعد دیر کہ غنودگی  
 سوائی ناگاہ دیکھا میں جناب رسول خدا کو کہ سمت کر بلا سے تشریف لائے ہیں وَ عَلَيَّ رَأْسُهُ وَ حَبِيبُهُ  
 ثَوَابٌ اور سر مقدس اور ریش انور پر محبوب خدا کو خاک پڑی ہو فَصِرْتُ أَنْفَضُهُ وَ الْبُكَى وَ أَقُولُ  
 پس یہ حال حضرت کا دیکھ کر دوزی میں خاک جھارتی تھی اور روتی تھی اور کہتی تھی نَفْسِي لِنَفْسِكَ  
 الْفِدَا أُمَّتِي حَمَلَتْ نَفْسَكَ هَكَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ آيَتِكَ هَذَا الثَّرَابُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 نفس میرا آپ کو نفس پر قربان ہو یہ کیا حال ہو ای رسول خدا یہ مٹی آپ کو سر اقدس پر کیسی بڑبی  
 فَقَالَ هَذِهِ السَّاعَةُ فَوَعْتُ مِنْ دَفْنِ وَلَدِي الْحُسَيْنِ پس حضرت فرمایا احرام سلمہؓ  
 حسینؑ کو طالمون فی ہو کا پیاسا شہید کیا ابی میں اوسکی دفن سے فراغت کر کر آیا ہوں حضرت  
 ام سلمہؓ کہتی ہیں میں خوفناک اٹھی اور ضبط گریہ نہ کر سکی میں اور وَ احْسَيْنَا وَ آمْتَجْنَا قَلْبًا  
 کسیر روتی تھی تا آواز میری بلند ہوئی یہاں تک کہ آواز گریہ میری سنکر زنان مدینہ ہاشمی اور غیر ہاشمی  
 جمع ہوئے اور پوچھنے لگیں کہ کیا حال ہو اور کیوں روتی ہو میں سارا ماجرا بیان کیا یہ سنکر سب



رونا شروع کیا۔ خداوندِ عالم نے فرمایا کہ رسول خداؐ نے دنیا سے رخصت کی تھی وچٹنا اے رسولِ خداؐ! وکفی تکشفاً  
 التَّوْبَةِ وَتُشَقِّقَاتُ الْجُبُوبِ اور چلو ہم سب طرفِ قبر رسول خداؐ کو اس حال میں کہ ہمارے  
 کلمے تھے اور گریبان ہمارے پھوٹے تھے۔ یا رسولِ خداؐ قُبِّلَ وَلَدُكَ الْحُسَيْنُ اور رورو کو کہا ہمارے  
 امی حبیب کبریا امی رسول خدا تمہارا وہ پیارا نواسا حسینؑ کیج جسکا آپکو سینے سے اٹھانا ناگوار تھا شہید  
 قَالَتْ فَوَاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَقَدْ حَسَسْنَا كَأَنَّ الْقَبْرَ مَوْجٌ بِصَاحِبِهِ حَتَّى تَحُولَتْ الْأَذْيَانُ  
 مِنْ تَحْتِنَا ام سلمہ کہتی ہیں کہ قسم ہے اوس خدا کی جسکو سوا کوئی معبود نہیں ہے کہ جب ہم نے یہ کہا  
 کہ امی رسول خدا تمہارا نواسا حسینؑ شہید ہوا تو دیکھا ہمیں کہ قبر شریف جناب رسالت صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم مع صاحبِ قبر اتری تو ناانگہ زمین قبر ہی کا پنہو لگی پس سب خوفناک ہوئے اور پہر  
 گریبان پھوٹا اور بال کمر روئی پیتھ اپنی اپنی گھر کو دوسری روایت میں ہے ام سلمہؓ کو کہ اوس وقت  
 خواب دیکھ کر گئی میں اپنی پیاری فاطمہؓ ضغوا بیمار کو دیکھتی کہ دیکھو اب اسکا کیا حال ہے فرمائی  
 وَهِيَ تَبْكِي وَتَقُولُ بِسْ دیکھا میں نے کہ وہ بیمار دلنگار بیتاب ہو ہو کر رو رہی ہے اور کہتی ہے وَابْنُ  
 يَفْرَأَ قَاتَ لَحْلَ جِسْمِي وَنَعَصَ عَيْشِي وَتَلَدَّ دَهْرِي ہاے امی بابا میری تمہاری غم جاتی  
 بدن فاطمہؓ ضغوا کا گھل گیا اور آرام و چین جاتا رہا اور میری آنکھوں میں دنیا تاریک ہو گئی ہے اب تو میرے  
 بلانیکے کوئی تدبیر کرو چونکہ ام سلمہؓ بھی ایسا خواب وحشت اثر دیکھ کر گئی تھیں تو یہ حال فاطمہؓ  
 دیکھتے ہی ضبط نہ ہو سکا اور بیباختہ رونیکلین بیان تک کہ عورات ہمسایہ بھی سب جمع ہو گئیں اور  
 ہر ایک دلاسا اور تشفی فاطمہؓ ضغوا کو دینے لگی کہ امی فاطمہؓ نہ رو کہ خدا تیرے باپ اور بھائیوں کو تجھے ملائے گا  
 مگر اوس بیچارے دل سوختہ کو قرار نہ آتا تھا اور بیتاب ہو ہو کر روئی تھی إِذَا جَاءَكَ الطَّاغُوتُ فَجَلَسْ  
 عَلَى جِدَارِهَا وَقَالَ اسی حال میں سب تھو کہ ایک جانور آیا اور دیوار فاطمہؓ پر بیٹھا اور وہ جانور  
 روتا تھا اور اوسکو پوسنے خون پٹکتا تھا ناگاہ وہ باواز درناک بولایا بَيْتَ الْحُسَيْنِ قَتَلُوا أَبَاكَ  
 وَذَلَّجُوا إِخْوَانَكَ وَأَقْرَبَاءَكَ امی دختر حسینؑ رو اور سر پر خاک ڈال کہ تیرے باپا حسینؑ کو

ظالمون و فتن دنگا ہوگا پیا سا قتل کیا اور ہمایون کو اور سب تیر و قراؤن کو فوج کر ڈالا یہ منکر  
فاطمہ صغرا اس قدر روئی اور پٹنی کہ غش کہا کر زمین پر گر پڑی اور سب عورتیں ہی خوب ہنسن اور  
اور سب کو یقین ہوا شہادت امام حسین کا روایت سی و ہفتم میں فضائل شیعہ کر  
اور ذکر تہر کو شیر کر و نیکار و ز عاشورا اور عداوت عبدالقادر ملعون اور  
پہر آنا اہلبیت کا لاش امام پر عن الصادق علیہ السلام اَنَّهُ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ  
شِيعَتَنَا اَکْثَرُ اَوْ دَوَانِئًا وَاَفْئِدًا وَاَوْخِرُ فِیْهِمْ حَدِیْثُ صِحِّیْہِ مِنْ جَنَابِ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقِ عَلَیْہِ السَّلَامُ  
منقول ہو کہ فرمایا حضرت فرخدار رحم کرے ہماری شیعوں پر کہ وہ آزار و ہتھاتریں اعداؤں دین کو آتے  
ہماری دوستی میں اور ہمیں ان شیعوں سے مطلق رنج نہیں پہونچتا شِيعَتَنَا سِنًا قَدْ خَلَقُوا  
مِنْ فَاضِلِ طِينَتِنَا وَنَحْنُ اَبْنَاءُ رِجْلِہِمْ شِيعَہ ہمارے ہم سے ہیں اور تحقیق اصل خلقت ہمار  
شیعوں کی اوس خاک سے ہو کہ جوچ رہی تھی ہماری خلقت سے اور خمیر اُنکی خاک کا ہماری نور ولایت سے  
رَضَوْنَا اَئِمَّةً وَرَضِنَا بِہِمْ شِيعَہ شیعہ ہمارے راضی فرخندہ ہیں اور ہم راضی فرخندہ ہیں اور شِيعَتُنْہُمْ  
مُصَابِنَا وَبِہِمْ اَوْصَابُنَا عَلَیْکُمْ تِی ہر اونہیں مصیبت ہماری اور ولانا ہر اونہیں رنج ہمارا و بخیر ہم  
خوننا و کسرہم سُر و دنگا منوم ہو تو ہیں شیعہ ہمارے جب ہمیں منوم پاتریں اور خوش ہو تو ہیں  
دوست ہمارے جب ہمیں خوش پاتریں وَ لَحْنٌ اَيْضًا نَتَلَمَّ لَتَا لَہُمْ وَ نَطْلَعُ عَلٰی اَحْوَالِہُمْ اور  
ہمیں بھی رنج ہوتا ہے جب کوئی ہماری شیعوں کو رنج دیتا ہو اور ہر آن ہم اُن کو احوال سے مطلع ہیں پس  
وہ ہماری ساتھ ہیں ہم سے جدا نہوں گے اور ہم اُن سے جدا نہوں گے اَنَّ کُلَّ شَيْءٍ جَعَلَ الْعَبْدَ اِلٰی سَيِّدٍ وَ  
مَعُوْلَہٗ عَلٰی مَوْلَاہٗ اس واسطے کہ باز گشت غلام کی طرف آقا کو ہوتی ہو اور رجوع عبد کی اپنی مولا کی  
جانب ہوتی ہو اور شیعہ ہمارے کنارہ کشی کر تو ہیں ہماری دشمنوں سے اور آمادہ ہو تو ہیں مدح پر ہمار  
دوستوں کی اللّٰهُمَّ اَحْبِبْ شِيعَتَنَا سِنًا وَ مَضَافِیْنِ اَلِیْنَا خُداوندانندہ کہہ ہماری شیعوں کو کہ وہ ہم سے  
تعلق رکھتے ہیں اور نسبت اُنکی ہماری جانب ہو مَن ذَکُوْا مُصَابِنَا وَ بَلٰی اَوْ بَلٰی اِسْتَحْبٰی اللّٰهُ  
اَنْ یُعَذِّبَہٗ بِاللّٰہِ رِجْعِ مومن ہمارے مصیبتوں کو یاد کرے اور روئے بار و لاؤ خدا کو جی آتی ہے

کہ اسوے آتش مہنم سے عذاب کرے اور ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت امام رضا سے روایت کی ہے کہ  
 کہ فرمایا اِنَّ الْحَوْثَ شَرُّكَانِ اَهْلُ الْبَلَاءِ هَلِيَّةٌ يَحْوُمُونَ فِيهِ الْقِتَالُ بِدَرَسِيكِهِ مَحْرَمٍ اِيَسَا  
 مہینا تھا کہ اہل جاہلیت قتال و جدال کو اس مہینے میں حرام جانتے تھے فَاَسْتَحَلَّتْ فِيهِ دِمَاؤُنَا  
 وَهَيْلَتْ فِيهِ حَرَمُنَا وَسَيَّ فِيهِ ذَرَارَتُنَا مگر اس امت جفاکار نے حلال جاننا خونریزی کو  
 ہماری اور ہتک حرمت ہماری کی اور اہل بیت رسول کو اور فرزند ان قبول کو اسیر کیا اور خونین  
 ہمارے لگائی اور اسباب ہمارا غارت کیا اور حرمت رسول خدا ہمارے باب میں مطلق کنی اِنَّ  
 يَوْمَ الْحُسَيْنِ اَفْوَحُ جَفْوَتُنَا وَاسْبَلُ دُمُوعُنَا وَادَّلَ غَيْرُنَا بِتَحْقِيقِ كَرُورِ شَهَادَاتِ اِمَامِ حُسَيْنٍ  
 وہ روز ہے کہ حسین روز و روز انگین ہماری مجروح ہو گئیں اور آنسو ہمارے مصیبت امام مظلوم  
 جاری ہیں اور عزیز و کمو ہمارے ذلیل کیا یا اَدْحَى كَوْلَا اَوْ رَيْتِنَا الْكُوبَ وَالْبَلَاءُ اَمْرٌ مِنْ كَرَامَا  
 تو موجب ہمارے اندوہ و بلا کی ہوئی پس اوپر مثل حسین کو روئین روئیا اور لَانَّ الْبُكَاءَ عَلَيْهِ لِحَظُّ الدُّعَا  
 اَلْعَظَمِ کہ روزنا اس امام مظلوم غریب پر محو کرتا ہو گناہان کبیرہ کو تم قال کان ابی اِذَا دَخَلَ شَهْرُ  
 الْحَجِّ لَا يَبْقَى ضَلَاكًا بَعْدَ سَكْرَةِ يَوْمِ يَدْرُبُ رِجْلُ رَايَا مَامُ مَوْسُو كَانَتْ جَبَ مَاهُ مَحْرَمٌ وَكَيْتُ تَمَامُ مَاهُ كَرِيهُ  
 اندوہ میں رہتے تھے اور کوئی اونہیں ہنسانہ کیے نہ تھا اور ہر روز رخن و ملال زیادہ ہوتا تھا فَاِذَا كَانَ  
 الْعَاشُورُ مِنْهُ كَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ مَصِيبَتِهِ وَحُزْنِهِ وَبُكَائِهِ جَبَ رُوزِ عَاشُورَا ہوتا تھا تو  
 اندوہ ماتم حضرت پر اور نون سے زیادہ تر ہوتا تھا اور وہ حضرت رو رو کر فرماتے تھے الْيَوْمُ الَّذِي  
 قُتِلَ فِيهِ جَدِّي الْحُسَيْنُ اَهْ اَجَ وَهَ دُنْ اِی کہ جد مظلوم میرے امام حسین فرزند رسول الثقلین کے  
 ہو کر پیاسے شہید ہو کر ہر فرمایا حضرت امام رضا نے کہ جو روز عاشورا امور دینا میں سعی تکبر و حَضَى اللہ  
 حَوَاجَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوْخَا اَوْ سَكْرَ حَوَاجَّ دُنْيَا وَآخِرَتِ بَرَلَا اِی وَدَمْنُ كَانَ يَوْمَ عَاشُورَا  
 يَوْمَ حُزْنِهِ وَبُكَائِهِ جَعَلَهُ اللّٰهُ يَوْمَ اَيُّقَاتِهِ يَوْمَ فَوْجِهِ وَشَخْصِ کہ روز عاشورا کو اوقات اپنی اندوہ  
 و ماتم میں بسر کرے روز قیامت کو خدا واسطے اس کو روز شادی اور سرور کرے گا اور بہشت میں  
 ہمارے پاس اس کا مسکن ہوگا اور جو شخص روز عاشورا کو روز برکت جانے گا اور واسطے عیال کے

و غیرہ مجمع کر لیا کہ یَبَارِكْ لَهُ وَجْهٌ مَعَ يَزِيدَ نہ مبارک ہوگا واسطے اوسکی اور شہر ہوگا اوس کا  
 ساتہ یزید کو پس حضرات فی الحقیقہ روز شہادت امام حسین ایسا ہی روز ہو کہ تمام جن و انس و ملائکہ  
 ماتم فرزند رسول خدا میں گریان ہو تو میں یہاں تک کہ ناقلاں نقات و معتبر فی نقل کی ہوائت فی بعض  
 بلاد الووم علی جبل صُورَةَ الْأَسَدِ مِنَ الْحَجَرِ کہ بعض بلاد روم میں ایک پہاڑ پر ایک پتھر کا  
 شیر بنا ہو گا کہ کان یَوْمَ الْعَاشِرِ مِنَ الْحَوْفِ یَسْبُلُ مِنْ عَيْنَيْهِ سَيْلُ الْمَاءِ إِلَى اللَّيْلِ جب  
 روز عاشورا ہوتا ہو صبح سو اوس شیر کی آنکھوں سے آنسو مثل سیلاب گزرواں ہو تو میں شام تک پس  
 لوگ اوسکی زیارت کو جمع ہو تو میں اور گریہ و زاری کرتا ہوں وَ يَأْخُذُونَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ عِبْرَةً  
 بَيْنَهُ وَيَسْقُونَ مَوْضِعَهُ اور لیتا ہوں وہ پانی اور پلا تو میں بیمار و نکو پس پتھر تک تو اس مظلوم کے  
 غم میں روئے و امی ہو اوں لعینوں پر کہ جو روز قتل فرزند رسول خدا کو روز برکت جانے تو میں اور مرد و  
 شادی کرتا ہوں اور خدا و رسول خدا کو غضبناک کرتا ہوں فقط اطاعت عبد القادر جیلانی سے  
 چنانچہ عید عاشورا اہل مکہ فرشتہ مات جناب امام حسین سے موقوف کی تھی جب زمانہ عبد القادر  
 جیلانی لعین کا ہوا جس اہل باطل شیر پیر دستگیر کتھو میں تو اوس کو کہا وفات ابو بکر بانی ظلم و کفر  
 عید دوشنبہ موقوف ہوئی پھر قتل امام حسین سے عید عاشورا کیون موقوف ہوئی اور کھاسے  
 غنیۃ الطالبین میں حسین نے کیون خروج کیا خلیفہ وقت و امام عصر پر فَقَتِلَ الْحُسَيْنُ بِسَيْفٍ  
 جَدِّهِ پس قتل ہوا امام مظلوم معاذا اللہ شمشیر رسول خدا سے یعنی اونکو گمان باطل میں یزید خلیفہ  
 رسول تھا حسین ابن علی خلیفہ رسول کو ہاتھ سے مارے گئے پس پھر دشمنان آل رسول فریاد کرنا  
 شروع کی چنانچہ مکہ میں لوگ اب تک سرور شادی کرتے ہیں اور سبچ پوش ہو تو میں حال آنکہ رسول خدا  
 اور علی رضی اور فاطمہ زہرا کو اکثر لوگوں نے خواب میں سیاہ پوش و گریان و نالان دیکھا ہو اور حبش  
 میں ہی وارد ہوا ہو کہ جناب سیدہ زینب فرزند کو یاد کر کر جنت میں ایسا نعرہ مار کر رو تو میں کہ تمام ملائکہ عباد  
 خدا موقوف کر کر و فریاد کرتے ہیں کہ یہ جناب فاطمہ سے ہیں حضرات روز عاشورا وہ روز تھا کہ آسمان سے  
 توڑ پیر متا جیال پہنچے کہ بونکر خون برستے لَآئِهَ قِيلَ فِيهِ ابْنُ يَدْبُتِ دَسْوَرِ الَّذِي بَكَاهُ

عَطَشًا نَاكِلًا قَتْلَ كَيْفَا اَوْ سَدَن مِّنْ فَرْزَن رَّسُولَ كَا بَهُو كَا پِیَا سَا وَ هُوَ طَوَّحٌ یَا لَطْفُو فِ عَلَی  
 اَلْوَمَضَا شَسَّ سَبَّ اَلَا وَ دَا حَیج دَمَا اَوْرُوهُ جَنَاب بَا زَنْجَمَا یُ مِشَارِ زَمِیْنِ گَرَم پَر پَر یُ تَوِی اَوْرَا وَاوَلُو  
 حَلَقِی كِی رُگُوْنِ سُو خُوْنِ جَارِی تَهَا وَ رَا سَهُ مُشْتَهَوُ اِلَی یَزِیْدُ اَوْرَا سَا وَا سَ عَا یُ جَنَاب كَا یَزِیْدُو  
 چَرْبَا كَر شَهْرُ شَهْرُ پَر تَا هُو اِی زِیْدُ فَا سَقْ شَرَابِ خَوَارِ كُو یُ بِطَرِیْقِ ہدیہ كِیَا وَ تَا دَا نَحْلَ عَلَی اَلْفَنَاتِ  
 وَ تَا دَا وَ ضَعَّ فِی النَّوُورِ ہزار اَفْسُو سَ ہ سَرَا قَدِ سَ كَہُ جَوْرُ تَوَلَّ خَدَا اَوْرَا فَا طَمَّ نَہْرَا كُو سِیْنِہِ اَطْمَرِ  
 رَہْتَا ہَا كَبِی تَوْنِیْرَ طَوِیْلِ پَر چَرْبَا یَا كِیَا اَوْرَا كَبِی تَوْنِیْرِ مِیْنِ رَہَا كِیَا وَ تَا دَا عُلُقَ فِی اَلْاَشْجَا رِ  
 وَ تَا دَا وَ ضَعَّ تَحْتَ السَّیْرِ كَبِی وَ ہ سَرَا نَوْرُ دُرُخْتِ مِیْنِ لُكَا یَا Kِیَا اَوْرَا Kَبِی وَ ہ زِیْرُ تَحْتِ رَہَا Kِیَا  
 وَ اَرَا دَا اَنْ یُوْطُو اَلنَّحْلَ عَلَی جِیْمَا اَوْرَا جِیْمُ شَرِیْفِ حَضْرَتِ پَرَا وَا نِ كَا فَرُوْنِ ذِ اَرَا دَا Kِیَا Kَہُ كَہُ  
 دَوْرَا مِیْنِ وَ حَوْرَقَتْ جِیْمَا مَہُ وَ سِیْیَ دَا كَیْنِہِ اَوْرَا جِیْمُ حَضْرَتِ كَر جَلَا نَگِی اَوْرَا اہْلِ حَرَمِ لَوْنِگِی اَوْرَا قِیْدَا  
 وَ حَوْرَقَتْ اِذَا اَنْ اَیْمَا ہِ اَوْرَا جِیْمُ كُو كُو كَا نِ تِیْمُوْنِ حِیْثِیْنِ كَرَا اَوْرَا عَوْضِ دِلَا سَا وَ تَسْكِیْنِ عَارِضِ پَر  
 اَوْنِ خَوْبِیُوْنِ كَر طَا نَچُ مَارِی اَوْرَا كِیْطَرِجِ كُو فِ رَحْمِ نَکھَا تَا تَا چَا نَچَ كَتَبِ مَجْتَبَرِہِ مِیْنِ مَذْكُورِ ہُو كَبِی  
 اہْلِ بَیْتِ حِیْثِیْنِ مَقْتَلِ شَہِدَا مِیْنِ اُتَا اَوْرَا دِیْكَا Kَہُ نَعِشِیْنِ فَرْزَنْدَا نِ فَا طَمَّہُ كِی خَاكِ وَ خُوْنِ مِیْنِ پَرِیْنِ  
 اَوْرَا Kُو فِ شَوْجِہِ اَوْنِ دَفْنِ كَا نَہِیْنِ ہُو تَا اَوْنِی بَکِیْسِی پَر ہرَا یَکِ بِنِی فَرْیَا دِ وَ شِیُوْنِ كَر زُ لْگِی قَلَمَا  
 دَا تَ رَیْلَبُ جَسَدِ الْحُسَيْنِ بِلَا دَا سِی مَسْلُحَیْ اِیْدِ مَا تَا ہُ وَ دَمَہُ مَسْفُوحَ اَلْقَتِّ نَفْسِہَا  
 مِیْنِ اَعْلَى الْبَعِیْرَا ہُ جَبِ زَمِیْنِ بَکِیْسِ فِ اِنِیْرِہَا فِی مَظْلُوْمِ كِی نَعِشِ دِكَبِی Kَہُ مِیْسَرِ خَاكِ وَ خُوْنِ  
 غُلَطَا نِ اَوْرَا رُگُوْنِ سُو خُوْنِ جَارِی ہُو یَتِیَا ہُو كَرَا پَ كُو اَوْنِٹِ سُو گَرَا دِیَا اَوْرَا نَعِشِ حِیْثِیْنِ لَیْٹِ گِیْنِ  
 وَ صَا حَتْ وَ اَمْحَدَا ہُ صَلَّی عَلَیْكَ سَلَامٌ اَللّٰہُ وَ هَذَا اَبْنُكَ الْحُسَيْنُ مَوْ مَلَا عَلَی  
 اَللّٰہِ قَطِیْعُ الْوَا سِی مَسْكُوْرَا اَلْاَعْضَا ءُ اَوْرَا فَرْیَا دِ كَر زُ لْگِیْنِ ہُو اِیْمَا نَا رَا سُوْلُ خَدَا جَا زِی پَر تُو تَمَارَا  
 فَرْشِیْگَا نِ آسْمَا نِ فِ نَا زِ پَرِیْ ہُو اَوْرَا ہِ پِیَا یَا فَرْزَنْدِہَا رَا ہُو حِیْثِیْنِ Kَہُ خَاكِ وَ خُوْنِ مِیْسَرِ پَر ہُو اَوْرَا  
 اَوَسْكَوْ سَبَبِ گُھُوْرُ مَوْ دُوْرَا یَکُو پَا شِ پَا شِ اَوْرَا رِیْزِہُ رِیْزِہُ ہُو گُھُوْرِ مِیْنِ اَوْرَا غَسْلِ دِیَا Kِیَا ہُو اِنِیْرِہُو  
 Kَہُ اَوَسْكَوْ رُگُوْنِ سُو جَارِی ہُو اَوْرَا كَفْنِ اَوَسْكَا رِیْکِ بِیَا بَا نِ سُو اَوْرَا Kُو فِ نَا زَا ہُ سَہْرِ نِیْنِ پَرِہَا ہُو



امام حسین و بکا و دختر امام حسین بر لعش انحضرت عن صَفِيَّة بنت عبد المطلب  
 قَالَتْ لَمَّا سَقَطَ الْحُسَيْنُ مِنْ بَطْنِ امِّهِ كُنْتُ وَلَيْتُهُ صَفِيَّةٌ وَخَرَجْتُ الْمَطْلَبَ سِرّاً وَرَأَيْتُ كَيْ هُوَ  
 كَمَا هُوَ نَحْنُ كَمَا حَبَّ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ پيدا ہوئی تو میرا وس جگر گوشہ رسول خدا کو گود میں لیا بعد  
 توڑی دیر کہ جناب رسول خدا تشریف لائے وَقَالَ يَا عَمَّةُ هَلُمِّي اِلَيَّ اُنْبِيْ اور فرمایا اے عمہ میری طرف  
 میری گود میں دو فقلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَنَا لَمْ تَنْظِفْهُ مِنْ كَمَا يَارَسُولَ اَسَدِ اَبِي فَرْزَنْد کو اگر پاک  
 نہیں کیا یعنی غسل مولود تک نہیں دیا فقال يَا عَمَّةُ اَنْتِ تَنْظِفِيْنَهُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَظَّفَهُ وَ  
 طَهَّرَهُ جناب رسول خدا فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ اے عمہ تم اس کو پاک کر لوگی خدای غرور جل فراسی  
 پاک و پاکیزہ خلق کیا ہے ثُمَّ اخَذَهُ وَقَبَّلَهُ وَوَضَعَ لِسَانَهُ فِي فَمِهِ یہ فرما کر حضرت فرامام حسین  
 میری گود سے لیلیا اور پیشانی پر اوس نور چشم کی بوسہ دی اور زبان مبارک اپنی اوس کونہ میں ہی  
 شیخ مفید نے کتاب النبی میں ابن عباس سے روایت کی ہے لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ اَمْرًا اللّٰهُ جِبْرِیْلُ اَنْ يَّحِيطَ  
 اِلَى الْاَرْضِ فِي الْاَلْفِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ لِيُخْبَرُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِوُلُوْدِ سَيِّدَتِ  
 نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ کہ جو وقت جناب امام حسین پيدا ہوئی خدا تعالیٰ نے جبریل امین کو حکم دیا کہ اے جبریل  
 ہزار و شتر فرشتگان مقرب سے چارے لیکر زمین پر نازل ہو اور مبارکباد دے و ہمارے حبیب محمد صلی  
 علیہ وآلہ کو چارے جانب سے حسین کو پيدا ہونے کی کہ سردار نساء العالمین زہرا کیہاں پيدا ہوا ہے  
 جبریل یہ سکر روانہ ہوئی اثنائے راہ میں گذر جبریل کا ایک جزیر میں ہوا قَوَّایِ فِیْهَا مَلَكًا یُقَالُ  
 لَهُ فِطْرُوسٌ اوس جزیر میں ایک فرشتہ کو دیکھا کہ نام اوس کا فطرس تھا اور وہ تیسری آسمان کا فرشتہ  
 اور ستر ہزار فرشتے اوس کو تابع فرمان ہو گئے قَدْ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ فِيْ اَمْرِ مِنْ اَنْوَارٍ فَابْطَحَ  
 عَلَیْہِ اور اوسو خدا نے کسی کام کو حکم کیا تھا فطرس نے اوس کو بجا لایا دین دیر کی فَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْہِ  
 وَكَسَّرَ جَنَاحَہُ پس وہیں خدای تعالیٰ غضب میں آیا اور اوس کو پر توڑ کر اوس جزیر میں ڈال دیا فَمَلَكْتُ  
 یَعْبُدُ اللّٰهَ سَبْعًا مِائَةً عَامًا پس اوس جزیر میں سات سو برس عبادت خدا میں مشغول تھا  
 اور شیخ ابو جعفر طبرسی نے مصباح الانوار میں یوں نقل کیا ہے کہ جب غصہ ہوا خدا تعالیٰ اوس پر



خَيْرُكَ بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْيَا تَوَاضَعًا لِدَا خَدَاوْنِ عَالَمٍ  
 کہ چاہو عذاب دنیا اختیار کرے اور چاہو عذاب آخرت فطرس نے دنیا اختیار کیا فلکس جَبَّاحُ  
 وَالْقَاةُ فِي تِلْكَ الْجَزِيرَةِ مُعَلَّقًا بِأَسْفَارِ عَيْنِيهِ سَبْعًا نَدَى عَاكِمْ بِسْمِ خدای پر اوسکو تورو  
 اور اوسو معلق فرمے ہاوی چشم پر لٹکا دیا اور دو دبدبو اوسکو زیر قدم سے بلند تھا حتیٰ وَلَدَ الْحُسَيْنِ  
 فَقَالَ الْمَلِكُ يَا أَخِي إِلَى أَيْنَ تَوَيْدُ مَا لَيْكَ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ يَا اِبْنُ اِبْرَاهِيمَ اور جبریل مبارکباد کو رسول خدا  
 پاس آئی تو فطرس نے پوچھا کہ اے اخی جبریل تم کہاں جاتی ہو جبریل بولو کہ جناب امام حسین فرزند  
 رسول خدا پیدا ہوئے ہیں میں جاتا ہوں خدا کی طرف سے مبارکباد دینو کو فَقَالَ الْمَلِكُ يَا جَبْرِئِيلُ  
 قَدْ سَكَنْتُ فِي هَذِهِ الْجَزِيرَةِ سَبْعًا نَدَى عَاكِمْ اُرِيدُ اَنْ تُعَلِّمَنِي مَعَكَ لَعَلَّ مُحَمَّدًا يَدْعُوْنِي  
 فِي الْعَاقِبَةِ فطرس نے فرمایا اے جبریل سات سو برس سے اس جزیرے میں ایسے عذاب الیم میں گرفتار  
 اب مجھ کو اب عذاب خدا نہیں ہوتا تم مجھ کو بھی ہمراہ اپنی لپچاؤ شاید کہ رسول خدا میری واسطہ دعا کریں کہ  
 خدا میری تقصیر سے درگزر کرے جبریل کو حال فطرس پر رحم آیا اور اوسو اپنی پروں پر اٹھا کر رسول خدا  
 پاس لائے فَهَنَّا عَنْ اللّٰهِ وَآخِبُوهُ لِحَالِ الْفَطْرُسِ پہلو تو جبریل نے خدا کی جانب سے مبارکباد  
 اور بعد ازاں احوال فطرس بیان کیا فَقَالَ لَهُ الْبَنِيُّ قُلْ لَهُ يَوْمَ وَيَسْخُجُ بِهَذَا الْمَوْلُودِ خُصْرُ  
 نے احوال فطرس سنکر فرمایا کہ اے جبریل کہو فطرس سے کہ بدن اپنا میری فرزند ارجمند حسین اپنے  
 بدن شریف سے کس کرے اور بولو کہ یہ بڑی قدر و منزلت خدا سے غرور کی کہ اگر کہتا ہو اوسکو بدن کی  
 برکت سے خدا تقصیر فطرس سے درگزر کرے گا اور پروں پر عطا کرے گا فَقَامَ الْمَلِكُ وَنَسَحَ جَبَّاحُ  
 ثُمَّ ارْتَفَعَ لِحَاوُ إِلَى السَّمَاءِ بِرُكْلَةِ الْحُسَيْنِ پس اٹھا فطرس اور جسم شریف امام حسین سے بدن  
 اپنا مس کیا فی الفور برکت سے جسم امام حسین کو خدا تعالیٰ نے تمام پروں پر عنایت کیا اور شاد  
 آسمان سوم پر اپنی عبادت گاہ میں پرواز کر گیا اور مشغول عبادت الہی ہوا وَهُوَ يَقُولُ مِثْلُ  
 مِثْلِي وَاَنَا عِيقُ الْحُسَيْنِ اور فطرس نے فخر و ناز کہتا تھا کون ہے برابر و مانند میری کہ میں آزاد کردہ  
 حسین فرزند رسول خدا و جگر گوشہ فاطمہ زہرا ہوں حضرات ہزار افسوس وہی جسم حسین تھا

کہ او سپن روز عاشورا ہر چار طرف سوز و آہ اور تیرا دہر تیرا وار چلتی تھی اور تلوار و تبر سے لعین اوسے زخمی  
 کرتی تھی حضرات آیہ سزاوار تھا قوم جفا کار کو کہ اوس بدن شریف پر تیغ و نیزہ اور پتھر لگائیں آیا  
 سزاوار تھا اون ملعون کو کہ اوس جسم نازنین فرزند فاطمہ پر تیر و کا منہ برسائیں چنانچہ زخم ہائے  
 تیغ و نیزہ کا کچھ حساب نہیں وَكَانَتِ السَّمَاءُ فِي دُرْعِهِ كَالشَّوْكِ فِي جِلْدِ الْقُنُودِ اور فقط  
 زرہ اقدس پر اس قدر تیر لگو تھی جیسے ساہی بک پر کاتھی ہوتی ہیں لیکن شجاعت حضرت کا یہ حال تھا  
 کہ جب حضرت پر هجوم کر کر وہ شیر آتی تھی تو حضرت اون پر مثل شیر کو حملہ کرتے تھے تو وہ نامر و مثل کلہ  
 گو سفند کو بہاگ جاتی تھی وَلَقَدْ كَانَ يَحْمِلُ فِيهِمْ وَقَدْ تَكَلَّمُوا ثَلَاثِينَ أَلْفًا فَيَمْنُ مَوْنٌ كَأَقْصَى  
 جَوَادٍ مُنْتَشِرٍ اور تیس تیس ہزار اشقیاء ستفیق ہو کر اوس جناب پر حملہ کرتے تھے اور جب وہ حضرت  
 حملہ کرتے تھے تو ہاتھ مار لے کر پراگندہ ہو جاتی تھی پھر حضرت اپنی مقام پر آتی تھے اور فرماتے تھے لَا حَوْلَ وَلَا  
 قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پھر حضرت نے عمر سعد سے فرمایا کہ تین چیز میں میں تجھ کو اختیار دیتا ہوں تو اوس پر لا  
 قَالَ وَمَا هِيَ وَه بُولَاكِيَا حضرت نے فرمایا اَتُرْكِي اَدْجِعَ اِلَى الْحَرَمِ جِدِّي کہ اب بھی درگزر  
 مجھ سے کہ میں رسول خدا کو روضہ پر پہنچاؤں وہ بولایا یہ مجھ سے نہوگا حضرت نے فرمایا خیر اگر یہ بھی  
 نہیں ہو سکتا اِسْقِي شُرَبَهُ مِنَ الْمَاءِ فَقَدْ لَشِفَتْ لَيْدِي مِنَ الظَّمْكِ تو ایک جام آب مجھ کو ملا کہ  
 پیاس کی شدت سے میرا جگر کباب ہوا ہے وہ شقی بولایا کہ یہ بھی نہوگا کہ تمہیں بانی دون حضرت نے فرمایا  
 کہ تو حکم کر کہ ایک ایک آدمی مجھ سے لڑے اوسے قبول کیا یہ سبکو شمر لعین بولا کہ اے امیر اگر یوں حسین سے  
 تمام اہل ارض لڑیں تو نہر نہوگی یہی مناسب ہے کہ چاروں طرف سے حسین پر زغہ کریں اور اوسے  
 گھیر کر قتل کریں عمر سعد لعین بولایا یہی بات خوب ہے پھر تو چاروں طرف سے حضرت پر تیر پڑینگے اور  
 حضرت کبھی دامن پر حملہ کرتے تھے اور کبھی بائیں جانب یہاں تک کہ قَتَلَ مِنَ الْقَوْمِ مِائَتًا وَزَيْدٌ  
 عَشْرَةٌ الْآلِ فَادْرَسَ قَتْلُ كُوفٍ حضرت نے فرمایا دس ہزار آدمی سزاوار حضرت کو بھی جسم سیر پہنچا  
 اویس سو پچاس زخم لگو تھے اَصْحَابُ يَصَالِحُ يَا حُسَيْنُ اَتَقَاتِلُ اَمْ تُقَاتِلُ نَاكَاهُ اَيْكَ اَوَارَاهُ  
 عجب کی آسمان سوا آئی اے حسین اے فرزند رسول الثقلین آیا تم قتل کرو یا تم کو قتل ہو یا قتل ہو یا قتل ہو

یہ آواز سُن کر حضرت فرما تہ روکا اور ان سَنکد لون فرست پکر قریب وار لگا فر شروع کُرو اور حضرت برآ  
 اتمام حجت فرما تو یَا قَوْمُ اَنَا سَيِّدُ الْمُصْطَفٰی وَعَطَشَانُ اُمِّیْ ہر جو مین فرزند رسول خدا ہوں  
 اور پیاسا ہوں یَا قَوْمُ اَنَا ابْنُ الْمُرْتَضٰی وَعَطَشَانُ اُمِّیْ ہر قوم مین پسر علی مرتضیٰ ہوں اور  
 بت پیاسا ہوں اِذْ رَسَاةُ اَبُو الْخَوْفِ بِسَمِّیْ لَہٗ ثَلَاثُ شُعَبٍ فَوَقَعَ فِیْ جَبْہَتِہٖ نَاکَاہُ اَبُو الْخَوْفِ  
 لعین نے ایک تیر سہ پہلو حضرت کی پیشانی اقدس پر مارا کہ جسکو رسول خدا بوسی لیتو تو فَتَنَعَ السَّہْمَ  
 مِیْنِ جَبْہَتِہٖ فَسَالَتْ الدَّمُ عَلٰی وَجْہِہٖ وَلِحْیَتِہٖ پس حضرت فر اوسو نکال لا تا اوس سے پرنالیکی  
 طرح خون روان ہوا کہ رخ انور اور ریش مقدس تر ہو گئی فَقَالَ اللّٰہُمَّ اِنَّکَ تَرٰی مَا فَعَلُوْا  
 بِاَبْنِیْ یٰنَبِیَّکَ خَاوِنًا دَکِیْمًا ہر تو جو سلوک کیا ان لوگوں نے تیرے بیٹی کو نواسو سوز اِذْ جَاؤْ  
 سِنَاکَ لَعَنَہُ اللّٰہُ فَطَعْنَتْہُ بِرُیْحِہٖ نَاکَاہُ سَنَانُ بن انس لعین آیا اور ایک نیزہ امام مظلوم کو مارا  
 ثُمَّ رَسَاةٌ خَوَّلٰی بِسَمِّیْ سَمُوْمٌ فَوَقَعَ فِیْ کَبْشَتِہٖ پھر خولی لعین نے اگر ایک تیر زہرا تو د حضرت کو  
 مارا کہ وہ حلق مبارک پر لگا فَسَقَطَ عَنْ ظَہْرِ الْجَوَادِ اِلٰی الْاَرْضِ تَحَوَّرَتْ فِیْ دَیْمِہٖ پس حضرت  
 گھوڑی سے گر کر زمین پر اپنی خونین پٹری لگوں سجا رہیں منقول ہر فَنَادٰی السَّمُوْمَا اِیْطَارُکُمْ عَجَلُوْا  
 پس شمر بکا راجد حسین کو قتل کر دیا دیر لگائی ہر پس آیا در عہد بن شریک ملعون وَصَوَّبَ السَّیْفَ  
 عَلَیْہِ وَقَطَعَ کَفَّہُ الْیَسْرٰی اور اوس کافر نے ایک تلوار امام غریب پر لگائی اور کف چیت حضرت کا  
 کاٹ ڈالا اور ایک تلوار اوس مظلوم کو دوش مبارک پر لگائی پھر وہ در رحم حضرت سے جدا ہوا پس  
 حضرت مری حالت مین اوٹھو تو وصف سو منہ کو بہل گر پڑو کہ ناکاہ سَنَانُ بن انس فر اوس حالت مین  
 ایک نیزہ مارا کہ وہ صدر نشین امامت زمین پر گرا اور سَنَانُ فر خولی سو کہا کہ جلد سر حسین کا کاٹ  
 خولی کو دست و پا کا پنو لگو تو سَنَانُ بن انس فر اوس سو کہا اے نامرتجسے ایک حسین کا سر نہین  
 کتا یہ کہ مکر خود اگر برہا وَصَوَّبَ السَّیْفَ عَلٰی حَلْقِ الشَّرِیْفِ وَقَالَ اور ایک تلوار دوسرے  
 حلق مشک امام غریب پر لگائی اور کتا تھا اِنِّیْ اَدْخَلْتُکَ وَقَدْ اَعْلَمْتُ اَنَّ جَدَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ  
 وَاَبَاکَ وَاُمَّکَ حَیْرٌ خَلَقَ اللّٰہُ کہ وہ شقی تمہیں دُخ کر لگا اور خوب جانتا ہوں کہ تم فرزند

رسول خدا ہوا اور پدر و مادر تمہاری بہترین خلق خدا ہیں یہ کلمہ سر اوس پیاسہ کا اوس لعین نے  
جدا کیا اس طرح تو فرزند رسول خدا کو شہید کیا اور اہل حرم کو لوٹ کر قتل گاہ کی طرف لاؤ اور  
فخر یہ خوش ہو ہو کہ ہر ایک بیشمر اپنی اپنی شقاوت بیان کرتا تھا قَوْلُ اَنَا خَيْرُ نَبِيٍّ مِّنْ سَيِّئَةٍ  
وَذَلِكَ يَقُولُ اَنَا طَعَنْتُهُ بِرُحْمِيْ فَاقْلَعْنِيْ اِلَى الْاَرْضِ پس ایک شقی بولا کہ یہ وہی ہے جو حبیبی کو  
تلوار ماری تھی دوسرا بولا کہ اوس شقی نے سینہ اقدس پر نیزہ مارا کہ غش کہا کر خانہ زین سوئے کہ اہل  
زمین پر گر پڑے وہ قَوْلُ لَطَمْتُهُ وَاَخَذَتْ عِمَامَتَهُ اور ایک لعین بولا کہ اوس شقی نے  
وقت اخیر حسینؑ کو طانچہ مارا اور عمامہ اوسکا لیلیا اور کوئی گناہ تھا کہ مجھ سے حسینؑ نے بہتیرا اپنی نگاہ  
اور اوس شقی نے ایک قطرہ آب ندیا پس جو بہن اہل حرم نے نقشبندی شہد اکو ریک گرم پر سر بربیدہ اور  
خون جاری مثل گوسفندان قربانی پڑی دیکھا سب نے لاشوں سے لپٹ کر شور و غوغا بلند کیا  
ثُمَّ جَاءَتْ الْمَوْعِدَ وَفِيْ حُجْرِهَا صَبِيَّةٌ تَلْعَمُ رَأْسَهَا وَقَوْلُ اَلَا اَيْنَ اَيْنِ اَيْنِ اَيْنِ اِنِّيْ تَقْتُلُ  
ابو مخنف وغیرہ میں مذکور ہے اور سوقت ایک بی بی روتی ہوئی اور گود میں ایک چھوٹی لڑکی لی ہوئی  
نفس میرے فرزند رسول خدا پر آئی اور حال اوس لڑکی کا یہ تھا کہ ہوا یان تو منہ پر اوڑتی تھیں  
اور نہ تو ہاتھوں سے وہ یتیم سر کو پھٹی تھی اور بڑا اختیار آہ کر کر روتی تھی اور اَيْنِ اَيْنِ اَيْنِ اِنِّيْ کی  
فریاد کرتی تھی یعنی کہاں ہیں میری بابا حسینؑ اور کہہ گئی بابا میری حسینؑ کی میری یہ حالت دیکھیں  
کہ میں روتی ہوں اور دیر سے اونہیں ڈھونڈتی ہوں اور وہ نہیں ملے حتیٰ شَمْتُ رَجُلٍ اَبِيْہَا  
یہاں تک کہ اوس یتیم نے اپنی باپ کی بوسونگی اور نفس پہچان کر اس قدر روتی اور بیقرار ہوئی کہ ماں کی  
گود سے اپنی سین گرا دیا قَوْلُ جَسَدَ الْحُسَيْنِ وَقَوْلُ پس دوڑ کر نفس امام سے لپٹ گئی  
اور یوں بین کرتی تھی وَابْتَاہُ مِنْ ذَا الَّذِيْ اَبَانَ دَأْسَكَ فَمَا عَوَفْتُكَ مَا عَوِيبُ بابا میرے  
کس ظالم نے سر تمہارا تن سے قلم کیا کہ اے بابا میں نے نہ پہچانا وَابْتَاہُ مِنْ ذَا الَّذِيْ لَطَعَ عَلٰی  
صَدْرِكَ ہاے مظلوم بابا میرے کس شکار نے تمہاری سینہ پر نیزہ مارا کہ اب تک خون اوس جاری  
تھا لَطَمْتُ وَجْہَهَا حَتّٰی حَوَّتْ مَعِشَتَہَا عَلَیْہَا پھر اوس یتیم حسینؑ نے اس قدر روتا تھا کہ

آخر نعل حضرت پر بیوش ہو کر گر پڑی وَصَحَّتِ الْقَوْمُ عَنْ صَوْتِ وَاحِدٍ بِالْبُكَاءِ وَالْحَبِثِ حَتَّى  
جَوَّتِ الدُّمُوعُ عَلَى أَحْوَافِ الْخُيُولِ راوی کہتا ہے کہ اوس یتیم کو روئی اور غش ہو جانے سے تمام لشکر  
مخالف یکبار رو اٹھا اور صدائے ہا ہا ہا چار طرف سے بلند ہوئی یہاں تک کہ گھوڑی بھی اونکی روئی  
اور آنسو اونکی بہ بہ کر سمون تک پہنچ کر تھامیہ دیکھ کر عمر سعد لعین پکارا کہ جلد کوچ کرو اور نعشوں سے  
بہرہ اور حضرات خداوند غفار اور رسول مختار کا یہ حکم ہے کہ یتیم کو آواز درشت نہ دے پکارو کہ دل اون  
نازک ہو تو ہین اور اونکی سر پر ہاتھ پیرو کہ ثواب عظیم ہے آہ مگر اون کا فروں فی حکم سے عمر سعد کے  
اون یتیم کو عوض دلا سکر تا زیانہ اور طمانچہ مار کر نعشوں سے چھڑا یا کہ وہ بلبلا گئیں چنانچہ بقول  
کہ سَلَكْنِي نَعَشًا يَلَامُ حَسَنِينَ سے لپٹی زخم کا نوکرو او نیل رخسار و نوکرو کہماتی تھی اور کہتی تھی ہاؤ  
بابا بعد تمہاری میری کان زخمی کیو اور گوشواری چین لیو اور مجھو طمانچہ ماری ناگاہ شمر شقی انکو اوس  
چھڑا لگا اور وہ لاش پدر سے لپٹی تھی اور نہ چھوڑتی تھی کہ اوس شقی نے جہنجا کر ایک طمانچہ رسا  
یتیم پر مارا اور ہاتھ کہینچ کر ایک تازیانہ مارا کہ وہ یتیم بلبلا گئی روایت سی و نہم ثواب  
گریہ اور تمہید ذکر سلیمان علیہ السلام پر گریہ جنات نعش جناب امام حسین  
علیہ السلام پر اور خاتمہ فقرات زیارت پر روایت کی ہے شیخ سفید و شیخ طوسی نے  
جناب امام جعفر صادق سے کہ فرمایا حضرت زَنْفَرُ الْمَهْمُومِ لَطِيفٌ لَنَا سَبِيحٌ وَهَمٌّ لَنَا عِبَادٌ  
یعنی جو شخص محزون و غمگین ہو اون جو رستم پر کہ جو ہم الہیت پر طمانچہ ہاتھ سے گزند ہو ہین جو  
سانس لگا ثواب تسبیح خدا اوس عطا کر لگا اور مغموم ہونا اوس کا عبادت ہو وَكَيْفَ تَنْسَا  
جَمَاعَتِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور از ہاری چھپانا دشمنوں سے ثواب جہاد راہ خدا کہتا ہے پر فرمایا  
يَحِبُّ أَنْ يَكْتَبَ هَذَا الْحَدِيثُ بِالذَّهَبِ لِمَنْ يَحِبُّ اس حدیث کو آب طلا سے لکھیں وَ عَنْهُ  
أَنَّهُ قَالَ مَنْ بَكَى أَوْ بَكَى ثَلَاثِينَ فَلَهُ الْجَنَّةُ اور دوسری حدیث میں پہراوس جناب نے فرمایا جو  
ذکر ہوا کرے دس بار لا تیس آدھونکو خدا اوس پر جنت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ بَكَى أَوْ بَكَى عَشْرَةً  
فَلَهُ الْجَنَّةُ اور چھ دس بار لا تیس آدھونکو خدا اوس پر جنت کو واجب کرتا ہے وَمَنْ بَكَى أَوْ بَكَى

وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ جُورٌ وَمَيَّارٌ وَلَا يُؤَاكِلُ أَثْمًا كَوْخًا أَوْ سِجِّينَ جَنَّتِ كَوَاجِبُ كَرَاهٍ وَمَنْ  
تَبَاكِي فَلَهُ الْجَنَّةُ بَلْكَ جُورٌ كَرِيهٌ كُنْ بِنَا خُذْ أَوْ سِجِّينَ جَنَّتِ كَوَاجِبُ كَرَاهٍ فَاتَتْ  
مَنْ لَمْ يَحْزَنْ عَلَى مَصَابِنَا فَلَيْسَ بِنَاكٍ تَحْقِيقُ كَجُورٍ هَمَارِي مَصِيبَتِ سَخَاوَرِ دَلْ أَوْ سَا  
مُحْزُونٌ نَهْلِسُ وَهَمَارِي شَيْعُونَ سَوْنِينَ هُوَ أَحَادِيثُ صَحِيحَةٍ مِينُ وَارِدٌ هُوَ هُوَ كَحَضْرَتِ سَلِيمَانَ مِينُ  
خُذْ أَوْ سَا فِي مَلِكٍ عَظِيمٍ دِيَاتُهَا أَوْ تَمَامُ جَنِّ وَانْسِ أَوْ پَرِنْدَ أَوْ چَرِنْدَ تَالِجِ أَوْ نَكِ كِي تَحِي كَجِسِّ وَهَمَلُ كَرُ  
وَهَجَالَتُ تَحِي جُورٌ تَحِي تَحِي أَوْ سِجِّينَ طَبَا رُكْرُ تَحِي أَوْ هُوَ كَوَاجِبُ كَرَاهٍ كَبَاكِي مِينُ كِي  
رَاهُ كَبَاكِي مِينُ لِحَاثِي تَحِي پَسِ اِيَكْدَنُ تَحْتِ سَلِيمَانَ هُوَ پَرِ جَاتَا تَمَانَا كَاهُ صَحَاوَرِ كَبَلَا پَرِ پُوچَا تَيْنِ مَرْتَبَةِ  
هُوَ فِ تَحْتِ كُو كَرُوشِ دِي فَنَاءُ فَاتَتْ اَنْ يَفْعَ عَلَى الْاَرْضِ پَسِ خَوْفُ هُوَا كَحْتِ زَمِينِ پَرِنْدَ كَرِ  
غَرَضُ هُوَا تَحِي اَوْ تَحْتِ زَمِينِ پَرِ اِيَا قَالِ سَلِيمَانُ اَنْ يَكُ يَلْجُ مَا سَبَبُ اِضْطِرَابِكِ حَضْرَتِ سَلِيمَانَ  
فَرَايَا اِي هُوَا كِيَا سَبَبُ تَحِي اِضْطِرَابِ كَابُولِي هُوَا كِي وَنَكْرِي بَحِينِ وَ مَضْطَرِبُ هُوَنِينَ يُقْتَلُ فِي هَذِهِ  
الْاَرْضِ سَبَبُ مُحَمَّدٍ الْمُحْتَارِ وَابْنِ عَلِيٍّ الْكُتَّارِ كَحْتِ كِيَا جَانِ كَبَاكِي اِسْ زَمِينِ كَرُ نَوَا سَا مَحْمُودِ  
اَوْ بِنِيَا عَلِيٍّ كَرَا كَا قَالِ مَنْ يُقْتَلُهُ حَضْرَتِ سَلِيمَانَ بُولُوا اَوْ سِ فَرَزِنْدَ پَرِ غَيْرِ آخِرَا لَزَامُ كُونِ عَيْنِ شَيْدِ  
كَرِيَا قَالَتْ يَزِيدُ مَلْعُونُ اَهْلِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَيْنِ هُوَا فَرِضِي كِي كِي يَزِيدُ اَوْ سِ شَيْدِ كَرِيَا  
اَوْ لَعْنَتِ كَرِيَا اَوْ سِ پَرِ اَهْلِ اَسْمَانِ وَ زَمِينِ پَسِ لَعْنَتِ كِي سَلِيمَانَ فَرِ يَزِيدِ پَرِ اَوْ بَرِ تَقْوِينِ كِي اَوْ جَنِّ  
وَبَشَرِ وَ مَرِ جُورِ هَمَارِ سَلِيمَانَ تَحِي سَبَابِ مِينِ تَحِي پَرِ تَحْتِ كُو هُوَا لِي كُو اَكْرِي بَرِ پَسِ اِسْ طَرِ سَلِيمَانَ  
اِي مَلِكِ وَ بَادِ شَاهِتِ مِينِ مَشْغُولِ تَحِي كَحْتِ كِيَا حَضْرَتِ سَلِيمَانَ فَرِ كِي مِينِ اِيَكِ رُوزِ تُو مَلِكِ اِيَا  
دِي كُونِ اَوْ اَرَامِ اَوْ هَاوَنِ فَصَعَدَ عَلَى الْقَصْرِ پَسِ چَرُ كُو اِيَكِ قَصْرِ لَبِنْدِ پَرِ اَوْ حَكْمِ كِيَا كُو كِي پَرِ  
پَسِ نَهْ اِيَكِ كَحْتِ مِينِ اَرَامِ مِينِ بَسْرِ كَرُونِ وَ قَامَ سَلِيمَانُ عَلَى عَصَا يَنْظُرُ اِلَى مَلِكِهِ اَوْ تَحِي  
دِي كُو عَصَا پَرِ كَرِيَا مَلِكِ وَ بَادِ شَاهِي پَرِ اِيَا نَظَرَ كَرُوشِ فَنَظَرَ شَخْصًا وَاحِدًا عِنْدَهُ قَالِ مَنْ اَنْتَ  
پَسِ اِيَكِ شَخْصِ كُو دِي كَا حِيرَانِ هُوَا كُو پُوچَا كَحْتِ كُو كُونِ هُوَا كُو اِجَارَتِ مِيرِي جَلَا اِيَا قَالِ اَنَا الَّذِي  
لَا تُرْسِي وَلَا خُفَا الْمَلُوكِ بُولَا وَهَمِينِ شَخْصِ هُوَا كَحْتِ رُشُوتِ اِيَتَا هُوَنِ اَوْ رُشَا هُوَا

وَرَأَاهُ مِنْ أَمَّا مَلَكَ الْمَوْتِ الَّذِي وَكَّلَ اللَّهُ عَلَى قَبْضِ الْأَرْوَاحِ مِنْ مَلَكَ الْمَوْتِ هُوَ مَنْ  
 خَدَّاهُ عَالَمٌ فِي مَجْمُوعٍ مَقْرُورٍ كَمَا هُوَ قَبْضُ أَرْوَاحٍ بِرِيسِ سَلِيمَانَ بُولُو كَرِهَ بِجَالُوتِ وَتَمِيمِينَ حَكَمَ هُوَ هِيَ قَبْضَاتِ  
 وَهُوَ قَبْضَاتِ كَمَا كَانَ بِسِ مَرَكُوسِ سَلِيمَانَ مَكْرَ عَصَائِيكَو كَثُرَتْ هِيَ سَبْجَنَ كَارِ وَبَارِ مِنْ مَشْغُولٍ تَهْوٍ اَوْ جَانِ  
 كَهْ سَلِيمَانَ هَمِينَ كَثُرَتْ هِيَ تَهْوِينَ بِسِ جَبْ دِيكَ فِي عَصَا اَوْ نَكَاهَا يَا اَوْ رَضَرَتْ سَلِيمَانَ عَلَي نَبِينَا وَعَلِيهِ  
 السَّلَامُ كَثُرَتْ هِيَ تَوْجَنَاتِ فِي جَانَا كَهْ سَلِيمَانَ مَرَكُوسِ اَوْ تَرَكَ كَيَا سَبْ كَامُوكُوا اَوْ جَنَ ابْتِكَ شَكْرَ كَرَا هَمِينَ دِيكَ  
 كَهْ اَوْ سَوَا كَاهْ كَيَا مَوْتِ سَلِيمَانَ سَيَفْجَلُونَ الْمَاءَ دَالِوْزَقَ عِنْدَ هَكَتِ الْأَرْضِ بِسِ رَكْتَهْوِينَ  
 پَانِي اَوْ كَمَا نَزْدِيكَ دِيكَ كُزِيرِزَمِينَ جَنَابِ اِمَامِ جَعْفَرِ صَادِقِ فَمَا فِي هَمِينَ كَهْ اَسِي جَهْتِ سَيَهْمَانَ  
 دِيكَ هَوْتِي هِيَ كُيْجَرِ اَوْ پَانِي پَا يَا جَانَا هِيَ بِسِ وَهْ جَنَ رَكَجَا فِي هَمِينَ غَرَضِ اسْ بِيَانِ سَيَهْ هِيَ كَهْ حَضَرَتْ  
 سَلِيمَانَ كِي يَهْ عَوْتَ وَتَوَقِيرِ تَهْيِ لِيَكِنْ مَعْلُومُ هُوَا كَهْ سَبْ اطَاعَتِ اَوْ نَكِي خَوَاشِ دِلِ سَوَكْرَتْ تَهْوِ  
 بَخْلَافِ اَحْوَالِ جَنَابِ سَيِّدِ الشَّهَادَةِ اَكَهْ اَوْ سِ جَنَابِ پَرِ شَارِ هَمِينَ كُجَنَاتِ كَيَسِي اَرْزُو رَكْتَهْوِي كَهْ اَخِي  
 جَانِ اَوْ سِ بَادِ شَاهِ اَنَسِ وَجَانِ پَرِ فِدَا كَرِينَ مَكْرَا اَوْ سِ فَرْزَنْدِ جِدِ رَكَرَارِ فِي كِيكِي مَدْ كُورَانَهْ كِي  
 اَوْ جَنَاتِ خَاكِ اَوْ رَا يَا كِي اَوْ رُوحَه وَشَيُونِ كِيَا كِي جَا بِجَا لُوكُونِ فِي اَوَا زَكْرِيَهْ جَنَاتِ سَنِي جَنَابِ  
 اِمْ كَلْتُوْمِ سَيَشْغُولِ هِيَ كَهْ جَبْ بَهَامِي مِيرَا شَهِيدِ هُوَا اَوْ رَا كُورَا دَرِ خِيْمِهْ رَا يَا تَوَمِينَ خِيْمِيْنَ تَهْيِ صَدَا عِاسِ  
 سَكْرَ دَرِ خِيْمِهْ پَرَاتِي تُو دِيكَمَا كَرِينَ خَالِي اَوْ رَا كِينَ كَتِينَ كَثُرَا هِيَ حَالِ دِيكُمَا مِينَ نَعْرِي مَارَكَهْ رَوْتِي  
 قَسَوْتِ هَاتِفَا سَمْعِ صَوْتِهْ وَلَا اَرْنِي سَخْنَهْ بِسِ اِيَكِ جَانِبِ خِيْمِهْ سَيَاوَا زَاتِي كَهْ كُوْنِدَهْ  
 اَوْ سَكَا فَرْطَهْ اَتَا تَهْوَاهْ يَهْ كَشَاتَهْمَا كَهْ اَوْ مَوْلَا مِيرِي هَمِ اَوْ تَهْوِي كَهْ اَبِ كِي نَصْرَتِ كَرِينَ اَوْ رَا جَانِ اَخِي اَبِي  
 فِدَا كَرِينَ لِيَكِنْ هَزَارَا فُوسِ هِيَ كَهْ هَمِ اسْ سَعَادَتِ سَيَ مَحْرُومِ رَهْوِ فَنَا دِيْشَهْ لِحَقِّ مَعْوَدِكِ مَنِي  
 اَنْتَ بِسِ مِينَ پُكَارِي اَوْ سِي وَاَسْطِهْ خَدَا كُو بَتَا مَجْمُوكَهْ تُو كُونِ هِيَ فَقَالَ اَنَا سَيَكْ مَسْكُونِ مَلُوكِ الْحَقِّ  
 جِيْتِ اَنَا لِيَصْرِي الْحَسَيْنِ بُولَاوَهْ اَوْ دُخْرِ شِيرِ خَدَا مِينَ هُونِ اِيَكِ بَادِ شَاهِ بَا شَاهَانَ جَنَ سَيَا تَهْمَا  
 مِينَ نَصْرَتِ فَرْزَنْدِ رَسُوْلِ خَدَا كُو قُوْجَدَهْ نَا كَهْ قَدْ قُتِلَ لِيَكِنْ اَفْسُوسُ كَهْ تَهْمَا اَوْ نَمِينَ شَهِيدِ پَا يَا اَوْ رَا  
 هَمِ مَحْرُومِ هِيَ كَهْ جَانِ اَخِي فِدَا كَرِي تَهْمَا كَالِ وَاسْنَاهْ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللَّهِ پَهْرَاهْ كَانُوهْ مَارَكَهْ



کہنے لگا کہ ہزار فوس ایوا جہا آئند تمہاری پیاسی شہید ہوئی پر اور قبیلہ بنی اسد میں سے ایک شخص  
 روایت کی کہ جب فرزند رسولؐ اور جگر گوشہ بتولؑ پیاسا سے لشکر دیا میری فزات پر شہید ہوا تو اس قدر  
 عجائبات شاہدہ کو پیشوا رہن نعشوں سے کہ طاقت اور سیر بیان کی نہیں ہو بعض اور نہیں سے یہ ہیں  
 إِذَا هَبَّتِ الْوَيْحُ نَمُو عَلَى الْخَفَاتِ كَفَحَاتِ الْمَسْكِ وَالْعَبْرُ جِبِ هُوَ اَجَلْتِي تَمِي تَوْنَعُشَهَا وَاطْمَرُ  
 بُوِي مَشْكُ وَعَبْرَةُ آتِي تَمِي وَلَمْ اَذَلْ اَرَى الْجُومًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْاَرْضِ وَتَوَقَّى مِنَ الْاَرْضِ  
 إِلَى السَّمَاءِ اور ہمیشہ ساری آسمان زمین پر قریب نعش حضرت کو نازل ہوئی تو اوپر چلے جا کر  
 اور میں تنہا تھا کسی سے بچہ نہ لے سکتا تھا اور جب غروب آفتاب ہوا تھا تو ایک شیر جانب قبلہ سے آتا تھا  
 او سکون خوف سے میں گھر چلا جاتا تھا اور جب صبح ہوئی گھر سے آتا تھا تو او سے جانب قبلہ جاز دیکھتا تھا  
 قَهْلْتُ فِي نَفْسِي اِنَّ هَؤُلَاءِ خَوَارِجٌ قَدْ خَرَجُوا عَلَيَّ عَبِيدَ اللَّهِ فَاَمْرٌ يَقْتُلُهُمْ بِسْمِ جِرَائِكِ  
 اور کہتا تھا دل میں کہ انہیں لوگ خارجی کہتے تھے کہ انہوں نے عبد بن زیاد پر خروج کیا ہوا تاکہ اسے  
 انکو قتل کا حکم کیا وادی میں ہم سہا کم آرا میں سے اکثر قتل کر کے کسی خارجی ہیں کہ ایسے  
 امور عجیب و غریب انکی نعشوں سے دیکھتا ہوں کہ کبھی اور کشتوں کی لاشوں سے نہیں دیکھیں پس اس  
 آجکی رات میں ہمیں رہو لگا تا دیکھوں کہ یہ شیر گوشت ان لاشوں کا کھاتا ہو یا نہیں غرض جب  
 غروب آفتاب ہوا تو وہ شیر آیا اور میں خوف سے او سکون کا پیو لگا اور یہ خیال ہوا مجھ کو کہ اگر راد اسے  
 کھانا گوشت بنی آدم کا ہو تو مجھ سے بھی ہلاک کرے گا وَاَنَا فِي ذَلِكَ مُتَفَلِّئٌ وَهُوَ يَخْطِي الْقَتْلَى امِنْ  
 اس فکر میں تھا کہ وہ شیر قلعہ میں داخل ہوا اور نعشوں کو سونگھتا تھا حتیٰ وَفَّ عَلَى عَبِيدِ  
 كَاَنَّهُ الشَّمْسُ اِذَا طَلَعَتْ يَمَانُ نَكُ کہ وہ شیر ایک نعش کو سراڑ کر کھاتا ہوا کہ وہ نعش مثل آفتاب  
 تابان زمین پر تھی پس وہ شیر نعش کو بغل میں لیکر منہ اپنا ملتا تھا اور روتا تھا کما ینو اللہ اکبر  
 یہ عجائبات خالی اسرار سے نہیں ہے وَاِذَا اِسْتَمُوعُ مُعَلَّقَةً وَمَسَلَّاتِ الْاَرْضِ نَاكَاہُ بَہْتِ مِی  
 شمعیں معلق روشن دیکھیں سے کہ تمام زمین روشن ہو گئی وَاِذَا يَبْكَاءُ وَجَنِبٍ وَلَطِيمٍ نَاكَاہُ  
 ایک آواز روز اور نوح کی اور نہر بیٹنے کی بلند ہوئی پس جب تامل سے سنا تو وہ آواز زمین زمین کے

نیچے سواتی تہین اور ایک اون روئیو الوں سے کہ مکرو تاہی و احسینا کہ و اقوۃ عینا کہ ما حوسن  
 ما حو قرۃ العین کہ میری رونگٹو کھڑی ہو گئی ہیں قریب گیا میں اوس آواز کو و اقسمت علیہ یا للہ و  
 رسولہ من تگوئون اور قسم دی میںو خدا اور رسول کی اور پوچھا کہ تم کون ہو فقلن نحن نسائک  
 من الحق و ہونکہ ہم عورت جن بہن بہر پوچھا میں تم روتی کیوں ہوا اور کیا حال ہے تمہارا فقلن  
 فی کل لیلۃ الی الصبح ہذا عواءنا علی الحسین الذی یبغی العطشان بس کہا اون  
 عورتوں نے اسی شخص پر شکوہ شام سے صبح تک ہم یوں ہی روتی ہیں حسین غریب ہو کر پیاسی پر کہ حکا  
 کوئی روئیو الا نہیں ہے بس کہا میںو ہذا الحسین الذی یجلس عندہ الاسد یہی نفس حسین  
 کہ جبکہ پاس شیر بیٹھا ہے فقلن نعم بولین وہ ہاں ہی حسین ہے نواسا رسول خدا کا کہ جسو لعینوں نے  
 مثل گو سفند کر ہو کا اور پیاسا بیچ کیا اترے ہذا الاسد قلت لا اشخص آیا تو اشخص کو  
 ہی جانتا ہے میںو کہا نہیں فقلن ہذا ابوہ علی ابن ابیطالب وہ بولین اشخص یہ شیر نہیں  
 ہو تبھی بصورت شیر و کہانی دیتا ہے یہ بابا حسین کا علی ابن ابیطالب ہو کہ اپنی فرزند غریب نصیب  
 نفس پر ہر شکوہ و فراتر بہن فرجعت و دموعی تجری علی اخی و لطمت و بجھی پس سنکے  
 و اختیار و تا ہوا اور سنہ پر طمانچہ مارتا ہوا کہہ پر کہ افسوس فرزند رسول خدا بکس و تنہا مارا گیا  
 اور نفس اوسکی یوں پڑی ہے پس حضرات رونا جات کا بجا ہو کہ کب حضرت سلیمان پر صیبت  
 پڑی تھی شل صیبت حسین ابن علی کو چنانچہ جب حضرت سلیمان کی قبض روح ہوئی تو وہ عیش  
 و آرام میں قصر عالی پر تھو اور فرزند رسول خدا تین دن کا ہو کا پیاسا ریگ گرم پر اپنی خونین لوثا تھا  
 اور تلوار پر تلوار اور نیزی پر نیزہ پڑتا تھا اور جب قبض روح حضرت سلیمان کی ہوئی تو وہ نظارہ  
 ملک و شمت میں تھو آہ آہ اور فرزند علی رضی کا وقت اخیر یہ حال تھا کہ اوسکا بیان زبان پر  
 نہیں آتا جو حال اون حضرت کا تھا جناب صاحب الامر علیہ السلام زیارت میں فرماتے ہیں یعنی  
 ای جدی زگوار جب تم زخمی ہو کر ریگ گرم پر پڑے تھو تھوون الخیول بخوافیہا و تلکون لظعا  
 یجواترہا گھوڑے تمہیں لاپھون سے فرزند تھو اور باغی تلوار میں بلند کیو تھے قد شمع جلیتک

پیشانی نور پر تھاری پسینا موت کا آیتا تھا وَاخْتَلَفَ بِأَنَّهُ يُقْبَضُ وَإِلَّا يُسَاطِلُ شِمَاكَ وَيَمْنِكَ  
اور ہاتھ پاؤں کبھی کہیں نہ چھو تو اور کبھی پھیلاؤ تو تُو تَذْهَبُ فَكَيْفَ إِلَى دَخْلِكَ وَبَيْتِكَ اور نگاہ  
خسرت جانب خیمہ دیکھتی تو ای جد بزرگوار گھوڑا تمہارا پیشانی خون سے بہہ رہا تھا اور وارہ خیمہ پر آیا  
جو بہن اہلبیت فرگور کیا یہ حال دیکھا بَوَدَنْ مِنَ الْخُدُورِ نَا شِرَاتِ الشُّعُورِ عَلَى خُدُودِ  
لَا طِمَاسَ الْوُجُوهِ سَكَوَاتٍ بِالْعَوِيلِ دَا حِيَا تِ سب اہل بیت اور دختران فاطمہ خیمہ سے  
نکل آئیں کس شکل کچھ بال سر ونگو کھلی ہوئی طمانچہ منہ پر مارتی ہوئیں واویلا کستی ہوئیں میدان میں  
نکل آئیں زبان کو یار انہیں اوس بیان کا جو اہلبیت فریاد بی کر تو شمر کو دیکھا کہ وہ شقی کس تقاضا  
اور تلوار کو کمان رکھتا تھا اس زیارت سے معلوم ہوتا ہے کہ فرزند فاطمہ زہرا کا زینب واسم کلثوم کے  
سامنے بدن سے جدا ہوا اور نیزی پر چڑھایا گیا روایت چہلم فضائل بجا اور احوال گرگ  
کہ اوسنی اقرار نبوت اور امامت کا کیا اور احوال مصائب اہلبیت بیان کیا  
اور آنا جانور و نخا نعلش امام حسین پر اور آنا دشمنوں کا واسطے پامال کرنے  
نعلش کو اور اگر بچا نا شیر کا اور جانا دختر مسلم کا قبر پر پر قال احمد بن حنبل  
فِي مُسْتَدْرَأِ أَن سَنَ دَمَعَتْ عَيْنَاكَ دَمْعَةً عَلَى الْحُسَيْنِ أَوْ قَطُرَتْ قَطْرَةً بَوَّاهُ اللَّهُ  
تَعَالَى فِي الْجَنَّةِ یعنی روایت کی ہے احمد بن حنبل فرماتے ہیں کتاب میں تحقیق کہ جو مخزون ہو حال  
امام حسین پر اور اوسکی چشم پر آب ہو اور آنسو جاری ہوں اگر ایک آنسو بھی رخساری پر اوسکو  
روان ہو تو خدا تعالیٰ اوسے جنت میں جگہ دیتا ہے فی الخبر جلس رسول الله ذات يوم  
مع جماعة من الأصحاب منهم علي حديث میں وارد ہوا ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا  
بیتہ سے تھو اور ایک جماعت اصحاب بھی حاضر تھی اور جناب امیر المومنین بھی بیٹھتے تھے اِنْجَاءَ الْأَعْي  
فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ كُنَّا نَظُنُّهُ هُوَ أَهْلُ الْبَيْتِ هُوَ أَهْلُ الْبَيْتِ هُوَ أَهْلُ الْبَيْتِ  
فَطَاطَبَ هُوَ كَرَّمَ يَأْكُلُ يَهُ جُودَ آتَاهُ قَصَصَ عَجِيبَ وَغَرِيبَ رَكَشَاهُ فَلَمَّا جَاءَ عِنْدَهُ قَالَ أَحَبُّوْنِي  
فِي قَلْبِكَ مِنَ الْخَوْفِ وَالْأَضْيَاطِ پس جب وہ چرواہا حضرت کو پاس آیا تو حضرت نے

اوس سے پوچھا کہ اسی شخص خبر دیجو اوس چیز کی جو باعث تیرے خوف اور بیم کی ہوئی ہو فقال یا  
رسول اللہ اموی عجیب اسنو عرض کی یا حضرت بیٹے قصہ میرا عجیب ہو کہ میں اسوقت بکریاں چراتھا  
کہ ایک بھیڑیا آیا اسنو حملہ ایک بکری پر کیا اور اوسو لیچلا میں اوسو ایک پھر مارا اور بکری پھڑالی پھر وہ  
اور ایک بکری کو پکڑ کر لیچلا میں اوسو بھی پھڑالیا اسی طرح اوسو چار بکریاں پکڑیں اور میں چڑا پھڑا  
تَمَّ قَالَ وَحَلَّ عَلَى الشَّكَاةِ فَالْقَيْتُ اَلْحَبَّ عَلَيْهِ فَنَجَسَ وَقَالَ حَبَّ يَانْجُونِ مَرْتَبَا يَا بَكْرِي  
بر حملہ کیا پھر میں ایک پھر مارا پس وہ بھیڑیا دم کو بہل بیٹھ گیا اور قدرت خدا سون گویا ہوا کہ آیا تو  
شرم نہیں رکھتا کہ مانع ہوتا ہو اوس روزی سو کہ خدا فی واسطے ہمارے مقرر کی ہوئی ہو کہ اسی بھیڑیے  
نہایت حال تیرا عجیب ہو کہ تو ایسی باتیں کرتا ہو فقال كَوْنْتُ اُخْبِرُكَ يَا مَرْءَا عَجَبٌ مِنْ هَذَا  
یہ سنکے اوس بھیڑیہ ڈر گیا کہ اگر چاہو تو تو میں ایسی چیز کی خبر دوں کہ وہ اس سو بھی عجیب و غریب  
کہا میں کہ اوسکو بیان کر فقال بَعَثَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالْإِسْلَامِ  
وَهُوَ يُخْبِرُ بِمَا سَأَلْتَنِي وَمَضَىٰ كَمَا اَوْسُ بِهِمْ زُفْرُهُ تَحَىٰ سَجَانَهُ لَعَالِي فَوَجَابَ مُحَمَّدُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ  
صلی اللہ علیہ وآلہ کو رسالت پر سبوت کیا ہو اور وہ حضرت مذہب میں خبر آئندہ و گزشتہ دین میں  
او کو پاس ہو شفا ہر درد کی پس واسطے پھر کہ تو اب تک اون حضرت کی خدمت میں مشرف نہیں ہوا  
اب تو جا اور ایمان لا اور او کو پیغمبر آخر الزمان جان اور او کی اطاعت کر جیسا کہ حکم کرین اوس  
بجالاتے منع کرین اوس سے باز رہنا انجام پیر بخیر ہوا اور عذاب الہی سو سالم رہو راعی کہتا ہو کہ  
میں اوس سو کہ کہ تیری اس بات سو کمال مجھو شرم آتی ہو کہ اب تجھ کو یون کو کہانی سو منع کروں پس  
مختار ہو جس قدر چاہو ان بکریوں سو کہ اب میں منع نہ کروں گا پھر اوس بھیڑیہ زفر کہ کہ اوس بندہ خدا شکر کر  
تو خدا کا کہ تجھ کو خدا نے اون لوگوں میں کیا کہ جو عبرت پکڑتے ہیں اور صالح احکام الہی ہوتے ہیں اور اسی  
پس ترین مردم وہ لوگ ہیں کہ جانتے ہیں فضائل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کو اور دل میں انکار کرتے ہیں  
اور اسی طرح او کو ہائی علی بن ابی طالب کو فضائل اور مرتبہ دیکھتے ہیں اور آگاہ ہیں او کو علم و  
زہد و شجاعت سے اور امداد و غیرہ اور اس پر دلیلیں عداوت رکھتے ہیں اَحَبَّ اللَّهُ سَيِّدَ اَحِبَّهِ وَنَحْنُ

الْبَعْضَةُ فَهُوَ فِي النَّارِ خَدَاوَسَتْ رَكْنَا هُوَ وَجُودُ سِرْ رَكْنَا هُوَ عَلَى كَوَاوِرِ جَوْجُضٍ وَعَدَاوَتِ  
كَرْوَاسٍ سِرْ وَهَ ابْدَالُ آبَادٍ بَنَمِ بْنِ رَهْگَا اِنْمَا اِيْهَا الْوَاغِي فَهُوَ قِسْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ اِذَا رَاعَى عَلَى قِسْمِ  
جَنَّتْ وَنَارِ هُوَ اَوْرَهَمِ رُوْسِيْ اَوْنِكِيْ مُوَجِبُ خَوْلٍ يَشْتِ هُوَ اَوْرَشْمَنِيْ اَوْنِكِيْ بَاعَثْ خَلُوْ وَنَارِ هُوَ چَرَوَا كَسَا  
كَمْ يَنْوُ كَمَا كَمْ اِسْ فَضِيْلَتِ وَرَمِيْ پَرَاوَنَسِيْ كَوْنِ عَدَاوَتِ كَرِيْگُو يَهْ سَنُگُو اَوَسْ يَهِيْ زُوْ كَمَا كَمْ اِسْ سِرْ زِيَادَةُ  
كَمْ جَبْ جَنَابِ رَسُوْلِ خَدَا صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم كِي رَحْلَتِ هُوْگِي تُوُوهُ لُوْگِ اَوْنَسِيْ پَهْرِ جَانِيْگُو اَوْر  
اِيْزَا پَهْرِ لَيْنِهَامَا دِيْ رَسِيْهَ ظَاهِرِ كَرِيْگُو اَوْر دُوسْتِ ظَلَمِ وَسَمِ اَوْنَسِيْ رَا زَكْرِيْگُو اَوْر حَقِيْ اَوْنَا پَهْمِيْنَ لِيْگُو اَوْر اَوْر  
قَلْ كَرِيْگُو اَوْر سَبْ سِرْ زِيَادَةُ يَهِيْ يَفْتَلُوْنَ اِبْنِيْهٖ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ طَلَبًا وَعُدُوًّا اَنَّهُ شَهِيدِ  
كَرِيْگُو دُونُوْنَ يَشُوْكَوْا اَوْنُوْگَه اِيْكَ حَسَنِ اَوْر دُوسَرِ حُسَيْنِ يَهِيْ ثُمَّ لِيْسَبُوْنَ ذَرَارِيْهَمْ اَوْر بَعْدِ شَهَادَتِ  
اِمَامِ حُسَيْنِ كُو خُوْرَتُوْنَ كُو اَوْنِكِيْ اَسِيْرِ كَرِيْگُو اَوْر شَهْرِ شَهْرِ اَوْر دِيَارِ دِيَارِ پَهْرِ اَوْنِيْگُو وَتَمِيْعُوْهُنَّ مِّنَ الْبُكَاءِ  
اَوْر اَوْنُوْكَوْ مَنَعِ كَرِيْگُو رُوْزِ سِرْ وَهَمَّ مَعَ ذٰلِكَ يَدْعُوْنَ اِلَاسْلَامَ اَوْر وَهُ قَوْمُ جَفَاكَارِ بَا وَجُودِ اِسْ  
ظَلَمِ شَدِيْدِ كُو دَعْوِيْ اِسْلَامِ يَهِيْ كَرِيْگُو ثُمَّ بَسْكَاءُ الذِّكْرِ اِيْهَ كَمْ كَرُوهُ بِيْهٖ اِسْطَرَحِ  
رُوْمَا كَمْ حَيِيْسَ مَانِ رُوْتِيْ هُوْ مَرُفِرِ جَوَانِ يَهِيْ كُو پَهْرِ اَوْر بَسْتِ بِيْهٖ زُجْجِ هُوِيْ اَوْر كَمَا اَنُوْنِ زُوْگَه هَمْ شُكْرِ كَرِيْگُو  
خَدَا كَا كَمْ هَمُوْ خَدَا فِيْ مَقْرُكِيَا هُوْ كَمْ هَمْ اَوْنُوْگُو جَنَمِ يَنْ چِيْرِيْنَ اَوْر پَهَارِيْنَ اَوْر عَذَابِ اَوْنَا بَاعَثْ هَامَرِ  
سَرُوْرِ كَا هُوَاوْر بَخِ وَالْمَاوْنَا مُوَجِبِ هَامَرِيْ خُوْشِيْ كَا هُوِيْ يَنْ اَبُوْقَتِ اِيْ رَسُوْلِ خَدَا اَوْنِ سَفْدُوْ  
اَوْنِ بِيْهِيْوُنِ مِيْنَ چُوْرَا يَاهُوْنِ اَوْر تَصْدِيْقِ اَوْنِكِيْ نُبُوْتِ اَوْر عَلِيْ بْنِ اَبِيْطَالِبِ كِي خَلَاْفَتِ اَوْر اَمَاتِ كِي  
جَانِ وُدْلِ سُوْكَرْتَا هُوْنِ قَبْلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَنَظَرِيْ اِلَى اَصْحٰبِ اِيْهِ پَسْ جَنَابِ رَسُوْلِ خَدَا كُو اَحْوَالِ  
شَهَادَتِ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ يَادَا يَا تُوْخُوْبِ رُوْجِ جَبِ رُوْزِ سِرْ حَضَرُگُو فَا تَهْ هُوَاوْ اَوَسْ چَرَوَا هُوْ كَسَا تَهْ  
وَبَا نِ تَشْرِيفِ لَاؤِيْ دِيْگِيْهِيْ اَوْنِ حَضْرَتِ كُو وَهْ بِيْهِيْ فِيْ حَضَرُگُو اِيْ اَسْمُوْ اَوْر كَمَا اَلْسَلَامُ عَلَيْكَ  
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ لِيْعُوْ سَلَامُ هُوْ تَهْمَا يَهِيْ بِيْغِيْرِ خَدَا اَوْر رَحْمَتِ اَوْر دُورِ خَدَا تَهْمَا يَهِيْ هُوْمُ قَاوُوْ  
لَحْنُ تَعْوِيْكَ فِيْ وَصِيَّتِكَ عَلِيْ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ وَوَلَدِيْهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ پَهْرِ كَمَا يَهِيْ هَمْ حَضَرِ  
پَرَاوَتِيْوِيْ يَنْ تَهْمِيْنَ تَهْمَا يَهِيْ وَصِيْ عَلِيْ بْنِ اَبِيْطَالِبٍ وَرَاوْنُوْ زُوْزِ حَسَنِ اَوْر حُسَيْنِ كَا قَبْلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

بِكَاءٍ سَكِينَةٍ اِیسا رومی جناب رسول خدا اور فرمایا خدا لعنت کرے اوس پر جو میری بہائی علی کو  
 اور میری فرزند حسن اور حسین کو شہید کرے پھر بہتر نہ منہ اپنا زمین پر گرے کہ گنہگار نہ ہو واللہ اَنْتَ دَسُوْلُ اللّٰہِ  
 قسم ہے خدا کی کہ تم پیغمبر خدا ہو برحق حضرت فرمایا کہ اے بہتر ہو جس طرح تم میری نبوت کی تصدیق کی  
 اسی طرح علی کی امامت کی تصدیق کرو وہ بہتر ہے حضرت کو پاس آئے اور منہ اپنا زمین پر گر کر روئے السلا  
 عَلَیْكَ يَا وَصِيَّ رَسُولِ اللّٰہِ وَثَبَاتِ الْعَالَمِیْنَ مَنْ مَسَّكَ يَدٌ فَهُوَ نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْكَ فَهُوَ حَقٌّ  
 سلام ہو تمہاری وصی رسول خدا جس نے تمہاری پیروی کی اوس کی نجات پائی جہنم سے اور جس نے تمہیں  
 چھوڑ دیا وہ ہلاک ہوا قَطُوْبِيْ لِمَنْ لَحَبَّكَ وَوَيْلٌ لِّمَنْ اَبْغَضَكَ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا يَخْتَارُ جُزْءَهُمْ  
 مِنَ التَّارِكَةِ اَبَدًا اِیسا خوشحال اوس کا جو تم سے محبت رکھو اور عذاب ہو واسطے اوس کو جو تم سے عداوت  
 کرے تحقیق جناب حدیث تمہاری دشمن کو کبھی آتش جہنم سے باہر نہ نکالے گا اے علی اگر کوئی شخص تمام  
 روی زمین کو راہ خدا میں تصدیق کرے اور بقدر راہی تم سے بغض رکھو لازم ہے خدا پر کہ اوس کو ہمیشہ عذاب  
 الیم میں گرفتار رکھے یہ حال دیکھ کر سب متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نجات تو تھے کہ حیوان بھی علی سے اس قدر  
 محبت رکھتے ہیں اور طبع و مفاد میں نہایت بہ جناب امیر المومنین اور اون کی اولاد کا کہ جانور اون سے  
 اس قدر محبت رکھتے ہیں چنانچہ کتب معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جب جناب سید الشہداء شہید ہوئے وَاِذَا  
 يَطْحَاوْنَ اَبْيَضَ قَدْ اَتَى وَ مَسَّحَ بِدَمِهِمْ وَ لَحَاكَ نَاگاہ ایک مرغ سفید آیا اور خون امام میں لوٹا اور اوپر گیا  
 اور خون اوس کے برون سے نیکلتا تھا پس اور کہتے ہیں جانور شاخہاں درخت پر سایہ میں محفوظ بیٹھتے تھے  
 وَكَرَّابَ وَ دَانَهُ كَرْتُوْیَسَ یہ جانور بولا یا وَیْلَكُمْ اَسْتَغْلُوْنَ يَا مَلَكَاہِیْ وَ الْحُسَيْنِیْنَ فِیْ اَرْضِ كَوْبَلَا  
 فِیْ هَذَا الْحَوْثِ عَلٰی الرَّضَا اِیسا ہو تمہارے کہ تم آب و دانہ کا ذکر کرتے ہو اور حسین فرزند علی و فاطمہ  
 اس گرمی میں زمین کر بلا کی ریک فقیدہ پر بغیر غسل و کفن پڑے ہیں سب جانور قیام ہو کر کر بلا کے طرف  
 اُڑ گئے وَاِذَا سَیَّدَ نَا الْحُسَيْنِیْنَ فِیْ اَرْضِ كَوْبَلَا مَلَكٌ عَلٰی الرَّضَا جَئَتْهُ بَلَا دَاسِیْنَ وَ لَا حَظِیْلَ  
 وَ لَا كَفْیَ ہاں دیکھا جناب امام حسین کو زمین کر بلا پر بے سر و بی غسل و کفن آغشته نجاں خون پڑے ہیں  
 تَوَاقَعْنَ عَلٰی اَدَمِہِمْ تَمَرَعْنَ فِتْنَةٍ جب یہ حال حضرت کا دیکھا تو آپ کو لغش حضرت پر گرا دیا اور

خون حضرت مین لوتی لگا اور اپنی زبان مین شیون کر تو رقی بعضی الکُتُب لَمَّا قَتَلَ الْحُسَيْنُ  
 حَوَجَبًا لَوْ حُوشٌ وَاللَّيَابُ وَالْأَسَادُ مِینَ مَسَاكِنِهَا یَبْکُونُ چنانچہ بعضی کتب مین قوم پر  
 کہ جب فرزند شیر خدا شهید ہوا تو جانوران وحشی اور بھیڑیا اور شیر اپنی سکنوں سے نکل آئے اور روئے  
 اور چلا کر پہر توڑ دیں مین یَدُ وَرُؤُنَ جَنَّةِ الْحُسَيْنِ وَقَالُوا لَهُ بَعْضُ النِّسِیْنِ سِیْئَلُ خَضِرَی  
 تصدق ہو تو تم اور گردو پھر تو تم اور نوحہ وزاری کر تو تم اور جسم شریف کو بوسہ لیتو تو ویَضْرِبُونَ  
 الرُّؤُوسَ عَلَى الْأَرْضِ وَتَادَّةً یَطْرُدُونَ إِلَى السَّمَاءِ اور سر و نگو زمین پر دیوی مارتی تو اور  
 کبھی آسمان کو طرف نہرا دیتا تو اور نعرہ مارتی تو وَ مِنْهُمْ مَنْ یَجْعَلُونَ عِنْدَ شَطْرِ الْقَوَائِمِ  
 وَ یَبْکُونُ وَلَا یَسْقُونَ اور بعضے اون مین سے دریا کی طرف آتی تو اور اوسے بنظر حسرت دیکھتے تو کہ  
 فرزند ساقی کو غزا سپہ پیاسا مارا گیا ہے اور رو تو تم اور پانی نہ پیتے تو اور اس طرح ماتم جناب امام مین  
 مشغول تھو کہ ایک دوسرے کا متعرض نہوتا تا یعنی آہو شیر و گرگ سے نہ بھاگتے تو اور شیر و بھیڑیا نہ لگو  
 نہ ستا تو تم افسوس جانوروں کا توبہ حال تھا اور آدیو نکاہیہ حال تھا کہ کسی طرح رحم نہ لکھا تو تم اور  
 ظلم سے باز نہ آتی تو چنانچہ ایک گروہ ہنستا ہوا اور خوشی کرتا ہوا پیش عمر سعد آیا اور بولا کہ اے امیر سپاہ  
 یہ فتح کہ دہر نہر کو پیاسا بچ کیا سب آرزو مین ہماری برائیں قتل حسین مین وَ کَاثَمْنَا اَنْتَ  
 اَوَّلَیْنَا الْخِیُولَ عَلَى جَنَّةِ الْحُسَيْنِ پس اتنا چاہتے ہیں کہ آرزو مین ہماری برلا اور اذن دی کہ  
 کہوڑی نعش حسین پر دوڑائیں کہ ہمارے دل ٹھنڈے ہوں قَالَ ذَلِكَ لَکُمْ عَمْرُودُ لَمَّا کَہَمَیْنِ اَمْتِیَا  
 کہ نعش پر کہوڑی دوڑاؤ جسم حسین کو پا مال کرو غلی و فاطمہ کو بھیجین کرو فَلَمَّا سَمِعَتْ ذَیْبُ ذَلِكَ  
 الْحَالِ صَاخَتْ وَ بَكَتْ وَ لَطَمَتْ وَ جَهِیَا رَاوِی کُتَاہِی جَبِیہ خنزربٹ خاتون ذی سنی کہ وہ سہم  
 جسے ملا کہ اپنے بکو ملے تو آج روندا جاتا ہے وہ حسین جیسے رسول خدا کا ندھی پر چڑھا تو اور جبریل  
 جہولا جہلا تو تم وہ کہوڑی و لگی ناپون سے یا مال ہو گا ایک آہ کا نعرہ مارا اور روز لگین اور سنہ پڑھا تو  
 مارتی تھیں کبھی روتی ہوئیں جناب امام زین العابدین پاس آتی تھیں جب اونہیں غش مین پائیں  
 پھر روتی پٹھیں درخیمہ پر آتی تھیں وَ تَادَّةً تَقُولُ وَ اَجَدَّ اَہَا وَ اَحْمَدَّ اَہَا اَمَّا رَاقِی حَالِ اَبْنِی



الحُسَینِ اور کبھی مُنہ مدینہ کی طرف کر کر چلاتی تھیں ہاں اے انا ہاں اے اے جیب خدا محمد مصطفیٰ آیا نہیں  
 دیکھتو تم حال اپنے فرزند حسین کا کہ تم تو گاندہی پر چڑھا تو تھی چاتی پر لٹا تو تھا ملون نہ کیا حال کیا ہو  
 قَتَلُوا عَلَى السَّعْبِ وَالطَّمَعِ قَتَلَ کَیَا ہُو کَا تَمِن دُنَا پِیَا سَتَمَّ اَدَا دَا اَنْ یُّوْطُوْا لِحِیْلِ  
 عَلٰی جِسْمِہٖ اب چاہتو ہیں کہ جسم نازک کہ جلتی زمین پر دھوپ میں پڑا ہو اور زخموں سے چہرہ گردن سے لہو بہتا ہو  
 گھوڑوں سے بال کرین تم تَقُولُ هَلْ فِیْکُمْ رَاحِمٌ پھر لشکر مخالف کی طرف خطاب کر کر کہ کتنی تھیں ار  
 گو گو کیا تم میں کوئی رحم دل نہیں جو کہ میرا بھائی روندنا جاتا ہو اسو بچا دے میرا بچا تَنْ سَعْدِہٖ مَّا کَلَفَاکَ  
 قَتْلَ اَخِیْ وَ بَنِیْہٖ اے عمر سعد کافی نہوا تجھو قتل کرنا میری بہائی حسین کا اور اسکو فرزندوں کا اب  
 یہ ظلم کیا چاہتا ہو اگر ہمارا قتل منظور ہو تو ہمیں قتل کر لیکن میری بہائی حسین کی نعش نہ روندو اور  
 اسپر گھوڑوں نہ دوڑھا آہ آہ کون سناتا تھا فریاد و خیز تہرا کی اون کافروں نے گھوڑی بڑھا کر کہ دوڑائیں پس ایک  
 شیر حائل ہوا وَ هُوَ یَسْکِی وَ یَدُوْ حَوْلَہٗ اور وہ روتا تھا اور گرد نعش کو دوڑاتا تھا اور کبھی حضرت کو قتل ہو  
 انگین لٹاتا تھا اور کبھی آسمان کی طرف دیکھ کر کہتا تھا یَا رَبِّ اَنْظُرْ اِلٰی ابْنِ یَسْرَیْنِ قَتَلُوْا  
 حَقًّا نَا بَعِیْثْ ذَنْبِ اے پروردگار دیکھ اپنے حسین فرزند زہرا بنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ کی طرف  
 کہ بیگناہا و سوتیلے روز کا پیاسا قتل کیا جواب اسکی نعش پر چاہتو ہیں کہ گھوڑی دوڑائیں یہ کھکر  
 وہ شیر دوڑا اون لعینوں کی طرف اور تیرہ آدمی جہنم واصل کئے اور باقی بھاگو اور اگر عمر سعد سے سارا  
 ماجرا کہا قال هَذِهِ فِتْنَةٌ لَا تَشْرُوْہَا عَمْرُ سَعْدٍ فَا کَمَا کہ یہ فتنہ جو ہرگز اسو کسی پر افشا نہ کرو اور کر بلا سے  
 کوچ کیا بیٹوں اور بہوؤں کو جناب امیر اور فاطمہ کی سر برہنہ شہر ان سیکجا وہ و عمار پر سوار کیا اور  
 ہاتھ اونکو رسیوں میں باندھ کر اون کو گلہ نین باندھ دیو اور ایسا طوق بہاری امام بیار کو گلہ میں ڈالا کہ گلو  
 مبارک زخمی ہو کر خون بہاتا تھا اور ہاتھ دونوں سے گلہ میں بند ہو رہا تھا اور جو روتا تھا اوسو نیزوں سے  
 مار ڈالتا اور رونڈی توڑا وی کہتا ہو کہ جب اونٹ اون بیکسو کو قریب قبر مسلم کے پہنچو اور اونکو سلو تو  
 کہ یہ قبر ہر اول حسین شہید مسلم غریب کی ہو تو زیادہ صدا اے نوحہ و شیون اہل بیت بلند ہوئی تھی  
 تہا کہ روڑو روڑو اوٹو پیر گو گھر میں قَوَّیْتُ صَبِیْہٖ بَنٰی وَ تَقُوْلُ اَلَا اَلَا وَاَلَقْتُ لَفْسَہَا مِنْ اَعْلٰی

البعین را وی کہتا ہر کہ دیکھا میزوانین ایک لڑکی کو کہ بال اوس کو سر کرکھلی ہوئی اور جا بجا نشان  
 نیلہ اوس کو منہ پر پڑی تھو آہ کہتی تھی اور بیٹری کرتی تھی اور اس درد سوری تھی وہ قہیم کہ جو لوگ  
 ہمراہ او کو تھو وہ ہی رو تو تھو جب اوسو قبر شلم کو دیکھا تو بڑا اختیار اچھا اونٹ پر سو گرا دیا اور قبر کی طرف  
 دوڑی حضرات وہ دختر شلم تھی اور قبر سوسہ کلام کر فرنگی یا اَبَیَّاءَ یا بَیَّ عَیْنِ اَرِّیْ قَبْرَکَ  
 ہا عوامی مظلوم بابا میری کن آنکھوں سے دیکھوں قبر تمہاری لَبِیَّتِیْ کُنْتُ الْیَوْمَ عَمِیًّا عوامی پاکاش میں  
 اندھی ہوتی کہ تمہاری قبر نہ کہتی یا اَبَیَّاءَ قَتَلُوا اَحَاکَ الْحَسَنِ ظَہَاکَا عوامی پاکہ تم فرساق کی  
 لعینوں فر تمہاری بہائی حسین کو پیسا و کُتِلُوْنَا وَلَمْ یَبْرُکُوا عَلٰی رُؤُسِنَا قَنَاعًا وَخِشَانًا یہ  
 ہمارے امام اور حمایت کرنیوالے کو فوج کیا تو پھر خاطر خواہ ہمیں لوٹا کہ چادرین اور مقنعہ تک ہمارے  
 چہین لٹو اور یہاں تک ہمیں قید کر کے لاؤ ہین یا اَبَیَّاءَ کَلَمُوا عَلٰی اَخْدُوْدِنَا عوامی باطلوں نے  
 ہمارے منہ پر طمانچہ مارا کہ اب تک رخسار میری نیلہ ہین اور امی پاکہ دن ہو کہ ہمارے بہائی ہستے  
 بچہ گوی ہین میں جانتا تھا کہ بابا کی قبر پر بیٹھو ہونگے اب میں نا امید ہوئی معلوم نہیں کہ حال او کا کیا  
 تھم حَسَنَتْ قَبْرَ اَبِیْہَا وَصَاحَتْ وَبَلَّتْ حَتّٰی غَشِیَتْ عَلَیْہَا پھر قبر سوسے پو اب کی پست کر وئی  
 اس قدر کہ رو تو بیہوش ہو گئی لوگوں نے اوسے طرح اونٹ پر سوار کیا اور وہ قافلہ اسیر و نکالین  
 کی طرف روانہ ہوا روایت چہل مکر روایت ہرنی کی اور تاراج کرنا خیام کا اور لوٹنا اہل بیت کا  
 اور تازیانہ مارنا امام زین العابدین علیہ السلام کو عن جَابِرِ بْنِ یَزِیْدَ الْجَعْفِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِ  
 السَّلَامُ جَابِرُ بْنُ یَزِیْدَ جَعْفِیٌّ فَرَوَاتِیْ کِی ہر جناب امام محمد باقر علیہ السلام کان علی ابن الحسین علیہما السلام  
 مع جماعت کہ جناب امام زین العابدین ایک جماعت اصحاب سوسے تھو اذ اقبلت ظہیۃ من الصبح  
 وَقَفْتُ قَدَّامَہُ نَگاہ ایک ہرنی جانب بیابان آئی تاکہ سانسو حضرت کو کہ می ہوئی مخمخت وضو  
 پید کھا پس وہ ہرنی کچھ بولی اور ہاتھ نہین پر مارتی تھی فَقَالَ بَعْضُہُمْ یا بَنَیْ رَسُولِ اللہِ پھر عرض کی  
 بعض اصحاب نے کیا حال ہے اس نے کہا یہ تو آپ سے چلی آئی کہ جیسے بولی ہوئی تھی فَقَالَ اِنَّ اَبَیَّاءَ  
 طَلَبْنِیْ بِہِ خَشْفًا مَوْعُضَ الصَّیَادِیْنِ اَنْ یُصِیْدَ لَہُ خَشْفًا پس حضرت فرمایا کہ ایک بڑا کشتہ

اوسنو بنو ابی سہیل کے ایک بچہ آہو طلب کیا پس یزید نے کچھ صیادوں کو حکم کیا کہ کوئی بچہ آہو شکار کر لاؤ  
 فصَادِرَیَالَا سِیسَ حَشَفَ هَذِهِ الطَّيْبَةِ وَلَمْ تَكُنْ قَدَّ ارْضَعَتْهُ بِسِ شَكَارِ کَیَا شَامَ کَوَا سِی زُکْرُ  
 بچہ کو اور اسنو اوسر دودہ نہ پلایا تھا فَاِذَا هَا تَشَلُّ اَنَّ لِحْلَهَ اِلَیْهَا لِتَرْضَعَهُ وَتَرْضَعُ عَلَیْهِ بِیَمِ  
 سوال کرتی ہر کہ مین اسکو بچیکو اس تک لا دون تا یہ دودہ پلا دی اور پھر صیاد تک پہنچا دون قَسَا  
 زَيْنُ الْعَابِدِیْنِ اِلَى الصَّیَادِ فَاَحْضَرُوْهُ وَقَالَ اِنَّ هَذِهِ الطَّيْبَةُ تَرْضَعُ اِنَّكَ اَخَذْتَ  
 حَشَفًا لَهَا وَاِنَّكَ لَمْ تَسْقِهِ لَبَسًا سُنْدًا اَخَذْتَہَ بِسِ دِکْمُو رَحِمَ دِلِ حَضْرَتِی کِی اوس ہر نو کسما  
 صیاد کو پاس آؤ اور اس سو طلب کیا اور فرمایا کہ یہ ہرنی گمان کرتی ہو کہ تو فی بچہ اس کا پکڑا ہو  
 اور تو فی اوسر جیسے دودہ نہیں پلایا وَقَدْ سَأَلْتَنِیْ اَنَّ اَسْأَلَكَ اَنَّ تَصَدَّقَ بِیَمِ عَلَیْہَا  
 اور اس ہر فی سوال کیا مجھے کہ مین تجھے کہوں کہ اسکو بچیکو اس تک لا دی فقَالَ یَا بَنَیْ رَسُوْلِ  
 اللّٰهِ اَلَسْتُ اَسْتَحْبِبُّوْکَ عَلَیْ اَہْلِ بَیْتِیْ صِیَادِ فِی عَرْضِیْ کِی اے فرزند رسول خدا مین اس پر اعتماد نہیں کرتا  
 کہ یہ جانور صحابی ہوں گا کیا اعتبار کہ اپنی بچیکو لیکر چلی جائی قَالَ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنَّ تَأْتِیَ بِیَمِ  
 اِلَیْہَا لِتَرْضَعَهُ وَتَرْضَعُ اِلَیْكَ حَضْرَتِیْ فِرْمَا یَمِیْنِ تَجْہِیْ کَسْمَا ہوں کہ تولادی تا یہ اوسر دودہ پلا  
 اور مین اسو تیر لطف پیر دون گامعنی مین ضامن ہوں کہ یہ لیکر بہاگ نجائیگی فَقَعَلَ الصَّیَادُ  
 بِسِ صِیَادِ بچہ اوسکا وَاِیَا فَاِذَا رَاَتْہُ خَشَعَتْ وَدُمُوْعُہَا جَزَتْ بِسِ جِہِیْنِ ہرنی فی اپنی بچیکو دیکھا  
 تو بونو لگی اور رونو لگی اور اُسو اسکو باری ہوئی فَقَالَ زَيْنُ الْعَابِدِیْنِ لِلصَّیَادِ یَحْقِیْ عَلَیْكَ  
 اَلَا وَهَبْتَ لَهَا بِسِ اَہِ جِہِیْنِ حَضْرَتِیْ فِی بَقَرِیْ اوس ہرنی کی دیکھی سِ حِمِ ابْنِ زَیْمِ فِی صِیَادِ  
 فرمایا تجھ کو قسم ہر میری حق کی کہ یہ بچہ اسکو دی ڈال فَوَهَبَہُ لَهَا فَانْطَلَقَتْ مَعَ الْحَشَفِ وَهِيَ  
 تَقُوْلُ بِسِ صِیَادِ فِی بچہ اوسکو دی ڈالا وہ ہرنی شادشا داپنی بچہ کو لیکر چلی اور یہ کہتی تھی اَسْتَشْہِدُ  
 اَنَّکَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِی الرَّحْمَہِ وَاَنَّ بَنِیْ اُمَیَّہِ مِنْ اَهْلِ اللّٰغَةِ گواہی دیتی ہوں مین کہ تم اہل بیت  
 سزاوار رحمت الہی ہو اور بنی امیہ دشمن تمہاری سزاوار لعنت فِی بَرِیْ مین مقام خاک اوڑا لیا گیا  
 کہ افسوس ایسو رحیم کو ملعونوں نے کیا رنج اور صدمہ دیا و لکھو عزیز ساری سامنے لکھو کی ہر ہائوں کو

اوس جناب کی ذبح کیا بابا کا اون کو سرنیزہ پر چڑھایا اصغر پیا سڑک کا خون بہایا اون کو سانسی ایک ظالم نے  
 طمانچہ سلکینہ تیم حسین کو زخار دی پیرا کیا کیا بچ ہوا ہو گا اوس امام غریب کو جب سیرنج اون کو  
 سانسا اون کو عزیزوں کو بھونچو ہوگو عن زینب بنت علی ابن ابی طالب بیاض فخری میں جناب  
 زینب سے منقول ہو کہ جب امام مظلوم شہید ہوئے فاکاناً عموا بن سعد ولحقن وقوف نلطم  
 علی ارجی الحسین وجنتہ علی الارض بلاد ایں پس آیا ہمارے قریب عمر سعد اور ہم سب  
 اہلبیت کڑی پیٹتو تو حال حسین ابن علی پر اور غش اوس جناب کی بیسیر زمین پر پڑی تھی دھن  
 یحیطون بہ بین الاعادی مکشفات الرؤس تبدؤلہ وجوہنا وابداننا اور ہم  
 سب برہنہ کڑی ہو درمیان دشمنوں کو منہ ہمارے کھلے ہو و امر علینا العسکر بالخصب اس حال پر  
 ہی ہمارے عمر سعد شقی فرحم نکھایا اور حکم کیا لشکر کو کہ انہیں لوٹ لو قالت زینب انا واقفہ  
 اذا دخل علینا رجل اذرق العینین واخذ کل ما کان علینا وسلبني ما کان  
 علی جناب زینب فرماتی ہیں کہ میں کڑی تھی کہ ناگاہ ایک شخص کبوتر چشم درانہ گھس آیا اور چھین لیا  
 ایسا ہوا اور لوٹ لیا زبور میرا نظر آلی زین العابدین وهو مطروح علی الفرج من  
 الادیب وهو علیل پھر دیکھا اوس شقی فرمیرے پیچھے امام زین العابدین کی طرف کہ وہ بیمار مرض  
 میں گرفتار ایک چمڑے پر پڑی ہو فجدب النطح من تحہ والقاء علی الثواب پس اوس شخص نے  
 کچھ اوس بیمار پر رحم نکھایا اور وہ چمڑے پر ہی چھوڑ دیا اور اوس بیمار کو زمین پر ڈال دیا قالت  
 واتی الشمرکعتہ اللہ الی علی ابن الحسین وهو ملق علی الارض واداد قتله جناب  
 زینب فرماتی ہیں آیا شمر ملعون جناب علی ابن الحسین کی طرف اور وہ جناب اوسے طرح زمین پر پڑے  
 کہ اوٹھنے کی طاقت نہ تھی اوس شقی فرارادہ قتل کا کیا اور کہا کہ اسی کیون چوڑ دیا جو اسی ہی قتل کرے  
 پس کسینے کہا کہ یہ لڑکا کم سن ہے اسی نے قتل کر دیا کہ یہ بیمار ہی ہے تو تم اقبل علینا عمر ابن سعد  
 لعنہ اللہ فقمنا الیہ ونحن ملطیم بوجہ فصاح علی من معہ احرقوا النار حول الخیمۃ  
 پھر عمر سعد آیا اوس دیکھ کر ہم سب کڑی ہو گئے اور منہ پر طمانچہ مارے تو اوس شقی فر حکم کیا اپنے رفیقوں کو

تفحیح  
 بتحیح اول سکون  
 دوم وبتحیح سکون  
 السج فاعاد کتبت فی  
 وکامہ جنتنا کلام  
 نطرح انطرح جنت  
 مراد ۱۱

کہ لگا دو آگ گردن میں لٹو فقلت له یا ذلیک تکلمتک امکت ما لکناک ما فعلت باخی الحسین و  
 قطع راسه و حکمت نساء و انیمت الحفاله و هکلت ستر بکات رسول الله بکت  
 از غدا و ترید ان تخوفنا فی النار پس کہا میں تو میری تیری باتم میں میں تیری کفایت  
 تجھ وہ ظلم جو کیا تو میری بہائی پر اور کاٹا سر اوس پیاسی کا اور لوٹ لیا اہل حرم کو اوس کو اور  
 یتیم کیا بچوں کو اونکو اور بڑہ کیا دختران رسول خدا کو در میان دشمنوں کو اب چاہتا ہے تو بہین  
 آگ میں جلایا وای ہو تجھ پر کیا جواب دیکھا تو جب بابا ہاری روز قیامت کو تجھ سے دشمنی کریں گے خوئی  
 و جھہ و لم یؤدجوا با پس اوس شقی نے منہ پیر لیا اور جواب نہ دیا غصہ منقول ہے کہ آگ خیموں  
 لگا دی اور اہل بیت کو شتر ہای برہنہ پر سوار کیا اور عابد بجا کر ہاتھ رسی سے باندھا اور کوفہ کو روانہ کیا  
 ناگاہ نظر شتر بانو کی اپنی فرزند علیل پر پڑی تو یہ صورت نظر آئی کہ ہاتھ دونوں رسی سے بندھے ہیں اور  
 رسی ایک شقی کو ہاتھ میں ہے وہ کہینچا ہے اور وہ بیمار ضعف و نقاہت چل نہیں سکتا شتر بانو نے فرمایا  
 اے نور دیدہ میری خدامان کو تجھ سے قربان کر دی کہ سکینہ پیاس سے مرئی ہے سکینہ کو بھوپانی کہیں سے پید کر  
 امام زین العابدین نے ایک آہ کا نعرہ مارا اور فرمایا کہ اے امان پانی کہاں لاؤں فلما سمعت سکینہ  
 کلام اخیھا فظورت الیہ بکت بکاء شدید پس آواز پڑی بہائی کی سکینہ نے سنی تو سر اٹھا کر  
 دیکھا یہ حال اپنی بہائیکا اختیار روئی اور بولی اے ظالمون یہ ظلم تمہارا اور رسول پر کیا کون سے دین  
 یہ روا ہے کہ میری بہائی کو ہاتھ بندھے ہیں اور قوت اس میں ماہ چنکی نہیں ہے راوی کہتا ہے کہ ایک ملعون  
 برابر سکینہ کو نیزہ دکھا کر بولا چپ رہ اوس وقت خوف سے اوس کو وہ یتیم حسین بیدار کانپنے لگی اور سہم  
 چپ ہو گئی یہ دیکھ کر وہ بیمار بخور ناقہ سکینہ کی سمت دوڑ کر کہ شاید میری منت سے اوس یتیم پر رحم کرے  
 ناگاہ ضعف و نقاہت سے یانوں کا پنچا اور زمین پر گر پڑی جس لعین کو ہاتھ میں رسی تھی اوس نے  
 کہینچا آہ اور ایک تازیانہ پشت مبارک پر خفا ہو کر اس زور سے مارا کہ در دس ٹرپ گئی اور پیرا ہن مبارک  
 پارہ پارہ ہو گیا اور بیہوش ہو کر زمین پر گر کر کہ ترپ لگو جب اہل بیت فرام کو زمین پر ترپ دیکھا سب  
 اہل حرم نے آپ کو اٹھونے لگے گر ادا اور فریاد و ایلادامصیتا کر لگو جناب زینب و ور کو اپنی بیاں تیرے

بیٹ گئیں اور سر کو بغل میں لیکر منہ سوی مدینہ کر کر بولیں وَاجِدَ الْاَ وَاعْيَاةَ وَافْطَسَاةَ  
 وَاحْسَنَ اَہم شاید تمہارا اہل بیت نہیں کہ ہمیں اس ذلت و خواری سے لہو جاتی ہیں اور یہ فرزند  
 حسین کا ضرب تازیانہ سوزین پر تڑپتا ہو روایت چہل و دوم آنا جبرئیل کا واسطے  
 جہولا جہلا نیکو اور سوار ہونا امام حسین کا پشت دسویں راہ پر در میان نماز اور پیتا  
 ہونا رسول خدا کا گریہ امام حسین سے اور پیشاب کرنا امام حسین کا کھار رسول خدا میں  
 اور گم ہونا امام حسین کا جہولو سے اور آنا جناب فاطمہ کا جنت سے نعش  
 امام حسین علیہ السلام پر زوی اَنَّ جِبْرِیْلَ کَثِیْرًا سَايَزُلُ فِیْجِدُ الزَّهْرَاءَ  
 نَائِمَةً وَالْحُسَيْنَ فِیْ مَهْلٍ یَسْکُنُ مَقُولُ ہر اکثر جبرئیل نازل ہوتا تھا اور دیکھتا تھا کہ جناب سیدہ  
 مشقت کا روبرو خانہ سے تھک کر سو گئی ہیں اور امام حسین جہولیمین روتی ہیں فَجَعَلَ یُنَاغِیْہِ  
 فَالْقَسَتْ فَلَنْ تَرٰی اَحَدًا پس جبرئیل جہولا جہلا تھا تو اور لوریان دیکھتا تھا کہ جناب سیدہ بیدار  
 ہوتی تھیں تو آواز لوری دیتی تھی مگر کوئی نظر نہ آتا تھا فَخَبَرَهَا النَّبِیُّ اَنَّهُ كَانَ جِبْرِیْلُ  
 پس جناب سیدہ یہ ماجرا رسول خدا سے عرض کرتی تھیں تو حضرت فرماتا تھا کہ اے فاطمہ وہ جبرئیل  
 کہ تیرے فرزند حسین کا جہولا جہلا تھا اور لوریان دیتا تھا حضرات جناب امام حسین کا یہ مرتبہ ہو کہ  
 خداوند عالم فرمجت اوس مہر امانت کی تمام مخلوقات پر واجب کی ہو بلکہ خود وہ خالق ارض و سما  
 اوس امام دو جہان کو پیار کرتا تھا کہ ارسال بچہ آہوا اور خلعت عید سے اور دو ٹکڑے ہو کر ہر سوطا ہر  
 اور منقول ہو کہ رسول خدا مشغول نماز تھا تو در عین سجدہ غفار و بلہ خیر کر ار پست رسول مختار پر سوال  
 راوی کہتا ہو کہ جب طول سجدہ کو بہت ہوا تو میں سر اوٹھایا فَادَّالْحُسَيْنَ عَلٰی کَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰہِ  
 پس دیکھا میں کہ امام حسین پشت رسول خدا پر سوار ہیں پس بعد فراغ نماز اصحاب نے سب طول سجدہ  
 سوال کیا قَالَ تَزَلَّ جِبْرِیْلُ عَلٰی وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ صَلِّ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰتِ  
 مَا دَامَ اَنْتَ عَلٰی رَقَبَتِکَ حضرت فرمایا کہ فرزند میرا حسین میری پیٹھ پر تھا کہ نازل ہو  
 جبرئیل اور کہا اے رسول خدا پروردگار عالم فرمایا ہو کہ اگرچہ تم حسین کو بہت پیار کرتے ہو مگر ہم

[illegible]



عاشق حسین شاہزادہ خافقین جناب فاطمہ زہرا دختر رسول الثقلین تہین ود معصومہ تو پرورش  
 حسین بین دگودن اور رات کورات نیم سہمی تہین دن بہر چکی پیہ خواہ پانی بہر نیکی مشقت اوٹمانی  
 اسپر ہی اوس خاصہ خدا نور چشم رسول خدا سر غافل نہوتی تہین اپنر فاقہ سر شاد شکر گزار  
 رہتی تہین مگر فاقہ حسین سے بیقرار و اشکبار ہوتی تہین ایک آن مفارقت حسین کی مانتی ہی دو  
 اَنَّهُ جَاءَتْ فَاحِلَةً إِلَى رَسُولِ اللَّهِ كَوَمَا بَكَيَةً خَانِجَةً مَقُولٍ حَرَّكَ أَيْكَ وَرَجَابِ فَاطِمَةَ خَدِ  
 رَسُولِ خَدَائِينَ بِيَقَارِ رَدَّتِي هُوَ بِي آيِينَ قَالَ مَا يَكُنِيكَ يَا فَاحِلَةً قَالَتْ الْآنَ فَقَدْ الْحُسَيْنِ  
 عَنِ الْمُحَدِّدِ جَنَابِ رَسُولِ خَدَائِينَ رَدَّتِي هُوَ بِي آيِينَ جَرَّ مِيرَی فَاطِمَةَ عَضُّنَ كِي جَنَابِ عِيدِهِ  
 اِی بَاکِزِ نَکَرُ رَدَّتِی کَہ حُسَيْنِ مِيرَی جَعُولِ مِیَن سَوَکَمِ هُوَ گِیَا فَاسْتَعْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِسَیْئَرِ  
 مَحْبُوبِ خَدَائِهِ مَضْطَبِ هُوَ نَوَا وَرَاکَمُوْنِیْنَ اَنَسُوْهُ لَاسُوْکَہ نَاگاہ جَبْرِئِلِ اَیْنَ نَازِلِ هُوَ وَاوَرِ بُولِ  
 اَوْرَسُولِ خَدَائِیْنِکَ جَبَّتِ اِمَامِ حُسَيْنِ پِدَا هُوَ حَوَامِلَانَ عَرَشِ خَدَائِشَاقِ زِيَارَتِ حُسَيْنِ تَهْوِجِ  
 کَہ عَضُّنَ کِي مَلَاکَہُ فِی دَرگاہِ اَہْلِ مِیَن کَہ مِیَن زِيَارَتِ حُسَيْنِ سَہ کَا مِیَابِ کَرِیْسِ بَحْکَمِ وَاوَرِ فَرْزَنْدِ حُسَيْنِ  
 بِالْاَنْحَا اَسْمَانِ لَیْکِیَا تَہَا زِيَارَتِ اوس نِیْرِ بِنِ اِمَامَتِ سِی حَوَامِلَانَ عَرَشِ اَہْلِ سِرْفَازِ ہونِ ابِ وِہ پَانِ  
 اَکُوَارِ مِیَن مِیَن کِی جَنَابِ مَعصُومَہ سَوَکَہ جَاکَرِ اَوْنِیْنِ دَوْدَہ پَانِ مِیَن یَہ سَنَکَرِ جَنَابِ عِيدِہ کِي خَاطِرِ جَمْعِ  
 ہُوَ اَوْرَاکِ اِیْزِ نَوْرِ نَظَرِ کُوْشَلِ جِکَرِ آغُوشِ مِیَن اَیَا حَضْرَاتِ اربِ مَقَامِ غُورِ ہر جِسِ حُسَيْنِ کَا اَنکُوشِ  
 اَو جَہْلِ ہونا ناگوار ہوا و سَوَکَمِ مَلُوشِ تِیْنِ دِنِ کَا ہُو کَا پِیَا سَا مَحِ عَزِیزَانِ بَہْلِ گُوشِ فَرَجِ کِیَا اَوْرِ  
 کُکُوشِ کُکُوشِ خَاکِ وَخُونِ غَاظِ اَن بَیْگُورِ کُفِ جَلَّتِی زَمِیْنِ پَرِ وَاَلِ دِیَا یَہ حَالِ دِیْکَمِ کِیَا حَالِ ہُو کَا رُوحِ  
 جَنَابِ فَاطِمَہ کَا خَانِجَہ بِیَا ضِ فَرَحِی مِیَن مَقُولِ ہُو اَن فَاحِلَہُ اَن هُوَا مَلَاکَہُ تَزَلَّتِ اِلَیْ اَرْضِ  
 کُوْبَلَا وَ مَعَهَا جَبْرِئِلُ وَالْمَلَائِکَةُ جَنَابِ فَاطِمَہ زہرا بعد شہادت سید الشہداء مِیَن کَرِیْلَا پَرِ  
 خَلْدِ بَرِیْنِ جَہُوْکَرِ تَشْرِیْفِ لَایْنِ کُوْجَبْرِئِلِ اَیْنَ بَاگَرِوہ مَلَاکَہُ سَا تَہ اوس مَعصُومَہ کَرِ تَوَ وَا تَا دِی  
 مِیْنِ قَلْبِ حَزَنِیْنِ وَاوَلَدَا وَاوَلَدَا عِلْمَا وَا تَمَرَا وَاوَلَدَا اَوْرَا حَالِ جَنَابِ عِيدِہ کَا شہادتِ حُسَيْنِ  
 نَمَائِیتِ تَغِیْرِ تَہَا اَوْرِ قَلْبِ حَزُونِ وَا دِلِ رَدَنَاکِ سَوَ فَرِیَا دِکَرِ تِی تَہِیْنِ اَوْرِ فَرَمَاتِی تَہِیْنِ ہَا مِی اِیْزِ فَرْزَنْدِ سِی

ہامی قرۃ العین ہامی بیوہ دل میری پس ای جناب شیدہ نوحہ وزاری کرتی تھیں اس وقت نظر ہا علی الحفل  
 فی القالہ مذبح و علی الارض مطروح ناگاہ نظر جناب شیدہ کی قتل گاہ میں ایک لڑکے  
 پڑی کہ بچ کیا ہوا تھا بچہ رزمین میں پڑا تھا فقالت یا جبرئیل من هذا الطفل المذبح وهو  
 فی قتلہ پس وہ معصومہ بولیں ای جبرئیل یہ بچہ کون ہو کہ وہ بھی افسوس میں پڑا ہو اور اس بچہ کی  
 ظالمون فرج کیا ہو ابھی تو وہ اپنی نہا کچھ میں تھا جکی جبرئیل میں کلام ہا وقال لها پس  
 سنکے جبرئیل میا خستہ جناب شیدہ کو بچہ پر روی اور بولو لهذا ولد ولد الحسین واقسمہ  
 مثلاً و ذناب ای فاطمہ زہرا یہ بیٹا تمہاری فرزند حسین کا ہو اور مان اسکی شاہ زنانہ شہر بانو ہر پس  
 حال تنکوناب فاطمہ کو ایک چچ ماری اور کہا واولداه و انجیہ فوادا ہامی فرزند میری ہامی بارہ  
 دل میری کھڑی علی امک الخزینۃ المظلومۃ ان تراك فی التراب مخصبا بالدماء بہت  
 دشوار ہو مادر محزونہ و مظلومہ برتیری کہ تجھو زمین پر خون میں غلطان دیکھو و عو علی جدک  
 فاحسۃ الزفرۃ ان تراك فی هذا الحاکل اور ای فرزند میری بہت شاق تیری دادی فاطمہ  
 پر ہو کہ تجھو اس حال سے دیکھو تیری مذبح خاک پر پڑا ہوا پر نوحہ وزاری کرتی تھیں اور فرماتی تھیں شہر  
 تمیت ان جید لا یزاک و فوق التراب مخصوب بدماسک ای صنو کاش فیکمین بچہ جید کرار  
 حال سے کہ شہر پر خون میں غلطان شعر ساخان ہاں علیہ فوقاک تمیت ان احسوا انصب عوا  
 جو بلا تجھو نزل ہوس بہت سخت علی ابن ابی طالب تنہا ہو مجھو ای فرزند میری صنو کہ میں میں جی تو تجھو سنا کلیم  
 رسیدہ کی مجلس ابراہیم کرتی حضرات کیاروح جناب شیدہ کی تشدد ہوتی ہوگی کہ اوں جناب کی آرزو پوری نہ ہو اور کو  
 فرزند کو مجلس ابراہیم پر کہ وہ جکی نشین ہو و کھنچ جی ہی اور سو اجا نوران صرا یا جانا کوئی رونو لانا تھا اور رونو  
 او کو طوفی بخیر میں کہ کو شام میں لگو شو شعر ما حدیث ان السہم و افاک و یا صغیر بالخیر یا بنی حاشاک  
 جانا میں ای بیارو میر کہ جو دہن قابل پیر اور بوسو کو تھا او سپر تیرم مارا ای صنو تجھو اس سن میں خرکیا  
 ای فرزند میری کہ کام یہود و نصاریٰ وہی نہوتا جو ان کلمہ گو یون فرما کہ تجھو ایسویں دن کو پیا  
 بچہ کو فوج کیا تم صاحب حوالہ ساعۃ زمانۃ و ہی تناد ی پرتا دیر جناب شیدہ نعل صنو

رویا کین اور ضرر یاد کرتی تھیں وَاَوْلَادُ اَهْلِكَ اَصْدَرُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِنَا ہمارے فرزند ہر حال  
 ہوا تمہارا بعد میرے پس ابھی جناب معصومہ روتی تھیں کہ نظر اونکی قتل گاہ پر پڑی قیاد اُھی  
 لَوَ اَشَاءَ بِاَحْضُوْبِ الْاَیْدِیْنَ بِالْاَسْبَاحِ وَ مَطْرُوْحٍ عَلَی الرُّمَضَیْسِ نَاگاہ دیکھا ایک نوجوان  
 کہ ہاتھ اوسکو غوٹیں بہرے میں اور وہ خاک پر پڑا ہوا تھا لَتَّ یَا عَجْمٌ مِنْ هَذَا الشَّابِّ الْمُنْجَبِ  
 پس جناب فاطمہ اوس دیکھ کر مبتاب ہو کر بولیں اے چچا جبریل یہ نوجوان کون ہے کہ جس کو ہاتھ  
 عوض مہدی کو خون سرنگیں ہیں پس حضرت جبریل یہ سنکر رونے لگا اور بولا اے فاطمہ تم نہیں  
 اس جوان کو پہچانتیں وہ بولیں میں نہیں پہچانتی یہ کون ہے اے جبریل فَقَالَ هَذَا ابْنُ الْحَسَنِ  
 هَذَا الْقَاسِمُ جَبْرِیْلُ بُولَا اے فاطمہ زہرا یہ فرزند تمہاری بارہ جگر حسن کا ہے اسی کا نام قاسم  
 یہ سنکر جناب سیدہ نے ایک چٹخ ماری اور یہہ میں کرتی تھیں وَاَوْلَادُ اَهْلِكَ اَقْبِلَا  
 ہمارے فرزند میرے ہمارے قاسم ہمارے گشتہ راہ خدا یا وَلَدِیْ اِنَّ ابْنُكَ الْحَسَنُ الْمُسَمُومَ بِرَاکَ  
 فِیْ هَذِهِ الْحَالِکَةِ اے فرزند میرے قاسم کمان ہے یا با تیرا حسن مسموم کہ تجھ اس حال سے دیکھتا  
 تو یوں ٹکڑے ٹکڑے پڑا ہے یہ فرما کر دیر تک جناب سیدہ نعش قاسم پر رویا کین یہ حال قاسم دیکھ کر  
 قَالَتْ یَا جَبْرِیْلُ اِنَّ وَلَدِیْ الْحَسَنِ اِنَّ قُوَّةَ عَیْنِیْ اِنَّ شَرَّهٗ فَوَادِیْ جَبْ ذُرَا فَا قَتَلُوْهُ  
 تو بولیں اے جبریل یہ تو بتاؤ میرا فرزند حسین کمان ہے اَلِیْسَ قُتِلَ فِیْ هَذَا الْمَكَانِ مَعَ اَهْلِیْہِ  
 فَلَمْ اَرَ لَا یَا جَبْرِیْلُ بَیْنَ الْقَتْلِ اے جبریل کیا میرا پیارا نہیں قتل ہوا انہر اہل بیت کو ساتھ  
 کہ میں اوسو نہیں دیکھتی اِنَّ نَعْسُوْنَ مِنْ قَالٍ فَلَمَّا سَمِعَ کَلَامَهَا بَکَی وَ بَلَکَتْ الْمَلَا ئِکَةُ رَاوِی  
 کہتا ہے کہ جب یہ کلام جناب فاطمہ کا جبریل نے سنا میا ختہ روئی اور سب فرشتے رونے لگے قَاتِیْ ہکا  
 جَبْرِیْلُ عَلَی الْجَنَّةِ الْحُسَیْنِ پس جبریل روتے ہوئے جناب سیدہ سے ملا کہ جس نے میرے حسین پر  
 لای کہ جہان رو بقیلہ خاک و خون میں غلطان وہ جناب پڑا تھا اور کہا اے فاطمہ دیکھو یہ تمہاری  
 حسین کی نعش ہے جسے ظالموں نے زمین دن بھوکا پیاسا مثل گوسفند کو بچ کیا فَلَمَّا ذَخَرَتْہُ الرَّحْمَہُ  
 صَاکَتْ وَاَوْلَادُ اَهْلِیْنَا پس جب جناب فاطمہ نے انہر پیارے حسین کو دیکھا اس شکل

کہ میرے گھر کی گھوڑوں کی ٹاپوں سے پال خاک و خونین غلطان وہ ستارہ عرش خدا پڑا ہو پس حضرت  
تصور کیجئے کہ کیا حال ہوا ہو گا جناب فاطمہؑ کا کہ انہوں نے چکی میں کوسٹین کو پالا تھا ہوا  
گرم ہو جاتی تھیں اور است زانو با باکی یہ حال کیا پس یہ حال دیکھتے جناب بیہ در ایک چیخ ماری <sup>اور بولا</sup>  
ہاے فرزند میری ہاے حسین میری یا وَلَدِی مَنْ قَطَعَ رَأْسَكَ الشَّرِيفَ یا وَلَدِی مَنْ رَضَى  
صَدْرَكَ الْعَقِيفَ اے پیارے میرے حسین کس تیرے سر کو کاٹا اے فرزند کس تیرے سینے پر کینہ کو پہنچا  
کیا اور روند افسوس یہ حال کیا اوس حسین کا کہ جسکو سینے پر فاطمہؑ زہر انگلیں ٹھینا ناگوار جاتی تھیں  
اَتَمَّتْ نَفْسَهَا عَلَیْكَ وَبَكَتْ وَحَلَّتْ دَانَتْ وَجَعَلَتْ تَقُولُ یہ کسکو جناب مظلومہ نے  
آپکو اوس جسم میرے پر گرا دیا اور بدن مجروح پر منہ ملنے لگیں اور کبھی باواز بلند روتی تھیں اور کبھی  
کمر کو پٹائی سے روتی تھیں اور کتنی تھیں اے حسین سَاظَمَ لَکُمُ الْیَعْقُوقُ وَمِنْ الْفِرَاتِ الْقَوْمُ  
سَعَوْکَ اے حسین کیا سمجھے یہ ظالم کہ تجھ پر پچانا اور آب فرات سے تجھ سے منع کیا فَدَرِیْتُ بَعْدَ فِی نَدْوِیْ  
وَلَعَلَّ النَّبِیَّ عَلَى الْأَرْضِ یَرْمُؤُکَ ہاے فرزند میری جاننا میں کہ بعد میری تجھ سے پیاسا فوج کیا اور بعد  
فوج کو بھی تجھ سے بیگ و کفن زمین پر ڈال دیا شَعْرُ مَنَیْتُ اَنْ جَدَّکَ وَابَاکَ + یَوْمَ لَحِقَ یَا حُسَیْنُ  
حَضْرَاکَ کاشکو اے حسین جد بزرگوار اور پدر عالی مقدار تمہاری آجکو روز کہ تو زمین پر پڑا ہو حاضر ہو تو  
پھر لکھارین اے ابابار رسول خدا قَاتِلُوا الْحُسَیْنَ بِأَرْضِ کُوبَلَا وَحِیدًا قَوِیْدًا قَتَلَ کَیَا تَمَّارِی اس نے  
میرے حسین کو کربلا میں اکیلے ہاے افسوس تیرے حال پر اے فرزند میری ابا عبد اللہ تَمَّ بَلَکَ حَتَّى تَمَشِیْتَ  
عَلَیْہَا پھر اس قدر روئیں کہ رو تو رو تو بیہوش ہو گئیں نعلین حسین پر جب عرش سے افاقہ ہوا اَلْوَجْرُ بِلِیْلِ  
اور نہیں سمجھا کہ آسمان پر پہلے اوس وقت جناب فاطمہؑ تیار ہو ہو کر فرماتی تھیں وَدَعَاکَ اللّٰہُ یَا  
قُوَّةَ عَیْنِی خَدَا کو سوختی ہوں تجھ سے نور چشم میرے حسین اور روتی ہوئیں خلد کو تشریف لیجلیں اور  
تلاوت فرماتی تھیں اِسْ اَیْکُو وَتَاظَلْنَا هُمْ وَلَکِنْ کَانُوا اَنْفُسَهُمْ یُظَلُّوْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا  
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ روایت چہل و سوم حبشی کو کٹھن ہاتھوں سے ملا نا  
اور حال ساربان اور آنا جناب رسول خدا کا نعلین حسین پر سح علی وفاطمہؑ

وحسن مجتبیٰ فی الخراج الجرجانی عن عمر ابن یزید عن الشّامی قال إنّ علیاً علیہ السلام  
 کان قاعداً فی مسجد الکوفۃ وحوّلہ اُخلاً بآب کتاب خراج الجرجانی عن عمر ابن یزید عن روایت  
 کی کہ شمالی فرمایا کہ جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام مسجد کو فہمین کھڑے ہو اور اصحاب حضرت گرد  
 حضرت کو حاضر ہو قالوا لہ انا نعجب من ہذا الذی الی فی ایدی ہؤلاء القوم ولست  
 عندکم عرض کی اصحاب فر خدمت جناب امیر مین کہ ہمیں نہایت تعجب ہے اس دنیا سو کہ ہاتھ میں  
 اس قوم کو کہ ہر لغو معاویہ وغیرہ کو اور نہیں ہے یہ دنیا آپ کو پاس فقال اترون انا نریہ الذی  
 فلا نطکھا پس یہ سنو حضرت فر ارشاد کیا آیا تم دیکھتے ہو کہ کیا مین دنیا کو چاہتا ہوں اور وہ مجھے  
 نہیں ملتی بلکہ یہ گمان تمہارا غلط ہے تم قبض قبضہ من حصی المسجد فطمعنا فی لہم یہ  
 فرما کہ ایک موٹی مین سنگریزہ مسجد کو ادھار اور کھدست اپنا بند کر لیا تم فتح کفہ عنہا واذ ابھی  
 جواہر تلخ و تر تھر پھر کف دست کہول دیا تو وہ سب سنگریزی جواہر ہو گئی تھو اور تابان و درخشان  
 فقال بنا ہذا پس ارشاد کیا کہ دیکھو یہ کیا ہے فظرونا فوجدنا أجود الجواہر پس دیکھا ہوا  
 تو وہ عمدہ اور افضل جواہر ہے فقال لو اردنا الذی کان لنا ولکن لا نریہ ہا پس فرمایا  
 اصحاب سو اگر ہم دنیا کو طالب ہو تو دنیا ہماری ہی لی ہوئی لیکن ہم چاہتے ہی نہیں اور اس کو  
 نہیں ہیں تم رمی الجواہر من کفہ فکانت کما کانت حصاة یہ فرما کہ ہیکل یا وہ  
 جواہر دست مبارک سو وہ سنگریزی جیسے تھو دیکھو ہی ہو گئی اور اسی کتاب مین مرقوم ہوا ان اسود  
 دخل علی علی علیہ السلام فقال یا امیر المؤمنین سرقت قطیعتی تحقیق ایک  
 حبشی داخل ہوا خدمت جناب امیر مین اور عرض کی اوس فر یا امیر المؤمنین مین فر چوری کی کہ  
 مجھ پاک کچھ یعنی حد جاری کچھ فقال علیہ السلام لعلک سرقت من غیر حذر و لیجاوز  
 اللہ عنہ پس حضرت فر ارشاد کیا شاید تو فر چوری کی ہو غیر حرص کہ جسے عقاب لازم نہیں ہے اور  
 خدا گذر کرے اوسو فقال یا امیر المؤمنین سرقت من حوز قطیعتی عرض کی اوسو یا امیر المؤمنین  
 چوری کی ہے مین زلائق عقاب پس مجھ پاک کچھ فقال لعلک سرقت غیر نصاب و لیجاوز اللہ

داسہ حضرت فریاد کیا شاید تو فرجوری کی ہو غیر نصاب کہ جیسر ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہو اور فرجوری  
 حضرت فرجوریت دی دیکھو غلام نوازی اپنا قاک کی کس قدر اپنی غلام کو بچا تو بین کہ شاید اس سے قصور  
 قابل ہاتھ کاٹ کر نہوا ہو اور اپنی جہالت یہ کہتا ہو تو ہاتھ اس کو بچ جائیں فقال يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ  
 سَوِّقَتْ فِضَابًا أَوْ سَ دِنْدَارٌ فِ عَرْضِكُمْ أَمْ مَوْلَانِي نَصَابٌ سِ جُورِي كِي هُوَ فَلَا أَقْرَنُ لَكَ مَوَاتٍ قَطْعُهُ  
 أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَهَبَ وَجَعَلَ يَقُولُ فِي الطَّرِيقِ بَسْ جَبْتِي مَرْتَبَةً أَوْ أَرَكِيَا  
 اوس فرجوریت فریاد ہاتھ اوس کو قطع کر پوس وہ خانہ حضرت سے نکلا اور راہ میں یوں تعریف حضرت کی  
 کرتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ وَإِنَّمَا الْمُتَّقِينَ وَقَاعِدُ الْعَرْشِ الْمَجْلِينَ وَيَحْشُرُونَ  
 الدِّينَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَجَعَلَ يَمْدَحُهُ جَنَابُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ امیر مہین ہو کر  
 اور امام مہین متقیوں کو اور قاعد العرش المجلین مہین اور سردار دین مہین اور سردار وصیوں کو اور اسی طرح دل  
 مع و ثنا حضرت کرتا جاتا تھا فَمَسَّحَ ذَلِكَ مِنْهُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَقَدْ  
 اسْتَبْدَلَا فَدَخَلَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ دَايَا أَبُودَيْمَةَ حَكَ فِي الطَّرِيقِ بَسْ سَنَا  
 یہ کلام اوس جہشی کا دونوں اکب دوش پیغمبر و نور چشم حیدر و پارہ جگر خاتون محشر یعنی حضرت شہید  
 جناب شہید فر وہ دونوں ہزار دی خدمت جناب امیر مہین داخل ہو کر عرض کر فریاد ای بابا ابھی ہنوز  
 ایک جہشی کو دیکھا کہ ہاتھ اوس کو توٹی تو اور نہایت حضرت کی تعریف و ثنا راہ میں کرتا جاتا تھا فَجَعَلَ  
 أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ مِنْ أَعَادَةِ عَشْرَةٍ فَقَالَ بَسْ حضرت فریاد کہو بیجا کہ اوس حضرت پاس بلا  
 جب وہ جہشی سامنے حضرت کو آیا تو حضرت فرمایا قَطَعْتُكَ وَأَنْتَ تَمْدَحُنِي اے جہشی تعجب ہے کہ  
 میں نے تو تیرے ہاتھ کاٹا تو تو میری تعریف کرتا ہو فقال يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ إِنَّكَ لَهَمَّ رَتْنِي عَرْضَ كِي  
 اور سنو اے امیر المؤمنین اے اے قاتلو مجھ کو یا کہ کیا گناہ سے میں کیونکر اکی تعریف نکرون وَأَنْتَ جَبَّكَ  
 قَدْ خَالَطَ لِحْنِي وَدَمَعِي فَلَوْ قَطَعْتَنِي إِرْبًا إِرْبًا لَمَا ذَهَبَ جَبَّكَ مِنْ قَلْبِي اور یہ حضرت  
 محبت آپ کی سیر و گوشت و خون میں مل گئی ہو ہاتھ کیسے اگر مجھ کو کڑی کڑی کھجور تو بھی محبت اکی سیر  
 دل سے نہ نکال سکتا فَجَعَلَ أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ وَدَمَعُ الْمَعْطُوعِ عَلَى يَدَيْهِ فَصَحَّ وَصَلَحَ لَمَّا كَاذ

پس جب یہ کلام سنا حضرت فریاد کیا اوس کو واسطے دعا کی اور ہاتھ اوس کا اوس معجزانہ فریاد تھا کہ  
 زخم سولہ دیا فی الفور وہ صحیح ہو گیا جیسا تھا آہ آہ حضرات اب یہ مقام پہنچو اور خاک اور اینکا ہو  
 کہ جسے ایک حبشی کا ہاتھ لٹکا گوارا نہوا ہزار افسوس اوسکے فرزند کہ ہاتھ بعد میں بیکوہ جرم کا ٹی جاتین  
 آہ جب دونوں ہاتھ فرزند ہزار کمال لعین نے کٹ کر زمین پر پھینک دی اور پھر ازرا بند لینی کا ارادہ  
 کہ تا حضرت کو برہنہ کر دے تو اس وقت آسمان کا پتھر لگا اور زمین لرزنی لگی کیا قیامت کا وقت ہوگا  
 کہ فرزند ہزار خاک و خونین غلطان پیر پڑا ہو اور اوس کو ہاتھ کٹ کر ظالم اوس پر ہنہ کر نیکا ارادہ کرے  
 وَإِذَا يَغْلَغِلُهُ عَظِيمَةً وَيَبْكَاءُ وَيَحْتَبِ وَيَدَّ نَظَرًا شَوْعُ عَظِيمٍ رَوْنًا وَبِشْرٍ كَا صَحَابِينَ بَلَدِي  
 وَقَائِلُ يَقُولُ وَإِنَّا لَا وَامْتُحَنَّا وَادَّيْمًا وَاحْشَيْنَا أَوْرَاكٍ أَوْنِ رَوْنِ أَوْنِ سِيَرَتَا  
 ہای بٹو میری ہای شہید میری ہای فیج میری افسوس ای حسین میری یا نبی قتلک وین شوب  
 الْمَاءِ سَعَوْكَ ہای بیٹا تجھ کو قتل کیا اور وہ پانی کہ جس سے سنگ و خاک تک سیراب ہوتی تھی اور پیر  
 الہیت کو دنیا کمال لعین یہ آواز سن کر ڈرا اور نفسہا شہدائین چپ رہا وَإِذَا ثَلَاثُ نَفَرٍ وَأَمْرًا عَظِيمًا  
 خَلَا لَقِي وَتَوَقَّفَ قَدَامَتَلَا لَتِ الْأَرْضُ بِصُورِ النَّاسِ وَأَجْنَحَةِ الْمَلَائِكَةِ نَظَرًا مَعِينًا  
 ایک عورت باحال تباہ نفس حسین پر آئی اور گرد او کی خلافت بشمار اور افواج ملائکہ احاطہ کی تو حضرت  
 وہ کون تھو ایک رسول خدا تھو جو حسین کا رونانہ کہہ سکتی تھو اور دوسری علی رضی تھو اور تیسری  
 حسن مجتبیٰ تھو اور وہ بی بی غمیدہ محنت کشیدہ فاطمہ زہرا تبین کہ جسے حسین کو فانی کر کر کے اور چکی  
 پیس پیس کر بالا ہوتا تصور کیجئے کہ کیا حال ہوگا رسول خدا کا اور فاطمہ زہرا کا جب اس حال سے بچو  
 لخت جگر کو دیکھا ہوگا کہ پیر دست بریدہ خاک و خون میں زمین پر پڑا ہو ایک شخص نفس حسین  
 بولو یا اِنْبَاءَ يَا مَقْتُولَا يَا حُسَيْنِ افسوس ای فرزند میری ای شہید راہ خدا ای حسین میری فِدَاكَ  
 جَدِّكَ وَأَبُوكَ وَأُمَّكَ وَأَحْوَاكَ قَرَابَانَ ہونچہر نا تیرا اور با تیرا اور مان تیری اور بہائی تیرا  
 وَإِذَا بِالْحُسَيْنِ فَكَجَلَسَ وَرَأْسُهُ عَلَى بَدَنِهِ نَظَرًا مَعِينًا جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ لَقِيَتْ اَعْجَازًا وَنَهْمًا  
 اور تن پر نہر اقدس موجود ہو گیا اور عرض کرے لگو یا جَدًّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَيَا اَبْنَاءَ وَيَا اُمَّهَاتَ



وَيَا آخَاهُ عَلِيُّمُ سَيِّدُ السَّلَامِ مَسْمُومِي اِمْرَانَا رَسُولُ خُدَا اور ای بابا اِمْرَانِ اور ای ہمای تمہیں سلام  
 حسین ہو یہ فرما کر باہم مظلوم اپنی بیکیسی وغیرہ بہت روتی اور بولویا جَدَّ اَهْ قَتَلُوا وَاللّٰهُ يَكْفِيكَ  
 وَسَلِّبُوا وَاللّٰهُ لَيْسَ اَنَّا اِمْرَانَا جَان قَتْل کیا تمہاری امت نے واسد ہاری مرد و نکو اور لوٹا اون ظالموں  
 اہل بیت کو ہاری یا جَدَّ اَهْ دَجَّوْا الْخَفَا لَنَا وَكَبَّوْا اَمْوَالَنَا اِمْرَانَا بچ کیا واسد میری بچو گوارو لوٹو  
 میری مال کو یا جَدَّ اَهْ يَكْفُو وَاللّٰهُ عَلَيْكَ اَنْ تَرَىٰ حَالَنَا وَمَا فَعَلُوا الْكَافِرِيْنَا اِمْرَانَا بہت  
 دشوار ہو تمہیں کہ دیکھو تم حال میرا جو کفار نے مجھ پر ظلم و ستم کیا وَاِذَا هُمْ قَدْ جَلَسُوا اَحْوَالَهُ يَبْكُوْنَ  
 عَلٰی مَصَائِبِهِ اور سب برگزیدہ خدا گر دام مظلوم کو بیٹھو احوال مصیبت سنکر بے اختیار روتے تھے  
 وَقَالَتْ هٰذِهِ قَوْلُ يَا اَبَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَمَّا تَرَىٰ اِلٰی مَا فَعَلْتَ اُمَّتُكَ يَوْلٰدِيْ اور جناب  
 فاطمہ رو کر فرماتی تھیں ای بابا رسول خدا دیکھا تمہیں کیا سلوک کیا تمہاری امت نے میری فرزند حسین سے  
 اَتَاذُنْ لِيْ اَنْ اُخَذَ مِنْ دِمِّي شَيْءٌ يَّاهْ فَاخْضَبُ يَّاهْ نَاصِيَّتِيْ اِمْرَانَا آجازت دیتی ہو تم کہ  
 مین خون ریش حسین لیکو اپنی ناتی پر بلون وَاَلْقَى اللّٰهُ عَمْرُوجَلَّ وَاَنَا خُصُوبَةٌ يَدَمٍ وَلَدِيْ  
 الْحُسَيْنِ اور پروردگار عالم سے ملاقات کروں اسی حال سے کہ خون حسین میری ناتی پر لگا ہوا تھا  
 لَهَا خَذِرِيْ يَا فَاطِمَةُ حضرت بولوی فاطمہ کو خون حسین اور مل اپنی سُنہ پر وَاَنَا اُخَذْتُ اَيْضًا  
 مِنْ دِمِّي وَلَدِيْ الْحُسَيْنِ اور مین ہی خون حسین لیکو لٹا ہوں پس جمال لعین کستا ہو قَوَائِدُ  
 يَا خَذُوْنَ مِنْ دِمِّي شَيْئًا وَتَمَسَّحْ يَّاهْ فَاطِمَةُ نَاصِيَّتَهَا کہ دیکھا اوس شقی نے کہ سب وہ خاصگان  
 خدا ریش مقدس حسین کا خون لیتی تھی اور جناب فاطمہ تو اوس اپنی پیشانی پر لٹی تھیں وَاللّٰہُ عَلٰی  
 وَالْحُسَيْنِ يَمْسَحُوْنَ نَحْوَهُمْ وَصَلُّوْهُمْ وَاَيْدِيَهُمْ اور رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور حسین  
 خون حسین گلون پر اور سینوں پر اور ہاتھوں پر ملتی تھی اور سنا مین نے کہ رسول خدا رو کر فرماتی تھی فَاِنَّكَ  
 يَا حُسَيْنُ يَعْرِوْا اللّٰهُ عَلٰی اَنْ اَرْنَاكَ مَقْطُوعَ الرَّاسِ مَوْثِلَ الْجَبِيْنِ وَاَنْتَ لَمْ يَجْزِ مَقْطُوعُ  
 اَلْيَدَيْنِ خدا ہو تمہیں سے نانا تیرا حسین واللہ بہت دشوار ہو تمہیں کہ دیکھو تم مجھ اس حال سے  
 کہ سر تو تیرا جدا ہوا اور پیشانی تیری خون سے رنگین ہوا اور نقش تیری سُنہ کو بھل خاک و خونیں غلطان

زمین پر پڑی ہو اور ہاتھ تیرے سر پہ ہوں یا نبی سے قطع یدک الیمنی وشی بالیسری  
 ایقوزند میری بعد قتل کو بچھپ کر کسی ظلم کیا کہ تیرے دست راست کو کاٹا اور اسپر اکتفانہ کی اور بایان  
 ہاتھ بھی تیرا کاٹ ڈالا پس جناب امام حسین نے عرض کی اے نانا یہ ظلم مجھ پر ایک شتر بان فرمایا ہے  
 کہ وہ شقی میرے ساتھ مدینہ سو آیا تھا جب ازار بند کو میری دیکھتا تھا تو اڑ کر تاتا تھا اوس کو لیکر کی اور  
 سینہ ندیا اوسو جانتا تھا میں کہ یہ فعل قبیح اوس شقی سے سرزد ہوگا فلما قتلْتُ حَجَّ یَطْلُبُنِی  
 یَبْنَی الْقَتْلِی اِیس اے نانا جب ظالمون نے مجھ کو تین دن کا بھوکا پیاسا فوج کیا اور سر کو میری سر پہ  
 چڑھا کر لینگو اور جسم چاک چاک میرا خاک و خون میں غلطان پڑا ہوا تو وہ شقی میری تلاش کو نکلا اور  
 نعشہ ماہر شہدائین دھونڈ کر لگا فوجاً حَجَّ یَطْلُبُنِی جب پایا میری لاش کو میری پڑا ہوا  
 تو اوس شقی نے ارادہ میرے ازار بند نکالنے کا کیا وَکُنْتُ عَقْدْتُهَا عَقْدَ الْاِثْمِ اور میں نے اے  
 نانا بہت سی گمراہی اوس میں دی تھیں فَضْرَبَ لِی الْاِثْمَ یَدُ الْاِثْمِ عَقْدَ الْاِثْمِ پس اوس  
 لعین نے ہاتھ بڑھا کر ایک گرہ بولی فَصَدَّذْتُ الْاِثْمَ فَقَبَضْتُهَا پس میں نے دست راست بڑھا کر  
 ازار بند کو اپنی پکڑ لیا ہر چند اوس شقی نے زور کیا مگر ہاتھ میرے ازار بند سے نہ اٹھا جب اوس سے جدا ہوا  
 وہ لعین ہتھیار تلاش کر کے لگا کہ ہاتھ میرا کاٹ کر ازار بند سے جدا کرے فَوْجاً قَطَعَهُ سَیْفِ  
 سَکُودٍ فَقَطَعَهَا یَمْنِی اوس شقی نے ایک ٹکڑا ٹوٹی تلوار کا پایا اور اوس سے میرے ہاتھ کو کاٹ کر  
 زمین پر پھینک دیا فَقَبَضْتُ عَلَی الْاِثْمِ یَدُ الْاِثْمِ فَقَطَعَهَا یَمْنِی جلد دست چپے اوس پکڑ لیا  
 کہ اب بھی یہ شقی باز ہے اوس نے اوس ہی کاٹ کر زمین پر پھینک دیا اور پھر ارادہ ازار بند نکالنے کا کیا  
 کہ اے نانا جان آپ کی آمد ہوئی قَوْمِی نَعَشَہُ یَبْنَی الْقَتْلِی اِیس وہ نعشہ ماہر شہدائین چپ گیا  
 فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ کَلَامَ الْحُسَیْنِ بَکَاً شَدِیداً اُجِبَ حَضَرْتُ فِیہ حال جناب امام حسین  
 سنا تو جناب رسول خدا بہت شدت سے رومیا اور اوس لعین کی طرف آئے اور رو کر بولے یا جِبَالُ  
 مَا لَکَ قَطَعْتَ یَدَیْنِی لِمَا لَمْ یَقْبَلْہُمْ سَاجِدَیْنِی وَیَسْکَاثِیْلَی وَیَسْکَاثِیْلَی اللہ اَجْمَعُونَ  
 اے جبال کیون تو نے میرے حسین کو وہ ہاتھ کاٹ کر زمین پر پھینک دیے جبریل و میکائیل اور سب ملائے خدا

چوتھو تو اسکا کفک ماصنعوا به الملائعین من الذل واطوان اوسین تجورحم نہ آیا کہ  
 میری بارہ جگر حسین پر کیا کیا ظلم و ستم ظالمون نے کیا اوس پر تو فریہ ظلم کیا سواد اللہ و سبحان  
 یا حمال فی الدنیا و الاخرۃ و قطع اللہ یدک و رجلیک خدا تیرے منہ کو سیاہ کر دیا اوسین  
 دنیا اور آخرت میں اور خدا تیرے ہاتھ اور پاؤں کو فرجیا تو فریہ حسین کو بعد شہادت کو آزار دین  
 دعا حضرت کی قبول ہوئی اور وہ ملعون مسیوق ان بلاؤں میں گرفتار ہوا روایت چہل چہارم بشارت دینا  
 رسولی کا جناب فاطمہ کو عقد جناب تیسوی اور انگوٹھی نیا جناب تیسری کا رکوع میں اور حال  
 انگوٹھی کا تیسرا امام حسین کا بعد شہادت کو واسطے انگوٹھی کو اور احوال ہاتھ  
 کا تیسرا سوا حال جمال علیہ اللعنة کوفی الخراج ان السبی صلی اللہ علیہ و آلہ  
 وسلم قال یا فاطمۃ لای یسارۃ اکتلی من رقی فی اخی و ابن عجمی کتاب خراج میں  
 منقول ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ فرمایا امی فاطمہ میری پائیں ایک خوش خبری بشارت  
 آئی ہے جناب پروردگار سے بیچ حق برادر میری علی ابن ابیطالب کو وہ بشارت یہ ہے ان اللہ ذیج علیا  
 یا فاطمۃ کہ ترویج کیا خدا نے علی کو ساتھ فاطمہ کو و امر رضوان خازن الجنۃ فہر شجرۃ طوبی  
 فحملت رقاعا بعد دمجی اہل بیتی اور بعد از ان حکم کیا رضوان کو کہ وہ خزینہ دار جنت ہے  
 پس ہا یا رضوان درخت طوبی کو اور اوڑھو ہا برگ اوسکو موافق شمار دوستان الہیت میرے کو و انشا  
 سلاکۃ من تحتہا من نور و وقع الی کل ملک خطا اور کہما فرشتوں نے پنچراون ہون کو کہ  
 اور دیا ایک ایک نوشتہ سب فرشتوں کو فاذا استقرت الہیۃ ماہا ہلہا فلا تلتی تلک المملکۃ  
 یحبنا لک الاذ فعت الیہ صیگا فیدہ برآعۃ من الشارب قیامت قائم ہوگا اور سب خلق جمع ہوگا  
 پس جمع فرشتہ جس موسی ملاقات کریگا ایک تاسہ اوسکو دیگا اونہیں نامون میں سے کہ اوس میں برات  
 ویزاری آتش جہنم سے لکھی ہے پس سب شیعہ جناب امیر آتش سے محفوظ رہیں گے اعمش بن عفان سے  
 منقول ہے کہ ایک دن ہم ابن عباس کو پاس کئی بارہ چاہ فرم رہے تھے اور ذکر احادیث رسول خدا کر رہے  
 کہ ایک نقابدار آیا اور وہ بھی ہمارے پاس بیٹھ گیا جب ابن عباس ایک حدیث نقل کر رہے تھے تو وہ نقاب

ہی ایک حدیث روایت کرتا تھا فقال ابْنُ عَبَّاسٍ مَنِ امْتَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَرَسُ عَجَبٍ ہوا کہ بوجہ  
 کہ اس شخص تو کون ہے پس اون فرقاب کو منہ پرست اوٹھایا اور کہا مَنِ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَ  
 مَنِ لَمْ يَعْرِفَنِي فَانَا اَعْرِضْهُ جو مجھ کو پہچانتا ہو وہ مجھ کو پہچانتا ہو اور جو مجھ کو نہیں پہچانتا ہو اس کو بتلاؤ  
 کہ میں جنذب بن جنادہ کہترین بندہ باری ابوذر غفاری ہوں سنا ہے میں فرسول خدا سے اپنے  
 قانون سے اگر جہوٹ کتا ہوں تو بہری ہو جائیں یہ کان اور دیکھا ہے میں انہیں آنکھوں سے رسول خدا  
 اگر دروغ کتا ہوں تو اندھے ہو جائیں یہ انہیں کہ فرمایا رسول خدا فَاِنَّ الْبُورَةَ وَ  
 فَاِنَّ الْكُفْرَةَ سَنُورُ مَنْ نَصْرَهُ وَنَحْدُ وَلَمْ يَنْ خَدَّاهُ عَلٰی بِشْوَانِكِ کارون کا ہوا کہ  
 کا فروں کا ہو وہ شخص کہ جس نے علی کی مدد کی منصور ہو اور خواہ فرلیل ہو وہ کہ جس نے علی کو خوار و ذلیل  
 کیا ایہا الناس سنو کہ میں ایک دن رسول خدا کو پاس نماز نظر پڑتا تھا اِذْ جَاءَ السَّائِلُ فَسَأَلَ  
 کہ ایک سائل آیا اور اہل مسجد سے سوال کیا اور کہنے لگا اوس سائل نے فرود و نون ہاتھ  
 آسمان کی طرف اٹھایا اور بولا خداوند آگاہ رہنا کہ میں نے مسجد رسول میں سوال کیا اور کسی نے  
 کچھ نہ جواب دیا اوس وقت جناب امیر رکوع میں تھے پس اشارہ کیا اوس سائل کی طرف اپنی انگشت  
 پس وہ سائل آیا اور انگوٹھی اوس انگشت مبارک جناب امیر سے اٹھاری اور روانہ ہوا پس جب جناب  
 رسالت آب نع جماعت اصحاب نماز نظر سے فارغ ہوئے اور یہ سخاوت امیر عرب کی دیکھی تو سر پر  
 آسمان کی طرف اٹھایا اور یہ دعا کی خداوند امیر سے بہائی سوئے بغیر نہ تجھ سے سوال کیا تھا کہ کہول  
 سینہ میرا اور آسان کر کام میرا وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِ اَرْضِيْ اور قائم مقام و نائب کر میرے واسطے  
 میری اہلیت سے میرے برابر دُن کو جو بہائی میرا سوال ہو تو فرما کہ اَللّٰهُمَّ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ  
 وَرَسُوْلُكَ خداوند امین محمد ہوں بندہ تیرا اور پیغمبر برگزیدہ تیرا فَاشْرَحْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِّيْ  
 پس کہول میری بھی سیتو اور آسان کر کام کو میری وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ  
 آجی علیک وَاَشْلُكُ بِهٖ لَهْمُ لِيْ اَوْ خَالِقِ الْاَكْبَرِ گردان میرے واسطے وزیر اہل زمین سے میرے  
 بہائی علی کو اور قومی کو اوس سے پشت میری ابوذر کہتے ہیں قسم ہے خدا کی کہ ہنوز سخن حضرت کا

تمام ہوا تھا کہ جبریل خدا ہی جلیل کی جانب سے یہ آیہ لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ  
 اسُوا الَّذِينَ يُهَيِّمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ ذَاكِعُونَ نہیں حاکم زہار تھا مگر خدا  
 اور رسول اور وہ شخص کہ جو ایمان لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ سے ہیں وہ شخص کہ برپا کرتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ  
 در حالیکہ وہ رکوع کر نیوالے ہیں غزالی کلمات سیر میں کہتا ہے کہ وہ انگوٹھی انگشت سبب سے تھی اور وہ  
 سائل جبریل تھا ہزار افسوس جس برگزیدہ خدا فی عالم ناز میں انگشت مبارک سے انگوٹھی اتار دی  
 اوس کے فرزند کو جب شہید کیا تو اوس کو اسباب کو لوٹ لیکن فجاء بجلل بن سلیم پس آیا بجل بن سلیم  
 ملعون اور وہ انگوٹھی دست مبارک سے اتار کر لگا جب نہ اوتری فقط اِضْبَحَ الْحُسَيْنِ وَاتَّخَذَ  
 خَاتَمَةً پس اوس شقی نے انگوٹھی کو لے کر انگشت مبارک کاٹ ڈالی اور انگوٹھی لپیٹا اور ایک شقی نے ازاں  
 یعنی کا ارادہ کیا کہ اوس مظلوم کو برہنہ کر دیں روایت جمال مشہور ہے لیکن روایت بخاری سے معلوم ہوتا  
 کہ وہ لعین اونیہ میں سے تھا کہ جنہوں نے جناب امام حسین کو شہید کیا تھا چنانچہ بخاری میں منقول  
 کہ لوگوں نے دیکھا ایک شخص کو کہ بیدست و پانہینا کعبہ میں دعا کرتا ہے کہ خداوند تو مجھ کو بخش مگر نہیں  
 گمان ہو مجھ کو کہ تو کبھی بخشے گا اگرچہ جمیع اہل آسمان و زمین میری شفاعت کریں لوگوں نے اوس  
 پوچھا تو اوس نے کہا کُنْتُ فِيمَنْ قَتَلُوا الْحُسَيْنَ بَلَوْنِي بِمَا شِئْتُمْ اَوْ نَحْنُ فِيمَنْ قَتَلُوا الْحُسَيْنَ  
 حسین کو کر بلا میں قلنا قَتَلَ الْحُسَيْنَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ سِرًّا وَبَلَاءً وَتِلْكَ حَسَنَةٌ بَعْدَ مَسْئَلَةٍ  
 النّاسِ پس جس وقت کہ قتل کیا گیا حسین تو دیکھا میں نے کہ ایک پانہینا سے پاؤں میں اوس سے منقول  
 تھا اور ایک ازار بند بہت خوب پڑا تھا بعد اوس کے کہ برہنہ کر کے لوگ اوس جناب کو قاتل دیکھتے تھے  
 اَنْزَعَ السِّلَّةَ پس ارادہ کیا اوس شقی نے کہ کال لے پانہینا سے ازار بند کو فروغ یدہ الیہ  
 وَوَضَعَ عَلَى السِّلَّةِ پس جناب امام مظلوم نے اعجاز سے دست راست اٹھا کر ازار بند پر رکھا  
 ہر چند زور کیا مگر دست مبارک نہ اٹھا اور وہ ازاں بند نہ چھٹا فقط تَحْمِيْنُهُ مِنَ السَّيْفِ  
 پس اوس شقی نے حضرت کا ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالا پھر حضرت نے بائیں ہاتھ سے اوس کے زلیاں کاٹ  
 بَسَادَةً اَيْضًا اوس ملعون نے بائیں ہاتھ کو بھی کاٹ ڈالا اور ایک طرف کو پسینک دیا اور چلا

کہ ازار بند پانچا سر نکال لانا گاہ ایک صدای مہیب خوفناک زیادہ تر زلزلہ سی سی میں فرار دست بردار ہوا میں  
مقتول ہو پس اسی قتل گاہ میں اس وقت زند کو حصار فرمایا غالب کیا فتح بین القتل پس از نہیں نشوونگہ بیان  
قوات مگر کان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ اقبل پس دیکھا میں نے کہ جناب سولہ آفر وسعہ غنی و فاطمہ اور  
رسول خدا کو ساتھ علی اور فاطمہ ہی باوجودیکہ حسین مظلوم کا بدن ہر کاٹ کر لیکر تھری لیکن دیکھا میں فرزند سر جو  
اور اس سر کو اپنی آغوش میں اون بزرگواروں فرمایا فقیہ فاطمہ پس ہوسو بیستی تین جناب فاطمہ  
اوس سر کر اور تیاب ہو ہو کر فرماتی تین یا وکد می من فتیلات فتیلات اللہ  
فرزند میری بھو کس قتل کیا اسد اوس قتل کر و دین فعل ہذا آیت اور اوس نور دیدہ سیر عیادت  
جان میری حسین بی زادی کس کی تھوس کہ بعد قتل کو ہاتھ ہی کاٹ ڈالو حضرات مقام رونیکا ہو  
کیا حال ہوا ہو گا جناب شیدہ کا امام حسین کو اس شکل سو دیکھا کہ بدن پارہ پارہ اور ہاتھ کٹے ہو  
عیزوں کی نعشیں گرد پری ہوئیں پس اس ظالم فرمایا کہ جناب شیدہ فرور کو پوچھا تو سنائیں کہ کون قتل  
دست بریدہ دیون کس کا یا آیتا فتیلتی شمر ایما در غم دیدہ میری قتل تو کیا ہو مجھو شمر و قطع  
یدتی ہذا لانا تم اور کا فرین دونوں ہاتھ میری اس سو فری والی فری جناب فاطمہ زہرا یہ حال  
سکر و فری لکین اوریون فرمایا یا نائم قطع اللہ یدیک ورجلیک ای سونیو الخدا میری دونوں  
ہاتھوں اور پاؤں کو کاٹو اور میری آنکھوں کو اندھا کر دو اور داخل کر دو تھو آتش جہنم میں پس جب انکھ  
اوس شقی کی گئی تو اندھا تھا اور ہاتھ پاؤں خود بخود کٹ کر پڑے طاقت حرکت بدن میں نہ رہی اب  
و عاویہ سو جناب فاطمہ کی داخل ہونا جہنم میں باقی ہوسہون فرغت کی اوس ظالم پراور کہا  
ایکافر تو فرزند فاطمہ کو ہاتھ کاٹ ڈالو کہ جسکے رسول خدا سو بیستی تھو سبکو عجب طرح کی رقت ہوئی  
اللہم العی علی من ظلم الحسین و عیالہ روایت چہل و پنج فضائل مجلس  
کو اور پیشاب کرنا امام حسین کا کنار رسول خدا میں اور ساتھ تاجر و کفار  
فرنگین کا اور گداز کرنا کر بلا میں اور سب نعشوں کا دیکھنا اور ایمان لانا قال  
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجمعو ارجاس یثکون فضلنا اهل البیت الا حقت بهم الملیکۃ

جناب رسول خدا فرمایا جس مجلس میں ہمارے اہل بیت کو فضائل یا مصائب بیان ہوں اور میں  
 اونکو شکر کو جمع ہوں تو ملائکہ اونکو احاطہ کر لیتے ہیں وَ غَشَّيْنَهُمُ الرَّحْمَةُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اور جب تک  
 وہ اس مجلس میں بیٹے رہتے ہیں رحمت خدا کی اونکو شامل حال رہتی ہے وَ اسْتَغْفَرَتْ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ  
 إِلَى أَنْ يَتَفَرَّقُوا اور فرشتے اون کو یہی طلب مغفرت خدا سے کرتے ہیں جب تک وہ مجلس تمام کو پہنچے  
 وَ بَكَى بِهِمُ اللَّهُ فِي الْمَلَكَةِ الْأَعْلَى اور خداوند عالم ملا اعلیٰ میں اون کو اس احوال پسندیدہ  
 سببات کرتا ہے اور کتاب نہایت میں ام الفضل دایہ جناب امام حسینؑ منقول ہے کہ اونہوں نے کہا  
 دَخَلَ يَوْمَ مَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ هَلْبِي إِلَى ابْنِي کہ ایک روز جناب رسول خدا میرے  
 گھر میں تشریف لائے اور بیٹہ گئی فرمایا کہ اے ام الفضل لائے میرے فرزند حسینؑ کو پس میں نے ملا کہ جناب  
 امام حسینؑ کو حضرت کی گود میں دیا فَتَبَلَّه وَ ضَمَّمَهُ إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ أَقْعَدَهُ فِي حُجْرَةٍ پس حضرت نے  
 پہلے تو اپنے راحت دل کو چھاتی سی لگایا پھر گود میں بٹھالیا اور پیار کرنے لگو فَقَالَ الْحُسَيْنُ فِي حُجْرَةٍ  
 کہ ناگاہ جناب امام حسینؑ نے حضرت کی گود میں پیشاب کر دیا پس اس طرح سو میں نے ہنچا کہ امام حسینؑ  
 حضرت کی گود سے اٹھا یا کہ جناب امام حسینؑ نے رو دیا قَوَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ قَدْ اسْتَعْبَرَ وَقَالَ مَهْلًا  
 مَهْلًا يَا أُمَّ الْقُضَلِ پس مجھ رو نے جناب امام حسینؑ کو دیکھا میں نے جناب رسول خدا کی انگلیوں میں  
 انگوٹھ ہر آنسو اور فرمایا آہستہ آہستہ اٹھا اے ام الفضل کہ یہ قوفطرہ آب سے پاک ہو جائے گا اور  
 جو بچ کہ میرے حسینؑ کو پہنچا ہے وہ کیونکر بر طرف ہوگا حضرات یہ مقام رو نے اور خاک اور اینکا ہے کہ  
 جناب رسول خدا کو روناجس کو کرکین کا اس قدر ناگوار تھا آہ کیا حال ہوتا اون حضرت کا جب  
 دیکھتے روز عاشورا کہ ہزار دن نیزہ خونخوارا دسکو جسم پر لگے تو ہزار دن داریت و شمشیر کو دسکو بدن  
 اقدس پر پڑے تو آہ کہان تھو رسول خدا جب ہی پیارا اونکاتین دلی پاسبان زبان خشک چبا چبا کو فرمایا  
 يَا قَوْمِ أَنَا ابْنُ الْمُصْطَفَى وَ عَطَشَانٌ اے میرے محبون میں نور دیدہ رسول خدا ہوں اور پیاسا ہوں  
 اے قوم میں پسیر علی مرتضیٰ ہوں اور پیاسا ہوں اے ظالمون میں پارہ جگر فاطمہؑ زہرا ہوں اور کینہ و غم  
 لکھایا اور اوس پیاسی کو خنجر جفا سے شہید کیا آہ ایہا الناس اس ظلم پر یہی جسم نکلیا اور نقش کھائے



جانب کی بیگور و کفن چھوڑ کر چلو گئے کہ سایہ بجز آسمان اور فرش سوا زمین کرتھانہ تھو رسول خدا کے  
 عبا اور ہاتھ اور نہ تھو علی رضی کہ اوس تن پاش پاش کو دھوپ سے بچاؤ اس طرح وہ لعش اقدس  
 لکنے دنون پری رہی کہ جانور ان صحرا اوس پر رحم کما کر پر و نس سے سایہ کرتے تھے چنانچہ عبداللہ بن مسعود  
 مشقول ہو کہ جس سال واقعہ کربلا طہور میں آیا تو اوسی سال میں بہت سی تاجر عراق کی طرف گئے تھے  
 جب مراجعت کی تو تاریخ دواز دہم محرم کو زمین کربلا پر اترے ایک فرنگن بھی مع اپنی کینتر و ن کے  
 ہمراہ قافلہ تھے وہ عورت کشتی ہو کہ جب میں وہاں پہنچی تو لشکر اندوہ الم فی ثور دل سیر سے بچ گیا  
 چون چون نجات چاہتی تھی اور ترقی غم کی ہوتی تھی گمان کیا میں نے کہ خدا خیر کرے سب اوطان میں  
 کوئی اقرباؤں سے سیر کر گیا ہو بولی امیر کینتر و ن کہ برای رفع ملال چند ساعت اس صحرا کی سیر کروں  
 شاید یہ اندوہ دل سے میری زائل ہو جب چلی میں قافلہ سے تھوڑی دور گئی تھی کہ دیکھا میں نے بہت سی  
 جانور اور تڑپیں اور صدای نوحہ و فغان اودن سے بلند ہو اور بعض جانور خاک پر گر کر گڑ گڑتے ہیں  
 اور مٹی میں بہرے ہوئے ہیں اور اس طرح رو تڑپیں کہ گویا پادشاہ اونکا مارا گیا ہو اس حال سے وحشت  
 عظیم چہرہ غالب ہوئی خیال کیا میں نے کہ شاید ان کا پادشاہ مارا گیا کہ جو یہ جانور اس مٹیابی سے  
 رو تڑپیں پھر دیکھا کہ وہ جانور جانب راست بیابان جا کر جمع ہو تڑپیں اور شدت سے رو تڑپیں اونچی  
 پوچھا میں نے کہ اوس طرف کیا ہو جو یہ سب جانور وہاں رو تڑپیں وہ بولی کہ غالب ہو کہ یہاں انکا  
 پادشاہ مارا گیا ہو یہ سب جمع ہو کر تعزیت بجالا تڑپیں بولی میں کہ چل دیکھیں انکو پادشاہ کو کہ وہ کیا  
 پس اوس طرف کو مع کینتر و چلی میں تو ایک بلندی نظر آئی او سپر خبر ہی تو دیکھا میں نے کہ ایک صحرا  
 لق و دق ہو لیکن زمین اوس صحرا کی تمام پر از خون ہو کما میں نے کہ شاید یہاں بڑا قافلہ اتر اٹھا کہ  
 کہ اس قدر گو سفند فوج کئی ہیں کہ زمین خون سے سرخ ہو گئی ہو جب اگر گئی میں آہ دیکھا میں نے  
 کہ قریب سوا آدھونکی اوس جگہ فوج کئی تڑپیں اور بدن اونکو زخون سے چور ہیں اور سر کسی کربان  
 پر نہیں ہے کما میں نے کہ بخدا قاتل انکو نہایت عداوت ان سے رکھتی تھی کہ ہر زخم تیر پر سوز خیم تیر  
 زخم شمشیر پر سوز خیم شمشیر لگا ئی ہیں اور بعد قتل انکو سہی بدن سے اوتار لیگتی ہیں پس داخل ہیں

اون نغشونین دیکھامین فروریان اون کو ایک نغش کو کہ مگر ہی مگر ہی قبلہ رو بنجاک و خون غلطان  
پڑی ہو اور بوئی مشک و عنبر آتی ہو قُلْتُ وَاللّٰهُ قَتَلَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ کَما مین فری قسم نجد ایہ شخص  
عبادت خدا میں قتل ہوا ہو بلکہ عین سجد میں فوج ہوا ہو وَفِي جَنَابِهِ لَحْلُفٌ مَدْفُوحٌ اور پہلو میں  
اون نغش میں سر کر ایک طفل ماتہ پاره ماہ کو پڑا ہو اور خون اوس کو گلے سے جاری ہو اور تنہا ہاتھ اپنا  
زخم پر رکھ کر ہی مجھ کو اوس کا بیہ حال دیکھ کر رحم آیا اور نزدیک جا کر اوس کو ہاتھ کو اوس کو گلے سے اوٹھا  
تو دیکھامین کہ ایک تیر اوس کو حلق پر لگا ہو اور اوس سے خون بہتا ہی بیہ حال دیکھ کر اوس کا نہایت  
میں روئی اور چادر سے اپنی خون اوس کا پونچھا اور زخم کا بوسہ لیا اور اوس کو گلے لگایا اور وہ کو کہامین  
وای بیکیسی تیری ای فرزند مظلوم اگر مادر دہر تیری اس حال کو دیکھتی تو اون کا کیا حال تباہ ہوتا  
خدا جانے کیا حال اپنا بناتی بیہ خبر نہ تھی اوس کو کہ اوس بچیکو باپ کو ہاتھ پر تیر ستم لگایا ہو اور مان اوس کی  
بیہ حال دیکھ کر روتی ہوئی گئی ہو القصہ وہ نصرانیہ خوب روئی اور سر کو لگو سجد میں گئی اور کہا  
کہ خداوند اے عیسیٰ ابن مریم قاتل کو اس بچہ کو نہ بخشیدو اور دیکھامین فری وہ نغش جو رو قبلہ پڑی تھی  
اوس پر جانور ان سفید رنگ سایہ فلک تھی کہ دھوپ سے محفوظ رہی بولی میں سبحان اللہ اس نغش میں  
جانور کمال محبت رکھتی ہیں غالب ہو کہ بیہ سردار کشتون کا ہی بیشک یہ مقتول مقربان خدا سے ہے  
مثل سلیمان ابن داؤد کو کہ جانور ان صحرا اس کی نغش پر سایہ افلک میں کثیر بولی ایوی بی سلیمان پیر  
اور بادشاہ ہفت اقلیم تھی اوس کو کشتون کو نسبت نہ دیکھامین فری خاک تیر سے پر ایوی فری بصیرت نہیں  
جانتی تو کہ سلیمان کی تو حال حیات میں جانور تابع داری کرتی ہو اور اس کو بعد مرگ بھی متابعت کرتی  
بجدا کہ یہ کشتہ سلیمان سے کہیں افضل ہے یہ کہ کو ساتھ اوس کثیر کو قافلہ میں انی اور ماجرا ساریا  
کیا اور کہا کہ دیکھو چل کر اون نغشون کو اور ہچا تو کہ وہ عرب ہیں یا عجم ہیں اکثر لوگ قافلہ کو جمع ہو  
اور دیکھ کر کہنی لگی یہ لوگ مردم حجاز معلوم ہوتی ہیں اور دست دیا کو شاہ اہل مدینہ سے ہیں اگر سر لو  
بدنوں پر ہو تو ہم انہیں پہچان لیتے مگر اب یہاں کو زیدارون سے بلا کر پوچھتا حال انکا مفضل  
معلوم ہو غرض کہ جب بلا کر مستفسر ہوئی زیدارون سے کہ کشتون کا حال بیان کرو تو وہ بولا کہ آہ کیا

کہیں ہم احوال انکا کہ دوسری تاریخ محرم کی تھی کہ ایک قافلہ اگر اس زمین پر آوے اگرچہ وہ لشکر  
 قلیل تھا مگر رعب اور دبدبہ اور شوکت و شانین کثیر تھا غرض محرم کی چوتھی تاریخ سردار لشکر فرہین  
 طلب کیا اور جب ہم حاضر ہوئے تو دیکھا ہمیں ایک خوش جمال کہ آثار عزت و جلال اوسکی جبین سین  
 اشکار تھی اور خوشی و براہ اور مصاحب و سکر سب پر نور اور صلاح اور چہرہ ہار نور افروز مانند ماہ چاند  
 روشن بین ہر ایک بزرگوار بنوارش والطاف پیش آیا اور لطف و کرم حدی زیادہ فرمایا اسوقت نماز  
 ظہر آیا دیکھا ہمیں کہ ایک جوان شل خورشید تابان اوس افق میدان سے طالع ہوا اور درقبلہ کھڑا ہو کر  
 اوس فرادان کہی لوگوں سے پوچھا ہمیں کہ یہ جوان رعنا کون ہے کہا لوگوں نے کہ یہ بیٹا اس میر کا ہے علی کہ  
 نام ہے غرض وہ سردار گویا ہوا اور سب نے اوس کو بچہ نماز پڑھی بعد فراغ نماز ہمیں اوس سردار فرمایا  
 بلایا اور بھلائیست بسیار فرمایا کہ ہم غریب الوطن آوارہ از شہر و دیار تمہاری زمین پر دار ہو میں اگر تم  
 رسم ترحم کو ہاتھ سے نہ دو اور مروت و ہمت کو کام فرماؤ تو یہ زمین ہماری ہاتھ بیچ کر دے ہم ایک شہر  
 اس زمین پر بسائیں یہ سماجت اوس سردار با شوکت کی سنکر اصحاب اور اہباب اوس میر کو روزگار  
 مانا نیکہ صدائے گریہ خیاں محرم سے بلند ہوئی پس ہمیں با چشم اشکبار برضا و رغبت ارشاد اوس  
 بزرگوار کا قبول کیا اور عرض کی کہ یہ زمین کیا بلکہ جانین ہماری حاضر ہیں پس اوس امیر فرمایا  
 درہم ہمیں قیمت اس زمین کی دی اور آپ اوٹھ کر چار حدیں مقرر کیں اور فرمایا قتل اختیار نہ کرو  
 اللہ لَنَا یَوْمَ دَحْوِ الْأَرْضِ یعنی اختیار کیا خدا نے واسطے ہماری اس زمین کو جس روز سے زمین کو  
 پیدا کیا اور بچایا ہے وَجَعَلَهَا سَحْقًا لِشَيْعَتِنَا وَكَلَّمَهُمْ آسَاكُنْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور گردانا  
 خدا نے اسی جائے در و دیار کشت ہماری شیعوں کا اور یہ زمین واسطے انکو امان ہے دنیا و آخرت میں  
 غرض جب مبلغ قیمت لیکو ہم رخصت ہوئے تو اوس سردار نے فرمایا کہ یہ زمین بھی میں نے تمہیں بخشی  
 لیکن دو شرطوں پر ایک تو یہ کہ کچھ قبرین خاص جو اس زمین پر ہوں گی ان پر زراعت نہ کیجیو اور جو زائر  
 آئے تو اوس پر قبرین بنا دیجیو اور دوسری شرط یہ ہے کہ زائر سے میری احسان کیجیو یعنی جو ان قبروں کی  
 زیارت کو آئے تو تین دن اوسو مہمان کرنا ہمیں قبول کیا پس تاریخ ہفتم تک تو اسن و اماں رہا ہر روز

سادھی عدل و داد ہوئی تھی کہ کوئی کسی غریب کو ستاؤ نہیں قلما کان سابع مینہ و زک عسکر  
 بعد عسکر مین الکوفۃ حتی سلاء الارض کلما مین العسکر کی پس جب تانچ ساتوین ہوئی تو گروہ  
 گروہ فوج کو فوساؤ لگی تا آنکہ فوج سو تمام زمین محمود ہو گئی اور آٹھوین تانچ تو اس لشکر پر پانی اہل کی  
 بند کر دیا ہر چند وہ سردار طالب صلح ہوا مگر اہل کو فہ پیغام بیعت یزید اسو دیتو تھو تو وہ کلمہ لا حول ولا  
 پڑھ کر انکار کرتا تھا تا آنکہ دسویں کو جنگ ٹھہر گئی اور غزیر و اقربا اس سردار کو درجہ شہادت سو فائز ہو کر  
 مگر ایک ایک تنفس اس سردار کو لشکر کا سو سود و دو ہا اہل کو فہ کمار کو قتل ہوا تا آنکہ نوبت اس سردار کی  
 پہونچی تو عجب کھرام خیمہ مین پڑا اور وہ سردار ہی رونا ہوا خیمہ سے باہر نکلا اور متوجہ کارزار ہوا اگرچہ  
 اقربا کو اسو تمام کیا تھا اس پر ہی ہزار دن ہی سوار اور پیادے قتل کچھ تا آنکہ زخماں و میٹھار سو طاقت  
 لڑنے کی نہ رہی تو پشت زمین سو بر روی زمین تشریف لائو اور سجدہ خالق مین سر اپنا جھکا یا آہ ابی وہ  
 بزرگوار سر سجدہ سو اوٹھا فنیپا یا تھا کہ سراق قدس بخیر پیدا سو کٹ گیا پس بوقت شام دیکھا ہم کو کہ وہ فوج  
 نہ لشکر اور وہ خیمو آتش ظلم سو جلو پڑی ہوئی وہ بی بیان صاحب عصمت کہ محمدا مین سوار آئی تھیں اور غزیر  
 و اصحاب اس سردار کو اولی پردہ داری مین مشغول تھو وہ سب خواتین برہنہ سر چاک گریبان کی متفعہ  
 و چادر شتران برہنہ پر سوار نا محرمون مین منہ بالونسی چسپا ہوئی اور خاک بنہ پر پلو ہوئی مین اور وہ لطف  
 صغیر کہ مثل ماہ شب چارہ و کز اوپر اس سردار کو بیٹھو تھو دیکھا او کو کہ وہ طوق و زنجیر مین گرفتار  
 اور وہ شاہزادہ کہ جسکی ہم تو اذان سنی تھی او سکا نیزی بر سر دیکھا اور ایک فرزند بیمار اس سردار کا تھا  
 او سکو کلیمین طوق اور پاؤ مین زنجیر مین مہار شتر کھینچتا جاتا تھا اور سب شہید وں کو سر نیزی پرستے  
 اور اہل و عیال او سکو مثل بندیان ترک و روم کو سمت کو فہ ابن زیاد پاس روانہ ہوئی اور یہ نعشیں  
 جیسا تم دیکھتے ہو یونہیں پڑی ہین خوف حاکم کی ہم دفن نہیں کر سکتو مگر چاہتو ہین کہ جب لشکر او کا  
 دور جالی تو ہم ان کو دفن کی تدبیر کریں پس اہل قافلہ فرما کہ او زمیندار و نام اس سردار کا کچھ معلوم  
 زمیندار کو فرما کہ سردار او کا وہی ہو کہ جو سجدہ خالق مین ہے اور سردار سکا سب ہی مین کا نا گیا ہو مگر  
 تا وقت شہادت نام او کا ہمیں معلوم نہ تھا مگر جب سراق قدس اس پیاسی کا بدن جدا ہوا تو ایک منادی

اوسوقت پکارا اَلَا قَاتِلَ الْحُسَيْنِ اَلَا قَاتِلَ الْحُسَيْنِ آگاہ ہو کہ حسین بیاسا فوج ہو ایس جوہن  
اہل قافلہ فر نام حسین سنا خوب بیو اور خاک اور آئی اور کہا کہ حسین نام شرب و حجاز میں جو حسین  
فرزند رسول الثقلین کے کوئی نہیں ہو پس گردن نش کو آگوجھ ہو عا اور خوب رو عا اور ماتم کیا پس  
ناگاہ وہ فرنگ و در کو نقش آفدس پر گر پڑی اور بولی اے اقا میرے ابوالمیر و گواہ ہو کہ میں یان  
لانی ہوں اور روز قیامت کو گواہی دینا میرے اسلام کی یہ کہ کمر خون حضرت کا اپنی پیشانی پر ملا اور  
عرض کی کہ جب قیامت کو مادر گرامی تمہاری فاطمہ زہرا چہرہ پر خون دکھائیں گی تو میں بھی اس چہرہ  
پر خون کو بہر گواہی لیجاؤں گی پس عجیب حال ہوا سب کار و فر و فر و قریب تھا کہ غش ہو جاوین و آیت  
چمل و ششم خبر دینا رسول خدا کا جناب فاطمہ کو احوال شہادت امام حسین  
اور ابن عباس کا خواب میں دیکھنا رسول خدا کو مع دو شیشون خون بہر  
ہو کہ اور آما جائور کا مرقدر رسول خدا پر اور شفا پانا و تحیر ہودی کا اور آما شیر کا نقش  
جناب امام حسین پر روایت کافی رُوی اَنَّهُ لَمَّا اخْبَرَ الْبَنِي اِبْنَتَهُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ  
بِقَتْلِ وَلَدِهَا الْحُسَيْنِ وَمَا تَجَرَّوْهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَزَنِ يَقُولُ ہر کہ ایک روز جناب رسالت آب  
صلی اللہ علیہ وآلہ فرخدی اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو شہادت امام حسین سے اور جو کہ مصائب  
او پر ہونے والو تو اس است جفا کار کو ماتمہ سو بکت فاطمہ بکا اَنَّهُ شَدِيدًا وَقَالَتْ يٰ سَيِّدِي  
سیدہ شدت سور وین اور عرض کی اے بابا یہ سانخہ میرے حسین پر کس زمانہ میں ہوگا حضرت بولے  
ایفاطمہ جب حسین تیرا ان بلاؤں اور مصیبتوں میں گرفتار ہوگا اوسوقت نہ میں ہوں گانہ علی  
ہوگو نہ تم ہوگو یہ سنکے جناب فاطمہ شدت سور وین اور عرض کی یَا اَبَتِیْ قَدْ مَنِّیْکَ عَلٰی وَلَدِیْ  
وَمَنْ يَلْتَمِمْ بِیَا قَامَةَ الْعَرَاءِ اید پر بزرگوار جب ہم میں سو کوئی نہوگا تو کون میرے مظلوم پر ہوگا  
اور کون اوس غریب کی مجلس ماتم بہرہ پر ہوگا حضرت فرمایا ایسا خیال نہ کر ایفاطمہ اے بارہ جگر  
میری اِنَّ اِنْسَاءَ اُمَّتِیْ یَسْکُنْنَ عَلٰی اِنْسَاءِ اَهْلِ بَیْتِیْ وَرَجَا لَهُنَّ یَبْلُکُوْنَ عَلٰی رِجَالِ  
اَهْلِ بَیْتِیْ تحقیق کہ عورتیں میری امت کی روئیں گی مصیبت پر زنان اہل بیت کے اور مردان

روئین گردان اہل بیت کو حال پر اور ہر سال سامان ماتم اور مجلس عزاکو میر و حسین کی برپا کر کے  
 پس جب روز قیامت ہوگا تم شفاعت کرنا اور عورتوں کی اور میں شفاعت کروں گا اور مردوں کی اور جو  
 مومن روئیں گامیر و حسین غریب کو حال پر اوس کا ہاتھ پکڑ کر ہم داخل بہشت کریں گویا فَاِلْحَمْدُ  
 كُلُّ عَيْنٍ بِاَحَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عَيْنٌ بَلَّتْ عَلَى الْحُسَيْنِ اَوْ فَاطمہ تمام انگبین  
 روتی ہوگی روز قیامت کو مگر وہ انگبہ جو صیبت حسین پر روتی ہوگی وہ انگبہ ہستی ہوگی اور بشارت  
 دی جائیگی ساتھ نعمت و جنت کو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ نَاكِمًا فِي مَدِينَةِ الرَّسُولِ  
 اِذْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي الْمَنَامِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ خَوْفٍ بَلَا اِبْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 يَدْنُو مِنْ سَوَاتِمَاكَ نَاكِمًا مِنْ فُخْرٍ اَبْنِ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَدْنُو مِنْ سَوَاتِمَاكَ  
 تَبَاهٍ اَوْ سُرُورٍ شَهِدْتُ حَضْرَتَ پَر خاک پڑی ہو وَهُوَ بَاكِي الْعَيْنِ حَزِيْنُ الْقَلْبِ اَوْ رُوْهُ جَنَابِ مُحَمَّدٍ  
 وَلَوْ اَبْنِ اور چشمہ مبارک سے آنسو جاری ہیں اور دوشیشے خون سے بھر رہی ہو حضرت کیاس ہیں  
 خَفَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَاهَا تَاَنَ الْقَارُورَتَانِ مَمْلُوْتَاَنِ دَمًا عَرَضَ كِي مَيُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ  
 آپ کا کیل حال ہو اور پیشے کیسے ہیں خون سے بھر رہی ہو یہ سن کر وہ جناب اور شدت سے روئے اور فرمایا  
 هَذِهِ فِيْهَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَهَذِهِ اُخْرٰى مِنْ دَمِ اَهْلِ بَيْتِيْ وَاصْحَابِيْ اَوْ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 میر و حسین کو ظالمون نے شہید کیا اس ایک شیشہ میں تو خون میر و حسین کا ہو اور دوسرے میں  
 خون اوسکی اہل بیت اور اصحاب کا ہو یہ خواب دیکھو غمناک اور ہمایں اور کہتا تھا میں خدا کی قسم  
 عجب طرح کا خواب دیکھا ہو میں نے اور دوسری روایت میں ہے ابن عباس سے کہ پھر نکلا میں کہہ  
 باہر پریشان ہو کر فرمائی وَاللّٰهُ الْمَدِيْنَةُ كَالْفَخَّاصِبَاتِ دِيْكَامِيْنِ ذِكْرُ اِيْكَ غِبَارِ فَرِيْدِيْ كُوْكِ بِيْ  
 اور آفتاب کو گھس گئے وَذَاتِيْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهَِا دَمٌ عَدِيْطٌ اور دیوار مدینہ کو دیکھا  
 کہ خون سے افشان ہیں منقول ہو کہ اوسوقت ایک جانور آیا کہ خون اوس کو پر دے سو چمکتا تھا وَحَاكَ  
 مَوْقَدًا الرَّسُوْلُ يُعْلِنُ بِاللَّيْلِ اِسْ حَالِ سُوْهُ جَانُوْرٍ مَرَقَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَوْ رُوْهُ دُپَرِ تَاَمَاتَا اَوْ  
 بَا وَاز بِنْدِ رُوْرٍ وَرُوْكَرِ كَمَا تَاَمَاتَا اَلَا قِيْلَ الْحُسَيْنُ يَكُوْنُ بَلَا اَكَا هُوَا مَحْبُوْبٌ خَدَّكَ تَهَارِ اِيْطَارِ حُسَيْنِ

قتل ہو گیا کر بلا میں اَلَاذِیْجَ الْجَسَدِیْنَ بَلَدًا اگاہ ہوا می رسول خدا کہ تمہارا پیارا نواسا میں  
 دغا پہنا سوچ کیا گیا زمین کر بلا میں فَاجْتَمَعَتِ الطُّيُورُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَبْكُونَ وَيَبْخُونَ بہت سے  
 جانور گرداوسکر جمع ہو کر نوحہ و شیون کرنے لگو اور اہل مدینہ اس ماجری سے نہایت حیران تو اور  
 دیکھتے تھے کہ اوس جانور کو پروں پر خون پگھلتا ہوتا اٹھ جب خبر شہادت امام حسین مدینہ میں آئی تو  
 لوگوں کو معلوم ہوا کہ وہ جانور رسول خدا کو خبر دینے آیا تھا شہادت امام حسین کی پہر وہ جانور رونے لگا  
 روایتوں کو ایک باغ میں آیا کہ قریب مدینہ کرتھا وَوَقَعَ عَلَى الشَّجَرَةِ يَبْكِي لِحَوْلِ اللَّيْلِ اور ایک سخت  
 پر بیٹھ کر تمام شب باوازخیزین رویا کیا وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَّهْودِيٌّ وَلَهُ بَنَتٌ عَمِيَاءُ  
 زَيْنَبُ مَسْأُولَةٌ وَلِلْجَدِّ قَدْ أَحْكَمَ بَيْدَهُمَا اور ایک یہودی تھا مدینہ میں اوس کی ایک بیٹی  
 نابینا زمین گیر ہاتھ شل جڈم سے تمام بدن افکار تھا اتفاقاً وہ یہودی اپنی بیٹی کو اوس باغ میں پہونکر  
 کسی کام کو گیا تھا اور اوس شب اوسکا آنا ہوا وہ لڑکی اپنی تنہائی پر شب بہر رویا کی کہ اوسکا باپ شب  
 کہا فی کہا کرتا تھا حضرات مقام تامل ہو کہ وہ لڑکی اپنی تنہائی پر شب بہر رویا کی اور نہ سوئی افسوس  
 تنہائی فاطمہ صغیر پر کیا حال ہوا ہوگا اوس بیمار کا کہ اوس بیمار کا تمام کنبہ چھٹ گیا تھا اور کوئی اوسکا  
 دلاسا دینے والا نہ تھا القصة وہ لڑکی رات بہر رویا کی فَسَمِعَتْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ كَلَامَ الطُّيْرِ پس  
 صبح کو قریب اوسنہ آواز اوس جانور کی سنی کہ میں چلو آپ کو بدشواری اوس لڑکی نے اوس درخت کو پہونکر  
 پہونچا یا جیسپر وہ جانور بیٹھا روتا تھا پس یہ حال تھا اوسکا کہ جب وہ جانور روتا تھا تو یہی آواز خیزین  
 رو کر جواب دیتے تھے اِذَا وَقَعَ قَطْرَةٌ مِّنَ الدَّمِّ عَلَى عَيْنَيْهَا فَفُتِحَتْ نَاغَاهُ اِیک قطرہ خون اوس  
 پروں سے ٹپک کر اوسکی آنکھ پر گر باعجاز خون امام اٹھ اوسکی روشن ہو گئی یہ ابھی حیران تھی کہ  
 دوسرا قطرہ اوسکی دوسری آنکھ پر گرا وہ بھی اچھی ہو گئی پھر ایک بوند اوسکی ہاتھ پر گری وہ بھی اچھی  
 پھر توجہ قطرہ پگھلتا تھا وہ لڑکی اپنے تمام بدن پر پڑتی تھی بہا شک کہ تمام بدن اوسکا اچھا ہو گیا اور وہ لڑکی  
 صحیح و سالم ہو گئی برکت خون امام غریب سے پس آیا باپ اوسکا قَوَّاهِیْ بَنَاتَا تَدَوُّوْا وَكَمْ يَعْلَمُ اَکْثَرُ  
 اَبْنَتَهُ پس دیکھا اوسنہ کہ ایک لڑکی صحیح و سالم باغین پھرتی تھی نہ پہچانا اوس نے کہ یہ میری بیٹی ہے



پوچھنے لگا ای لڑکی میں اپنی بیٹی مرلیضہ کو یہاں چھوڑ گیا تھا وہ کیا ہو گئی اوس میں تو طاعت حرکت  
 بھی نہ تھی اوس لڑکی نے کہا ای پدر میں ہی تو تیری بیٹی ہوں وہ بولا کہ تو اچھی کیونکر ہوئی وہ بولی کہ اچھی  
 پدر ایک جانور درخت پر بیٹھا تھا اور نہیں جانتی میں کہ کس غریب مظلوم ستم رسیدہ کا خون  
 اوس کی پروں سو پکٹتا ہے اوس کو خون کی برکت سے میں اچھی ہوئی ہوں فَلَمَّا سَمِعَ كَلَامَهَا وَفَحَ  
 مَغْشِيًا عَلَيْهِ يَهِنْتُهُ وَهِيَ يَهُودِيٌّ غَشَّ كَمَا كُورُ جَبِّ هُوشِيَانِ يَا تَوَدُّهُ لَرُكِي اَوْسُ دِرْخْتِ كُوْنِيْجِيْ  
 لَانِيْ جِهَانِ وَهَ جَانُورِ مِثْلِهَا قَوَالًا وَاصْرَا عَلَى الشَّجَرَةِ يَا نَّ مِنْ قَلْبِ حَوْنِ يَمَّارَا  
 عَمَّا فَعَلَ بِالْحَسَنِ اِس دیکھا اوس نے کہ وہ جانور درخت پر بیٹھا ہے اختیار دل دردناک سے روٹا ہے  
 احوال حسنین پر یہودی نے کہا ای جانور تجھ کو قسم اپنی خالق کی مجھ کو آگاہ کر اپنا احوال سے قدرت خدا اور  
 اعجاز امام دوسرا سے وہ طائر گویا ہوا اور بزبان فصیح کہنے لگا کہ ای یہودی کیا کہوں حال اپنا  
 اِنِّيْ كُنْتُ وَاصْرَا عَلَى بَعْضِ الْاَشْجَارِ مَعَ جَمَلَةٍ مِنَ الطُّيُورِ عِنْدَ الظُّمَرِ اے  
 یہودی میں اور کتنی جانور وقت ظہر نے فکر سایہ درخت میں بیٹھ کر آب ودانہ میں مشغول تھا اور ایک  
 ساقِ طائر علیہا وَهُوَ هُوَلُ نَگاہ ایک جانور خون آلودہ آیا اور ہم سے بولا اَيُّهَا الطُّيُورُ يَا كَوْنُ  
 وَتَتَعَمَّنُونَ وای ہوتی ہے ای جانور تم کہا تو ہوا اور سایہ میں خوش بیٹھو ہو ذکر آب ودانہ میں مشغول  
 وَالْحَسَنِ فِيْ اَرْضٍ كَرِيْلَا فِيْ هَذَا الْحَرْمِ مَلَكِيْ عَلَى الرَّمَضَا افسوس یہ خبر نہیں کہ حسنین  
 نواسا رسول خدا کا اس گرمی میں زمین کر بلا پر پڑا ہے وَاَسَلَهُ مَقْطُوعٌ مَّقْطُوعٌ عَلَى الرَّمْحِ  
 وَنِسَاءٌ وَسَبَا يَا اور سر اوس جناب کا کاٹ کو نیزی پر چڑھایا گیا اور اہل حرم ابن حضرت کے  
 جو بیٹیاں خاتمہ زہرا کی ہیں مثل لوندی اور غلاموں کو قید ہوئی ہیں ای یہودی یہ احوال سنا کر عجب  
 حال ہوا جارا اور سب خوشی چاری بسدل برنج ہوئی اور دوڑی ہم بسو صحرای کر بلا قوایس  
 سَيِّدَةٍ نَّكَرَ فِيْ خَلَاكِ الْوَادِيْ لَحْرِيْلًا الْغُسْلُ مِنْ دِمَاہِ وَالْكَفُّ الْوَسْلُ السَّارِيْ عَلَيْهِ  
 آہ دیکھا سید اپنی کو اوس جنگل میں زمین گرم پر پڑا ہوا خون میں اپنی غسل کئی ہوئی اور بیا کھن  
 خاک صحرا پر ہوئی قَوْضَا كُنَّا عَلَيْهِ نَمُوْعٌ بِدِيْهِ الشَّرِيفِ وَنَمُوْعٌ عَلَيْهِ

عجب حال ہوا ہمارا وہ لعن میر دیکھو اور ہم بڑا اختیار کرادیا آپ کو اوس نقش پر اور نوہ و شہون  
 کر زنگو کہ ہاے حسین فسرزد فاطمہ زہرا افسوس ای پادہ جگر علی مرتضیٰ تو پیاسا بیج ہو گیا بہر  
 جانور ایک نیک شہر کو اور گئی ماخیز کرین سب کو اس مصیبت کی پس ہو دی حیران ہوا اور فکر کی  
 اوس نے کہ اگر حسین شہید ایسا صاحب قدر نوتا تو خون اوس کا شفا واسطے ہر مرض کو نواپس  
 یہ کہ کمر وہ دونوں سلمان ہو کر اور پانچ سو ہو دی سلمان ہو کر اس ماجری کو سیکے اور خوب رو  
 فرزند رسول خدا کی مصیبت پر حضرات مقام خاک اڑانے لگا ہی ہو تو یہ قدر شناسی کریں بیکہ  
 جانور اس قدر ماتم کریں اور رسم کہائیں حال امام پر وہ کون لوگ تھی جو اپنی تین سلمان سمجھتے  
 اور وہ کیسے سلمان تھے جنہوں نے بعد قتل ہی پامالی کا ارادہ کیا اور چاہا کہ اوس جسم اقدس پر گور  
 دوڑائیں پس بعضی روایتوں میں تو یہ ہے کہ عمر سعد شقی پکارا کون اب ایسا ہی خوش حسین گور  
 دوڑا کر اور بعض روایت میں یہ ہے کہ خود کچھ شقی ہنستے ہو کر آ کر بولا ای عمر سعد مبارک ہو تجھے  
 قتل حسین مگر ہماری لہتہ سو کوئی خرم حسین کو بدن پر نہیں لگا ہمیں اتنی اجازت دی تا ہم  
 اپنی دلوں کو بخار نکالیں اور گوری دوڑائیں نعش حسین پر قاکِ ذلک لگے عمر سعد شقی بولا کہ تمہیں  
 اختیار ہے حسین کو اور اصحاب حسین کو پامال سم اسپان کر و کتاب کافی میں منقول ہے جب ارادہ  
 اشتیاقی گوری دوڑانے کا نعش جناب امام حسین اور اصحاب حسین پر قاکِ ذلک لگے  
 يَا هَلِيكَ يَا الْحُسَيْنِ عَظَمَ ذَاكَ عَلَيْهِمْ جَب یہ خبر مصیبت المہیت عصمت سنی اندوہ اور  
 زیادہ ہوا اور یہ بات اون پر زیادہ دشوار ہوئی اور المہیت بہت مضطرب ہو کر چنانچہ بعض روایتوں  
 کہ جناب زینب کا عجب حال تھا کہی روتی ہوئیں جناب امام زین العابدین پاس آتی تھیں اور فرماتی  
 ای فرزند کیا غش میں پڑی ہو بابا پر تمہاری یہ ظلم ہو اچا ہتا ہے اور کہی منہ سوی مدینہ کر کر چلائی تھیں  
 ایو نا دیکھو یہ فسرزد تمہارا حسین اس مصیبت میں گرفتار ہے کہ بعد قتل ہی اس پر ظلم موقوف نہیں ہوا  
 کہ ظالم چاہتے ہیں کہ نعش میر گوری دوڑا دیں اور کہی منہ سوی لشکر اعدا کر کر چلائی تھیں کہ آیا  
 تم میں سو کوئی سلمان نہیں ہے کہ میری بہائی فرزند رسول خدا کی نعش کو بچا دی غرض کہ موافق



پر ہی وہ ظلم کسینو کہی کہ تو یہ روایت چھل دہنم احوال د عجل اور زن فاحشہ کو  
 مجلس غرامین اگلینو آنر کا اور انا اہل بیت کا کو فہمین اور حال سرخیاں  
 عجا ش خیر الناس عیون اخبار الرضا میں جناب امام رضا سے منقول ہے کہ پسر د عجل خراعی  
 تھا کہ جب وقت وفات د عجل قریب ہوا تو زبان او سکی بند ہو گئی اور نہ او سکا سیاہ ہو گیا یہ حال  
 دیکھ کر نہایت مین خوفناک ہوا اور سبب نجالت کو آدمیو نسو مین فراسو چہ پایا اور او سکاں خلوتین  
 غسل دیکر دفن کیا لیکن مین کمال حیرت مین تھا کہ باپ میرا مداح اہل بیت اور انجام کار اوں کا  
 کیا ہوا غرض وہ دن گذرا اور شب کو مین سویا قوا آیت فی سکر می یوجہ ابیض واللہ یاس  
 الفخر فی جہا ناگاہ مین فراسو پاپ کو خوابین دیکھا کہ چہرہ او سکا نورانی ہوا اور جامہ نفیس  
 پہنے ہو پوچھا مین فراسو یا مینو تمہین وقت مرگ کو اوس صورت سے دیکھا تھا اور اب اس طرح سے  
 دیکھتا ہوں د عجل فرما اے فرزند تو فر دیکھا تھا مجھ کو کہ زبان میری بند ہو گئی تھی اور نہ سیاہ ہو گیا  
 سبب اسکا یہ ہے کہ مین شراب خوار تھا لیکن پروردگار رحیم فر مجھو بخشا ہے مینو کہا اے پر ماجرا مفصل  
 بیان کرو کہ کیا چیز باعث ہوئی تمہارے بخشش کی کہا د عجل فر کہ مجھو قبر مین رکھا تو فر تو وہی صورت  
 تھی میری اور عجب وقت تنہائی تھا ناگاہ قبر مین جناب رسول خدا اشرفین لایا اور مجھ سے فرمایا  
 انت د عجل دانی شہد آء اہلبیت قلت نعم تو ہی د عجل ہے مرثیہ کو میری شہدا اہل بیت کا  
 عرضکی مین فر خدا ہوں مین ہی ہوں د عجل فقال انشد لی فانشد ثلثہ حضرت فر فرمایا کہ  
 مصیبت اہل بیت مین پڑہ مین فر مرثیہ شروع کیا لا اضحک اللہ سین الدھران ضحکت  
 والاحمد مظلومون قد فہموا یعنی نہ ہنسناؤ خدا زما نیکو جس وقت زمانہ قصد ہنسنے کا  
 کرو در حالیکہ المہیت رسول خدا ظلم و ستم رسیدہ ہوں اور ایک دن زمانہ مین چین پناہ مین آنا انشد  
 رسول اللہ یکتی حتی فرغت مین انشاد د عجل کہتا ہے کہ مین مرثیہ پڑھتا تھا اور رسول خدا  
 رو تو تاملگہ پڑہ چکا اور جب خضر کور و فرسوافاقہ ہوا تو فرمایا مجا اسے د عجل کیا خوب مرثیہ  
 کہا تو فر پیر جامہ سفید کہ پہن تو اتار کر مجھو عنایت کیا اور میری عفو تقصیر کر لیو در گاہ آئی مین

دست مناجات اور نماز دعا کی کہ خدایا یہ دوست میرے اہل بیت کا ہو اسکو گناہ بخش اور منہ کو اسکو  
 سفید کر حضرت علی و عاصی و منہ میرا نورانی ہو گیا اور میں داخل بہشت ہوا نہی نصیب کہ جنگی شفاعت  
 خواہ سید انبیاء ہوں و سچائی اَنّ اَمْرًا ذَاكَ فَحُشٌّ كَانَتْ مَعَهُ وَدَّةٌ فِي الْمَدِينَةِ كَتَبَ حَقِّقِينَ  
 نقل ہے کہ ایک عورت فاحشہ مدینہ میں رہتی تھی وَلَهَا جَارٌ كَانَ مُوَاطَّئًا عَلَى بَيْتِهَا  
 الْحُسَيْنِ اور اوسکی ہمسایہ میں ایک مرد دیندار رہتا تھا کہ ہمیشہ اوقات اوسکی ماتم جانیٹاں لیتا  
 مظلوم کر بلا میں بسر ہوتی تھی ایک دن چند مومن اسکو گھر مجلس میں جمع ہوئے تھے پھر تھوڑے  
 حال غریبی پر حسین فسر زہد رسول التقلین کو قَامُوا لَهُمْ بِأَحْسَنِ طَعَامٍ صاحب خانہ فرمایا  
 کہا کہ غذا داران حسین مظلوم کو لیکو کچھ طعام تیار کر وہ غلام درستی طعام کر کو آپ بھی روئین شغل  
 فَدَخَلَتِ الْمَرْأَةُ الْفَاحِشَةُ قَرْيَةً نَادَا نَاكَاهُ وَهَزَنَ فَاخْشَعَ لِيْنُو كَاوَسَ مَكَانٍ اَتَى وَادَا  
 يَا لَنَا رَقْدًا اُنْفَقَتْ مِنْ غَفْلَتِهِمْ عَنْهَا اور وہ اگلے غفلت سے افسردہ ہو گئی تھی فَكَلَّمَهَا  
 ثَلَاثَ الْفَاحِشَةُ بِالْفُحْ سَاعَةً لَحْوِيلَةً اَوْسَ عورت نے جو اگلے کو افسردہ پایا اور اُن کو گونگوشوں  
 گریہ و زاری میں پایا وہ عورت خود اوس پر ہونو لگی اور درست کر لگی اور دیر تک اوس میں شغل رہا  
 حَتَّى اَشْتَحَتْ يَدَا هَا وَدَرَفَتْ عَيْنَاهَا اَلَمْ تَكُنْ اَوَسْ كَرَجُلٍ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ  
 نکل آئے غرض جب اگلے روشن ہوئی بقدر حاجت لیکو اپنی گھر چلی گئی اور دوپہر کو وہ عورت تھوڑا  
 سو رہی تھی جب دوپہر ہوئی تو اُنکے اوسکی لگ گئی وَادَا هِيَ تَرَى لَظِيفًا كَاَنَّ الْقِيَامَةَ قَدْ فَاتَتْ  
 اِذَا بَنِي دَانِيَةَ جَهَنَّمَ يَكْبُحُونَهَا بِسَلَامِلٍ مِنْ نَادَا نَاكَاهُ دِيكَاهُ اَلَمْ تَكُنْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ  
 اوسکو گلین ڈال کے فرشتہ اوس پر جہنم کیسے لپکے جاتے ہیں وَهُمْ يَقُولُونَ يَا زَانِيَةً اَعَضَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ  
 وَ اَمْرًا اَنْ تُلْقِيَتْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ اور وہ فرشتے کہتے ہیں اوزانیہ خداوند عالم تجھ پر غضبناک ہوا  
 اور حکم کیا ہے زمین کی زمین لپکا کر تجھ کو جہنم میں ڈالیں ایہا الناس کیا ہراس ہوگا اوس کی دھی  
 تَسْتَعِيْذُ فَلَ تَفَاثُ وَ تَسْتَعِيْذُ فَلَ تَفَاثُ اَمْرًا دَانِيَةً اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ اَوَسْ  
 اور وہ پناہ مانگتی ہے اور کوئی اوس پر پناہ نہیں دیتا اُنکے وہ اسی حال سو کنارہ جہنم پر پہنچی اور چاہی

فرشتے کہ اوسو جنہم میں والدین و اذاک برجل قد اقبل یصبح ہم خلوہا کہ نگاہ ایک شخص شریف  
 لای اور فرشتوں کو پکار کر پور دوا دے ہرگز جنہم میں نڈالنا کیوں اسو ایذا دیر ہو سبحان اللہ خیال  
 کیجیے اس غلام نواز کو ملا کہ فرعون کی یابن رسول اللہ و ما سبکھا ایفرزند رسول خدا ہیں  
 خدا کا حکم ہوا ہو کہ اسی جنہم میں والدین اور آپ سی بچاؤ میں سبب کا کیا حال نعم حضرت فرمایا  
 میں بچا ہوں اسو آگھا دخلت علی قوم یعلمون عزائی و قد اوقدت لهم نارا یعلمون بها  
 لحما مکون کر نہ بچاؤن اسو کہ یہ داخل ہوئی ایک گروہ پر کہ وہ میری حال پر روتی ہو اسو انکو طعام  
 کو کیو کسی مشقت اوٹائی کہ ہاتھ اسکو جل گئے اور انسو اسکی انگلیوں سے نکل آئی ہر میں کیونکر اسو دیکھو  
 جنہم میں داخل ہو نہیں کیا مرتبہ ہر تمہاری آقا کا یہی فرشتو اس سے جدا ہوئی اور عرض کر دے  
 جبا و کو آسمہ یابن الشافع و ابن السکافی بسر چشم آپ کا فرمان بجالائیں گرا ایفرزند شافع  
 محشر ای پسرانی کو شریں وہ عورت و قد قدم شریف پر گر پڑی اور بولی قربان ہوں تم کون ہو  
 ہوا سوقت میری ایسی بیکسی میں کام آئی اور تمہاری بدولت عذاب سے میں فرمائی پائی حال  
 حسن الحسنین ابن علی آہ انہوں نے فرمایا ای عورت میں پسر علی ابن ابیطالب ہوں یعنی جبریل  
 کو فہ فرشل گو سفند کر پیاسا بیج کیا میں وہ ہوں کہ جسکے غوا داروں کی خدمت میں تو فرماؤ ہاتھ جلاؤ  
 پس وہ عورت روتی ہوئی اوٹھی اور پھر داخل ہوئی مجلس میں اور حال بیان کیا اور خوب روتی  
 فرزند فاطمہ زہرا کو اور اہل مجلس فرشتو و اولاد و اصیبتا بلند کیا پھر اس عورت فرمایا افعال  
 بد سے توبہ کی سب کو سانسو سنا حضرات حال اپنا آقا کا خوشحال اون عاشقان حسین کا جو شب  
 و روز اپنا آقا کو گریہ و بکا میں مشغول رہتے ہیں پس روائ عاشقان حسین کہ اوس سولا کو تمہارے  
 تین دن پانی نہیا و هو لیست یخیت فلا یحاک و لیست یجیر فلا یجاک اور خیال کیجئے کہ وہ فرما دیں  
 اور شافع محشر فرما دے کہ تار تار کوئی انکی فراد کو نہ پوچھا تھا کہ کسی پناہ لگے تو اور کوئی پناہ اونہیں ملے تار تار اور فرما  
 هل من یغیث یغیثنا هل من یجیر یجیرنا آیا ہر کوئی پناہ دینے والا کہ ہمیں پناہ دے یا کوئی  
 فرما دیں ہر کہ ہماری فریاد کو پوچھو هل من ذاب یدب عن حرم رسول اللہ کوئی ایسا ہے

کہ اس بلا کو اہل بیت رسول خدا سے دفع کر دیا اور کوئی اوسے جواب نہ دیتا تھا سوائے شیر مار نیکی حتیٰ  
 ذَبَحَ لِفُطْلَةٍ الرِّضِیْعَةِ فِي حُجْرَةِ يَهَنَّاكُ کہ اوسکی فرزند شیر خوار کو تیر مارا و یَلُوكُ لِسَانَهُ سِیْت  
 الْعَطَشِ وَ یَطْلُبُ الْمَاءَ فَلَا یَجِدُهُ اور زبان بار بار جاتی تھی پیاس سے اور پانی مانگتو تھا اور کوئی  
 نہ دیتا تھا وَ ذَبَحُوهُ كَمَا یَذْبَحُ الْكَلْبُ اور اوس تین دن کو پیاسی کو بچ کیا مثل گوسفند قربانی کر  
 اور اہل حرم کو اوسکو لوٹ لیا اور عمر سعد نو اوسدن مقام کیا تا دوپہر روز دوم جمعہ قتلہ و صَلَّی  
 عَلَیْهِمْ وَ دَفَنَهُمْ وَ تَرَكَ الْحُسَيْنَ وَ اصْحَابَهُ اِیْهَا النَّاسُ رُوُوْا اور خاک اور او کہ یہ امر رو نیکی کو کافی  
 کہ جمع کیا عمر سعد لعین نے اپنے کشتگان نجس کو کہ وہ ہزاروں تھے اور انہیں غسل دیا اور اپنے نماز پڑھی اور ان کو  
 دفن کیا اور چوڑیاں بیدفن و کفن پارہ جگر نہ ہوا اور دوزخ شہم رسول خدا کو بیسہ خاک و خون میں غلطان  
 ریگ گرم کر بلا پر پڑا ہوا اوس شخص کو جسے رسول خدا اپنے سینے پر سلاتی تھی اور کانڈہی پر پڑتا تو ستے سر  
 اقدس کو اوسکی نیزی پر پڑا یا اہل حرم کو اوس کو دقت و چار شتر ماری بہنہ پر سوار کیا اور غایب ہوا  
 طوق و نجیب میں گرفتار کر کر جانب کو فروانہ ہو کر راوی کتا ہو کہ جب داخل کو فہ ہو کر تو اگر سر شہید ہو کر  
 وَ مِنْ خَلْفِهِمْ نِسَاءُ الْحُسَيْنِ مُسْتَقِیْقَاتٍ نَّاسِرَاتٍ لَا طِمَاطٍ بَاکِیَاتٍ اور پیچھے سرور اہل بیت  
 حسین اس حال پریشان تھے کہ چاک گریبان بال سرور کو کھلو ہوئے نہ پڑا پنجر مار تے ہوئے و فی حُجْرَةِ  
 الْاَطْفَالِ یَدُوْنَ اِلَى الْوُجُوْهِ وَ یَبْكُوْنَ اور گریونہیں اون میوار تو نہ تھی نہ ہوتی تھی وہ ہی سرور کو دیکھ کر  
 گہرا گہرا کر روتے تھے وَ فِیْهِمْ بِلْتُ الْحُسَيْنِ ثَلَاثُ سَنَوَاتٍ وَ حَوْطُنٌ اَقْوَمَ کَثِیْرَةً فِیْ یَدِ کُلِّ  
 وَ اَخِیْدَ مِنْهُمْ سَیْفٌ مَّجْزُوْرٌ اور انہیں ایک لڑکی جناب امام حسین کی تین برس کی تھی اور گردانے  
 بہت ملعون تلواریں کینچے ہوئے تھے اور وہ لڑکی بہت بیقرار ہو کر روتی تھی اور کہتی تھی اَیْنَ اَیْنَ اَیْنَ اَبِی  
 کہان گویا با میر جو کہان گویا با میر جو راوی کتا ہو کہ ابن زیاد نے حکم کیا کہ اہل بیت کو مع سرون کے  
 کو چہ و بازار میں پہرا و پس وہ شقی موافق حکم اوس لعین کے شہر میں پہرا لگو فلان کَدَتِ الدُّیُوْقُ قَلْبَہُ  
 مُسْلِمِ ابْنِ عَقِیْلٍ بَلَّتِ النِّسَاءُ دُمَاعًا شَدِیْدًا پس جب اونٹ اون بیکو نہ قبر شلم تک پہنچے  
 اور انہیں معلوم ہوا کہ یہ قبر اہل بیت کی ہے سب بیساختہ نعرہ مار کر روئیں قَوَّیْتُ صَبِیْئَةً بَلَّتِ



وَقَوْلُ آةِ آةِ رَاوِی كُتَاهُو دِکْیَا مِیْنِ ذِوْنِ مِیْنِ اَیْکِ لُزْکِی کُوهِ وَهْ نِهَایِ تِ بَیْقَارِی سَورِو تِ تَی  
 اَوْرَبَارَبَارَهْ کَرْتِ تَی حَتّٰی اَلَقَتْ نَفْسَهَا مِنْ اَعْلٰی الْبَعِیْنِ اَلْکَلَمَ اَوْسْ ذِ اَکْوَ اَوْنَتْ سَورَ گَر دِیَا اَوْرَقِر  
 مُسَلِّمِ سَورِ خُطَابِ کَر کَر یُونِ مِیْنِ کَر زِ لَکِی یَا اَبَاؤُ یَا حَی عَیْنِ اَدِی قَبْرُکِ هَا کَر اَیْمُطْلُومِ بَابَا سِیْرِ کَر  
 اَنگَمُونِ سَورِ دِکْیُونِ مِیْنِ قَبْرِ تَهَارِی لَیْسَتِی کُنْتُ الْیَوْمَ عُمَیْکَا اَیْ بَابَا کَاشِ مِیْنِ اَجَلِ رُوزِ اَنهَی تِ تِی  
 یَا اَبَاؤَ قَتْلُوْا اَحَاکَ الْحُسَیْنِ لِحَسَاکَا اَیْ بَابَا تَهَارِی مِیْنِ حُسَیْنِ کُوطَا لَمُونِ ذِ پِیَا سَافِجِ کِیَا  
 وَ سَلَبُوْنَا وَ لَمْ یَتْرُکُوْا اَعْلٰی رُؤُسِنَا فَنَاکَا وَ غَمَاکَا اَیْ بَابَا هَلْکُوْا اِیْسَا لُوْنَا کَهْ چَا دِرِیْنِ اَوْرِ مَقْنَعِ  
 هَارِی حَیْنِ یَا اَبَاؤَ لَطَمُوْا اَعْلٰی اَخْدُوْا کَا اَیْ بَابَا نِیْنِ ذِ وَا لِی وَارِثِ جَا کُوطَا لَمُونِ ذِ طَا پُخْرِ  
 مَارِ کَهْ اَتَبَکِ نِیْلِ اَوْنِ کَر بَاقِی پَرِنِ اَوْرِ اَیْ بَابَا بَهَائِی هَارِی حَسَّهْ چَیْتِ کُیْ مَعْلُومِ نِیْنِ کَهْ حَالِ اَوْنِ کَا کِیَا هُو  
 ثُمَّ اَعْتَقَتْ قَبْرَ اَبِیْهَا وَ صَاکَحَتْ وَ بَلَّتْ حَتّٰی غَشِیَتْ عَلَیْهَا پَرِ قَبْرِ دِرِیْرِ سِیْلِثِ کَر اَسْ قَدِرِو تِ  
 کَهْ رُوزِ رُوزِ تِ بَیْمُوشِ هُو گِی لُو گُونِ ذِ قَبْرِ سِیْرِ چَیْرَ کَر اَوْنَتْ پَرِ نِهَایَا اَوْرِ قَا فَلَ اَکْوَ چَلَا رَاوِی کُتَاهُو سَب  
 سَورِ مِیْنِ مَقْدَمِ اَیْکِ سَرِ تَهَا شَلِ چَانْدِ کَر رُوشَنِ شَبَابِ بِصُورَتِ رَسُوْلِ خُدا وَ اَللّٰهُ یُخْرِجُ مِنْ  
 بَیْنِ تَنَآیَاکَا وَ هُوَ یُخْرِجُکَ سَفَیْئَةً کَا نَهْ یَتَلَوْ سَیْئَا اَوْرِ نُوْرَ اَوْ سَکَرِ دَانْتُونِ سِیْرِ سَا طَحِ تَهَا اَوْرِ مَیْثِ  
 اَوْ سَکَرِ حَرِکَتِ کَر تِ تِوِ حَیْسِ کَچَهِ پَرِ نِهَایِ لَیْکِیْنِ دُو نُونِ هُو نَتْ خَشِکِ تِوِ مَعْلُومِ هُو تَا تَهَا کَهْ بَیْتِ پِیَا سَا  
 مَارَا کِیَا هُو لُو گُونِ سِیْرِ پُچْهَایِ مِیْنِ ذِیْ سَرِ کَسْ کَا هُو وَ هُو بُولَیْ سَرِ حَیْنِ اَبْنِ عَلِی کَا هُو کَهْ جِیْسِ پَرِیْنِ دِنِ پَانِی  
 بِنْدِرِ بَا اَوْرِ پَانِی پَانِی کُتَاهُو کِیَا کِیَا قَالِ قَا سِیْمُ اَبْنِ اَلْاَصْبَغِ اَلْحَاشِی دَا یَتْ رَجُلًا اَحْسَنَ النَّاسِ وَ جَمَا  
 عَلٰی قَوْمٍ قَدْ عَلِقَ فِی الْلَبِیْ قَوْمِیَهْ رَاسَ شَابِ کَا نَهْ قَتْلُوْا کِیْلَ اَلْبَدِ دِقَاسَمِ اَبْنِ اَصْبَغِ کُتَاهُو کَهْ دِکْیَا مِیْنِ  
 اَیْکِ لَعِیْنِ کُو گُورِی پَرِ سَوَارِ اَیْکِ نُو جَوَا کَا مِثْلِ چُو دِوِیْنِ اَکْوَ چَانْدِ کَر شَکَرِ بِنْدِیْنِ بَانْدِیْ هُو اَوْرِ جَبْ کُورِ اَوْرِ  
 تُو وَهْ سَرِ زِیْنِ تُو کَرِیْنِ کُتَاهُو اَوْسْ شَقِی سِیْرِ پُچْهَایِ مِیْنِ کَهْ تُو کُونِ هُو دَ شَقِی بُولَکْ حَرِ لَیْ کَا اَبْلِ سَدِیْ وَ هُو عِیْنِ قُتْلُوتِ  
 لَیْنِ هَذَا الْوَلَّاسِ پَسِ کَمَا مِیْنِ ذِ اَوْ سِیْ سَرِ کَسْ کَا هُو حَسَّهْ تُو اَسْ ذِلَّتِ سِیْرِ شَکَرِ بِنْدِیْنِ بَانْدِیْ هُو  
 قَالِ دَاسِ الْعَبَّاسِ اَبْنِ عَلِی وَ هُو بُولَیْ سَرِ عِبَاسِ اَبْنِ عَلِی کَا هُو چُو عِلْمِ اَرَحَیْنِ تَهَا اَفْسُوسِ  
 کَمَا نِ تِوِ حَیْنِ چُو دِکْیَتِ سَرِ اِنِ قُوْتِ بَارِ ذِ کَا جِیْسِ مَرِ ذِیْ رُوزِ کُشِیْ تِوِ وَ اَلْحَاقَا قَا هَکَا مَسَاکَا

اَلَا مَنْ اَنْكَرَ كَهْمِيْ اَوْ يَهَانِيْ سِرِّهِمْ عِبَاسٌ تِيْرٌ مِّنْ سُرْمٍ حَسْبِيْنَ كِيْ ثُوْتُ لَّمِيْ كِيَا حَالٌ هُوَ اَخْصَرُ  
 جَوْدِكِيْ سِرِّهِمْ كُوْشَكَرٌ بَنَدِيْنٌ لَّنْكَتُهُ هُوَ رُوَايْتُ جَمِيْلٌ وَاسْتَمَّ خُوْدُوْجُوْدُ حِكِيْ چَلِيْنِيْ خَانَهُ جَنَابَتِيْ  
 مِيْنٌ اَوْ اَنَا جَنَابُ فَاطِمَةَ كَانَا قَهْ جَبْتِ پَر سَوَارِ هُوَ كَرِيْمٌ اِنْ حَسْبِيْنِ اَوْ رُوْ سَتَرِ اِنْ  
 اِهْلِيْتِ كِي شَفَاعَتِ كَرْنَا اَوْ اَنَا اِهْلِيْتِ كَا كُوْفُهُ مِيْنِ اِنْ اَبَا ذَرٍّ قَالِ كَبْنِيْ رَسُوْلُ اللهِ  
 صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَدْعُوْ عَلِيًّا فَانْتِ بَيْتُهُ فَاَدْعُوْهُ فَلَمْ يَجِبْنِيْ وَالْوَحْيُ لَطِيْنٌ وَلَيْسَ  
 مَعَهَا اَحَدٌ رُوَايْتُ كِي هُوَ كِهْ حَضْرَتِ اَبُو ذَرٍّ فَرَمَا كِهْ جَنَابِ رَسُوْلِ خُدا فَرَجُوْ جَنَابِ اَيْثِرِ كُرْ بَلَا يَكُوْ بِجَا  
 دَوْلَتِ سِرِّهِمْ جَنَابِ اَيْثِرِ پَر پَسِ مِيْنِ ذَا اَوَا زِيْ حَضْرَتِ فَرَجُوْ جَوَابِ نِيَا اَوْ رُ حِكِيْ خُوْدُوْجُوْدِ چَلِيْتِيْ تَحِيْ اَوْ  
 كُوْنِيْ اَوْ سَكُوْ بِاسِ نَهْ تَهَا فَاَدْعُوْهُ فَخُوجِ وَاصْغِيْ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ فَقَالَ لَهُ سَتِيْلُمُ اَهْلِيْتُهُ پَسِ خَر  
 اَوَا زِيْ مِيْنِ فَرَجُوْ جَنَابِ اَيْثِرِ اَبَرِ تَشْرِيفِ لَامُوْ اَوْ رُ جَنَابِ رَسُوْلِ خُدا كُوْشِ رُ كُوْ سَتِيْ تَحِيْ پَسِ حَضْرَتِ فَرَجُوْ جَنَابِ  
 كُجِهْ فَرَمَا كِهْ مِيْنِ اَوْ سَوْنَهْ سَهْمَا فَقُلْتُ عَجَبْتُ مِيْنِ الْوَحْيِ فِيْ بَيْتِ عَلِيٍّ تَدُوْ مَعَا عِنْدَهَا اَحَدٌ  
 پَسِ مِيْنِ فَرَعُضِ كِي تُعْجِبُ هُوَ مَجْهُوْ اَوْ سِ چَكِيْ سُوْ كِهْ خَانَهُ جَنَابِ اَيْثِرِ مِيْنِ چَلِيْتِيْ هُوَ اَوْ رُ كُوْنِيْ اَوْ سَكُوْ بِاسِ  
 قَالِ اِنَّ اَنْبِيَّيْ كَا طِمَّةً سَلَا اللهُ فَلَها وَجُوْا رَحْمَتَا اِيْمَانَا وَبَيَّهِنَا جَنَابِ رَسُوْلِ خُدا فَرَمَا اِيْمَانُ اَوْ رُ  
 بِتَحْقِيْقِ كِهْ خُدا فَرَجُوْ سِرِيْ بِيْتِيْ فَاطِمَةُ زَهْرَا كُوْ قَلْبِ اَوْ رُ تَامِ جَوَاجِ مِيْنِ اِيْمَانِ اَوْ رُ يَقِيْنِ بَهْرِ دِيَا سَهْ  
 وَانَّ اللهُ عَلِمَ صُغْمَهَا فَاَعَا نَهَا عَلَيَّ دَهْرَهَا وَكُفَا هَا اَوْ رُ حَقُّ اَلِيْ فَرَجُوْ اَلِيْ فَرَجُوْ اَلِيْ فَرَجُوْ اَلِيْ فَرَجُوْ اَلِيْ  
 فَاطِمَةُ كِي پَسِ اِعَانَتِ كِي خُدا فَرَجُوْ فَاطِمَةُ كِهْ حَالِ پَر اَوْ رُ كَفَانِيْتِ كِي اَوْ سَكِيْ اَلِيْ عَمَلْتُ اَنَّ اللهُ تَعَالَى  
 سَلَا رِيْكَهْ سُوْ كَلِيْنِ بِعَوْنِهِ اَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اِيْمَانُ فَرَمَا اِيْمَانِ جَانِيْ تَمَّ كِهْ خُدا تَعَالَى كِهْ  
 بَهْتِ سُوْ فَرَشْتُوْ مِيْنِ كِهْ وَهْ مَقْرُوْمِيْنِ وَاسْطِ خُدْمَتِ اِهْلِيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ كِي يِهْ اِيْكَ شَمْمَهْ  
 رَتَبَهْ جَنَابِ سَيِّدَهْ سُوْ جَوَاسِ دِيَا مِيْنِ تَهَا اَوْ رُ اَوْ سِ مَخْدُوْمَهْ كَا مَرْتَبَهْ تُوْرُوْ رُ قِيَامَتِ كُوْ يِهْ هُوْ گَا كِهْ جَسَدِ  
 لَامَا كِهْ خُوفِ خُدا سُوْ سَرِ جَا كُوْ كُتُوْ رُ هُوْ گَا اَوْ رُ اَنْبِيَا رُوْ وَا لَّا حُرَامِ خُوفِ دِيْمِ سُوْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ پَكَارِ تُوْ رُ هُوْ گَا  
 اِيْسُوْ وَقْتُ مِيْنِ جَنَابِ سَيِّدَهْ كَا يِهْ مَرْتَبَهْ هُوْ گَا جِيْسَا كِهْ اَمَالِيْ مِيْنِ اِبْنِ اَبُو يِهْ فَرَمَا يِهْ رُوَايْتُ كِي هُوْ كِهْ جَنَابِ سَيِّدَهْ  
 فَرَمَا اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نُفْسُ اِبْنِيْ فَاطِمَةَ عَلَيَّ نَا قَاةً مِّنْ نُّوْفِ الْجَنَّةِ كِهْ جَبْ رُوْ رُ

قیامت ہوگا ایسی بیٹی میری فاطمہ اوپر ایک ناقہ جنت کو سوار مَدَبَجَّةُ الْجَنَّةِ مین ہوگی  
پیشانی اوس نامی کی دیبا سِخْطًا مَہْکَا مین لَوُوءٌ دَطِیْبٌ اور مہار اوسکی موتیوں کی ہوگی قَوَائِمُهَا  
مِنْ التُّورَةِ الْأَخْضَرِ ذَبَبُهَا مِیْنِ اللَّسَانِ الْأَخْضَرِ قَوَائِمُهَا مِیْنِ الْأَخْضَرِ دَسْبَرُهَا مِیْنِ الْأَخْضَرِ  
نابکی ہوگی عینا کھانا قَوَائِمُهَا مِیْنِ الْأَخْضَرِ دَسْبَرُهَا مِیْنِ الْأَخْضَرِ قَوَائِمُهَا مِیْنِ الْأَخْضَرِ  
تَوَائِمُهَا مِیْنِ الْأَخْضَرِ دَسْبَرُهَا مِیْنِ الْأَخْضَرِ قَوَائِمُهَا مِیْنِ الْأَخْضَرِ دَسْبَرُهَا مِیْنِ الْأَخْضَرِ  
رَحْمَةُ اللَّهِ اور پشت ناقہ پر ایک قبہ ہوگا نور کا کہ ظاہر اوس کا باطن سے نمایاں ہوگا اور باطن  
اوس کا ظاہر سے نمایاں ہوگا اور داخل اوس کا تو عفو خدا ہو اور خارج اوس کا رحمت خدا ہو وَعَلَى  
دَاسِهَا تَاجٌ مِیْنِ تَوَائِمِ السَّمَاوَاتِ سَبْعُونَ رُكْنًا اور اوپر سر جناب فاطمہ کو ایک تاج نور کا ہوگا  
اوس تاج کو ستر کن ہوگا کُلُّ رُكْنٍ مَوْضِعٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثَوْبٌ نَضِيضٌ لَمَّا تُصْبِحُ الْكُوكَبُ  
الَّذِي فِي أَفْقِ السَّمَاءِ اور ہر کن مین اوس تاج کو موتی اور یا قوت جبری ہوگا اور وہ روشن ہوگی  
جیسے ستارہ ہاوردخندہ روشن ہو تو مین آسمان پر عَن تَمِيمِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَعَن  
شَمَائِلِهَا سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ اور داہنی طرف ستر ہزار فرشتے ہوں گے اور بائیں جانب ستر ہزار فرشتے  
جلو دار ہوگا وَجِبْرِيلُ اخِذَ لِحْظًا مِیْنِ النَّاقَةِ وَيَبَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ اور جبریل کو تین مہار  
ناقہ جناب سیدہ ہوگی اور بازو بلند پکارتی ہوگی يَا أَهْلَ الْمَحْشَرِ غُضُّوا أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَلَهَا  
اَوَّلُ مَشْرِئِكُمْ وَأَنْتُمْ مِیْنِ ابْنِي تَائِمَةَ كَذَرَجَائِمِ فَاطِمَةَ وَخَرَّ رُؤُوسُهَا حَتَّى تُحَادِثَ عَوْنُ  
رَفِيعًا جَلَّ جَلَالُهُ فَتُخْرِجُ بِنَفْسِهَا عَنْ نَاقَتِهَا وَتَقُولُ بِسِ اس طرح سو جناب فاطمہ تشریف  
لائیں گی تَائِمَةَ جب زیر عرش پہنچینگے تو ناقہ کو گرا دین گی اور عرض کریں گی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَوَسِیَّتِیْ  
أَحْكَمُ بَنَاتِیْ وَبَنَاتِیْ مِیْنِ خَلْقِیْ اور پروردگار میری امی سید میری امی اقا میری حکم کر تو درمیان میری  
اور اون لوگوں کو جنہوں نے ظلم و ستم کیا مِیْنِ اللّٰهِمَّ اَحْكَمُ بَنَاتِیْ وَبَنَاتِیْ مِیْنِ قَتْلِ وَلَدِیْ خَاوِزِ  
حکم کر مجھ مین اور اون لعینوں مین جنہوں نے میری فرزند کو سگناہ قتل کیا ہو فَادَا اللّٰهُ اَمِّیْنَ فَاذَلِہُ  
عَوَّوْجَلَّ يَا حَبِیْبَتِیْ سَلِّیْ عَلَیَّ وَاسْتَغْفِرْ لِّیْ شَفَعِ بِسِ ایک آواز جناب پروردگار عالم عزوجل

اینگی ام حبیبہ میری ایفوزند حبیب میری سوال کرو مجھ سے کہ میں وہ خطا کروں اور شفاعت کرو کہ میں  
 شفاعت تیری قبول کروں قَوْ عَزَّوَجَلَّ لَیْکَ جَازِیْ خَلِّمْ خَلِّمْ بِسْمِ اَبِیْ عَزَّ  
 و جلال کی کہ آج کرو روزہ تجاوز کر گیا ظالم کسی ظالم کا مَقُولُ اَلْہٰی وَ سَیِّدِیْ دُرِّیْ وَ شَیْعَیْ  
 وَ شَیْعَۃُ دُرِّیْ وَ مَحَبِّیْ وَ مَحَبِّ دُرِّیْ پس جناب سیدہ عرص کرینگی اس پروردگار میری اور  
 اس سید میری بخش واسطے میری میری ذریت کو اور میری شیعوں کو اور میری ذریت کو شیعوں کو اور  
 میری دوستوں کو اور میری ذریت کو دوستوں کو فَادَا یَا لَیْلَۃُ اَیْمِنُ قَبْلِ اللّٰهِ جَلَّ جَلَّ اَلْہٰ اَیْنَ  
 دُرِّیْہِ فَاطِمَۃً وَ شَیْعَہُمْ وَ مَحَبَّوْہَا وَ مَحَبَّوْہَا اَدْرِیْہَا پس آواز جانب پروردگار سر آینگی کہا  
 ذریت فاطمہ زہرا کی اور شیعیہ اس کو اور دوست اس کو اور دوست اس کی ذریت کو قَبِلُوْنَ وَ قَدْ  
 احاطت بہم ملائکہ الوحیۃ پس وہ سب آئینگر اور ملائکہ رحمت ان کو گرد و ہونو کہ فَقَدْ مَہُمْ فَاطِمَۃً  
 عَلَیْہَا السَّلَامُ حَتّٰی تُدْخِلَہُمْ الْجَنَّةَ پس اگر ہو جائینگی اون سب کو جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام  
 نا ائمہ داخل کرینگی اپنی ساتھ ان کو جنت میں کیوں حضرات جناب فاطمہ زہرا اس توقیر سے خوشتر میں اگر  
 اپنی غلاموں کو جنت میں لیجا ئینگی اور ان کی ذریت کو ظالم شتر با می یکجا وہ پر خیر کہ در بدر بلوائی عام میں  
 بہر این افسوس جبکہ خادم جبرئیل امین ہو اس کی عترت کو مثل زنان یہود و نصاریٰ کو ذلت سے  
 قید کریں افسوس کجا دختران فاطمہ اور کجا بازار کو فہ چنانچہ مسلم بکار کرتا ہو کہ میں مرمت دارا لامارہ  
 میں مصروف تھا ناگاہ صدائے شیون ماتم ایک جانب سے بلند ہوئی پس میں نے ایک خادم کو کامیاء شور  
 و غل کیسا ہوا کہ کس منہ سے کہوں کہ کیا کہا اوس شقی نے قَالَ السَّاعَۃُ اَتُوْا بِاَسِیْ حَکَرِجِیْ حَرَجِ عَلٰی  
 یَزِیدَ وہ لعین بولا کہ اس وقت سہرا ایک خارجی کا لائی ہیں کہ اوس نے خرچ کیا تھا نیرید پر قُھَلْتُ وَ مَوْبِ  
 الخَارِجِیْ پس میں نے کہا کہ وہ خارجی کون تھا قَالَ حُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ وہ کافر بولا اوس حسین بن علی  
 کہتے ہیں پس میں نے اپنی منہ پر طمانچہ مارا اور دہان سے اوتر کر کنارہ کو فہ تک پہونچا تو دیکھا میں نے فرنگ لوگ  
 انتظار میں سہرا شہدا اور اسیران اک عبا کہ کتر ہو میں ناگاہ چالیس و تھو پیر اولاد جناب فاطمہ سوار  
 بعض بیٹیاں جناب سیدہ کی مع اطفال غم رسال با حال پوچھناں علی آئی ہیں فَادَا بَعْلِیْ ابْنُ الحُسَیْنِ

عَلَى يَغْيِرٍ لَغَيْرِ وَطَاءٍ وَأَوْدَاجُهُ تُشْغِبُ دِمَا نَاكَاهُ دِيكَمَا يَسِينُ كَهْ جَنَابِ سَيِّدَاتِ سَاجِدِينَ اِيَكِ  
 شَتْرُ بَرَنْبَرِ پُورِ صَدْمَه طَوْقِ سِرْگُ دَنَكِي رُگُ نَسْخُونِ رَوَانِ هُوِ اَوْرِ بِيَا خَتَرِ رُو زَيْنِ وَصَادَرِ اَهْلُ الْكُوفَةِ  
 يَمَّا وَكُونِ الْاَلْحَفَالِ لِحَضِّ الثَّمْرِ وَالْخَبَرِ وَالْجَوْنِ اَوْرِ پُچُ جُو بُو كِ سِي بِلْبَلَا تِي مِينِ تَوَاهِلِ كُوفَه اَو پِرِ حَرَمِ  
 كَمَا كِرِ كَجْمَه خَرْمُو اَو رُو شِيَانِ اَو رَجُزِ تَصَدَّقِ كِرِ كُو اَو نِ لِرِ كُونِ كُو دِي تِي مِينِ جَنَابِ اَمِ كَلْثُومِ فِرَاوْنِسِي كَلْكَرِ  
 فِرَا يَمَّا يَا اَهْلُ الْكُوفَةِ اِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَيْنَا حَرَامٌ اِي اِهْلِ كُوفَه كِيَا غَضَبِ كِرِ تِي هُو مِ اَلِ نَبِي مِينِ  
 صَدَقَه مِ پِرِ حَرَامِ هُو وَصَادَرَتْ تَا خُذْ ذَلِكَ مِنْ اَيْدِي الْاَلْحَفَالِ وَاقْوَاهِهِمْ وَتَرْتِي بِهِ  
 اِلَى الْاَدْرَاسِ وَهْ پُچُ مَارِي بُو كِ كُوفَه مِينِ رَكْمَه لِي تُو تُو جَنَابِ اَمِ كَلْثُومِ اَتُونِ سِي جِهِينِ كِي اَو رُونَمَه سِي  
 نَكَالِ كُزْمِينِ پِهِينِ كِ دِي تِي تَهِينِ يِهْ مَصِيبَتِ اِهْلِ بَيْتِ كِي دِي كَلْكَرِ زَنَانِ كُوفَه فِرِ اَخْتِيَارِ رُو تِي تَهِينِ خُجَرَاتِ  
 يِهْ مَقَامِ رُو فِرِ كَا هُو كِيُو نَكْرَه رُو تِي زَنَانِ اِهْلِ كُوفَه كِه اِي كِدِنِ اَوْ سِي كُو فِرِ مِينِ اَنْبِيْنِ زَيْنَبِ اَمِ كَلْثُومِ كَا  
 يِهْ رَتَبَه تَهَا كِه جَنَابِ اَمِيرِ تُو بَا دِشَاه تُو اَو رِيَه صَا حِبِ زَا دِيَانِ شَاهِزَا دِيَانِ كَمَلَاتِي تَهِينِ اَو رَاوِ كِرِ دَرِ كِ  
 فَرَشْتُو كُو فِرِ اَذِنِ كَزَرِنَا مَحَالِ تَهَا اَهْ وَهِي شَاهِزَا دِيَانِ زَيْنَبِ اَمِ كَلْثُومِ جَنَكِي مَانَا كَا بُو تِ شَبُكُو اَو تَهَا تَهَا اَو سِي  
 بَا زَارِ كُوفَه مِينِ شَتْرَانِ بَرَنْبَرِ پُورِ سَوَارِ بَالُونِ سِي مَنَه چِهَا تِي هُوِي دَرِ بَارِ اَبِنِ زِيَادِ كِي طَرَفِ جَاتِي تَهِينِ سِلْمِ  
 كِه تَهَا هُو كِه پِرِ اِيَكِ شُورِ و غَلِ بَلْبَدِ هُو اَنَا كَاه دِي كَمَا مِينِ نَكِه سَرِ شَهِيدِ و نَكُو لَاتِي مِينِ اَو رَسِ كِ اَكُوزِيَه پِرِ مِلْ مَامِ  
 مَظْلُومِ كَا هُو جَنَابِ زَيْنَبِ فِرِ جُو مِينِ دِي كَمَا سَرِ اِيْخِرِ بَرَا دِرِ كَا اَسْ زُورِ سِي سَرِ پَنَادِ دِي مَارَا كِه مَاتَهَا مِجُورِ حِ هُو كِيَا  
 اَو رُخُونِ بَنُو كَا اَو رَا تَمِ بَرَا دِرِ مِينِ سَرِ اَقْدَسِ سِي مَخَاطَبِ هُو كِرِيَه كَنِو لَكِينِ شَعْرِيَا هِلَالِ لَمَّا اَسْتَمْتُمْ  
 لَمَّا لَا غَالَه حَسَفْتُ فَا بَدَا عُرُوبًا يَعْنِي اِي مَاهِ فَلَكَ اَمَاتِ اَبِي تُو تُو كَمَالِ كُو بِي نَه پُو نِيَا تَهَا  
 ظَلَمِ سِي ظَالِمُو كِرِ تَجُوه كَمِنِ لَكَا اَخِرِ تُو غُرُوبِ كِيَا اَو رِ جِهَانِ رُوشَنِ تَارِيَكِ هُو كِيَا شَعْرِيَا تَوَهَّتْ يَا شَفِيقُ  
 اَلْفَوَا دِ اِنَّ هَذَا مَقْدَرٌ مَسْكُوتٌ اِي مِهَانِي مِيرِ مِجْهَكُو يِهْ كَمَانِ نَه تَهَا كِه مِينِ غَمِ سِي پِرِ دِيسِ مِينِ  
 بَهْتَرِ جَاوِ كِي اَو رِيَه تَقْدِيرِ مِينِ تَهَا كِه تَمِ يُونِ تَشْنَه لَبِ شَهِيدِ هُو جَاوِ كِرِ اَو رِ مِينِ يُونِ دَرِ بَرِ پِرِ و نِ كِي  
 شَعْرِيَا اَخِي قَلْبِكَ الشَّفِيقُ عَلَيْنَا كَمَا لَه قَدْ قَسْنِي قَصَادَرِ صِلْبِيَا اِي مِهَانِي تَمِ تُو اَبِي زَيْنَبِ  
 مِينِ پِرِ بَهْتِ شَفِيقِ وَهَرَا نِ تُو كِيَا هُو كِيَا كِه تَمِ دِلِ اِي نَا سَخْتِ كِرِ لِيَا مَجْكُو يِهْ تَمِ سِي تُو قَعِ نَه تَهِي شَعْرِ

يَا آخِي فَاطِمَةُ الصَّغِيرَةُ كَلِّمَا + فَقَدْ كَادَ قَلْبُهُمَا أَنْ يَكُونَا اِوْهَانِي اِبْنِي وَخَرْتُمِ فَاطِمَةُ  
 لِي خَيْرُ اَوْدَاسٍ فِي تَهَارِي تَمَّ مِثْلُ عَجَبِ حَالِ بِنَايَا شَعْرِيَا آخِي لَوْ تَوَلَّى عَلَيْنَا لَدَى الْأَشْيَاحِ مَعَ الْبُحَيْرِ  
 لَا تُطِيقُ وَجُوبَا اِوْهَانِي نَهْ دِكْمِي كَلِّمَا اِبْنِي فَرْزَنِي تَمَّ زَيْنِ الْعَابِدِينَ كُو كَهْ جِسْمِ نَارِ زَيْنِ اَوْسَا مَجْرُوحِ  
 اَوْرَدَلِ نَارِكِ اَوْسَا خَنَانِ بَخْتِ سِوِ مَقْرُوحِ هُوَ شَعْرُ وَكَلَّا اَوْجُوهُ بِالضَّرْبِ نَادَاكَ + بِاللَّذَلِ  
 وَفِيضِ دَمْعِهِ مَسْكُونَا اِوْهَانِي جَبِ يَنْظَا لَمْ تَهَارِي بِيَارِ كُو تَارِيَانِهْ مَارُ تَوْنِ تُو دُو تَمَّ كُو كَسِ اِيَسْ  
 بَكَارِ تَاهِي جَبِ تَمَّ جَوَابِ نَهْنِ دِي تُو اِبْنِي بَكِي سِي بِرَبِّتِ رَقَا هُوَ شَعْرِيَا آخِي ضَمَمَهُ اِلَيْكَ وَوَقَرْتَهُ  
 سَكَنَ فَوَادُهُ اَلْمَرْغُوبَا اِوْهَانِي عَابِدِ بِيَارِ كُو هَمَاتِي سَوَا اَوْرَدُو سِوِ تَسْلِي دُو كَهْ وَهْ نَهَايَتِ بِيَدِلِ  
 هُوَ رَاهِي شَعْرِيَا تَمَّا كَ اِنْ اَزْدَتْ سَعْيُنَا + يَا آخِي بِالْجُحُودِ وَعَدَا اَقْرَبَا اِوْهَانِي اِيَادَرِ اَكْرَمِ اِبْنِي  
 يَمِينُونَ سِي نَهَانِ هُوِي هُو تُو كُجَهْ وَعَدَهْ قَرِيبِ كَرَاوْ كَبِ اَوْنِ سِي لُو كُو مِثْلُ كِهَانِ تَكْ سَهْمَا اَوْنِ كَهْ  
 خُو دُو لِ مِيرَا اَوْنُ كُو رَوَا دِكْمِي كُتْ كُتْ هُو تَاهِي اَوْرِي تَمَّ صَغِيرِ تَهَارِي رُو رُو كُو مَجْسَمِ پُو چَتُو مِثْلُ كِهْ اِوْهَانِي پُو چِي جَانِ  
 بَابَا هَارِي كِهَانِ مِثْلُ جَلْرِ بِرِاشِقِ هُو تَاهِي اَوْرِ كُجَهْ مِثْلُ نَهْنِ اَلَكْ كِيَا جَوَابِ دُوْنِ اِنَهْنِ شَعْرِيَا اَذَلِ  
 اَلْيَسِيمِ حَيْنَ يَنَادِي + يَا بَيْتُكَ وَلَا يَكَا دُجُوبَا اِوْهَانِي كَسِ صَدَا مَوْجُزُونِ دُغْنَاكِ سِي تَمَّ تَهَارِ  
 تَكُو يَا بَابَا اَلَكْ بَكَارِ تَوْنِ اَوْرِ تَمَّ اَلَكُو كُجَهْ جَوَابِ نَهْنِ دِي تُو مِثْلُ دُوسْتِ وَدُشْمَنِ بِيَانِ زَيْنَتِ خَا تُوْنِ  
 رُو تُو لُو اَوْرَاوْنِ بَكِي سُو كُو دَرِ اَبْنِ زِيَادِ مِثْلُ دَاخِلِ كِيَا تُو بِيَلُو اَوْسِ لَعِينِ فِي مَرْجَابِ اَمَامِ حُسَيْنِ كَا طَلَبِ كِيَا  
 مِثْلُ لَاكُو اَوْسِ سِرَاقِدِسِ كُو اِيَكِ طُشْتِ طَلَامِينِ رَكْمِيَا فَجَلَّ يَنْظُرُو دِي بَسْمِ وَكَانَ بِيَا دِي فَضِيضَتِ  
 فَجَلَّ يَصْرُوبُ بِهْ تَنَا يَاهْ وَيَقُولُ مِثْلُ وَهْ لَعِينِ اَوْسِ سِرَاطِ دِكْمِنَا تَاهَا اَوْرِ مَهْنَسَا تَاهَا اَوْرِ مَاهْ  
 مِثْلُ اَوْسُو اِيَكِ پِچَرِي تَهِي اَوْسُو دَنْدَانِ شَرِيفِ پَرِ لَكَا تَاهَا اَوْرِ كِهَانَا تَاهَا لَقَدْ اَسْعَجَ الشَّيْبُ اِلَيْكَ يَا  
 اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ جَلْدِ تَهْنِ ضَعِيفِي فِي لِيَا اِوْهَانِي اَبَا عَبْدِ اَللّٰهِ رَاوِي كِهَانَا هُو كَهْ جَبِ يَهْ حَالِ دِكْمِنَا زِيَادِ اَبْنِ اَرْقَمِ  
 كَهْ اِيَكِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ مِثْلُ تَهِي بُولُو اَرْقَعُ فَضِيضَتِكَ عَنْ هَاتَيْنِ الشَّفَتَيْنِ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا اِلَهَ  
 اِلَّا هُوَ رَايْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْشِفُ تَنَا يَاهْ اِوْهَانِي زِيَادِ اَوْهَانِ لُكْرِي كُو اَنِ دَانْتُونِ پَرِ سُو اَوْدِ  
 خُو دُو مِثْلُ دِكْمِنَا هُو رَسُوْلُ خُدَا كُو اَنِ دَانْتُونِ كُو چُسْتُو تَهِي بِهْ كَمِي لُكْرِي مَارِ كُو رُو دُو وَهْ لَعِينِ بُولَا اَزِيدِ

تو روتا ہوا خدا تیری آنکھوں کو رو لادو اگر تو ضعیف نہ تھا اور عقل تیری زائل نہ ہوتی تو میں تجھ کو قتل کرتا  
 ثُمَّ ادْخَلَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ وَعَلَيْهَا اَرْذَلُ اَوْابِهَا پھر داخل کیا زینب منعم کو مجلس میں اس  
 شفیق کی تو اوں کا شرم سے عجیب حال تھا کہ اوس دختر زہرا کا لباس بوسیدہ پارہ پارہ خاک و خون میں لودہ  
 تھا اور وہاں روساؤں شہر جمع ہو چکے تھے فَاجِئَتْ نَاجِيَةً وَهِيَ مُسْتَلَكَةٌ وَقَدْ حَقَّتْ بِهَا اَسَاؤُهَا پھر وہ  
 مظلومہ شرم سے ایک گوشین زمین پر بیٹھ گئیں اور گرداؤں کو لوث دیاں پردہ دار کو کٹری ہو گئیں تا نظر  
 اوس شفیق کی دختر خاتون قیامت پر نہ پڑے پس مخاطب ہوا ابن زیا داو بولا مَن هَذِهِ الَّتِي جَلَسَتْ  
 نَاجِيَةً وَمَعَهَا اِمَاءُهَا قَالَتْ نَجْبَةٌ يَه كُونِ اَبُو كِنَارٍ پھر وہ کئی کہنے جواب نہ دیا پس جب کہ وہ سر کر  
 پوچھا اوس نے کہ قَالَتْ لَهَا بَعْضُ اِمَائِهَا هَذِهِ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ الَّتِي دُفِنَتْ جَزَاءً  
 اُمِّيَّهَا فِي اللَّيْلِ وَلَا يُمْكِنُ لِلْمَلَائِكَةِ اَنْ يَدْخُلْنَ بَعْتِرَ الْاِذْنِ پس ایک کنیز بولی امیر بخت کیا  
 پوچھا کہ یہ کون ہو یہ زینب بیٹی علی ابن ابیطالب کی جو بادشاہ دو جہاں میں یہ وہ زینب ہے  
 جسکی ماں کا جنازہ شب کو اوٹھا اور شب کو وہ معصومہ دفن ہوئیں کہ تانا محرم کی نظر اوں کے  
 جنازہ پر نہ پڑے اور فرشتوں کی بھی یہ مجال نہ تھی کہ بڑا جازت اُن گہ میں آؤ وہ زینب تیرے اس ظلم کو  
 اس حال خراب سے بلوای عام میں آئی ہوا اب اوس کا حال کیا پوچھا ہو تجھ کو روح رسول خدا اس شرم  
 نہیں آتی تُو اَمَّا ابْنُ رِيَادٍ بِعَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَآهْلِهِ فَمَلُّوا اِلَى دَارٍ اِلَى جَانِبِ الْمَسْجِدِ  
 الْاَعْظَمِ بعد استفسار حال کو حکم کیا ابن زیاد نے کہ عمرت محبوب خدا کو قید کرو پس قید کیا انہیں  
 ایک مکان خراب میں کہ قریب تھا مسجد جامع جہاں کہ جناب امیر زخمی ہوئے تھے فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ  
 عَلِيٍّ پس جناب زینب اپنی مصیبت میں فرماتی ہیں لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا عَرِيَّةٌ اِلَّا اُمٌّ وَلَدٍ اَوْ مَمْلُوكٌ  
 کہ جب تک ہم کو فہمیں قید ہو کوئی زنان اشراف ہمیں دیکھو اور پرسہ دینے نہ آئی مگر لوث دیاں ہمیں کہنے  
 آتی تھیں اور ہم پر افسوس کرتی تھیں فَكُنَّ سَبِيْنٌ وَقَدْ سَبَيْنَا اور جانتی تھیں کہ بطرح ہم  
 لوث دیاں ہیں اوس طرح یہ بھی لوث دیاں ہیں روایت چہل و نہم ذکر فضائل شعیان الہیہ و نصف  
 حسنات اپنی بخشنا پنچتن کا شیعوں کو اور بیان ثواب گزیرہ اور شب ہاش



ہونا اسیران اہل بیت کا مع سہارے شہداء اکہمین پیرو میرانی کہ قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال محمد بنو کاندھ من النار وحب آل محمد من النار  
 جناب رسول خدا فرمایا جو چنانہ حق آل محمد کا باعث نجات و فرخ ہوا و دوستی اہل بیت رسالت کے  
 عذاب آفرت سے و من مادت علی حب آل محمد سکتا شہیداً اور جو شخص در جانا ہو محبت اہل بیت  
 میں وہ شہید رہتا ہو یعنی مرتبہ او کا شہید کا ہوتا ہو اگرچہ اپنی فرس خواب میں ہوا ہو اور یہ کتب فی یقین  
 میں مذکور ہو کہ اگر در جناب رسول خدا فرمایا احب علی یا کمل الذنوب کما کما کمل الذنوب العظيمة  
 محبت علی ابن ابیطالب کی کہا جاتی ہو گناہوں کو اس طرح جیسے آگ لکڑی کو کہا جاتی ہو و قال کو اجتمع  
 الخلائق علی حب علی لم یخلق اللہ لکالی النار اور فرمایا حضرت فر کہ اگر جمع ہوتی سب خلق  
 خدا محبت علی ابن ابیطالب پر تو حق تعالیٰ آتش جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا اور یہ کتب اہل سنت میں  
 مرقوم ہو کہ جناب رسول خدا فرمایا کو کما کان بعد منی یبیک لک ان علی ابن ابیطالب اگر ہوتا  
 بعد میری نبی تو ہوتا بہائی میرا علی ابن ابیطالب اور کتاب بشائر المہدیہ میں مذکور ہو کہ ایک مرتبہ  
 جناب رسول خدا خانہ جناب امیر میں داخل ہوئے و نہایت شاد و فرحانک ہوا و فرمایا اللہ لا اثم  
 علیک یا بن ابی طالب بجز دست و صدای حضرت کو اور تمہ کہتری ہو و جناب امیر و خاتمہ تہتین  
 علیہم السلام اور آداب و سلام بچا لاؤ پس جناب رسول خدا بیٹھو اور اہل بیت کو بھی ہنسکو فرمایا  
 کہ تم بھی بیٹھ جاؤ و قال امیر المؤمنین یا رسول اللہ ما داریتک اقبلت علی مثل هذا  
 اليوم جناب امیر فر عرض کی یا رسول اللہ میں نے آپ کو ایسا فرحانک آتی ہو کہ یہی نہیں دیکھا جیسے  
 آپ شاد ہیں حضرت نے فرمایا ای علی آیا جس خوشخبری نے مجھ کو شاد کیا ہوا اس سے تمہیں بھی آگاہ کرو  
 قال نعم و وحی فداک یا رسول اللہ جناب امیر فر عرض کی خدا ہو جان میری آپ پر رسول اللہ  
 ارشاد کیجئے حضرت نے فرمایا ای علی آئی میری پاس جبرئیل اور کہا کہ ای رسول خدا پروردگار عالم بعد  
 تحفہ سلام کو فرماتا ہو کہ بشارت دو علی کو اس بات کی کہ جتنی شیعہ علی کو ہیں خواہ صالح اور خواہ فاجر  
 سب کے سب داخل بہشت ہوں گے پس جب یہ خبر فرحت اثر اور نوید سرور افراز رسول خدا ہو جانے لگا

سنی تو شدت خوشی سجدہ شکر میں گئی اور بعد سجدہ کرو و نون ہاتھ سوچو آسمان اوٹھا کر اور کہا  
 اے رسول خدا میں شاہد کرتا ہوں خدا کو کہ میں نے اپنے نصف حسنت اپنے شیعوں کو بخش کر جو نہیں یہ بات  
 جناب سیدہ شفیعہ روز جزا فرمائی عرض کی کہ اے والد بزرگوار میں بھی تمہیں شاہد کرتی ہوں کہ میں  
 بھی اپنے نصف حسنت اپنے شیعوں کو بخشوں جناب امام حسن اور امام حسین فرمائی عرض کی اے بزرگوار  
 ہم بھی آپ کو شاہد کرتے ہیں کہ ہم نے بھی اپنے نصف حسنت اپنے والد بزرگوار کو بخشے اور  
 جناب رسول خدا فرمایا یا اہل البیت ما اکتُم یا کُرم بیٹی اے اہل بیت یہی تم مجھے سزا دے  
 کریم و سخی نہیں ہو ہر گاہ تم اس قدر کرم و بخشش شیعیان گناہگار پر کی تو میں بھی اپنی پروردگار کو  
 شاہد کرتا ہوں اِنِّی قَدْ وَهَبْتُ لِشِيعَةِ عَلِيٍّ نِصْفَ حَسَنَاتِي بِسَبْعَةِ مِائَاتٍ تَحْقِيقًا کہ میں نے بھی شیعیان  
 علی کو اپنے نصف حسنت بخشے حضرات جو نہیں یہ بات جناب رسالت مآب فرمائی کہ ناگاہ صدق  
 خداوند غفار آئی یا اہل البیت ما اکتُم یا کُرم بیٹی اے اہل بیت تم مجھے زیادہ کریم اور سخی  
 نہیں ہو ہر گاہ تم سب نے ایسی بخشش شیعیان علی پر کی تو سن لو اِنِّی قَدْ عَفَوْتُ لِشِيعَةِ عَلِيٍّ  
 وَنَحْبِیْہُمْ دُوْبَہُمْ جَمِیعًا کہ میں نے علی کو شیعوں کو اور دوستداروں کو بخشا اور سب گناہ اوں کو بخش کر  
 پس حضرات دیکھو مرتبہ اپنا کہ کیا مرتبہ ہوتا ہمارا اور سرفرازی اپنا آقا و ولی خصوصاً جناب امام حسین  
 کہ سن شریف اون حضرت کا چہ برس زیادہ ہو گا کیا سرفرازی فرمائی اور کیا کام کیا ہماری بخشش  
 کو کہ کسی اپنی ناکلی است کی یہ مصیبت نہیں اٹھائی اگر کسی فرزند کو میدان شہادت میں بھیجا آپ  
 خشک گلا کٹا یا اہل حرم کی اسیری قبول کی فقط ہماری بچائیکو لیو اور ہم سب کوئی حق اوس جناب کا  
 ادا نہیں ہوتا پس وای ہر چہ کہ اوں کی مصیبت سنو و آنسو بھی نہ بہائیں کہ خود وہ جناب فرمائی ہیں  
 اَنَا قَبِيلُ الْعَبْرَةِ مَا ذُرْكُوتُ عِنْدَ مُؤْمِنِي الْاَبْكَا وَافْتَقَمَ قَلْبُهُ بِمَصَابِي مِیْنِ كَشْتِہِ گریہ و زاری  
 ہوں نہ ذکر کیا جاؤں گا پیش موسیٰ مگر وہ روی کا اور مغوم ہو و می گا دل اوسکا میری مصیبتوں  
 اور جناب صادق فرمایا ہے یومنون ہمارے مصائب یاد کر کر رویار و لایک آدمی کو خدا اور پیر  
 بہشت کو واجب کرنا ہو اور جسے روزانہ آئندہ آپ کو تکلف روزی پر لاؤ اور صورت گریہ کشند و نکی بنائے

خداوند رحیم او سپر ہی بہشت کو واجب کرتا ہو و مَن لَمْ يَجُزْ عَلَىٰ مَصَابِنَا فَلَيْسَ مِنَّا اور جسکو  
 سامنے ہمارے مصائب بیان ہوں اور دل ہی اوسکا مخزون و نگین ہو وہ ہمارے شیعوں نہیں ہے  
 فی الحقیقہ کون ایسا ہو کہ جسکو سامنے مصائب اہل بیت بیان ہوں اور وہ نگین ہی نہ ہو کہ ہمارے  
 اس غم میں مگر مگر ہو گئی و دریا جوش و خروش میں آنسو جنات و جانوران صحرائی و روح امام مظلوم کا  
 مصیبت پر آسمان و زمین روی کیونکر نہ روئے تین دن کا بیسا امام مظلوم کو کوچ کیا اور خیر و نیکو کیا  
 اور لای شتران لاغور کا اہلبیت حسینؑ کے سوار ہوا ان اٹھو پیر جناب ام کلثومؑ فرما ہمیں ہمیں رہو و رو  
 کہ یہاں ہمارے امام کی نعش ہو اور ہم یہاں سے بچا بیٹھیں اون ملعونوں نے وہ ستم کیا کہ حیرت ہو  
 آسمان کیون نہ گریزا اور زمین نہ شق ہوئی کہ دختر زہراؑ پر ایک ظالم نے وہ ظلم کیا کہ زبان پر نہیں آتا  
 اور بحیرہ ادنٹ پر سوار کیا قلم پیکر دوش الباقین من اصحابہ و اہلبیتہ اور حکم کیا عمر سعدؑ  
 کہ باقی سر شہید و نیکو کاٹ لو پس عزیزوں کو سر سانسو اہل حرم کو کاٹو گئی حضرات چائے و نامل ہر جناب  
 صادق علیہ السلام فرما تو میں لائے لجا لائے عند الشاة وھی تنظر الیہا نہ بچ کر و بکر کو سامنے بکر کو  
 دران حالیکہ وہ دیکھتی ہیں کیا حال ہوا ہو گا جناب زینبؑ و ام کلثومؑ و شہر بانو اور ماورقا ثم اور  
 جناب امام زین العابدینؑ کا جب سر جناب عباسؑ و علی اکبرؑ و قاسمؑ و عونؑ و محمد کا تیغ ظلم کو کاٹا گیا  
 اور زیادہ اس ہیہ ستم کیا تھا لعینوں نے کہ تنہا بیس کر او کو دفن ہی کیا سر و نگو تیر و پیر رکھ کر دیکھا تو تھے  
 اور جو روتا تھا تو مارتا تھا اور منع کرتا تھا ورنہ سو اور صحرا البصر اور بیابان بیابان لیجا تو ابوسعید خدریؑ  
 کہتا ہو کہ راہ شام میں خبر سنی ہو کہ سبب لشکر جمع کیا ہو کہ شیخون مار کو سر ہوا و اقدس کو مسعہ اہل بیت  
 چہین لیجا تو تیر و دفن کو نہایت ہوا کہ ناگاہ ایک دیر نصرائی پر پہنچو راہ سبکی اسپر شفق ہوئی کہ اس  
 دیر کو جاوینا ہر گرین اگر سبب خون آوی تو فقیہاب نہو شمر لعین و روازہ دیر پر جا کو پکارا تو ایک پیر  
 باہر آیا پس وہ لشکر عظیم کو دیکھ کر پوچھو لگا تم کون ہو اور کہاں سو آئی ہو اور کیوں شام کو جا تو ہو قال  
 حَرَجَ رَجُلٌ فِي الْعِرَاقِ عَلَىٰ بَرِيْدَةٍ فَحَارَ بِهَا وَ قَاتَلْنَا وَ وَضَعْنَا رَأْسَهُ سَعِ رَأْسِ اصْحَابِهِ  
 وَ اَهْلَبَيْتِهِ عَلَى الرَّيْحِ بَرِيْدَةٍ بَرِيْدَةٍ شَمْرُ بَلَاكٍ اِيك شخص في عراق من خروج کیا تھا نیز پیر پس

اوس سحر اور سحر اور سحر مع سرخیز و کمر نیرون پر رکھ کر زید کا گریہ جاتی ہیں اوس شخص نے  
 سر ونگو ویکو کہہ سنا داسی امیوہم سرانکرا میر کا کون ہے شمر فی اشارہ طرف سراقس نام مظلوم  
 کو کیا دیرانی بولا دیر میر اس قدر وضعت نہیں کہتا مگر سر ونگو اور قید یو کو میری دیر میں رکھو اور تم  
 گرد اور شمر فراموشی اوسکی پسند کی پس ایک صندوق میں تو سراقس نام غریب کار کہا اور دوسرے  
 صندوق میں سرباتی شہدا کو رکھو اور اوس دیر میں لائو اور ایک حجرین رکھ دیا اور المہبت کو اور  
 مکان میں اوتار اوصار یطوف حول حجرۃ فیہ الصندوق لیسظر داس الحسین من  
 قریب اور وہ پیر دیرانی گرد اوس حجر کو پہناتا سراقس کو قریب ہو دیکھو فظرفی شقوفی الباء  
 فرا می فی الحجرۃ فوراً یسطع من الصندوق الذی فیہ داس الحسین پس وہ دیرانی  
 شگاف در سو دیکھو لگا دیکھتا کیا ہوا اوس صندوق سے کہ جس میں سراقس تھا ایک نور ساطع  
 اور شمعین بہت سی اوس حجر میں روشن ہیں یہ دیکھ کر نہایت متعجب ہوا وَاِذَا یَسْقِفُ الْبَيْتِ  
 قَدْ شَوَّیَ کہ ناگاہ چہتا دس حجر کی شگافہ ہوئی اور ایک عماری نور آسمان سے نازل ہوئی اور  
 اوس سے ایک بی بی صاحب حسن و جمال باہر آئی اور گرد و کمر کثیران خوبصورت تھیں اور ایک  
 کثیر کہتی تھی اے دو راہ دو کہ تھامو اور آدمیان آتی ہیں پہر ایک اور عماری اوتری اوس سے سارہ اور باہر  
 باہر آئیں اور راحیل ام یوسف اور سفورہ بنت شعیب اور کلثوم اخت موسیٰ اور آسیہ زنی عون  
 اور مریم مادر عیسیٰ باہر آئیں پہر ایک عماری نازل ہوئی اور اوس سے خدیجہ کبریٰ مادر جناب فاطمہؑ  
 باہر آئیں ثم اَرْفَعَ صَوْتُ بَکَاءٍ وَحَبِیْبٍ وَظَهَرَ هُوْدَجٌ مِنْ فَوْرٍ وَحَوْلَهُ مِنَ الْحَوْرِ  
 الْعَيْنِ کَثِیْرٌ پھر غل اور شور و فہم کا بلند ہوا اور ایک عماری نور ظاہر ہوئی اور گرد و کمر حوریاں  
 بہشت بہت سی تھیں پس ایک اونین سے بولی اے نصرانی بند کر انکھیں اپنی کہ فاطمہؑ زہرا زیارت  
 سر حسین مظلوم کو آتی ہیں قَوَّعَتْ مَغْشَا عَلَی الْأَرْضِ پس میں غش کہا کو زمین پر گر کر مگر  
 آواز رو نیکی سناتا تھا کہ آنسو فاطمہؑ زہرا کو ایک قیامت سی برپا ہوئی اور جناب فاطمہؑ زہرا رو  
 کہتی تھیں السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْمَظْلُوْمُ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّهِیْدُ الْمُعْصُوْمُ سَلَامٌ

تجہیز ای مظلوم میری سلام ہو تجہیز ای شہید و معصوم میری سلام ہو تجہیز ای غریب میری سلام ہو  
 عَلَيْكَ يَا قُوَّةَ عَيْنِ الرَّسُولِ وَتَمَرَةَ فَوَادِي سَلَامٌ هُوَ تَجْهِيْزُ خَلْقِي حَيْثُمُ رَسُوْلُ خَدَا اَوْ رَسُوْلُهُ  
 دل میری یا نبی لا اَحْوَنَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَيَنْتَقِمُ مِنْ قَاتِلِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ای فرزند میری تجہیز بہت  
 ظلم و ستم ہو کر تو غم نگہا خدا تیری قاتلون سے انتقام لے گا۔ روز قیامت کو قبکت و بکلت النساء  
 کائنات یہ فرما کر خوب روئیں کہ تمام عورتیں روز لگین اور جناب علیہ در کچھ شعرا تم امام غوثین  
 پڑھو کہ مضمون اوں کا یہ ہے ای فرزند مظلوم ای سرور سینہ زہرا تجہیز وہ ظلم ہو کر ایسی کسی پیغمبر  
 اور وصی پیغمبر پر نہیں ہو کر اگر ہزار انگبین خدا مجھو عطا کرے اور سب تیرے غم میں اشکبار ہوں  
 اور برابر میری روئیں اگر ایسیان اور کوہ صحرا اور جن وانس و وحش و طیور و ملائکہ روئیں تو یہی  
 بہت کم روئیں جناب علیہ کی اس بین پر عجب شور و ماتم برپا ہوا اور نصرانی یہ سن کر بالکل ہوش  
 ہو گیا جب ہوشین آیا تو اوس حجر بین کیسکو نذیکما پس گیا اوس حجر بین اور قفل صندوق کو  
 توڑ ڈالا اور سوا قدس کو باہر نکالا اور اوسے شک و گلاب سے دھو کر ایک سجادہ پر رکھا اور اوسکی  
 تعظیم کو سجدہ کیا اور روتا تھا تھم اشعل الشمع و جلس عند الواس ينظر اليه ويكفي ويقول  
 پھر شمع جلا کر رکھی اور سامنے سر کر بیٹھا دیکھتا تھا اور روتا تھا اور کہتا تھا ایسا قدس یہ تو مجھے  
 معلوم ہوا کہ تو اون لوگوں میں سے ہو کہ جنکی تعریف موسیٰ فر تورتیت میں اور عیسیٰ فر انجیل میں کہ  
 قَبْلِ اللّٰهِ الَّذِيْ اَعْطَاكَ تِلْكَ الْمَنْزَلَةَ اَحْبَبْتَنِيْ مِنْ اَنْتَ وَمَا اَسْمَاكَ ای سر پر نور تجہیز قسم  
 اوس خدا کی جس نے تجھ پر یہ مرتبہ دیا ہے مجھ سے کہ تو کون ہو اور نام تیرا کیا ہے کہ ناگاہ قدرت خدا  
 میرا قدس امام غریب کا گویا ہوا اور فرمایا اَيُّهَا الشَّيْخُ اَنَا الْمَقْتُوْلُ لَحْمًا وَعَدُوًّا اَنَا اَوْ دِرَانِي  
 اے شیخ میں ہوں جو مظلوموں نے ماحق شہید کیا اَنَا الْمَغْمُوْمُ الَّذِيْ سَاَتُ عَطَشًا نَاوُشِخْ مِنْ مِزِجِ سَمَرِ سِدْرٍ  
 تین دن کا پیاسا بچہ کیا گیا اور پیاسا دنیا سے کیا اَنَا الَّذِيْ فَارَقْتُ الْاَحْبَةَ وَبَعْدَ عَيْنِ الْاَوْطَانِ مِنْ مَغْرِبِ وِجْدَانِ  
 جسے دشمنوں نے عزیز و اقارب سے چھوڑ کر آوارہ و شگفتہ کیا اور شہر یگانہ شہید کیا قَالَ الدِّرَانِي زِدْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ  
 دیرانی نے عرض کی مجھ کو کچھ حال معلوم نہوا زیادہ بیان کچھ فضائل از پس اقدس جواب دیا اَشِخْ اَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ

مُحَمَّدَنِ الْمُصْطَفَىٰ وَابْنُ عَلِيٍّ الْمُتَضَىٰ وَسُورَةُ قَلْبِ لَوْ هُوَ آخِرُ شَيْخٍ مِنْ حَسَنِينَ هُونِ وَه  
 حَسَنِينَ كِهْ جِسْ كَانَا مُحَمَّدٌ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ هُوَ مِنْ هُونِ فَرْزَنْدِ عَلِيٍّ مُتَضَىٰ هُوَ سِرُّ رَدْلِ نَهْلِ  
 پس میرانی خوب رویا اور اپنی مرید و مکتوب جمع کیا اور سب ماجرا بیان کیا پس وہ شہر آدمی ہو وہ سب  
 روحی اور گریبان پہاڑ ڈالو اور آفر خدمت بیمار کر بلا میں اور زنا رو کو توڑ کر مسلمان ہوئی اور عرض کی  
 اے یوں لا اجازت دو تو ان کافروں سے جہاد کریں فَقَالَ جَزَاءُكَ اللَّهُ خَيْرًا حَضْرَتِ زُفْرَا یا خدا تمہیں  
 جزا عیضہ دی صبر کرو خدا ان سے انتقام لے گا اور وہ ہماری نصرت کر کافی ہی جائے مائل ہو کہ کھو تو یہ  
 قدر شناسی کریں اور مسلمان ہو وین اور مسلمان جو کھلا تو ہوں وہ عمرت رسول خدا پر رحم نہ تھا  
 روایت پنچا ہم عرش کو زینت دینا ساتھ حسن و حسین کے اور فخر کرنا جبریل  
 و اسرافیل کا اور جانا اہل بیت کا مع سر ہا و شہد اکوفی سی ہو کر شام میں  
 وَحَكِي عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ وَجُوَيْرَةَ الْجَلِي قَالَ يَوْمًا لَعَلِّي ابْنُ أَبِي طَالِبٍ مَقُولٌ هُوَ  
 اشعث بن قیس و جویرہ جلی سے کہ عرض کی اون دونوں نے خدمت جناب علی بن ابیطالب میں کیا  
 اے ابی المومنین حَدَّثَنَا عَنْ بَعْضِ خُلَوتِكَ وَفَالِحَةَ قَالَ لَعَمْرُ ابْنِ ابْنِ الْمُؤْمِنِينَ بَيَانِ كَبِيرِ  
 ہم سے بعض احوال غلوت اپنا اور جناب فاطمہ کا حضرت زُفْرَا یا بان بیان کرتا ہوں قَبْلَكُمْ اَنَا  
 وَفَالِحَةَ فِي كِسَاءٍ وَاحِدٍ نَأْتِمَانٍ إِذَا قَبَلَ رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْنَا نَضْفُ اللَّيْلُ اَيْكِ شَبَّهَمِ  
 اور فاطمہ زہرا ایک چادر میں سوتی تو کہ ناگاہ نصف شب کو رسول خدا تشریف لائے پس داخل ہو  
 گہر میں اور ہم لیٹے تو فَوَضَعَ رَجُلًا لِحْيَا بِي وَرَجُلًا لِحْيَا لَهَا پس ایک پائی مبارک میری سر پر رکھا  
 اور ایک پاؤں فاطمہ کو سر پر رکھا پس جناب فاطمہ نے دیکھا کہ حضرت سر پر رکھ کر میری قمیضت اُن لِحْيَتِ  
 فَلَمْ تَسْتَطِعْ قَبْلَكَ پس چاہا جناب سیدہ نے کہ اوٹھہ شہین نہ اوٹھہ سکین کہ آدھی چادر پر چڑھی  
 اور آدھی چادر اوٹھہ ہوئی تھیں پس اپنی حال ناداری پر رونے لگیں جناب فاطمہ فَقَالَ وَمَا  
 يَبْكِيكِ يَا فَالِحَةُ بَنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ پس حضرت بولو کیوں روتی ہو اے فاطمہ  
 بیٹی رسول خدا کی فَقَالَتْ اَمَا تَرَا كُنَّا وَلَحْنُ فِي كِسَاءٍ وَاحِدٍ نَضْفُ لِحْيَتَنَا وَنَضْفُ

قَوْماً پس جناب فاطمہ فر عرض کی اے بابائے نبین و مکی تو آپ حال ہماری ناداری کا کہ ایک چادر میں  
 ہم آدمی بچہ بچہ ہیں اور آدمی اور ہرین حضرت فرمایا یا نبیۃ اما تعلین ان الله اطلع ارجلہا  
 من سماء الى ارضہا فاختار منها بعلات علی ابن ابیطالب ای بیٹی تمہیں نہونین جانی ہیں  
 کہ خدا تعالیٰ مطلع ہوا از آسمان تا زمین پس زمین و آسمان میں سے اختیار کیا شوہر تیری علی ابن ابیطالب  
 وامرني ان اردو جات باہ اور حکم کیا مجھ کو کہ میں تمہارا دل سے ترویج کروں وَاَنَّ الله عَزَّوَجَلَّ  
 اخذني نبیاً والخلاۃ وصیاً وخلیفۃ من بعدی اور خداوند عالم نے مجھ کو نبی کیا اور تمہاری  
 شوہر کو وصی کیا اور خلیفہ کیا بعد میری یا خلاصۃ اما تعلین ان العرش سأل ربہ ان یتوبہ  
 بزیۃ لم یزین بها شیئاً من خلقہ ایفاطمہ نبین جانی ہیں تم کہ عرش زور گاہ الہی میں عرض کی کہ  
 زینت کر مجھ کو ساتھ ایسی زینت کہ نہ زینت کی ہو تو نہ ساتھ ہو کسی شو کو اپنی مخلوقات سے فزیۃ  
 بالحسن والحسین فجعلما فی زینتی من انکان العرش پس زینت کی خداوند عالم نے فرمائی  
 ساتھ حسن اور حسین کے اور جگہ دی اوں دونوں کو خیر کرامت اور گوہر درج امامت کو دو کرکونین  
 ارکان عرش سے یعنی ایک کن کو امام حسن سے مزین کیا اور ایک کو امام حسین سے والعرش لقیحہ بزیۃ  
 علی کل شیء اور عرش فر فرمایا اپنی زینت سے ہر شے پر کہ کون ہر شے میں زینت کیا گیا ہوں  
 ساتھ حسن اور حسین کو اور مجھ پر جگہ پائی ہر بارہ جگر فاطمہ زہرا زوی نساء فخر اشرافیل علی جبریل  
 فقال انی من حاکم العرش وصاحب الصور والنخۃ وانا کبیر الملائکۃ الی حضرت  
 الجلال اور نقول ہر کہ افتخار کیا اشرافیل نے جبریل پر اور کہا میں حاملان عرش الہی ہوں میں  
 صاحب صور ہوں اور میں بزرگ ملائکہ ہوں حضور پروردگار میں قال جبریل انا خیر منک  
 جبریل نے کہا میں تم سے بہتر ہوں قال لک اشرافیل فرمایا کیونکہ قال انا امین اللہ علی حیۃ  
 والسوف والخسوف والولول والوسکلیل جبریل نے امین امین میں وحی خدا پر اور کسوف  
 وخسوف وزلزله اور رسالت پر قائم ہوا الی اللہ پس محاکمہ کیا درگاہ خدا میں اور حکم کیا خدا  
 کہ خداوند احکم کریم دونوں میں کہ کون ہم میں سے بزرگی رکشا ہے دوسرے پر فاقوی اللہ



[illegible]

اور بیمار کیا اور پھر جگر می ہوئی کثر می ہوئی وَالرَّوْسُ مَشْهُورَةٌ عَلَى السَّاحِجِ اور سر می مبارک تیر نور  
نصب ہو فقام سنان بن انس لَعَنَهُ اللَّهُ الَّذِي صَرَبَ لِسْتِهِمْ فِي لَبَتِهِ الْأَسْأَمَ وَقَتْلَهُ  
فَأَشَدَّ شِعْرًا بِسَنَانِ بْنِ أَنَسٍ كَأَفْرَاوْنَاهُ يَهُوَهَ لَعِينِ تَمَا كَهْ جَسْرِي تَرْكَوِي مَامُ تَشْنَهْ كَامِ بِرِ لَكَا يَتَا  
اور قتل کیا تھا کہ زمین پر گر کر تیر پڑ گئی تھی اور یہ شعر پڑھا شَعْرًا لَكَ فِي فِضَّةٍ أَوْ ذَهَبًا قَتَلْتُ  
سَجْدًا مَلَكًا مَجْبُورًا قَتَلْتُ الَّذِي كَانَ أَعْلَى نَسَبًا خَيْرٌ عِمَادِ اللَّهِ أَمَا وَابَا أَمِيرِ بْنِ يَادِ هَرَوَسْتِ شَرِّ كَرِ  
شقی کو چاندی یا سونے کو قتل کیا ہو اوس شقی فر اوس جیسے دروازہ کو فرشتہ دربان تھی اور اوس شخص کو مارا  
کہ جو بہترین بندگان خدا تھا مان اور باپ کی طرف سے پس ابن زیاد کو یہ کلام اوس کا برا معلوم ہوا  
اور بولا کہ اگر تو حسین کو بہترین بندگان خدا جانتا تھا تو کاہیکو قتل کیا فَا صَرَبَ عُنُقَهُ  
ابن زیاد نے حکم دیا کہ اسکی گردن مارو پس اوس واصل جہنم کیا اور حَسْبُكَ اللَّهُ وَالْآخِرَةُ هُوَ  
پہر ایک اور ملعون کٹر ہوا ابن زیاد متوجہ ہوا کہ اوس شقی فر کیا سلوک کیا ہو حسین سے قَالَ لَطَمْتُهُ  
وَأَخَذْتُ عِمَامَتَهُ وَهَ شَقِي بُولَا أَمِيرِ اَوْس شَقِي فر حسین کو رخسار می پر طمانچہ مارا اور عمامہ لوٹکا  
لایا ہوں حضرات یقیناً یہ شخص مالک ابن بشر الکندی ملعون تھا کہ اس ملعون فریوادبی امام سے  
وقت آخر کی تھی پس دس ملعون اور سانس بن زیاد و ولد الحرام کو کثر می ہوئی فَقَالَ ابْنُ زَيْدٍ مَن  
أَبْنُ ابْنِ زَيْدٍ ذُو ثَمَامٍ كُونِ هُوَ أَوْ تَنْزِيحُ حُسَيْنٍ سَوِيَّا سَلُوكِ كَمَا فَقَالُوا لَحْنُ الَّذِينَ أَوْ لَحْنُ  
لَحْنُ لَنَا ظَهَرَ الْحُسَيْنِ وَهَ شَقِي فخریہ کہنی لگو کہ ہم وہ ہیں جنہوں نے گور می دوڑائی نقش حسین پر  
حَتَّى لَحْنُ جَنَاحِي صَدَّ رِيَّاهُ تَمَا كَهْ گور می دوڑائی کہ اوستخوان سینہ بیگم فَا صَرَبَ لَحْنُ جَنَاحِي  
ابن زیاد خوش ہوا اور کہا انہیں انعام دو اور شمر و شیت و عمر ابن حجاج کو ساتھ ہزار سوار کر  
دختران فاطمہ زہرا اور سر می شہد کو ساتھ روانہ کیا فَا مَرَّ هُمْ أَنَّ يَشْمَرُوهُمْ فِي كُلِّ بَلَدٍ يَدْخُلُونَهَا  
اور حکم کیا کہ جس شہر میں داخل ہوں ان سر و نکو اور دختران شیر خدا کو تمام شہر میں پھراناجب  
وہ ملعون تکریب میں پہنچو تو حاکم شہر کو کہلا بیجا کہ ہماری پیشوائی کو اؤ کہ سر حسین کاٹ کر لائیں  
اور عمرت رسول خدا کو لوٹ کر لائیں فَلَمَّا أَخْبَرَهُمُ الرَّسُولُ بِذَلِكَ كَثُرَ وَالْأَعْلَامُ

وَجَرَّحَ الْغُلَامُ يَدَهُمْ بِالْفَوْارِ جَبْرُ رَسُولٍ فِي خَيْرِ تَوَاتُورٍ لَمَعُونٍ فِي نِشَانِ كَمُولِ  
اور لای غلام اون لمعونون کی نذر کو میوے اور وہ اہل شہر نہایت خوش ہوئے پس جب نصاریٰ  
مسلمانوں کو خوش دیکھا فقال النصارى ما هذان پس وہ نصاریٰ بولے یہ کیا ہو اور کرس کا  
جسکے کتے سو تم اتھر شاد ہو فقالوا راس الحسين وہ بولے ہم اس سے خوش ہیں کہ یہ ہر حسین کا  
فقالوا هذان راس ابني بنت يثيم قالوا نعم وہ بولے کیا یہ سہ ماہی بنی کنو سے کا ہے وہ بچا  
بولے ان فظم ذلك عليهم یہ سنو وہ نصاریٰ نہایت اندوہناک ہوئے اور یہ امر اون پر بہت  
شاق ہوا اپنی عبادت خانہ پر چڑھ گئے اور ناقوس تعظیم خدا کی بجائی لگو وقالوا اللهم انا اليك  
بمنا صرع هؤلاء الظالمون اور بولے خداوند ہم بیزار ہیں ان لمعونون سے جو کیا ان ظالمون  
تیرے نبی کو نواسی سے مقام تامل ہے کہ نصاریٰ تو سر دیکھ کر غلین ہوں اور مسلمان خوشی اور شادی  
کرین غرض یونہی خوشی اور شادی کرتے ہوئے داخل شام ہوئے پس یزید نے مجلس شراب ارادت  
کی اور اذن عام دیا اور سات سو کرسی نشین اسکی مجلس میں جمع ہوئے فجاء الهمير  
الحسين پس آیا شمر لمعون سرفرزد رسول لیکن سرفرزد کو اور وہی شمر اور اس لمعون نے بڑا املا  
رکابی فضا و ذهباً قتلت رجلاً مسلماً محجاً اور یزید بہر دی اسپ و شتر میرا توہ و طلا کہ  
قتل کیا اوس شقی نے اوس جسکے دروازے کو فرشتہ دربان تو طعنہ با لوفح حتی القلباً و صرۃ  
یا لستیف کانت عجبا ایسا نیزہ مارا اوس لعین نے حسین کو کہ منہ کو ہبل اولٹ دیا اور ایللی مار  
ماری کہ دیکھو والوں تعجب کیا تم دیکھو باین یدیکہ پرہر لکھو اوس کا فر نے سرفرزد حضرت کا سامنے  
یزید کو ہنیک دیا حضرات کیا غضب ہے کہ سرفرزد نہر کا یہ رتبہ پہنچا جسکے خدنگار ہونیکا جبریل  
کو فخر تھا کہ وہ سراسر جسے پہنیک دیا جائے پیش شراب خوار پس نہایت شاد ہوا یزید اور اوس کو  
ایک طشت طلا میں رکھوا کر زیر تخت اپنی کہ سپہر شراب زہر مار کرتا ہوا دیا و فی یدہ قضیب  
یتکث یاء ثناء الحسين اور ہاتھ میں اسکی ایک چھری تھی اوس کو لب و دندان پر رکھتا ہوا  
شاد ہوتا تھا ابوہریرہ بولے اے یزید وای ہو تجھ پر کہ تو لب و دندان حسین پر لکھری لگا تا پھر اوس نے

دیکھا ہر رسول خدا کو انہیں لب و دندان کو چوستی تھو مثل شکر کو پس اوس شقی ذابو بزہ کو نکال دیا  
 مجلس سے اور اپنی حرکت نالائق سے باز رہا اور وہ خوشی سے شر پڑھتا تھا کہ اوسکا مضمون یہ ہے  
 کہ کاشکے بزرگان پدر حاضر ہوتی اور خوشی سے آوازیں بلند کرتی اور کہتی کہ ای زید ہاتھ تیرے مثل ہیں  
 چہری دندان حسین پر لگاؤ اوس لعین کو یہ خیال تھا افسوس کہاں رسول خدا اور علی مر  
 کہ وہ چہری دندان حسین پر دیکھ کر کیسا رو تو تم بسط علیہ رقعۃ الشطرنج و جلس لعیب  
 و ہمراہ اوس ناپاک فر شطرنج بچھائی اور شطرنج کیلنگ لگا و یذکر الحسین و ابائہ و کیتہ ہر مڈگو  
 اور جناب امام حسین کو اور لکڑی آبا و طاہرین کو برا کہتا تھا اور ہنستا تھا فتی قصر صاحبہ تناول  
 الفقاع فتیر بہ ثلاث محلات ثم صبت فضلتہ بمائلی الطست من الارض پس جب  
 غالب آتا تھا دوسری ہر اوجیتا تھا اوسوقت شراب کی تین پیالیاں پیتا تھا اور جو بچتی تھی ہر  
 تو ذوال دیتا تھا اوسو قریب طشت کو کہ حسین سر حضرت کا تھا اور ایک روایت میں ہر کہ وہ ملعون  
 سر حضرت پر ڈالتا تھا مگر وہ شراب ہوا و قدرت خدا و اور جاتی تھی اور سر اقدس پر چھینٹ بھی  
 نہ پڑتی تھی کیا مقام غضب ہو کہ جسکی زینت سے عرش فخر کرتا ہو اور جبریل کو فخر خدا تنگداری ہو و ہر  
 سر کا یہ حال ہو کہ اس طرح بزم شراب میں رہ کر گایا زیر تخت زید حضرات یہ امر کم نہیں ہے و نیلو کہ  
 سر ایسی بر گزیدہ خدا کا زیر تخت شرابخوار رکھا ہو قو آہ علی بن الحسین فلم یاکل الرؤس  
 بعد ذلک ابدا پس جناب امام زین العابدین فر اوس سر نور کو دیکھا ایک آہ کا فوہ مارا اور پھر  
 تمام عمر کا یہ گوسفند رکھا یا تم خلقی را من الحسین علی باب سجد و مشق پھر لٹکایا سر اقدس  
 جناب امام حسین دروازہ دمشق پر روایت پنجاہ و یکم خون برسنے کی اور پانچ سجد  
 کرنا رسول خدا کا بر کوع اور احوال و خراجا تم اور ذکر تارا جی خیام کا اور جانا  
 در با سیریدین اسیران اہل بیت کا عن ابی عبد اللہ قال کم تبک السماء الا علی  
 الحسین بن علی و یحیی بن زکریا جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ فرمایا  
 آسمان نہیں روتا ہے سوائے حسین بن علی اور یحیی بن زکریا کو اور احادیث صحیح میں وارد ہوا کہ

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ اُمًّا اَحْمَرًا جَبَّ جَنَابُ اِمَامِ حُسَيْنٍ شَهِيدِ هُوَ  
تو آسمان فرسئی سرخ بر سائی روایت کی ہوا ابو القاسم فرگاہ علما و اہل سنت سے ہجرت رسول  
اللہ سَجَدَ يَوْمًا خَمْسَ سَجَدَاتٍ بِدَلَاوَةِ كَوْعٍ كَمَا لَيْكَ رَوْضَابِ رَسُولِ خُدا فِي بَازِجِ سَجْدَةٍ كَوِي كَوِي كَوِي  
اصحاب فر عرض کی اور رسول خدا سجدہ بغیر رکوع ہی ہو سکتے ہیں حضرت فرارشا کیا ہاں دست  
ہیں زَنَ جَبْرِئِيلُ اَنَّا كُنِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ عَلِيًّا فَسَجَدْتُ تَحْقِيقًا كَمَا اَمَرْتُ بِسَ  
پاس جبریل پس کہا اے محمد بدستیکہ خدا دوست رکنتا ہوں علی کو پس منیٰ ادا و شکر کر لیو سجدہ کیا  
فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَقَالَ يُحِبُّ فَالْحَمْدُ فَسَجَدْتُ بِسَ مِثْلِ سَجْدَةِ سَوَاوْثُمَا يَا جَبْرِئِيلُ فَمَا  
خدا فاطمہ کو بھی دوست رکنتا ہوں پر میں نے سجدہ کیا پس جب سر سجدہ سواوٹھایا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ  
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَسَجَدْتُ بِسَ کما جبریل فرما رسول خدا پروردگار  
عالم حسن و حسین کو بھی دوست رکنتا ہوں پس سجدہ کیا میں فرما اور جب سر اوٹھایا سجدہ  
فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَنْ يُحِبُّهُمْ فَسَجَدْتُ بِسَ چوتھی بار جبریل فرما اے محمد خدا  
انگو دوستوں کو بھی دوست رکنتا ہوں پس سجدہ کیا میں نے جب سجدہ سیر پر سر اوٹھایا فَقَالَ  
يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَنْ يُحِبُّ مُحَمَّدًا فَسَجَدْتُ بِسَ پھر جبریل فرما اے رسول خدا پروردگار عالم تمہارا  
اہل بیت کو دوستوں کو دوستوں کو بھی دوست رکنتا ہوں اسکو بھی ادا و شکر کرو واسطے میں نے سجدہ کیا  
اور کتاب مقصد اقصیٰ میں اس طرح سے مسطور ہو کہ بعد فتح حنین جناب جنید کرار حسب فرمودہ  
جناب سپہا برار مع یکصد و پنجاہ سوار بنا بر تخریب تبخا نہ فلس طرف قبیلہ بنی طی کر وادہ ہوئے  
غرض جب وہاں کو تبخا نہ کو توڑا اور اہل اسلام کو مال کثیر وہاں کی لوت میں لایا اور چند اسیر  
بِقَبْضَةِ سَوَالِيانِ جَنَابِ اُمِّهِ كَرَامِي وَ اَخِي عَلِيٍّ ابْنِ حَاتِمٍ مِنْ خَوْفِ عَسْكَرِ الْاِسْلَامِ  
وَ اَخَذُوْهُ وَاِلَيْتُهُ اَوْ رَعْدِيْ بِسَرِّ حَاتِمِ خَوْفِ لَشْكْرِ اِسْلَامِ سَوْنَفِيْ مَیْگیا اور دختر حاتم کو اہل اسلام  
قید کیا پس جناب امیر فرسب ناموری حاتم کو کہ اپنی قوم کا رئیس اور سخاوت میں مشہور تھا  
حکم کیا کہ دختر حاتم کو شامل قیدیوں کو نہ کرے اگرچہ دختر کا فرزند اور خود بھی مسلمان نہیں ہوئی ہو

لیکن باپ اسکا اعزہ میں سوتا تھا اس کو ذلیل نکلیا چاہی یہی فرما کر کوئی دقیقہ اوس کی پاسداری اور  
 دجوئی میں فرو گناشت نکلیا اور اوس عزت و حرمت سے اپنی ساتھ لیکر روانہ مدینہ طیبہ ہو کر حتیٰ دخل  
 علی النبیؐ وَاخْبَرَنَا مَعْصُومٌ وَقَالَ قَالَ بَنْتُ الْحَاقِمَ جَبْ حَضْرَتِ خَدِجَاتِ جَنَابِ رَسُولِ خَدَامِ  
 جو ماجر گذارتا بیان کیا اور احوال دختر حاتم عرض کیا جناب رسول خدا فرمایا کہ اسی باعزاز و اکرام  
 رخصت کرو تا وطن مالوف میں جا کر اپنی باپ سے ملتی ہو فجاءہا امیر المؤمنینؑ فی البیتِ فَاخْبَرُو  
 الرَّهْوَاعَ اَنَّهَا ابْنَةُ حَاقِمٍ پس جناب امیر اوس دولت سر امین لائے اور خبر کی جناب فاطمہ کو کہ یہ دختر  
 حاتم ہے فَلَمَّا سَمِعَتْ فَاحْصَةً عَلَيْهَا السَّلَامَ اَعْطَاهَا كِبَا سًا فَاخْرًا وَاَكْرَمًا اَلْوَا سًا  
 پس جناب سیدہ نے جب سنا تو اوس خلعت فاخرہ عنایت فرمایا اور بہت اوسکی عزت و توقیر کی اور  
 اوس احسان و اکرام پر بیان سے سرفراز فرمایا وَوَدَّعَتْهَا بَنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ حَتّٰی سَادَتْ  
 اِلٰی وَلَحِيْفَهَا اور بغت و حرمت رخصت کیا دختر حاتم کو بضعہ رسول خدا فرمیں اس عزت و حرمت  
 اپنی وطن کو گھر کو قَالَ لَمَّا جَاءَتْ لِلْوَدَاعِ مِنْ بَنَاتِ امیر المؤمنینؑ راوی کہتا ہے کہ جب دختر  
 حاتم جناب شیدہ سے رخصت ہو چکر تو دختر ان جناب ائیر سے وداع ہو کر لگی یہاں تک کہ آئی وہ  
 نزدیک جناب زینبؓ خاتون کو رخصت کو اور اون سے رخصت ہو کر لگی پس فر اختیار جناب حیدر  
 زرارہ ماتند ابر بہار کو روزی لگو فَقَالَتْ فَاحْصَةً مَا يَسْكُنُكَ يَا اَبَا الْحَسَنِ جناب فاطمہ فرمیں کہ  
 عرض کی امی ابو الحسن آپ کو روینکا کیا سبب ہے قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا فَاحِصَةُ اِنَّ بَنْتُ الْحَاقِمِ  
 اخَذَهَا عَسْكَرًا لَا سَلَامَ وَوَدَّعَهَا حَيًّا لَا نَامَ بِالْاَعْزَازِ وَالْاَكْوَامِ جناب امیر المؤمنینؑ  
 رو کر فرمایا امی دختر رسول خدا ایک دن قید ہے کہ دختر حاتم لشکر اسلام میں قید ہو کر آئی کہ سب اقارب  
 اوس کو بت پرست ہیں فقط ناموری حاتم سے داخل اسیروں کو نہ توئی اور بموجب ارشاد جناب  
 رسالتؐ بغت و حرمت روانہ وطن ہوئی وَهَذِهِ زَيْنَبُ ابْنَتِي يَوْمًا تَسِيرُ مَعَ اخِيهَا الْحَسَنِ  
 ایفاطمہ ایک دن ہی زینبؓ پارہ جگر میری اپنی بہائی حسینؑ کے ساتھ غریب الوطن آوارہ از خانان  
 وار و صحرا میں ہولناک ہوگی وَيَذْبَحُ الْحُسَيْنُ عِنْدَهَا عَطَشًا نَاكِمًا يَذْبَحُ الْكَبِيرُ اور بہائی

اکھا حسینؑ اس کو رو برو پایا سانچ کیا جائیگا مثل گو سفند کر و تَبَّی زَيْنَبُ عَلٰی جَالٍ بَعِيْرٌ  
وَلَمَّا وَطِئَتْ بِهَا فِي الْأَسْوَاقِ اَفْسُوسَ كَيْهَ زَيْنَبُ نُوْرٍ وَّيَدِهِ مِيْرَى قَيْدِ هُوْكَ شَرِّ انْ بَكِيًّا  
وَعَمَارِيْ پَر سَوَارِ كِي جَانِگِي اور كوچہ و بازار ميں پرائي جَانِگِي فَوَيْدَ ذَلِكَ بَكَتْ فَاطِمَةُ بَكَتْ  
شَدِيدًا حَتَّى عَشِيَتْ عَلَيْهِمَا پَسِ جَبِ يَهْ سَانَحْ جَنَابِ شَيْدِهْ فَرَسَا اس شَدَتْ سِرُ وِيْنِ كَمْ رَفُوْ  
رُوْزِيْ بِيْهوشِ هُوْگِيْنِ وَلَمَّا أَفَاقَتْ قَالَتْ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَيْكُونُ ذَلِكَ فِي حَيَاتِيْ جَبِ  
هُوشِيْنِ آيْنِ تُوْ فَرَمَا اِيْ اَبُو الْحَسَنِ اِيْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَا حُسَيْنِ مِيْرَ جِيْتِيْ جِيْ مِيْرَ خِيْجِيْدِ اَدَسِيْ فَرِيْخِ جَانِگِي  
اور مِيْرِيْ بِيْثِيَانِ مِيْرِيْ سَانَحِ قَيْدِ هُوْ جَانِگِي كِي قَالَتْ وَاعْزُبْنَا كَاهُ مَا كَانَ أَحَدٌ مِّنَّا جَنَابِ اَمِيْرِ  
فَرَمَا اِيْ غَرْبِيْ اور تَهْمَانِيْ اَوْ سَكِيْ كِي هَمْ مِيْنِ سُوْ كُوْنِيْ نَهُوْگَا فَظَنَّا الْحَسَنَ اِلَى اِيْجِيْهِ وَقَالَ لَا اَدَا  
اَللّٰهُ ذَلِكَ اَبَدًا رَاوِيْ كَتَا هُوْ كِي يَهْ حَالِ سُنُوْ جَنَابِ مَامِ حَسَنِ فَرَا بِيْجِيْ بَهَانِيْ حُسَيْنِ كِي طَرَفِ دِيْگِيْ فَرَمَا  
كِي خَدَاوَهْ دِنِ نَدِ كَمَا اِيْ بَهَانِيْ كِي تَمْ نَهُوْ اور مِيْنِ جِيْتَا رَهُوْنِ قَالَتْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّا اِلَيْكَ قَائِلَا  
اِلَيْكَ رَا جَعُوْنَ يَا بَنِيَّ تَشْفِيْ السَّعْمَ قَبْلَ ذَلِكَ جَنَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَرَمَا اِنَا سَدِ وَاَنَا اِلَيْهِ رَا جَعُوْنَ  
اِيْ فَرَزَنْدِ قَبْلِ اس مَاجِرِيْ كُوْ تَجْهَكُوْ زِهْرِ دَغَايِلَ كُوْ شَيْدِ كَرِيْنِ كُوْ تُوْ اَوْ سَوَقَتْ نَهُوْگَا وَبَكِيْ الْحُسَيْنِ وَ  
قَالَتْ يَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ شَقَّ عَلَيَّ مَا جَرِيْ عَلَيَّ اُخْتِيْ زَيْنَبُ اور جَنَابِ اَمَامِ حُسَيْنِ  
رُوْ كُوْ عَرْضِ كِي اِيْ دِرْ بَزْرِگُوْ اَرْسَبِ صَعُوْبَاتِ وَبَخِ مَجْهُوْگُوْ اَرَاهِيْنِ لِيْكِنْ شَاقِ وَدُشَوَارِ هُوْ مَجْهِيْرِ اَمِيْرِيْ  
وَأَمَّا زَيْنَبُ فَلَمَّا سَمِعَتْ ذَلِكَ لَمْ تَتِمَّا لَكَيْتِ الْبَكَاءَ فَبَكَتْ وَنَصَّتْ اِلَى اَيْهِيْهَا پَسِ جَبِ  
يَهْ سَنَاتَامِ مَاجِرِ جَنَابِ زَيْنَبُ خَاتُونِ فَرُوْگَرِيْهْ كُوْ ضَبْطِ نَكْرِ سَكِيْنِ پَسِ رُوْتِيْ هُوْنِيْ طَرَفِ اِيْچِيْ دِرْ بَزْرِگُوْ  
آيْنِ فَقَالَ لَهَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَفْعَلِيْنَ يَا زَيْنَبُ جَنَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَمَا  
اِيْ نُوْرٍ وَّيَدِهِ مِيْرِيْ اِيْ زَيْنَبُ جِسْوَقَتْ تَجْهِيْرِ اور تِيْرِيْ بَهَانِيْ پَرِيْهْ ظَلَمِ وَتَمْ هُوْگُوْ تُوْ كِيَا كَرِيْگِيْ فَقَالَتْ يَا  
أَبَاكَ أَصْبِرْ عَلَيَّ مَا لِيْجِلُّ بِنَا مِيْنِ الْأَعْدَاءِ وَهْ رُوْ كُوْ بُولِيْنِ كِي اِيْ دِرْ بَزْرِگُوْ اَرْسَبِ بُوْگِيْ جُوْرِ وَتَمْ  
اَعْدَا پَر فَجَعَلَنِيْ اللّٰهُ مِيْنِ الشَّاكِرِيْنَ پَسِ خَدَا كَرْدَانِيْ تَجْهَكُوْ شُكْرِ كَرْدَانِ وَاَلُوْمِيْنِ سُوْ حَضْرَاتِ جَانِگِيْ رُوْ  
زَارِيْ هُوْ كِي اَفْسُوسِ دُخْرَ كَا فَرِيْ تُوْ جَنَابِ اَمِيْرِ تُوْ قِيْعَرِغَتْ كَرِيْنِ اور اُوْنِ فَرَزَنْدِ كُوْ جَبِ ظَا لُمُوْنِ شَيْدِ كِيَا



تو خیمونین و دهنس آمو اور مال و اسباب لوٹ لیا حتیٰ یَتْرُکُوا الْمَلَاحِفَ عَنْ ظُهُورِهِمْ  
یہاں تک کہ چادرین تک دخترانِ فاطمہؑ سچیں لیں کچھ پاس عثرتِ رسولِ خدا کا بھی لٹکھا درانچا لٹکھا  
وہ صاحبِ زکریاؑ ان ایک دوسری کو پاس چھپتی تھیں وَلَتَضْحَكْنَ وَاحِدًا وَآخَرًا وَاحِسَةً وَآخَرَةً  
حَسْبُنَا وَاسْقَتْ وَهَ فَرَادَ كَرْتِي تَمِينَ لَمْ تَحْزَنْ نَارُ رَسُولِ خَدَانِوِاسِيَانِ تَمَارِي لَتَمِي زَيْنِ خَبَرِ لَوِاسِيَا  
علیٰ مرتضیٰ ہماری خبر لوہا ہی بہائی حُسنِ محبتِ ہا ہی بہائی حُسنِ شہیدِ تہارِ قتلِ ہونو سچہ آفتِ ہیرِ  
اَمَّا مِنْ يُجَاوِزُ لِحَيَاتِنَا اَمَّا مِنْ ذَاتِ يَدٍ عَنَّا يَا كُونِي مُسْلِمًا نَمِينَ كِه ہاری نصرتِ کریمِ ایسا  
کوئی ہو کہ ہمیں نواسیانِ رسولِ خدا کی جان کر پناہ دیو مگر وہاں کوئی ظالم سوا مارِ زورِ لوٹو کو جواب  
نہ دیتا تھا حالِ آنکہ کوئی اذنینِ یہود و نصاریٰ نہ تھا سوا کلمہ گو یون کو اور سب ادعا داسلام کر تو تھو ہزار  
افسوس دخترِ حاتمِ ناموری حاتمِ سوسایرون میں شامل نہوئی اور نواسیانِ رسولِ خدا کی شتران  
بیگیا وہ و عمارِ پربہا کر در بدر پہا کی جائیں اور ذلت و خرابی سو کر بلا سو شامِ تک جاوین گم گسبہ  
الْبَيْدُ وَالْأَلْدَاءُ مَكْشَفَاتِ الْوُجُوهِ بَيْنَ الْأَعْدَاءِ جَسْرُ حُورِ لَوْنِ دِيَانِ اور غلامِ قید کیو جاوین  
در میانِ دشمنوں کو سر کمر ہو قالِ الرَّوِّي كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَجْلِسٍ يَزِيدُ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا  
وَرَدَّ حَقَائِكُ كَتَبَ عَقْبُهُ مِینِ مَذْکُورِ عِوَاوِی کتاہو کہ میں مجلسِ یزید میں بیٹا تھا کہ ناگاہ ایسی آواز  
نوحہ و شیون سیر و کا نین آئی کہ دل سیرا گبرِ زنگا اور آنسو میری آنکھوں جاری ہو حُرِّ قُرْآنِ  
عِشْرِينَ نِسْوَةً كَسْبِي الرُّومِ وَالْثَوَكِ قَدْ غَيَّرَتْ وَجُوهُهُمْ مِنْ آثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ وَ  
خُدُودُهُمْ مِنْ آثَرِ اللَّطِيمِ وَاللَّهُ مُنْعُ نَسِيلٍ مِیں دیکھا میں نے قریب بیس عورتوں کی با حالِ پیران  
ما تدرِ اسیرانِ ترک و روم اوس مجلسِ مین آئینِ تمازت آفتاب سو چہرہ نورانی اون کو متغیر ہو گئی  
اور رخسارِ او کو بسببِ طمانچہ مار نیکیلو ہو گئی تھو اور آنسو سہ پر بہو جا تو تھو اور ایک روایت میں ہے  
کہ جب اس احوالِ خراب سو دخترانِ شیرِ خدا کو دربارِ یزید میں لائی تو لباسِ اونکو ایسی بوسیدہ  
و غبار آلودہ تھو کہ گمان کیا نہی نہی کہ ابھی لونڈیاں سانسو میری آئینِ فقہا لَهْذِهِ الْاَلْمَاءُ قَدْ  
اَتَيْنَهُنَّ فَاتَيْنَ بَنَاتُ عَلِيٍّ وَقَالَتْ لَهَا بَسْ بُولَايْزِيدَانِ لَوْنِ دِيَانِ لَوْنِ دِيَانِ تھو وہ دخترانِ علیؑ و فاطمہؑ

کہاں ہیں اور نہیں میری سامنے کیوں نہیں لاؤ آہ بولی وہ لعین امیر یہ نوٹدیان نہیں ہیں  
 بلکہ یہ سب اہلیت حسین و دختران علی ابن ابیطالب و فاطمہ ہیں مسافت راہ سی انکایہ حال ہو گیا  
 ثم جئوا یعرضونہن علیہ و احدهما و احدهما ھو یقول من ھذا و من ھذا و من ھذا و من ھذا و من ھذا و من ھذا  
 ایک ایک کو سامنے لاؤ تو بزرگوار وہ پوچھتا تھا یہ کون ہے اور یہ کون ہے تو وہ بتاؤ تو ھذا ہا زینب و  
 ھذا ہا ام کلثوم بنات فاطمہ یہ زینب ہے اور یہ ام کلثوم دختران فاطمہ زہرا افسوس دختر حاتم  
 تو تعظیم کجائی اور رسول خدا فرمائیں کہ اس عزت و حرمت سے اسکے وطن روانہ کر دو کہ اپنی باپ سے  
 ملا اور دختران رسول خدا دربار بزرگوار میں ہی اگر عزت و تکریم کیسی کہ رہائی پناہ میں کل حسیں رفتی  
 محسوس لایکھم من حور و لا قسرت حتی اقصرت و جوہرہم بلکہ بعد دربار جانیکی ہی قید گئی تھیں  
 ایسی قید خانہ میں کہ وہ محفوظ دھوپ اور اوس سحر ہی نہ تھا دیکھو دھوپ میں جلشی تھیں اور رات کو  
 اوس میں رہتی تھیں یہاں تک کہ پوست بھونکے چروکے اور گوتے ہزار افسوس دختر حاتم تو لباس فاخرہ  
 پہن کر خوش خرم اپنی باپ سحر جا کر ملا اور دختران علی رضی جب قید مصیبت چھین تو سیاہ کپڑے  
 پہنے ہوئے شام سحر روانہ ہوئیں اور سر فرزند رسول خدا اہلی نہیں دیکھو کو بزرگوار فرمایا اور کہہ دیا میں لگے  
 قبر راہ دیکھی اور ایک روایت میں ہے کہ نعش بیسہ حضرت کی خاک و خونین ہری نظرائی اور جب تک  
 وہ نعش میرے دفن ہی نہ ہوئی تھی روایت پنجاہ و دوم حدیث فضائل گریہ اور احوال  
 اسلام قبول کرنے شہر بانو کا اور احوال تاراجی اہلیت اور شام میں آنا  
 اور دربار بزرگوار میں جانا عن الصادق اللہ قال من بکى أو ابکى یا نساء فلہ الجنة  
 حدیث صحیح میں جناب صادق سے منقول ہے کہ اون حضرت نے فرمایا کہ جو مومن ذکر اہل بیت کر کر روتی  
 یا رولائی سو آدمیوں کو او سپر بہشت واجب ہے ثم قال من بکى أو ابکى یا حسنین فلہ الجنة  
 پھر ارشاد کیا جو رومیا رولائی ذکر مصائب کر کر پچاس آدمیوں کو بہشت او سپر ہی واجب ہے ثم  
 قال من بکى أو ابکى عشرین فلہ الجنة پھر ارشاد کیا جو رومیا رولائی سیس آدمیوں کو  
 خداوند غفار او سپر ہی بہشت واجب کرتا ہے ثم قال من بکى أو ابکى عشرة فلہ الجنة پھر ارشاد

فرمایا کہ اگر روی مصیبت اہل بیت بیان کر کر یار و لای دس آدمیوں کو خدا و تعالیٰ اوپر ہی بہشت و بہشت کو  
 کرنا ہو تم قال من تباکی فاحد اقلہ الجنۃ پھر فرمایا اگر آپ روی یار و لای ایک آدمی کو  
 خدا تعالیٰ اوپر ہی جنت کو واجب کرنا ہو تم قال من تباکی فلہ الجنۃ پھر ارشاد کیا اگر ذکر مصائب  
 ہمارا کرے اور روانہ آئے صورت گریہ کنند و نکی بنا و اوس پر ہی بہشت واجب ہو و من لم یحزن  
 علی مصائبنا فلیس بنا اور جو شخص بیخ و مصیبت ہماری نہ خواہ و سکا دل ہی مخزون نہو ہماری  
 مصیبتوں پر وہ ہم میں سے نہیں ہونی الحقیقت کون ایسا دل ہو گا کہ وہ مصیبت الہیبت شکر و عین  
 عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ بِنْتَ يَزْدَجُرْدٍ قَبْلَ اَنْ يَطْفُرَ عَسْكَرُ الْاِسْلَامِ عَلٰى  
 اَيُّهَا رَاَتْ فِيْ سَنَامِهَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ اَتٰى فِيْ بَيْتِهَا وَهُوَ اخَذَ بِيَدِ الْحُسَيْنِ  
 قطب راوندی و حضرت امام محمد باقر و روایت کی ہو کہ دختر بادشاہ یزدجرد شہربانو فریاد پیش از آنکہ  
 لشکر اسلام اوس کو باپ پر فتحیاب ہوا ایک شب خواب میں دیکھا کہ جناب رسول خدا دست مبارک اپنے  
 فرزند حسین کی پکڑ رہے ہو و مگر میں شریف لگا و قال لها انا خطبتک لابنِی هذا و اشار الی الحسین  
 اور جناب رسول خدا فرمایا کہ ایشہ شہربانو میں تجھ کو اس فرزند کو لے کر خواستگاری کر نیو آیا ہوں اور  
 اشار کیا امام حسین کی طرف غرض جب یہ بیدار ہوئیں تو انہیں نہایت فکر لاق ہوئی اور محبت  
 اوس خورشید فلک امامت کی ایسی انکو دلمین قرار پائی کہ خواب و خور انکو ناگوار ہوا فلما کان  
 اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةَ رَاَتْ فِيْ سَنَامِهَا اَنَّ سَيِّدَةَ الْاَسَاءِ الْعَالَمِيْنَ قَدْ جَاءَتْ فَقُلْتُ مِمَّنْ  
 اَنْتِ قَالَتْ اَنَا بِنْتُ يَزْدَجُرْدٍ فِي الْبَكَرَةِ حَتَّى جَبَّ دُوسْرِيْ شَبَّ هُوَ شَهْرَبَانُو فَرَجَابُ  
 خاتون قیامت کو خواب میں دیکھا پوچھا تم کون ہو جناب فاطمہ نے فرمایا کہ کل تو فریاد کسی کو خواب میں  
 دیکھا تھا اور کسینو تجھ کو اپنے فرزند کو لے کر خواستگاری کی تھی عرض کی کہ میں شب گذشتہ ایک جوان  
 ماہ سیما کو خواب میں دیکھا تھا حسین نام اور ایک مرد نہایت سُسن تھا و ن بزرگ فریاد اوس  
 فرزند حسین کی پکڑ رہی خواستگاری کی جناب سیدہ نے فرمایا کہ حسین فرزند سیدہ ہوا و روہ بزرگ  
 رسول خدا پر بزرگوار ہیں میری مگر امی شہربانو جب تک تو دین میں میری پدر بزرگوار کو نہ آئیگی

ملاقات اوس نیربج امامت کی محال ہو شہر بانو بیہ سنگر کمال سرور ہو میں اور عرض کی کہ مجھ  
کلمہ پڑھاؤ پس جناب شیدہ نے کلمہ پڑھا شہر بانو نے تعلیم جناب شیدہ کلمہ پڑھا فینما انا گزیک اذا  
اشتهو یجئ عسکرا اسلام و نزلوا فی بلادنا و قامت الحرب و قتل ابی و سبونا  
و جاءنا الی المدینۃ فی عہد عمر جناب شہر بانو فراتی کہ ہنوز چین ان ہی کلمہ پڑھا جناب میں کہتی ہوں کہ  
ایک ایک خبر آمد لشکر اسلام منتشر ہوئی اور قریب ہمارے شہر کو وارد ہوا لشکر اور میرے باپ پر اہل اسلام  
قیام ہوئی اور بعد قتل و تاراج مجھ و اسیر و غنیمت قید کر کے دینی میں لے گئے اور اون دنوں میں نہ مانہ  
خلیفہ ثانی کا تھا از بسکہ شہرہ حسن و جمال شہر بانو مشہور عالم تھا تمام و خزان عرب اوس دن  
واسطے تماشائے جمال شہر بانو کو مسجد میں جمع ہوئے قال فلما اراد عمر ان یرفع القباب عن  
وجھہا و ینظر الیہا فابت عن ذلک و قالت باکفار سیئۃ سیاہ باد و زہر مرکہ بچو تو ہمارے  
دست خود بد اس عفت و خرا و برساند راوی کہتا ہوں جو میں عمر نے چاہا کہ گوشہ چادر شہر بانو کا کہتے  
سز کا کہ جمال شہر بانو پر نظر کرے شہر بانو فرماتے اوسکا سر کا کہ فارسی میں کہا سیاہ ہو چور و زکار  
ہر مرکہ کہ تجھسا نامحرم ہاتھ اپنا اوسکی دختر کو داسن عصمت کو لگا کر غضب عمو میں کلا بھٹا  
و قال ہذا الکافر لا تسبی و اراد ان یؤذیہا اس بات سے عمر پریم ہو کر بولا کہ گبر زادی میں  
مجھے دشنام دیتی ہو اور چاہا اوس نے کہ کچھ اذیت شہر بانو کو دے و کان امیر المؤمنین قاعلا  
فی المسجد فی ذلک الوقت فمعه عن ذلک و قال سن ابن علیت انھا کسبتک فانک  
لا تعلم لسان القریس جناب امیر ہی اوسوقت مسجد میں تشریف رکھتے تھے جو میں حضرت نے  
دیکھا کہ عمر چاہتا ہواذیت دے حضرت نے اوسکو اس حرکت سے منع کیا اور فرمایا تو بنان عجم سے واقف  
نہیں ہے پر کاہی سے تو نے جانا کہ یہ دختر تجھ کو دشنام دیتی ہے اسے تجھ بد نہیں کہنا بلکہ وہ اپنی اپنی  
بد دعا کرتی ہے و اراد عمر ان یشیع النساہ و ان یجعل الرجال عینہ العرب اوسوقت  
عمر نے چاہا کہ عورتوں کو اونکی مانند کہنے و کہنے پر اور مردوں کو غلام کرے و عزم علی ان یجعل العلیل  
و الضعیف و الشیخ الذی فی الطوائف علی البیت علی الصلوٰۃ اور یہ ہی عمر نے قصہ کیا

کہ جتنی بیمار اور ضعیف یا مسن ہوں طواف خانہ کعبہ میں پشت پر اسیران عجم کو سوار ہوا کرین وقت  
طواف خانہ کعبہ فقال آمین المؤمنین سمعت عن النبی اﷺ قال اکیوموا کیوم قومکم وان  
خالقوکم وهؤلاء القوم حکماء کوماء حضرت امیر المؤمنین جب عمر کو ارادے کا گاہ ہوئے  
حضرت فرمادیا کہ میں فرجیاب رسول خدا کی زبان سنا ہوں کہ وہ جناب فرماؤ تو قیر کر دو تم اس  
شخص کی جو بزرگ ہو اپنی قوم میں اور ہتک حرمت او کی نہ کرو اگرچہ وہ مخالف مذہب ہوں اور  
یہ اسیران فارس رزل ناس نہیں ہیں بلکہ نہایت دانا اور کمال بزرگ اور صاحب عزت ہیں  
اگرچہ یہ خلاف مذہب ہیں اکی ہتک اور ذلت بچا ہو بلکہ انہر اسلام عرض کر دے کہ یہ اسلام لائین قد  
اعتقت بہکم لوجہ اللہ وحقی وحق بنی ہاشم جس قدر انہیں حصہ میرا اور بنی ہاشم کا ہو میں  
اونہیں راہ خدا میں آزاد کیا فقال المهاجرون والانصار قد وهبنا حنکاً یا اخی  
الرسول مہاجرین اور انصار فرماتے ہی عرض کی کہ اپنا بھی حصہ ہمیں اکیو بخشا اے میرا اور رسول خدا  
قال قلت واعتقت حضرت فرمایا کہ میں قبول کیا اور انکو بھی آزاد کیا فقال عمر سبقت الیہ  
علی ابن ابیطالب وكفص عزمی فی الاعاجم عمر فرما سبقت کی علی ابن ابی طالب فرماؤ  
کر نہیں ان اسیروں کو اور جو فوائد کہ میری دلیل تھی وہ سب تلف ہوئے حضرات یہ جائز تامل ہو کہ جناب  
رسول خدا اور علی رضی کو تو ہتک اغرار اہل کوفہ ہی گواہا نہوادی ہوا و ان اشتیاقہ کہ جنہوں نے  
او کی عمرت طاہرہ کو دلتین دین اور انکو خیمونین تلوارین کینچے لوٹ لگو گیس او فانتھبو اساقی  
الایبک وکانوا یزعمون الملائک عن ظہورہن اور لوٹ لیا اسباب البرم کا یہاں تک کہ  
چادرین و خزان جناب فاطمہ کو سر و پیر سپین تو تھو اور جو درمیں تامل کرتی تھیں وہ لعین ابن  
مارتو و نحو سوا اذان اینکم الحسین واخذوا قراطہم واللہم کسبل علی خدودہم  
وہم یبکون الخوف اور حضرات زخمی کو کان تیان حسین کے اور چین لیے گوشوارے او کو اور خون  
انہر رخسار و پیر پیتا تھا اور وہ خوف سراون لعینوں کو رو تو تھو و کان علی بن الحسین فی ذلک  
الوقت علیلاً وھو مطروح علی قطعہ من الادییم اور جناب امام زین العابدین وقت

نہایت حلیل تھو کہ حضرت میں طاقت اوٹھو کی ہی نہ تھی اور ایک پوست کو اوپر لیٹو تو ہر فجاء لیا  
 وَجَلَّ اَذَرُکَ ایک لعین پیر کہو چشم تلوار کھینچو جناب امام زین العابدین پاس آیا فجذب الطعنه  
 مِنْ تَحْتِهِ پس اوس ملعون نے وہ پوست ہی حضرت کے پیچھے کھینچ لیا اوسوقت حضرت زمین پر گر پڑے  
 ثُمَّ صَفَدَ وَاِنِیْ الْحَدِیْدَ فَوْقَ اَظْطَابِ الْمَطِیَّاتِ وَتَسْبُوهُمْ کَالْعَبْدِیْدِ وَالْاِمَاءِ بَعْدَ مَا رَجِی  
 کو اہل بیت کو زنجیر اتر آئی میں سلسل کیا اور ہاتھوں کو لگی کر دنوں میں باندھ کر شتران پر کجاوہ عاری  
 پر بٹھایا اس طرح سے لچر جیسے لوہی اور غلاموں کو لجا تو ہین قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ مَا اَمْرٌ یَزِیْدُ بِاِحْکَامٍ  
 عَلَیْهِ اَقْبَلُوْا لِحِجَابِ جَنَابِ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَرَا تُوْهِیْنَ جِسْمُکَ طَلِبُ کِیَا یَزِیْدُ زُسا مَنُوْا بِوِیْ اُوْر حَکَمِ  
 لا و دختران علی وفاطمہ کو دربار عام میں اوسوقت وہ لعین رسیان لیکر آئے قَارَبُوْا مِثْلَ  
 الْاَعْنَامِ پس باندھا ہین اون لعینوں نے جیسا کہ قصاب بکریوں کو باندھتے ہین وَکَانَتْ الْحَبْلُ تُشَقِّی  
 وَیُکْتَفِ عَمَّی زَیْنَبَ وَفِیْ زَیْنَبَ کُلْتُوْمَ وَعَنْقِ سُلَیْمَہَ وَکَتَفَ رَفِیْعَہَ وَکَذَٰلَکَ بَاقِیْ اَدَامِیْل  
 وَالْاَحْقَالَ حضرت فراتو ہین کہ اوس رسی میں اس طرح باندھا تھا کہ گلامیر اور بارو پو پو زینب کا  
 اور کلائی ام کلثوم کی اور گلاسکینہ کا اور شانہ رفیعہ کا اور باقی سب اہل بیت اور لڑکے تھیم اس طرح بندھے  
 وَکُلَّمَا قَصَرْنَا مِنْ الْمَشْرِیْ دَقَّوْا عَلٰی رُؤُوسِنَا یَعْنِدَانِ الْوَسْطَاحَ اور جو ہم میں سے چلوین کسی کو  
 اور چل نکلتا تھا تو وہ لعین سر پر نیزہ مارتے تو قَالَتْ سُلَیْمَہُ یَا عَمَّی رُوحِیْ فِدَاکَ اَیْنَ الْعَبَا  
 عَمَّیْ وَآخِیْ عَلِیُّ اُسوقت سُلَیْمَہُ تھیم حسین رو کر اپنی پو پو کو پکارتی تھی اور کہتی تھی اے پو پو تیرا  
 ہون اوسوقت میری چچا عباس کہان ہین کہ مجھ کو بچائین اور میری بہائی علی اکبر کہان ہین کہ مجھ کو بچائین  
 جہزائین وَلَٰحْنُ نَبَاکِیْ اَجْعُوْنَ حَتّٰی اَدْخُلُوْا عَلٰی یَزِیْدَہَ وَاقْفُوْا بَیْنَ یَدَیْہِہُ اور ہم سب تو  
 اور وہ اسی طرح سو مارتے تو اور پو پو جاتے تو تا انکے زید کو سانسو دربار میں کہرا کیا فَقُلْتُ لَہُ مَا ظَنُّکَ  
 یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوِیْرَا نَا بِهَٰذَا الْحَالِ بَیْنَ یَدَیْکَ پس جناب امام زین العابدین نے فرمایا اے زید کیا  
 گمان تجھ کو رسول خدا سے اگر وہ جناب ہین اس حال کو کہ تو سامنے تیرے دیکھتے وہ شقی سر جاکر ٹھوٹے  
 وَکَانَ یَدِیْہِہُ یَسْتَدْرِیْلُ فَعَجَلَ یَسْبَحُ دُمُوْعَہُ اور ہاتھ میں اوسکو ایک رو بال تھا اوس سے انسو آتا





نمونس ہوا و سکی اور نام اوس حور کا لُجُبا ہو و لُجُبا سَبْعُونَ اَلْفَ وَصِیْفَةُ سَبْعُونَ اَلْفَ قَصْرٍ  
 وَ سَبْعُونَ اَلْفَ مَقْصُورَةٍ اور مرتبہ لُجُبا کا جنت میں یہ ہے کہ ستر ہزار خادمہ خدمت کو اوسکی ہیں  
 اور ستر ہزار مکان اوس خدا فی عطا کئے ہیں اور ہر مکان میں ستر ستر ہزار جبری ہیں وَ سَبْعُونَ اَلْفَ  
 عُرْفَةٍ مُّکَلَّلَةٍ بِاَنْوَاعِ الْجَوَاهِرِ وَالْمَرْجَانِ اور ہر جبری میں ستر ستر ہزار دیگر جبری ہیں مکمل انواع جواہرات  
 اور اس قدر مکان اوس حور کا بلند ہے کہ جب اپنے مکان پر پہنچی ہر تمام بہشت معلوم نہ ہو و اخذ کتبت  
 الْجَنَّةُ مِنْ ضَوْءِ خَدَّيْهَا وَ جِوَدَتْهَا اور روشن ہوتا ہے بہشت نور پیشانی و رخسار لُجُبا سے فہی طَیَّبَتْ  
 لُجُبا عَلٰی فَاطِمَةَ وَ قَالَتْ لَهَا مَوْجِبَا بَيْکَ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ کَیْفَ کَالِکَ قَالَتْ لِحَبِیْرٍ لِّسْ نَزَلَ ہُوَ لِي لُجُبا  
 اور حاضر ہوئی خدمت جناب فاطمہ میں اور سلام کر کر کہ ماہر جبا ان بی بی حبیب خدا محمد مصطفیٰ کی کیا  
 حال ہو چکا ای سیدہ حضرت فرمایا شکر خدا کا اچھی ہوں لُجُبا نے عرض کی کہ میں ایک حور ہوں حوریان  
 بہشت سے کہ خدا نے تمہاری خدمت کو بھیجا ہے قُلْتُ فَکَیْفَ فَاطِمَةُ الْحِیَاءُ مِنْ لُجُبا لَمْ تَدْرِ سَا قُورُشْتُ  
 لَهَا بِشَمِ اتی جناب سیدہ کو کہ لُجُبا کو لے کر کیا فرس کر دن اور لُجُبا کو کہاں بٹھاؤں بلکہ اوس دن اوس  
 مخدومہ کون و مکان پر فاقہ تھا اور روایات صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قسم فرس سے جناب فاطمہ کو یہاں  
 کچھ نہ تھا سو ایک پوست کو سفند کر دیں گے اوس پر اونٹ دانہ کھاتا تھا اور انکو جناب شیر خدا اور قلما  
 اوس پر ہما کر سوتی تھیں غرض وہ محصومہ اسی فکر میں تھیں اِذْ هَبَطَتْ حُورٌ وَمَعَهَا ذُرُوءُکَ  
 مِنْ ذُرَاِئِکَ الْجَنَّةِ ناگاہ اور حورین فرس سندس و حریر لے کر خانہ جناب سیدہ میں حاضر ہوئیں  
 فَبَسَطَتْہَا فِی مَنَزِلَةٍ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ لُجُبا بِسْ وہ فرس خانہ جناب فاطمہ میں بھیجا جناب  
 سیدہ نے لُجُبا کو اوس پر بٹھایا اور آپ سجدہ شکر بجا لائیں پس جب امام حسین پیدا ہوئے تو جو کام دیکھا  
 ہوتا ہوا و س لُجُبا بجالائی اور رومال جنت سے لوٹھا قَالَتْ ابْنُ عَبَّاسٍ کَاَنَّ لُجُبا تَقْفُو عَلَى الْحُورِ  
 اَنَا قَارِئَةُ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کہتے ہیں کہ وہ حور فرس کرتی تھی تمام حوریان جنت پر کون ہر مثل سیر  
 کہ میں دائہ جناب امام حسین ہوں وَ اَدْحٰی اللّٰہُ اِلٰی رِضْوَانِ خَاوِزِ الْجَنَانِ اَنْ رَّحَرِفِ  
 الْجَنَّةِ وَ رَیْتُمَا کَرَامَةً یُّوَلَّدُ یُوَلَّدُ فِی دَاوَالِ الدُّنْیَا اور حکم کیا رضوان کو کہ بہشت آراستہ کر

واسطے بزرگی اوس فرزند کو کہ آج دنیا میں پیدا ہوا ہے اور ملائکہ آسمان کو حکم ہوا کہ صفت باندہ کو نقیص  
 و تحمید میں مشغول ہوں اور حورو کو حکم ہوا کہ سب اچکھو آراستہ کر کو آپس میں معانقہ اور ملاقاتیں کریں  
 کہ آج ہماری کثیر خاص کیمیاں دوست ہمارا حسین پیدا ہوا ہے وَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَىٰ جِبْرِیْلَ وَیَسْمٰکَ  
 اَنْ یَّهْبِطَا فِیْ قَدِیْلٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ فَهَبَطَتْ اُوْرَکُمْ ہوا جبریل اور میکائیل کو کہ زمین پر باگروہ  
 ملائکہ نازل ہو پس نازل ہوئے غرض عجب طرح کی خوشی تھی اور سب فرشتہ خدا کی طرف سے مبارکباد دیتی تھی  
 اور انالی میں جناب امام زین العابدین سے منقول ہے کہ جب امام حسین پیدا ہوئے تو نام رکھنے میں تامل ہوا  
 کہ نام جناب امام حسن کا بھی پروردگار عالم فر کما تھا پس وحی کی خدا نے جبریل کو کہ ہماری حبیب کے  
 ہاں نواسا پیدا ہوا ہے فَاهْبِطْ اِلَیْہِ وَهٰذَا بِسْمِیْ اَنْزَلَ ہو طرف او کو اور مبارک باد دے وَقُلْ لَّہٗ اِنَّکَ  
 عَلَیْکَ سِتْرٌ مِّنْ ذٰلِکَ ہَا رُوْنٌ مِّنْ مُّوْسٰی فَمَیْمٰنٌ بِاَیْمِیْہِمْ اَبْنِ ہَا رُوْنٌ اور کہہ کہ علی تمہارا وصی اور  
 قائم مقام ہے جو سطر ح کہ ہارون قائم مقام موسیٰ تھا پس علی تم سے بمنزلہ ہارون کو جو موسیٰ سے پس  
 جو نام فرزند کو چک ہارون کا تھا وہ نام اسکا بھی رکھو یہ پیغام خداوند علما کا بھی بُدی فرسنا قَالَ  
 وَمَا اَسْمٰہُ قَالَ سُبْحٰنَہُ کَمَا اے جبریل کیا نام تھا فرزند کو چک ہارون کا کما جبریل فر فرشتہ فرمایا  
 حضرت فر کہ اے وحی زبان میری عربی ہے قَالَ سَمِیْہُ الْحُسَیْنُ فَمَسَمٰہُ الْحُسَیْنُ جبریل فر عرض کی کہ  
 نام رکھو حسین پس نام رکھا فرزند زہرا کا حسین پس یہ مقام رونو اور دینی اور خاک اور انیکا ہے  
 کہ ایک دن وہ تھا کہ حسین کو پیدا ہونے کی خداوند عالم فر یہ کہہ رہے تھے شادی کی تھی جیسا کہ سنا  
 ہزار افسوس ایک دن اوسے حسین کو جب ظالموں نے زمین دنگا ہو کا پیاسا مانند گوسفند قربانی کو  
 بیچ کیا تو اوسکو قتل کی یہ خوشی اوس قوم جفاکار فر کی تھی کہ کسی عید کو نسبت نہیں تھی اور دف  
 و نقاری بجا تھی اور بغلیک ہو تو تھو اور وہ حسین پیارا خدا اور رسول کا رگ گرم کر بلا پر پڑا تھا اور  
 خون اوسکو کٹو حلق سے بہتا تھا اور دختران خاتون قیامت میں فریاد و مَقْوَلَاہُ وَاذِیْجَاہُ  
 وَاَحْسِنَاہُ کی بلند تھی اور وہ لعین شیش عمر سعد افتخار کر تو تھو اور کہتے تھے اَقُوْلُ اَنَا صَبِیْہُ  
 بِسْمِیْ وَذٰلِکَ اَقُوْلُ اَنَا لَطِیْفٌ بِرُحْمٰی فَاَلْقٰی عَلٰی الْاَدْمِیِّ بِسْمِیْ کُوْنِیْ شَقِیْ کَمَا تَہْتَا کہ اوس لعین

ستوراماری حسین کو اور کوئی گستاہا کہ اوس شقی فریسا نیزہ مارا سینہ اقدس پر فرزند زہرا کہ وہ گھوٹ  
 مٹنے کہ بہل زمین پر گر پڑو۔ **هَذَا يَقُولُ لَطَمْتُ لَوَاخَذْتُ عِمَامَتَهُ** اور ایک لعین نے کہا کہ اوس شقی  
 طمانچہ رخسار حسین پر بار اور عمامہ اوٹا لیا اور بعض شقی کہتے تھے **لَعْنُ الدِّينِ اَوْ لَطَمْتُ لَوَاخَذْتُ لَطَمْتُ**  
**الْحُسَيْنِ** وہ شقی بیدین ہیں کہ گھوڑی دوڑاؤ نقش حسین پر اور اون سب کفار فرادہ و شکر کر لے روزی کو  
 اور سر اقدس کو باری باری اپنی اپنی نیز و نیز پر کتے تھے اور سر انور حضرت کا مثل خورشید قیامت نیزی پر تھا  
 اور تلاوت قرآن میں مشغول تھا اور ریش پرخون کبھی ہوا سر دھڑکے اور تہی اور کبھی بائیں کو اور جو  
 پوچھتا تھا راہ میں **لِمَنْ هَذَا الْاَسْ** یہ سر کس کا ہے جس پر اس ذلت و خواری سے لی جاتی ہو تو وہ  
 شخص کہ جس کا خدا اس عت و فکیرم سے حسین نام رکھا تھا ہزارافسوس اس کا نام خارجی بتلاتے تھے  
 اور کہتے تھے **هَذَا اَسْ خَارِجِي خَرَجَ عَلَيَّ يَزِيدَ** یہ سر ایک خارجی کا ہے کہ اوس خرو و جکیا ہمارے  
 پسر معاویہ پر اور ایک روایت میں ہے کہ دروازہ قلعہ کا کو فیکو بند تھا خولی سر اقدس کو لگو کر چلا گیا  
**اَخْفَى الْاَسَ الشَّرِيفَ عَنْ رَوْحَتِهِ فِي السُّورِ** اور سر فرزند رسول جگر گوشہ بتول اوس شقی نے  
 اپنی زوجہ سے چھپا کر تنور میں رکھا جب زوجہ اوسکی ناز شب کو اوٹھی **فَوَاتَتْ مَمْنَعًا كَثِيرًا وَنَوْدًا**  
**يَسْطَحُ مِنَ السُّورِ** وہ کہتی ہے کہ میں کیا دیکھتی ہوں شمعیت سے روشن ہیں اور ایک نور تنور سے جلوہ گر ہیں  
 حیران ہوئی کہ آج تو میں تنور میں آگ بھی نہیں روشن کی یہ نور کیسا ہے کیا جانتی تھی کہ اس میں سر  
 فرزند رسول رکھا ہے کہ جس پر رسول خدا چوستو ناگاہ ایک ہودج نور آسمان سے قریب تنور اوتر آؤ **فِيهِ**  
**اَرْبَعَةُ اَشْوَابٍ قَوَّاهِدَةً مِنْهُمْ اَقْبَلَتْ وَاَخْرَجَتْ الْاَسَ الشَّرِيفَ** اور اوس عماری میں چار خوب  
 صاحب حسن و جمال تھیں لیکن چاک گریبان بال سر کو کھلی ہوئی ایک بی بی اون سب میں زیادہ بیوا  
 پس جو نہیں اوس بی بی کو دیکھا کہ تنور میں دوڑ کر اوس تنور میں سے باہر نکلا **وَقَبْلَتُهُ وَ**  
**حَمَّتْهُ اِلَى صَدْرِهَا وَبَلَّتْ** اور اوس سر کو بوس لیا اپنی سینے سے لگا کر اختیار روئی لگین اور بقرار  
 ہو ہو کہتی تھیں **يَا بَنِي قَتْلُكَ وَمِنْ الْمَاءِ سَعَوْكَ** ہا ہا ہا فرزند میرے تجھ پر جرم و خطا پیا سا قتل کیا  
 اور وہ پانی کہ خدا نے تیری مائے مہر میں دیا تھا ایک قطرہ تجھ کو تادم مرگ نہ دیا **وَلَمْ يَخْرُفْ اَنَا اَمَلْتُ**

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ لَمَّا كُنَّا فِي الْغَلَاظِ وَالْغُلَاظِ  
 میری ہون تیری فاطمہ زہرا امی بارہ جگر اکیدن وہ رتبہ تیرا تھا کہ رسول خدا کو تو گمانہ ہی پر سوار  
 ہوتا تھا اور آج سر تیرا اس ذلت سے نور میں رکھا ہی ہو گئی تیرا بگاڑ شدیداً اَحْتِیٰ حَشِیَّتْ عَلَیْہَا کَیْسُ  
 پیر اس قدر روئین کہ رو تو رو تو بیہوش ہو گئیں جب ہوش میں آئیں تو وہ عورتیں بولیں ایفا طمہ نہ رو و بہر  
 فَاتَّكَ اللَّهُ بِحِلْمٍ بَيْنَكَ وَبَيْنَ قَاتِلِ وَلَدِكَ پس تحقیق خدا حکم کرے گا در میان تمہاری اور در میان ہمارے  
 فرزند کو قاتل کو پر وہ میری نظر سے غائب ہو گئیں پس انی میں قریب تنور اور نکال لائیں فرس اقدس کو  
 وَقَالَتْ عَلَاتُهَا رَأْسُ الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِيٍّ فَصَحَّتْ وَوَقَعَتْ مَغْشِيَةً اَوْ رَكَبَتْ تَمِي تَمِي کہ جانا میں نے کہ میر  
 حسین کا ہی پس چنچین مار کر روئی میں کہ بیہوش ہو کر گر پڑی پس سنی میں نے آواز ہاتف کی کہ کہا اوش  
 او شہرہ العورت خدا تمہو مواخذہ شوہر میں عذاب نکرے گا پس کہا میں نے ہاتف سے کہ خبر دی مجھ کو یہ عورتیں  
 کون تھیں جواب دیا اوش کہ ایک اونہیں نیم بنت عمر التھین اور ایک آسئہ زن فرعون تھیں اور ایک خدیجہ کبرا  
 زوجہ رسول خدا تھیں وَالَّتِي أَخْرَجَتْ الرَّاسَ وَتَنَدَّبَ فِيْهَا أُمُّ الْحُسَيْنِ فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَسُوْلُ اللَّهِ  
 اور وہ بی بی جو سب سے زیادہ یتیم و یتیم تھی اور سر اقدس کو باہر نکالا تھا وہ ان تھیں حسین کی فاطمہ زہرا  
 بی بی رسول خدا کی غرض عجب عجب طرح کی بے ادبی اوس سر نور سے اشتیاق کی تار دے وَضَعُوْا فِيْ  
 الْمُسْنَدِ وَفِي تَارِدَةٍ عَلَقُوْهُ فِي الْاَشْجَارِ اے اے کبھی اوس سر کو  
 صندوق میں رکھا اور کبھی اوس سر کو درخت میں لٹکایا وَتَارِدَةٍ عَلَوْهُ عَلَى الْاَشْجَارِ وَتَارِدَةٍ وَضَعُوْهُ  
 حَتَّ السَّيْرِ کبھی تو اون لعینوں نے سر فرزند فاطمہ زہرا کو نیز پر چھڑا یا اور کبھی اوس سر اقدس کو  
 زیر تخت رکھا وَتَارِدَةٍ نَصَبُوْهُ عَلَى الْبَابِ وَتَارِدَةٍ قَرَعُوْهُ بِالْقَضِیْبِ کبھی سر را کب و ش  
 رسول خدا کا دروازی پر لٹکایا اور کبھی اوس کو لب و دندان پر چڑھی لگائی اور جس شہر میں وارد ہوا  
 تو پہلے حکم کرتے تو وہاں کو باشندہ و ملوک کہ شہر کو آراستہ کریں اور ہماری پیشوائی کو امین کہ یَا تَوْنُ بِاللَّهِ  
 وَالْفَضْلُ لِلشَّامِ وَبِیْنَکُمْ اوردہ و نوا اور چاندی تصدق کو لائیں کہ ہم فرزند فاطمہ کو قتل کر کے سر اوس کا  
 لائے ہیں چنانچہ روایت میں وارد ہوا کہ وَرَدَ رَأْسُ الْحُسَيْنِ فِي الشَّامِ وَبَكَتْ رَسُوْلُ اللَّهِ

عَلَى حَالٍ مَكْشِفَاتِ الْوُجُوهِ نَاثِرَاتِ الشُّعُورِ قَوَّيَتْ أَهْلَ الشَّامِ لِذَلِكَ جَبَّ مَرْجَابُهَا الشَّمْسُ وَارِدُ  
 شَهْرِ شَامٍ هُوَ أَوْ دَخَّرَانِ فَاطِمَةُ زَهْرًا وَثَوْبُهَا سَوَارِثُهَا وَكُلُّهَا مَحْمُودَةٌ كَمَا هِيَ بِأَلْبَسَ بِكُلِّهَا هِيَ بِسِوَى  
 شَامٍ اسْجَالِ سَوَالِ رَسُولِ كَرَامَاتِ خُوشِ وَخُورَمِ هُوَ وَطَرِجِ طَرَحِ زَيْنَتِ سِرِّهَا آتَشِ كِیَا تَهَارِ وَ  
 كَمَا هِيَ كَرَبَانِجِ عَوْرَتَيْنِ اِیْكَ بَامِ خَانِهْ بِرَسْرِخِ كِطْرِ هُوَ بِهِيَ تَهْنِ اَوْرَبَتْ سِرُّ وَشَادِی كَرْنِ  
 وَكَانَتْ فَهَتْ عَجُوزَةً أَشَدَّ مِنْهُنَّ بِالْضَّحَاكِ وَالشُّرُودِ اَوْرَا اِیْكَ مَعُونَهُ بِرَبِیَا تَهْنِ كَرِهْ سَبْ زَبَادِ  
 هَمَسْتِ تَهْنِ اَوْرَشَادِ تَهْنِ فَلَمَّا كَادَ مِنْهَا دَاسُ الْحُسَيْنِ قَوَّعَتْ الْحُجْرَ بِسِوَى هَمَسْتِ بِسَارِ  
 فَرْزَنْدِ رَسُولِ خَدَا بِرَا اَوْرَا سِوَى هَمَسْتِ شَادِ هَمَسْتِ اَوْرَا اِیْكَ تَهَارِ اَوْرَا سِوَى هَمَسْتِ اَوْرَا  
 دَاسِ الْحُسَيْنِ اَوْرَا اَوْرَا سِوَى هَمَسْتِ تَهْنِ اَوْرَا اِیْكَ تَهْنِ اَوْرَا اِیْكَ تَهْنِ اَوْرَا اِیْكَ تَهْنِ  
 بِسِوَى اِیْكَ حَرَمِ شُورِ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 خَدَا سِوَى اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 شَخْصِ نَبِیِّ اَمْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 اَبْنِ قَوْلِ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 اَللَّهْمَّ قَدْ بَلَكَتْ عَلَى الْحُسَيْنِ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَا اَللَّهْمَّ اَمْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 چَالِیْسِ صَبَاحِ نَحْوِ اِنَّ اَلْاَرْضَ بَلَكَتْ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَا اَللَّهْمَّ اَوْرَا اِیْكَ  
 اَمْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 رَوِیَا اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 صَبَاحًا عَلَى الْحُسَيْنِ وَتَحْقِيقُ كَرَمِ اَسْمَانِ هَمِ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 اَمْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ  
 نَبِیِّ اَشْمِ خَضَا اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ اَوْرَا اِیْكَ

اور ہم ہمیشہ وزیرین اوس جناب کی مصیبت پر اور جد زگر وار میری علی بن الحسین جب اپنی پر رنج و غم کو یاد کر کے  
روزی تو تیریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو جاتی تھی و کُلُّ مَنْ رَأَى هَذَ الْحَالِ قَبِيْکَ لَکَاۤءُۢمُ اور جو شخص  
اونہیں اس حال سے دیکھتا تھا اونکا رونادیکھ کر روتا تھا بعد اوسکو جناب صادق زفر بایا کہ کوئی چشم محبوب  
نہیں ہے اور کوئی زونا پسندیدہ تر نہیں نزدیک خدا کو اوس چشم سے کہ حضرت امام حسین پر روئی ہو  
وَسَبَّحَ تِلْکَ اَعْلٰی الْحُسَيْنِ فَآتَتْهُ اَحْسَنَ بِاللَّیْلِ وَفَاطِمَةُ اور جو شخص کہ امام حسین پر رویا پس آئے  
نیکی کی جناب فاطمہ سے اور احسان کیا رسول خدا پر اور حق ہم اہل بیت کا ادا کیا کُلُّ عَيْنٍ نَّالَتْهُ  
یَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عَيْنَ بَکْتٍ عَلٰی الْحُسَيْنِ فَاکْتَحَا صَاحِبُکَ مُسْتَشْبِرٌ نَّبَعِیْمُ الْجَنَّةِ اے زرارہ روز  
قیامت کو تمام خلایق کی نگہیں ہول قیامت سے گریان ہو گئی مگر وہ آنکھ جو امام حسین پر روئی ہو وہ  
آنکھ خوش و خرم ہوگی اور بشارت دی جائیگی ساتھ نعيم جنت کو حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایک بار حضرت  
موسیٰ سنا جا لگو کہ وہ طور پر جاز توراہ میں ایک مرد بنی اسرائیل سے ملاقات ہوئی اور وہ ایمان لایا تھا حضرت  
موسیٰ کو ساتھ اور عادت تھی حضرت کی کہ جب سنا جات کو جاز توراہ میں خدا کا رنگ دہو جاتا تھا اور جسم خود  
دہو جاتا تھا اور بنین عشرہ پڑ جاتا تھا اور آنکھیں ماری دہشت کو گس جاتی تھیں فَقَوْلَهُ اِلٰہُ سَوَاطِلِیْ اِسْنِ  
عِلَاسَتِ سِی اوس شخص نے پہچانا فقال یَا نَبِیُّ اللّٰہِ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَاسْتَسْئَلُ رَبَّکَ اَنْ یَّعْفُو عَنِّی  
پس عرض کی اوس نے یا نبی اللہ گناہ کیا ہو میں نے گناہ عظیم پس بعد سنا جا لگو عرض کی پھر پروردگار سے اپنے  
کہ میرے گناہ بخشو پس بعد سنا جا لگو حضرت موسیٰ نے عرض کی خداوند اتو عالم و دانا ہے تمام مخلوق کو انافی الصمیم  
اور تبسم پر روشن ہو حال مرد بنی اسرائیل کا پیش از آنکہ میں اوسکا حال عرض کروں خطاب رب الارباب  
پہونچا کہ ایو شی جو کچھ تو ہم سے سوال کر رکھا وہ ہم اوسکو عطا کریں گا اور سوقت حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل  
کو کہیو طلب مغفرت کی قَالَ یَا مُوسٰی اَعْفُوْا عَنْهُمْ اَسْتَغْفِرُ فِیْ الْاَقَاتِلِ الْحُسَيْنِ خدا تعالیٰ نے فرمایا اے  
موسیٰ جو بندہ بعد گناہ کو توبہ کر لگا میں اپنی رحمت سے اوس کو گناہوں کو بخشوں گا مگر قاتل حسین کہ اگر  
تمام اہل آسمان و زمین اوس کو بخشا عت خواہ ہوں ہرگز اوسکو گناہوں کو نہ بخشوں گا قَالَ یَا رَبِّ  
وَمِنْ الْحُسَيْنِ حضرت موسیٰ نے عرض کی اے پروردگار کون حسین ہے کہ جسکو قاتل کو نہ بخشیں گا قَالَ اللّٰہُ

مَوْذُوذٌ كَذَلِكَ عَلَيْكَ حُكْمٌ هُوَ اَوْ هِيَ حُسَيْنٌ لَمْ يَسْأَلْكَ يَارَبِّ وَمَنْ يَقْتُلْهُ  
 قَالَ يَقْتُلْهُ اللَّهُ جَدَّهِ الْبَاغِيَّةُ فِي اَرْضِ كُذِّبَتْ مَضْرُوتُ مَوْثِي فَرَعَضَ كِي اِي يَرُورْ دُكَارِ اَوْ  
 كُونْ شَهيدَ كِرِيكَ حُكْمٌ هُوَ اَوْ سِكرَانَا كِي اسْتِ بَاغِي اَوْ سَقْلَ كِرِيكَ زَمِينِ كِرِيكَ پَرِ وَيَنْفَرُ فَوْسَهُ وَتَحْمِيْمُ  
 وَيَصَلُّ وَيَقُولُ فِي صُحْبِهِ الطَّيْمَةُ مِنْ اَمَّا قَلَّتْ اَبْنِ يَنْتِ نَبِيَّهَا اَوْ بَعْدَ شَهَادَتِ حُسَيْنِ  
 كِهَوْرَا اَوْ سَكَا پِشَانِي خُونِ سَوْرَنِ كِنِ كِرْ كُحْمِ كِرْتَا شَوْرُ وُغْلِ مَجَايِگَا اَوْ كِرِيكَ اِي زَبَانِ سَوْرِيَهْ فَرِيَادِ  
 اَوْ سِ اسْتِ بَدَكَرِ سَوِ كِهَنُونِ زَا پَرِي پِغَمَبَرِ كِي مِي كِرِيكَ قَوْلِ كِرْ دَا لَا فَيَقْبِي بَلَقِي عَلَى الْوَسَاكِي مِنْ غَيْرِ  
 غُسْلٍ وَلَا كَفْنٍ اِي مَوْثِي نَعَشِ حُسَيْنِ پَارِهْ پَارِهْ رِگِ سَتَانِ كِرِيكَ پَرِ غِغْسِلِ وَكَفْنِ پَرِي رِگِي وَتَحْمِيْمُ  
 رَحْلَهُ وَتَسْبِي لِسَاءَهُ فِي الْبَلَدِ اِنْ اَوْ رَحْمَةِ اَوْ سَابِ حُسَيْنِ لَوْثِ لِينِ كِرْ اَوْ اِهْلِ مَيْتِ كُو حُسَيْنِ  
 اَسِيرِ كِرْ كُشَرْ شَهَرِ پَرِ اِيْنِ كِرْ وَيَقْتُلُ نَا حُرُوهْ وَتَشَهَّرُ رُوسُهُمْ مَعَ رَاسِهِ عَلَى الْخَوَافِ الْوَلَكِ  
 اَوْ رِ تَمَامِ خَوِشِ اَوْ قَرِ اَوْ اَصْحَابِ فَا قَتْلِ حُسَيْنِ مِينِ شَهَادَتِ پَايَنْگُو حُسَيْنِ مَعَ سَرَا اَنْصَارِ لَوْ كُنْ نِزَرِ  
 رِ كِهَوْرَا پَرِ اِيَا جَايِگَا اَوْ رِ زِيَدِ كِرِيكَ پَرِ اِيَا جَايِگَا كِرِيكَ مَوْثِي صَغِيرُوهُمْ مَيْمَنَةُ الْعَطَشِ وَكِيْزُوهُمْ  
 يَسْتَعِينُونَ وَلَا تَأْخُذُوهُمْ اِي مَوْثِي اِيَكِ مَصِيبَتِ حُسَيْنِ مِيَهْ كِرْ اَطْفَالِ خُورِ سَالِ حُسَيْنِ تُو بَانِي سَرِ  
 تَرِيْنِ تَرِ كِرْ مَرِيگَا اَوْ رِ بَرْگِ فَرِيَادِ كِرِيكَ كُو فَرِيَادِ كُونِ پَرِ پَرِ كِرِيكَ مَوْثِي وَقَالَ يَارَبِّ مَا لَقِيْتَهُ  
 مِنْ الْعَذَابِ پَسِ حَضْرَتِ مَوْثِي اَحْوَالِ حُسَيْنِ سَلَكِ نَهْتِ رُوْمَا اَوْ عَرْضِ كِي خُدا وَدَا قَاتِلَانِ حُسَيْنِ كِرِيكَ  
 كِيَا عَذَابِ هُوِ حُكْمٌ هُوَا كِهْ وَهْ عَذَابِ شَدِيدِ هُوَا وُنِ لَعِينُونَ كِرِيكَ اِهْلِ جَنَمِ جِسْ جَنَمِ مِينِ پَنَاهِ اَلَيْكِ  
 اَوْ رِ مِيرِي رَحْمَتِ اَوْ شَفَاعَتِ رَسُولِ سَوِ مَحْرُومِ رِهِيْنِ كِرْ اِي مَوْثِي وَظَلَمِ حُسَيْنِ پَرِ هُوَا كِهْ اِگَرِ حُجَّتِ خُدا اَوْ  
 اَمَامِ رِهِيْنَا اَوْ سَكِي اَوْ لَدِ سَوِ رُوْمِ زَمِينِ پَرِ اَوْ سَدَنِ بَاتِي نَوِ طَبَقِ زَمِينِ كُو هِمِ حُكْمِ كِرِيْنِ كِهْ غَارَتِ هُوَا جَائِ  
 قَالَ مَوْثِي يَرْثُ اِلَيْكَ اَللَّهُمَّ مَوْثِي فَرَعَضَ كِي خُدا يَا مِينِ هِي اَوْ لِنِ لَعِينُونَ سَوِ بَرِ اَرْهُونِ حُكْمِ  
 هُوَا كِهْ اِي مَوْثِي جَوْنِدِ كِهْ اَوْ سِ مَظْلُومِ كِي اطَاعَتِ كِرِيكَ اَوْ رَا سَكَا دُوسْتِ هُوَا مِيرِي رَحْمَتِ اَوْ سَكَا  
 حَالِ رِ هُوَا اَوْ سَكِي دُشْمَنُوكَا دُشْمَنِ هُوَا مِينِ اَوْ سِي سَوِ رَاضِي هُونِ كَا وَاعْلَمَ اَنَّهُ مَنْ بَلَايَ عَلَيْهِ  
 اَوْ اَبَا اَوْ تَبَا كِي اَحْوَالِ جَسَدِهِ عَلَى النَّارِ اَوْ مَوْثِي اَوْ سِي هِي جَانِ تُو جَوْشَخْشِ اَوْ سَكِي غَرِ پَرِي رُوْمِ





اَعِيْذُ اِنَّ اِلٰهَنَا كَاجِدٌ جَلُّ نَهْ سَلَمَاتُهَا تُوَدِّعُ لَعِيْنٌ سِدُوْهُنِزِيْرًا قُوْتُوْهُوَ قَالَتْ سَكِيْنَةٌ يَّا عَمِيْنُ  
 رُوْحِيْ فِذَا اِيْنَ اَلْعَبَاسُ عَمِيْنٌ وَاَخِيْ عَلِيٌّ اُوْر سَكِيْنَةٌ قِيَمٌ حَسِيْنٌ رُوْرُوْكَ جِلْدَاتِيْ تَهِيْ اَمِيْرُ بُوْقِيْ  
 هُوْ تَمِيْرُ جَانِ سَكِيْنَةٍ كَلِمَانِ بِيْنِ عِبَاسٍ حِجَابِيْرٍ كَرَامَتِ سِيْ جَاهِلِيْنِ اُوْر كَمَانِ بِيْنِ بَهَائِيْ عَلِيْ الْكَرَمِ  
 مَجِيْ بِجَائِيْنِ وَلَحْنُ نَسْبَاكِ اَجْعُوْنَ اُوْر تَمِ سَبَّ نَاجِلُوْ مَجُوْر رُوْزِ تُوْر اُوْی كَتَا هُوْ سِرَاسِيْر شَهْدَانِ  
 بِطَلِ سِرَاقِدِسِ اِمَامِ حَسِيْنٍ زَنْدِ رَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ شَمَرٌ لِيْكَوْ نَزِيْرٌ كُوْا كُوْا بَرَا اُوْر بِهْ شَعْرَاوْسِ لَعِيْنِ زُوْغَرِيْزِيْرَا  
 شَعْرَاوْمَلَا رِكَابِيْ فِضَّةٌ وَدَهْبٌ قُلْتُ خَلِيْلُ الْخَلْقِ اُنَا وَاَبَا اَمِيْرُ بَهْرُوْی سِرَاسِيْر وَشَرُّوْ  
 نَقَرَه وَطَلَا سُوْ كَقُلْ كِيَا هُوْ اُوْسِ شَقِيْ زَاوْسِيْ جُوْ بَهْرِيْنِ خَلْقِ خُدَاتَهَا بَانِ بَاكِيْ جَانِبِ سُوْ قَضَبِ يَزِيْدٍ  
 وَنَظَرَا لِيْءِ شَمْرًا دَاوَا قَالِ بَسِ اسْ كَلَامِ سُوْ غَصَبَهْ هُوَا يَزِيْدَاوْ شَمْرُوْ كُوْ شِشْمِ غَضَبِ دِيْكَوْ بُوْلَاوْمَلَا  
 اَللّٰهُ رِكَابَكَ نَا دَا خُدَا بَهْرُوْی تَمِيْرُ سَابِ وَشَرُّوْ كَاوْ سُوْ دِيْلُ لَكَ اِذَا عَلِمْتُ اَنَّا خَيْرُ الْخَلْقِ قُلْتُ  
 عَذَابِ هُوْ دَا سَطِ تَمِيْرُ هِرْ گَاهِ جَانَا تَهَا تُوْكَ حَسِيْنِ تَبْرِيْنِ خَلْقِ تُوْیَسِ تُوْزِيْ كِيُوْنِ قَمَلِ اُوْمِيْنِ اِيْسُوْ شَخْصِ  
 سِرْكَاتِ كُوْلَا يَا هُوْ اُوْر اَمِيْدَاوْ جَانِزِيْ كَا هُوْ اُخْرُوْجِ بِيْنِ بَيْنِيْ يَدِيْ لَاجَا رُوْذَةُ لَكَ عِنْدِيْ نَظَرِ جَا  
 سِرَاسِيْر سَانِ سُوْ كُوْ تَمِيْرُ دَا سَطِ جَانِزَهْ نَبِيْنِ سِرَاسِيْر سَابِ قَوْضَعَهْ فِیْ لَحْسَتِيْ بِيْنِ اَللّٰهِ بَسِ  
 رُكْمَا يَزِيْدُ فِرْ سِرْ بَارَكِ اِمَامِ حَسِيْنِ كَا اِيْكَ طُشْتِ طَلَامِيْنِ اُوْر اِيْكَ لُكْرِيْ اُوْسِ لَمْعُوْنِ كَرَامَتِهْ بِيْنِ تَهِيْ  
 اُوْسُوْ دَنْدَانِ شَرِيْفِ پَرَا مَامِ كُرْ كَا كُوْ كَتَا تَهَا رَحِيْمَكَ اَللّٰهُ يَّا حَسِيْنُ اَقَدْ كُنْتُ حَسَنُ الْمُضْحَاكِ  
 رَحْمَتِ كُرْ اُوْ سِدُوْ جَوَا حَسِيْنِ كِيَا خُوْبِ تَمِيْرُ مَنَسْنِ كِيْ جَلْمَهْ تَهِيْ اُوْبُوْر زَهْ اَسْلَمِيْ اُوْ سُوْقِ جَا ضَرُوْ بُوْ اِيْكَوْ يَزِيْدُ  
 تَضَرُّبِ لِحْشِيْكَ تَقُوْ اَلْحَسِيْنِ اَمِيْرُ يَزِيْدِ كَا تَهَا تُوْ اُوْ بِيْ لُكْرِيْ دَانُوْمِيْنِ حَسِيْنِ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اَللّٰهِ  
 يُوْشِفُنَا بِحَقِيْقِ كِهْ دِيْكَمَا بِيْنِ زُرْسُوْلِ خُدَا كُوْ كِهْ چُوْ تُوْ اُوْمِيْنِ دَانُوْ كُوْمَا يَحْصِيْ الرَّجُلُ السُّلُوْبُ جِيْسِهْ كُوْی  
 شُكْرُوْ چُوْ سَتَا هُوْ بَسِ يَزِيْدُ فِرْ لُكْرِيْ اُوْسِ دَنْدَانِ عَالِيْ شَانِ پَرِ سُوْ اُوْمَا فِیْ شَمِ اَلْقَفْتُ اِلَى الْعَوْمِ پَرُوْهُوْنِ  
 تُوْجُوْهُ هُوَاوْنِ قَالُوْنِ كِيْ طَرَفِ اُوْر كَسُوْ كَا كَيْفَ صَنَعْتُمْ بِهَمِّ كِيَا كِيَا تَمُوْ سَا تَهَا اُوْ كُوْ لَعِيْنِ كِيُوْ نَكْرُ  
 تَمِ لُكْرِيْ اُوْسُوْ اُوْر وَهْ كِيُوْ نَكْرُ لُكْرِيْ تَمُوْ مَفْصَلِ بِيَانِ كُرْ دَا خَرْمُوْ اُوْمِيْنِ كِ سَطْرَحِ قُلْ كِيَا عَرْضِ كِيْ اُوْمُوْنِ  
 جَا عَتَا مَعَ تَمَا فِیْ عَشْرَةِ نَفْسَا بِيْنِ اَهْلِيْبَيْتِهْ اُوْ تَمِيْرُ حَسِيْنِ هَامُوْ سَابِ سَحْ اَمَارَهْ شَخْصِ كُرْ اِنْمَا اِلِیْ رَسُوْلِ



جو بہت سولو تو ناچار ہو گویا جس وقت کہ نہایت زخمی ہو کر گھوڑے میں پر گرتا تو اہو وقت بھی حسین  
یہ قدرت نہ تھی کہ حسین کے نزدیک جا کر سر او سکا جدا کرے آخر شان ابن انس اور خولی اصبی اور  
شمزوی الجوشن نے متفق ہو کر اس کام پر باندھی جس وقت دیکھا کہ حسین نماز حصہ کے واسطے سجین  
ہنوز نماز تمام نہ کی تھی پہلی رکعت کا سجدہ اول تھا فَاَلْتَمِمْ تَوَلَّ عَنْ فَوَسَّيْہُ وَذَلَّ عَنِ الْحُسَيْنِ  
ایزید شمر گھوڑے اور ترا اور قریب ہوا حسین فَذَلَّ بِجَانِّہٖ لَمَّا يَذَلُّجُ الْاَلْبَشِشِ اِسْنِ فَمَّا كَانَا اَوْسَ فِی الْحُسَيْنِ  
اس طرح کہ جیسے گوسفند کو کوئی بیچ کر تاہی زید زبیرہ باجرا سکر گردن اپنی جھکانی اور دیر تک سر کو نہ ہٹا  
اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَوَّلَ ظَلَمٍ ظَلَمَ حَقَّ مَحَدٍّ وَاٰلِ مَحَدٍّ وَاٰخِرُ تَلْبِیْعٍ لَّہٗ عَلٰی ذٰلِكَ اَللّٰہُمَّ لَعَنَ الْوَصَاۃَ  
اَلَّتِیْ جَاہَدَتِ الْحُسَیْنِ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ لَہٗ عَلٰی قَتْلِہٗ اَللّٰہُمَّ لَعَنَ ہُمْ جَمِیْعًا  
روایت پنجاہ و پنجیم حکم خدا آنا واسطے داؤد کو اور تواضع حضرت سلیمان کی  
اور احوال حضرت جرجیس اور جانا اہل حرم کا شام میں اور ایمان لانا نصرانیکا  
فِی الْحَدِیْثِ قَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی لَا اَدَاوَدَ یَا دَاوُدُ اِنْ اَکَلْتُ عَلٰی بَابِ دَارِکَ سَا تَفْعَلُ لِیْ  
حدیث میں وارد ہوا ہو کہ خداوند عالم فرمایا حضرت داؤد سے اے داؤد اگر میں آؤں تیرے دروازے پر  
تو تو مجھ سے کیا سلوک کرے فَقَالَ اَللّٰہُمَّ مَا لَاحِقَہٗ لِیْ فِی الْجَوَابِ حضرت داؤد نے عرض کی خدایا مجھ  
طاقت نہیں ہے اسکو جواب کی حق تعالیٰ فرمایا کہ اے داؤد فقرا مومنین بمنزلہ میری ہیں اگر تجھ کو نیکی مجھ سے  
منظور ہے تو تو ان سلوک کر پس کیا حال ہو گا اون لوگوں کا جو قطع نظر سلوک کر نیکی غریب مومنین  
مکمل و نخواست کر فرمیں حال انکہ جناب رسول خدا بہت غریب مومنین کو دوست رکھتے تھے اور حضرت  
سلیمان باوجود اس ملک و سلطنت کے ایک دن کسٹے سے سواری اوٹھ کر نکلی جاتی تھی ناگاہ دیکھا کہ  
چند فقرا مومنین باہم بیٹھیں حضرت تخت سے اتر کر ان میں جا بیٹھو اور فرماؤ لَوْ کُنْتُ بِمِثْلِہٖ جَا لَسَ  
مِثْلُہٗنَا غَرِیْبٌ جَا لَسَ غَرِیْبًا مِّنْ اَیْکُمْ فِیْقَرَّ سَکِیْنٌ مِّنْ اَیْکُمْ مِثْلُہٗنَا مِثْلُہٗنَا غَرِیْبٌ  
کہ غریبوں سے ہمیشہ کراہوں اِنَّمَا الْغَافِلُ دَخَلَ الْاَبْوَابَ وَالْغُرُورُ اِیْنَا فَلَ تَرَکْ کَرَّہْہٗمَ اور غرور کو  
وَاَجْتَذِبْ مِنَ الْوَصَیَّانِ وَالشُّرُودِ اور پرہیز کرنا فرمائی سو خدا کی اس واسطے کہ سب اعصا تیرے

گو اہی دین گروز قیامت کو واعلم ان خیر الزاد فی هذا الطريق النور والتقوی اور معلوم کر  
 کہ بہترین زاد اس دین تقوی اور پرہیزگاری ہے الا ان یجوز من الموت طفل ولا شاب ولا شیخ  
 آگاہ ہوا یا طفل کہ نجات نہیں ہے موت سے لڑ کر کو اور نہ جوان کو اور نہ پیر کو یعنی موت کسی کو نہ چھوڑے گی  
 یہ نہیں ہے کہ پیر کو آخر اور جوان و طفل محفوظ رہیں پس کسی عالم میں اپنی پروردگار سے غافل نہ رہ کہ  
 یہاں کی بیخ و راحت سبائی میں اور اس دنیا کو خدا فی جای استحان بنایا ہے اور مقربان خدا ہمیشہ اس  
 دنیا میں بلاؤ بیخ و مصیبت میں رہے کیسکو کافرون فرسنگسار کیا کیسکو کوئین میں قید کیا کیسکو آری سر  
 چیر ڈالا کیسکو سر قفس کو بدن سے جدا کیا مگر سب مصیبتوں کا خاتمہ مظلوم کر بلا خاس آل عبا پر ہوا چنانچہ  
 روایت ہے کہ سرزمین روم و شہر فلسطین میں خدا فی فی ہدایت حضرت جبرئیل پیغمبر کو مبعوث کیا اور ایک  
 پادشاہ تھا ازلہ نام نہایت ظالم و بت پرست ملک شام میں اوسکی ہدایت کو خداوند عالم فرماں  
 پیغمبر کو بھیجا جب وہ مقبول باری اوسکی آگ و عطا و نصیحت کر ڈیگو نہایت وہ شقی غیظ میں آیا جو بیخ  
 کہ اوس خاصہ باری کو دیز زبان کو یار اوس کو بیان کا نہیں پہلے تمام جسم شریف اونا بنو شام  
 آہنی زخمی کیا اور دن بہر سوچو لگو گرم کر کر دعو انا تھا اور بند بندین پیوست کر دانا تھا اور راگوز ہر بلا ہل  
 اور ستم قاتل زخمون میں رکھو انا تھا اور زندان بان ملعون تمام رات زخمی جسم شریف پر نمک و سرکہ پھرتا تھا  
 اور جب وہ سوتا تھا تو ایک ستون آہن کہ وہ اٹھارہ آدمیوں سے بھی جنبش نہ کرتا تھا اوسو اونی شکم مبارک پر  
 رکھو اجاتا تھا ان سب صعبوتوں پر بھی اوس بزرگوار فرشتہ سے بجز شکر حرف دیگر نہ نکالا یہ سامان اوسنابک  
 قتل کرتی لیکن سبب بقای رشتہ حیات زندہ ہو فانزل جبرئیل وقال ان الله یقرؤک السلام ویقول  
 پس نازل ہوئی جبرئیل اور بولو کہ پروردگار عالم فرمیں بعد تحفہ سلام یہ پیغام دیا ہے کہ ہمیں قسم ہے اپنی  
 وحدانیت کی کہ ہم تجھے بہت خوشنود اور کمال راضی ہیں یا جبرئیل ان هذا للعین یقتلک اربع  
 موات وانا احدثک ای جبرئیل یہ عین تجھو چار بار قتل کرے گا اور ہم خلعت حیات تازہ سے تجھو فرما  
 کرے گا اگرچہ وہ شقی اس پر بھی راہ راست اختیار نہ کرے گا حضرت جبرئیل فرعون کی کہ خدا یا میں باضی ہوں  
 تیری راہ رضا میں فاصواللین قطعوه انما اربا و طرحوہ فی الیہ پس حکم کیا اوس شقی فرعون

جبرئیل کا جد اگر وہیں بند بند اوس خاصہ خدا کا جد کیا اور کنوئین میں ڈال دیا فَانْزَلَ مِنْكَ آيِلٌ وَاحِيَا  
 مِنْ اٰتِوَاللّٰهِ بِسْمِکَ ایل نازل ہو اور اُن کو نکل و جمع کیا اور زندہ کیا اور نہیں حکم خدا اور پھر جبرئیل نے  
 اوس کو سو حق راہ نمائی کی اور وہ لعین طیش میں آیا اور ایک تختہ سسی سرخ کیا اور دست دیا اوس کو گزیدہ  
 خدا کو باندھو اور تختہ آتشی پر لٹایا اور سُرب گرم کر کر پلایا اور میخا آہنی او کو چشمہ آبی مبارک میں ڈال دیا  
 اور جب ایک بلو کو خال ہو اسی کی ہوا میں اور آدمی پھر میکا ایل نازل ہو کر اوس خاک کو جمع کر کر حکم خالق زندہ  
 اور پھر اوس برگزیدہ خدا کو لعین کو سو حق راہ نمائی کی وہ شقی ہوا کہ باری تو اپنے خالق کی قدرت نمائی  
 کرتا ہو اگر ہزار بار زندہ ہو تو بھی بجز انکار حرف اقرار نہ پائے لاؤں گا پھر تختہ نین کسوا کو اڑہ سید و نکر ہو کیا  
 اور دیک میں رکھا اور اوس کو گرد و سر سے سمور کیا اور اوس کو بچو آنچ کر دی اوس وقت تو عرض عظم کو  
 زلزلہ ہوا اور چرخ برین بیدار کانپنے لگا اور ساکنان آسمان نالہ و فغان کر کر عرض کر کر زلزلہ گاہ آہنی  
 کہ بار اہل ایسا سانحہ روی زمین پر نہیں ہوا اور اسرافیل نے ایک نعرہ مارا کہ زمین ہل گئی اور وہ دیکھو  
 سو گر پڑی پھر حضرت جبرئیل بقدرت خدا زندہ ہو کر آخر کار بعد ظلم پیشا راہی ماصواب فرما دیا بادشاہ  
 ملعون کی اوپر گردن مار کر اوس کو غمہ بیگناہ کو قرار پایا اور وعدہ اونکا برابر ہوا حضرت جبرئیل نے انکے  
 جبرئیل خدا تعالیٰ ان لعینوں پر غضب نازل کر گیا تم دنیا سے ناپائیدار کو ترک کرو عرض جب قاتل و اسلحہ  
 قتل کرینکو انحضرت کو آیا تو ملاکہ او کو استقبال رو حکو آئو فَلَمَّا اَرَادَ الْاٰلِیُّنَ اَنْ یَّجُوزَ رَاسَهُ الشَّجَرَةَ  
 بَلٰی بَکَاءً شَدِیدًا پس جب چاہا قاتل لعین نے کہ سراقہ کو او کو جدا کرے اور زیر تیغ بہا لیا اوس  
 تو وہ پیغمبر خدا میا خستہ وار زمین مار کر روز لگو قال جبرئیل یَا نَبِیَّ اللّٰهِ شَجَبْتُ مِنْ بَکَاؤِکَ وَقَدْ صَبَّوْ  
 عَلٰی مَصَائِبِ عَظْمٰی جبرئیل نے کہا ای جبرئیل نہایت شجب ہونین تمہارے روزی اوسو فکا کہ تنہا ہی  
 مصیبتوں پر صبر کیا اوس وقت باعث رونیکا کیا ہو اور حضرت جبرئیل نے جبرئیل سے مصیبتوں پر تصویر کیا  
 احوال انبیا کو پس قید میں تصور کیا میں نے حال یونس کو اور زخمیوں میں خیال کیا میں نے آزار حضرت یونس  
 اور جلتوں میں میں نے خیال کیا حال ابراہیم کو آری و نیم ہونین تصور کیا میں نے زلزلہ کو اور نایابان کو  
 متصور ہا حال یعقوب و شعیب کا وَاَلَا نَ ذَکُوْتُ مَصَابِیْ الْحُسَیْنِ اَبْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَمَّیْتُ

اور اسی جبریلؑ اس وقت یا دین مجبور صحبتیں حسینؑ فرزند رسولؐ خدا کی پس مجھے گریہ ضبط نہ ہو سکا  
اس واسطے کہ سب پر مصائب ہو کر مگر مثل حسینؑ کسی پر نہیں ہو کر اور اسی جبریلؑ جو بتلا بہ بلا ہوا خود  
بذات واحد ہوا ہر کیسے جوان بیٹا قتل ہو کر نہیں دیکھا کسی کو دین طفل شیر خوار کو گلہ پر تیر نہیں لگا  
کیسے اپنی بہانی بہتجوں کا خون زمین پر بہتا نہیں دیکھا اور انہیں بچان نہیں دیکھا اسی جبریلؑ کیسے طفل  
نور سال مثل ماہی پر آب ترپ کر ہلاک نہیں ہو کر کیسے اہل و عیال پر آب و دانہ بند نہیں ہوا کیسے  
جسم پر چار ہزار تیر اور ایک سو اسی زخم نیرہ و شمشیر نہیں لگا کیسے لاش سیکور و کفن تابش آفتاب نہیں  
گرم پر پڑی نہیں رہی کیسے ناموس قید ہو کر در بدر پر اسی نہیں لگو کیسے بچہ کوئی اوسکی قطع نسل کا درپے  
نہیں ہوا فوس اسی شہر شام کو خاکم کر اوتوں سے یہ تمام صحبتیں خاندان رسالت پر گزریں گی باوصفہ  
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ بادشاہ ملک تسلیم و رضا ہیں وہ بھی تحمل اس صحبت کر نہ سکیں گے  
روئے از سر پستو سر بر ہنہ چاک گریبان خاک اور آتری خلدیرین چو تو کر نقش حسینؑ پر آئین گو یا کیتی کنت  
معہم فافوز فوز اعظیما کا شکوہ بین حاضر ہوتا اور جان اپنی اوس امام مظلوم پر شاکر کر سعادت  
حاصل کر آہ دیکھتا ہوں نہیں گویا سر حسینؑ سے اقربانہ زہر نصب ہیں ہر چند استغاثہ کر تو ہیں کوئی اونکی  
فریاد کو نہیں سنتا امیدوار ہوں خدا سو کہ شہر میرا ہر اہل حسینؑ اور رفیقان حسینؑ کو ہوا اور جب روز قیامت  
کو مادر مظلومہ معصومہ حسینؑ دختر رسولؐ الثقلین فاطمہ زہراؑ پر پایہ عرش الہی پڑ کر داد خواہ خون حسینؑ کی ہون  
تومان میری ہی سر بر ہنہ مثل کنیران فاطمہ زہراؑ خاتون دوسرا میری خون کی داد خواہ ہو جبریلؑ کو بیان  
جر جیسے تاب نہ ہی اور اس طرح سے روئے کہ جیسے کسی عورت کا بچہ مرجاتا ہو اور وہ بیقرار ہو کر روتی ہے  
فی الحقیقت کہ جس بی پر جو جو رستم ہوا اویسا نفس نہ ہوا بخلاف فرزند زہراؑ کہ وہ تن نازنین حسینؑ  
کہ جو زبان رسولؐ چوس کر پلاتا ہا پلون سے چورریگ گرم پر پڑا تھا اور سر اقدس اوسکا نیزہ پر رکھ کے  
اور اہل بیت کو اوسکو اونٹ پر ٹہا کر وہ شقی کہ جو کلہ پڑتی تھی شہر لشہر اور دیار بیدار پہاڑی تو سہل ابن سعد  
سہمہ وردی کتاہو کہ میں داخل شام ہوا تو دیکھا میں نے کہ کثرت مردم تماشائی سو تمام بازار کو چہ  
بہرین وہم فی احسن صورتہ یصمکون ویفرحون اور وہ اوگ طرح طرح کی زینت کی ہرین اور



ہنستے ہیں اور خوشی کرتے ہیں پس پوچھا میں نے کہا آیا تم میں آج کوئی عید ہوا ونہن فرماتے ہیں  
 میں بولا ہر کیوں لوگ اس قدر خوش ہیں وہ بولا آیا تو سنا فرم کہ تم پر اسکی خبر نہیں میں بولا بلی قالوا  
 جَرَجَ عَلٰی الْاُمَامِ خَارِجِيٌّ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَتَلَهُ وَهُ لَعِينٌ بُولِ اَمْرِ شَخْصٍ اَمِيرِ شَامٍ بِرَأْسِ  
 خَارِجِيٍّ فَرَزَمِنْ عِرَاقٍ مِّنْ خُرُوجِ كَيْفَا تَمَانِجِ اَمِيرِ زَاوِ سَرَقِ قَتَلَ كَيْفَا سَرَاوِ كَالْفَرَسِ بِرَأْسِ اَوْسَلِيٍّ غَدِشِيٍّ  
 مِّنْ بُولَاوِ خَارِجِيٍّ كَوْنِ تَمَا قَالُوا الْحُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَهُ شَقِيٌّ بُولِيٍّ نَامِ اَوْسَا حُسَيْنٍ هُوَ بِنَا عَلِيٍّ ابْنِ  
 اَبِي طَالِبٍ كَا قُلْتُ الْحُسَيْنُ ابْنُ فَالْحَسَّةُ بِنْتُ نَبِيِّكَ قَالُوا اَلْعَمَّ مِّنْ بُولَاوِ سَتِيْنِ جُو مِيْنَا فَاطِمَةُ وَخَتَرِ  
 رَسُوْلٍ خَدَا هُوَ وَهُ شَقِيٌّ بُولِيٍّ وَهُي حُسَيْنٌ هُوَ اَوْسَى كَا سَرِ نِيْزِہِ پَرَا تَاہُو مِّنْ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَيْہِ رَا جِعُوْنَ  
 کہم بولا سبحان اللہ یہ سہرور و شادی فرزند و ختر رسول خدا کی قتل کی کہ تو ہو و سا گناہ گم قتلہ حقی  
 سَمَاءُ تَمُوْءُ خَا رِجِيْکَا وَاَمْرٌ ہُوَ تَمِہِ کہ تمہیں قتل ہی فرزند رسول خدا کا کافی نہوا اب نام اوس کا خارجی تھے  
 کہما ہر وہ بول چہ رہا امی شخص کہ یہاں جو نام حسین بن علی تھا ہوا اوس کا سترن ہر جدا کیا جاتا ہوا پس  
 میں ایک جا مخزون و ملول کہرا ہوا ہوا و کَلَّا لَقَا بَمَوَا یَا لَو اَسِیْنُ کُنْتُ اَشَدَّ حُزْنَ اَزْ اَفْوَ حِجْمِہِ اَوْ رَجُوْسِ  
 شریف آتا میں زیادہ تر مخزون ہوتا تھا اون لعینوں کی خوشی ہونی ہوئی وَاِذَا بَرَا سِ الْحُسَيْنِ وَالتَّوَدُّ  
 لَیْسَطْعُ مِّنْ فِیْہِ کَلُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ نَا گاہ سہر اقدس جناب امام حسین آیا اور نور او شمشل نور رسول خدا  
 ساطع تھا پس میں نے منہ پر طمانچہ مارا و آواز گریہ و زاری بلند کی اور کہتا تھا میں وَاَحُوْنَا لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ  
 السَّلْبِیَّةُ النَّا زِحَةُ عَنِ الْاَوْطَانِ الْمَدْفُوْنَةُ بِلَا اَلْکَفَا نِ وَاَمْرٌ اَمْرُوہِ اَوْنِ جَمُوْنِہِ رَجُوْعِہِ اَنْ اَقَاوِہِ  
 از وطن اور میدان و کفن ہری ہیں وَاَحُوْنَا لَا عَلٰی الْخَدَّ الثَّوْبِ وَالشَّیْبِ الْخَضِیْبِ وَاَمْرٌ اَمْرُوہِ  
 اوں رخسار وں ہر جو خاک میں بہری ہیں اور وہ ریش مقدس جو خون و خضاب ہوئی امی رسول خدا  
 کاش و دیکھو سر زنی پیار حسین کا کہ بازار و شوق میں پہرایا جاتا ہوا وَبَنَّا نَدَّ مَشْمُوْرَاتٌ عَلٰی النَّا قِ  
 مَشَقَّقَاتُ الْجُوبِ وَالْاَزِیَاقِ اور کہاں ہوا امی رسول خدا کہ نوا سیان تمہاری شتر مار ہو بہر ہنہ ہر  
 سوار سر کلم ہو ہو گریہ بان پھی ہوئی بازار و نین پہرائی جاتی ہیں یَتَطَوَّرُ اَلِیْہِمْ اَشْرَاؤُ الْفَسَا قِ اور بڑھتی  
 خلق اولی طرف خوش ہو ہو کر دیکھتے ہیں کہاں ہیں علی ابن ابی طالب کہ یہ حال دیکھیں یہ کہہ کر روتا تھا

اور جو میری آواز سنتا تھا وہ بھی روتا تھا تاکہ چند شربے کجاوہ و عماری نمود ہو و اور کتنی صابرا و ایمان  
 ماہ سیما سر بہنہ چاک گریبان اوپر سوار تھیں اور ایک بی بی فریاد و الحمد للہ و علیک و احسنک  
 و احسنک کی آواز بلند کرتی تھی و کتنی ہی یاد رسول اللہ بکانت اساری کا کلمہ بعض اساری  
 و انصار دی امانا رسول خدا آج نواسیان تمہاری اسطر حسر قید جاتی ہیں جطر حسر زمان ہود و لصا  
 قید کر کو لاؤ ہیں اور وہ بی بی کبھی اطفال خور و سال کا نام لیکر روٹی تھی اور کبھی مردان مسن کا نام لیکر  
 جان کہوتی تھی و تارۃ توشح علی المذبح الفقار و مہتو ک الحیا العیان بلا زاد و اقلان اور  
 کبھی وہ بی بی یہ بین کر روٹی تھی ہاوی بہانی سہما را پس گردن سہ کا نا اور خیمہ تہما را لوٹ لیا اور نعت تہما  
 پارہ پارہ خاک و خونین غلطان زمین گرم کر بلا پر ہنودی پس میں عقرب اوس اونٹ کر گیا اور کہان  
 السلام علیکم یا اہل بیت النبوة و تحیات الوساوہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ یعنی سلام ہنوی  
 احوال بیت رسول خدا پس ہجانا میں ذکر وہ بی بی جناب ام کلثوم و نثر شیر خدا ہر فقالت من انت  
 ایھا الوجہ لم یسلم علینا احد عیونک منذ قتل سیدی الحسین جناب ام کلثوم بولین تو کون  
 ای شخص کہ ہر سلام کرتا ہوا و شخص کسے سوا تیرے ہم پر سلام نہیں کیا جبکہ کہ ہمارے سید و اقا حسین  
 ہوی ہیں حضرات سلام کیسا بلکہ لوگ ہنستی تھو اور اگر اہل بیت رو تو تو تونیزون سوار تو تو غرض میں عرض کی  
 احوار ام دل زہرا میں ہوں اصحاب تمہاری امانا رسول خدا کا اور سہل ابن سعد نام ہوی میرا پس جناب  
 ام کلثوم بولین امی سہل دیکھا تو تو کیا سلوک ہمس کیا امت رسول خدا فی قیل واللہ اخئی و سیدی  
 قتل کیا و اسد یگناہ ہمارے سید و اقا کو دسینا گناہی العیند و الاماء اور میں اسیر کیا  
 مثل لونڈی غلاموں کو و حیلنا علی الہ قتاب یغیر و لحاء کسا ثوبی اور ہن شمران  
 بیکیا وہ و عماری پر سوار کیا جیسا تو دیکھتا ہوی بیچ عرض کی بہت دشوار ہوی رسول خدا اور علی مرتضی  
 اور فاطمہ اور تمہاری برادر بگوار کہیمہ حال تمہارا دیکھیں پس اوس دختر شفیعہ روز جزا ہما یا سہل  
 اشفع کنا عند صاحب الوفیج ان یقلام بالواس من یبئن المکاہل امی سہل شفاعت سفارش  
 ہماری نیزہ دار سو کہ سر کو شید راہ خدا کو لیا تو لوگ و سکو دیکھیں میں مشغول ہوں فقہ خزنا میں

النَّظَرِ الْبَیِّنِ اِسْمِہم نہایت نکلین ہو تو ہین کہ نامحرم ہین دیکھتی ہین پس میں اوس شقی ہو کما واسطہ خدا کا  
 سراقہ کو لگو بڑا کہ دخترانِ فاطمہ شرم سے سوی جاتی ہین اوسنہ مجھ جہرک دیا پس سہل کر ساتھ ایک  
 نصرانی تھا کہ بیت المقدس کو جاتا تھا وہ حیران کہرا دیکھتا تھا فتیجہ داس الحسین یقرء القرآن  
 وَلَا حَسْبَنَ اللَّهُ عَا فَلَاحَمًا یَعْمَلُ الظَّالِمُونَ پس سنا اوسنہ کہ سراقہ امام مظلوم کا تلاوت  
 قرآن کرتا ہوا اور یہ آیت سنی اوسنہ سراقہ سے یعنی نہ گمان کریں خدا کو غافل اوس سے کہ جو کر تو ہین ظالم  
 فَأَدْرَكْتُهُ السَّعَادَةَ وَكَشَفَ اللَّهُ عَنْ بَصَرِي لَا یَسِ سَعَادَتِ اوسکی شامل ہوئی اور پردہ اٹھو کر  
 اونہ گیا میا ختہ تیاب ہو کر بولا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِکَ لَهُ وَاسْتَدَّ  
 اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ کلمہ پڑھ کر تلوار کینچ کر دشمنانِ حسین پر حملہ کیا اور میا ختہ حالِ حضرت  
 روتا تھا اور اون لعینوں کو مارتا تھا تا انکہ ایک جماعت کثیر کو فی النار کیا پھر بہت اشتیاق توٹ پڑھا اور  
 اوس عاشقِ حسین کو شہید کیا جناب ام کلثوم فرمایا یہ کیا غل ہو میں فرما جبر بیان کیا فقالت  
 وَاعْجَبَا النَّصَارَى یَحْتَشِمُونَ لِذَیْلِ اِسْلَامِ پس جناب ام کلثوم فرمایا سبحان اسد کیا  
 تعجب ہو کہ نصارا تو دین اسلام کا پاس و حمایت کریں وَاُمَّةٌ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ تَزْعُمُونَ اَنَّهُمْ  
 عَلٰی دِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور است رسول خدا جو دعوی اسلام کر تو ہین اور کلمہ پڑھتے ہین  
 یَقْتُلُونَ اَوْلَادَهُ وَیَسْبُونَ حُرِّمَتَهُ قتل کیا اودن کلمہ گو یوں فرزندان رسول خدا کو اور اسیر کیا  
 اہل حرم کو اودن کر لیکن نیکی عاقبت کی پرمیزگار و نکلیو ہو و مَا ظَلَمُوْنَا وَلٰکِنْ کَانُوا اَنْفُسَهُمْ  
 یَظْلِمُوْنَ اور لعینوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ اپنی نفسوں پر شتم کیا روز قیامت کو کیا جواب دین گورتلو کو  
 روایت پنجاہ و ششم و رد کرنا حضرت آدم کا اسماء پنجتن کو اور آنا امام حسین کا  
 میدانِ حشر میں اور احوال وکیل رومی اور نکلتا محل سہند کاروئی  
 صَاحِبُ الدَّرِّ الْبَیِّنِ فِی تَفْسِیْرِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی فَتَلَقٰی اٰدَمَ مِنْ رِبِّہٖ کَلَامًا روایت کی ہے  
 صاحب در الثمین نے تفسیر کلام الہی میں یعنی سیکو آدم فریور و دگار اپنی سو چند کلمہ مراد کلموں سے  
 اسماء مقدسہ پنجتن میں کہ ساق عرش پر لکھو دیکھو اوسوقت جبرئیل فرمایا کہ اے آدم تم حفظ کرو نام

ال جبال اور برکت چاہو خدا سبب عظمت ان نام کو حضرت آدمؑ فرمایا نام یاد کن خوش اور سرور ہو  
 قُلْ أَذْكُرُ الْحُسَيْنَ سَأَلْتُ دُمُوعَكَ وَالْخَشَعُ قَلْبَهُ جَبْنًا مِمَّا لِيَا جَنَابِ إِمَامِ حُسَيْنٍ كَاؤُ اخْتِئَالِ الْوَحْدِ  
 حضرت آدمؑ کو آنسو روان ہو کر اور دل اونکا شکستہ ہوا فقال يَا أَخِي جَبْرَيْئِيلُ فِي ذِكْرِ الْيَا حُسَيْنٍ مَنَسْكُورُ  
 قَلْبِي وَتَسْلِيلُ عَيْنِي اَوْ سَقَمْتُ دُمُورُ جَبْرَيْئِيلُ سَوَّاهَا اَوْ اِنِّي كَيْبَاعُثُ هُوَ كَجِبْ بِأَخِي خُصَّ كَنَامِ  
 ایسا ہون ٹوٹ جاتا ہوں میرا اور جاری ہو تو بین آنسو میرے فقال جَبْرَيْئِيلُ فَلَمْ يَكُنْ هَذَا اَلْقَامَا  
 مُصِيبَةً كَتَبْتُ عِنْدَهُ كَمَا اَنَّمَا بَجَبْرَيْئِيلُ فَرَمَا اَوْ اَدُمُ سَبَبُ تَهَارِي دَلْ شَكْنِي اَوْ اَشْكُتُ اَنْ  
 ہو نیکیا یہ ہو کہ یہ فرزند تھا انونی نصیب اور بلا تو میں مبتلا ہو گیا کہ سب مصیبتیں اوسکو الی چوٹی ہو نیکی  
 فقال وَبَكَحْتِي يَا أَخِي حضرت آدمؑ فرمایا چہا ایاخی جبرئیل وہ کون سی مصیبت ہو فقال لَقِيتُ  
 عَطَشًا نَاغِرِيًا وَجِدَّةً اَلَيْسَ لَهُ نَاحِرٌ وَلَا تُغَيِّنُ جَبْرَيْئِيلُ رُكَمَا قَتَلَ هُوَ كَا بِهَوَا بِسَاغِرِ  
 ایسا کہ کوئی اوس حال میں اوسکا یار و مددگار نہ ہوگا اور اوسوقت فریاد کر لگا اور کہگا وَاَعطَشَا  
 وَاقِلَّةً نَاغِرِيًا اور کوئی اوس نہ جواب دیگا سوا شمشیر لگانیکو اور نیزہ مارنیکو فَيَنْتَبِخُ لَنَاحِ الشَّامِ  
 مِنَ الْفَقَا پس فوج کر نیگو اوسکو بطرح گو سفند کو فوج کر تو بین پس گردن سے بعد از ان اسباب اوسکا  
 غارت کر نیگو اور سرد اوسکا اور اوسکو انصار کا شہر لشہر اور دیار بیدار پھر این گرا اور اوس سرد و کوسا  
 اوسکی عورات ہی ہونگی ایا آدمؑ یہ امر مقرر شدنی ہو چکی اَدُمُ وَجَبْرَيْئِيلُ بَكَاءَ الشَّكْلِ اِي سَكُو حُرَّتِ  
 آدمؑ جبرئیل روئی لگو مانند اوس عورت کو کہ جس کا بچہ مچاتا ہو اور وہ روتی ہو اور بجار میں مقول ہو کہ ایک  
 مرد سن جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور دست و پا چوم کر و فریاد لگا حضرت نے  
 سب گریہ سے سوال کیا عرض کر و لگا کہ یا سولاسن میرا سو برس کا ہو اور ضعف و ناتوانی فرمایا غلبہ کیا  
 شب و روز انتظار اجل میں رہتا ہوں لیکن عمل قبیح کا دڑ ہے کہ روز قیامت کورسوا کرین گوجہ حضرت  
 فرمایا کہ الشیخ روز قیامت کو ہم تیری شفاعت کو موجود ہیں اور بہت سی تشریف فرما ہیں اور پھر فرمایا اِنَّ  
 اَنْتَ مِنْ قَلْبِ جَدِّي الْحُسَيْنِ الْمَظْلُومِ کَتَبْتُ دُورِ تَوْبَةٍ جَدِّ مَعْلُومِ اِمَامِ حُسَيْنٍ کی قبر سے اوستہ  
 عرض کی بہت قریب ہوں فرمایا حضرت فریاد کو بھی جاتا ہے عرض کی اوسکر اکثر اتفاق جانیکا

ہوتا ہو فرمایا امام ذرا شیخ یہ ایک خون ہو فرزند فاطمہ کا کہ پرستش کر لگا اسکی اللہ تعالیٰ اسے شیخ  
 نہیں پہنچا ایسا صدمہ کیسے جیسا کہ پہنچا ہو میری جد عالمقدار حسین مظلوم کو تحقیق کہ قتل  
 کیا اوس مظلوم کو معہ شہر اہل بیت کہ کتب نصیحت کر تو خود اکیواسطی اور صبر کر تو اوسکی ماہ  
 رضا میں اسے شیخ جب قیامت قائم ہوگی تو تشریف لائیں گو رسول خدا میرے بدن میں شہر کے  
 وَمَعَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور انکو ساتھ امام حسین بھی ہوگی وَیَدُّهُ عَلٰی رَاْسِهِ فَقَطْرُ  
 دَمًا اور ہاتھ رسول خدا کا سر اقدس امام حسین پر ہوگا اور سر جناب امام حسین شہید ہو کہو قطر  
 نکلتی ہو گو پس رسول خدا رو کر جناب باری میں عرض کر نیکیا رَحِمَ سَلَّ اَتَتْنِیْ فِیْمَ قَتَلُوْا اَبْنِیْ اَوْ  
 پروردگار پوچھ میری امت سے کہ کس جہت سے او نہوں نے قتل کیا میری فرزند کو پس غضب میں آئیگا خدا  
 عادل اور داخل ہوگو قاتلان حسین آتش جہنم میں پس کیونکر نہ روئیں رسول خدا اور کس طرح نہ داخل  
 ہوں وہ شقی جہنم میں کہ سر رسول کو نوا سکا کہ جسکی لڑکپن کا روئے رسول خدا سے دیکھا تھا تا کات کہ ایک  
 شراب خوار کو لپیٹ لیا اور اہل بیت اوسکی طوق و زنجیر میں جکڑی ہوئی ہمراہ اوس کو تھو اور سب ملعون خوشی  
 کر تو تھو اوس کو کتنی کافراہ میں پوچھتا تھا مَنَ هَذَا الرَّاسِ یَسُرُّکَ اَہْوَ کہ جسکی کتنی خوشی کر تو  
 تو وہ فرزند رسول خدا کی طرف اشارہ کر تو تھو اور کتنی تھو ہذا الرَّاسِ خَارِجِیْ فَخَرَجَ عَلٰی الْاَمْسِیْرِ  
 معاذ اللہ یہ سر اکیس خارجی کا ہو کہ خروج کیا تھا اوسنے اس پر ہم اوسکا سر لائی ہین نذر نذر کو و قاتل  
 الصَّادِقَ مَكَادُ خِلَ رَاہِی الْحُسَيْنِ ابْنِ عَلِیٍّ اور جناب امام جعفر صادق فرمایا کہ جس وقت  
 داخل کیا گیا حسین ابن علی کا مجلس ید میں وَاَدْخِلَ عَلَیْہِ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَبَنَاتُہِ الْیَتِیْمِ  
 اور داخل کی گئے دربار عام میں جناب امام زین العابدین اور زحران جناب امیر المومنین حالیکہ مقدمہ بطون  
 زنجیر میں بدلعین خوش ہو کر بولایا عَلٰی ابْنِ الْحُسَيْنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَتَلَ اَبَاکَ اَوْ عَلٰی ابْنِ الْحُسَيْنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ  
 اوس خدا کو جس نے قتل کیا ہو تماری باپ کو حضرت فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَنْ قَتَلَ اَبْنِیْ لَعَنَ ہُوَ خُذْ  
 اوپر جس نے میری باپ کو قتل کیا فَخَصَّبَ یَزِیْدٌ وَاَمْرٌ یَصْرِبُ عُنُقُہَا پس غصی ہوا یزید اور حکم کیا  
 کہ اسکا بھی سندن سے جدا کروادو وقت جناب سید الساجدین فرمایا امیر یزید قَاتِلًا قَتَلْتَنِیْ قَاتِلًا



پشت کا فاصلہ ہر باوجود اسکو نصار اعظم میری کرتزین دیا خلدون بن ثراف قلدی تلو کا بائی  
 یق حوافر داؤد اور لجا ترین خاک میری زیر قدم کی تبرکہ سچہ کربیب اسکو کہ باپ میرا اولاد داؤد  
 وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ اَبْنَیَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَمْرٌ حَیْجِرَہُ قَتْلَ کَیَا تُوْرَیْیَا وَاَمْرٌ رَسُوْلُ خَدَا کا وَاَمَّا بَیْنَهُ وَ  
 بَیْنَکُمْ فَاَنْتُمْ اِلَّا اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ خَالِ اَنکُمْ نَہِیْنِ ہر درسیان اوس مقتول کر اور درسیان تہار غوی کی فاصلہ  
 مگر ایک فقط مان اسکی فاطمہ کا پس ہر ہر دین تہارا اور پھر بولا کہ اگر قتل کنیہہ حافر کی سن تو میں بیان کن  
 یزید بولا کہ وہ رومی کنو لگا کہ درسیان ملک روم کو دوشہرون کو جہین ایک دریا واقع ہو کہ مسافت  
 راہ یک الہ طول اوس دریا کا ہر اور اوس میں ایک شہر ہو کہ طول اوس کا ہشتاد و دہشتاد فرسخ کا ہر  
 حصتا و زوشل اوس کو شہر بزرگ خلق نہیں کیا کا فور اور یاقوت اوسنی شہر سیاہی درخت اوس شہر کو  
 عود و غیرہ کو ہر اور سوا نصاریٰ کو کسی کا قبضہ اوس شہر پر کبھی نہیں ہوا معبد و پرستش گاہ نصاریٰ  
 وہاں کثرت سہرین اعظمی گائیسۃ الحار فیر سب سہراون عبادت گاہوں نہیں کنیہہ حافر ہو کہ حراب  
 میں اوسکی ایک حقہ طلا لنگتا ہر اوس حقہ میں ایک ستم ہر قہو لوں ہذا احکا فوجہ کا یو گبہ عیشی  
 کہتی ہر کہ وہ ستم اوس عیشی کا ہر جس پر وہ جناب سوار ہوا کرتی ہر اور گرداوس حقہ کو زینت ہر طلا اور  
 پارچہ ہر عیش قیمت پس ہر سال ایک خلایق کثیر قوم نصاریٰ سہراون مجیدین حاضری ہر دین اور  
 طواف کرتزین گرداوس حقہ کو اور بوسو لیتزین اسکو اور دغا بر اہر قضا ہر حواج جناب قاضی الحاجات  
 بوسیلہ اوس ستم کو کرتزین یہ آداب و آئین ہر اوں کا اوس ستم کو ساتھ کہ جسپر گمان کرتزین کہ وہ  
 اوس ترکا ہو کہ جسپر حضرت عیشی سوار ہوتی وَاَنْتُمْ تَقْتُلُوْنَ اَبْنَیَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اور تم سب کو قتل کہ پھر  
 وَاَمْرٌ حَیْجِرَہُ قَتْلَ کَیَا تُوْرَیْیَا وَاَمْرٌ رَسُوْلُ خَدَا کا وَاَمَّا بَیْنَهُ وَ بَیْنَکُمْ فَاَنْتُمْ اِلَّا اُمَّةٌ وَّاحِدَةٌ  
 یزید فریہ کلام سکر حکم کیا اَقْتُلُوْا هٰذِہِ النَّصْرَانِیَّ لِیَلَّا یَقْضَیْیَ فِیْہِ قَتْلَ کَیَا تُوْرَیْیَا  
 آہو شہر میں جا کر مجبور سوا لکر نصاریٰ حکم قتل سکر بولا اَقْتُلُوْیْیَا یَا بَیْدَہُ اَیَا ب تو مجبور قتل سنا ہر اور  
 یزید فریہ ان نصاریٰ فریہ میں فریہ خواب دیکھا ہر اوس سن یزید فریہ کہ نصاریٰ فریہ میں خواب  
 را لکو تہارا ہر پیغمبر کو دیکھا ہر قہو لَیَا نَصْرَانِیَّ اَنْتَ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّةِ فرما تو ہر نصاریٰ تو ان جنت کو



پس میں جو وقت چو لگا تو مستحب ہوا کہ میں کمان اور بہشت کمان لیکن اب یقین ہوا کہ پیغمبر تمہارا صادق  
 اور دین اور مبارک حق ہو شاید ہر وہ تم سب کہ تصدیق قلب کیا ہوں میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ  
 اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ وَتَبَّ اِلٰی رَاسِ الْحُسَيْنِ پس یہ کہتی ہی دوڑ کر لیٹ گیا جا کر سر پر سے  
 امام حسین کو فضا کے الی صدر پہنچا سینے سے سر اور من مظلوم کا لگایا وَجَعَلَ يَقِيْلًا وَوَيْكِيًا اور یہ حال تھا  
 کہ علی الاتصال بوسے سر کر لیتا تھا اور وقتا تھا یہاں تک کہ وہ درد پایاں سر اقدس امام مظلوم غریب  
 شاعر ہو گیا اور اوس کو سر کو بھی سر امام کر ساتا نہ کہمدا سنجان اللّٰہ نصرانی تو یہ حق شناسی کرے اور زید  
 لعین سلمان کہلا کر شرم نگر چنانچہ ابو مخنف وغیرہ روایت ہو کہ بعد اوس کے زید دین فر حکم کیا  
 کہ سر فرزند فاطمہ جگر گوشہ رسول خدا کا در قصر پر اوس شہر کو لٹکائیں جب سر اوس شفیع روز جزا کا دروازہ  
 محل پر لٹکایا قَلْبًا سَمِعَتْ هَذِهِ يَدُ الْعَامِرِ كَشَفَتْ رَأْسَهَا وَخَرَجَتْ عَنْ دَارِهَا وَجَاءَتْ  
 فِي مَجْلِسٍ يَزِيدُ پس جب خبر مہند دختر عامر فرسنی کہ زوجہ تھی زید کی کہ سر فرزند زہرا کا تو میری دروازہ  
 لٹکایا گیا ہوا اور دختران فاطمہ سر پہنہ مجلس عام میں زید کو زیر تخت کھڑی ہیں چادر سر سے اتار کر پیشک دی اور  
 سر کول کر گہری باہر نکلی ہی اور مجلس زید میں آئی وَكَانَتْ يَأْتِيْهَا رَأْسُ الْحُسَيْنِ ابْنِ فَاطِمَةَ  
 يَنْتِ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنصُوْبٌ عَلٰی بَابِ دَارِيْ اَوَّلُوْلٰی اِی زید سر فرزند فاطمہ دختر رسول اللہ کا  
 سر جو محل کو دروازی پر لٹکایا ہی پس زید دوڑا اور کپڑا اوسکو سر پر ڈال دیا وَدَّ ذَٰهَا اِلٰی دَارِهَا اور اگر  
 اولیٰ گھر کو پیر دیا اور بولا کہ راضی ہوں کہ میں سر فرزند رسول التعلین حسینؑ گم وہ بزرگ قریش لیکن سر پہنہ انوس  
 زید کو مہند کو پردیکا تو یہ خیال ہوا کہ آپ دوڑ کر اوس چادر اور ہائی اور دختران فاطمہ زہرا کہ جنگی لٹکا  
 جنازہ شب کو اوٹھا تہا زیر تخت زید بازوؤں میں سیان بندھی ہوئی تھی سر پہنہ بلوای عام میں کھڑی ہوں  
 ازکی حرت و عزت کا کسکد پاس نہ ہو کہ ایک چادر اوٹھائی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَمِيَّةٌ فَالْحَبِيَّةُ  
 روایت پنجابہ و ہفتم فضائل جناب سیدہ پروریکنا جناب سیدہ کو حضرت لکیم  
 اور چادر و من حصوسہ کر گروہونی اور جانا جناب سیدہ کا خانہ یودی میں پر  
 مصائب اہل بیت اور مالگنا زہیر کا جناب ام کلثوم کو کنیری میں دوی فی

کتاب دلائل النبویؐ اُتہ قال روایت کی ہو کتاب دلائل النبویؐ میں کہ صنف او کا ایک علمائے اہل سنت و جماعت جناب امام حسن عسکریؒ کو کتب شیعہ میں منقول ہوتا تھا خلق اللہ آدمؑ وحواء فی الجنة حب خلق کیا خدا نے آدمؑ وحواء کو جنت کرفعال آدمؑ علی نبینا وعلیہ السلام ما خلق اللہ احسن منکما پس کہا آدمؑ وحواء کو فرما ہاتھ کہ ہم سے بہتر حق تعالیٰ نے کیسا خلق نہیں کیا فاموالہ جبریلؑ فآخذہما الی الفردوس پس حکم کیا پروردگار عالم نے جبریلؑ کو کہ آدمؑ وحواء کو فردوس میں لجا بوجب حکم خالق انہیں جبریلؑ فردوس میں لے کر آیا جباریہ علی اسمکما تاج میں نور و فی اذنیہما قوطبان میں نور قد اشرف فی الجنان میں نور و سبحانہا پس دیکھا انہوں نے ایک صاحبزادہ کہ نور جمال سے او سکو تمام جنت روشن ہو اور ایک تاج او سکو سر پر رکھا ہو اور دو گوشوارے نور کر او سکو کا نہیں ہیں قال آدمؑ فکتی ہذا حضرت آدمؑ نے فرمایا ہو کہ یہ جبریلؑ یہ تم کی کون ہو قال فاطمہ بنت محمدؑ من قلدک جبریلؑ فرمایا آدمؑ یہ فاطمہ بنتی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے کہ تمہاری نسل سے ہو مگر قال فمات التاج قال بعلکھا علیؑ ابن ابیطالب آدمؑ بولے یہ تاج کیسا ہو سر پران کو جبریلؑ فرمایا یہ تاج شوہران کو علیؑ ابن ابیطالب وصی رسول خدا ہیں قال فمات القوطبان قال ہذا ابن ولداھا الحسنان پہر کہا حضرت آدمؑ نے یہ گوشوارے کیسی ہیں جبریلؑ بولے یہ فرزند اکو حسن اور حسین ہیں قال اخلقوا قبلی حضرت آدمؑ نے تجھ کو بولے یہ کیا قبل میری خلق کی ہو کہ میں قال ہم موجودون فی غایضی علم اللہ قبل ان تخلق با ربکا الافر ستنہ جبریلؑ بولے کہ یہ غامض علم الہی میں موجود تو چار ہزار برس پہلے تمہاری پیدائش کو دایہ جو اس دنیا کو پائیدار ہے ایسی ہی بی اس دنیا میں ایسی نادانہیں کہ بارہا فاقہ پر فاقہ کرنی تھیں رات کو عبادت خدا میں مشغول رہتی تھیں اور دن کو کاروبار خانہ میں مصروف تھیں وایتیجھ میں وارد ہوا ہو کہ اس قدر پانی جناب شیدہ نے بہر اٹھا کہ مشک کا اثر سینہ پر پڑ گیا تھا اور کپڑے چھڑ دیئے اور کہا نا پکا نرس سیاہ ہو گئی تو اور روایہ حکم حضرت سلمانؑ سے کہ کہا انہوں نے دیکھا کہ بیت فاطمہؑ وہی جالسة عند الوسا ویدھا ساجد و حاکم میں گھبراہٹ میں ایک دن خانہ جناب فاطمہؑ میں دیکھا میں نے کہ وہ جناب چکی پاس بیٹھی ہیں

اور دونوں ہاتھ زخمی ہوئے اور انہیں سیر و تفریح کی ضرورت نہ تھی۔ میری خواہش یہی تھی کہ میں اس کی موجودگی اور اس  
کام کی بجائے اس شفیقہ روزِ مشرق فرمایا اور سلمان مجھ کو رسول خداؐ کی فرمایا کہ ایک دن کام تمام کر کے تم کیلک اور  
ایک دن فضلہ سو کام لیا کرو تو اسی سلمان آج میری کام کی باری ہو اس محنت و مشقت میں اوقات بسر کرتی  
اور قسمیں سو ایک چڑاگو سفد کا تھا کہ دنگو اونٹ وانا کہا تھا اور سپر اور رات کو اوسر وہ معصومہ اور جناب  
بچہ کا سر ہوتی تو اور چادر شریف بار بار گرو تھی تھی وَفِي الْحَرَجِ الْحَرَجِ اَنْ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ رَضِيَ  
عَنْ يَهُودِيٍّ سَعِيدٍ اَفَا سَتَرْتَهُنَّ كِتَابَ خُرَاجِ الْجَرَاحِ مِثْنِ مَقُولٍ بِرَكَبِ عَلِيٍّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ زُشُورِ  
جو ایک یہودی سی قرض مانگا اوسو کہا کہ کچھ چیز گرد کرو تو دنیا ہوں قَدْ فَعَلَ مَلَكُهُ فَالْحَمْدُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ  
وَكَاثِلَتْ بَيْنَ الصُّوفِ بِنِصْرَتِ زُجَّارِ جَنَابِ شَيْدِہ اوسو دی اور وہ چادر بالو کی تھی پس اوسو  
گھر میں لجا کر کہا جب رات ہوئی تو زوجہ اوسکی اوس مکان میں گئی کہ جہاں وہ چادر رکھی تھی وَهِيَ  
تَسْتَحِلُّ قِرَاطٌ تُورَا سَاحِلًا فِي الْبَيْتِ اخْتَصَمَتْهُ كَلَّةٌ تَوَدُّ كَيْمَا اوسو کہ ایک شعلہ نور ایسا ہو کہ تمام  
مکان روشن ہو رہا ہو فَانْصَرَفَتْ اِلَى زَوْجِهَا فَانْخَبَتْ پھری واد اور آئی اپنی شوہر پاس اور خبر دی  
اس ماجر کی پس تعجب ہوا یہودی اور بھول گیا چادر جناب شیدہ کو قبضہ مِسْرَعًا وَدَخَلَ الْبَيْتَ  
فَاِذَا ضِيَاءُ الْمَسْرِ بَيْنَ الْمَلَكَةِ وَكَانَتْ تَسْتَحِلُّ مِثْنِ بَدَلٍ مِّنْ اَمْنٍ بَلِيغٍ مِّنْ قَرِيبٍ فَتَعَجَّبَ مِنْ ذَلِكَ  
دوڑا یہودی یہ سنا اور آیا اوس مکان میں تو دیکھا اوسو کہ روشنی اوس چادر اقدس کی ایسی پسلی ہو گئی  
چودہویں رات کا چاند روشن ہونا ہو یہ دیکھ کر نہایت تعجب ہوا جب غور سے دیکھا اوسو تو جانا کہ یہ نہ چادر  
جناب شیدہ ہو پس یہودی نے اپنی عزیز دنگو جمع کیا اور اوسکی بوجہ و اپنی اقربا کو جمع کیا تا انکہ اُشی یہودی جمع  
اور چادر اقدس کی کرامت دیکھ کر سب اوسکی برکت سے سلمان ہوئے وَابْصُرَا فِي الْحَرَجِ اَنْ اِلَيْهِمْ  
كَانَ اَكْمَ عَرَسٌ فَمَا وَابَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ اور یہی کتاب خُرَاجِ مِثْنِ مَقُولٍ بِرَكَبِ عَلِيٍّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ  
کچھ شادی تھی وہ خدمت جناب رسول خداؐ میں حاضر ہوئے فَقَالُوا لَكَ الْحَقُّ الْيَوْمَ اَنْ اِلَيْهِمْ  
کہ ہمارا ہی حق ہے آپ پر حق ہمسایہ پس ہم سوال کرتے ہیں کہ اپنی بیٹی فاطمہؑ زہراؑ کو ہمارے گھر میں مہمان جانیں  
اجازت دیجئے حتیٰ یُؤَدَّادَ عَرَسًا كَحَسَنًا وَكَحُوْا عَلَيْهِمَ تا انکہ زیادہ ہو و جانی سے جناب شیدہ

عشر و در شان بار علی او بیت شین کن فقال انھا زوجہ علی ابن ابیطالب وھی فی حلیہ فساکونہ ان یشفع  
 الخ علی فی ذلک حضرت فرمایا کہ فاطمہ زوجہ علی ابن ابیطالب است اور او کو تابع حکم ہر بن فاطمہ کے  
 پیغمبر کا مختار نہیں ہوں عرض کی یہودی فرہاری سفارش کیجیو اس امر میں جناب امیر سر و قد جمع  
 الیہودی لطم والوہ من الحلی والحلی وطوأت فاطمہ تدخل یدک لثمتھا و ارادوا  
 استھانکھا اور جمع ہوئے یہودی نہایت زینت و آرایش سے ساتھ زیور ہا می نفیس اور حلہ ہا می پاکیزہ  
 اور گلابن کیا کہ ہم اور ہمارے عورتیں تو آرایش و زینت سے ایسے لباس فاخرہ پہن رہیں اور جناب فاطمہ  
 اوس ذلت سے لباس پوشیدہ پہن رہی ہو اور ردای کہنہ پیوند کی اور ہر ہوی آئین کی تو باعث اذیت کی  
 ذلت ہوگا اور جناب رسالت اب اور جناب ولایت مآب ہی اس تشویش میں تھو کہ اس شکل سے کیا  
 پیچیں جناب فاطمہ کو کہ چادر تک جناب فاطمہ کو سر پر ثابت نہیں ہے فجاء جبرئیل طہا بلباب من  
 الجنة وحلی وحلی لم یدر شئ ساء ما کاہ جبرئیل امین بفرمان رب العالمین براہ جناب شیدہ  
 پوشاک نفیس جنت اور زیور ہا می پر حینا اور حلہ ہا می پہنا لیکر حاضر ہوئے کہ کسینو ویسا زیور و لباس  
 مذکباتھا فلبستھا فاطمہ و تلحلت کھا ففجبت الناس من زینتھا و کونھا و طہرھا جناب  
 شیدہ نے وہ زیور و لباس پہنا تو دیکھنے والو نہایت تعجب تہو زینت و رنگ ہوئے لباس سے فلما دخلت  
 فاطمہ دار الیہودی سجد طاعتا لھا ثم وقبلت الارض بین یدھما پس زنان یہودی تو آمادہ  
 تہین اسبات پر کہ جناب شیدہ یہاں لباس پوشیدہ سے آئیں گی اور زیور و نہیں کہان میسر ہو جب ہ  
 مالک روز جزا اس زینت و آرایش سے پہنچیں نان یہودیہ دیکھ کر زمین پر گر پڑیں اور جناب شیدہ کو  
 سجدہ تعظیمی کیا اور زمین سے اٹھ کر چو منی لگین اور آشتی سے زیادہ یہود شرف اسلام سے شرف ہوئے  
 آہ آہ اب مقام سر ہونو اور خاک اور اینکا ہو کہ جس بی بی کا یہ مرتبہ ہو و ہا دس بی بی کی بیٹیوں کو نہا تھا  
 است و کہ دعوی اسلام کر تو سر بر نہ کیا اور چادر تک مرون سے او کو تار لین اور اس ظلم و ستم  
 او نہیں قید کیا جیسا جناب صاحب الامر علیہ السلام زیارت جناب سید الشہداء میں فرماتے ہیں یا  
 ابا عبد اسد قید کیا اہل حرم کو تہا می مثل لونڈی غلاموں کو و صلی وافی الحدید فوق الحاکم

المطبات اور جگڑاؤ میں زنجیر ماری آہنی میں اوپر اونٹوں کو تُلَفَّعُ وُجُوهُهُمْ حَوْلَ الْحَاكِمَاتِ يَسْكُفُونَ  
 فِي الْبَرَادِ وَالْقُلُوبَاتِ اسی جبرگوار سنہ اونکو حرارت آفتاب سے جلے ہوئے اور صحرا صحرا بیابان بیابان  
 پہلے تو آید یہی مخلوقہ اِلَى الْأَعْنَاقِ فَيُكَلِّفُ بِهِمْ فِي الْأَسْوَاقِ اولاد فاطمہ کا یہ حال کیا تھا کہ  
 ہاتھ اونکو اونکی گردنوں میں باندھ دیتے اور اس صورت سے بازار میں پہلے تو قال الزاوی کُنْتُ ذَاتَ  
 يَوْمٍ فِي مَجْلِسِ بَوَيْدِ بْنِ مَعَاوِيَةَ اِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ وَدَغَفَاتٍ كَسَبَ مَعْصَرِينَ مَقُولٍ ہر راوی  
 کہ کہا اوسو میں ایک روز مجلس یزید میں بیٹھا تھا کہ ناگاہ ایسی آواز نوحہ و شہیون کی میری کان میں آئی کہ  
 دل میرا کڑھنے لگا اور انگھون سے میری آنسو جاری ہوئی فَرَأَيْتُ عَشْرِينَ نِسْوَةً كَسَبِيَ الزَّوْمَ وَ  
 التُّرِكَ قَدْ غَيَّرَتْ وَجُوهُهُنَّ مِنْ أَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ پس دیکھا میں کہ قریب بیس عورتوں کو باحال  
 پریشان مانند اسیران ترک دروم کو اوس مجلس میں آئیں کہ سنہ اونکو حرارت آفتاب سے متغیر ہو گئی تھی  
 وَحَلَّى خُدُودَهُنَّ مِنْ أَثَرِ اللَّطِيمِ وَالذُّمُوعِ قَسِيلٍ اور درخساری اونکو بسبب طمانچہ ماری ہو گئی تھی  
 اور آنسو اونکو جاری تھے ثُمَّ جَعَلُوا يَعْصُوهُنَّ عَلَيْهِ وَاحِدَةً وَاحِدَةً وَهُوَ يَقُولُ اور قوم جفاکار  
 ایک ایک کو سامنے لاتے تھے اور یزید لعین پوچھتا تھا وَمَنْ هَذِهِ وَمَنْ تَقُولْنَ بِهِنَّ کون ہوا اور یہ کون ہے  
 اور وہ لعین کہتی تھیں اَلَا اَنْتُمْ كَتَبْتُمْ وَهَذِهِ تَكْتَبُ وَهَذِهِ سَأَلْنَهُ اَمَّا مِيرِیہ ام کلثوم ہے  
 یہ زینب ہوا اور یہ سکینہ تو تم نے نظر اِلی غلام اَعْمَى قَدْ غُلُوْا يَدَيْهٖ اِلَى عُقْبَةٍ وَهُوَ يَتَكَبَّرُ پھر یزید نے  
 دیکھا ایک غلام نابینا کی طرف کہ ہاتھ اوس کو رسی سے گرہ دینے اوسکی بندہ ہو تھی اور بڑی اختیار روتا تھا فَقَالَ  
 مَنْ هَذِهِ اَقَالَ اَلَا اَنَا مَوْلَا عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْاَكْبَرِ پس یزید بولا یہ کون ہوا اور کیوں تم اس  
 اندھ کو قید کر کے لائے ہو یہ سنکر وہ جوان ہشتی بولا آہ اے اسی یزید میں ہوں غلام علی اکبر کا کہ تیری فوج نے  
 اوس کو قتل کیا اور شعوی طالع نے مجھ کو سعادۃ شہادت سے باز رکھا یزید بولا کہہ احوال شہادت سے کھال  
 اَيْضًا اَلَا مِيرُيَا اَرَادَ الْبَرَاءَ قَدْ مَنَّتْ عَلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ هَلْ مِنْ دُخَانٍ بِكَ مَوْلَا نَا فَقَالَ اَنَا  
 اَعْمَى يَا قَتْلَ بَنَاتِ اُمِّ سَیْرَ کَیَا کُنُونِ مِیْنِ جَبُوتِ عَلٰی الْاَکْبَرَامِ حسین نے رخصت ہوئی اور بار بار وہ  
 قتل گاہ کا کیا تو آنسو امام عالم مقام کو جاری ہوئی اور بڑی اختیار آہ کہ کرتے تھے اور علی اکبر بھی زار زار روئے

او سوقت میں فرما کر مولا سر عرض کی اور آقا میرے پاس پہنچا اور فرمایا کہ میں نے  
 اپنی جان آپ پر ہی نثار کر دی ہے سب کو علی اکبر فرمایا کہ میں نے مولا کو ترجیح دی ہے کہ جناب امام حسین پر  
 جان نثار کروں مگر اے سدید لازم ہے کہ تم کو میری پیر غلطی کی مدد اور میری سر دست ہزار ہوں تاکہ  
 اب وہ کیلو ہین بگائے شہید اے تم بھڑائی الیہ المیدان و فاقہ فاقہ و فاقہ فاقہ و فاقہ فاقہ  
 من القوم ثلثا کاف و خسیلین فادسایہ فرما کر علی اکبر بہت رونے لگا اور میدان پر آگیا اور مانند شیر  
 خشتناک کو اوس قوم جفاکار پر حملہ کر ڈلگو یہاں تک کہ توڑی دیں تین سو پچاس ہزار اوس شاہزادوں  
 تین ذکی پیاس میں ہلاک کیو و قد ائخنا الجراح و اظفہ اعطشنا مگر اوس وقت وہ صاحبزادہ نما  
 زخمی ہو گیا تھا اور پیاس کی کمال شدت تھی کہ تین روز سو اوس شبیر رسول خدا کو پانی غلامانہ فخر  
 ملعون علی ام راسہ فسقط و هو ینادی اے میرے ایک ملعون فریادیں لے کر اسیسی ایک تلوار  
 اوسکی پیشانی نورانی پر پاری کہ گھوڑے کی گرجا اور باواضعیت و دروناک پکارا یا ابناک اھلجند  
 محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اھلجند فی علی الموضع و اھلجند فی فاطمہ  
 الزھراء اے ابناک مستحقون العجل العجل اے ابناک میرا کام تمام ہوا اور میری پیاس جد بزرگوار میرے  
 رسول خدا اور علی رضی اور دادی میری فاطمہ زہرا اشرف لانی ہیں لیکن یہ سب کوششیں میری جلدی  
 خرجت النساء من مضارھن فی بگا و خیب و انا سمعنا پس یہ آواز اکبر شکران ہو گیا  
 اونکی اور سب عورتیں جو اس و پابہنہ رونی اور چیخیں بارتی ہوئیں خیمہ سیاہ پر نکل آئیں میں بھی نکل  
 ساتھ رونا ہوا انش علی اکبر پر آیا وہ سب بی بیان لعش ہمشکل تھی کہ گردنوجہ و شہون کر ڈلگین  
 انکبت اللہ علیہ و ناکث پہری پزیر مادر اکبر فی قیاب ہو کر لعش اکبر پر آگیا اور یوں بین رو کر  
 کر ڈلگین واقوہ عینا و انمروہ فوادا و اعلی اکبر آگیا اور نور دیدہ میری عیسیٰ وہ دل  
 میری عیسیٰ لعل میری علی اکبر افسوس یہ جوانی تیری کاش مجھوت آتی اور اس طرح تجھو زمین پر پڑاؤن  
 تیرے تانہ کیستی فیئذ ذلک لطمت و جھجی لطمنا شہید اے سوقت جہان روشن میری اکبر  
 تیرے تانہ کی ہو گیا اور اسقدر منہ پر طمانچہ مارو کہ آخر اندھا ہو گیا میں اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا

فَبَكَى بَكَاءً شَدِيدًا حَتَّى غَشِيَ عَلَيْهِ وَبَسَ يَهْدِي نَفْسَ كَرِيمَةٍ غَلَامِ اسْقَدَرُ رُودِيَا كِه  
 روستے ہوئے بیہوش ہو گیا یزید بھی یہ ماجرا سنا کر سہ جہکا ٹوڑ دیا کیا اور تمام اہلبیت بھی زار زار  
 روستے تھے فجاء دَجَلٌ يَقَالُ لَهُ زُهِيرُ فَقَالَ أَيُّهَا الْأَسِيرُ هَبْ لِي هَذِهِ الْمَرْأَةَ وَ  
 اشْكَاكِ إِلَى أُمِّ كَلْتُومٍ أُخْتِ الْحُسَيْنِ بِسَ يَا اَيْک شخص زہیر نام یون عرض کرنے لگا  
 یزید سوا عا سیر یہ لونڈی مجھے دے تاہیگر گھر کی خدمت کیا کرے اور اشارہ کیا طرف ام کلثوم  
 دختر جناب فاطمہ کے اور ہاتھ بڑھایا فقالت لَه فَطَعَ اللَّهُ يَدَكَ يَا عَدُوَّ اللَّهِ جَاءَ كَلْتُومُ فَرَمَا  
 خنجر طرح کر کے ہاتھ تیرا دشمن خدا جب یہ کلام زہیر نے سنا بہت متعجب ہو کر پوچھنے لگا یہ لوگ کس قبیلہ کے  
 اور گمان اوسکا تھا کہ یہ اسیران ترک دروم ہیں فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ هَذِهِ بَنَاتُ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ  
 جناب امام زین العابدین نے فرمایا اسی شخص یہ قیدی ترک دروم نہیں ہیں اسی زہیر یہ بیٹی ہے فاطمہ زہرا  
 دختر رسول خدا کی اور میں فرزند رسول خدا ہوں وَهَذِهِ بَنَاتُ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اور یہ بیٹیاں فاطمہ زہرا  
 کی ہیں جو اس ذلت سے دربار یزید میں کٹری ہیں پس زہیر یہ سن کر روتا ہوا مجلس یزید سے باہر گیا اور ہاتھ اپنا  
 کاٹ کر بائیں ہاتھ میں لیکر سامنے حضرت ام کلثوم کو آیا فَقَالَ يَا بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ عَاكِفِيْنِي  
 اور عرض کر نیلگا رو رو کر اید دختر رسول خدا مجھ کو معلوم تھا کہ تم دختر جناب فاطمہ ہواب قصور سیر معاف  
 کرو اور خدا سے دعا کرو کہ توبہ میری قبول ہو پھر روتا ہوا چلا گیا اور کس نے اوس پر ہنسی کیا کیا ہوا روایت  
 پنجاہ و ہشتم نزولِ رطب پھر مصائب اہلبیت اور جانا سراقہ میں مجلس یزید  
 میں اور حالِ عبدالوہاب وکیل یا دشاہ دروم کا بعض کتب مناقب میں منقول ہے  
 دَخَلَ النَّبِيُّ يَوْمَئِذٍ فَاطِمَةَ ثُمَّ اَيْك روز تشریف لائے جناب رسول خدا خانہ جناب فاطمہ زہرا میں  
 فَقَالَ لَهَا إِنَّ الْيَوْمَ صِيغْتُ بِسَ فرمایا اسی فاطمہ آج باپ تمہارا گھر میں تمہاری مہمان ہو اور اس  
 روز جناب سیدہ مع حسنین فاطمہ و حسنین فَقَالَتْ يَا أَبَتِ اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يُطَارِكَا فِي شَيْئَا  
 مِنْ النَّارِ فَلَمْ أَحِجْ لَهَا شَيْئًا جناب سیدہ نے عرض کی اے ابا کیا کہوں میں کہ میرے حسن اور حسین نے  
 مجھے کسنا طلب کیا مجھے کچھ نہ ہو سکا اور ان کو کہہ دین کہ کھلاؤں اور وہ فاطمہ سے ہیں ثُمَّ رَأَى النَّبِيُّ



دَخَلَ وَجَلَسَ مَعَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ بِسِوَةِ رَسُولِ خُذَا شَرِيفِ  
 لََا كُتَابِ اُمِّيرِ وَجَنَابِ فَاطِمَةَ اُورِ جَنَابِ حُسَيْنِ كُ سَا تَهْ بِتِهْ نَا گَا هِ جِبرئیل نازل ہو اُور کہا کہ اے  
 رَسُولِ خُذَا عَلِيُّ اَلَا عَلِيٌّ اَبَدُ سَلَامُ تَسْ بِہِ فَرَمَا تَہْ قُلْ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحُسَيْنِ اَتَى شَیْ  
 لَیْسَتْ مَوْتٌ مِثْلُ قَوَالِکَ الْجَنَّةِ کہ پوچھو علی و فاطمہ اُور حسن اُور حسین سے کہ کس چیز کو تمہارا جی چاہتا  
 سیوہ ہا میری جنت سے پس جناب رَسُولِ خُذَا فرمایا کہ پروردگار عالم فرمایا ہو کہ تمہاری پس سیوہ ہا میری  
 بہشت سے کس چیز کی خواہش ہے تمہیں طلب کرو فَا تَسْکُوْا عَنِ الْکَلَامِ حَيَّاءٌ مِّنَ النَّبِيِّ وَکُمْ تَوْفِ  
 جَوَابًا پس سب خاموش ہو اُور شرم سے کچھ جواب نہ دیا پس جناب امام حسین سب میں کم سن ہو اُور  
 کر کے اگر اس بات سے دو مجھڑا میری پرہیزگوار دایہ و درنا مدار دایہ برادر خوش کردار اُختار دِلَمِ مِثْلُ قَوَالِکَ الْجَنَّةِ  
 تو میں اختیار کروں تمہاری میری سیوہ بہشت سے سیوہ و فسق ہو کر فرمایا قُلْ يَا حُسَيْنُ مَا شِئْتَ فَقَدْ  
 رَضِیْنَا بِمَا تَخْتَارُ لَنَّا کہ اے حسین جو چاہو وہ طلب کرو کہ ہم سب راضی ہیں پس عرض کی اے میں نے  
 کہو اے نانا جبرئیل میرا شَیْخِ رُطْبًا جَنَّتَا کہ ہمارا جی چاہتا ہے رطب تازہ کو پس جناب رَسُولِ خُذَا  
 فرمایا اے فاطمہ اندرون خانہ جا اُور جو کر کہا ہو وہاں لاؤ فَادْخَلَتْ فَاطِمَةُ وَرَأَتْ طَبَقًا مِّنَ  
 اَلْبُلْبُلِ مَغْطًی مِّنَ السُّنْدُوبِ وَفِیْہِ رُطْبٌ جَبْرِئِلی پس جناب فاطمہ داخل خانہ ہوئیں پس  
 ایک طبق بلور دیکھا کہ وہ ایک رومال سندس بہشت سے ڈھنگا ہے اُور اوسین رطب تازہ رکھی ہے جناب  
 فاطمہ زہرا رَسُولِ خُذَا کی خدمت میں لائیں حضرت فرمایا کہ لَیْسَتْ مِثْلُ قَوَالِکَ الْجَنَّةِ وَاحِدَةٌ فَوْضَعَهَا  
 فِی فَمِ الْحُسَيْنِ وَقَالَ لَیْسَ اللّٰهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ پھر حضرت نے ایک رطب لیکر اپنی پیاری نوایس کو ہاتھ  
 سنے میں بسم اللہ لکھ دیا اُور فرمایا هِنَا مِثْلُکَ يَا حُسَيْنُ یعنی گوارا ہو مجھ کو اے حسین پھر دوسرا  
 رطب اُٹھایا فَوْضَعَهَا فِی قِیَمِ الْحَسَنِ پس بسم اللہ لکھ دہن اقدس حسن مجتبیٰ میں دیا اُور فرمایا هِنَا  
 مِثْلُکَ يَا حَسَنُ پھر ایک رطب اُٹھا کہ دہن شریف جناب شیدہ میں دیا اُور فرمایا هِنَا مِثْلُکَ  
 لَکَ يَا فَاطِمَةُ پھر چوتھا رطب اُٹھا کہ دہن مبارک جناب ابیہر میں دیا اُور فرمایا هِنَا مِثْلُکَ  
 يَا عَلِيُّ وَهَکَاذَا فَعَلَتْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اُور جناب ابیہر کو تین رطب کھلائی اُور تینوں مرتبہ ہِنَا مِثْلُکَ

یا علی فرمایا کہ وَتَبَّ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ اور ہر بار جناب رسول خدا اعظم کو کھڑی ہو کر اور بیٹھ کر فاکھو  
جَمِيعًا حَتَّى شَبَعُوا اِیْسَ پھر بیٹھو اور کھڑے ہو کر کہا یا پردہ کا سہ سو آسمان چلا گیا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ یَا  
اَبَاکَ لَقَدْ رَاَيْتُ الْیَوْمَ مِنْکَ عَجَبًا اِیْسَ جناب فاطمہ نے عرض کی اے ابابا آج میں نے آپ سے عجیب کچھ  
حضرت نے فرمایا اے فاطمہ رطب اول جو میں نے حسین کے منہ میں دیا اور ہنسیا مَرِیَا لَکَ یَا حُسَیْنُ کہا  
سبب اس کا یہ ہے فَانِّی سَمِعْتُ مِنْکَ اِیْلَ وَاَسْرَ اِیْلَ یَقُوْلَانِ ذٰلَکَ فَقُلْتُ مُوَافَقًا لِّہُمَا فِی الْقَوْلِ  
کہ سنائیں میکائیل و اسرافیل کو کہ وہ دونوں کہتے ہیں ہنسیا مَرِیَا لَکَ یَا حُسَیْنُ پس میں نے یہی  
موافقت نظر قول کی کی جب دوسرا رطب دیا حسن کے منہ میں فَانِّی سَمِعْتُ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ  
یَقُوْلَانِ ذٰلَکَ فَقُلْتُ مُوَافَقًا لِّہُمَا پس سنائیں جبریل و میکائیل کو کہ وہ دونوں کہتے ہیں ہنسیا  
مَرِیَا لَکَ یَا حُسَیْنُ پس میں نے یہی موافقت کی اور کونوں میں جب تیسرا رطب تمہاری منہ میں دیا اے فاطمہ  
فَانِّی سَمِعْتُ حُوْدَ اٰیْمِیْنِ یَقُلْنَ ہَنَیْئًا مَرِیَا لَکَ یَا فَاطِمَةُ فَقُلْتُ مُوَافَقًا لِّہُنَّ پس میں نے  
سنا کہ تمام حوران بہشت کہتی ہیں ہنسیا مَرِیَا لَکَ یَا فَاطِمَةُ پس میں نے ان کو کونوں میں موافقت کی وَ  
اَمَّا الرَّحْبَةُ الَّتِی وَضَعَهَا فِی فَمِّ عَلِیٍّ مَکْرِبَ رَطْبٍ مِّنْ زَمْنِیْنِ ثَلِثَکَ دِیَا فَانِّی سَمِعْتُ اللّٰہَ  
یَقُوْلُ ذٰلَکَ لَہُ فَقُلْتُ مُوَافَقًا لِّقَوْلِ اللّٰہِ پس خود سنائیں کہ پروردگار عالم فرماتا ہے مِثْلًا  
لَکَ یَا عَلِیُّ اِنَّ اَبِیطَالِیْبَ پس میں نے یہی موافقت کی کلام خدا عز و جل کی فَمَا وَلَتْ عَلِیًّا رَحْبَةً  
ثُمَّ رَحْبَةً وَاَنَا اَسْمَعُ الْحَقَّ یَقُوْلُ پھر میں نے دوسرا رطب دیا دھن علی بنی تاکر سنوں میں آواز  
خداوند غفار کو پھر تیسرا رطب دیا ہر بار میں آواز اپنے خالق کی سنتا تھا کہ وہ یہی فرماتا تھا ہنسیا مَرِیَا  
لَکَ یَا عَلِیُّ ثُمَّ قُسْتُ اِجْلًا لَا یُوْبِ الْعَالَمِیْنَ اس لیے اوٹھ کھڑا ہوا تھا واسطے اجلال و تعظیم  
رب العزت کو وَسَمِعْتُ یَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ کُوْنَا وَلَتْ عَلِیًّا مِثْلَ ہَذِهِ السَّاعَةِ اِلَی  
یَوْمِ الْقِیَامَةِ رَحْبَةً رَّحْبَةً لَّقُلْتُ لَہُ ذٰلَکَ اور سنائیں کہ جناب اقدس و اعلیٰ فرماتا ہے جو قسم  
عزت و جلال کی اپنے ان رسول ہمارا اگر کھلا تو علی کو اس وقت سے تار و قیامت ایک ایک رطب کر کر  
تو ہم بھی ہر رطب کو بعد یہی کہو جیسا کہ ہنسیا مَرِیَا لَکَ یَا عَلِیُّ اب مقام سر پہنچو اور خاک ادا ہو جاؤ

کہ افسوس جبکہ یہ رتبہ تھا اوسی علی کی گردن رسیمان ستم سے باندھی جائیو افسوس اوسی علی کا  
 سرچر میں تیغ زہر آلود سوز خمی ہو وَاذْكُرْ لَكُمْ ذِكْرًا فَاطِمَةُ صَدْرُهَا ضَرْبُ سَازِیْنِ پرتیرلی اور پہلو پر  
 اوسی معصومہ کو دروازہ کرایا جائیو ستم اوس حسین کا جگر زہر سے بہتر لگڑی ہو وراوسکی جنازہ  
 تیر چلین ہزار حیف ہی حسین تین دن پانی سے محروم رہی اوس پارہ جگر رسول کا سترین دلی پیاسین  
 خنجر ہمارا کا جا افسوس اوس حسین کا سر پر نید شراب خوار کر لیو بطریق ہدیہ جائیو اوس سر کا یہ رتبہ ہو کہ  
 کہی تو اہل شام او سپر پھر مارین اور کہی یزید او سپر چڑی رکھ دیو ی أَنَّهُ لَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
 فِي مَجْلِسٍ يَزِيدُكَ جَاءَ الشَّيْخُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَوَايَتِ بْنِ وَارِدٍ وَهِيَ أَنَّ جَبَّارًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ  
 أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ تَوَلَّى شَمْرَ سَرَفَدَسَ أَمَامَ حُسَيْنٍ يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ شَقِيٌّ يَهْتَرُ بِهَا تَهَا  
 شَعْرًا لَدَرْكَابِي فِضَّةً وَذَهَبًا قُلْتُ أَجَلًا لَكَ أَجَلًا لَكَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ شَرُّكُمْ  
 طَلَسُوهُ مَا رَأَى شَقِيٌّ فَاوْرَجَ كَيْفَ رَأَى شَخْصًا كَوْنَهُ جَسَدًا دُرَّازِيكَ فَرَشِي دِرْبَانِ تَوَكَّلَ بِهَا شَمْرُ  
 لَعِينٍ شَعْرًا قُلْتُ خَيْرُ الْخَلْقِ أَمَّا وَابَا قُلْتُ الَّذِي كَانَ أَعْلَى لَسْبًا قَتَلَ كَيْفَ بِمَا أَوْسَ شَخْصًا  
 کہ جو بہترین خلق تھا مان اور باب کلی سمت سوا و قتل کیا اوس شقی فراوس جو عالی نسب تھا تمام عالم  
 طَعَنَتْهُ بِالْوُجْهِ حَتَّى انْقَلَبَتْ صَوْنَةً بِالسَّيْفِ كَانَتْ عَجَبًا مَا رَأَى شَقِيٌّ فَاوْرَجَ اس زور سے  
 حسین کو کہ منہ کو بیل اولٹ دیا اور ایسی تلوار ماری حسین کو کہ سب دیکھو والون تو عجب کیا پس  
 یزید فراوس سر کو زیر تخت رکھو یا پس اس وقت ایک نصرانی فرستادہ بادشاہ روم مجلس یزیدین  
 حاضر تھا فَلَمَّا رَأَى النَّصْرَانِيَّ دَخَلَ الْحُسَيْنِ مَكِّيًّا وَنَاحَ حَتَّى ابْتَلَّتْ لِحْيَتُهُ بِالْأَمْوَاجِ آه  
 جوہین اوس فونگی فرسہ جناب امام حسین کا زیر تخت یزید رکھا دیکھنا فریاد کر اس قدر رویا کہ تمام  
 ریش آنسوؤں سے تر ہو گئی تھم قَالَ اَعْلَمُ يَا يَزِيدُ اَنِّي دَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاجْرَأْنِي اَيَّامَ حَيَاتِي  
 النَّبِيِّ فَادْعَتْ اَن اَتِيَهُ لِحْصَدِيَّةٍ پھر رو کر بولا جان تو امی یزید ایک بار مین داخل مدینہ ہوا زندگان  
 رسول خدا مین اور چاہا مین کہ کہچہ تحفہ لیکر رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہوں اصحاب سے  
 پوچھا مین کہ رسول خدا کو کس چیز رغبت ہو فقَالُوا اَلْطَّيِّبُ اَحَبُّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ اُونہوں نے

کہا کہ بوی خوش کو حضرت نہایت دوست رکھتے ہیں پس میں دو مشک نافی اور قدری عنبر شہب لیکر خدمت حضرت میں داخل ہوا اور وہ جناب خانہ اسم سلمہ میں تھو پس جب نظر میری اون حضرت کو جمال عظیم المثال پر پڑی نور بصارت میرا زیادہ ہوا پس میں نے سلام کر کر وہ ہدیہ مشکیش حضرت کیا فقال لی ما اسمک قلت عبد الشمس حضرت فرما میرا بوجہ عرض کی میں فرما میرا عبد الشمس ہے حضرت فرما شاو کیا بدل ڈال نام اپنا و انما اسمک عبد الوہاب اور میں فرما رکھا تیرا عبد الوہاب ان قیلت سننی الاسلام قیلت ینک الہدیۃ اگر قبول کرے تو سلام کو تو میں قبول کروں تیرے ہدیہ کو پس میں نے حسن و خلق پر اوس جناب کو نظر کی تو یقین ہوا مجھ کو کہ یہ وہی جی ہیں جنکی حضرت عیسیٰ فر خبر دی ہے پس بدل مہجان میں اعتقاد اولی نبوت کا لایا اور سلمان ہو کر روم کو گیا لیکن دین اسلام کو مخفی رکھتا تھا اور میری پانچ بیٹیاں اور چار بیٹیاں ہیں اور سلمان ہیں و انما الیوم و زکریا ملک الیوم اور برکت اسلام اب میں بادشاہ روم کا وزیر ہوں امیر بزرگ وزیرین خدمت رسول خدا میں حاضر تھا اور وہ جناب خانہ اسم سلمہ میں تھو رایت ہذا العزیز الذی وضع رأسہ بین یدیک مہانا قلہ دخل علی جدہ من باب الحجر والنبی فالتحہ بالکعبۃ لیسنا ولہ دیکھا میں فراس بزرگوار کو جس کا سر تیرے تخت کے نیچے اس ذلت و خواری سے رکھا ہے داخل ہوویہ درجہ سے تو جناب رسول خدا فرمایا دونوں ہاتھ گود میں لیں گویا ملاو تاملہ گود میں لیں وہو یوسف نایا و یقول اور جناب رسول خدا گود میں لیکر کس پیار سے انہیں دانو کو جو ستھو اور بوس لیتی تھو اور فرما تھو محبا یدک یا حبیبی یا قوۃ عینی و حبا ای حبیب میری نور چشم میری کعبۃ میں رحمتہ اللہ من قلیک یا حنین امان علی قلیک والنبی مع ذلک ینکی دوری ہو خدا کی رحمت سے او سے جو تجھ کو قتل کرے او حسین یا امانت کرے تیری قتل پر اور جناب رسول خدا بیاضتہ روز تھی پس جب دوسرا روز ہوا میں حضرت کے ساتھ مسجد میں ملا ڈاناکہ الحسین مع اخیک الحسین کہ آگاہ یہ حسین اپنی بہائی حسن کے ساتھ آئے اور بولے اے نانا میں بہائی حسن کو کشتی لڑا کہ دیکھیں طاقت کس میں زیادہ ہے ہم میں سے مگر ہم میں سے کوئی دوسری پر غالب نہوا ہم چاہتے ہیں کہ آپ کو سامنے لڑیں تا آپ دیکھیں کہ قوت کسکی زیادہ ہے

پس حضرت فرمایا یا حبیبی اِنَّ الشَّامِعَ لَا يَلْقَىٰ لَكَ اِیَّیَ بِار و میری کشتی تیرا تھاماری شان سے بچید  
 اِذْهَبَا وَكَانَ بَيْنَهُمَا نَارٌ فَكَانَ خَطُّهُ اَحْسَنَ فَوُتُّهُ الْكَثْرُ اُی نور فطر میری جا کو کچھ لکھ لے لاؤ جس کا خط  
 اچھا ہو اویسی طاقت زیادہ ہو پس یہ سن کر گریہ و نون شاہر آوا اور ایک ایک سطر ایک تختی پر لکھ لائی اور  
 حضرت کو لے آئے مین دسی وہ تختی تار رسول خدا انصاف کرین او مین فَظَرَّ النَّبِيُّ سَاعَةً وَلَمْ يُؤْدِ كَسْرُ  
 خَطِّهِمَا پس غور کر اویزید کہ پیغمبر خدا میرے نک دیکھا کہ اور کیسی کسر خاطر نچائی پس فرمایا اَوَلَا  
 رَسُوْلٌ خَدَا فَرَا جِیْنُو سِیْر مِیْنِی اُمِی ہوں خط کو نہیں بچاتا وَلَکِنْ اِذْهَبَا اِلٰی اَیْتِیْکُمَا لِعِلْمِکُمْ  
 بَیْنِکُمَا مگر جاؤ تم دونوں ابابعلی ابن ابیطالب پاس کہ وہ در بیان تمہاری حکم کرین پس سلمان مین اور  
 مجھ مین محبت تھی مین نے اون سے پوچھا کہ پدر بزرگوار فرماؤ تو کیا حکم کیا سلمان فرمایا اَیْتِیْکُمَا اِلٰی  
 اَیْتِیْھِمَا وَتَاَمَّلْ حَاکِمُھُمَا پس جب آکر دونوں خدمت پدر بزرگوار مین اور اون حضرت فرما ل کیا  
 حال حسین پر کہ جسکو خط کو اچھا کہوں گا دوسری خاطر شکئی ہوگی کہ اَمِ یُؤْدِ اَنْ یَّکْسِرَ قَلْبَ اَحَدِھُمَا  
 کسی طرح علی ابن ابیطالب کو کسر خاطر اون دونوں کی منظور نہوی ثُمَّ قَالَ لَھُمَا امْضِیَا اِلٰی  
 اَیْتِیْکُمَا فَمِیْیَ تَحْلُمُ بَیْنِکُمَا پھر فرمایا اوی بیار و میری جا و اپنی مان فاطمہ زہرا پاس پس وہ حکم کرین گی  
 در بیان تمہاری پس آخر وہ اپنی مادر گرامی پاس اور عرض کیا حال اپنی لکھی کا قَفَقُوْثٌ فَالْطَّمَّةُ  
 یَا اَنْ جَلَّھُمَا وَابَاھُمَا اَرَادَ کَسْرَ خَطِّھُمَا پس جناب فاطمہ کو نہایت تشویش و فکر ہوئی کہ انکو  
 جد بزرگوار فرماؤ پدر عالی و قار فزول شکئی انکی نچا ہی اَنَا مَا ذَا اصْنَعُ وَکَیْفَ اَحْلُمُ مِیْنِ کِیَا کِرُوْنِ  
 کیونکر حکم کروں پس بعد مائل بسیار جناب فاطمہ فرمایا اُمِی روشنی چشم میری اِنِّیْ اَقْطَعُ قُلَادَتِیْ  
 عَلٰی رَاسِیْکُمَا فَایْتِیْکُمَا یَلْقَیْطُ مِیْنِ لُّوْلُوْھَا الْكَثْرُ کَانَ خَطُّهُ اَحْسَنَ وَتَكُوْنُ فَوُتُّهُ الْكَثْرُ مِیْنِ  
 اپنا گردن بند توڑ کر تمہاری سامنے ڈال دیتی ہوں جو موتی او سکر زیادہ چھو اسکا خط اچھا ہو اور اسکی  
 طاقت زیادہ ہو وَکَانَ فِیْ قُلَادَتِھُمَا سَبْعُ لُّوْلُوْہِ اَوْتَحْمِلُوْا سِیْر مِیْنِ سَاتِ مَوْتِی فَانْقَطَعَ  
 الْحَسَنُ ثَلَاثَ لُّوْلُوْہِ وَالْحُسَیْنُ سَبْعَ لُّوْلُوْہِ وَتَلَّکَ وَتَلَّیْتِ الْاُخُوْیَ پس تین موتی امام حسن نے  
 اوٹھائی اور تین موتی امام حسین نے اور ایک ہائی رہا قَارَادَ کُلُّ وَاحِدٍ سِیْھِمَا تَنَاوَلْھَا پھر

وونون مریز ہوا مانت اوس موتی کو اوٹھائیکو دوڑیو فاما اللہ جبریل اُن یَنزِلُ وَیُصْرِبُ  
 اَلْوُؤُوءَ لَا یُجَنِّحُہٗ وَیَقْدُلُ ہَا نِصْفَیْنِ بِالسَّوِیَّۃِ پس پروردگار عالم کو بھی مالِ حسین گوارا نہوا  
 حکم کیا جبریل کو کہ جلد پر بار کر موتیکو دو حصہ کر کہ تا دو نوین سو کوئی آرزو نہو بجان الہ کیا مرتبہ ہے  
 حسین کا کہ جبریل نے ایک پلک مار توین اگر موتیکو دو ٹکڑی کیا فَاخَذَ کُلُّ مِثْمَحٍ نِصْفًا پس نصف  
 موتی امام حسنؑ فر اور نصف امام حسینؑ وٹھالیا فَاَنْظُرْ یَا یَزِیدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَمْ یُوْذَکْ سِرَّ  
 قَلْبِیْہِمَا وَکَذٰلَکَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَکَالِیَمَۃٍ وَکَذٰلَکَ رَبُّ الْعِزَّةِ پس دایہ ہوتجھ پر یزید دیکھ  
 اے کو رباطن مرتبہ حسینؑ کا کہ رسول خداؐ نے تو کی دل شکنی تکی اور علیؑ و فاطمہؑ نے اون کا ملال گوارا کیا  
 بلکہ پروردگار زمین و آسمان نے اون کی خاطر شکنی بچا ہی اور موتیکو دو حصہ کیا اون کی خوشی کو یزید و اُنّت  
 ہٰکِذَا اَفْعَلَ یَا بَنِیَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنْتَ لَکَ وَلِیْدُیْنِکَ اور تو اوسی حسینؑ فرزند رسول خداؐ  
 یہہ سلوک کرتا ہی اور زیر تخت اوس کو سر کوٹھوا کر کہا ہی دایہ ہوتجھ پر تیرے مسلمان کہلا نے پر اور میں  
 روم میں تھا وہاں سنا تھا کہ تیرے باپ معاویہؓ نے اس بزرگوار کو یہاں ہی حسنؑ کو ایسا زہر ملا کہ شہید کیا کہ  
 اوس جناب کا کلیجہ ہتھیر ٹکڑی ہو کر منہ سے نکلا وَاَنْتَ قَتَلْتَ الْحُسَیْنَ وَارْتَبِیْتَ وَسَبَّحْتَ وَجَلَّ  
 مِنْ اَنْصَارِہٖ وَاَهْلِیَّتِہٖ اور تو نے قتل کیا حسینؑ کو تین دن کا ہو کا پیاسا اور ہتھیر دلغ غریزہ  
 انصار کو اوس کے کلیجہ پر دیوے پس سب حضار مجلس یہ سنکر رونے لگے یزید فتنہ و فساد سے ضار اوس  
 بولا یَا عَبْدَ الْوُہَّابِ کُوْلْمَ تَکُنْ اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّکَ الرَّوْمِ لَقَتَلْتُکَ اے عبد الوہاب اگر تو رسول  
 بادشاہ روم نہوا تو ضرور میں تجھ اس بڑا دی پر قتل کرتا اوس دیندار فرمایا وَاَنْتَ لَکَ یَا یَزِیدُ  
 حَظَّتْ حَقْمَہٗ رَسُوْلُ رَبِّکَ الرَّوْمِ دایہ ہوتجھ پر یزید کیا بڑا شرم ہو تو باس حرمت رسول  
 بادشاہ روم تو تو نے اس قدر کیا وَصِیْعَتْ حَقْمَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَکَتَلْتَ عِلْوَتَہٗ اَوْ رِضَاعَہٗ وبراہ  
 کیا حرمت رسول خداؐ کو اور قتل کیا اوس کو عترت کو اس ظلم و ستم سے پس یزید بولا اسی میری مجلس سے  
 نکال دو اور دن اوس وقت کم تھا کہ اوس نکال دیا اور ایک روایت میں ہے کہ جب اوس نکالنے لگا تو آخر  
 دوڑ کر سر امام حسینؑ طشت سے اوٹھالیا وَجَعَلَ یُقْبِلُہٗ وَیَتَّبِعُہٗ وَیَقُوْلُ اور بار بار اوس کو بوسہ

لیتا تھا اور وہاں آکر کتا تھا کہ اچھٹین گویا دینا اپنا نانی اور بابا علیؑ اور مان فاطمہؑ زہراؑ کی کہ  
 جو حق نصیحت کا تھا وہ میں بجالایا آہ کب سنتا تھا نہ زید ملعون نصیحت کو اوس دیندار کی کہ پہر ہی  
 اوس شقیؑ فرادس سر کو دفن کیا نہ جناب امام زین العابدینؑ کو دیا کہ دفن کریں نعش اقدس سے  
 ملا کر ملک دنیا کیسب وقت روانگی سیار کر بلا فرمایا کہ امی زید تو مجھ پر عہد مظلوم کا سر دکھاؤ  
 کہ میں زیارت اوس جناب کی کر لوں اوس شقیؑ فرمایا اَمَّا وَجْهُكَ فَلَنْ تَوَافِقَ سِرَّ تَعْمَلُ بِرِیْکَا  
 کبھی نہ دیکھو گی روایت ہو کہ وہ سر اقدس اوسکو خزانہ میں اس قدر رہا کہ فقط استخوان سفید رہ گیا  
 اور یہ نوبت پہنچی سر فرزند محبوب خدا کی کہ آخر او سپر چریون فرج ہو خ گیار روایت پنجاہ و نہم  
 حال فرج اسمعیلؑ پر مصائب جناب امام حسینؑ اور اہل حرم اور داخل  
 ہونا اولن بیکسون کا محاسن نہ لغتہ السد علیہ میں اور میں جناب زینتؑ کے  
 سر اقدس کو دیکھ کر پھر جانا قید خانہ میں ردای فضل ابن شاذان قَالَ سَمِعْتُ  
 الرَّصَّاقَ يَقُولُ فَضْلُ ابْنِ شاذَانَ زُرَّ حَبَابُ امَامِ رَضَا سَمِعْنَا اَمْرَ اللّٰهِ اَبْرَاهِیْمُ اَنْ  
 یَذْجَ الْکَبِشَ مَكَانَ اَبْنَاءِ اِسْمَاعِیْلَ مَتَّى اَبْرَاهِیْمُ اَنْ یَذْجَ اَبْنَاءُ اِسْمَاعِیْلَ بِیَدِیْهِ جَبُوت  
 حضرت ابراہیمؑ اپنے فرزند اسمعیلؑ کو جبکہ خدا فرج کر فریاد حضرت جبریلؑ دہ لیکو جانب خدا سر  
 نازل ہوا اور کہا کہ خدا فرج حکم کیا ہو کہ بجای اسمعیلؑ اس دہ کو فرج کرو تصور کیا ابراہیمؑ فرمایا یہ  
 قربانی میری قبول نہوئی کہ یہ دہ عوض اوسکا بیجا اور کاش یہ فدیہ نہ آنا اور اپنی فرزند کو اپنا ہاتھ  
 میں فرج کرتا مادل میرا دردناک ہوتا اور سخت ثواب عظیم کا ہوتا اور درجات صابریں میں شریک ہوتا  
 فَادَّحٰی اللّٰهُ اِلَیْہِ یَا اَبْرَاهِیْمُ مَنْ اَعَزَّ خَلْقِیْ اِلَیْکَ پس وحی کی خدا فرمایا ابراہیمؑ تم غلو مات  
 ہمارو کسو دوست زیادہ رکھو عرض کی ابراہیمؑ فَاَخْلَقْتَ خَلْقًا هُوَ احَبُّ اِلَیَّ مِنْ حَبِیْبِکَ  
 مُحَمَّدِ بْنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ خَدَاوند آیتیری خلقت میں کوئی محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ و سلم بہتر ہو سب زیادہ دیکھو دوست رکھتا ہوں فَادَّحٰی اللّٰهُ یَا اَبْرَاهِیْمُ اَهُوَ احَبُّ  
 اِلَیْکَ اَمْ نَفْسُکَ پس وحی کی خدا فرمایا ابراہیمؑ ایا تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو زیادہ دوست



رکتمی ہوا پنی جان سے با جان تمہاری عزیز ہوا من فرما قال بَلْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي عَرْضَ كَلِمَةٍ ابراہیمؑ  
 بلکہ وہ حضرت محبوبی جان سے عزیز ہیں قال وَلَدُهُ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ وَلَدُكَ قَالَ بَلْ وَلَدُهُ  
 ارشاد کیا خدای عالم فرزند او کا دوست تر ہے نزدیک تمہاری یا فرزند تمہارا عرض کی ابراہیمؑ فرخا  
 اسمعیل سے زیادہ فرزند ان محمدؐ کو دوست رکھتا ہوں میں قال اللَّهُ فَلَنُحْ وَلَدَهُ عَلَى أَيْدِي  
 أَعْدَائِهِمْ ظُلْمًا أَوْ جَعَلْنَاهُ لَكَ آيَةً فَلَدُكَ يَبْدُكَ خدای تعالیٰ فرمایا پس اے ابراہیمؑ بیچ ہوا فرزند  
 رسول خدا دست ظلم اندا سے تمہاری دل کو زیادہ درد میں لائیگا یا بیچ کرنا اپنے فرزند کا اپنی ہاتھ سے زیادہ  
 بیچ پہنچائیگا قال بَلْ ذَنْبُكَ وَلَدَهُ أَوْ جَعَلْنَاهُ لَكَ آيَةً عرض کی حضرت ابراہیمؑ فرخا یا فرزند رسول خدا کا  
 بیچ ہونا دست دشمنان سے زیادہ محبوب درد میں لائیگا بیچ اسمعیل سے اپنی ہاتھ سے فرمان الہی ہوا یا  
 اِبْرَاهِيمُ إِنَّكَ لَمُتَّ كَيْفَةً مِنْ أُمَّتِكَ جَلَدًا تَزْنِمُ أَهْلًا مِنْ أَسْتَبَ تَقْتُلُ الْحُسَيْنَ ابْنَهُ مِنْ بَعْدِهِ  
 ظُلْمًا وَعَدُوًّا اِنَّا اِبراهيمؑ پر سیکہ ایک گروہ اوس کو نانا کی امت سے بعد رسول خدا کو حسینؑ کو ظلم  
 و ستم قتل کرینگے اس ظلم پر ہی وہ ملاعین آپ کو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے جانیں گے و تَذْبُجُهُ كَمَا  
 يَذْبُجُ الْكَلْبُ فَيَسْتَوْجِبُونَ بِذَلِكَ سَخِيئَتِي اور اے ابراہیمؑ بیچ کرینگے حسینؑ کو اس ظلم سے بیگناہ  
 جسطرح بیچ کر تو ہیں گو سفد کو اپنی آویز موجب غضب کا ہوگا فَنُجْعِ اِبْرَاهِيمُ لَذَلِكَ وَجَّعَ قَلْبُهُ  
 وَاقْبَلَ يَبْكِي جب یہ ماجرا سنا ابراہیمؑ فریاب ہو کر روئے اور بہت رقت فریاد پر غلبہ کیا اور گریان نالہ  
 گہر میں آئے اور چند مدت وہ غم و اندوہ او کو دل پر سوزا مل نہوا کا و سحی اللہ یا اِبْرَاهِيمُ قَدْ قَدِيتُ  
 جَوَّعَكَ عَلَى وَلَدِكَ لَوْ ذَبَحْتَهُ يَبْدُكَ لَجَوَّعَكَ عَلَى الْحُسَيْنِ پس وحی کی خداوند عالم فرما  
 ابراہیمؑ جس قدر تمہیں حسینؑ کو غم سے اور اوسکی مصیبت یاد کر کر و نہیں ثواب حاصل ہوا اگر تم اسمعیلؑ کو  
 اپنی ہاتھ سے بیچ کر تو توبی یہ ثواب حاصل ہوا وَرَفَعْتَ لَكَ اَرْفَعَ دَرَجَاتٍ اَهْلِي الثَّوَابِ اور  
 عوض میں حسینؑ پر رون کر درجات عالی اہل ثواب کو تمہاری بیوہ کی بیوہ اور بی بی معنی میں قول حق  
 وَقَدْ يَنَالُ بِذَنْبِ عَظِيمٍ یعنی فدیہ دیا سہنے اسمعیل کو بذنب عظیم پس مراد بیچ عظیم سے شہادت جنت  
 امام حسینؑ پر پس فی الواقع کہ قتل ہونا اوس جناب کا ایسا ہی امر عظیم ہو کہ کسی نبی پر ایسا حادثہ

اور بلانزل نہیں ہوئی پس نامل کچھ کون فرزند پیغمبر مثل جناب امام حسینؑ تو اور وطن ہو اکس کا قاسم  
 سہا بیتجا پامال سم اسپان ہو اکس کا بہائی عباسؑ سہا تیغون سر تکرسی ہو واجب برادران یوسف بہ ہدان  
 سیر یوسف کو پہلو تو حضرت یعقوبؑ بیتاب ہو اور راضی نہو تو اور جب حکم ہو تو علم نبوت سر جاتی تو  
 کہ یوسف زندہ ہو مگر جب ہی روز تو حضرت یعقوبؑ کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ہمارے قاسمین ابن علیؑ  
 علی اکبرؑ سر فرزند ہم شکل پیغمبر کو آنکھوں کو سامنے شہید ہو نیکو بھیچا اور سامنے حضرت کبارہ جگر حضرت کا شہید  
 ہوا اور جناب ابراہیمؑ فرقت فوج امعیلؑ آنکھوں پر پٹی باندھی اور فرزند فاطمہؑ زکریاؑ سر فرزند کو بر جہاں  
 کہا تو دیکھا اور سنہ پیرا بلکہ اشعر کو بھی تار کر نیکو خیمہ سر اوٹھا لایا اور ہاتھ پر رکھ کر پانی مانگتی تو ناگاہ حریف  
 ایسا تیر حلقوم خشک اصغر باراکہ ترپ کر ماتہ پر حضرت کو مر گیا پس یہ صدقات جانگزا کسپر پڑ گئیں  
 اور کون مثل فرزند رسول خدا کے تین دن کا ہو کا پیاسا مثل گو سفند قربانی کو فوج ہوا اور کسکی عسرت  
 مثل عسرت حسینؑ مانند بندیان ترک و روم کو شہر بشہر و دیار بدیار پہرائی گئی چنانچہ سید ابن طاووسؑ نے  
 روایت کی ہے کہ جناب امام محمد باقرؑ فرزا پیر بزرگوار سر پوچھا کہ آگے کو نگر مجلس یزیدین لیگے فقال حبیبی  
 عَلٰی اَبِیہِ یَزِیْدٍ وَاَحَدٍ مِّنَ الْحُسَیْنِ عَلٰی عِلْمٍ وَنَسَوْنَا کَلْفِی عَلٰی یَعْقَالٍ وَحَوَّلْنَا الرِّسَالَةَ بِسْ فَمَا  
 اے فرزند جب ہلو کو فہر بجانب شام پہلو اور ان اشقیاء فی ہم سر یہ سلوک کیا کہ مجھ کو ایک شہر برہنہ پر سوار کیا  
 اور سر میری پیر بزرگوار کا نوک نیزہ پر رکھ کر میری رو لایا نیکو سامنے لڑ جاتی تو اور دختران فاطمہؑ سر برہنہ ہوئی  
 میری چھوڑ تھیں اور گرد میری نیزہ دار تو وہاں دَمَعَتْ مِنْ اَحَدٍ نَا عَلَیْ قُرْعَ رَاسِہِ بِالْمُخِ حَتّٰی  
 دَخَلْنَا دَسْتَقًا اور اگر کوئی ہم اہل بیت سر اقدس کو دیکھ کر مغموم ہوتا تھا اور آنسو اس کی آنکھوں  
 جاری ہو تو تو وہ لعین نوک نیزہ سر دہر مارتی تو اور روئے منہ کر تو یہاں کہ ہم داخل دمشق ہو وقال ابْنُ ثَمَالٍ عَلٰی  
 الْحُسَیْنِ اَدْخَلْنَا عَلٰی یَزِیْدٍ وَلَحْنُ اِنَّا عَشْرٌ رَجُلًا مَّغْلُوْنَ اور ابن نمانی جناب امام زین العابدینؑ  
 روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت جہیم مجلس یزیدین داخل کر گئے تو ہم بارہ شخص تو مردان اہل بیت سر کلو گئیں  
 ہمارے طوق پڑی تو اور ماتہ ہمارے ریسمان ستم سر بند ہو تو جب اس حال سر زیر تخت یزید کھڑا کیا ہمیں  
 تَوْبُو لَایْنِ اَللّٰہُ یَا یَزِیْدُ مَا خَلَقْتُکَ بِرِسْوَلِ اللّٰہِ لَوْرَا نَا عَلٰی ہٰذِہِ الْحَالِہِ قَسَمٌ یَّرْجُو خَلْقَ

ای یزید کیا کہیں نبی اگر رسول خدا اس حال خراب سے ہیں دیکھیں کہ سانسو تیرے کئی ہوں ہیں شر مار  
 یزید فرمایا کہ کیا کہیں ان کی کول دوا اور دوسری روایت میں ہے فجاء الشمر بواہی الحسین فکس  
 بین یزید و بین لایا شمر سر اقدس جناب امام حسین اور پھینک دیا اوس سانسو تیرے کو پس یزید سر اقدس  
 فرزند رسول خدا دیکھ کر نہایت دہوا اور کہتا تھا کاشکر اس وقت حاضر ہوا وہ لوگ جو جنگ رواہدین  
 شیموخ بنی امیہ سے مارے گئے ہیں دیکھتے حسرتیں کا کہ کس ذلت و خواری سے سانسو تیرے رکھا ہوا اور کیونکر عرض  
 لیا میں نے اذکر قاتلون کی اولاد سے اور یہ شعر بھی اوس شقی نے فرمایا شعر یفلقن ہا مائین رجال اعزہ  
 علیکنا و ہم کانوا اعدا و اخلنا شکفا فترکوا انہون فرسرون صاحبان عزت کو کہ وہ بزرگ ہمارے تھے اور یہ  
 اونکی نافرمانی و ظلم کرنا تو یعنی ہمارے عزیزوں پر ظلم کرنا تو اور انہیں جہاد میں قتل کرنا تو یہ جو  
 اوسکا ہر وہی ید فیضیب یتکث بہ تنایا الحسین اور ہاتھ میں اوس کو ایک پتھر تھی کہ اوس  
 دندان مبارک پر لگاتا تھا ابو بزرہ اسلمی فرمایا ہوا پھر اے یزید اتکث بہ لغو الحسین ابن فاطمہ  
 آیا پتھر لگاتا تھا دندان شریف دلبر فاطمہ پر لفظہ رأیت اللہ یوسف تنایا کہ تحقیق کہ خود دیکھا میں  
 رسول خدا کو کہ انہیں دانتوں کو چوستے تھے حسیہ کو بی بی خیر کو چوستا ہے پس جناب امام زین العابدین نے جو  
 سر اقدس حضرت کا اس حال سے دیکھا ایک آہ کا نعرہ مارا فلم یاکمل الذووس بعد ذلک ابدا پس  
 تمام عمر کلہ کو سفند کہا یا جب سر کو سفند دیکھتے تھے سر فرزند فاطمہ یاد کر کر دے تو راوی کہتا ہے کہ جو نہیں اوس  
 سر اقدس پر نگاہ نہایت خاتون کی پرپی بیتاب ہو کر دھیرے اور سر برادر پر لگو گرا دیا اور گریبان پہاڑ ڈالا  
 اور اوس آواز در دناک سے چہین مارا کہ رو فلکین کہ دل دوست و دشمن کو شق ہو تو اور یہ میں کہتی  
 یا حسینا یا حبیب رسول اللہ یا سرور قلب الوہاء یا بن علی السدق رضی اللہ عنہما حنین ہا  
 مظلوم بہانی ہا حسیب رسول خدا ایسر در دل زہرا اے پارہ جگر علی رضی اللہ عنہما علی راسک  
 الشریف قربان ہوں تمہاری سر پر ہوا غمی یا لاسن قصع امی فاطمہ الوہاء راسک علی  
 صد دھکا ہا بہانی سرور کل کی بات ہے کہ اس سر کو مان میری فاطمہ زہرا اپنی سینہ پر رکھتی تھیں  
 سہلک جبرئیل و یثاغیثک فی مہدک ینکاشیل اور جبرئیل امین جو لا تمہارا جھولا تو اور

میکائیل اور یان دیتو اور محبوب خدا پشت پر سوار کر دیتو ایلووم و شیخ حقیقاً بین یکدیگر بی یزید و  
 ستر آج اس وقت و خواری و حقارت سے سانسو یزید کر کہا اور ایش مقدس خون سے آلودہ ہر شعر  
 بفسنی شفا کا ایلالات من الظماعة و لم تحظ من ماء الفرات بقطره ای بہائی قربان  
 تمہاری ان ہونوں پر سو کہ جوشدت تشنگی سے مر جا گئیں اور تادم مرگ ایک قطرہ آب سے تر ہو اور ایک  
 سمت سکینہ سے حضرت کو دیکھ دیکھ کو جان کہو قی تہی و تلطم راسکما و نقول این فاطمۃ الزہراء  
 اور اپنی سر کو پتی تہین اور کتی تہین ہا و کمان ہین دادی فاطمہ زہرا کہ سر میری با حسین کا اس  
 سے دیکھتیں راوی کہتا ہے کہ تمام حضار مجلس روز تو اور یزید خاموش بیٹھا تھا فاسرید اس  
 الحسین قصب علی باب القصر ثم اتران یحسبوا کھن فی تحسب لایکنہم من حو ولا یفر  
 پس حکم کیا اوس شقی نے کہ سر حسین دروازی میں لٹکا دو پس دروازہ قصر پر لٹکا گیا کہ حکم کیا کہ ایش  
 کو اور دختران فاطمہ کو ایسے مکان میں قید کرو کہ دنگو دھوپ میں جلین اور رات کو اوس کی اذیت پائیں  
 فبکث لیساء الحسین فی یوم و لیلۃ حتی یغشی علیہا پس الحرم اوس قید خانہ میں دن اور  
 رات روز تو یہاں تک کہ بیوش ہو جاو تو تم ان السکینۃ لما افاقت صاحت و بکت و قالت  
 اور جب سکینہ غش سے ہوش میں آئی تہین جھین مار کر روتی تہین اور کتی تہین و ابنا لا و یل للقوم  
 قتلک و من الماعہ منعک ای بابا عذاب ہواس قوم پر جنہوں نے تہین قتل کیا اور ہر چند تمہاری بانی  
 مانگا تہین پانی نہایا ای بابا اگر شیدہ ہو تو تم تو ہم کا ہیکل اوس ذلت سے اس ٹوڑی مکان میں قید ہو تو کہ دنگو  
 دھوپ میں جلے تہین و رات کو اوس میں بیکتری ہین ای بابا آپ کر سانسو کس کا مقدور تھا کہ ہین تازیانہ مارا  
 مگر بعد تمہاری بی ایسہ نے کمال دلتیں دین ہین اور اذیتیں پہنچائیں و قالت ربنا کذا حوت  
 الشمس تملکت السکینۃ من حوھا جعلتھا کحت صد ری اور جناب زینب فرماتی ہین جب  
 دھوپ کی شدت ہوئی تو سکینہ گرمی آفتاب سے مٹ رہی تھی اور بیلالاتی تھی تو میں اوس یتیم برادر کو خیم ہونے  
 سینے تلچپاتی تھی تاکہ وہ حرارت آفتاب سے محفوظ رہے راوی کہتا ہے کہ اسی طرح اہلبیت حسین قید  
 مصیبت میں گرفتار رہے کہ دنگو دھوپ میں جلے تو اور شب کو اوس کی اذیت دہائی تو حتی افسعت و وجعا

یہاں تک کہ پوت اور کچھ وکڑا اور گھوٹور روایت شصتم فضائل جناب امام حسین  
اور پانچ سجدہ کرنا رسول خدا کا بزرگوار کواع کو اور روایت سیدہ علوی و کو تو اہل  
سم قدر پر مصائب اہل بیت اور جانا اور انکا مجلس نہ بدین اور طلب کرنا  
شامی کا جناب سکینہ کو کینری میں ابن قولویہ زروایت کی ہو کہ ابوذر فرمایا کہ آیت  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحُسَيْنَ وَيَقُولُ لَهُ دِكْهَا مِينَ فِي رَسُولِ اللَّهِ كَوَ كَبَارِ مَا مَامُ حُسَيْنِ كَوَ بُو سُو لِيْتُو  
اور فرماتا تو منْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَذَرَّيْتَهُمَا لَمْ يَمَسَّ جِلْدُهُ النَّارَ وَهُوَ شَخْصٌ دُو سَبْعِينَ  
میرے حسن اور حسین کو اور اوکی ذریت کو تو او اس کو بد نکو اتش دوزخ مس نگرگی اور کتاب وہ الوفی  
مین ابو القاسم نے کہ عالم اہل سنت سے ہر روایت کی ہر اَنِّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ يَوْمَ مَا حَسَنٌ سَجَدَ  
يَلَا رُكُوعَ كَ جَنَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رُكُوعٍ سَجَدَ يَوْمَ مَا حَسَنٌ سَجَدَ يَوْمَ مَا حَسَنٌ سَجَدَ  
بِغَيْرِ رُكُوعٍ بَی سَجْدَةٍ دَرَسَتْ هِيَ قَالَتْ نَعَمْ حَضَرْتُ فِي زَمَانِهَا بَانَ دَرَسَتْ هِيَ وَارَبِّ سَجْدَةٍ كَرِيكَ  
اِنَّ جَبْرِئِيلَ اَتَانِي فَقَالَ يَا أَحْمَدُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَلَيْكَ فَسَجَدْتُ  
کہ آج جبرئیل میرے پاس اور کہا جس کو کہ اور رسول خدا تحقیق کہ خدا کو عالم تمہاری بہائی علی ابن ابیطالب  
کو دوست رکھتا ہو پس میں نے ادا ہو سجدہ شکر کیا قَوَّعْتُ رَأْسِي فَقَالَ يُحِبُّ فَالْحَمْدُ فَسَجَدْتُ  
جب میں نے سر سجدہ کیا تو جبرئیل فرمایا خدا تمہاری دختر نیک اختر فاطمہ زہرا کو بھی دوست رکھتا  
ہو میں نے سجدہ کیا پر جب سر اٹھایا فقال اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَسَجَدْتُ پھر جبرئیل نے  
کہا کہ اور رسول خدا پر درو گار عالم تمہاری حسن اور حسین کو بھی دوست رکھتا ہو پھر میں نے سجدہ کیا  
قَوَّعْتُ رَأْسِي فَقَالَ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَنْ أَحَبَّهُمْ فَسَجَدْتُ پس جب میں نے سر اٹھایا تو جبرئیل نے  
تو جبرئیل نے کہا کہ خدا تمہاری اہل بیت کو دوستوں کو بھی دوست رکھتا ہو پھر میں نے سجدہ کیا قَوَّعْتُ رَأْسِي  
فَقَالَ اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ مَنْ أَحَبَّ مُحِبِّيَهُمْ فَسَجَدْتُ پس جب میں نے سر اٹھایا تو جبرئیل نے کہا کہ اور رسول خدا  
بلکہ خدا تمہاری اہلیت کو دوستوں کو دوستوں کو بھی دوست رکھتا ہو پھر میں نے سجدہ کیا پس حضرات خیال کچھ کیا کرتے  
تمہارا کہ خدا تمہاری دوستوں کو بھی دوست رکھتا ہو اور نقل کی ہر ابن جوزی نے کہ یہ بھی ایک عالم علماء

اہل سنت و جماعت کے ایک سید علوی بلخ میں رہتے تھے وہ زوجہ و بیات قوی اور اوس سید  
 بزرگوار کی ایک زوجہ تھی اور کئی بیٹیاں تھیں ناگاہ اوس سید جلیل فرامثال کیا قاتل المکرۃ  
 فخر جت بالبنات الی سمرقند خوفناک سے شہادت الاعداء زوجہ افلی کہتی ہیں کہ بعد وفات  
 شوہر میں اپنی بیٹیوں کو لیکر شہر سمرقند کو چل گئی خوف شہادت اعداسی اور اون دنوں میں سمرقند میں  
 پہونچ کر سردی شدت سے پڑتی تھی فادخلت البنات مسجداً ومضیت إلی حاکم فی القوت  
 پس اپنی بیٹیوں کو مسجد میں بٹھا کر میں فکر معاش کو نکلی فزایت الناس یجمعین علی شیخ فسی  
 عنہ پس دیکھا میں کہ ایک دیر کر گر دہشت سے لوگ جمع ہیں پوچھا میں کہ یہ کون فقہاؤہذا شیخ البلیغ  
 لوگوں نے کہا یہ رئیس شہر ہے فشرحت لہ حاکم پس اوس مسلمان سمجھ کر میں اوس سے تمام احوال  
 بتا ہی کا بیان کیا فقال اقصی عندی البینۃ انک علویۃ پس وہ بولا کہ گواہ لا اپنی سیادت پر  
 کہ توسیہ علویہ ہو ولم یلقفت الی اور یہ کہہ کر پھر وہ میرے طرف مخاطب ہوا اور میں غریب الوطن تھی  
 گواہ کسولاتی فلیشت بینہ وعدت الی المسجد پس میں ناامید ہو کر مسجد کو پہری کہ اب کون  
 جسے کہوں کہ رئیس مسلمان ہے تو مجھ پر یہ جواب دیا فزایت فی طرقتی شیخاً جالساً علی دلوہ ودحوہ  
 جماعۃ پس راہ میں سے ایک اور شخص کو دکان میں بیٹھ دیکھا کہ اوس کو گر دلوگ بہت سے جمع ہیں فقلت  
 من ہذا الشیخ فینر پوچھا یہ شیخ کون ہے فقہاؤہذا من البلیغ وهو مجوسی پس لوگوں نے کہا یہ  
 کو تو ال شہر ہے مگر مجوسی ہے مسلمان نہیں ہے فقلت عسلی ان یلکون عندہ فخرج پس دلیس چاکا  
 میں کہ جب مسلمان یہ جواب یا تو یہ کیا میری حاجت روائی کرے گا مگر شاید خدا اسی کو ہاتھ سے حاجت روائی  
 میری کرے فخذت حدیثی و ساجوئی فی مع الشیخ پس میں نے تمام حال اپنا اوس کو تو ال سے کہا  
 اور ماجرا یہ شیخ بھی نقل کیا فصاح لجاجاً کہ فخرج فقال قل لیسیدک تکتسب شیاً بھایہ  
 سنے آواز دی اوس نے غلام کو جب غلام آیا سامنے تو اوس سے کہا کہ اپنی سیدہ سے کہ یہ سیدہ علویہ  
 تشریف لائی ہیں اپنا لباس فاخرہ انہیں پہن کر کو در فدخل وخرجت امراً و معہا جوارہ  
 پس وہ خادم داخل خانہ ہوا پس نکلی زوجہ اوس کی اور بہت سی کنیرن ہمراہ اوس کے تھیں

پس بولی اپنی شوہر سے کہ کیا کہتا ہے فقال لھا اذھینی مع ھذی الاثرۃ الی المسجد القلادی فدخلی  
بتما فقال لی الذار پس وہ بولا اپنی زوجہ کہ سیدہ بلخ سی آئی ہیں اور پریشان و مضطرب ہیں میں جانتا ہوں  
کہ تو اوپر ساتھ جا کر فلائی مسجد روان کی بیٹیوں کو بعزت و اکرام اپنی گھر لاکر مہمان کر فجا عث نہی  
یہ شہری وہ نیک بخت میری ساتھ چلی و حلت البناک و قد افرد کنا دارا من دیارہ اور  
میری بیٹیوں کو بعزت و حرمت اپنی ساتھ لڑ چلی پس اوسکو شوہر نے ہمارے لیے ایک مکان خالی کیا و  
ادخلنا الختام و کسا نائیک باغا خروہ اور ہمیں پہلو داخل جام کیا اور ہمارے لیے پوشاک فاخرہ  
پہنے کو بھیجی ہم اسے تمام اوس پوشاک کو پہنا و جاء نایا لوان الالطعمہ و بیننا یا طیب  
لیلہ اور طرح طرح کو ہمارے لیے ہجو و ہم اسے تمام و سکر گھر میں لاکو سو فقا کان نصف اللیل اذ فی شیعہ اللیل  
فی سکیا جب نصف شب کی تو میں نے شہر سے جو کہ مسلمان تھا او جس نے سیدہ علویہ سے گواہ طلب کی تو وہ خواب میں  
دیکھا گا ان الیقینہ قد قامت کہ گویا قیامت قائم ہوئی ہے واللواء علی راس محمد صلی  
اللہ علیہ والہ اور ہوا میری سر قدس جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ پر سایہ افکن ہو و اذا  
قصر یون الزمری الاخضر فقال لمن ھذا اور ناگاہ ایک قصر عالی زمر و سبک کا اوسو نظر پڑا  
پس پوچھا اوسو یہ قصر کیسا ہے اور کسا ہے فقیل لوجل تسلم سوحد کیسے جواب دیا کہ یہ قصر  
زمر و ایک شخص مسلمان خدا پرست کا ہے و تقدم الی رسول اللہ فاعرض عنہ وہ رئیس  
اگر گیا جناب رسول خدا کی حضرت نے منہ اوسکی سمت پھیر لیا فقال یا رسول اللہ اعرض عنی  
وانا تسلم عرض کی اوسو کہ اے رسول خدا آپ روی مبارک اپنا کیوں میرے پیر سے پھیر رہے ہیں حال  
انکہ میں مسلمان ہوں فقال افعی البیتۃ عندی انتک تسلم حضرت نے ارشاد کیا گواہ لا اور  
دلیل قائم کر رہی ہو مسلمان ہو نہ یہ کہ تو مسلمان ہو فقبحوا لوجل فقال لہ رسول اللہ انیسیت  
سا قلت لالعلوۃ پس کلام جناب رسول خدا سے وہ شخص حیران ہوا کہ یہ حضرت کیا فرماتی ہیں  
فرمایا ای شخص بھول گیا اپنی کلام کو جو تو نے سیدہ علویہ سے کل کہا تھا اب توجیران ہوتا ہے تو نے سمجھا  
کہ وہ بیچارے ضعیف محتاج غریب الوطن کمان سے گواہ اپنی سیادت پر لاتی تجھ کو اوسکو حال پر رحم



وَهَذَا الْقَصْرُ لِلنَّبِيِّ الَّذِي هِيَ فِي دَارِهِ اَوْ دِيكَمِ يَهْ قَصْرُ زَمْرٍ وَسَبْزِ اَوْ سِ كَاهُو كِهْ جِسْ كِهْ گهر مین وه  
ضعیفه مہمان ہوئی ہو فَاَنْتَبَهَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَلْطَمُ وَيَبْكِي پس وه شخص خواب سوچو لگا تو اپنی  
سنبہ پر طمانچہ مارتا تھا اور روتا تھا کہ کیا بڑا دبی کی اولاد رسول خدا سو میو دَجَثَ غَلًا نَا فِي الْمَلِكِ  
وَجَحَّجَ بِنَفْسِهِ يَدُ وَرَفِي السَّكَّكِ يَفْلُشُ مِنْ اَحْوَالِهَا پھر غلاموں کو شہر میں تلاش کو اون کی  
بیجا اور آپ ہی ڈھونڈنا نکلا فَاخْبَرَ اَهْلَهَا فِي دَارِ الْجُوسِيِّ پس خبر پائی اوس کو وه سیدہ خانہ جو  
مین مہمان مین تَجَاء اِلَيْهِ فَقَالَ اَيْنَ الْعُلُوِيَّةُ قَالَ عِنْدِي پس جا کر مجوسی سو پوچھو لگا کہ وه  
علویہ کہاں مین وه شخص بولا میری گهر مین مین قَالَ اُرِيدُهَا وَكَمْ تَوَالٍ سو کہو لگا مین چاہتا ہوں  
کہ اون مین اپنی گھر بیجا کر مہمان کروں قَالَ سَأَلِي اِلَى هَذَا سَبِيلُ وه بولا ہر گز مجھے نہوسیک لگا کہ اپنی  
مہمان کو مجھو دون قَالَ هَذِهِ اَلْفٌ دِينَارٌ وَسَلِّمْنِي اِلَى رَئِيسٍ بُولَاهِرٍ دِينَارٌ دِيْتَا هُون اگراون مین  
مجھے دو قَالَ وَاللّٰهُ وَلَا يَأْتِيَةُ اَلْفٌ دِينَارٌ وه شخص بولا قسم سو خدا کی اگر لاکھ دینار دیگا تو بھی  
تجھو نہو لگا فَلَمَّا لَحَّ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ الْمُنَاقِمُ الَّذِي رَأَيْتَهُ اَنْتَ دَائِيَةُ اَنَا پس جب بہت نشین مین  
اوس رَئِيسٍ زُو تُو وه کو توال کہو لگا ناحق تو نشین کرتا ہو جو خواب تو فر دیکھا ہو وہی خواب سینی ہی دیکھا  
وَالْقَصْرُ الَّذِي رَأَيْتَهُ لِيْ خُلُقٌ اور محل جو زمر و سبز کا تو فر دیکھا ہو وه میری جو خدا فر بنایا ہو وَاِنْ  
تَذَلَّ عَلَيَّ بِاسْمِ لَا يَكْ اور اگر تو دلیل لائو مجھ پر اسلام کی اور آپ کو سلمان سمجھ کر اون سیدہ کو بیجا  
قصد کر سو فَوَاللّٰهِ سَأَعْنَتْ وَلَا أَحَدٌ فِي دَارِيْ اِلَّا وَقَدْ اسْلَمْنَا كُلُّنَا عَلٰى يَدِ الْعُلُوِيَّةِ قسم  
خدا کی مین اور میری گهر مین کوئی نہیں سو یا ہو شکو فر اسلام لائو ہو سو ہم سلمان ہو سو بدلت  
اوس سیدہ کو اور انہیں کدم قدمی برکت سو جناب رسول خدا کو خواب مین دیکھا میو وَقَالَ لِي الْقَصْرُ  
لَكَ وَلَا هٰذَا بِمَا فَعَلْتَ مِنَ الْعُلُوِيَّةِ اور مجھ سو حضرت فر فرمایا یہ قصر زمر و سبز خدا فر تیرا اور  
تیری اہل کو لیر خلق کیا ہو اوسکو عوض مین کہ تو فر اوس ضعیفہ سیدہ آوارہ وطن سو سلوک کیا وَاَنْتُمْ  
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ خَلَقَكُمْ اللّٰهُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور تم سب اہل جنت ہو خدا فر تم مین مومن گردانا  
پس حضرات جاو تامل ہو کہ جناب رسالتاب کو ایک سیدہ سو گواہ طلب کر فر سو یہ رنج و دلال ہوا

کیا حال ہوگا اور لعینوں کا جہنم فرافکر پارہ جگر کو اور نور نظر کو همان بولا کہ کما فی اور پانی سو ترسیا  
 اور اوس جناب کو فرزند ہو کر پیاسی فوج کمر اوراد سپر ہی کلمات سخت اور حضرت کو کمر تھوڑا اور کمر تھوڑا  
 رسول خدا کی حرمت ہو تمہیں اور ایسی بیجائی پر کر باندھی کہ تادم مرگ ایک قطرہ پانی کا اوس جناب کو  
 نڈیا اور پیاسا شہید کیا اور اقدس اوسکا نیزی پر چڑھایا اور اوس سیدانیوں کو لٹوئی خیمہ میں در آئی کہ جنابی کا  
 جنازہ شبکو اوٹھا تھا اور اوٹکر گہرین ملک الموت ہی اجازت لیکر آیا تھا وَنَزَعُونَ الْمَلَاحِفَ عَنْ  
 نُحُورِهِمْ اور چادرین تک اور جناحان تطہیر کی چھین لین وَخَرُّوا اِذَا اَتَاَهُمُ الْحُسَيْنِ  
 وَاللَّهُمَّ تَسْلِمْ عَلٰی حُلْدٍ وَدِرْهِمٍ وَهُمْ يَكُونُ لِلْخَوْفِ اور زخمی کمر کان یتیمان حسین کے اور خون اوٹکر  
 چہرہ پر بہتا تھا اور وہ خوف و اہل جفا کو رو تو تیرے بانگو یا راہنیں کہ ظلم و جفا اور اشتیاق کا بیان کر  
 ثُمَّ صَفَّدَ وَفِي حَلْدٍ يَدٍ فَوْقَ اُتْنَابِ الْمَطِيَّاتِ تَلْفَحُ وُجُوْهُمْ حُرًّا اَلْهَاجَاتِ جب لوٹ چکر  
 تو جگر اور نہین زبور آہن میں کہ گلو نہیں طوق اور پاؤں میں زنجیریں اور سوار کیا شتر مای بیگما وہ و عمارتی  
 کہ دو پہر کی دھوپ اوٹکر موہو کو جلای دیتی تھی اَیْدِیْکُمْ مَغْلُوْلَةٌ اِلٰی الْاَعْنَاقِ وَیُطَاوِفُ بِهِمْ فِی  
 الْاَسْوَاقِ ہاتھ اور بیکسو کمر سیون سے اوٹکر گردنوں میں بند ہو تھو اور بازاروں میں اور نہین اس  
 شکل سے ہر اترتی تو سید ابن طاووس نے با سند و خبر جناب امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ جناب امام  
 محمداثر فرمایا سَأَلْتُ اَبِي عَلٰی بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ حَلِّ يَدَيْکَ لَهٗ فَقَالَ بُوْجَاهِیْنِیْ بِوُجُوْهِ ابَا اِمَامِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ  
 کہ آٹھ سو طرح مجلس پر نہیں لیکن تھو پس حضرت نے فرمایا ایفرزند کیا بیان کروں مصیبت اپنی حکمتی علی  
 بَعِیْرٍ یَغِیْرُ وِلَاحِءٍ وَرَأْسُ الْحُسَيْنِ عَلٰی عِلْمٍ وَیَسُوْنُکَ خَلْفِیْ عَلٰی بَعَالٍ وَحَوْلَنَا الْوَسَاحُ ایفرزند  
 سوار کیا تھا مجھ کو ایک شتر پر بند پیر اور سر میری یا با مظلوم شہید حسین تین دن کی پیاسی کانیز پر میری ساغر  
 لیے جاتی تھو اور سب پہر بیان اور نہین میری بلوای عام میں بے مقنعہ و چادر شتر مای پر بند پیر سوار میرے  
 پہر چھو تھیں اور گرد و ہمارے نیزہ دار تھو اِنَّ دَمْعَتَیْنِ بَيْنَ اَحَدٍ نَا عَيْنٍ قُبْعَ دَاسَةٍ یَا لَشَّخِ حَتّٰی  
 دَخَلْنَا دَسْتَقًا اور اگر ہم میں سے کسی کو سہرا قدس دیکھ کر رونا آتا تھا تو وہ لعین نیزی سر پہر پار تو اس  
 ذلت سے ہمیں داخل شام کیا فَصَاحَ یَصَاحُ یَا اَهْلَ الشَّامِ هُوَلَا عِزَّ سَبَاکُمْ اَهْلِیَّتِیْ ہنس پھر ایک

لعین پکارا احوال شام دیکھو یہ اہلبیت تمہاری شہرین اس ذات کو قید ہو کر آؤ ہیں پس اہل شام  
 اس قدر شاد و خرم تھو کہ گویا کوئی عید آؤنگو نزدیک اوس روز سے بہتر نہ تھی اور یزید نے مجلس شراب ادا  
 کی تھی اور سات سو کرسی نشین اوسکی مجلس میں حاضر تھو جہاں شقی نے اہلبیت حسین کو مجلس  
 شوم میں طلب کیا تھم وَضَعَ رَأْسُ الْحُسَيْنِ يَدَهُ فِي حُسْبَتِ بْنِ ذَهَبٍ أَجْلَسَ  
 يَسَاءَ الْحُسَيْنِ فِي مَجْلِسِهِ مُكْشَفَاتِ الْوُجُوهِ بَيْنَ الْأَعْدَاءِ پھر سر اقدس جناب امام مظلوم  
 طشت طلا میں سامنے رکھوایا اور دختران فاطمہ زہرا کو نا محرومین نے ہر منفعہ و چادر سنہ کھلو بلایا کیا حال  
 ہوا ہوگا روح رسول خدا کا جب فیسیان اولن کی اس صیبت میں گرفتار ہوئی جناب سکینہ بیچیم بیچ  
 فرماتی ہیں اہل علم حال سے دربار یزید میں کٹری ہوئی کہ سنہ ہمارے محرمین کھلو ہو چکا کہ گریبان گردو  
 عبا سو اڑی ہوئی دق لَنَا أَوَّلَ شَيْءٍ وَالْطَّفْنَا تَوِيذٍ فِي هَارِي حَالٍ پریشان پر رو دیا اور لطف مدام  
 کیا تھم اِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَحْمَرَ قَامَ إِلَيْهِ فَقَالَ پھر ایک شخص اہل شام سے سرخ رنگ رو برو  
 تخت یزید کھڑا ہو کر یوں عرض کر فرمایا اَيُّدِ الْمُؤْمِنِينَ هَبْ لِي هَذِهِ الْجَارِيَةُ یعنی او میری  
 لڑکری مجھ دیو قال کہ میں اسو اپنی لونڈی بناؤں اور اشارہ کیا اوس لعین نے میری طرف و کُنْتُ  
 جَارِيَةً فَرَعْتُ وَدَّعْتُ وَلَهْنْتُ أَنَّهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ اور میں کہ سن تھی وہی میں اور گمان  
 مجھے کہ ایسا نو یزید مجھ دیو ڈالو اور یہ شامی مجھ لونڈی بناؤ جائے تا مل ہر کہ کیا حال ہوا ہوگا سکینہ کا  
 بابا کی شہادت سے تو دل ٹکری تا اب پو پو بیوں سے ہی چھٹیکا سامان ہو حضرات کیا غصہ ہے کہ اولاد  
 جناب فاطمہ کو یہ فلک نے ذلیل کیا کہ لوگ کینہ میں طلب کر فرماؤ گویا چاہے سکینہ فرماتی ہیں کہ میں آتی ہوئی  
 دوڑ کر مارو خوف کو اپنی بڑی بہن سے لپٹ گئی اور دامن اونکا پکڑ لیا کہ وہ سن میں اور عقل و شعور  
 مجھ سے زیادہ تھیں فَقَالَتْ لَهُ كَذَبْتَ وَاللَّهِ مَا ذَلِكُ وَلَا لَهْ سِرِّي بَيْنَ فَرَجٍ كَلِمَةٍ لَكَ وَاللَّهِ  
 اور کہا اوس شقی سے روئے کو ہر تو والد تیری کیا مجال ہر کہ سکینہ کو میری لونڈی بناؤ تو اور کیا  
 مجال یزید کی کہ پوتی کو فاطمہ زہرا کی کینہ میں دیو یزید غصے ہو کر بولا تو جوئی ہوا یہ تر حسین ابھی پو  
 تو تیری بہن سکینہ کو اسو دیو والون کینہ میں فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا جَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ إِلَّا أَن

تَخْرُجُ مِنْ سِلْسِلَتِهَا بَوْتِي فِي حَيْدَرٍ كَرَامِي فَرَمَا اے یزید تو فریب ظلم و ستم کیو واسد گریہ میری مجال نہیں ہے  
 کہ میری باپ کی پیاری سکیٹہ کو تو لونڈی گرین دیو گر اسلام ظاہری سو ہی کنارہ کر پس غصی ہو یزید  
 اور بولا ایسی باتوں سے مجھ سے مقابلہ کرتی ہو انما تَخْرُجُ مِنْ الدِّينِ ابْنُكَ وَآخُوكَ دین اسلام سے  
 نہیں نکلا مگر باپ تیرا اور بہائی تیرا فقالت بِدِينِ اللَّهِ وَدِينِ ابْنِي وَآخِي وَجَدْتَنِي اِهْتَدَيْتَ  
 اَنْتَ وَجَدْتُكَ وَابْنُكَ وَخَرَامُ حَسْبِي فَرَمَا دین خدا اور دین پدر و برادر سو اور جدی ہمارے تو  
 اور تیرے باپ دادی کی ہدایت پائی قَالَ كَذِبَتْ يَاعَدُوَّةَ اللَّهِ وَهَ لَعِينُ غَصَصِي بولا جوئی ہو تو او  
 دشمن خدا ہستی تیرے گھر کو باعث نہیں ہدایت پائی جب دیکھا اوس مظلومہ فرجہ آتش غضب اوس  
 ناری کی ہر بار زیادہ شعلہ در ہوتی جاتی ہو تو ناچار ہو کر یہ سخن فرمایا کہ جگر جس سے ٹکری ہو اجاتا ہو  
 وہ یہ ہو اَلَا مَيُّو كَيْسْتُمْ ظُلُمًا وَيَقْتُلُو بَسْلَطًا يَكْفُرُ بِنُورِ اللَّهِ يَمِينُ فَرَمَا اے یزید تو بادشاہ ہو اور اپنی  
 سلطنت پر مغرور ہو جو چاہے ہم بولی اور بیوار تو نگو کہہ لو کون ہماری حمایت کرے والا ہو قَالَتْ فَكَاكَنَّهُ  
 اسْتَحْيِي وَسَلِّتْ حضرت سکیٹہ فرماتی ہیں اوس وقت یزید شرمناک چپکا ہو گیا فَأَعَادَ الشَّامِي لَعْنَهُ  
 اللَّهُ ذَلِكَ الْقَوْلَ بِإِنْ شَامِي فِي بَرِ عَرْضِ كِي اے یزید عرض میری قبول ہوئی اور یہ لڑکی لونڈی  
 بناؤ کو مجھو دیو پس یزید بولا اُعُوْبُ وَهَبَ اللَّهُ لَكَ حَقًّا قَاضِيًا دور ہو اے بد بخت میری مجلس  
 خدا تجھو موت دیو انہیں تو ماتہ بندیاں ترک وروم کہ سمجھا ہو جو کثیر ہیں مانگتا ہو یہ نہیں جانتا کہ یہ نر  
 شجاعان عرب اہل بیت ہیں اور رسول خدا کی نواسیاں ہیں کیا بیجا تھا وہ شقی کہ سب جانتا تھا  
 اور بہرا و نہیں آگام ہیں کہ راز کما تھا پہر ہی چھوڑا اور قید کیا ایسی قید خانہ میں کہ دلو دھوپ میں  
 جلتی ہو اور رانگو اوس میں ہیلتی ہو حَتَّى أَقْشَعَتْ وَجُوهُهُمْ تَاكُفُّ يَوْمَ تَكْفُرُ اور گرتی ہو  
 روایت شخصت و یکم آنا جناب حسین کی لہر دو سنہ نور قیامت کو اور جانا امام  
 حسین کا خانہ یہودیہ میں اور اسلام لانا اوس کا پہر داخلہ الحرم دربار یزید میں  
 پہر حکم قتل امام زین العابدین پہر انتقال دختر امام کا قید خانہ میں فی  
 الْمَكَاكِي عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ زَيْنُ عَرَبِيٍّ

الرَّحْمَنِ بِكُلِّ رِيَّةٍ كِتَابُ الْمَالِ مِنْ ابْنِ بَابُوِيهِ فَرَنَافِ بْنِ عَمْرِو دَاوَيْتَ كِي هُوَ كَهْ جَنَابِ رَسُولِ خَدَا  
 فَرَمَا يَجِبُ رَوْزِ قِيَامَتِ هُوَ كَا زِينَتِ كِيَا جَانِيكََا عَرَشِ پَرُورِ دُكَارِ سَا تَهْ هَرْ زِينَتِ كُرْتَمِ يُوُقِي عَمْدَرَتِنِ  
 مِنْ تُوْرُ حُوْطُكُمَا مِيَا نَهْ يَسِيْلِ پَرُورِ دُ سَبَرْ نُوْرُ كُوْرَا يِنِ كُوْ كَهْ طُوْلِ اُوْنِ كَا سُوْسِيْلِ كَا هُوْ كَا پَسِ اِيَكِ سَبَرْ جَانِبِ  
 رَا سَتِ عَرَشِ رُكْمَا جَانِيكََا اُوْرِ اِيَكِ جَانِبِ چپِ عَرَشِ تَمِ يُوُقِي بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ يَقُوْمُ الْحَسَنُ عَلٰى  
 اَحْدِهِمَا وَالْحُسَيْنُ عَلٰى الْاُخْرٰى پَرُورِ اُوْنِ كُوْرِ حُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ پَسِ جَنَابِ اِمَامِ حُشِنِ اِيَكِ سَبَرْ  
 تَشْرِيفِ لِيْجَانِيْكَُوْرِ اُوْرِ دُ سَرْ سَبَرْ اِمَامِ حُسَيْنِ فَيُزَيِّنُ الْوَبَّ تَعَالٰى اِيْكََا عَوْشَهْ لَمَّا يَزَيِّنُ الْمَرْءُ  
 يَقُوْطِحُ كَا پَسِ پَرُورِ دُكَارِ عَالَمِ اُوْنِ وَنُوْنِ دَرْ بَرْ بَهَا يَحْجَرَا مَاتِ سَرْ اِيْجَرْ عَرَشِ كُوْ يُوْنِ زِينَتِ كُرْتَمِ كُرْتَمِ  
 عَوْرَتِ كُوْ شُوَارُوْنِ سَرْ اَبِ كُوْ مَزِيْنِ وَاْرَا سَتَهْ كُرْتِي هُوْ حَيْفِ هُوْ اَسْ فَلَكَ كُوْ جَرَقَارِ پَرُورِ كُوْ شُوَارُوْ  
 اَتَمِي سُوْ كِيْسِي رُوْ كُوْ دَانِي كِي كَهْ حُسَيْنِ كُوْ ظَا لَمُوْنِ ذُوْهْ زَهْرِ دِيَا كَهْ جَكَرَا قَدَسِ كُوْ بَتَرْ كُزِيْ هُوْ پَرُورِ اِيَكِ لَمُوْنِ  
 اُوْنِ كِي نَامَا كِي قَبْرِ كِيَا نُوْ كُوْ اُوْرِ تِيَرْ جَنَارِ سَرْ پَرُورِ لَمُوْ كُوْ كَهْ كِي تِيَرْ جِسْمِ سَبَا رُكِرِ لَمُوْ اُوْرِ حُسَيْنِ مَظْلُوْمِ كُوْ تِيْنِ دُنِ  
 پَانِي نَزَا اُوْرِ رِيْكَ كُرْمِ پَرُشَلِ كُوْ سَفَرْ پِيَا سَا نَجِيْ كِيَا اُوْرِ نَعَشِ سَبَا رُكِ كُوْ چَنْدَرْ رُوْزِ دَفْنِ پَرُورِ مِيْسَرْ نُوَادُوْ  
 اَبْنِ شَمْرَا شُوْبِ عَنِ الْحُسَيْنِ اَبْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ اَبْنُ شَمْرَا شُوْبُ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ  
 رَوَا يَتِ كِي هُوْ كَهْ حَضْرَتِ نُوْ فَرَمَا يَصَحِّ عِنْدِيْ قَوْلُ النَّبِيِّ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اِدْخَالَ  
 السُّوْرِ فِيْ قَلْبِ الْمُتَوَكِّلِ يَمَّا كَا اَتَمُّ فَيُنَادِيْنِ فَرَا بُوْ جَدَرْ رُوْ اُوْرِ سُوْ شَا هُوْ كَهْ اَفْضَلُ اَعْمَالِ بَعْدَ نَاَزِ  
 دَاخِلِ كُرْمَا هُوْ سَرْ وَرْ كَا قَلْبِ مَوْسِ مِنْ مَكْرُوْهْ سَرْ وَرْ تَضَمَّنِ مَعْصِيَتِ خَدَا كَا نُوْ فَا كِي رَا يَتِ عُلَامَا  
 يُوْ اَجَلِ كَلْبَا پَسِ مِيْزِ اِيَكِ غَلَامِ كُوْ دِيْكََا كَهْ اِيَكِ كُوْ اُوْرِ سَا تَهْ كَهْ لَمَا تَا هُوْ قُلْتُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ مِيْزِ اُوْرِ  
 پُوْ چَا سَبَبِ اَسْ كُوْ كُوْ سَا تَهْ كَهْ لَمَا يِنِ كَا كِيَا هُوْ فَقَالَ يَا بَنَ رَسُولِ اللّٰهِ اِنِّيْ مَعْمُوْمٌ اَطْلُبُ سُوْرًا  
 يَسُوْرِيْهِ پَسِ عَرْضِيْ اِيْزِيْ اَبْنِ رَسُولِ السَّيِّدِ مَوْسِ هُوْنِ چَا هَتَا هُوْنِ كَهْ اَسْ خُوْشِ بَكْرُوْنِ شَا يَدِ اَسْ كِي  
 خُوْشِي سُوْ خَدَا مَجُوْ خُوْشِ كُرْمَا اُوْرِ سِيْغَرْ غَمِ كُوْ دَفْعِ كُرْمَا اَنِّ صَا حِيْ يَهُودِيْ اِيْ يَدِ اَنِّ اَفَا رَقَهْ مَوْ غَمِ  
 پَرُورِ كَهْ اَلَا كِيْ اِيْزِيْ اِيْزِيْ چَا هَتَا هُوْنِ كَهْ خَدَا اُوْ سْ كِي غَلَامِي سُوْ مَجُوْ نَجَاتِ دُوْ فَا كِي الْحُسَيْنِ بِصَلٰةِ  
 يَمَّا كِي دِيْنَارِ مَنَّا لَهْ پَسِ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنِ نُوْ جُوْ پَرُورِ حَالِ سُنَا حَضَرْ كُوْ اُوْ سْ كِي حَالِ نُوْ جُمِ اِيَا اُوْرِ دُوْ

دینار طلا و سکی قیمت یک سو اسکو مالک کو پاس تشریف لیگو اور فرمایا کہ اے یہودی یہ غلام اپنا میرے  
 ہاتھ بیچ کیا خلق و بندہ نوازی ہو فقال یھودی الغلام فدائم لخطواتک و هذ البساک  
 له و ددت علیک المال و ہ یہودی حضرت کو تشریف لانی سو نہایت خوش ہوا اور عرض کیا حضرت  
 یہ غلام شرا پکاراں قدموں پر چن قدموں سے اپنی بھوسہ فراز کیا اور باغ ہی میں فرمایا اس غلام کو دیا  
 اور قیمت اسکی آپکو مہیہ کی فقال و قد وهبت لك المال پس حضرت فرارشا دیا کیا میں بھوسہ مال  
 یونہیں بخشا قال قیل و وهبت له للغلام اوس یہودی فر عرض کیا یہ دینار میں فر قبول کیو اور فر  
 اس غلام کو فقال الحسین اعفت الغلام و وهبت له جیعا جناب امام حسین فرمایا میں  
 اس غلام کو راہ خدا میں آزاد کیا اور سب مال اسو بخشا فقال امواته قد اسلمت و وهبت  
 دوحی تھوئی جب زوجہ یہودی نے یہ خلق و کرم امام کا دیکھا بولی میں مسلمان ہوں اور اپنا مہر  
 میں اپنی شوہر کو بخشا فقال الیھودی وانا ایضا اسلمت و اعطیتھا الذار یہودی فرمایا میں  
 ہی مسلمان ہوا اور گھر اپنا میں اپنی زوجہ کو دیا حضرات جامع و مامل ہو کہ یہودی تو یہ قدر شناسی کرے  
 فرزند رسول خدا کی اور شاد ہو حضرت کو تشریف لانی کہ غلام نذر کیا اور آپ مسلمان ہوا اور امت  
 رسول خدا فرماوس فرزند محبوب خدا کو مہمان بلا کر براد کیا اور اسکو پیاسی بیج ہو نیکی خوشی میں بیچ  
 کہتے تھے اور شکر کر روزی رکتی تھے اور عداوت سے حضرت کا نام نہ لیتے تھے جو لوچتا تھا نام تو خارجی نام بتاؤ تو  
 اور الحرم کو مثل عورات یہود و نصاری کو قید کیا اور دختران رسول خدا چلاتی تھیں یا رسول  
 اللہ بئانک اساری کا تھن بعض اساری الیھودی والنصارى اے رسول خدا بیٹیاں آپکی  
 مثل زنان یہود و نصاری کو قید میں اور وہ ایسی آواز در دناک سے اطفال خور د سال کو یاد کر کر روتی  
 کہ دل سنو والو تو کو مٹری ہو تو تھو و تاردا یمن علی المذبوح الفقار و مھتوک الحناج العریکین  
 یلا ذاد الکفان اور کہی روتی تھیں اوس برادر غریب پر اپنی جسا سرس گردن سواتا گیا مسکو  
 خیمہ لٹ گیا اور بیگو رکھن پڑا و قال ابن نما قال علی ابن الحسین ادخلنا علی یزید و لم یمن  
 اثنا عشر رجلا سغلون اور کہا ابن نمائی کہ جناب امام زین العابدین فرمایا کہ ہم بارہ نفر تھے اور

اہلبیت سے کہ ہمیں مجلس میں لیگیو گردنوں میں ہماری طوق پڑی ہو اور ہاتھ ہمارے سیون سے بند ہو تو پس جب اس شکل سے سانسو یزید کہ ہمیں لیگیو تو کہا میں نے قسم دیتا ہوں تجھ کو خدا کی اے یزید اگر ہمیں اس حال میں رسول خدا دیکھو تو تجھ کو کیا کہیو؟ یزید نے بالبحال فقط تحت پس یزید نے یہ سن کر حکم کیا کہ رسیان انکو گلوں اور بازوؤں سے کٹ ڈالو پس رسیان بازو ہاتھ اہلبیت سے کٹائی گئیں ثم وضع رأس الحسين بیت یزید پر سر اقدس امام حسین کا سانسو اپنا اوس شقی نے رکھوایا آہ جب بیمار کر بلا فیہ مبارک پدر بزرگوار کو دیکھا ایک آہ کا نعرہ مارا فلم یأکل الا وشم بعد ذلك ابدا اور تمام عمر کلمہ گو سفند نکھایا مگر راوی کہتا ہے کہ جب اوس سر کو جناب زینب عاتق برادر نے دیکھا کہ خاک و خون میں بہا طشت میں رکھا ہو بیاضہ گریبان پہاڑ والا اور اوس آواز سے کہیں کر کر روتی تھیں کہ دل سنو والو نگر مگر می ہو تو تو راویہ فرماتی تھیں یكحسینكہ یكحسینكہ رسول اللہ یكسر قلب الزهراء یكبن علی كالموتضی ہا حسین ہائی میری ہا پیارے رسول خدا کہ ہا میری سینه فاطمہ زہرا ہا ہے فرزند علی رضی قربان ہو یہ زینب تیری سر پر ہا ہائی مظلوم میری بالائس تضع اونی فاطمہ الزهراء راسك علی صدرها وکھو مھدك جابر بیل وینك غنك فی مھدك یشك بیل کلکی بات ہو اہلبائی کہ امان میری فاطمہ اس سر کو سینے پر رکھتی تھیں اور جبریل جہولا جہولا تو تو اور یك بیل لوریان دیتو والیوم وضع حقیرا بین یدئ یزید اور آج وہی سر ہمارا اس ذلت سے سانسو یزید کہ رکھا ہو بنفسی شفھا ذالای بین الظماء ولم تلحظ بین ماء الفرات یقطر فی قربان ہو زینب ان سو کو ہو تو نو پر تمہاری جو پیاس مر رہا ہو ہو تو ہیں اور ایک قطرہ آب فرات سے تر ہو تو راوی کہتا ہے کہ سب اہل مجلس یزید کو لگو اور وہیں چپ تھا پہر ایک زن ہاشمیہ خانہ یزید میں تھی وہ بواختیار حال حضرت پر روتی تھی اور کہتی تھی ہا حبيب میری ہا بزرگ اہلبیت ہا میری فرزند رسول خدا یكربیع الکرامل والیتامی یكقیتل اولاد الاخفاء ہا میری خبر لیو والیو ہو وکھو اور تمہو نگر ہا میری کشتہ اولاد زنا کاران راوی کہتا ہے دوبار اخروش مجلس یزید میں بلند ہوا اور حسو سنی وہ آواز وہ روئی لگا آہ کس زبان سے کہوں کہ اوس شقی نے پہر ایک چوب خیزانی طلب کی فجعل یکتل یو تنك الحسین پس وہ شقی وہ لکڑی دندان مبارک پر لگاتا تھا ابو بزرہ اسلمی نے جو عظیم



دیکھا بولوا دی ہو تجھ پر ایزید کہ تو لکھری لگتا ہی دانتو پھر حسین کو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے دیکھا ہے  
 رسول خدا کو کہ ان دانتوں کو اور اسکی بہائی کو دانتوں کو چوستی تھا اور فرما تو کہ تم دونوں سے دار ہوا ہل جنت کو  
 خدا قتل کرے قاتل کو تمہاری اور لعنت کرے اور سپہ اور میا کرے اور سکی پر جہنم اور بری ہی باز گشت اور سکی غضب  
 یزید و امویہ باخو اچھے قاتل جرح پس غصی ہو ایزید اور کہا نکال دواسی پس انہیں نکال دیا اور سر اقدس  
 حکم کیا کہ دروازہ شہر پر لٹکایا جائے پھر جناب امام زین العابدین سے مخاطب ہوا اور بولا ای علی ابن سین  
 باپ تو تیری قطع رحم کیا میرا اور میری حق کو بہلایا اور دعوی خلافت کیا دیکھا تمہو کہ خدا کو کیا سلوک کیا  
 حضرت بولوا یسر معاویہ وہند ہمیشہ نبوت و امامت ہماری آبا رہا ہرین کو یہی تھی قبل اسکہ کہ تو پیدا ہوا  
 اور جدا مجھ سے یہی جناب علی ابن ابیطالب علمدار رسول خدا تھو روز بدر واحد و احزاب اور باپ و رواد  
 تیرا حامل لوای لشکر کفار تھا وای ہو تجھ پر یزید اگر جان تو کہ کیا کیا برائی کی تو نے میری بابا سے اور اوکو اہلبیت  
 اذ اطهرت فی الجبال و افتقرت الی سبک و دعوت بالویل و اللہ و اسوقت نکل جائی ہوا  
 اور فرش خاک اختیار کرے اور صدائے وادیا و اثبور بلند کرے آیا تجھو شرم نہیں آتی کہ سر میری بابا سے  
 فرزند فاطمہ زہرا کا شہر کو در وازی پر لٹکایا ہے اور وہ امانت رسول خدا تھی تم کو گوین کیا جواب دو کر رسول خدا  
 جب وہ جناب پوچھیں گے کہ کیا سلوک کیا تم میری اہل بیت سے بعد میری قاتل کا یزید و قاتل جلا واد  
 ادخلہ فی ہذا البستان و اقلہ و اذ فتنہ فیہ پس غصی ہو ایزید او فتنک جلا و سیر بولا اسی و انہیں  
 یجا کر قتل کر اور وہیں دفن کر دی آہ جو نہیں یہ حکم جناب زینب نے سننا کہ میرا بھتیجا ہی مارا جاتا ہے رو کے  
 حضرت پست گئیں اور بولیں ایزید ہمارے عزیز و مکی خونریزی تجھ کو کافی نہوئی و اسدین اس سے جدا نہوئی  
 اگر اس قتل کر گیا تو مجھ ہی قتل کر تھا علی یا عمتی انظری الی انکار قل ر قہ اللہ  
 جناب امام زین العابدین فرمایا ای پو پھی کیوں اتنی بیانی کرتے ہو چھوڑ دو مجھو اور دیکھو تماشا قدرت  
 خدا کا کیا مجال کہ مجھ پر ظالم قتل کر سکے یہ سنکر جناب زینب جدا ہوئیں اور وہ لعین حضرت کا ہاتھ پکڑ کر  
 لکھا وجعل یخفون و السجاد یصلی اور وہ شمع کار قبر کہود فر لگا اور عابد تیار نماز پڑھو لگو پس جب  
 قبر وہ کہو دچکا تو لوہار حضرت کو شہید کر سکیا و نہائی اور حضرت نے مانند اپنی پدر بزرگوار کو گردن زیر تیغ جھکا

قَالَتْ هُمْ يَقْتُلُوهَا صَرْبَةً يَدٌ مِنَ الْهَوَاءِ فَخَرُّوا وَجْهَهُمْ وَدَهَشَ مِنْ جَاهِهَا اَوْسُ شَقِي فَوَكَهَ لَهَا  
 حضرت پر لگاؤ نگاہ ہوا میں ایک ہاتھ پیدا ہوا اور ایسا ایک طمانچہ مارا اوس بعین کو کہ ایک بیج مار  
 منہ کو ہل زمین پر گر پڑا اور واصل جہنم ہوا خالد پسر یزید فر دیکھا جا کر یزید سے بیان کیا یزید فر کہا کہ  
 کہ اوس یساول کو اوسی قبر میں دفن کر دو اور سجاد کو چوڑو اور اہلبیت حسین کو ایسے مکان خراب  
 قید کرو جہاں دن کو جلین دھوپیں اور رات کو اوس میں ہلکین قلم اذخلوہم الذار کا ٹوٹا شعلہ  
 یاد قاسمۃ العزیز پس جب وہ مصیبت رسیدہ اوس مکان میں قید ہوئی تو ماتم امام میں مشغول ہو  
 وَإِنَّهُ كَانَ لَمَكُورًا الْحُسَيْنِ بِنْتُ عَمْرُوها قُلْتُ سَنَوَاتٍ رَاوِي كَسَاهَا كَرْدَانِ اسیر و نہیں ایک  
 دختر جناب امام حسین تھی کہ سن اوس صاحبزادی کا تین برس کا تھا و مِنَ الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ أَبُو هَاشِمٍ  
 تَبْلَى لَعُونَتَهُ اور جس روز سے امام غریب شہید ہوئی تو اوس روز سے وہ لڑکی روتی تھی اور بیٹائی کرتی  
 وَكُلُّهَا حَلَبَتْ أَبَاهَا يَقُولُونَ غَدًا يَا كَيْتُكَ وَمَعَهُمَا تَطْلِيْنِ اور جب اہل بیت سے ابھی بچو  
 طلب کرتی تھی زینب خاتون اور اہل حرم بہلا کر کہتی تھیں کہ اچھوٹی میری نرو کہ کل بابا تمہاری آئین گر  
 اور جو چہرین مانگتی ہو وہ بھی لائینگے تا انکہ ایک شب اوسی قید خانہ میں روز روز سو گئی خواب میں جناب  
 امام مظلوم کو دیکھا قلمًا اَنْتَبَهَتْ صَا حَتْ وَبَكَتْ پس چونکی تو بیباختہ ایک بیج مار کر روڑ لگی  
 پس سب دلاسا دیتے تھے اور بہلاؤ تھے اور کہتی تھیں کہ اچھوٹی کیون روتی ہو قَالَتْ اُقُوْنِي وَاللَّهِ وَفُوْدُ  
 عَفْنِي وہ رو کر کہتی تھی کہ ابھی بابا میری پاس کھڑی تھی کمان گئی جلد بولا و نہیں میں رو رو کر جان دوں  
 فَصَبُّوا يَا بُكَاةَ وَالْعَوِيلُ وَجَدَّ وَالْاَخْزَانُ وَالْطَّمُ وَالْخُدُودُ وَالشَّرُّ وَالشَّعُورُ وَفَاكَمَ  
 الصَّيْحَاحُ اوس تیم کی باتوں سے شور رونیکا اہلبیت میں بلند ہوا اور سب الحرم بال کہو لگو منہ چٹا کر  
 لگاؤ لگو پس آواز گریہ یزید فر سنی بولایہ کیا ماجرا ہو قَالُوا اِنَّ بِنْتَ الْحُسَيْنِ الصَّغِيْرَةَ رَاَتْ اَبَاهَا  
 يَتَوَمَّهَا وَهِيَ تَطْلُبُهُ لَوْ كُنَ فَرَكَا کہ ایک بیٹی حسین کی تین برس کی ہو اوس حسین کو خواب میں چہرہ  
 وہ دھونڈتی ہو اور طلب کرتی ہو اوس کو حال پر سب روز میں یزید بولا لیجا کہ مر اوس کو باپ کا دوسرا  
 دیکھا دو تا دیکھا اوس کو تسکین ہو پس سر اقدس حضرت کا ایک طشت میں رکھ کر اور رومال دیا سے

دیکھا کہ سانسو اس تیم کو لاکر کہا اور وصال کو اس پر سوا دیا یا جب وہ سر پر خون او ستر دیکھا  
 فَقَالَتْ مَا هَذَا الرَّأْسُ بُولِي بِهِ سِرْكِي سَا هُوَ فَقَالُوا رَأْسُ ابْنِكَ لَوْ كُنَّا بُولُوا لَمْ نَكُنْ بِهٖ سِرْكِي سَا هُوَ  
 فَوَقَعَتْهُ مِنَ الطَّسْبِتِ وَهِيَ تَقُولُ وَيَتَكَلَّمُ بِسِرْكِي سَا هُوَ سِرْكِي سَا هُوَ سِرْكِي سَا هُوَ سِرْكِي سَا هُوَ  
 کہتی تھی یا ابناؤ! مَن ذَا الَّذِي خَضَبَكَ بِدَمِ سَائِكَ ہاوی بابا میری کس شکر فریش مبارک تمہاری  
 خون سے خضاب کی یا ابناؤ! مَن ذَا الَّذِي قَطَعَ رَأْسَكَ وَدَرِيْدَةَ نَيْكِ ہاوی مظلوم بابا میرے  
 کس تمہارا سر اقدس بدن سے جدا کیا اور کس تمہاری گردن کی رگین کاٹیں یا ابناؤ! مَن ذَا الَّذِي  
 اَيْتَمَّنِي عَلَى صِغَرٍ سِنِّي ہاوی بابا میری کس ہر دم فرم جو پوچھوں میں تیم کیا اور کون ہو بعد تمہارے  
 جسکی ہم امید رکھیں یا ابناؤ! مَن لِلنِّسَاءِ الْحَاكِمَاتِ وَمَنَ لِلرَّأْسِ الْمُسْتَبِيحَاتِ ہاوی بابا کون  
 ان زمان بیوہ بوسرو پاک خاطر کر نوالا یا ابناؤ! لَيْسَتْنِي كُنْتُ قَبْلَ هَذَا الْيَوْمِ عُمِيًّا كَاشِكُورِينَ  
 اندھی ہوتی اور تمہارا سر نہ دیکھتی کاش میں بیوہ نہ زمین ہوتی اور تمہاری ریش مبارک خون سے خضاب  
 نہ دیکھتی پھر سنہ اپنا دہن مبارک حضرت پر رکھا وَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّى غَشِيَتْ عَيْنَاهَا اور  
 اس بیٹابی شرونی کہ آخر بیہوش ہو گئی پس لوگوں نے چاہا کہ سر مبارک پر سوا دیا وین اور جدا کر دین  
 فَلَمَّ حَوَكُوْهَا فَلَمَّا قَدْ قَارَقَتْ رُؤُوسُهَا اَللّٰهُ نِيَّاجِبِ الْهَرَمِ فَاَوْسُو حَرَكَتِ دِي دِيكَمَا كَرُوْج  
 اقدس اوسکی گلشن جنت کو پر داز کر گئی اور امام مظلوم کی خدمت میں پہنچی پس یہ حال دیکھا کہ تمام  
 اہل بیت نے روننا شروع کیا اور اس بیٹابی سرور و تہو کہ تمام اہل شہر اور کور و سور و تہو روایت  
 شخصت و دوم فضائل امام زین العابدین اور نکلنا موتی کا شکم ماہی  
 سے پھر داخل الحرم کا شام میں اور توبہ کرنا شامی کا اپنی افعال سے پھر  
 جانا دربار لعین میں حال خراب سے اور قید ہونا اوس مکان میں کہ  
 جہان سانپ اور بچھو بہرے ہوئے تھے کتاب خراج میں منقول ہے کہ جناب امام زین العابدین  
 علیہ السلام حج میں مشغول تھے اور اسی سال ہشام بن عبد الملک بن مروان کہ خلیفہ وقت تھا  
 وہ ظالم بھی حج کو آیا فَارْتَدَّ رَجُلٌ مِّنْ النَّاسِ عَلَى عِلِّيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

پس سب لوگوں نے ازحام کیا جناب امام زین العابدین علیہ السلام پر اور یہ حال تھا کہ جب ہشام  
 حجر الاسود کا ارادہ کرتا تھا کثرت مردم سے جگہ نہ پاتا تھا اور جب حضرت ارادہ کرتے تو سب جدا ہو جاتے  
 اور حضرت نجوبی حجر الاسود کا بوسہ لیتے تو وہ قائل ہوتا تھا کہ ہشام سے ہو یہ ہشام فرمایا چہا ہشام  
 یہ کون شخص ہیں جنکی یہ پاسداری لوگ کرتے ہیں فقال ہشام لا اعرفہ لیلا یرغب ہشام بولا  
 میں نہیں نہیں پہچانتا لوگ حضرت کی طرف رغبت نہ کریں فقال فرزدق انا واللہ اعرفہ پس فرزدق  
 شاعر تو اور رفیق ہشام کو تو بولے قسم جو خدا کی کہ انہیں میں جانتا ہوں اور قصیدہ انشا کر کے پڑھنا شروع  
 قصیدہ ہذا الذی تعرفہ البطحاء وللہم ہوا الذی تعرفہ البیت والجل والحرم یعنی یہ  
 وہ برگزیدہ خدا ہیں جنہیں پہچانتا ہوں بطحا و تہامہ اور خانہ کعبہ اور خوب شناسا ہوں حل و حرم انکی قدر و قیمت  
 اور اسے طرح قصیدہ تا آخر پڑھا فآخذ ہشام وحبسه وتحاسنہ من الذیوان پس ہشام فرود  
 بسبب تعریف امام علیہ السلام کہ نہایت ناخوش ہوا اور انہیں قید کیا اور نام اونکا اپنے ملازموں سے  
 موقوف کیا فبعث الیہ علی ابن الحسین بد فایذو فردھا وقال ما قلت الا دیانۃ پس  
 جناب امام علیہ السلام نے کچھ دینار بھیجے پس فرزدق نے پیر دیڑا اور عرض کر بھیجا کہ میں نے دنیا کی واسطے  
 نہیں کہا مگر نواب آخرت کو لیو فبعث اللہ الیہ ایضا فقال قد شکر اللہ لک ذلک انا اهل بیت  
 لا نأخذ ما أعطینا فقبلا فردد فی حضرت نے پیر بھیج دیا اور ارشاد کر بھیجا کہ حق تعالیٰ اجر  
 اسکا تجھ کو دے گا اور اے فرزدق ہم اہل بیت شل ابر کرم کو ہیں جو دیر ہیں وہ پیر نہیں لیتے پس فرزدق نے  
 لیلۃ فلما لحال الحبس علیہ وكان قد وُعِدَ بالقتل فسأل الى الامام علیہ السلام  
 قد عاکلہ فخلصہ اللہ علیہ پس جب قید کو طول ہوا اور ہشام نے کہا کہ میں اسے قتل کروں گا تو  
 فرزدق نے عرض کر بھیجا کہ یا حضرت دعا کیجیو پس حضرت نے دعا کی پروردگار عالم نے قید تم سے فرزدق کو  
 نجات دی فجاء الیہ فقال یا بن رسول اللہ انہ تعجی لسمی من الذیوان پس فرزدق نے  
 عرض کی یا بن رسول اللہ ہشام نے مجھے برطرف کر دیا فقال لہ لم کان عطاؤک قال لکنک  
 اعطاکم اربعین سنۃ پس حضرت نے ارشاد کیا فرزدق سے کہ سحر دیتا تھا وہ بھی فرزدق نے بیان کیا

حضرت ذوالوسی حساب سچالیں برس کا خرچ عطا فرمایا و قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوَيْلْتُ أَنْتَ لِحَاجٍ  
إِلَى الْكَثْرَةِ هَذَا لَا خَطِيئَتَكَ أَوْ رَأَا كَمَا أَكْرَجَانِي مِنْ اس سِوَايَدَةِ كِي تَجْوِ احْتِجَاجِ هُوَ قِي تَوَاسِ  
زِيَادَةِ دِيَامِينَ فَمَا كَتَفَرْدُ قُ كَمَا أَتَهْتَتِ اَلْبَعُونَ سَنَةً رَاوِي كَسَا هُوَ كَسِ جِب جَالِيسِ  
بِرْسِ تَامِ هُوَ فِرْزُوقِ فَرَاتِ قَالِ كِيَا اَوْرَاسِي كِتَابِ مِينَ مَنَقُولِ هُوَ كَسِ جِب جَانِ بِنِ يَوْسُفِ فِرْخَانِ  
كَعْبَةِ كُوْخَرَابِ كِيَا مَقَالَهُ عِبْدَالِدِ بِنِ زَبِيرِ مِينَ ثُمَّ عَمَرُوْهَا وَارَادَ أَنْ يَنْصِبُوَ الْحَجْرَ الْأَسْوَدَ  
فَهَطِيَارِي كَا حَكَمِ دِيَا اَوْرُلُوكِ بِنَا فِرْ لُوكِ خَانَةِ كَعْبَةِ كُوْ رَا رَا دِهِ كِيَا كِهْ حَجْرَ الْأَسْوَدِ كُوْ نَصَبِ كَرِينِ فَعَلَّ كَصَبِ  
عَلَمِ مِينَ عَلَمَاءِ هُمِ أَوْ قَاضِي مِينَ قَضَا كَتَمِ أَوْ ذَا هِدْ مِينَ زُهَادِ هُمِ يَزْزَلُوكِ وَيَضْطَرِبُ  
وَلَا يَسْتَقِرُّ الْحَجْرُ فِي مَكَانِهِ هِسْ جِب نَصَبِ كِرَاتَا كُوْ قِي عَالَمِ عِلْمَا سِوَا كُوْ يَا قَاضِي اَوْ كُوْ قَاضِي  
يَا زَاهِدِ اَوْ كُوْ زَاهِدُونَ سِوَا حَجْرِ الْأَسْوَدِ كَانَتَا تَاهَا اَوْرَضْطَرِبِ هُوَ كِرْ كِرْ تَاهَا اَوْرَضْطَرِبِ تَاهَا اَبُوْ مَقَامِ  
فَجَاءَ الْأَمَامُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآخَذَهُ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَسَمَّى اللَّهَ ثُمَّ نَصَبَهُ  
فَاسْتَقَرَّ فِي مَكَانِهِ وَكَثُرَ النَّاسُ هِسْ جِب جَنَابِ اِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ تَشْرِيفِ لَاهِ اَوْرَاوْ كُوْ يَاهِ  
لُوْلِيَا اَوْرِ بَسْمِ اَسْدِ كِرْ نَصَبِ كِيَا سَنَكِ اَسْوَدِ كُوْ كِيَا كِهْ وَهْ رَاهِ دِي كِنَتَا تَاهَا اِمَامِ كِي هِسْ نَهْ كَانِيَا اَوْرَضْطَرِبِ  
هُوَ اَوْرَاوْ مَقَامِ بِرْ جَمِ كِيَا يَهْ مَعْجَزَهُ دِي كِهْ كُرْسَبِ اَدِيوْنَ فِرْ صَدَا اَسْدِ اَكْبَرِ لَبْنِ كِي اَوْرَاسِي كِتَابِ مِينَ  
رَوَايَتِ كِي هُوَارِ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَشَكَى إِلَيْهِ الْفَقْرَ اَيَكِدْنَ اَيَكِ شَخْصِ  
اَيَا خِدْمَتِ اِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ عَلَيْهِ السَّلَامِ مِينَ اَوْرَعَضَ كِيَا اَوْنَسُ حَالِ فَقَرَانِيَا فَبَكَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
هِسْ وَهْ حَضْرَتِ اَحْوَالِ مَضِيْبَتِ اَبُوْ غَلَامِ كَا سَنُورِ فِرْ لُوكِ فَمَا حَوَّجَ الْقَوْمُ وَكَانَ فِيْهِمْ مُخَالَفِ  
فَقَالَ هِسْ جِب مَجْلِسِ بَرَجَاتِ هُوِي اَوْرُلُوكِ بَاهِرِ اَتَمُوْ تَوَاوْنَ مِينَ اَيَكِ مُخَالَفِ حَضْرَتِ عَدُوْ مِلِّيْتِ  
عَصَمَتِ تَهِي وَهْ يَوْنَ غَلَامَانِ خَانِدَانِ نُبُوْتِ سِوَا رَاهِ اسْتَهْزَاوْ كِيَا هُوَا اَنْتُمْ تَدْعُوْنَ اَنْ اَيَا مَعَكُمْ  
سَيِّجَابِ الدَّعَوَاتِ وَقَدْ بَكَى الْعَجْزُ ثُمَّ لُوكِ لَمَانِ كِرْ تَهْ هُوَا اِمَامِ تَهْمَا رَا سَيِّجَابِ الدَّعَوَاتِ هُوَا  
حَالِ اَنَّهُ عَاجِزْ هُوَا كِرْ رُوْ فِرْ لُوكِ اَوْرِ كِهْ نَكِرْ سُوْ فَاَنْصَرَفَ الرَّجُلُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ كَلَامُ  
الْمُنْجَلِيفِ اَشَدُّ عَلَى مِينَ فَقَرِي هِسْ وَهْ مَوْسِنِ كَلَامِ اَوْسِ شَقِي كَا سَنُورِ نَجِيْدِهِ هُوَا اَوْرَضْطَرِبِ

پہرایا اور کلام اوس بیدین کا بیان کر کر عرض کر نیکا یا بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فقر سے زیادہ  
 بر معلوم ہوا فقال لہ علیہ السلام لیسئل اللہ علیک پس حضرت فرمایا تم کو ارشاد کیا کہ حق تعالیٰ  
 تیری شکل کو آسان کیا تم کو نادانی الی جا ریہ فقال ہاکی قطور پھر حضرت فرمایا کو پکارا اور فرمایا  
 لا کما نا ہا را فانت یقر صین من الشیعہ علیہا النخاکہ پس لانی خادمہ دو بیٹیاں جو کہ ہوس  
 او سپر لگی تھی یعنی آرد جو مثل جناب علی ابن ابیطالب فرمایا کہ تو وہاں خذ ہا قال فآخذہما  
 فخرجت اور حضرت ارشاد کیا اوسو پس وہ دونوں بیٹیاں ولین اور باہر آیا میں فقلت اشد حی  
 یحکا حتی وصلت الی محلتی پھر میں جانب است وچپ دیکھتا تھا مگر کوئی چیز نظر نہ آتی تھی کہ اداں ریز  
 عوض میں لو نہیں تا اگر اپنی محلی میں پہنچا میں وہاں دو دوکانیں تھیں کہ دروازے پر اونکو سار میں دو  
 شخص بیٹھ رہے تھے فظنرت فاذا فی باب حاثوت احلیہا سمکت قد لست پس میں دوکان  
 دیکھا تو ایک مچلی رکھی ہوئی ہو کر گئی ہو پس میں کہہ اوسکو مالک تو کہ میری پائیں ٹی ہو اسکی عوض میں چاہتا ہوں میں اسکی  
 لون اسکو کہا صبح الفصح وخذ ما تشہد کہ میری اور جو چاہو اور میں تم کو مالک ہی چاہتا ہوں بولا دوسری ٹی کہ تو  
 جو چاہو ہوا پس چلا میں گھر اپنا وغلقت الباب واشتغلت باصلاح السمک میں دروازہ بند کر دیا اور  
 صاف کر نہیں مشغول ہوا فاذا فی جوف جوفہا اکبر ما یکنون پس ناگاہ اوسکو شکم سے ایک گدھر  
 بزرگ نکلا کہ مثل اوسکو نہیں ہوتا پس ناگاہ کہ سینہ دروازہ کی زنجیر لانی جب میں نے کہولا تو وہ دونوں  
 شخص روٹیاں لیو ہوئی اور بولوا انت اخونا قد صار حالک ہذا حتی ناکل منک ہذا  
 افسوس تو بہائی ہمارا ہوا اور تیرا یہ حال ہو کہ تو یہ روٹیاں کھاتا ہوا اور ہم تجس یہہ لیکر کھائیں یہ ہم تجس  
 دین افسوس وہ جانتے تھے کہ وہ روٹیاں اوس شخص کو کھائیں گی میں یہ جانتے تھے کہ یہ امام زمان مالک زمین  
 و آسمان کو کھائیں گی میں تم جو چاہا عوض وہ روٹیاں دی کر چلو گئی ناگاہ خادمہ جناب سید الساجدین کے  
 دروازہ کی زنجیر لانی فقال ان علی ابن الحسین علیہما السلام یقول لک اور کہا اوسکو کہ حضرت  
 فرمایا ہو تجسے ان الله قد بکراک فاحمد الله اعرض عنی تیری شکل کو آسان کیا پس شکر  
 خدا کر اور وہ روٹیاں ہماری ہمیں پہنچ دی کہ ای بہائی وہ روٹیاں سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

افسوس مقام سریشی کا اور خاک اور اینکا ہو کہ ایسی زہر خلق اور حیر نما کو کیسی کیسی بچ و آزار فرقہ انحراف و فساد  
اور کس کس ذلت سے شہر برہنہ پراوس جناب کو سوار کیا ہا تو گلو اوس جناب کو رسی سے باندھ لیو جاتی تھی اور  
ابن زیاد نے حکم کیا تھا کہ راہ شام میں ہی انہیں آب و طعام سے ترسانا یہ حال اہلبیت رسول خدا کا ہونچا  
کہ لوگ انہیں دیکھ کر خوش ہو تو تھی اور انہیں برکتی تھی چنانچہ سید ابن طاووس نے روایت کی ہے کہ عجب ت  
محبوب رسول خدا اس شکل سے داخل شام ہو کر قاتلہم شیخ عیث اهل الشام فقال لهم الحمد  
للہ الذی قتلکم و اھلکم پس ایک مرد ضعیف اہل شام تماشا دیکھ کر قیدیوں کا آیا پس دیکھ کر کہو گا  
الحمد للہ خدا نے تمہیں قتل کیا اور تمہیں ہلاک کیا و قطع قون الفتنۃ عن الاسلام اور تمہارا بھائی  
بیچ قتلہ و فساد مسلمانوں سے مستاصل ہوئی و لم یبال عن شتمہم اور اس طرح اہلبیت کو برا کہتے تھے  
اور سو کو تاناہی نکلی جب وہ ساکت ہوا تو امام مظلوم پیار کر بلا فرما دے اور فرمایا ایشیخ آیا تو فرما کہ  
یا نبین قال نعم وہ بولاہان پڑا ہر حضرت نے فرمایا آیا تو فرمایا آیت پڑھی ہو قرآن میں قل لا اشلکم علیہ  
اجوا الا المودۃ فی القربی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے رسول خدا اپنی امت سے کہ نہیں سوال کرتا میں  
تبلیغ رسالت پر کسی مزدوری اور اجر مگر محبت اپنے اہل بیت کی قال بلی وہ بولاہان پڑھی ہو یہ آیت  
میں قرآن میں قال فحن اولئک جناب امام زین العابدین نے فرما کر فرمایا ایشیخ ہم وہی اقربا  
رسول خدا اور اہل بیت محبوب خدا ہیں جو یہ یونین بندہ سے اور مٹو نہ سوار ہیں ہماری ہی محبت خدا  
واجب کی ہے پھر فرمایا یہ آیت تو نے پڑھی ہو کہ خدا فرماتا ہے و ات ذالقدر فی حقہ قال بلی اے  
رسول خدا و اقربا کو حق اور نکا وہ بولاہان پڑھی ہو قال فحن ہم حضرت نے فرمایا ایشیخ وہ اقربا  
رسول خدا ہیں ہیں جو اس خرابی سے آوارہ وطن کر کر پڑا ہر جاتی ہیں پھر حضرت نے فرمایا آیا تو نے یہ  
ہی آیت قرآن میں پڑھی ہو انما یؤید اللہ لیدھب عنکم الرجس اهل البیت و یطہرکم  
طہیرا قال بلی کہ پروردگار عالم فرماتا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ دور کر دے سے رجس و برائی کو اے  
اہل بیت رسول اور پاک و طاہر کر دے تمہیں ہر برائی سے وہ بولاہان اے جو ان یہہ ہی آیت میں نے  
قرآن میں پڑھی ہو قال فحن ہم حضرت نے فرما کر فرمایا ایشیخ وہ اہلبیت رسول کیلئے وہ ناک حار



طہیر ہین ہن کر نہ سر پہ ہاری عمامہ ہر نہ دوش پر ردایہ یہ اوسی رسول کی نواسیان چادر کو تھاج  
ہین فقہی الشیخ نادر ماسک لگا و بکی و رحمی عمامتہ علی الارض پس وہ ضعیف نہامت سر  
چپ کھڑا تھا پھر روکو عمامہ اپنا زمین پر پھینک دیا اور سر سو آسمان اٹھا کر کہہ کر گا اللہم انی ابوء  
ایک ثلاث موات تین بار یہ کہما خداوند امین توبہ کرتا ہوں تیری درگاہ میں پھر بولا اللہم انی ابوء  
ایک من عبد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و من قتلہ اہل بیتہ خداوند امین دشمنی اور  
بیزاری دھونڈتا ہوں دشمنان آل رسول سزاور جہنم فرقت کیا اہل بیت رسول کو پھر عرض کر ڈنگا  
ایمویا یہ آیات میں قرآن میں بڑھتے ہیں مگر تین سمجھا تھا آج تک کہ یہ آیات آپ کی شان میں نازل ہوئی ہیں  
ہل لی منی توبۃ ای مولانا عظیم صادر ہوا اس غلام سرب میری توبہ ہی قبول ہوگی فقال  
کہ کعم ان ثبت کتاب اللہ علیک پس وہ جناب مثل دریا رحمت الہی جوش میں آ کر یہ کلام  
مجت اوس سو سکر فرمایا ای شیخ اگر توبہ تو کر گیا تو توبہ تیری قبول ہوگی و انت معنا اور تودوست  
ہمارا ہوا اور تو ہمارے ساتھ ہو گا صحرا صحرا دربار جنت میں پس یہ خبر یزید ملعون فرسنی فامرو  
بقتلہ فقیل رحمہ اللہ حکم کیا اوس شقی ذکر اوس جلد قتل کر دیں شہید ہوا وہ بزرگ اور شہدا میں  
مثل حر شامل ہوا اور اہلبیت محبوب خدا دروازہ یزید بچھا پر پہونچ قال علی ابن الحسین لکما اکر  
یزید یا دخلنا علیک جناب امام زین العابدین فرزین کہ جب ہمیں طوق اور زنجیر میں گرفتار کر  
دروانہ یزید پر پہونچا تو اوس شقی فر حکم کیا کہ اہل بیت حسین کو میری دربار میں لاوا اور وہ ملعون ہمیں  
لینوا تو دختران فاطمہ کو پاؤں دربار یزید کی طرف بٹھرتی تھو کہ وہاں سوا اور لوگوں کو سات سو کرسی نشین  
بیٹھے تھے و اقبلو ناکجا بال فاربعو ناکجا بال الا غنکم وہ شقی رسیان لایح اور باندہا ہمیں مثل بکر بوکر  
و کانت الجبل یعقی ویکتف عتقی و فی زندانم کلثوم و عقی سلکینہ و کف رقیۃ سطر  
کہ ایک سر رسی کا تو وہ عجز نہ فرماتا تھو کہ میری گلوں مجروح طوق دار میں بند ہا تھا اور بازو اور ہاتھ بڑھتی  
ام کلثوم دختران فاطمہ کا جگر ہوا تھا اور گلا میری ہن سلکینہ یم پر کا اور بازو رقیہ کا بند ہا تھا اور  
باقی سب رائدین اور بچہ بند تھے و کلاً قصرتنا من المشی دقوا علی رؤسنا بعد ان

الوسائج اور جو چلو میں قصور کرتا تھا اور چل نہ سکتا تھا تو وہ شقی سروں پر نیزہ مار تو تھا لکنہ زینچ  
 یزید دربار عام میں کھڑا کیا فقلت لہ ما ظننک برسول اللہ لو یزانا بجلد الحال یکن یدیک  
 پس میں نے کہا اے یزید کیا گمان ہے تجھ کو کہ دیکھتو رسول خدا میں تیرے سانپوں کے حال سے سید اظہر علی کر بلانی  
 کتاب زاد العاقبت میں جناب امام محمد تقی سے روایت کی ہے کہ اس وقت اشعث ملعون نے یزید سے عرض کی  
 اے امیر اطفال حسین اور اہل بیت رسول الثقلین کو ایسے مکان میں قید کر کہ جہاں خار و خنجر نہ ہو اور  
 سانپ اور بچھو سے وہ مکان ہر اہل خوف سے اور نگو یہ مرجائیں یزید بولا کہ میں تو بادشاہ وقت تھا جو  
 چاہا میں نے کیا تجھ کو کیا ہے کہ جو انکی حقین یہ کہتا ہے وہ ملعون بولا محض تیری خوشی کو کہ تو شاید خوش ہو  
 سیرت بات سے قال اخذک فی ہذا الارض فاحبسہم فی مثل ہذا المکان وکان الماعیضا  
 منہا کعبیدا وہ شقی بولا کہ میں نے تجھ کو اختیار دیا کہ ایسی ہی جگہ میں تلاش کر کہ انہیں قید کر کہ جہاں خار و  
 ہو اور سانپ و بچھو ہوں اور پانی بھی وہاں سے دور ہو کیا عداوت تھی اہلبیت سے پس وہ شقی تلاش کرنے لگا  
 فوجد دارا عند حصن الشکام پس پایا اس شقی نے ایک مکان قریب شہر نہادہ شام کو کہ اس میں  
 سانپ اور بچھو بہت تھے اور وہ مکان سات سو برس سے خراب پڑا تھا پس اس مکان میں اہلبیت کو قید کیا  
 اذا جمع العقارب والحیات عند علی ابن الحسین فانکبوا علی اقدامہ یقیلونہا  
 ویسکون ناگاہ وہ سب سانپ اور بچھو جمع ہو کر ان کی خدمت میں گر کر پائوں پر بوسہ دیتے تھے اور  
 چوتھے تھے اور انہیں ملتے تھے اور بے اختیار رو تو جناب زینب و ام کلثوم نے فرمایا اے عرجان عمہ کام انکا  
 کاٹنا اور ذنب مارنا ہو مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تمہاری پونپیر سے رو تو ہیں قال یا عجمۃ سلی عن العقارب  
 والحیات لیم یتکون فسکت عن بکائھم جناب امام زین العابدین نے عرض کی اے بیوی اپنی  
 ان سے سوال کیج کہ کیا سبب ہے تمہاری روینکا جناب زینب نے فرمایا اے سانپ اور بچھو تمہارا تو کام کاٹنا  
 اور ذنب مارنا ہو تم کیوں رو تو ہو وہ سب بقدرت خدا گویا ہو تو اور عرض کی یا بنت رسول اللہ  
 نحن یقیمون فی ہذا الدار من سبع مائۃ عام اے دختر رسول خدا ہم سات سو برس سے  
 یہاں مقیم ہیں اور جناب عیسیٰ نے ہمیں پیام پروردگار پہنچایا تھا کہ اے سانپ اور بچھو ایک وقت ایسا

اہلبیت پیغمبر آخر الزمان اس مکان میں غل غنچہ میں گرفتار یہاں قید ہو گا اور منافقین است الہیت  
 نبوت کو ذلیل و خوار بنائیں گے اور مسافر و غریب الوطن جانکو واسطو بھرتی افکی کو بیان لاؤنگی پس تمہیں چاہیے  
 کہ تم ہر چار طرف پہرنا اور حرمت آستانہ رسالت پناہ کی نگاہ رکھنا اور جو ملعون کہ عزم حرم سرکار کرے  
 تم سب جمع ہو کر کاٹنا کہ تمہاری ہیبت سے اپنی ارادی سے باز رہیں پس جناب زینبؓ فرمایا خوشحال  
 تمہارا احسان ہے وچھو کہ تم مصیبت اہل بیت رسالت میں شریک ہو رہے ہیں جب تک یہو اہل بیت  
 اوس مکان میں وہ سب ہر چار طرف سے محافظت کرتے رہو اور جو ملعون قصد آئینہ کرنا تھا وہ کھجور  
 اوتھا اوٹھا جمع ہو جاؤ تو وہ شقی ہیبت سے نہ آؤ تو اور بہاگ جاؤ تو اور نرید سے خبر کر تو تو وہ شقی  
 کستا تا احمد لدشمن میری سزا کو پہنچو کیا سچا تھا وہ شقی اور شرم نہ آئی اون ملعونوں کو کہ حیوان تو یوں پاسداری  
 رسول خدا کی عزت کی کریں روئے ظلم و ستم سے باز نہ آؤ روایت شخصت سوم ثواب ہے ہر چو سنا جناب رسول خدا کا  
 دین امام حسینؓ کا و امام حسینؓ اور داخل ہونا الحرم کا و مشق میں نصف شب کے اور پھر مارنا امام کا  
 مرقہ من جناب امام حسینؓ پر شیخ مفید و شیخ طوسی علیہما الرحمہ فرامدین یہ سچو اور دوسری بیع ابن سدر سے  
 اور دوسرا پیر باب سے روایت کی ہے کہ جناب امام حسینؓ سے سنا میری کہ حضرت فرمایا یا مائین عبدی  
 قَطَرْتُ عَيْنَاؤُ قَيْنَا قَطَرَاؤُ الْاَبْوَاؤُ اللّٰهُ يَكْفِي الْجَنَّةَ احْقَاكَا جو شخص کہ ہمارے حال پر  
 غمناک ہو اور ایک آنسو اسکی آنکھ سے ہم اہل بیت کی نصیبت پر نکلے تو خدا تعالیٰ اسکو عوض  
 میں جنت میں اور سب جگہ دیگا احمد بن محمد فرماتا میں نے جناب امام حسینؓ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا  
 حضرت سے اس حدیث گو میں فریون سنا ہے کہ آپ فرمایا ہے قَالَ كَعَمُ حضرت فرمادے کیا یوں سچا  
 جیسا کہ تو فرمایا ہے فَقُلْتُ سَقَطَ الْاَسْنَادُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ عرض کی میں نے کہ اب اسناد اسکی خراب  
 اور آپ میں سے ساقط ہو گئی اب میں جس سے کہوں گا یہی کہوں گا کہ میں نے خود سنا ہے امام علیہ السلام  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَضْرَةِ النَّبِيِّ اِذْ دَخَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ مَقُولَ اِنَّكَ اَبَدٌ رَازٍ مِنْ خَدَمَتِ فَيَضْرِبُ جَنَابَ رَسُولِ خَدَائِمِ حَاضِرَتِہَا کہ آگاہ  
 جناب امام حسنؓ اور جناب امام حسینؓ تشریف لائے تو انما نظر النبي الیہما بکی و سَأَلَ الدُّرُجُ

عَلَى خَدَّيْهِ وَاحْذَرْنَا وَصَمَّهَ إِلَى عُنُقِهِ جَبْ نَظَرُ مَجُوبِ خَدَّكَ اَوْ لَوْ جَالِ عَدِيمِ الْمَثَالِ بِرَبِّهِ  
 حضرت بیاضہ روزِ لکڑ اور آنسو خسارہ انور پر روان ہو جاوے اور دو نو جگر گوشوں کو گوسہ لگایا قبیل  
 فَمَ الْحَسَنِ وَالْحَوْسَيْنِ بَسْ دَمِنْ اَقْدَسِ اِمَامِ حَسَنِ كَا جَوَا اَوْرُ گلو میرا امام حسین کو قصصی الْحَسَنِ  
 اِلَى اُمِّهِ بَاكِیَا فَلَمَّا دَرَبَتْ فَاطِمَةُ بَكَتْ وَصَمَّتهُ اِلَى عُنُقِهَا وَقَالَتْ سَايِلُكَ يَا حُسَيْنُ بَسْ  
 یہ بات محبوبِ خدا کی حبیب رسول خدا کو ناگوار ہوئی اور وہ اور روتی ہوئی اپنی مادرِ خوش کردارِ فاطمہ زہرا  
 پاس آئی جناب فاطمہ ادنبین روتا دیکھ کر بے قرار ہو گئیں اور گلو گوسہ لگا کر بولیں اے جان مادر کیون روتی ہو  
 قَالَ كَيْفَ لَا ابْكِي اِنَّ جَدَّكَ قَبْلَ فَمَ اَخِي وَقَبْلَ لَحْرِي اَتَى شَيْءٌ فِیْ فِیْهِ كَرْهٌ يَمْ جَدِّیْ خُصْرٌ كَوْنُ  
 کیونکہ نہ روئے اے امان کہ نانا زبہایکائے چوہا اور میرا گلو چوہا میری منہ میں کیا تھا جس سے نانا زکر است  
 جناب شیدہ فاطمہ نے سکر چادر عصمت سرپاڑی اور ہاتھ امام حسین کا پکڑ کر خدمت رسول خدا میں چلین  
 کہ جلدی رفتار سے قدم مبارک کا پیٹو تھا لکنہ خدمت رسول خدا میں آئین جناب رسالت مآب یہ حال  
 اضطراب جناب فاطمہ دیکھ کر فریاد لگوا کہ سَايِلُكَ يَا فَاطِمَةُ اَوْ فَرَمَا اے بارہ جگر میری تو کیون  
 روتی ہو جناب شیدہ نے عرض کی کہ اور ماجرا امام حسین کا اور کہا اے بابا میں اپنی حسین کو علم گین  
 ہو فریاد روتی ہوں حضرت فاطمہ نے سکر سر اقدس جھکالیا اور سو زمین دیکھ دیکھ کر روتی ہوئی دُفَعِ رَاكِبَةً  
 وَقَالَ يَا بَلِيَّةُ قَبْلَتْ فَمَ الْحَسَنِ لَا تَكُ يُسْقَى السَّمُّ وَيَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا سَمُومًا وَهَذَا  
 حُسَيْنٌ يَذْنُجُ فَقَبْلَتْ لَحْوَةً پھر حضرت فرس اقدس اونہایا اور فرمایا اے نور دیدہ میری فاطمہ میں نے  
 حسن کا منہ اس لیے جو کہ اسو ظالم زہر دینگر اور نیمہ زہر شہید ہوگا اور ایفاطمہ حسین تیرا فوج ہوگا  
 تیج ابد اسو اس لیے جو کہ اس کا پس یہ سکر جناب معصومہ صدایِ قَاوِلَا وَاحْسَرَا كَا وَ  
 اَبَا عَبْدِ اللَّهِ كِی بلند کی اور عرض کی اے رسول خدا آیا یہ واقعہ تہار عزمانین ہوگا اور ہتھارے ساسو  
 حسن کو زہر دینگر اور حسین کو فوج دینگر حضرت فرمایا نہیں یہ سب بعد میری ہوگا جناب فاطمہ فرمایا  
 مین جیتی ہوں گی اس وقت جو دیکھو گی فوج ہونا حسین کا اور اسکا خون منہ پر لگوں گی اور خدا س  
 شکایت کروں گی حضرت فرمایا تو بھی نہو گی ایفاطمہ جناب امام حسین روزِ لکڑ جناب رسول خدا فر

فرمایا کہ امیر فرزند اس وقت کوئی تیرامد دگا رویا ورنہ وگا امیر حسین بھی اور تیر و اہل بیت کو پانی ندیں گے یہ واقعہ ماہ محرم میں  
شیعہ ہمارے ہر ماہ محرم میں مصیبت تیری تازہ کرے گا اور یوں مصیبت پر تیری تازہ قیامت قال الحسین یاکذا  
سأجاءہم جناب امام حسین نے عرض کی امیر بزرگوار کیا جزا ہے میری ماتم دلوں کی قال رسول اللہ انا اخذت بایک یوم  
وآخذلہم الجنۃ حضرت فرمایا امیر حسین میں لگا ہاتھ بکڑو لگا اور داخل بہشت کرو لگا قال آمین المؤمنین انکا  
اسقیتم من الکؤثر جناب امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا میں نہیں محض شہر سیراب کروں گا جناب فاطمہ فرمایا  
میں کہتری رہوں گی جب تک کہ حق تعالیٰ میری شفاعت کرے کہ نگدگان حسین کو حق میں قبول کرے  
اور روینوا لوں کو اور زائر و نکو حسین کو داخل بہشت کرے جناب امام حسین فرمایا کہ جب تک میرے  
روینوا لوں اور زائر و تخریر دار بہشت میں نہ جاویں گے میں قدم بہشت میں نہ رکھوں گا پس سب کے  
روینکی آواز بلند ہوئی پس جائے تامل ہے کہ جناب سیدہ کو سکر یہ صدمہ ہوا اس وقت کیا حال ہوتا  
جناب سیدہ کا جب زیر خنجر دیکھتیں یا دیکھتیں سر حسین کا جب اس پر تیر چور کہ شہر شہر پر اتو  
اور دیکھتیں بیٹو کو اپنی جب بازار و زمین پرانی جاتی تھیں اور وہ فریاد کرتی تھیں دوی لما و دد  
حرم الحسین فی دشتی کان یصف اللیل چنانچہ منقول ہے کہ جب عترت امام حسین شہر  
دشت میں پہنچی تو نصف شب گزری تھی وہی علی ابیہو ہزال بغیر و لحاء شفقان  
الجیوب لالیمات الخدود فی بکاء و لحیب اور وہ بی میان شہر ان لاغر پر ہنہ پر سوار گریاں  
پہنچے ہوئے ظالم پر ہنہ پرانی تھیں اور اس بیقراری و جھڑپ تھیں کہ ساتھ کہ لوگ بعضے روئے تھے اور بعضے  
خوش ہوئے تھے اور ہنستے تھے و من خلفین علی علی بغیر بغیر و لحاء اور پھر الحرم کر علی ابن حسین  
ہی ایک شہر لاغر پر ہنہ پر سوار نہایت علیل و بیمار تھے و فخذ الا لخشب دما تہا اصا بہ من  
الضرب و فی عنقہ لحوق حلید یعلول الیدین بکاک العینین اور مساق پاؤں  
جناس کے زخمی ہوئے تھے اور خون جاری تھا اس وقت راہ سوار گلو مبارک میں طوق آہنی تھا  
دونوں ہاتھ گردن میں بند تھے اور پیاسہ روئے تھے قال لاس فی صیغۃ فہم من یکی و منہم  
من ہو سؤد و اور غل اور شور و رینکا بلند تھا بعضے حال اہل بیت پر روئے تھے اور بعض شاد ہوتے

پس وہ قافلہ دروازہ دشت پر گھرا ہوا دوسو قسٹ اہل بیت رسالت حسین حسین کہہ کہہ کر دوڑتے اور سب  
 زیادہ سکیں روتی تھی اور عجب حال تباہ کیا تھا اور کہتی تھی اے اے عیسیٰ پیر مہربان اگر تم قتل نہ تو تو ہم  
 کا ہیواس ذلت و خواری سے بیان آفریقات زینب بنت علیؑ اسکتی یا بنت الحسین قد  
 احوقت قلبی پس جناب زینبؑ فرمایا خاموش رہو اسکی سنہ دختر حسینؑ کہ تیرے عروذ سے دل میرا  
 جلا جاتا ہے وہ دل نہ سنہ مانتی تھی و قالت یا عمتی کیف لا الکی وقد صرع ابی علیؑ الودھنی  
 الومضا علیس احد معہ لکافظہ اور کہتی تھی اے بہو ہی کیونکر نہ رونا میں تحقیق کہ بابا میرے  
 زمین پر پرے عروذ کوئی اور کئی نعش میرے گمبانی کہو والا نہیں ہوا اذ اطلع الفجر ثم داروا لاس  
 فی اسواق شقی فی مجیع المواقیع ناگاہ صبح طالع ہوئی پھر حکم کیا نیرید کہ سر حسینؑ مع عتر  
 رسول الثقلین شہر شام کو تمام کوچہ و بازار میں پھراؤ اسباب شہر انہیں اس حال سے دیکھیں پس  
 اون بید ہونے پر روز روشن میں تمام شہر کو بازار کوچہ میں اہل بیت کو سب سے شہدا پہلایا اور تمام  
 مردوزن تماشکوجع ہو پس جناب زینبؑ رور کو فرماتی تھیں وا محمد اک صلی اللہ علیہ والہ  
 وعلیہ السلام واطلسنا لوکنتم فی الاحیاء تنظرون ما فعل السفہاء یناخن فی ذل  
 ویلک قدر بنا فی الاسواق بین الفساق اے عروذ رسول خدا اور اے علیؑ رضی اگر تم زندہ ہو تو کہتے  
 حال ہذا کہ کیا کیا ہم سوان فاستون فرہ سلوک کی ہو کہ اس ذلت سے بازاروں میں پھراؤ جا تو ہیں میان  
 نامحرمون کو تم بگت بگت شدیدہ احنی بگت النساء پہ اس تیابی سے روہیں کہ سب اہل حرم  
 جناب زینبؑ کو روزی روزی لگواتا انگریزیدلعین فر حکم کیا کہ سروں کو مع الہیت میرے پاس لاؤ پس وہ شقی  
 توجہ خانہ نیرید ہوئی قال الراوی فظرت قبل دخول الواس فی دار یزید الی الحسن شویہ  
 علی عرش وخصا حکن راوی کہتا ہے کہ ابھی سر شہید فکرو دروازہ نیرید تک نہیں پہنچے تھے کہ دیکھا میں نے  
 پانچ عورتوں کو ایک کونہ پر کہ وہ ملعونائیں اس حال سے اہل بیت کو بہت شاد تھیں اور بہت ہنستی تھیں  
 و فیہن عجوزہ قد اخذ و دب ظہرہا اور اون عورتوں میں ایک عورت تھی کہ ضعف و کمزور  
 اوس ملعونہ کی خم ہو گئی تھی فلما حار الواس الشریف قریبا منها قد مدت یدھا الی حو

تاریخ  
 ۱۰۰

پس جب سراقہ سے امام غریب کا وہ سرچسپ رسول خدا سینہ پر رکھ کر تھوڑا قریب اوس حرام زادہ کی گئی  
 پہونچا عداوت جناب سیدہ اور جناب امیر سوسیمیا فرماتے ایک بھر کھڑے رہا اور پھر اٹھایا فقیہ  
 علی داسیل الحسین حتی صارت الجراحۃ فی راسہ الشریف پس اوس سیمیا فراس ندری تہر سراقہ  
 پر مارا کہ سر مبارک مجروح ہو گیا اور عجیبی خون بہو گا فینکذاک بککت النساء بکاء شدید  
 وطمس الوؤس یہ حال دیکھ کر سب اہل حرم رونیکا شور مچایا اور بیٹنا شروع کیا اور جناب زینب  
 بکارین ابن جلدی محمد بن المصطفیٰ لہی ما فعلت ہذا الملعونۃ ثمان ہن ناما رسول خدا  
 کہ دیکھو یہ بیادبی سراقہ سے میری بہانی کو اس ملعونہ کی تھم کاٹتے یا امناؤ ہذا التوائس الذی  
 قد وضعت علی صدرک بہر بولین امان فاطمہ زہرا یہ وہ سرچسپ جسے اپنی سینہ پر رکھتی تھیں  
 آج اس کا یہ حال ہو کہ نیریز پر کہا ہو اور اوپر اس ملعونہ نے یہ ظلم کیا کہ تہر مارا تھم ات سکینۃ طمست  
 راسہا وقاتل یا ابناؤ ککیت حاکک سکینۃ خاتون فرسیریت لیا اور کہا کہ ہاؤ اربا غر  
 میری تہہ را کیا حال ہو کہ اب بھی ظالم تہر رحم نہیں کیا تو راوی کہتا ہو ہم اس ماجری سے منکر تہر اذ  
 سقط العرش بن اعداؤ فملکت العجوزۃ ومن کان خوفک موت الشیوۃ کہ ناگاہ وہ گناہ  
 گہڑا پس وہ بڑیا اور چارون عورتیں واصل جہنم ہون روایت شخصت وچارہم  
 ثواب بکا اور ورو و عجل مجلس جناب امام رضا علیہ السلام میں اور تہر  
 پیر نہا پیش امام اور داخلہ اہل حرم مجلس زید میں اور باگنا شائع کی کہ کینی  
 میں سکینۃ کو اور بدو عاکرنا جناب ام کلثوم کا اوس شعی کو لیسے عتب  
 الصادق لکل شیء ذواب الا الذمۃ فینکاجاب صادق علیہ السلام فرمایا کہ ہر شے کو  
 پروردگار نے ثواب معین کیا ہو مگر وناہم اہل بیت کی مصیبت پر کہ اسکو تو ابکی کچھ حد نہیں ہے  
 یعنی بعد خدا نے ثواب اسکو یو مقرر کیا ہو حلی عن عجل الخواجی انہ قال بعض کتب معتبرین  
 و عجل خراسی سے قول ہو کہ کہا اوسو دخلت علی سیدی و مولای علی ابن موسی الزکا  
 فی مثل ہذا الا یتام کہ حاضر ہوا میں خدمت جناب رضا میں شل ان امام کو یعنی ایام عاشور





کشتی فوآت بغواۃ فاطمہ اگر تم زندہ ہو تین اور دیکھ تین حال اپنا پارہ جگر حسین کا جب صحرا کو کر بلا  
 میرا کنارہ فوآت پر سپاس و فوج کی کوئی اور نقش مجروح اوکی ریگ گرم پر پڑی تھی حضرات مقام  
 روینکا کہ کہ جناب فاطمہ حسین کو ہوا گرم بین نہ نکلی دیتی تھیں وہ حسین برہنہ نگر و نگر ہو کر  
 اسے کٹر یک گرم ہوا پر ہو پ میں پڑا تھا افسوس جو فاطمہ فرسینو سجد الکیا او سکا بھونا خال گرم  
 اسے یہ عقول ہو کہ ایک بار جناب رسول خدا اور علی رضی اللہ عنہما تشریف لیکر تھو جناب امام حسین  
 کسبتی روی باہر چکر تھو اور نہ وقت نماز عصر گھر میں نہ آئی جناب سیدہ کا عجب حال ہوا تھا کہ روتی  
 اور کہی روتی ہوی گھر سے کہ جاتی تھیں اور کہی مسجد سود دولت سر میں آتی تھیں تاکہ شہر بار  
 مسجد میں کہیں اور آئیں پس کیا حال ہوا اس وقت کہ نعش اوسی حسین کی زمین گرم پر پڑی  
 اور اس پر ظالم گھوڑی دوڑایا چاہتے تھے شعر اذ اظلمت الخفاۃ عندہ و اجوبت شع  
 العین فی الوجہات، و جل کتوین یقین ہو کہ یہ حال حسین دیکھو بیاضتہ ایفاطمہ تم اپنا منہ پر  
 طاہر مارتین اور اشک خونین اپنی آنکھوں سے نعش مظلوم پر بہا تین شعر آفاطمہ قونی یا بنة الخیر  
 و اندی + نجوم سمویت یا دض فلا ت ایفاطمہ احو و خیر البشر قبر شریف سو اوٹھو اور نوحہ  
 وزاری کرو اپنی ذریت کو حال پر کہ نعش پارہ پارہ اوکی زمین گرم کر بلا پر پڑی ہو شعر قبورہم  
 یطون الہو من جنب کو بلا + معوہم فیکم کشط فوآت بعضی تمہاری اولاد کی قبر کنارہ  
 علقہ کو زمین کر بلا میں اور نزل واقاست اور مسکن اوکا کنار فوآت ہوا اس سرد نعش عبات  
 و قبر عباس ہو کیا وفا کی جناب عباس فر جناب امام حسین سو کہ آخر اولاد جناب سیدہ میں شمار  
 کیے گئے حضرات ایسا ہی با وفا تھا وہ جناب چنانچہ بیبا و بیبا سو فر گھوڑا نہر میں مشک بہر نیو ڈالو  
 فاغترف من الماء عوفہ و اذا د ان یشرک از بسکہ تین دنس و اس جناب فونہی پانی نہ پیا تھا  
 چلو میں پانی اوٹھا کو چاہا کہ پین ناگاہ تشنگی حسین اور فرزندان حسین یاد آئی پھینک دیا پانی ہاتھ سے  
 اور فرمایا شعر ہذا حسین لکھائی فی الحین + و کشر بک بار دہ المعین افسوس ای نعش  
 عباس یہ حسین فرزند جناب فاطمہ زہرا صلوة اللہ علیہا تو بیبا سا ہوا اور تو پانی پر یہ کام دینا

نہیں ہو کہ بر آقا کو بانی پلائی آپ ہی کو تو تو فرزند حیدر کرار ہیہ کلمو مشک اوٹھا کو نہری پیاسی نکل اور باب  
 نشہ جان دی دریا پر شہر قیامین انکبہم وجودی بعثتہ + فَقَدْ اَنَّ لِلشَّكَاكِ وَالْمُفْلِدَاتِ  
 پس ای چشم مصیبت پر البیت کی رو اور اشک خونیں برسا کہ وقت روینکا اور آنسو بہا نکاہیہ ہو وہ کیا  
 حال روینکا ہو شہر دیکار رسول اللہ اصبح بکعاً، وَالْزِيَادِ لَسْكُنُ فِي الْحَجَرَاتِ کہ نانا آباد  
 رسول خدا تو یوں میراں ویراں ویراں دھو جاو ویراں زیا دجرا ہی نفیس و پاکیزہ مین آرام کرین شعر بنات  
 زیا دہی فی القصود مصونہ + قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَاتِ آه اے ای زمانہ غدار و خزان ابن  
 زیا د تو عمارتہا ہی بلند اور محلوں مین پردہ نشین ہوں اور بنیادیں رسول خدا کی کہ جسکے یوزین و آسمان خلق  
 ہو کر یوں بر مقنہ و چادر ہوں جسطرح کینہ و ن کو قید کر ترین شعر وَالْزِيَادِ فِي مَحْصُونِ بِنِعْلَةٍ  
 وَالْزِيَادِ فِي الْفُلُكَاتِ افسوس ایفلک سفلہ پر ورا ورا دہن زیا د زنا کار کو تو قلعہ ہی بلند و  
 استوار رہنہ کو ملین اور دختران رسول خدا کو تو یوں شتران برہنہ بر سر بہنہ بیابانوں مین پہر او کی کہ  
 او کی حرارت خورشید سی جلتی تو اور پوست چھوڑ کر اوگر تو شعر قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَحَبُّهُمُ اَوَّلُ  
 زِيَادِ اَيُّهَا الشُّرَكَاءِ افسوس کہ فدیت رسول خدا اور عترت بتوان عذر او زنجیر و طوق مین سلس ہوں  
 اور اولاد ابن زیا د ملعون خاطر جمعی سی اپی گھر و نہیں آرام کرین شعر وَالْزِيَادِ لَسْكُنُ فِي الْحَجَرَاتِ  
 وَالْزِيَادِ غَلْظُ الْقَصَبَاتِ افسوس کہ فرزندان رسول خدا کی تو نشین زمین کر بلا پر پیڑی زمین کہ  
 دنگو دھوپ مین جلین اور رات کو اوپر شبنم پڑی اور اولاد زنا کار شب و روز بجائیت اوقات اپنی  
 محلوں مین بسر کرین شعر قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَحَبُّهُمُ اَوَّلُ زِيَادِ رِيَّةُ الْحَجَلَاتِ ہزار  
 کہ فرزندان رسول خدا کو حلقوم سو تو خون بہتا ہو اور گماں گردن او کی خشک کافی جائین اور آل  
 زیا د کو حلقوم آب سرد و خنک و سرد ہوں پس مقام خاک اوڑا نکاہی کہ سر سی امام حسین کہ نیز و نیز  
 قطرات خون چکتے ہوں اور جسم اقدس ریگ گرم پر پڑا ہو اور آل معاویہ و آل زیا د گھر و نہیں آباد  
 و خورم ہوں اور بستر نفیس پر سوئی ہوں اور دختران شکر کشا اور عترت شیر خدا یعنی وہ جناب نبی  
 و ام کلثوم کہ جنگی مانکا جنازہ شب کہ اوٹھا شتران برہنہ بر سوار ہاتھ اوگر رسیان ستم سی بند ہی سہی

نیل طماخون کو پڑھو دربار یزدین امین اور دختران یزدین و معاویہ قصر ہا بلندین پردہ نشین ہن  
 قَالَ الرَّادِي كُنْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فِي مَجْلِسٍ يَزِيدُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ إِذْ سَمِعْتُ صَيْحَاتٍ وَزَعَقَاتٍ كَبَتْ  
 معجبین مذکور ہو کہ راوی فرماتا کہ میں ایک روز مجلس یزدین بیہا تھا کہ ناگاہ ایسی صد اور نیکی میری کان  
 آئی کہ دل میرا گڑبگڑا اور آنسو میری آنکھوں سے جاری ہو کر فراتِ عَشْرِينَ نِسْوَةً كَسْبِي الْوُثْمُ  
 وَالشَّرْكُ قَدْ عَيَّرَتْ وَجُوهُهُمْ مِنْ أَثَرِ الشَّمْسِ وَالْحَرِّ بِسْ دیکھا میں نے کہ قریب میں عورتوں کو  
 بحال پریشان مانند اسیران ترک و روم کو اس مجلس میں آئین کہ منہ تو اونکو حرارت آفتاب سے متغیر  
 ہو گئی تھی وَحُدُودُهُنَّ مِنْ أَثَرِ اللَّطِيمِ وَالْذُّوْعِ نَسِيلٌ اور رخسار اونکو بسبب طماخون کو مارنے کیلنگون  
 ہو گئی تھی اور آنسو منہ پر بہتو اس طرح زیر تخت اوس بد بخت کو اونیکین کیا اور وہ لعین پوہتا تھا میں نے  
 وَمَنْ تَكُونُ يَهْ عورت کون ہو اور یہ عورت کون ہو وہ لعین ایک ایک بی بی کی سمت اشارہ کر رہا تھا  
 هَذِهِ زَيْنَبٌ وَهَذِهِ أُمُّ كُلثُومٍ بَنَاتُ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي حَالِبٍ وَهَذِهِ سَكِينَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ يَه  
 زینب و کلثوم بیٹیاں علی ابن ابیطالب کی ہیں اور یہ لڑکی سکینہ بیٹی حسین ابن علی کی ہے فَوَيْتَبَ رَجُلٌ  
 أَحْمَرٌ وَقَالَ يَا أَمِيرُ مَا أُرِيدُ أَنْ تَهَبَ لِي مِنْ هَذِهِ الْعِيمَةِ كُلِّهَا مِنْ غَيْرِ هَذِهِ الْجَارِيَةِ  
 پس اس ثنائین ایک شخص سرخ رنگ اہل شام میں سے آوٹھ کھڑا ہوا اور یزدین سے عرض کی کہ امیر المومنین  
 کچھ نہیں چاہتا کہ اس مال غنیمت میں سے مجھ کو گریہ لڑکی حسین کی کہ جس کا شکینہ نام ہے مجھ کو ڈال  
 کہ میں اسے اپنی لونڈی بناؤں گا فَانْضَمَّتْ سَكِينَةُ إِلَى عَمَّتِهَا أُمِّ كُلثُومٍ وَقَالَتْ يَه کلام اوس  
 شقی کا شکر سکینہ مضطرب ہوئیں اور زور کو اپنی پوہپی ام کلثوم سے لپٹ گئیں اور رو کر بولیں يَا عَمَّتِي  
 اَوَّلَ رَسُولِ اللَّهِ يَكُونُ عَمَّتِي اَمْ يَكُونُ عَمَّتِي اَمْ يَكُونُ عَمَّتِي اَمْ يَكُونُ عَمَّتِي اَمْ يَكُونُ عَمَّتِي اَمْ يَكُونُ عَمَّتِي  
 جناب ام کلثوم نے اوس شقی سے فرمایا اَسَلْتُ يَا كَلْبُ رَجُلًا خَامُوشًا فَاَجَابَ خَدَّيْ تِيرِي مَا تَه  
 اور پاؤں اور زبان کو کاڑو اور بدن کو خشک کر دو اور آنکھوں کو اندھا کر دو تیری اور فرزند و نکو تیرے یتیم کر دو  
 اور جہنم کو تیری جگہ کر دو اِنَّ بَنَاتِ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَكُونُ خُدَا اَمَّا لَدَعِيَا اَمْ يَكُونُ خُدَا اَمْ يَكُونُ خُدَا  
 انبیاءوں کی کنیز حرام زادوں کی پس ابھی کلام اوس شاہزادی کا تمام ہوا تھا کہ وہ لعین اونہیں بلانے لگا

بتلا ہوا یہ حال ہی دیکھا مگر یہ نیکو ملعون فراموش رہا نہ کیا بلکہ حکم کیا کہ انہیں ایسے قید خانہ میں قید کرو  
 جہاں کونو دھوپ میں جلین اور رات کو اوس میں بیگیں مگر خدا فرمایا صبر دیتا ہوں صاحبِ اویونکو  
 کہ انہوں نے یہ ظلم سہو کر دعا بخود ادا کی انہوں کو کیونہ کی ورنہ سب وہ لعین غارت ہو جاتے اور ایت  
 شصت و پنج فضائل اور عجبات جناب امام زین العابدین اور احوال شام  
 جائز کا اور خاتمہ طلب کرنا رہیہ کا کینری میں جناب ام کلثوم صلوٰۃ اللہ علیہا  
 عَنْ الصَّادِقِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ ذُكِرْنَا عِنْدَهُ فَخَجَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ دَمْعٌ وَكَوْثِلٌ جَعَلَ  
 الْبَعُوضُ جَنَابَ إِمَامِ جَعْفَرٍ صَادِقٍ فَرَمَا يَا كَيْسَلُ سَامِعُ ذِكْرِ مَصَائِبِ هَامِ أَوْ أَلَمُونَ سِوَا سَكِي  
 اَتَوَلَّى اَلْجَرِيَّ بَرَابَرِ بَرَكْسِ كَيْسَلُ هُوَ عَفْوُ اللَّهِ لَهُ ذُنُوبُهُ وَكَوْثَلٌ مِثْلُ رَبِّكَ الْبَعُوضُ خَدَا  
 غَفَارِ تَامِ كَنَاهِ اَوْسِ كَرِجْشَا هُوَ اَلْجَرِيَّ كَنَاهِ اَوْسِ كَرِجْشَا هُوَ اَلْجَرِيَّ كَنَاهِ اَوْسِ كَرِجْشَا  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِلهُ مَنْ بَكَى عَلَى مَصَائِبِ الْحُسَيْنِ أَوْ تَذَكَّرَهُ أَوْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ أَوْ خَدَّمَ أَهْلَ  
 الْعَوَاءِ كَانَتْ زَارَتِي عَلَى الْعَوَّاسِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوْ  
 جَنَابِ رَسُولِ خَدَا فَرَمَا يَا جَوْشَنُ كَرِيهْ دِزَارِي كَرِيهْ مَصِيبَتِ پَرِيهْ فَرْزَنْدِ حُسَيْنِ كِي يَا ذِكْرُ كَرِيهْ مَصَائِبِ  
 اَوْ سَكِي يَابَشِيرِ مَجْلِسِ مَاتِمِ مِينَ سَكِي يَا خِدْمَتِ كَرِيهْ اَهْلِ مَجْلِسِ كِي گویا اَوْ سَخِرْ زِيَارَتِ كِي سِرِّ عَرْشِ خَدَا پَرِ  
 سَاتِمِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كُوْ جَالِشِ مَرْتَبِہٖ دُوْیِ اَنْ تُوْثِقَ مِنْ اَكْبَادِ الْبَلْعِ بِاَنِّي بَلَّيْتُ اللَّهُ اَلْحَوْلَ  
 وَيُودِرْ قَبْرِ النَّبِيِّ فِي سَاكِرَةِ اَلْعَوَالِمِ حَدِيثِ مِينَ وَارِدِ هُوَ اَحَدُ اَكْبَارِ مَدُومِنِ دِينَ دَارِ اَلْجَنَّةِ  
 حَجَّ خَانَةِ كَعْبِہٖ اَوْ زِيَارَتِ رَسُولِ خَدَا كُوْ تَا تَا تَا بَعْدِ اَوْ سَكِي خِدْمَتِ مَوْلَا كُوْنِ جَنَابِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ  
 مِينَ حَاضِرِ مَوَاتَا اَوْ بِرِ كَپَرِ تَحْفِہٖ جَاتِ اِنْ شَرِ كُوْ تَرِ دِیَا تَا تَا اَوْ مَسَائِلِ دِیْنِ كُوْ پَرِ كَپَرِ جَاتَا تَا تَا كَانَتْ  
 لَهُ دَوَّجَةُ اَدَاكَ تَهْدِي لِحَقَا كَتَبْتُهُ وَلَا اَرَا اَلْجَنَابَ دِيكَ عَنَّا كَسْتِي اَكْبَارِ اَوْ سَكِي زَوْجِہٖ  
 كَمَا اَوْ شَخْصِ مِينَ مِشِہٖ دِیْہِ تِی ہوں تَجھو كُو تَحْفِہٖ اَوْ سَوَّغَاتِ كِی كُوْ لُجَا تَا ہُوْ اَوْ یَہِ نِہِیْنِ دِیْہِ تِی ہوں كُو  
 وَہِ شَخْصِ تَجھو عَوْضِ مِينَ اَوْ سَكِي كَپَرِ مَوَدِہٖ بَلَا اَوْ عَوْرَتِ نَاقِصِ الْعَقْلِ حِسْ كُو تَوْتِہِدِ كَرْتِ ہُوْ دِہٖ اَدَا  
 دِیْنَا وَآخِرَتِ ہُوْ اَوْ جَوْ كَپَرِ كُو خَلْقِ خَدَا مِينَ ہُوْ سَبِ اَوْ سَكِي مَلِكِ مِينَ ہُوْ اَوْ رُوْہِ خَلِیْفِہٖ خَدَا اَوْ رَحْمَتِ خَدَا

بندگان خدا پروردگار و امام اور فرزند امام اور مقتدا ہمارا ہو اور فرزند رسول خدا کا ہو قلنا سمعنا  
 ذلک مِنہُ اَسْکَتَ عَنْ سَلَامَتِہِمْ جب اوس نے اپنی شوہر سے یہ سنا تو وہ جب ہو گئی غرض دوسرے  
 سال بعد ادھر حج آیا خدمت امام علیہ السلام میں اور بعد حصول اجازت خدمت حضرت میں داخل ہوا  
 اور سلام کر کر دست و پا چومو اور اوس وقت وہ حضرت طعام نوش فرما تو ارشاد کیا تو بھی کما سبم  
 بقدر خواہش اس نے بھی کہا نا کما یائتم ائی یطسیت وایزین فقام الرجل وَاَخَذَ الْبُرْدَ  
 لِيَصُبَّ الْمَاءَ عَلٰی يَدِی الْاِمَامِ بعد ازاں خادم شست و آفتابہ لایا یہ شخص اوٹھا اور آفتابیکر  
 دست مبارک دہلا کر پرستید ہوا حضرت فرارشا و کیا یا شیخ اَنْتَ حَیْفُنَا فَلَيْفَ تَصُبُّ الْمَاءَ  
 عَلٰی يَدِی اے شیخ تو ہمارا مہمان ہے چاہیے ہم حق مہمانداری بجالا دیں نہ کہ تو ہمارے ہاتھ دہلا دے  
 فَقَالَ الرَّجُلُ اَحَبُّ ذَلِکَ اَوْ سَخِرْ عَضَّی کی میرا یہی جی چاہتا ہے کہ حضرت کو ہاتھ دہلاؤں فَقَالَ  
 الْاِمَامُ اِنْ اَحْبَبْتَ ذَلِکَ فَوَاللّٰهِ لَا رَیْبَکَ مَا لِحُبِّ وَتَرْضٰی وَتَقْرُبُہُ عَیْنُکَ یہ سنکر امام  
 عالی مقام فرمایا اگر تو اس محبت سے ہاتھ دہلا نا ہو تو قسم ہے خدا کی میں بھی وہ پیر تجھ کو کہنا نا ہوں  
 کہ جسے دیکھ کر تو راضی ہو اور انگلیں تیری خنک اور روشن ہوں یہ فرما کر ہاتھ دھو کر لگو تا آنکہ نلک شست  
 پانی سے بہا تو حضرت نے اوسے فرمایا سا ہذا فَقَالَ سَاءَ اِشْخ طشت میں کیا ہے اوس نے عرض کی پانی  
 فَقَالَ بَلْ هُوَ یَا قُوْتُ اَحْمَرُ حضرت نے فرمایا پانی نہیں ہے بلکہ یاقوت سرخ ہیں مجھ در فرمایا کہ جو دیکھا  
 اوس نے تو نلک شست میں یاقوت سرخ بہی ہیں پھر فرمایا پانی ڈال تا آنکہ دو نلک شست پانی سے بہا  
 فَقَالَ الْاِمَامُ سَا هَذَا فَقَالَ سَاءَ فَقَالَ بَلْ هُوَ زُرْدٌ اَخْضَرُ حضرت نے فرمایا اب کیا ہے  
 عرض کی اوس نے پانی ہے حضرت نے فرمایا پانی نہیں بلکہ زمرہ دسبز ہیں مجھ در ارشاد کر دیکھا اوس نے تو قدرت  
 خدا سے وہ پانی زمرہ دسبز تھا پھر ارشاد ہوا پانی ڈال جب تمام شست پانی سے بہر گیا تو فرمایا اب کیا ہے  
 عرض کی اوس نے پانی ہے فَقَالَ هُوَ دُرٌّ اَبْيَضُ حضرت نے فرمایا پانی نہیں ہے دیکھ یہ موتی سفید ہیں  
 جب دیکھا اوس نے تو وہ پانی گوہر سفید تھو پس وہ متعجب ہو کر پاؤں پر گر کر پایا مبارک چوسنے لگا خضر  
 فرمایا یا شیخ لَمْ یَكُنْ عِنْدَکَ شَیْءٌ فَکَافَیْکَ یَا اے شیخ ہمارے پاس کچھ مال دنیا سے نہ تھا کہ ہم

تجھے دے تو فخذ هذه الجواهر فاعرضها ياك پس لڑیہ جواہرات کہ یہ عرض ہو تیری اون  
ہر یونکا جو تو ہمارے بولو لایا کرتا تھا واعتذرتنا عندك ووجبتك لانها عثبت علينا والشیخ عذر کرنا  
ہمارے طرف سے اپنی زوجہ سے کہ اوس نے ہم پر اکی بار عتاب کیا تھا پس اوس مرد مومن نے سرخجالت سے  
جھکا لیا اور عرض کی کسوی میری زوجہ کو کلام سے اکیو اگاہ کیا فلا شک انک من اهل بیت النبوة  
پس بیشک آپ اہل بیت نبوت ہیں غرض پھر وہ جواہرات لیکر حضرت سرخست ہوا اور زوجہ سے اپنی  
جا کو تمام قصہ بیان کیا وہ بولی کسوی اونہیں میری کلام سے اگاہ کیا وہ شخص بولامین نے نہ کہا تھا کہ  
وہ جناب اہل بیت نبوت اور صاحب علم و معجزات ہیں فجدت الله شاکوہ واقسمت علی بعلمنا  
ان یتلمنا الی زیارتہ یہ سنو سچہ شکر کیا اور حیرت نے اور قسم دی اپنی شوہر کو کہ اکی مرتبہ اونکی زیارت کو  
مجھے بھی لیجنا چاہیے دو سو سال بعد وچ کا کیا اوس تو زوجہ کو اپنی ساتھ لیا قضا کار راہ میں دعوت بیمار ہوئی  
جب بیت نبوت سنو کہ پہنچی تو مگر ہی فجاء الرجل الی الدمام بکایا خزینا و اخبروا بموت زوجہ شخص  
کہ ران نالان دست امام میں آیا اور عرض کی کہ یا حضرت زوجہ میری مشتاق زیارت حضرت ہو کر آئی تھی مگر راہ میں  
بیمار ہوئی اور قریب ہو کر پہنچ کر اوس نے انتقال کیا فقام علیہ السلام وصلى رکعتین دعا الله یدعوہ  
یہ سنو حضرت اوشو اور دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی اور بعد فراغ دعا کو اوس سے منی طب کو فرمایا قثم وانجع الی  
زوجتک فوات الله قد احياها بقدرتہ ایہ شخص اوشو اور جب کہ خدا نے اپنی قدرت کا نام سے  
تیری زوجہ کو زندہ کیا ہے یہ سنو اوشو وہ شخص اور جلد چلا تا انکہ داخل خیمہ ہوا فواھا جالسة فی  
حالة الصحة پس دیکھا اوس کو وہ صحیح و سالم بیٹھی ہوئی ہے یہ نہایت شاد ہوا فقال لها کیف  
احياک الله اور پوچھا اوس سے کہ بیان کر مجھے کہ خدا نے تجھ کو کیونکر زندہ کیا فقالت جاتی ملک الموت  
وقبض دومی و هم ان یصعدہ بکایا ان کیا اوس عورت نے کہ آیا ملک الموت اور قبض روح  
کی میری اور چاہا کہ پرواز کرے و اذا یجلی صفتہ کذا وکذا وجعلت تعد ذوا و صافہ الشریفة  
کہ ناگاہ ایک بزرگوار ایسی شکل و شمائل کو تشریف لائے اور اوصاف حضرت کو بیان کی تھی اور شوہر اس کا  
کہتا تھا سچ کئی ہے و اسد ہی شکل و شمائل میرے مولا علی بن الحسین کی ہے قالک فلما راک ملک الموت



سُقِيلًا اَنْكَبَّ عَلَى قَدَمَيْهِ يُقَبِّلُهُمَا وَيَقُولُ پیراوس عورت فرما کہ جب ملک الموت فرماؤں میں  
تشریف لاؤ دیکھا تو اونکو پاؤں پر گر کے پاؤں کو بوس لیتو گا اور یوں عرض کی السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ  
اللَّهِ فِي اَرْضِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَيْنَ الْعَابِدِينَ یعنی سلام ہو تم پر اس حجت خدا زمین پر  
سلام ہو تم پر ایزدین العالمین پس حضرت زہبی جواب سلام دیا اور فرمایا کہ اے ملک الموت ہمارے  
خاطر سو روح اس مومنہ کی پیر دی اسکو بدن کی طرف فَأَتَتْهَا قَاصِدَةٌ لِّزَيْنَةَ كَرْنًا وَلَزَّازَةً عَلَيْنَا  
بِحَقِّ وَاجِبِ اسْوَلَطِ اے ملک الموت کہ اسنو قصہ زیارت میرا کیا تھا اور نائر کا حق ہم پر واجب ہے  
وَزَيْنَةُ قَدْ سَأَلَتْ رَبِّي اَنْ يُقْبِلَ ثَلَاثِينَ سَنَةً لِقَدْ وَجَّهْنَا إِلَيْهَا اَدْرِمِنْ فَرَحًا سَوَالِ كَيْلَ هِ  
کہ اسوزندہ رکھیں برس ماوہ جانورہ جسکی زیارت کو گئی تھی اوس کا یہ رتبہ جو پیش خدا ملک الموت  
عرض کی کہ بسر و چشم میں حکم آپکا بجالاؤں گا پھر روح میری جسم میں داخل کی اور دیکھا میں نے  
کہ اونہیں بزرگ کو دست مبارک چومو اور روانہ ہوا یہ احوال سنکر وہ مومن ہاتھ اوس کا پکڑ کر مجلس میں  
لَا يَأْفَا نَكَبَتْ عَلَى قَدَمَيْهِ يُقَبِّلُهُمَا جَوْنِينَ اوس عورت فر حضرت کو دیکھا دوڑ کر حضرت کو قدم اقدس  
گر کر چوسو لگی اور کہو لگی هَذَا وَاللَّهِ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ هَذَا الَّذِي أَحْيَانِي اللَّهُ بِبَرَكَتِهِ دَعَايَاهُ  
یہی میری سید اور مولا ہیں قسم خدا کی انہیں کی دعا کی برکت سے خدا فرمجز زندہ کیا بعد اسکو وہ دونوں نماز  
خدمت سے حضرت کی جدانہو حضرت یہ مقام تامل ہوا اور جگہ خال اور اڑاؤ کی ہو کہ جسکو دست اقدس کا  
پانی جواہر ہو گیا افسوس اوسکو پیار میں ظالمون فر پانی سے ترسایا جگہ سے پتھر کی ہو کہ جسکے ہاتھ اور پاؤں  
ملک الموت چومو ہر حریف اون ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور اون سوچو ہو پاؤں میں پیریاں پہنائی جائیں  
اور وہ علی ابن الحسین کہ جسکی ملک الموت اطاعت کرے اوسو ظالم غلاموں کی طرح قید کر دے بجائیں اور  
غلاموں کی طرح ماریں ثَقْلَ عَيْنِ الْبَا قَرَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ سَأَلْتُ إِيَّيْ عَنْ حَلِيِّ بَرِيدِكُمْ لَهُ  
قَالَ يَا بَنِي حَمَلَتْنِي عَلَى الْغَيْرِ لِغَيْرِ وَطَاعٍ وَرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَى عِلْمٍ وَنِسْوَتُنَا خُفِي وَحَوْلُنَا  
الْوَسْخُ چنانچہ منقول ہے جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ اون حضرت فرمایا کہ پوچھا میں نے اپنے  
پر بزرگوار سے احوال راہ شام کا حضرت فرما دیا اے فرزند کیا بیان کروں احوال اوسکا ایفرزند

تو ایک شہر برہنہ پر سوار کیا تھا اور سراقہ میری پیر بزرگوار کا ایک نیزہ پر تھا اور میری پہوپیان  
اور بنین سب شہر ان برہنہ پر سوار ہو کر میری تہین اور گردہا میری نیزہ دار تھی وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ اَحَدِنَا  
عَيْنٌ فُرِجَ رَاسُهُ بِالْخُفِّ حَتَّى دَخَلْنَا فِي دِمَشْقٍ اور اگر کسی کا آنسو اٹکھ سراس مصیبت کو دیکھ کر  
نکلتا تھا تو اس کے سر پر نیزہ مار دیتا تھا اور وہ فریغ کرتا تھا اور روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ جب وہ شہر  
داخل دمشق ہو کر تو ایک شہر برہنہ پر تھی گلوں مبارک میں طوق آہنی تھا کہ اس کو صدیوں پہلے گھڑ  
سے خون جاری تھا اور سو جو ہر پاؤں زمین زنجیریں اور وہ دست حق پرست کہ جس کے فرشتے بوسہ لیتے تھے  
بفخر وہ رسی گلیمیں بندھی ہوئی تھی اور رو کر وہ جناب اپنی مصیبت میں یہ شعر پڑھتی تھی شَعْرًا قَادُ دَلِيلًا  
فِي دِمَشْقٍ كَأَنِّي مِنْ الرَّحْلِ عَبْدٌ عَابَ عَنْهُ نَصِيرُ آہ مجھ اس ذلت سے شہر دمشق میں لاؤ  
جیسے غلام حبش اور زنگبار کو لاؤ ہیں اور غلام ہی غلام کہ جس کا اقام گیا ہو اور کوئی اس کا مددگار نہ ہو  
جَلَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ فِي كُلِّ مَشْرَدٍ وَشَيْخُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرُهُ حَالُ الْكَلْبِ يَهِي جَانِبِي  
لوگ کہ جب بزرگوار میری تو رسول خدا ہیں اور دادا میری امیر المؤمنین علی رضی ہیں فَيَا كَيْتَ أَلَمْ يَلْعَ  
دِمَشْقًا وَلَمْ أَكُنْ بِرَأْيِي بَرِيدًا فِي يَدِ يَاسِينَةَ الْحَكَاشِ کہ مجھ موت آتی اور میں اس شکل سے  
داخل دمشق ہوا کہ میری مجھ اس صورت سے قید سامنے اپنی دیکھتا پس اس شکل سے اس کو بلو لیا جاتا تھا  
تا داخل شہر ہو کر تو ماری خوشی کو نشان کھول ہوئی تھی اور تکبیریں کہتی جاتی تھی کہ ناگاہ ایک ہاتھ کی آواز  
آئی کہ وہ یہ شعر پڑھتا تھا شَعْرًا قَادُ دَلِيلًا يَابْنَ يَبْنَ مُحَمَّدٍ بِمَنْزِلَةٍ يَدِ مَائِمَةٍ تَرْمِيْلًا فَوَا  
ایفوزند و خرسول خدا کہ تیرے سر کو یہ ظالم اس ذلت سے لاؤ ہیں کہ خاک و خونین بہا ہوا ہے وَتَكْبَرُونَ  
رَدَا قُتِلَتْ وَأَمَّا قُتِلُوا إِلَيْكَ التَّكْبِيرُ وَالتَّهْلِيلُ اور اس پر یہ بیدین قتل کر کے تکبیریں کہتی ہیں  
انہوں نے زمین قتل کیا کہ تکبیر اور تہلیل کو قتل کیا وَصَلُوا إِلَى قَصْرِ فِيهِ عَجُوزَةٌ مَلْعُونَةٌ يُقَالُ لَهَا  
أُمُّ هَجَايمَ وَمَعَ كَجَاوَرِهَا بِسَبِّ يَهُوْجَ قَرِيبَ أَيْكَ قَصْرُ كُورَ اوسین  
ایک بڑھیا تھی نام اوس لعینہ کا ام ہجام تھا اور ساتھ اس کو کنیریں اوسکی تہین قتل دات ہیں  
الْحُسَيْنِ عَلَى قَنَاتٍ لِحَوِيلِ وَسَيِّئَتُهُ الْخَضُوعُ بِاللَّحْمِ جب اوس بیجا نے سراقہ کو دیکھا کہ نیزہ

اور ریش اقدس خون سیخضاب کی ہو بولی یہ سر کس کا ہو جو اگر ہو اور یہ بھیجے سر کس کو ہین تھا کو  
 لَمَّا هَذَا رَأَى الْحُسَيْنَ وَهَذِهِ الرَّؤُوسُ رَأَى أَحْمَدِيَةً فَقَرَحَتْ قَرَحًا عَظِيمًا لَوْ كُنَ  
 کہا یہ سر حسین کا ہو اور باقی سر او کو اوصحاب کو ہین یہ سنکو وہ بیجا نہایت خوش ہوئی وَ قَالَتْ لَجَوَارِ لَهَا  
 نَا وَلِنَيَّ حَجَّوَالَا ضَرَبَ بِهِ وَجْهَ الْحُسَيْنِ لَأَنَّ أَبَاكَ قَتَلَ ابْنِي وَ لَعَلِّيْ خُوش ہو کر کثیر و  
 کثیر لگی کہ مجھ کو ایک پتھر اوتھا د کہ وہ بیجا حسین کو منہ پر مارے اور اپنی جیکو شا کرے کہ اس کو باپ نے  
 اوس لعینہ کو باپ کو اور شوہر کو قتل کیا ہو فنا و لَمَّا بَعْضُ الْجَوَارِي حَجَّوَا فَضَرَبَتْ بِهِ وَجْهَ الْحُسَيْنِ  
 فَعَادَدْنَاهُ وَ سَأَلَ عَلَى سَيْبَتِهِ پس ایک کثیر پتھر اوتھا دیا اے اوس بیجا نے ماری عداوت کو  
 رخ انور پر حضرت کو اس زور سے پتھر مارا کہ روی مبارک کو زخمون سے پر خون جاری ہوا اور خون نکل  
 ریش مقدس پر بہنو لگا فلَمَّا نَظَرَتْ إِلَيْهَا أُمُّ كُلثُومٍ وَ بَاقِي النِّسَاءِ وَالْأَلْحَفَالُ وَاللَّهُمَّ يَسِّرْ  
 یا یہ حال جو جناب ام کلثوم اور سب الہرم نے اور لڑکون نے دیکھا کہ حضرت کو منہ پر خون بہتا ہے  
 لَطَمُوا وُجُوْهُهُمْ وَ شَفَقُوا أَجْيُوجَهُمْ سب منہ پر طمانچہ مارنے لگو اور گریبان سب عورتون نے پارہ پارہ  
 کر ڈالو قَالَتْ زَيْنَبُ سَنَ فَعَلَ هَذَا بِوَجْهِ أَخِي وَ تَوَرَّعْتُ عَنْهُ جَنَابُ زَيْنَبُ رُو کر بولیں امی لوگو  
 یہ ظلم میری بہائی میری روشنی چشم کو منہ پر کس کر کیا پس کس کر کہا کہ ایذا خرافہ زہر اتمہاری بہائیکے  
 منہ پر ایک بڑھیا نے پتھر مارا حضرت نے پوچھا کہ نام اوس لعینہ کا کیا ہو کہا لوگوں نے کہ ام ہجام اوس  
 کتہ بن پس اوس وقت دختر علی ابن ابیطالب نے درگاہ قاضی الحاجات میں دعا کی اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ  
 عَلِمَهَا قَصْرُهَا وَ اَحْوَقَهَا بِكَ الدُّنْيَا قَبْلَ نَارِ الْاٰخِرَةِ وَ خداوندائے حسین پر اوس بیجا نے  
 ستم کیا ہو خداوند اگر آدمی سپر اس کو ماکلو اور جلا اس ملعونہ کو آتش دنیا میں قبل آتش جہنم کے  
 فَمَا اسْتَمْتُمْ كَلَامَهَا اِلَّا وَقَدْ هَجَمَ عَلَيْهَا قَصْرُهَا وَ اضْرَبَتْ فِيْهَا النَّارُ فَمَا تَوَّأ وَ اَحْوَقُوا  
 فِيْ سَاعَتِهِمْ ابھی کلام جناب زینب تمام نہوا تھا کہ وہ مکان او سپر گرا اور قدرت خدا سوسین  
 آگ لگ اوتھی وہ اور جو اوس کو گرد و پیش تو سب مگنوا اور جل گنوا داخل جہنم ہوئی پس جناب زینب  
 شکر خدا بجا لائیں اور پھر اپنی بہائیکے جو روی مبارک پر خیال کیا اور انکی مصیبتوں کو یاد کیا بہت تضرع

روین ناگاہ وہ فافلہ دروازہ پر تھک پہنچا قال الراوی کنت ذات یوم فی مجلس یزید ابن معاویہ اذ سمعت صیحات و زعقات راوی کہتا ہو کہ مجلس میں میں بیٹا تھا کہ ناگاہ آواز شہنشاہ و فوفہ کی میری کانین آئی کہ دل میرا ہلکا اور آنسو میری جاری ہو کر آیت عشرین نسوا کسبی اللہ و التوریک قد عیوت وجوههن بین اثر الشمس والحی وخذ وذهبت من اثر اللطم اللطم تسبیل پس دیکھا میں نے کہ میں عورتوں کو بے مثل بندیاں ترک دروم کو اسکی مجلس میں لایا کہ منہ و کمر حرارت آفتاب سے شغیر ہو گئی تھی اور رخسار اون کو طاپنچون سے نیل تھی اور آنسو منہ پر جاری تھی اس طرح زینخت یزید و نہیں کہ کیا پس ایک ایک کا وہ شقی نام بتاؤ تو کہ ناگاہ نظر یزید کی سکینہ پر پڑی پڑی یہ لڑکی کون ہے فقالت له ویک یا یزید انا من لا یخفی حبہ ولا یجمل نسبه جناب سکینہ کما وای ہو تمہارا یزید میرا حسب و نسب کسی پر چہا ہو میں ہوں بیٹی اوس حسین کی جسے تیری فوج تین دن کا پیاسا مثل کو سفند قربانی فوج کیا یزید نے کہا ای سکینہ باپ نے تیرے حق کو بھلا دیا اور نزع کی میری سلطنت میں فقالت له ویک یا یزید انفرج قتل ابی سکینہ رو کو بولین وای ہو تمہارا یزید میری بابا کو قتل سے خوش ہوتا ہو قال فجاءه رجلاً یقال له دھیر فقال ایہا الایم یوہب لی هذه الموءۃ و اشاد الی ام کلثوم اخیت الحسین راوی کہتا ہو کہ آیا ایک شخص مجلس یزید میں تھا اور یزید سے دست بستہ ہو کر بولا ای امیران قیدیوں میں سے ایک لونڈی میری خدمت کو لے دو اور اشارہ کیا جناب ام کلثوم کی طرف کہ اسی میری کنیز کی لیو دو اور ہاتھ بڑھایا خواہر امام کی طرف اور چاہا کہ چادر سے سر لے لو پس جناب ام کلثوم اسکی پیڑا دبی دیکھ کر بولین قطع اللہ یدک یا عدو اللہ خدا تیری ہاتھ لگاؤ اید شمن خدا کہ تو مجھ کو کنیز بنائیگا زہیر کو گمان تھا کہ یہ عورتیں ترک دروم سے قید ہو کر آئیں ہیں پس جناب امام زین العابدین کو تاب نہ رہی اور رو کر بولی یا دھیرو ہذا یدت یدت رسول اللہ ای زہیر جسے تو لونڈی بنائیکو ماگلتا ہے یہ بیٹی فاطمہ زہرا دختر رسول خدا کی ہے اور یہ سب عورتیں جو اس حال سے کھڑی ہیں یہ سب بیٹیاں رسول خدا کی ہیں اور میں بیٹا ہوں فرزند دختر رسول خدا کا زہیر یہ سنکر روتا ہوا باہر گیا اور دھنا ہاتھ کاٹ کر بائیں ہاتھ میں لیکر پیش جناب ام کلثوم آیا

اور رور و کر عرض کرے گا کہ برای خدا ای و قدر رسول خدا مجھ بخشو کہ میں تمہیں نہ پہچانا تھا یہ عرض کر کے  
 باہر نکل گیا پھر اوس کیسے زند کیا روایت شصت و ششم کہ اہت جناب فاطمہ تولد جناب امام حسین سے  
 اور پونچھا اہل حم کا پٹا پڑا اور احوال میرا قد سچ جانور کو گلاب پہن کر کا اور اختلاف سحر  
 و فن ہونیکا خاتمہ سحر کو بہشت میں جانور پر زوی ابن بابویہ عن الصادق اِنَّہُ قَالَ کہ روایت کی  
 ابن بابویہ نے جناب صادق سے کہ او حضرت نے فرمایا اِنَّ جَبْرِئِلَ نَزَلَ اِلَی النَّبِیِّ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ یَقْرَئُكَ  
 السَّلَامَ وَ یُبَشِّرُکَ بِمَوْلُوْدٍ یُّوَلِّدُ مِنْ اَبْنَتِکَ فَاطِمَۃً کہ ایک دن جبریل جانب حلیل سے جناب سالام کہ خبر میں  
 حاضر ہوا اور عرض کیا کہ رسول اللہ خداوند عالم فرماتے ہیں کہ بعد بشارت دینی تمہیں ایک فرزند کی تمہاری خرنیکا خرنیکا  
 کہ بیان پیدا ہوگا وَ یَقْلَعُ اَمْتُکَ مِنْ بَعْدِکَ اور بعد بشارت کو یہ نبی یا ہو کہ اوس فرمے کہ بعد تمہاری بشارت کی تمہاری بشارت  
 جَبْرِئِلُ قُلْ لَوْ نِیْ اِلَیْہَا حَاجَۃً لَّیْ فِیْ مَوْلُوْدٍ یُّوَلِّدُ مِنْ فَاطِمَۃً وَ یَقْلَعُ اَمْتُکَ مِنْ بَعْدِیْ حضرت نے فرمایا عرض کر کے  
 خداوند عالم سے مجھ حاجت نہیں ایسے فرزند کی کہ فاطمہ کہ بیان پیدا ہو اور اوس سے میری امت قتل  
 کرے بعد میری پس گویا جبریل اور ایک آن میں پھر آیا وَ قَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ اٰتَ  
 رَبَّکَ یَقْرَئُکَ السَّلَامَ وَ یُبَشِّرُکَ اَنَّہُ جَاعِلٌ فِیْ ذُرِّیَّتِکَ الْاِمَامَۃَ وَ الْوَصَاۃَ اور عرض کی  
 جبریل نے کہ ای رسول خدا پروردگار عالم بعد سلام کر یہ بشارت دیتا ہو کہ گردانی کا ذریت حسین  
 امامت اور وصیت کو فَقَالَ النَّبِیُّ رَضِیْتُ بِذٰلِکَ حضرت نے فرمایا میں راضی ہوں رضی خیر  
 پھر کہلا بھیجا جناب سیدہ سے کہ ای فاطمہ تمہاری کہ بیان ایک فرزند پیدا ہوگا اور اوس سے میری امت  
 قتل کرے گی بعد میری فجوعت فاطمہ وَاَرْسَلَتْ اِلَیْہِہٖ قَوْلَ لَا حَاجَۃَ لِّیْ فِیْ مَوْلُوْدٍ یُّوَلِّدُ  
 مِنْنِیْ وَ یَقْلَعُ اَمْتُکَ مِنْ بَعْدِکَ کا جناب سیدہ یہ سن کر بہت روئیں اور کہلا بھیجا کہ ای پروردگار  
 مجھے حاجت ایسے فرزند کی نہیں ہو کہ میری کہ بیان پیدا ہو اور تمہاری امت اوس قتل کرے پس رسول خدا  
 کہلا بھیجا اِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ فِیْ ذُرِّیَّتِکَ اِمَامَۃً اِیْ فاطمہ خدا سے میرے فرزند کی اولاد میں امامت قرار دے گا  
 جب یہ سنا جناب فاطمہ نے تو عرض کرے بھیجا کہ اگر میرے فرزند کا یہ رتبہ ہوگا تو میں ہی راضی ہوں پس  
 یہی مراد ہو فَحَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کَوْھَا وَ وَضَعَتْہَا کَوْھَا سے یعنی حاملہ ہوئیں جناب فاطمہ ساتھ کہ اہت کر

اور پیدا ہوئی جناب امام حسین ساتھ کراہت کر مگر جناب فاطمہؑ کہ وہ جانتی تھیں کہ فرزند میرا شہید  
کیا جائیگا اس سے جناب شیدہ کو ولادت جناب امام حسین کا سرور ہوا و حمله و فصا لہ ثلثون  
شہرا حتی اذا بلغ أشده وبلغ أربعین سنة اور مدت حمل اور دودہ چھڑا نیکی امام حسین کے  
تیس مہینے اور جب بلوغ کو پہنچا اور سن شریف چالیس برس کا ہوا قال رب اوزعنی ان اشکر  
نعمتک الّتی انعمت علیّ وعلیّ والہدیّ وان اعمل صالحا ترضاه واصلح لی بعض ذریّتی  
او سوقت جناب امام حسینؑ فر دعا کی کہ بار خدا یا توفیق دی مجھ کو شکر کروں تیری نعمتوں کا کہ تو فر بھیج  
عطا کی بہن اور میری والدین کو عنایت کی بہن اور توفیق دی مجھ کو عمل صالح کی کہ تو راضی ہو اور اصلاح  
حال کر میری بعض فریت کا قلو کہ آتھ قال اصح لی فی بعض ذریّتی لکانت ذریّۃ کلہم  
ایمۃ بعد از ان جناب صادق علیہ السلام فرمایا کہ امام حسین اگر بعض فریات کا نام نہ لیتو تو تمام  
اولاد اس جناب کی امام ہوتی پس یہ آیت نازل ہوئی شان امام حسین میں و فی الائمۃ الّتی عنی  
حزۃ الثمّانی عن زید بن علی عن ابيہ علی ابن الحسین کتاب مالی میں ابی حمزہ ثمالی سے روایت  
زید بن علی سے اور انہوں نے فرمایا زید بن رگر اور علی ابن الحسین سے روایت کی ہے قال لکانت فاطمہ  
الحسن قالت لعلی شہداء فقال ما کنت اسبق بسمیۃ رسول اللہ فرمایا جناب امام زین العابدین  
کہ جب جناب امام حسن پیدا ہوئے جناب فاطمہؑ نے جناب امیر کو کہا کہ اس فرزند کا کچھ نام رکھو حضرت نے  
فرمایا کہ نہ سبقت کرو لگائے میں اس کو نام رکھوں میں رسول خدا پر تجاء رسول اللہ فاخرج الیہ فی خرقۃ  
صفوۃ پس تشریف لای رسول خدا تو جناب امام حسن کو زرد کپڑے میں لپیٹ کر لای رسول خدا کو پاس  
حضرت نے فرمایا آیا میں نے منع نہیں کیا تمہیں کہ زرد کپڑے میں نہ لپیٹا میری فرزند کو یہ فرما کر اس کپڑے کو  
دور کیا اور سفید کپڑے میں لیا پھر جناب امیر سے پوچھا علی کچھ نام رکھا اس کا جناب امیر نے عرض کی  
کہ میں سبقت نہ کر سکا آپ پر اس کو نام رکھیں جناب رسول خدا نے فرمایا ارشاد کیا کہ میں ہی سبقت نہیں کر سکا  
اس کو نام رکھوں میں خداوند عالم پر قاضی اللہ الی جبرئیل آتھ قلہ ولد لکم ابن فاطمہ کا قلو  
السلام وھنئۃ او سوقت وحی کی خداوند عالم نے جبرئیل کی طرف کہ امیر جبرئیل پیدا ہوا ہے محمد

سیدھا کہتے ہیں کہ یہ واقعہ ہوا میرے پاس سے  
نقل ہے  
یاقول اسکا  
تقدیر ہے  
اشباح الکتب  
براصل خود فرست  
مندیں قوتی  
وہم برحقہ ۱۲

صلی اللہ علیہ وآلہ کیمان فرزند جلد نازل ہوا ہوا ریطہ سے بعد سلام مبارکباد دیا اور کہا اُن سَإِ  
 عَلِيًّا سَيُنْزِلُهُ هَارُونَ مِنْ مُوسَى فَتَمَّ بِرَسْمِ بْنِ هَارُونَ اے رسول خدا علی  
 سے وابستہ و خوشی میں بہتر ہارون کی ہوسنی تو ہیں نام اسکا پسر بزرگ ہارون کار کو پیش نیل  
 آؤ اور حکم ہو نچایا پوچھا حضرت فکہ نام پسر ہارون کا کیا تھا کہا جبرئیل فرشتہ قال لیسافی  
 عَرَبِيٌّ قَالَ سَيَمُوتُ الْحَسَنُ فَتَمَّ الْحَسَنُ فَرَّيَا رَسُولَ خُذَا زَاوَاخِي جَبْرِيْلُ زَبَانَ مِيرِ عَرَبِيٍّ  
 جبرئیل نے کہا نام رکھو انکا حسن پس نام رکھا حسن فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَى جَبْرِيْلَ  
 اِنَّكَ قَدْ وُلِدَ لِحَكِيْمٍ ابْنٍ فَاهْبِطْ اِلَيْهِ فَخَبِّرْهُ پس جب جناب نام حسین پیدا ہوا ہوسلم ہوا جبرئیل کو  
 کہ ہمارے رسول کیمان دوسرا فرزند پیدا ہوا ہوا اور بعد سلام کر ہا ریطہ سے مبارکباد دینا اور کہہ  
 علی سے بہتر ہارون کی ہوسنی تو نام اس فرزند کا پسر کو چک ہارون کار کو پس نازل ہوا جبرئیل  
 اور تبلیغ رسالت کی قَالَ وَمَا اَسْمُهُ قَالَ سَيَمُوتُ فَخَبِّرْهُ حضرت نے پوچھا کیا نام تھا پسر کو چک ہارون کا  
 کہا جبرئیل نے تبسیر قال لیسافی عَرَبِيٌّ قَالَ سَيَمُوتُ الْحُسَيْنُ فَتَمَّ الْحُسَيْنُ فَرَّيَا رَسُولَ خُذَا زَاوَاخِي جَبْرِيْلُ زَبَانَ مِيرِ عَرَبِيٍّ  
 اے اخی جبرئیل زبان میری عربی ہے جبرئیل بولا نام رکھو اس فرزند کا حسین پس نام رکھا حسین  
 پھر تو گروہ ملائک واسطے مبارکباد دیا تو اور حکم ہوا تھا رضوان کعبہ بشت کو آراستہ کر دو اور  
 فرشتے صفین باندہ کو تسبیح و تقدیس کریں اور حورین آپ کو آراستہ کریں اور آپس میں معانقہ کریں  
 کہ آج بڑا روز بزرگ ہے کہ آج حسین فرزند رسول الثقلین فاطمہ کیمان پیدا ہوا ہوسلم مقام غور ہے اور  
 جگہ خاک اورانی کی ہے کہ ایک روز حسین کو پیدا ہونے کی یہ خوشی تھی ایک دن وہی حسین خاک گرم  
 کر بلا پر پڑا تھا مجھو ذَا لَوَّاسٍ عَنِ الثَّقَاتِ خُتُوْكَ اِلْحَامًا وَاِلْوَدًا اس شکل سے کہ سر اقدس تو پس  
 گردن سے کانگیا تھا اور عمامہ و چادر تک ظالم لوٹ لگے تھے اَوَّلُ الْغُسْلِ مِنْ دَمِهِ وَالْكَفُّ الْوَسْلُ  
 السَّلَامُ اِلَيْهِ غَسَلَ كَرَعُضٍ مِنْ تَوَخُونٍ مِنْ نَمَائِمْ تَوَارِكُنْ كَرَعُضٍ مِنْ خَالِ صَحْرَاكِ پڑی تھی  
 وَخَوَاهُ اصْحَابُهُ وَاَقْرَبَاءُهُ مَجْزُوْزُونَ كَالْاَضْحَاخِ عَلَيَّ الرَّسَالِ اور گرداوس جناب کو صحابہ  
 اور عزیزاوس جناب کو مثل گو سفندان قربانی کو پڑے تھے وَاَسَدُهُ مَرْفُوعٌ عَلَيَّ فَنَابَتْ سَيْبَتُهُ



مُحَصَّنَةً بِاللَّيْمِ سِرَاقِدِس تَوَجَّهَ بِهَا كَيْفَ نَزِيْرٍ يَرِىْ رَيشِ مَبَارَكِ خُونِ سِرِ خُصْبَابِ تَهِيْ اَوْر اِيَكِ ظَلَمِ  
اَوْنِ لَعِيْنُو كَا يَه تَهَا كِه جَوْرَاهِ مِيْنِ بُو چِهْتَا تَهَا لِيْ هَذَا لَوَا سِيْ يَعْزِيْه سِرْ كَسْ كَا هُو كِه جِسْمِ اسْ طَرَحِ  
سِرِ خُوشِيْ خُوشِيْ لِيُو جَا تُو هُو تُو مَارِ عِدَاوَتِ كِر حُسَيْنِ نَه كَثِيْر تَهِيْ بَلْ قَالُوْا اَخْرِجْ عَلٰى الْاَمِيْدِ خَارِجِيْ  
فَحَا رَبَّنَا وَهَذَا اَرَا سُبُهْ بَلْ كِه وَه لَعِيْنِ اَوْسِ شَخْصِ كُو كِه جِسْ كَا نَامِ خُدَا فِز حُسَيْنِ رَكْمَا تَهَا خَارِجِيْ  
بِتَاو تَهِيْ اَوْر كَثِيْر تَهِيْ كِه خُرُوْجِ كِيَا تَهَا هَارِيْ اَمِيْر يَر اِيَكِ خَارِجِيْ فِز هِمِ اَوْسِ سِرِ لُزْ كِيَه سِرَاوْ كَا لَا مِيْنِ  
كِيَا بِيَانِ هُو كِه كِيَا ظَلَمِ وَ سَتَمِ اَوْسِ سِرَاقِدِسِ يَر كُوْ اَوْنِ مَلْعُوْنُوْنِ فِز اَوْر كِيَا كِيَا سَجَزَاتِ اَوْسِ سِرَاوْ سِيْ  
وَكِيُوْ مَكْرَازِنَه اَوْ ظَلَمِ سِرَاوْ اَوْر اَكْثَرِ نَمْرُوْنِ مِيْنِ لُوْ كُوْنِ فِز جَنَابِ رَسُوْلِ خُدَا كُوْ اَوْر عَلِيْ مَرْضِيْ اَوْر فَاطِمَةُ كُوْ  
سِرَاقِدِسِ يَرَا كُوْ رُوْزِ هُوْ دِيْ كِيَا اَوْر رَحْمِ كِيَا اَوْر يَه اَوْلِ سِر تَهَا اَهْلِ اِسْلَامِ مِيْنِ كِه نِيْزِيْ يَر چِهْر يَا كِيَا اَوْر  
وَه سِرَاقِدِسِ اَوْسِ حَالِ مِيْنِ هِيْ تَلَاوَتِ قُرْآنِ مِيْنِ مَصْرُوفِ تَهَا زِيْدِ اَبْنِ اَرْقَمِ كَثِيْر مِيْنِ كِه مِيْنِ اِيْنُوْ غَمِيْنِ  
بِيْشَا تَهَا كِه نَا كَاهِ سِرَاقِدِسِ اِمَامِ حُسَيْنِ نِيْزِه يَر قَرِيْبِ سِرِ مِيْرُوْ كَا كِه حَجْرَه سِيْر اَرْوَشِنِ هُوْ كِيَا تُو سَنَاسِيْنِ  
كِه وَه سِرَاقِدِسِ بِيْدِيْه يَر تَهَا تَهَا اَمَّ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكُفْرِ وَالْوَقِيْمِ كَا لَوَا مِيْنِ اِيَا تِيْ نَا  
عَجَبًا اِيَا كِمَانِ كِيَا تُوْزِ كِه اَصْحَابِ كَفَرِ وَرَقِيْمِ تَهِيْ اَيَاتِ هَارِيْ سَجِيْبِ فَقَقْتُ شَعْرِيْ عَلٰى وَتَا دِيْتِ  
يَا بَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قِصَّتْكَ اَعْجَبْتُ سِرِ يَر اِلْ بَدِيْهِيْ كَثِيْر هُوْ كُوْ اَوْر مِيْنِ پَكَارَا اِيْ فِرْزَنْدِ رَسُوْلِ خُدَا  
قِصَّةِ تَهَا رَا عَجِيْبِ تَرُوْ قِصَّةِ اَصْحَابِ كَفَرِ وَرَقِيْمِ سِيْه كِيْ كُوْ مِيْنِ جَالِ حَضْرَتِ يَر بِيْتِ رُوْ يَا اَوْر مَسْنَه يَر  
اِيْنُوْ طَا نِيْجُوْ مَارِيْ قَالْ ثُمَّ عَلَّقَ لَوَا سِيْ الشَّرِيْفِ عَلٰى شَجَرِيْ فِي الْكُوْفَةِ وَهُوَ يَقُوْءُ رَاوِيْ كَسَا هُو كِه  
يَهْرَجِبِ سَبْ مَحَلَاتِ كُوْفَه مِيْنِ يَهْرَا چُوْ تُو سِرَاقِدِسِ كُوْ اِيَكِ دَر خْتِ مِيْنِ اَكَا يَا جِبِ يَه ظَلَمِ كِيَا تُوْ اَوْسِ سِرَاوْ فِز  
يَه آيَتْ يَرِيْ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنِّيْ سَنَقْلِبُ بِنَقْلِيْوْنِ يَعْنِيْ قَرِيْبِ هُو كِه جَانِيْ كُوْ يَه ظَلَمِ كُوْ اَوْر  
اَوْنِ كِيَا مَانِ هُو تِيْ هُوْ فَاجْتَمَعَتِ الطُّيُوْرُ حَوْلَه وَهُمْ يَبْكُوْنَ وَيَقُوْوْنَ پَسِ گِرْدَاوْسِ سِرَاوْ سِرَاوْ  
جَمْعِ هُوْ دِه رُوْزِ تَهِيْ اَوْر رُوْزِ كُوْ يَه كَثِيْر تَهِيْ وَبَلْ لَا مَسَّةَ قَتَلُوْا اَبْنِ بِنْتِ بَنِيْجِمِ عَذَابِ هُوْ اَوْنِ  
ظَالَمُوْنِ يَر خِيُوْنِ فِز قَتْلِ كِيَا اِيْنُوْ يَغِيْبِ كُوْ فِرْزَنْدِ كُوْ جِبِ هِيْ وَه لَعِيْنِ مَسْنَه نَهِيْ اَوْ سِيْ طَرَحِ سِرَاوْ  
سِرَاوْ نِيْزِ يَر چُرْ يَا كُوْ رَا هِيْ شَهْرِ شَامِ هُوْ اَوْر حَكْمِ كِيَا اَبْنِ زِيَادِ فُوْ كِه اَنِسِيْنِ رَا هِ غِيْر شَهْرِ لِيْجَانَا اَوْر اَبْطَحَا

بہت ترسانا اور پائسو سوار ہوا کی وہ شقی البیت عصمت کو مثل لونڈی اور غلاموں کو ذلت  
 بخواری کی لہو جاتی تھی اور پانی اور کھانسی ترسا تو قبلی الاطفال فی مجوراً تمھارے  
 و یقولون العطش العطش پس مار پیاس کر کر کر مارو گئی گو دین روڑ تو اور العطش العطش  
 روڑ تو اور سوت بہار منت وہ بیرجم اتنا پانی دیتو تو کہ پیاس بھی نہ بھرتی تھی حتی عبثاً علی  
 جبل فیہ معدن الوصا صفاقم حکیمہ سبا کیا الحسین و کانت زوجۃ الحسین  
 حاکمۃ اس حال پریشان سے وہ گندرو ایک پھاڑ پر کہ وہاں کان فلحی کی تھی اور اکثر سوداگر  
 وہاں سے نفع مند ہوتے تھے راوی کہتا ہے کہ قیدیوں میں ایک زوجہ جناب امام حسین کی محل  
 نہیں جب پیاس فرسہوں پر غلبہ کیا تو اون غریبوں کو وہاں کو رہنے والوں سے پانی مانگا اور کہا کہ  
 ہم آل رسول ہیں اور پیاس سے مر رہیں یہیں توڑا پانی دواؤں بیدینوں فرمایا اور اہل بیت حسین  
 مار پیاس کو ترپتے تھے بیان تک کہ وہ بی بی امام مظلوم کی ترپتے ترپتے بیہوش ہو گئی اور لٹو لگی اور گروڑ  
 صدموں سے وہ فرزند جو شکم میں تھامید ہوا اس صدمہ سے اہل بیت بہت غمگین ہوئے پس اوس  
 روز سے قلعی وہاں سے غائب ہو گئی خرضن اسپر ہی وہ لعین متنبہ نہ ہوئے اور رحم نکھایا اور سراقہ سے  
 دلوں اوسے بڑا دبی سے لپکا اور راہ میں عجائب سراقہ سے دیکھتے جاتے تو تاکہ داخل شام ہو  
 جب اس اقدس کو آنیکی خبر یزید لعین فرسہ نہایت خوش ہوا اور حکم دیا کہ تمام ستانان جشن مہیا ہو  
 پس سب مکان آراستہ ہوا اور کرسیاں طلائی اور نقری جانب میں دیوار رکھیں گئیں اور ان  
 شراب خواری بھی مہیا ہوا اور انواع و اقسام کی چیزیں حاضر تھیں چنانچہ منقول ہے کہ ایک جانور  
 کو ملا زمان یزید فرسکھایا تاکہ روز جشن اوسے بھی سامنے تخت کو حاضر کر دے تو اور ایک طشت میں  
 گلاب اور ایک طشت میں مشک وغیرہ رکھتے تھے جب یزید آواز دیتا تھا تو وہ جانور اپنے مقام سے  
 اڑ کر گلاب میں غوطہ مار کر مشک وغیرہ میں لٹکتا تھا پھر آواز دیتا تھا تو وہ جانور سر یزید پر آکر لٹکتا  
 اور گلاب و مشک چہرے کرتا تھا تو وہ لعین کہتا تھا کہ دیکھو میں ایسا امام ہوں کہ جانور تک میری عطا  
 کر رہے ہیں پس معمول سے اوس جانور کو بھی اوس جشن میں لایا کہ جو سر امام حسین کو آنیکی خوشی میں ہوا

اس غامض صحنہ  
 حاکم نے اس صحنہ میں  
 اس صحنہ میں  
 اس صحنہ میں  
 اس صحنہ میں

اور لاگو سانسو کٹ رہی ہو کہ ناگاہ شمر لعین سراقس کو لیکر آیا اور بزرگ کو وہ سر نذر دیکر کہنے لگا شعر  
 اَمْلَأَ رِجَاكُمُ فِضَّةً وَذَهَابًا قَتَلْتُ خَيْرَ الْخَلْقِ اَمَّا وَابَا بَرْدًا عَزِيدًا مِيرُو سَابِ وَشَرَّكُمْ  
 نقرہ و طلا سو کہ قتل کیا ہو اوس شقی فر اوس شخص کو جو بہترین خلق تھامان اور باپ کی طرف سے شعر  
 طَعْنَتْهُ بِالرُّمْحِ حَتَّى اَقْلَبَتْهُ وَصَرَّيْتُهُ بِالسَّيْفِ كَانَتْ عَجَسًا اَيْسَانِيَةً رَامِيَةً سَيْنَةً حَسِيْنَةً  
 کہ منہ کو بھل اولٹ دیا اور ایسی تلوار ماری حسین کو کہ سب نے تعجب کیا بزرگ نہایت شاد ہوا اور  
 سراقس کو طشت طلا میں رکھوا کر زیر تخت رکھوا دیا اور ہاتھ میں اوسکی ایک چھری تھی اوسکی لب  
 و دندان پر حضرت کو رکھتا تھا اور کہتا تھا کیا خوب تیرے لب و دندان تھو اوس حسین ابو بزرگہ اسلمی نے  
 کہا اوتھا اس چوب کو دندان حسین سے قسم ہو خدا کی دیکھا ہو میں نے رسول خدا کو کہ انہیں لب و دندان کو  
 حضرت شل بیٹی چیر کر چوستی تھی چسپو چھری مارتا ہو بزرگ غصہ ہوا اور ابو بزرگہ کو مجلس سے نکلوا دیا پہر ہی  
 شوکت و شان حصار مجلس کو کہ کیا نیکی ہو اوس جانور کو آواز دی پس اوڑا وہ جانور اور اگر کلاب  
 میں غوطہ مار کو مشک و عنبر میں لونا فصاح يَرْيَا عِلْمَ شَوْكَ هُوَ مَكْلَمٌ پس بزرگ نے پھر آواز دی  
 پر وہ جانور اچھو مقام سے نہ ہلائے فصاح تَايَا فَاَلَمْ يَكُنْ اِلَيْهِ يَرْوِدُ سِرِّي آواز دی بزرگ نے پھر بھی  
 وہ جانور اوسکی طرف نہ آیا فصاح تَايَا لَهَا كَرَوْجًا قَدِ اِلَى دَايَسِ الْمُسَيِّنِ وَ دَا رَحُولَهُ  
 وَ دَفُوفَ وَ صَدَبَ عَلَيْهِ سَا فِي اَحْيَتِهِ پس جب تیسری بار بزرگ نے آواز دی تو وہ جانور اڑا  
 اور اوس لعین کی طرف گیا بلکہ آیا سراقس جناب امام حسین کی طرف اور گرد اوس سرخون آلودہ کہ  
 پہر تھا اور روتا تھا اور کلاب و مشک کو پہر کتا تھا حَتَّى وَقَعَ عَلَيْهِ اَخْرِيَابُ هُوَ كَرَاهِي  
 گر پڑا سراقس پراور پراور کو دیوار پر بیٹھا اور نوحہ و شیون کرتا تھا پہر صحر ا کو روتا ہوا چلا گیا یہ کرات  
 حضرت کی دیکھ کر تمام حصار مجلس حیران ہوا کہ کتنی ہو کیا یہ شخص بزرگ ہو کہ جانور پر ہی اسکی بزرگی  
 ثابت ہو پس بزرگ عیا بولا ایہا الناس دیکھا تم نے سحر نبی ہاشم کا کہ جانور تکلم سحر میں مبتلا ہیں اوس وقت  
 جناب زینب کو تاپ نہ ہی میتاب ہو کر بولیں ای بزرگ سحر نہیں ہو بلکہ یہ حقیقت ہو فرزند رسول خدا  
 کہ جانور نیز بان تک اوسکی مصیبت میں روتی ہیں اور یہ کیا مصیبت میں روتی ہیں بلکہ روتی ہیں

اوسکی مصیبت میں زمین و آسمان اور دریا راوی کہتا ہے کہ یہ سنگی زید لعین فرما کر عداوت کو  
 حکم کیا کہ اس سر کو دروازہ مسجد دمشق پر لٹکا دو وخلق علی باب مسجد دمشق پس حکم سواوسکو  
 وہ سر اقدس دروازہ مسجد دمشق پر لٹکا دیا گیا جہاں پانچویں وقت کی نماز ہوتی تھی اور اذان ہوتی تھی  
 حضرت نبائی کہ وہ سچا کس منہ سے اٹھدا ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہوئے  
 حال انگہ سروں کو فرزند کا اوسی مسجد کو دروازی پر لٹکاتا تھا پس ایک اون حضرت کی یہ مصیبت  
 کہ اوس سر اقدس کا حال مفصل معلوم ہوا کہ وہ کہاں دفن ہوا چنانچہ ایک روایت میں ہے  
 کہ جب بادشاہت عباسیہ کو ہوئی تو منصور فرزند زید بن ابیظرف سرخ پایا غلام کو کہا اسے  
 حفاظت سو رکھ کہ یہ گنج ہو گنجماوی بنی امیہ سے جب اوس وقت فرصت ہو لا تو دیکھا اوسین سر  
 مبارک امام حسینؑ ہوا اور اثر خضاب نمایاں تھا پس اوس کپڑے میں لپیٹ کر قریب دروازہ قراہ  
 متصل تیسری برج کو دفن کیا اور ایک روایت میں ہے کہ سلیمان بن عبد الملک فر اوس سر کو  
 طلب کیا خزانہ سو تو دیکھا کہ استخوان سفید رہ گیا ہوا اوس خوشبو کر کو دفن کیا اور ایک روایت میں  
 کہ اوس کسینہ لیجا کر مصر میں دفن کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اوس زید بن مدینہ میں بیجا اور وہ قریب  
 قبر جناب فاطمہ کو دفن ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ پیار کر بلا ذکر بلا میں مکتون اقدس سے ملا کر  
 دفن کیا اور ایک روایت میں ہے کہ اوس رسول خدا بہشت میں شام سے لیگئے چنانچہ روایت کی  
 ایک لعین فر اون المغنونی سے کہ جو موکل سر اقدس کو تو شام میں کہ زید فر سر اقدس کو ایک چین  
 رکھوایا جو مقابل اوس برج کو تھا کہ جبین وہ شقی شراب پیتا تھا وہ شقی کہتا ہے کہ چالیس لعین  
 اوپر مقرر تھے نگہبانی کو لیو میری نظر میں جو سر کو رکھتا تھا مجھو بندہ آئی جب شب تاریک ہوئی تو ستاؤ  
 کہ کوئی پکارتا ہے اوی آدم اموشی اور اموشی آوے تینوں بزرگوار آئے باگروہ ملاکہ پھر آواز آئی کہ محمد  
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب رسول خدا رو تو ہوئی تشریف لائے ثم رات الیٰ دحل  
 القبة و اخذ الرائی منھا پھر رسول خدا رو تو ہوئی اوس برج میں گئے اور انہی فرزند کو سر کو اوس  
 سینہ سے لگایا اور میٹھاری کرتی ہوئی حضرت آدمؑ پاس لائے اور کہا کہ اسی حضرت آدمؑ دیکھا آپ نے

کہ میری امت فرزند حسینؑ کی کیا کیا ہیں حضرت جبریلؑ حضرت کور و فرس و غمناک ہو کر عرض  
 کر فرماؤ اور رسول خدا میں صاحب زلزله ہوں اگر حکم کرو تو میں زمین کو ہلا دوں کہ یہ سب لعین اصل  
 جہنم ہوں حضرت فرمایا مجھ پر یہ منظور نہیں ہو بلکہ اس خون ناحق کا انتقام خسر پر رکھنا میں نے بہر  
 جبریلؑ کو کہا کہ اگر حکم ہو تو ان چالیس کا فرو کو تو جہنم کو بھیجیے حضرت راضی ہوئے پھر جبریلؑ  
 جسکے منہ پر پھونکتی تھی وہ جہنم داخل ہوا تھا جب نوبت میری پہنچی تو میں فریاد کی کہ اللہ یا رسول  
 حضرت فرمایا چور دو اسو خدا سے نہ بخشو اور سر اقدس اپنے فرزند کا لیکر جنت کو تشریف لیگئے اور سند  
 وہ سر معلوم نہوار وایت شصت و ہفتہ فضائل جناب امیر و حال و دفن ریح ششی  
 پھر قید اہل حرم اور خواب ہند اور آنا جناب شیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا کا قیامت  
 میں رو بروئے خدا عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
 لعلیٰ علیہ السلام ابن عباس سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر المومنین علیؑ بن  
 ابیطالب سے فرمایا یا علیؑ ان شیعتک ہم الفارزون یوم القیامۃ اے علیؑ تیرے شیعہ روز قیامت  
 رستگار ہیں مگر اہانت و ایذا انہم فقد اهانک ومن اهانک فقد اهاننی ومن  
 اهاننی اذخلہ اللہ نار جہنم خالد ایتھا و بیس المصیوریں اعلیٰ جس شخص نے اہانت کی ایک  
 شیعہ کی تمہاری شیعوں سے اور اعلیٰ تمہاری اہانت کی اور جس نے تمہاری اہانت کی اوس نے میری  
 اہانت کی اور مجھ کو ذلیل جانا اور جس نے میری اہانت کی اوس کو داخل کر گیا خدا تعالیٰ آتش جہنم میں  
 کہ ہمیشہ رہے گا وہ اوس میں اور میری ہو وہ باز گشت یا علیؑ انت بیٹی و انا منک و دوحک میں  
 دوحی و حبیبک میں و شیعک خلقوا میں فضل حبیبک اے علیؑ تم مجھ سے ہو اور میں  
 تم سے ہوں روح تمہاری میری روح سے ہو اور طینت تمہاری میری طینت سے ہو اور شیعہ تمہارے  
 خلق سے ہیں اوس طینت سے جو پہنچ رہی تھی ہماری طینت سے مگر انہم فقد احببنا و من  
 البعضم فقد ابغضنا و من عادا ہم فقد عادنا و من و دہم فقد و دنا پس اے علیؑ  
 جس نے دوست رکھا تمہاری شیعوں کو اوس نے دوست رکھا ہمیں اور جس نے غضب ناک کیا انہیں اوس نے

غضب ناک کیا ہیں اور جس نے خداوت کی تمہاری شیعوں سے اس نے خداوت کی ہمت اور جس نے  
 محبت کی اور اس نے محبت کی ہم سے کیا علیؑ اَنْ شَيْعَتِكَ تَنْفُورُ لَهُمْ عَلَى مَا كَانَتْ فِيهِمْ  
 مِنْ ذُنُوبٍ وَخُيُوبٍ اِی علیؑ شیعہ تمہاری بخشے جائیں گے جس عالم ہوں گے گناہوں سے اور عیبوں  
 سے علیؑ اَنَا الشَّيْعُ لِشَيْعَتِكَ عَدَا اِذَا حُمِتُ الْمَقَامُ الْحَمْدُ فَشَرُّهُمْ بِذَلِكَ اِی علیؑ شفاعت  
 کرو گناہ تمہاری شیعوں کی فردا کی قیامت جب کہ گناہوں کا مقام محمود پر ہیں اِی علیؑ بشارت دو اے شیعوں  
 اس بات کی یا علیؑ شَيْعَتِكَ شَيْعَةُ اللَّهِ وَالنَّصَارُكَ انْصَارُ اللَّهُ وَاولیاءُكَ اُولیاءُ اللَّهِ  
 وَحُزْبُكَ حُزْبُ اللَّهِ اعلیٰ شیعہ تمہاری توشیعہ خدا کو ہیں اور انصار تمہاری انصار خدا ہیں اور دوست  
 تمہاری دوست خدا کو ہیں اور لشکر تمہارا لشکر خدا ہو یا علیؑ سَعَدَ مَنْ تَوَلَّكَ وَشَقِيَ مَنْ عَادَاكَ  
 اِی علیؑ نیک و سعید ہر وہ شخص جسے دوست رکھا تمہیں اور شقی و بد بخت ہر وہ شخص جسے دشمن  
 رکھا تمہیں یا علیؑ لَكَ كَنْزٌ فِي الْجَنَّةِ وَاَنْتَ دُوقِرْتَهُمَا اعلیٰ تمہاری ہر دو خزانہ ہر جنت میں اور تم  
 صاحب اختیار ہو اور صاحب تصرف ہو اور سکو و عین الصادق بئنا رسول الله فی ملائمتہ  
 اصحابہ اور جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنقول ہر کہ ایک جناب جناب رسول خدا باکروہ صحابہ  
 تشریف رکھتے تھے وَاِذَا السُّودُ حُجِّلُوْنَ اَرْبَعَةٌ مِنَ الرُّوحِ سَلَفُوْنَا فِي كِسَاءٍ يَمْضُونَ بِهِ  
 اِلَى قَبْرِهِ ناگاہ ایک حبشی مردہ کو چار حبشی اونٹن ہوں ایک چادر میں لپیٹے ہوئے قبر کی طرف لیجاتے تھے  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلِيُّ يَا لَاسُودٍ قَوْضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ پس حضرت فرماد  
 کیا کہ اس حبشی کو میرے پاس لاؤ پس لا کر کہہ دی نعش اوسکی اگر حضرت کو حضرت فرمنا اوسکا کہولائم  
 قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ هَذَا رِيَاحٌ غَلَامُ الْاِنْسَانِ النَّجَّارِ پھر حضرت فر جناب تیرے مخاطب ہو کر فرمایا  
 اعلیٰ یہ تو ریاخ غلام انسان نجار ہے فَقَالَ عَلِيُّ وَاللَّهِ مَا دَانِي قَطُّ اِلَّا وَحِجْلٌ فِي قُبُورِهِ وَقَالَ  
 يَا عَلِيُّ اِنِّي لِحَبَّتِكَ پس جناب تیرے عرض کی یا حضرت یہ غلام مجھ نہایت دوست رکھتا تھا واللہ  
 یا حضرت جب مجھ پر یہ دیکھتا تھا تو میرے یوں اور زنجیر و زین یہ میری تعظیم کو کہتا تھا اور عجز و اکسار  
 کرتا تھا اور کہتا تھا اِی علیؑ ابن ابیطالب میں تمہیں دل سے دوست رکھتا ہوں پس سیر مراتب غلامی اور

محبت جناب امیر کو جب یہ سنا حضرت رسول خداؐ فرما کہ یہ ثعلیٰ ابن ابیطالبؑ کو دوست رکھتا تھا فَاَمَرَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَفَّهٖ فِي قَوْمٍ مِنْ ثِيَابِهِ حَكَمَ كَيْفَ جَنَابِ رَسُولِ خُذَا فَاَمَرَ غَسْلَ وَادِ كَفْنَا اَوْ  
 حضرت فرمایا کہ چون سو ایک کپڑے پہن وصلیٰ علیہ وعلیہ وسلم وَاَمْسَلُونَ اِلٰی قَبْرِ ۲ پھر حضرت فر  
 نماز پڑھی اوس حبشی پر پھر شایعت کی جنازہ کی حضرت فرما اور مسلمانوں اور لیچلر اوسکی قبر کی طرف حصار  
 مقام افسوس ہو کہ ایک غلام کا تو دوستی جناب امیرؑ رسول خداؐ پاس کرین اور اونکی فرزند کو امت  
 اونکی برفض وگو زمین گرم پھر چور دین کہ سایہ آسمان تھا اور فرش زمین غسل اونکا خون تھا اور کفن  
 ریک صحرا جانور اونکی نصیبت پر روز تو غرض جب نعش حبشی کو حضرت لیچلر فَمَسَّحَ النَّاسُ دَوِیْکَ  
 سَدِیْدًا فِی السَّمَاءِ پس لوگ سنتے تو آواز پر فک شدت کہ جانب آسمان سواتی تھی فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ قَدْ شَیْعَتْهُ سَبْعُونَ اَلْفَ قَبِيلٍ مِنَ الْمَلَائِکَةِ پھر حضرت فرما گو نکلو اوس آواز سو حیران ہو کر  
 فرمایا تحقیق کہ شایعت کو اسکو جنازہ کی آواز میں تیر ہزار قبیلہ ملائکہ کوفی کُلِّ قَبِيلَةٍ سَبْعُونَ اَلْفَ  
 سَلَّکَ ہر قبیلہ میں تیر ہزار فرشتے ہیں وَاللّٰهُ سَاَنَاکَ ذٰلِكَ الْاَلْحٰجَّکَ بِاَعْلٰی پھر جناب امیرؑ مخاطب  
 ہو کر فرمایا قسم جو خدا کی اے علیؑ یہ حبشی نہیں پہنچا اس مرتبہ کو مگر فقط تیری محبت سے قَالَ تَوَلَّى رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ فِی الْحَدِّ ۲ ثُمَّ اَعْوَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَوَّى عَلَیْهِ اللَّیْنِ دیکھو غلام پروری حضرت کی جناب صادقؑ  
 فرماتے ہیں کہ پھر خود او تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر میں اوسکی اور جب قبر میں او تار چکو تو سنہ  
 اپنا اوسکی طرف سے پھیر لیا اور پھر انہیں چن فرما کہ فَقَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَانَاکَ فَکَ  
 اَعْوَضَتْ عَنِ الْاَسْوَدِ سَاعَةً ثُمَّ سَوَّیَتْ عَلَیْهِ اللَّیْنِ فَقَالَ نَعَمْ جَبِ دَفْنِ سَوَاغِ ہو تو اوصحا  
 نے عرض کی یا حضرت دیکھا ہے نہ آپ کو کہ آپ فرقت دفن اوس حبشی کی طرف سے پھیر لیا تھا  
 پھر انہیں جنہیں حضرت فرمایا یونہی ہی سبب اسکا یہ ہوا اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهِ اَخْرَجَ مِنَ الدُّنْیَا عَطَشَنَا  
 رِیَاحِ حَبَشِی دُوسْتِ خَدَاجِ دُنْیَا سُو گیا تو پیاسا تھا فَبَادَتْ اِلَیْهِ اَزْوَاجُهُ مِنَ الْخَوَارِجِ  
 لِشَرَّابٍ مِنَ الْجَنَّةِ وَلِیَّ اللّٰهِ کَانَ عِبَادًا پس امین اوسکی طرف ازواج اوسکی حوریں آبِ حیات  
 لیکر اور رِیَاحِ ولی خدا نہایت غیرت دار تھا فَکَرِهَتْ اَنْ اَخْرَجَتْهُ بِالنَّظْرِ اِلٰی اَزْوَاجِهِ فَاَعْوَضَتْ عَنْهُ



پس یہ عجیب کردہ معلوم ہوا کہ غناک کروں اوسو اوسکی خور و کھو و کیکم لے لے یو ایسا نہو کہ میں اوسکی خور و کھو  
 دیکھوں تو وہ مخزون ہواس یو مینو شہر پیر لیا پس یہ مقام تامل اور گریہ وزاری ہو کہ جسے خیال بیان  
 ایک غلام کا اس قدر ہو ہزار افسوس اوسکو فرزند و کھو غسل و کفن میسر نہو اور اوس صاحب خیرت و اہل بیت  
 اور نو اسینو کواست اوسکی سر دیا پر ہنہ مثل لوڈی غلامو کھو بلوای عام میں پیرائین اور دربار و زمین لیجائین  
 سید ابی طالب فر وایت کی ہر جب الہیت اطہار کو معہ سر دیا شہدا لیکر قریب دمشق پہنچو تو جناب اکرم  
 خواہر امام مظلوم فر شہر کما کہ امی شہر میں تہمتی ایک حاجت رکھتی ہوں فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ وَهَ شَقِيًّا  
 کیا ہو حاجت تیری فَقَالَتْ إِذَا ادَّخَلْتَ بِنَا الْبَلَدَ فَأَجْلُنا فِي دُبَابَةٍ قَلِيلٍ النَّظَّادَةُ بِجَنَابِ  
 ام کلثوم فر وایا امی شہر جب ہمیں داخل شہر کرنا تو ہمیں ایسی راہ سے لیجنا جدہ پر تیر کم ہو و قُلْ لَهُمْ أَنْ  
 يَخْرِجُوا هَذِهِ الرُّؤَسَ مِنْ بَيْنِ الْمُحَاطِلِ اور کہہ ان نیرہ دارین سے جنگو نیز و سپر سر ہار مخزن و کھو  
 کہ ہم سے الگ الگ جائیں فَقَدْ حَزِنَّا مِنْ كَثَرَةِ النَّظَرِ إِلَيْهَا پس ہم مخزون ہو تو میں لوگو کو دیکھو  
 کہ ہم عمرت رسول خدا میں شہر ملعون نے جواب میں کہنا ہمیں امیر شام کا حکم ہی ہو کہ تمہیں بلوای عام  
 روز روشن داخل شہر کریں اور اوس کا فر حکم کیا کہ سر و کھو انکو اور مٹو کہ جدا کرنا وَسَلَّاتُ يَوْمَ بَيْنَ  
 النَّظَرِ عَلَى تِلْكَ الصَّفَاةِ حَتَّى آتَى بِحَمَقِي دِشْتَقِي اوس طرح لیکو الہیت رسول خدا کو بلوای عام  
 میں وہ شقی چلا نا آگہ دروازہ دمشق پر پہنچا اور جب داخل شام ہو تو اہل شام حیران ہو کر کہتے ہو  
 ہنہ ایسی قیدی نہیں دیکھو تم کون لوگ ہو فَقَالَتْ سَكِينَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَحْنٌ سَبَايَا لِمُحَمَّدٍ  
 پس سکینہ دختر حسین بولی فی الحقیقۃ تمہو مثل ہمارے کا ہیکو قیدی دیکھو ہو لوگ ہم قیدی آل محمد میں  
 اور یزید لعین فر و بار بار اپنا نہایت آراستہ کیا تھا اور کئی سوکری نشین اوسکی مجلس میں حاضر تھے  
 جب اس شقی فر عمرت محبوب خدا کو اپنی مجلس شوم میں طلب کیا فَصَحَّحْنَا نِسَاءً مَرِيضَاتٍ وَبَنَاتٍ  
 مُعَاوِيَةَ وَوَلَوْنِ وَأَقَمْنَ الْمَأْتَمَ جب اس حال سے دختران شیر خدا کو زنان یزید و دختران معاویہ  
 دیکھا سبھوں نے بال کبول دیو اور آواز فریاد و شیون بلند کی کہ یزید لعین متوحش ہو اور دختران غلام کو  
 حکم قید خانہ کا دیا کہ جیسے دیکھو وہو پیر اور شکو اوس سے نہ پہنچو تو حَتَّى أَهْتَعَتْ وَجُوهَهُمْ أَنْ

پوست او کمر و کمر او تر کمر او تب معبرین ہند ز وجہ زید سر روایت کی ہو کہ اوسنو کہا کہ انت  
 اخذت مضجعی قایت بآبائین السماء قد فتح اکیدن اونہیں ایمین کہ جب اہلبیت حسین شام  
 میں قہر میں سوتی تھی کہ دیکھا میں کہ ایک دروازہ آسمان کھل گیا والملائکۃ یأویون کتائب لکنا کیالی  
 راس الحسین وھم فیقولون اور فوج فوج ملا کہ قریب سر اقدس جناب امام حسین آتھیں اور رورور  
 کہتے ہیں السلام علیک یا ابا عبد اللہ السلام علیک یا بن رسول اللہ یعنی سلام ہو تمہیں  
 اے ابا عبد اللہ شہید راہ خدا سلام ہو تمہیں اے فرزند رسول خدا پھر دیکھا کہ آسمان سے ایک ابر سفید نازل ہوا  
 اور اوس سے بہت سے شخص باہر آئے وہ فرمے دجلی الذی الیہ الوجود فاقبل یسعی حتی  
 انکب علی ثنائیا الحسین یقتلھا اور اونہیں ایک شخص سے کہ چہرہ منور اوسکا مثل ماہ شب چارہ دہا  
 دیکھتے تھے سر حسین دوڑا یہاں تک کہ اوسنے اکیو اون دندان مبارک پر کہ چسپہ ظالم فی چٹری رکھی تھی گراؤ  
 اور اون دانتوں کو بار بار بوس لیتا تھا اور روتا تھا اور کہتا تھا حضرات وہ کون تھو وہ جناب رسول خدا  
 کہ اون دانتوں کو مثل شیرینی کر چوسو تو یا دلہی یا قوت عینی قتلک و ما عرفوک و من شرب  
 الماء منعوک اے ایفرزند میری اے روشنی چشم میری اے تجھ کو قتل کیا اور تیری موت کو نہ پہچانا اور تیرے  
 دم ہی تجھ کو پانی نہ پیا دلہی تیرے جدک رسول اللہ و ہذا ابوک علی بن المفضل اے حسین میں  
 ناما تیرا رسول خدا یہ بابا تمہارا علی مرتضیٰ ہیں اور مان تمہاری فاطمہ ہیں اسطرح سے ایک ایک عزیز کا  
 نام لیتے تھے اور روتے تھے ناگاہ اٹکھ میری دہشت سے کھل گئی واذا یئود قد انشور علی راس الحسین  
 ہیں دیکھا میں سر جناب امام حسین کو تو مثل خورشید نور سے طالع تھا پس چلی میں تلاش زید میں کہ اس  
 یہ خواب بیان کروں ناگاہ دیکھا میں نے کہ وہ شقی ایک خانہ تاریک میں منہ جانب دیوار کھڑا تھا ہوا  
 اور کتا ہوا کیالی و قتل الحسین کیا چیز باعث ہوئی مجھ کو کہ میں حسین ابن علی کو ناحق قتل کیا پس میں نے  
 خواب اوس سے بیان کیا وہ شقی سر جھکا تو ہوا فلما اصبیح استند علی الحیوم رسول اللہ جب صبح  
 ہوئی تو زید فرما لبت رسول خدا کو اپنی مجلس شوم میں طلب کیا فقال ھن آئنا احب الیک لک  
 المقام عندی او الرجوع الی المدینۃ اور اہل بیت سے بولا کیا چیز تمہیں پسند ہو رہا شام کا بوقت

وحرمت یا جانمیر کا فقالت اُمّ کلثوم اولا حُبَّ اَنْ تَحْلِيَ اَنَا ذَاكَ لِنُحُوحِ فِئْتِهَا عَلَى الْحُسَيْنِ وَ  
لَهُمْ فِئْتِهَا عَزَاؤُهُ حضرت ام کلثوم بولیں ای یزید یا ہی میں کہہ خوش نہیں آنا مگر یہ کہ خالی کروادو وادو اسطر  
ہمارے ایک مکان تا پہلو ہم اوسین اپنی برادر غریب ستم رسیدہ تین دن کو پاس کو رولین اور ماتم داری کلین  
کہ جسیر وہ جناب شہید ہو کر ہیں تیری فوج فراتین روز نذایا اِنِّهَا النَّاسُ سَمِعَ كَرْنَا كَيْسًا بَلَدًا اِذَا كَرُوْنِي سَمِعَ  
حضرت دیکھے روئنا تاتو وہ شقی نیز و نسو مار تو قال الْعَرَبُ اَفْعَلُوا مَا بَدَّ لَكُمْ فَاَمْرٌ بِاِخْلَاصٍ طَائِفٍ  
وَسَمِعَ لَهُمْ يَزِيدُ بُولًا جَوًّا جَوًّا هُوَ كَرُوْا اَوْرَايَا قَلَمٌ بَقِيَ الْيَوْمَ هَاشِمِيَّةً  
وَلَا قَوْشِيَّةً اِلَّا وَاجْتَمَعَتْ عَلَيْهِمْ اَوْرَبُ زَنَانِ هَاشِمِيَّةٍ وَ قُرَشِيَّةٍ جَمْعٌ هُوَ مِنْ اَوْسِيْنَ مَاتِمٌ بِرُكُوْلَانِ  
کو و لیس السَّوَادَ وَ اَقَمْنَ الْعَزَاةَ اَوْرَبُ سَبْوَ سِيَاهِ کَیْرَ عَرَبِيَّةٍ اَوْرَبُ جَنَابِ زَيْنَبٍ و ام کلثوم و سکیئہ  
اور باقی اہلیت نے بھی سیاہ کپڑے پہنا اور ماتم و شیون فرزند فاطمہ زہرا میں مشغول ہوئیں وَ تَقِيْنَ  
يَحْنُ مُمْدَةً سَبْعَةَ اَيَّامٍ اَسِطْرَحَ سَاتِ شَبَابَهُ رُزْمَاتِمُ جَنَابِ اِمَامِ حُسَيْنٍ مِّنْ مَّشْغُولٍ رَهْمَنٍ  
قَلَمًا كَانَ الْيَوْمَ النَّاسُ وَ اَقْضَتِ الْعَرِيَّةُ دَعَاهُ الْيَزِيدُ وَ عَوَضَ عَلَيْهِنَ الْمَقَامَ  
جب انھوں نے دن ہوا تو یزید نے اہلیت کو بلا کر پھر ہنر کی تکلیف دی فَاَبَوَاعَنَ ذٰلِكَ اَنْبُوْنَ اَزْ اَنْكَارِ  
کیا فَاَمْرٌ بِاِخْصَادِ الْعَاكِلِ وَ رِيَّتِهَا بِالْاَلْطَاعِ وَ صَبَّ عَلَيْهِمَا الْاَمْوَالُ پَس اَوْسِ شَقِي فِي  
چند ہوج اور کجا دی سنگوای اور پوشش او کی ابر شیم سیاہ سو کی اور اوسپر کچھ مال بار کیا و قَالَ  
يَا اُمّ كُلْثُومُ خُذِي هَٰذَا الْمَالَ عَوَضَ مَا اَصَابَكُمْ اَوْرُوْهُ بِمَا بُولَا اِحْرَامَ كُلْثُومَ لَوِيْهُ مَالٍ كَمْ عِيْنُ  
تمہاری مصیبتوں کا اور یہ خون بہا میری حسین کے کس قدر وہ شقی خون حسین کو آسان سمجھتا تھا فَبَكَتْ  
اُمّ كُلْثُومُ وَ قَالَتْ پَس جَنَابِ اُمّ کلثوم نے اختیار روز کلین اور بولین یا یزید مَا اَقْلَجَ جَاءُكَ  
سَوْدَ اللّٰهِ وَ حَمَّ قَتْلُ اَهْلِبَيْتِي وَ تُعْطِيْنِي عَوَضَهُمْ اے یزید کس قدر بھیا ہو تو خدا تیرے منہ کو  
سیاہ کرے قتل کیا تو نے اہلیت کو ہمارے جو فرزندان فاطمہ اور بارہ جگر رسول خدا تھا اور مجھ و ان کا خون  
دینا ہے مجھ کو دو جہان ایک تار موسیٰ حسین کا خون بہا نہیں ہو سکتا اور مجھ کو کیا دینا ہے خون بہا حیل کا  
دینا قیامت میں فاطمہ زہرا کو جب پایہ عرش آئی پھر کو عرض کر میں لَیْ اَعْلَلُ يَا حَكِيْمُ اَحْكُمُ

بَنِي وَبَنِي قَاتِلٍ وَلَدِي اِيَعَادِل اِي حَكِيم حَكْم كَرْمَجِب مِين اور اومِين كِه جنون فِر قتل كيا هو مير مورزند حسين  
راومى كُتاهو كِه جب جناب فاطمہ زہرا عرصہ قیامت مین تشریف لائیں گی تو ایک سنادی پکارو گایا  
اَهْلَ هَذَا الْمَوْقِفِ غُضُّواْ أَبْصَارَكُمْ حَتَّى تَجُوزَ فَالْحِمَّةُ الرَّهْرَاءُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ اِي اہل مشربذلو  
انگہیں اپنی تاگز جہان فاطمہ دختر رسول خدا راومى فر معصوم سیرو چہا كِه یا حضرت صوقت جناب سیدہ  
عرصہ قیامت مین تشریف لائیں گی تو انگہیں بند کرنا مردو نکا بجا ہو گر عورتو نکى انگہیں بند کر نیكى كيا و چہا  
كِه یہ تو آپس مین آہ آہ حضرت فرمایا كِه ايشخص وہ مظلومہ اس شكل سوانگى كِه كيكو تاب و كہو  
نہوگى ايك ہاتھ پر تودردندان شكستہ رسول خدا ہونگو اور دوش راست پر پیراہن زہرا اودامام حسن  
دوش چپ پر جامہ چاك چاك و خون آلودامام حسين پر عمامہ پر خون علی مرتضی گود مین بغش محسن ہوگى  
اس صورت سوجب زیر عرش پہنچیں گی تو ناقہ سوانگو گردنگى اور عرض کر نیكى اِي عَادِل اِي حَكِيم حَكْم كَر  
مجبہ مین اور میر مورزندو نكو قالمون مین پس حكم آہى ہوگا اِي فاطمہ داخل جنت ہو قَقُولُ لَا اَدْخُلُ جَنَّةً  
اَعْلَمُ مَا صَنَعَ بَوْلَدِي الْحُسَيْنِ جناب فاطمہ عرض کر نیكى مین داخل جنت نہوگى جب تك ديكہ نہوگى  
كِه میر حسین سوكيا سلوك كيا پس حكم ہوگا ديكہ اِي فاطمہ میان صحراي مشرق قَتْنُ ظُرْمِيْنًا وَ شِمَالًا وَ مَجْصُو  
راست و چپ ديكہیں گی فَتَرَى الْحُسَيْنَ وَ لَيْسَ عَلَيْهِ رَأْسِي پس ناگاہ اون مین جناب امام حسين  
نظر آئیں كِه بدن تمام تلوارون سونكر سونكر سینه تیرون سوجہنا ہوا خون مین دوبر ہوو قَصْرُ صَرْخَةٍ  
عَالِيَةٍ وَ تَصْرُخُ الْمَلَائِكَةُ مَعَهَا وَ تَقُولُ پس یہ حال حسین ديكہ جناب فاطمہ ايك چیخ مار نیكى كِه  
ملاكہ چیخ مار كرواومیں كروا و جناب فاطمہ فرماوین گی وَ اَوَّلَادُهَا وَ اَنْمُوَّةُ قُوَادِهَا اِي مورزند میر  
ہا ايسوہ دل میر و روایت شصت و ہشتم فضائل جناب فاطمہ اور حال نکاح اور  
خاتمہ احوال و دفن جناب امام حسين علیہ السلام اور باقی شہد اپر زوى آقا  
فاطمہ سَمِيَّتْ بِفَالْحِمَّةِ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَطَعَ سَبْعَةً مِّنْ نِّسَابِهَا وَ مَوَالِيَهَا مِّنْ نَّكَارِ الْحَجِيمِ منقول ہے  
كِه جناب فاطمہ كا نام فاطمہ اس لیو كہا گیا كِه پروردگار فر قطع كيا ہوشیغو نكو اسكو آتش جہنم سوانگى ہوئے  
بہند معبر جناب امام محمد باقر سور وایت كى كِه جناب فاطمہ فر قیامت كو كُتار جہنم پر كہی ہوگى او

ہر شخص مومن کا ذکر بیان چشمونکو لکھا ہوگا کہ ہذا اُمّوین و ہذا کافو کہ یہ مومن ہو اور یہ کافر  
 ناگاہ ایک شخص کو لاوین گریں پروردگار از بسکہ نامہ عمل اوسکا گناہوں سے بہرہوگا حکم کر لکھا  
 عالم کہ احرار ملائکہ لجاؤ اسی سوئی جہنم اور داخل کرو اسو آتش جہنم میں پس ملائکہ اوسو سوئی جہنم کہیں گے  
 جنب قریب جناب فاطمہؑ کہ پہونچو گا وہ اور نظر اوس معصومہ کی اوسکی کتابت پیشانی پر پڑیگی اوسپر  
 لکھا پائین گی ہذا اُمّوین یعنی یہ مومن ہو قُنَادِیْ فَالْحَمْدُ یَا رَبَّ الْوَسْطِ وَ یَا سَيِّدَا اَوَسْمِیَّتِی  
 فَالْحَمْدُ وَ وَعَدْتِیْ یَحْقِیْ شَبِیْعَتِیْ مِنَ النَّارِ وَ اَنْتَ وَ هَذَا الْحَقُّ وَ لَا خَلْفَ لِلْوَعْدِ  
 پس جناب فاطمہؑ جو نہیں اپنو غلام کو اس حال سے دیکھیں گی کہ فرشتہ سوئی جہنم پر جاتی ہیں بیتاب  
 ہو کر پکارین گی بار خدایا اسی سید میرے تو فرنام رکھا میرا فاطمہؑ اور وعدہ کیا تو نے کہ میرے شیعوں کو نجات دیگا  
 آتش جہنم سے اور وعدہ تیرا حق ہو اور خلف وعدہ نہیں کیا ہو تو اسی پروردگار یہ میرا شیعہ سوئی جہنم جاتا  
 پس خدا و حیم فرمایا گھا صَدَقَتْ یَا فَاطِمَةُ اَنَّکَ سَمِیْتُکَ فَالْحَمْدُ بِسْمِ کَہْتِیْ ہر ایفا فاطمہؑ میں نام رکھا  
 تیرا فاطمہؑ اور قطع کیا تیرے شیعوں کو آتش جہنم سے اور وعدہ میرا حق ہو اوس میں خلاف نہیں ہے  
 لَکِنَّ اَمْرَیْہُ اِلَی النَّارِ لِتَشْفَعِیْ لَہُ وَاَقْبَلْ شَفَاعَتَکَ وَ یَظْہَرُ عَلٰی مَلَاِیْکَتِیْ وَ اَنْبِیَاِیْ  
 وَ دُسُلِیْ قَدْ رُکَّ وَ سَاوَرْتُکَ عِنْدِیْ مگر ایفا فاطمہؑ اس لیے حکم کیا میں اس شیعہ کو تیرے دوزخ کا  
 کہ تا تو اوسکی شفاعت کرے اور میں شفاعت قبول کروں اور تیری قدر و منزلت جو میرے نزدیک  
 وہ ظاہر ہو و ملائکہ اور انبیاء پر کیا رتبہ ہو جناب سیدہ کا خیال کچھ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 بہی اوس جناب کو نہایت دوست رکھتے تھے کہ جب جناب فاطمہؑ حاضر ہوتی تھیں خدمت رسول خدا  
 تو حضرت تعظیم کو جناب فاطمہؑ کی کثرت ہو جاتی تھی اور برابر اپنی بہن تھی اور نہ پرستہ رکھتے تھے اور بولتے تھے  
 ایک دن عائشہؓ فرمایا کہ اے رسول خدا یہ نہیں چاہیے کہ باپ بیٹی کی تعظیم کرے اور اسقدر پیار کرے فرمایا  
 حضرت نے کہ ایسا شیعہ نہیں جانتی تو کہ بڑی قدر ہو اسکی خدا اگر اور مجھو اس سے بڑی بشت آتی ہو اور  
 احوال شادی جناب سیدہ میں یوں لکھا ہو کہ جب وہ معصومہ بلوغ کو پہونچیں تو اکثر مہاجرین و  
 انصار فرستد عائشہؓ کی کی حضرت نے فرمایا اے فاطمہؑ میں اختیار خداوند عالم کو ہے جس سے حکم

تزوئج کا ہوگا اور سکر ساتھ فاطمہ کا عقد کرونگا اکثر لوگوں نے کہا جناب امیر ہو کہ آپ بھی اسے عباس  
 امر کی بھیجی حضرت نے فرمایا مجھ کو شرم آتی ہے حضرت سے عرض کرتے ہوئے عرض ایک بار کہاں شرم دیا آئے  
 جناب امیر خدمت رسول خدا میں اور بیٹہ کو شرم سے عرض کرتے ہوئے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا اے علی  
 تم خواہنگاری فاطمہ کو آتی ہے حضرت نے فرمایا کہ اس پر جو حکم کیا اور عرض طلب کیا فرمایا رسول خدا نے پیش  
 از آنکہ تم میری پس آؤ نازل ہو چیریل اور آتی ایک حریر سفید بہشت خواہر کہا مجھے کہ آج سب ملائکہ آئے  
 چہارم پر جمع ہیں اور جو ونگو حکم زینت کا ہوگا اور پہر مجھ کو حکم ہوا کہ کفاح فاطمہ زہرا جیبہ حبیب خدا کا  
 ساتھ دوست خدا علی ابن ابیطالب کی پرہ پر فرمایا خدا نے کہ میں فاطمہ کو علی سے تزوئج کیا اور اوپر فرشتوں کو  
 گواہ کیا اور انکی گواہی اس حریر میں لکھی ہے کہ یہ حکم ہوا کہ تمہارا دو سامن پر ہوں اور پہر اس پر شک نہ کر کہ  
 رضوان خرنیہ دار بہشت کو سوچوں اور ای رسول خدا حکم ہوا درخت طویز کو کہ جو کچھ چلے ہوں اور زور ہو  
 گرا دی اور شمار کر علی و فاطمہ پر پس اوس تصدق کو علی اور فاطمہ کو لوٹا فرشتوں نے اور جو رہن تو ہیں  
 حورین تاروز قیامت ہدیہ بچین گی ایک دوسرے کو لیا اور خیر کر نیکی کہ ہم نے یہ تصدق علی و فاطمہ کا پایا تھا  
 پس جناب رسول خدا نے حکم کیا تاسجد میں جمع ہو کر اور سب کے سامن طاہرین ہی نکاح پڑھا اور پانچو  
 درہم کا مہر مقرر کیا اور ایک ثابتین ہو کہ جب جناب سیدہ نے فرسنا حال مہر تو عرض کی اس پر بزرگوار کیوں  
 آنچه مہر مال دنیا سے مقرر کیا فرمایا رسول خدا نے یہ کہ اسطور ہو تجھ کو ای بارہ جگر میری عرض کی جناب  
 سیدہ نے کہ میں تو چاہتی ہوں کہ عوض میں اسکی نجات شیخو کی مقرر ہو روز قیامت کو پس یہ سنکر جناب  
 رسول خدا چپ ہو کر ناگاہ جبریل نازل ہو کر ایک قطعہ حریر بہشت سے لیا ہو کر دو سطرن بخط ہنر  
 لکھیں تھیں اوپر بعد تحفہ سلام کے لکھی جیبہ میری اگر مرضی نہ تھا اسی پر ہو تو ہم بھی اسی پر راضی ہیں  
 پس تو سنہم نو کہ خداوند عالم نے یہی تمہارا قبول کیا اور روز قیامت کو سب شیعہ تیرے شکار ہیں  
 رسول خدا بہت خوش ہو کر جناب سیدہ نے سنے سجدہ شکر کیا اور اوس نوشتہ کو آنکھوں سے لگایا اور  
 اسی پر سجدہ کیا اور وصیت میں فرمایا کہ اس میری کفن میں رکھ دینا تا اس سند سے اپنی غلاموں کو بخشاؤں  
 اور روایت نام محمد باقر علیہ السلام مہر جناب سیدہ خمس دنیا لٹ بہشت چار دینا ثابت ہوتا ہو اور کتب

اہل سنت میں یہ حدیث مرقوم ہو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ اِنَّ اللہَ دَرَجَ عَلَیْکَ  
 یَفَاکُمَہُ وَجَعَلَ صَدَاقَہَا الْاَرْضَ یعنی رسول خدا نے فرمایا تحقیق کہ خدا نے تیرے لیے کیا علی کو ساتھ  
 فاطمہ دختر رسول خدا کو اور گردانا مہر فاطمہ کا تمام روی زمین کسے منشی علیہا وَاغْضَبَہَا فِی  
 شَیْءٍ کَانَ مَشِیۡئَہُ حَوَامَا یَسْ جو شخص چلے زمین پر اور غضبناک کرے فاطمہ کو کسی چیز میں حرام ہے  
 اوسے چلنا تک زمین پر پس حضرات اب جابجور اور مقام سستی کا ہو کہ جسکے نہ زمین تمام روی زمین  
 اوسے پاس ایک باغ کو بھی لعین دیکھ نہ سکے اور اوسے غضبناک کرے اور اوسے فرزند حسن کو رخصت  
 رسول خدا میں دفن کر خوف سے ایک ملعونہ نے آنی دیا اور جنازی پر اوس جناب کو تیر لگاوا کہ سات تیر جسم  
 اقدس سے اوس معصوم کو لگا لے کر اور وہ حسین فرزند فاطمہ زہرا جو زبان رسول جو سکے پاتا تھا تین دن  
 اوس دریا پر کہ جو جناب فاطمہ کو مہر میں تھا پیاسا رہا اور تمام روی زمین تو جناب فاطمہ کو مہر میں ہو  
 اور افسوس جناب امام حسین کو ایکنے کو موافق زمین دفن کو نہ ملے ہزاروں کافروں کو عمر سعد شمشیر  
 دفن کیا اور چھوڑا بیگور و کفن بالک زمین و آسمان کو کہ اوسکی غریبی پر جانوران صحرا و درخت اور جنات  
 نوحہ کرتے تو شیر تصدق ہوتے تو اور پھارین کما تو تھو اور دریا کی طرف دیکھتے تھو اور رو تو تھو کہ اسی دریا پر  
 امام پیاسا شہید ہوا اور کچھ پرندے سایہ کرتے تھو اور کچھ پرندے مثل جانور فوج کو زمین پر تر پڑے تھو  
 اس مصیبت سے نعش اقدس ریگ گرم پر پڑی رہی کہ خون میں ڈوبی ہوئی تھی اور ریگ صحرا  
 اور اوڑھ کر پڑتی تھی اور اکثر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسرے واقعہ میں نبی اسد فرجہم کما کہ اوس جناب کو  
 دفن کیا اور بعضی روایت سے یوں ثابت ہوتا ہے کہ جب جناب امام زین العابدین علیہ السلام  
 شام سے سر اقدس کو لیکر تشریف لائے تو نعش اقدس کو اوسے طرح سے خاک و خون میں غلطان میں  
 کہ بلبل پر پڑا دیکھا چنانچہ منقول ہے کہ جب یزید لعین اپنے افعال ناشائستہ پر نادام اور پشیمان ہوا تو طلب کیا  
 بیمار کہ بلا حامل رنج و بلا کو قید خانہ سے اور کہا کہ یا بن رسول اللہ جو کچھ اسباب سفاک ہو چاہے ہو فرما دے  
 یہ سنکے حضرت نے فرمایا اے یزید ہمیں کچھ درکار نہیں ہو مگر ان تین حاجتوں کو میری بر لا ایک تو یہ ہے  
 کہ اگر کچھ میرے قتل کا ارادہ ہو تو میں موجود ہوں اور اگر میرا قتل منظور نہیں ہے تو میری بہو بیوی اور بیویوں کو



ساتھ کر مدینہ میں پہنچا وہی کہ سوا میری ان کا کوئی محرم نہیں ہوا اور دوسری سر میری باپ کا مجموعی  
اور تیسری اسباب ہمارا جو تیری فوج لوٹ کر لائی ہو سنگوادی یزید نے حکم کیا کہ اسباب انکا لاؤ پس وہ  
شقی اسباب لائی گوجب اوس میں علم جناب عباس علیہ السلام کا نظر آیا تو جناب زینبؓ روئی گئیں اور  
بولیں آہ ایہی علم روز عاشورا میری بہائی عباسؓ کو کا نہ ہو پر تما کہ ناگاہ ایک لعین دست بچہ لایا اور  
پیش یزید ملعون لاکر کھولا اور کہا کہ اے میریہ جامہ حسینؓ ہے کہ بعد قتل اوس جناب کو میںو جسم سوا تار لیا  
اور بدن کو انکو زمین گرم کر بلا پر برہنہ چھوڑ دیا تھا یزید لعین نے جب اس دیکھا تو وہ جامہ ٹکڑی ٹکڑی تہا یزید بلا  
خطاب کر کر حضار سے تعجب ہے کہ حسینؓ دعوی امامت کرتا تھا اور ایسا جامہ بوسیدہ پھنٹا تھا پس لوگوں نے  
کہا اے میریہ جامہ بوسیدہ نہ تھا بلکہ یہ سب تلواروں سے ٹکڑی اور تیروں سے خراب ہوا ہے یہ سنگو یزید نے  
سہ قدس امام کا امام کو دیا اور بشیر کو ہمراہ کیا پھر بیمار کر بلا فرمایا اے یزید میں عماریان سیاہ طیار کرواد  
کہ ہم ماتم دار فرزند رسول خدا ہیں یزید نے سیاہ عماریان سنگوائیں اور اہل بیت سوار ہوئی لگجوبت  
سواری جناب زینبؓ خاتون خواہر امام مظلوم کی پہنچی تو اوس بنی فرید و احسیناہ و مظلوماہ کی  
ہند کی اور پکارین اے عباسؓ کہاں ہوا می قاسمؓ کہاں ہوا علیؓ کہ تم کیوں میری انگھوں سے نہان ہو کہ  
عمار میں تو تم مجھو ماتہ پکڑ کر سوار کیا کہ تر تو عرض جناب زینبؓ وتی ہو میں سوار ہوؤں تو پھر تمام اہل بیت  
عمار یونین روئی ہوئے سوار ہوئی اگر تو جناب زین العابدینؓ گھوڑیہ سوار اور پھر سب اہل بیت گریان و  
نالان چلتا تاکہ کر بلا پہنچی تو داغ خوشبو سے معطر ہو گئی بشیر کتا ہے کہ میں اوس وقت گھوڑیہ سوار تھا کہ لاکا  
گھوڑا سیر چلتی سرگ گیا اور دیکھا میں کو زندہ ہا می شمارا اور آہو اور شیر و گرگ جا بجا بیٹھیں پھر اگر بڑا تو  
دیکھا کہ بہت سے چرند جمع ہیں اور شور مچا زین پس شیر کی بو گھوڑا سیرا اگر نہ ہڑا اور قریب تھا کہ میں  
شیر و نگو خوف سے ہاگوں کہ امام زین العابدینؓ نے پکارا کہ اے بشیر کیوں دڑتا ہے کوئی انہیں سے تجھو اذیت  
نہیگا کہ یہ سب ماتم دار میری پر مظلوم کر ہیں اور اہل بیت کو پکاری کہ اب او تر واد نہو پھر سے کہ ہم مقتل شد  
پہنچی یہ سنگو سب اہلیت او تر واد امام کو یہ فرما کر تاب ضبط نہی عمامہ سے سوا تار ڈالا اور گریان  
چاک کیا اور پابریہ ہو کو مقتل کی طرف روئی ہوئی چلا اور اس قدر دھوکہ بیوش ہو گئی بشیر کتا ہے کہ میں

اور قریب جا کر عرض کی میں اے مولا اگر آپ اپنی یہ شکل بنائیں گے تو اہلیت کو کون سنبھالوگا یہ سن کر حضرت  
 غش سو انگبین کہول دین اور پہر روئی ہوئی چلی جب قریب اولن طائر بیکو پہنچ تو وہ طائر بڑا اختیار  
 شور مچا فوگے اور آہوا اور شیر قدم اقدس پر گر کر اودن پاؤں پر کہ جن میں غلاموں نے بیڑیاں اور زنجیریں  
 پہنائی تھیں انگبین لٹو لگو اور بڑا اختیار روئی ہوئی اور معلوم ہوتا تھا کہ انہیں پر سادے تیرہین شہید کر بلا کا  
 پس وہ جناب بیابانی اودن بڑا نوکلی دیکھ کر روئی ہوئی اور انکو حق میں دعا خیر کرتی ہوئی اور مجسوس خطاب  
 ہو کر فرمایا کہ اے بشیر طیاری کر کہ میں نعشماؤں شہدا کو دفن کروں عرض کی میں اے مولا نعشیں شہدا کی گمان  
 ہیں حضرت نے فرمایا اے بشیر یہ آہوا اور یہ گرگ اور شیر جو تو دیکھتا ہو یہ سب چالیس روز میرے در شہید پر  
 روئی ہیں اور اوس جناب کو نعش کی چوکی دیا کیوہن اور یہ پرندے اوس جناب پر روئی ہیں اور اوس  
 جناب کی نعش اقدس کو اپنی بیرون سے چپا کر تیرہین کہ جسم اقدس پر نور چشم بتول کو دھوپ نہ پڑے پادشہ کا نگاہ  
 صد اے و احسینا و والہ ماہ کی دوطرف سے آئی لگی عرض کی میں اے مولا یہ آواز فریادی کسکی آتی ہے  
 حضرت نے ارشاد فرمایا اے بشیر جو آواز کہ داہنی طرف سے آتی ہو یہ آواز جناب کی ہے کہ میرے در پر عالمقدار  
 کو ماتم میں شب و روز روئی ہیں اور جو آواز جناب چپ سے آتی ہو یہ انبیاء اور عورین جناب رسول خدا  
 اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کو ساتھ روئی ہیں یہ فرما کر نعش اقدس امام پر تشریف لیگے اور عجب  
 حال سے دیکھا اوس نور چشم رسول خدا کو کہ خاک و خون میں غطان زمین پر پڑے تیرہین دست اقدس  
 بدن سے جدا ایک سمت پڑے تیرہین حضرت اس شکل سے نعش اقدس دیکھ کر بہت روئی ہوئے دلو سنبھال کر  
 قبر کھودنے میں مشغول ہوئے تیرہین کلنگ زمین پر مارے ہوئے کہ ایک قبر ظاہر ہوئی اور اوس میں ایک لوح  
 تھی کہ اوس میں بخط جلی یہ لکھا تھا **هَذَا أَقْبَابُ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ** یعنی یہ قبر حسین  
 پسر علی ابن ابی طالب کی ہے اور جب سیر کر بلائی جا کہ اوس نور خدا کو قبر میں اوتار میں دیکھا کہ دو  
 ہاتھ مشابہ بدستہای جناب فاطمہ قبر نمودار ہوئے اور آدنی کہ اے نور دیدہ حسین کج لا میرے نور دیدہ اور  
 زینت آغوش کو کہ ما اوس آغوش قبر میں سولاؤں ہیں اوس آقبا امامت کو زیر زمین پنهان کر کر  
 قبر کو طیار کیا تو خوب روئی اور سب اہلیت رو کر جان کھوئی لگو جناب زینب فرماں سر کر کہول دیکھ

اور جناب ام کلثوم قبر سر پستی نہیں اور اس دل پر درد سوز و فانی نہیں کہ کسی کو تاب سنبھالنے کی نہ تھی پس جناب  
امام زین العابدینؑ فرمود صبر کرو سبکو دلاسا دیا اور باقی شہدا کو دفن میں مشغول ہوئے جناب علی اکبرؑ  
پائنتی پدر بزرگوار کو دفن کیا اور سب شہدا کو جہان جہان نشان خودمان دفن کیا تجلّی جناب  
عباسؑ میں سو فرات گئی دیکھا کہ نعش جناب عباسؑ دست بریدہ کنارہ فرات پر پڑی ہو خوب روئے  
اور وہیں اوس جناب کو دفن کیا پھر ڈھونڈا نعش حضرت عکرم کو تو پایا اوس دور وہاں سے اور سبب گائی  
کہ ایک روایت میں مذکور ہے کہ بعد شہادت جناب امام حسینؑ آنی مادر خراور لعلی نعش اقدس عکرم کو اور  
کہتی تھی کہ اے فرزند ناحق تو نے اپنی جان دی حسینؑ کے ساتھ کہ ناگاہ وہ نعش بکراست امام حسینؑ اوتھ  
بیٹھی اور اوس ملعونہ کو اس بات کو جواب میں ایک پتھر اوتھا مارا کہ وہ بیجا جہنم واصل ہوئی پس  
حضرت عکرم کو امام فر وہیں دفن کیا اور قبر اونکی مانگی بھی قریب ہو جو مشرف زیارت سے حضرت حرکی  
ہو تا ہی پہلو اوس ملعونہ کی قبر پر پتھر مارتا ہی پھر تشریف لائے امام قبر جناب امام حسینؑ پر اور خیمہ برپا کر  
اوس میں ماتم امام علیہ السلام برپا کیا جناب زینبؑ قبر سوتین شہانہ روز لپٹی رو یا کین اور قبر سجد  
نہوئیں جب ہوشیں آئیں تو خیال جناب سیدہ میں پکاریں اے امان تنویم غریبون کی کچھ خبر ملی آہ  
اس امت جفا کار فر تین دن پانی تمہاری فرزند کو نہ دیا اور پیاسا شہید کیا پس جناب امام زین العابدینؑ  
علیہ السلام فرما کر ہو پپی کی خدمت میں عرض کی کہ اے عمہ شہادت پدر بزرگوار تو شادی دنیا کو  
ہم سے چھڑایا اور میرا جی کب چاہتا ہے کہ اس قبر کو چھوڑ کر جاؤں مگر وصیت اوس جناب کی ہے کہ وضو  
رسول خدا پر جاؤں اور خبر شہادت سناؤں اور میری بابا فیہ وصیت کی ہے کہ دوستوں کو میری میرا  
سلام کہنا اور کہیو کہ میں تمہاری پیو خشک گلا کٹوایا ہے جب آب سرد پیو تو میری پیاس کو یاد کرنا حضرت  
یہ وصیت آخری امام کی کچھ اونہیں دوستوں کو کہی نہیں ہے بلکہ یہ وصیت سب دوستوں کو لیے ہے  
کہ تم سبکی شفاعت کر لے تو تین دن کی پیاس میں گلا کٹایا ہے عرض جناب زینبؑ فرما کہ اے فرزند نہیں  
وطن جانا مبارک ہو مجھ تو نہیں رہو دو حضرت فر عرض کی کہ اے عمہ بابا کی بھی وصیت ہے اور  
میں بھی تو امام واجب اطاعت ہوں جناب زینبؑ چار اوٹھیں اور قافلہ راہی مدینہ ہوا روایت

شصت و نهم ثواب گریہ اور رہائی البیت کی زندان سحر و انا کر بلا میں اور داخلہ  
 مدینہ کا پھر گریہ امام زین العابدین قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ شَكَرَ مَا عِنْدَهُ  
 فَقَاضَى مِنْ عَيْنَيْهِ وَكَوْثُرَ مِثْلِ رَأْسِ الْأَذْبَاكَ جَنَابِ صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَمَا: بِسْمِ اللَّهِ  
 ذَكَرَ مَصَائِبَ هَمَارِ هُوَ وَفَرَمَا رَاغِمِ وَالْمَشْكُورَةُ وَتُحْسِنُ لِكُلِّ أَوَّلِيٍّ أَوَّلِيٍّ تَقْدِيرُ مَكْسِ النَّوَابِ  
 خَفَرِ اللَّهِ ذُنُوبَهُ وَكَوْثُرَ مِثْلِ زَبَدِ الْبَحْرِ تَوْخَا وَنَدَّ غَفَارِ تَامِ گناہ او سکی بخشا ہو اگر چه کثرت کو  
 گناہوں کی مانند کف دریا کو ہو و وِعْنَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ بَكَى أَوَّلِيَّ ثَلَاثِينَ فَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ  
 دوسری حدیث میں ہے کہ جناب صَادِقٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَمَا: کہ جو شخص فکرِ مصائب ہمارا کرے کہ رو  
 یار دلاوی نہیں آویسے تو خدا اوس پر بہشت واجب کرتا ہے و مَنْ بَكَى أَوَّلِيَّ عَشْرًا فَلَهُ الْجَنَّةُ بَلْکَ جو  
 ردوی یار دلاوی دس آویسے تو خدا اوس پر ہی بہشت کو واجب کرتا ہے و مَنْ بَكَى أَوَّلِيَّ وَاحِدًا فَلَهُ الْجَنَّةُ  
 بلکہ جو ردوی یار دلاوی ایک شخص کو خدا اوس پر ہی بہشت کو واجب کرتا ہے و مَنْ بَكَى ثَلَاثِينَ فَلَهُ الْجَنَّةُ  
 بلکہ جسے روانہ آوی اور وہ صورت رونو والو کی بناوی خدا اوس پر ہی بہشت کو واجب کرتا ہے  
 فَإِنْ مَنْ لَمْ يَحْزَنْ عَلَى مُصَابِنَا فَلَيْسَ مِنَّا اورو جو شخص ہماری مصیبت سزاوردل ہی اوسکا  
 محزون نہ ہو تو وہ شخص ہماری شیعوں سے نہیں ہے فَإِنَّهَا الْأَخْوَانُ أَكْبَرُ يَذْكُرُ عِنْدَهُ مَصَائِبُ  
 الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَحْزَنُ قَلْبُهُ وَلَا يَسِيلُ دَمْعُهُ بِسْ فِي الْحَقِيقَةِ اسی برادر لایا فی  
 کون ہے تم میں سے کہ بیان ہوں اوس کو اگر مصیبتیں جناب امام حسین علیہ السلام کی اور اوسکا  
 دل نہ جلاورد دین نہ آوی اور اوسکی آنکھوں آنسو جاری نہوں لَانَّهُ وَقَعَ عَلَيْهِ الْمَصَائِبُ  
 الْاِثْنِ اِنْ وَقَعَتْ عَلَى الْجِبَالِ صَادَتْ كَالْوَيْمِ اِنْ وَقَعَتْ عَلَى الْاَيَّامِ صَادَتْ لِيَاكِي  
 اسواسطے کہ وہ مصیبتیں اوس جناب پر پڑی ہیں کہ اگر وہ مصیبتیں پہاڑوں پر پڑیں تو پہاڑ ٹکڑے  
 ہو کر خاکستر ہو جا تو اور دنوں پر پڑیں وہ مصیبتیں تو وہ مثل شب تاریک کو ہو جا تو اور وہ مصیبتیں  
 پڑیں تمہارا آقا پر کہ کوئی شمار نہیں سکتا وَمِنْهَا اِنَّهُ قُتِلَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَصْحَابُهُ وَاقْرَبَاؤُهُ حَتَّى  
 دُخِلَ فِي جُحْرٍ لِحِفْلِهِ اَوْضِيعُ عَطَشَانَا اُونِ صِيبَتُونِ مِیْنِ سَوَاکِ یہ مصیبت ہے کہ قتل ہو

سانو اوس جناب کو سب بھائی اور بیٹے اور فرزند بیان تک کہ گود میں اوس جناب کی تین دن کا پیاسا  
 بچہ شہید ہوا کہ یہ ظلم ابتدا و خلقت سے کسی پر نہیں ہوا وَهُوَ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَارَةً يَبُوحُ عَلَيْهِمْ وَ  
 تَارَةً يَقْكُرُ عَلَى مَا يَفْعُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ اور اوس جناب کا یہ حال تھا کہ نزعہ اشقیاء میں گھر کو پہنچا  
 کہی تو رو تو نقش اور پراور کہی فکر کر تو اور خیال کر تو اور نصیبستون کا کہ جو بعد اور کو جناب پر  
 احکم ثوم و سکیئہ اور امام زین العابدین پر پڑنے والی تین حتیٰ خُجَّ عَطَشًا نَاگًا خُجَّ الْبَشَرُ مَا أَنَا  
 اوس جناب پر یہی کسی زخم نہ لایا اور تین دن کا ہو کا پیاسا مثل گوسفند قربانی کو ذبح کر ڈالا وَجِئْتُ  
 عَلَى الْأَرْضِ وَرَأَيْتُهُ عَلَى السَّنَانِ يَحْدِي جِسْمَ أَقْدَسِ تَوَاسُ جَنَابِ كَارِيكَ گرم پر پڑا ہوا اور  
 سر اقدس اور لگانہ پر پڑا اور پیرید شراب خوار کر دیا گیا وَقَدْ بَكَتِ السَّمَاءُ عَلَى حَوْبَتِهِ أَرْبَعِينَ  
 صَبَاحًا بِالدِّمِ اور آسمان روٹھو اوس جناب کی غربت پر چالیس صبح خون کو آنسوؤں سے وَانْ  
 الْأَرْضُ بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا بِالسَّوَادِ اور زمین روئی اوس جناب پر چالیس صبح بیاہ  
 اور آفتاب کو چالیس روز گن لگا رہا اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوئے اور دریا جوش میں آئے وَالْمَلَائِكَةُ  
 بَكَتْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى الْحُسَيْنِ اور فرشتے روٹھو اوس امام مظلوم تشنہ لب چالیس صبح  
 اور جناب امام زین العابدین تمام عمر رویا کر اور جب نام پڑے بزرگوار کا لیتو تو ایسا رو تو کہ ریشہ سارک  
 السَّوْنُ تَجْهَوُ جَانِبِي تَهِي جَابِرُ بْنُ حَارِثٍ سَمِعَ قَوْلَهُ کہ گیا میں خدمت امام زین العابدین علیہ السلام  
 میں اور جا کر سلام کیا میں نے اور حضرت نے جواب سلام دیا وَرَأَيْتُهُ يَتَكَفَّى بَيْنَ الْأَيْمَنِ وَيَكْمُلُ  
 کہ حضرت آہ آہ کرتے ہیں عرض کی میں ذرا مولایہ کیا حال ہے آپ کا گھل گویں رخسار اور رنگ اقدس  
 زرد ہو اور لگا بل تگ ہو فلک تم یا جابر یٰ نَزَلَ بِهَا أَهْلُ الْبَيْتِ لَوْ كُنَّا مِنَ الْتُورِ وَالْأَلَمِ  
 وَالْجَبُوتِ مَا فَعَلْنَا قَتْلَ رَجُلَيْنَا وَسَبِيَّ نِسَاءِ نَاوِيْلِكُمْ لِحَفَا لِنَا كَوْتِهِمْ تَوَالِيْنَا وَ  
 هَتَاكَ حَوْمَتِنَا حضرت نے فرمایا ہاں اے جابر جو بلائیں ہم اہل بیت پر پڑیں اگر ہم ترک و دلیم اہل  
 جس سے ہو تو یہی اس امت کو یہ لازم نہ تھا کہ ہمارے ساتھ یہہ سلوک کرے کہ ہمارے عزیزوں کو قتل  
 کیا اور سپہر اکتفا کی ہمارے عورتوں کو اسیر کیا اور لڑکوں کو ہمارے پیچھے کیا فَأَوَّلُ مَا لَوْ كُنَّا مَكَّنْ مِنْ حَتَّى تَرَ

الْوَسْوَءُ وَأَهْلَيْتِ الْبُيُوتَ وَتَعَدَّيْنِ الرَّسَالَةَ وَكُنَّا ضَيْعَةً أَلَا رُسُلًا مِمَّا فَعَلُوا بِمَا  
 هَذَا الْفِعَالِ قَسَمُ هُوَ خَدَاكِي اِی جابر اگر ہم اولاد رسول اور اہل بیت نبی ہو تو اور سلام کو بھی ضائع  
 کیا ہوتا تو ہی ظالموں کو یہ لازم نہ تھا کہ اس قدر ہم پر ظلم و ستم کر دے فرما کر انھوں سے اس وجہ سے کہ اور اولاد  
 گریہ گلو گریہ ہوئی اور کچھ کلام کیا کہ میری سمجھ میں نہ آیا عرض کی میں نے یا بن رسول اللہ کیا فرمایا آخر  
 کہ میں نے سمجھا حضرت فرمایا کیا سبب ہے کہ تو نے سمجھا اِی جابر واللہ کو لُم نہیں دے گا اِنی اِلَی الْعِرَاقِ لَمْ یَقُوْهُ  
 یَزِیدُ فِی دَارِهِ وَلَا فِی حَرَمِ جَدِّہ وَلَا فِی مَسْکَةِہٗ وَلَا فِی غَیْرِہَا قَسَمُ ہُوَ خَدَاکِی اگر میرے بابا  
 سفر غربت کو نہ اختیار کرتے اور سوئے عراق نہ آتے تو بھی یزید اور نینین مدینہ میں چین نہ دیتا اور نہ کو میں  
 رہنے دیتا بلکہ وہ جناب کمین آرام نہ پاؤ چنانچہ میں نے بگوش خود سنا ہوا کہ حضرت فرارشا کیا وقت  
 وداع اہل وطن کہ اگر میں سورخ مورچہ دار میں چھوٹا ہوں تو بھی یزید مجھ کو شہید کرے آرام نہ لینے دیگا  
 یہ عداوتیں اون منافقوں کو دلون میں روز احد و بدر سے تھیں کہ دل اونکو مثل آب و گیسو کو جوش  
 مار تو تیس حضرات فی الحقیقت ایسے ہی صدمات جان کر جناب امام زین العابدینؑ فرادہ ہائے  
 کہ اولکے بیان نہیں ہو سکتا اذان جملہ سب سے زیادہ اوس جناب پر مصیبت شام کی تھی چنانچہ  
 کسینہ پوچھا جناب امام زین العابدینؑ سے کہ آپ پر سب سے زیادہ مصیبت کہاں پڑی تھی قَالَ  
 الشَّامُ الشَّامُ الشَّامُ حضرت فرمیں بار فرمایا شام میں شام میں شام میں چنانچہ فاطمہ و خنجر  
 جناب امیر سے منقول ہوا کہ انھوں نے فرمایا اَنتُمْ یَزِیدُ اَمْرٌ یَسَاءُ الْحُسَیْنِ فَحَسْبُنَا مَعَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ  
 فِی مَحَلِّسٍ لَا یُکَلِّمُهُمْ مِنْ حَرٍّ وَلَا قُرْحٍ اَقْشَعَتْ وَجُوْهُهُمْ یعنی جب ہمیں شام میں پیش  
 یزید لیکر آوے شقی نے حکم دیا قید کا پس سب دختران جناب فاطمہ و جناب امیر سے جناب امام زین العابدینؑ  
 کے ایسے قید خانہ میں قید ہوئیں کہ جس میں دنگو دھوپ میں جلتی تھیں اور شب کو اوس میں ہلکی تھیں  
 کہ اوس کو صد موسیٰ چہرہ دن کو پست و گرگوتہ اور صورتیں متغیر ہو گئی تھیں قَالَ ابُو خَنْفٍ لَمَّا مَضَى  
 عَلِیُّ یَسَاءُ الْحُسَیْنِ وَذَرَا یَاکُفِی السَّجَّی سِتَّہٗ اَشْهُرٌ وَصَا قَتْلُہُمْ وَرُہْمُ دَعَاہُمْ  
 یَزِیدُ یَوْمًا وَحَوْضٌ عَلَیْہُمْ الْمُقَامُ بِیَدِ مَسْقِی ابُو خَنْفٍ کہتا ہوا کہ جب فریت امام حسینؑ کو

چہ مہینہ قید میں گذری اور سینے او کو زحمت قید سے تنگ ہوئی تو زید فرمایا کہ او نہیں دمشق پہنچ کی  
تکلیف دی او نہون فرما کر کیا اور کہا ہمیں مدینہ پہنچ دی پس زید فرمایا بشیر کو طیاری سفر کا  
حکم دیا پھر جناب امام زین العابدین کو بلا کر ازراہ مکاری کو یون کہی لگا خدا برا کرے ابن مرجانہ کا کہ او  
حسین سے یہ سلوک کیا و اسد اگر میں ہوتا تو جو حسین ابن علی مانگو وہ میں دیتا اور ان سے اس بلا کو دفع  
کرنا اگرچہ موجب میری ہلاک بعض فرزند کا بھی ہوتا مگر جو مشیت خدا میں تھا وہ ہوا پس جو حوائج ضروری  
ہوں وہ مجھ کو بھیجتا میں اوسے بر لاؤں فقال قاضی حوائجی وَجَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ رَبُّ  
الْعَالَمِينَ حضرت فرمایا قاضی حوائج میرا اور رب مخلوقات کا تو خدا ہو وَلَکِنْ اِنْ کُنْتَ  
مُصِرًّا عَلٰی ذٰلِكَ فَالَا دَوْلَ اَنْ تُسَيِّئَ وَجْهَ سَيِّدِيْ وَوَالِدِيْ فَارْزُ دُنْيَهُ وَادِّعْهُ  
اور اگر مصر ہو تو کہ میں تجھ سے کہوں تو پہلی حاجت میری ہی ہے کہ میری پر غریب سید بکس امام حسین  
سے مجھ کو کہا دے کہ میں اوسکی زیارت کر لوں اور اوسے وداع کر لوں اور دوسری حاجت یہ ہے کہ ہمارا جو  
اسباب لٹ گیا ہے وہ شکاد اور تیسری حاجت یہ ہے کہ اگر سید قتل کا ارادہ ہو تو میری بیوی بیویوں اور بہنوں کو ساتھ  
کسی مرد معتبر کو کرتا رسول خدا کو روضہ تک انہیں پہنچا دی پس زید بولا کہ قتل کو تمہاری دین نے  
سعاف کیا اِنَّمَا وَجْهٌ اَيْتُكَ فَلَنْ تَرَاهُ مگر ابے باپ کا سر تو اب کہی نہ دیکھو گے اور نہ کہا یا اوس لعین نے  
سرافقس امام غریب امام زین العابدین کو پس ہمراہ بشیر فافلہ الحرم کو لیکر روانہ مدینہ ہوئے جب  
عراق میں پہنچے تو اہلبیت فرمایا ہمیں کر بلا سے لیجیل تا ہم اپنی سید اور آقا کی زیارت کر لیں پس بشیر موجب  
ارشاد کو سو کر بلا چلا تا نگہ موافق بعض روایت کہ بیسویں تاریخ صفر کو داخل کر بلا ہوئے وَجَدُوْا  
هٰذَاكَ جَايِرًا اَبْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْاَنْصَارِيَّ وَجَمَاعَةً مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ پس وہاں جا کر کو باجاعت  
بنی ہاشم پایا پس عجب طرح کا شور و نوحہ برپا کیا اور اونکی آواز گریہ سنکر عورت گرد و نواح کی جمع ہوئیں  
اور نوحہ و شیون میں شریک ہوئیں جناب کلبی سے منقول ہے کہ ہمیں پوچھا وہاں کون کچ کارون سے کہ کون وہاں  
قبر امام غریب پر او نہون فرما کر کیا کہ جب ہم قتل امام کی طرف سے نکلتے تو رات کو فتنہ مع الحقیق  
ہو جاتا ہے وَیَقُولُوْنَ پھر سنتی تو آواز گریہ جنات کہ وہ روئے تو اور یہ مرثیہ امام مظلوم پر پڑھتے تھے



شِعْرَ رَسُولِ جَبِينَهُ ۖ فَلَمْ يَرَيْنِ فِي الْخَلْدِ وَدَّ لِعِزِّ رَسُولِ خَدَاحِشِينَ كِي بِشِيَانِي كُو بِسَارَسِ  
 س کر دتھا اور بوسو لیتو تھو اس سے نور رخساروں پر حسین کی ہویدا ہو اور وہ ایسا امام تھو شعر ابوالاکا  
 بِنِ اَعْلَى الْفُرْلَيْشِ ۖ وَجَدَ خَلْدُ الْجَلْدِ وَدَّ کہ پد ۖ وما در حسین بزرگان قریش سے تھو جدا و کونکو فخر  
 کائنات تھو اور ظالموں نے ایسی بزرگ کو شل گو سفند قربانی کر پس گردن سے فوج کیا غرض کہ جب تین  
 شبانہ روز ماتم قبر حسین پر پہاڑ کہا پہر وہاں سے قافلہ نے سو مریہ کو پچ کیا پس جب قریب مدینہ کے  
 پہنچو تو ایک جاجیمہ نصب کر کر اہلبیت کو اوسین اوتارا اور بشیر سوار شاد کیا کہ اے بشیر خدا رحم کر  
 تیرے باپ کو کہ وہ شاعر تھا آیا تو بھی کچھ پیشہ پر رہ کر کتا ہو قلت بلی ایاتن رسول اللہ را تی  
 لشاعر عرض کی میں ذلہ بلو میں ہی شاعر ہوں جو حکم ہو وہ بجا لاؤں فرمایا حضرت نے کہ جا کر اہل مدینہ  
 میری آؤ کی خبر کر دی میں نے عرض کی کہ تم اور اوما میں اور گھوڑی پر سوار ہو کر داخل مدینہ ہو احب  
 مسجد رسول خدا کی دکھائی دی تو زمانہ رسول خدا کا اور رہنا امام سید علیہ السلام کا جھکویا آیا طاقت  
 ضبط کی نہ ہی اور بیاختہ میں فرونا شروع کیا اور یہ مشیہ میں فرو رو کر پڑھنا شروع کیا مرثیہ  
 يَا أَهْلَ يَثْرِبَ لَا مَقَامَ لَكُمْ هَاهَا قَتَلَ الْحُسَيْنُ فَأَدْبَعْنِي مِدَادًا اَمْ اَهْلَ مَدِينَةٍ كَمَا  
 آرام سو گھروں میں اپنی بیٹی ہو مدینہ ویران ہو اور قابل نہ ہو کہ مہین رہا کہ وارث مدینہ فرزند رسول خدا  
 جگر گوشہ بتول کو ظالموں نے تین دن کا پیاسا فوج کیا اور قیصر قتل کیا اوس مصیبت کو خیال سے  
 اَنسویہ جاری ہر شجر جنم الحسین بکری بکری ۖ خُضِرَ جَعْدًا وَلَوَاسُ مِنْهُ عَلَى الْفَنَاءِ اَرْ وَه صِيت  
 پڑی اوس جناب پر کہ جسکو بیان سے دل تڑی ہوتا ہو کہ وہ جسم حسین جو آغوش میں نہ ہر کی پلا اور  
 زبان رسول خدا سے نشو و نما ہوا جلتی ریت پر کر بلا کی خاک و خون میں غلطان پڑا رہا اور سراقہ سے  
 اوس جناب کا نیزہ پر رکھ کر شہر بھر پھرایا گیا اور پھر کہا میں نے کہ علی ابن الحسین علیہ السلام اپنی  
 پہو پیوں اور بہنوں کو لیکے آئیں اور غلامی جا اتریں میں نے قَالَ فَمَا بَقِيَتْ فِي الْمَدِينَةِ مُحَمَّدٌ رَحْمَةً  
 وَلَا مَحَبَّةً إِلَّا وَبَرَزَ مِنْ خَدُّوْرِهِمْ مَكْسُوفَةٌ سُودٌ مِّنْ خُشَّةٍ وَجُوهُهُمْ جَارِيَةٌ  
 خَدُّوْرُهُمْ يَدْعُونَ يَا كَوَيْلُ السُّبُورِ جَوْرٍ يَهُ آواز میری اہل مدینہ نے سنیں سب عورتاں ریزہ نشین

بیتاب ہو کر گمراہی باہر نکل آئیں اس شکل سے کہ بال سر وں کو کھلے ہوئے ہو چہرہ و چہرے میں اور رخسار پر  
 طابخ ماری تھیں اور بر اختیار روتی تھیں کہ کسی کو میں نے مثل اس روز کر دیا نہیں دیکھا اور سب مجھ  
 چہرہ کو دیکھ کر تھیں پس میں نے گمراہی کو کوٹا کیا کہ تاجا کو انسو قبل خیمہ تک پہنچوں مگر مارے ہیہ کر راہ بنا  
 تاں کہ گمراہی اور ترک در خیمہ تک پہنچا اور جناب امام زین العابدینؑ خیر میں تھی فحسج و موعہ جزوقہ  
 یمنع و یحکم و موعہ پس حضرت تشریف باہر لائے اور ہاتھ میں رومال تھا اس سے انسو پونچھتے ہوئے  
 خادم نے کرسی بچانی حضرت بیٹو مگر حضرت کو روئے و افاقہ نہ تھا اور آدمی مدینہ کو پر سادے ہوئے  
 اور مدینہ کی عورتیں اور مرد و اختیار روئے تو اور سداے باہر ہاے بلند تھی پس حضرت فرما رہے کیا کہ چپ ہو  
 سب خاموش ہوئے بعد از آن حضرت حمد و ثناء الہی بجالائے اور پھر فرمایا الحمد للہ علیٰ عہدکُم الامور و فحاش  
 اللہ ہود و الہم الفحاشی و مضائقہ الوداع و جلیل الذکر حمد کرنا ہون میں خدا کو کار ہاے عظیم  
 اور مصیبت ہاے زمانہ پر اور سخت درد آورندہ اور ماتم ہاے مہربان شکر پر ایھا الناس ات اللہ ولہ  
 الحمد ابتلانا بمصائب جلیلہ و ثلثہ فی الاسلام عظیمہ ایگر وہ مردم حمد ہو واسطہ خدا  
 کہ قبل کیا ہمیں مصیبتوں جلیلہ میں دین اسلام میں رخصہ عظیمہ پر اقول ابو عبد اللہ الحسین و  
 عترتہ و سبب نساؤ و وادار و یاسیہ فی اللہ ان اراہل مدینہ و مصیبتیں ہمیں کہ شہید ہوئے  
 میرے پدر بزرگوار ابو عبد اللہ الحسین اور عترت او کی اور قید ہوئے عورتیں او کی اور سب او کا شہر بشہر ہوا  
 اور یہ وہ مصیبت عظیم ہو کہ اپنا مثل نہیں رکھتی ایھا الناس فاکفی رجال یتلک لیس و ت بعد  
 قتلہ ایہا الناس کون بشر ہو ایسا تم میں سو کہ وہ مسرور ہوگا بعد قتل ہو جناب امام حسین کے  
 ایہ عاتین یتلک لیس و ت بعد قتلہ ایہا الناس فاکفی رجال یتلک لیس و ت بعد قتلہ ایہا الناس  
 کر گئی فرزند رسول خدا پر فلقد بکت السبع الشدا لقتلہ و بکت الجار با تو حیا و السموات  
 با د کا ہوا بتحقیر کہ وہ مصیبت ہو کہ روح اس مصیبت پر ساتون آسمان اور روح امام شہید  
 کی پیاس پر دریا اور آسمان اور روح اس امام مظلوم پر سب مخلوقات خدا و الا شجر با غصا کا  
 و الحیتان فی الحج الجار اور درخت روح اس جناب پر شاخون سے یعنی درختوں کی شاخون

خون جاری ہوا اور ملکہ مقوب اور اہل آسمان سب روئے آیتھا اللہ اس آئی قلب لا یصدع  
لقتلہ ایہا الناس کون سادل ہو کہ مصیبت جناب سید الشہداء میں شگفتہ نہواہو ام آئی فواد  
لا یجئ لہ اور کون ساسینہ ہو کہ ماتم میں امام غریب و مظلوم کو مرحوم نہواہو ام آئی سجع کی جمع ہذا  
الثلثۃ فی الاسلام اور کون سا گوش ہو کہ ایسی مصیبت کو سنو کہ رختہ دین اسلام میں پڑا ہو نہ رو  
ایہا الناس اصبحنا مطر و دین شایعین عن الابصار کائناتنا الاکاد المثلث و کابل میں  
غیر مجرم اجتر سنا کہ ایہا الناس تمہیں خبر ہو کہ ہمیں کیا کیا ذلتیں پہنچی ہیں امت رسول خدا  
ہاتھ ہو کہ گویا ہم اولاد ترک اور کابل ہو اور ہو کو اذیتیں دین اور ہو کو قید کیا ہو اسکو کہ ہو کو بی رحم  
و قصور کیا ہو و لا ثلثۃ فی الاسلام لکننا کہ اور نہ کوئی ہمہ دین اسلام میں رختہ ڈالا تھا کہ جسکی  
عوض میں ہماری سلوک کیا والد اگر بغیر خدا از ہمیں ہماری ایذا دینے میں وصیت کر تو تو ہی وہ لوگ  
ہمیں اس سے زیادہ اتار نہ سکتے ہیں ایسی مصیبتیں جناب امام زین العابدین و اولہائیں کہ تمام عمر  
روایا کر اور اس بیانی سے رو تو کہ جو دیکھتا تھا حضرت کو وہ بھی رو تو لگتا تھا و سنا اکل لحم راس  
حنا ابدا اور تمام عمر کھ گوسفند کھا یا جب سے سراقہ میں امام حسین کو زیر تخت بربد دیکھا اور جب  
خادم پانی سامنے لاتا تھا اس قدر رو تو کہ وہ پانی سب آنسوؤں سے غلط ہو جاتا تھا تاکہ ایک روز  
کسینہ عرض کیا کہ یا مولائے ملک رو تو کہ قال یا قوم ان یعقوب النبی فقد سیطرت اولاد  
الہی عنی عنی علی و حتی ابیضت عینا من الحزن و هو حتی فی دار الدنیا حضرت فری  
فرمایا القوم مجبور رو تو سے منع کر تو ہو ای قوم یعقوب بغیر کو بارہ بیٹوں میں سے ایک دنیا گم ہوا تھا اور پھر اتارو  
کہ انہیں مفید ہو گئیں حال انکہ وہ جانتے ہو کہ کوسف زندہ ہو اور میں تو توابی انہوں سے دیکھا  
اشارہ عزیز و نکو کہ اولکا نظیر نہ تھا رو تو زمین پر تین دیکھو کہ پاس ایک ساعت میں قتل ہو و واسد  
اولکا غم پیر دل سے خجائیکا اور اون کی نشہا خون آلودہ گلو برید مجبور نہ ہو لین گیا پھر فرما تو نے  
و اکو باک و یکرک یا ابنا و اسفا لا یصلک یا ابنا کہ افسوس تمہاری مصیبتوں پر ای بابا افسوس  
تمہاری ہو کہ پاسی شہید ہو تو پیر ای بابا افسوس تمہاری سیکسی پر یہ فرما کہ بہت رو تو اور فرمایا قتل

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَطَسْنَا كَمَا وَاَنَا اَكْمَلُ الْاَكْمَلِ وَاشْرَبْتُ الْمَاءَ اَفْسُوسَ شَيْدِ هُوَ اَفْزَنْدَرَسُوْلُ خَدَايَا  
 اور میں کما آتا ہوں اور پانی پیتا ہوں پھر اتنا رو تو کہ ریش مبارک آنسو و گنہ گری جاتی تھی تو  
 کما تو اور شکر خدا بہت بجا لاؤ تو اور عبادت خدا میں مشغول ہو تو اور چالیس حج حضرت زکریا  
 اونٹ کو گزانا مارا منتول ہے کہ ایک روز جناب امام زین العابدین زکریا اونٹ کو مار نیکو ہو اور کچھ  
 خیال کرو تو زکریا ہاتھ سے نہیں ک دیا اور فرمایا لَا اَلْفَصَاحُ لَخَزِيْنَةٍ اَهْ كَيْمَا رَوْنِ اس پر زبان کو  
 کہ مجھ کو قصاص کا خوف ہو افسوس سیر رحیم و خدا ترس کو ظالمون ذرا شام میں تازیانہ زاری روایت  
 بہت ماضی فضائل الہیت اور نصف حسانت نجسنا الہیت کا شیعوں کو اور  
 اما معصومون کا وقت مرگ پھر گریہ رسول خدا اہل بیت کو دیکھ کر اور بیان  
 مصیبت اور حال قبر جناب امام حسین قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَعَرَّفَ اِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّی  
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِرَءَاۤیَ مِنَ التَّكْرِ وَحُبِّ اِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ  
 الکتاب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و فرمایا پہچاننا حق اہل بیت رسول خدا کا باعث بڑا  
 آتش جہنم ہو اور دوستی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی امان ہے عذاب آخرت سے دامن نکالنے کا علی حب  
 اِلَى مُحَمَّدٍ سَاكَتْ شَہِیْدًا اور جو میری محبت الہیت رسول خدا پر وہ شہید رہا ہے اگرچہ اپنی بستر خواب  
 میری اور کتاب بشائر المصطفیٰ میں مذکور ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا خانہ جناب اثیر بن شادان  
 و فرحان داخل ہوئے اور فرمایا السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبْنُ اَبِي طَالِبٍ جناب اثیر و جناب فاطمہ اور  
 حسین و ائمہ کبریٰ ہوئے اور آداب سلام بجا لائے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 بیٹھے اور ان سب بزرگواروں کو ہنس کے فرمایا کہ تم ہی بیٹھو بموجب فرمان واجب الاذعان سب  
 برگزیدہ گان خدا بیٹھے گئے قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا دَاۤیْتُكَ اَقْبَلْتُ  
 عَلَیَّ بِغُلٍّ هٰذَا لِیُؤَمِّمَ جَنَابِ اَمِیْرٍ فَرَضَ اَنْ یَّارَسُوْلَ اللّٰهِ یُکَلِّمَ اَبَا سَاۤدَہٗ وَخُورَمَ اَبَا سَاۤدَہٗ اَشْرَفَ اَبَا  
 نَہِیْنٍ دِکھا جیسا اُنکو آج شاد دیکھتا ہوں حضرت نے فرمایا اے علی آیا چاہتی ہو تم جس خوشخبری مجھ کو شاد کیا  
 اوس تمہیں بھی آگاہ کروں قَالَ کَہْمَ دُوْحَیْ فِدَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

عرض کی جناب امیر فی بیان کچھ اوس بشارت کو اور رسول خدا جان میری قربان ہو آپ پر سے فرمایا  
حضرت نے کہ امیر جبریل اور کما مجھے جانب پروردگار سے بعد تحفہ سلام کر کہ بشارت دو عملی کو اس بات کی  
کہ جتنی شیعہ تمہاری بہن خواہ صلح خواہ فاسق سب داخل بہشت ہوں گے یہ خبر فرحت اثر سنکے جناب امیر  
ماری خوشی کے سجدہ شکر میں گہرا اور بعد سجدہ کو دونوں ہاتھ سو آسمان اوٹھائے و قال اِنِّیْ اُتِیْتُ  
اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ اِنِّیْ قَاتِلٌ وَهَبْتُ لِشِیْعَتِیْ نِصْفَ حَسَنَاتِیْ اور عرض کی یا رسول اللہ میں خدا کو  
اور آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے نصف حسنت اپنی اپنی شیعوں کو بخش کر دیا کہ اَلَا کَلَّتْ فَاکُلُہُمْ عَلَیْہِمْ  
السَّلَامُ جب جناب فاطمہؑ نے یہ کلام سنا تو بولیں امیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی  
آپ کو شاہد کرتی ہوں کہ میں نے بھی نصف حسنت ابو الحسنؑ کے شیعوں کو بخشے جناب امام حسنؑ نے عرض کی  
ایرنا میں بھی آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بھی اپنی نصف حسنت اپنی بزرگوار کو شیعوں کو بخشے جناب  
امام حسینؑ فرمایا اے جد عالی وقار میں بھی آپ کو شاہد کرتا ہوں کہ میں نے بھی نصف حسنت اپنی اپنی  
پدر نام دار کو شیعیان گنہ گار کو بخش کر قال رَّسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَا اَہْلَیْبَیْتِیْ  
سَا اَتَمُّ بِاَکْوَمَ بَیْتِیْ جب رسول خدا نے یہ سخاوت اپنے اہل بیت کی ملاحظہ کی فرمایا کہ اسے  
اہل بیت میری تم مجھے کریم ترین ہو جب تم یہ احسان شیعوں پر کیا سنو میں بھی اپنی خدا کو  
گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بھی اپنی نصف حسنت شیعیان علی ابن ابیطالبؑ کو بخش کر ناگاہ صدائے  
خداوند غفار جانب آسمان سے یون آئی یَا اَہْلَ الْبَیْتِ سَا اَتَمُّ بِاَکْوَمَ بَیْتِیْ اے اہل بیت تم مجھے  
زیادہ کریم ترین ہو جب تم شیعیان علیؑ پر یہ احسان کیا تو سنو میرا احسان شیعیان علی ابن  
ابطالبؑ پر اِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِشِیْعَہٖ عَلَیٍّ وَنَحْوِہٖ ذُوْجُہُمْ جَمِیْعًا تحقیق کہ میں بھی علیؑ کے  
شیعوں کو اور دوستوں کو سب گناہ بخشو حضرات اقامت ہمارے پیر نہایت مہربان بہن چنانچہ جناب  
رسول خدا نے فرمایا حُبِّیْ وَحُبِّ اَہْلِیْبَیْتِیْ نَافِعٌ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ دوستی میری اور میرے اہل بیت کی  
نفع بخشی ہو ساتھ چار ایک تو وقت مرگ اور دوسری قبر میں اور تیسری وقت نشو و نما اور چوتھی وقت  
نامہ عمل کو اور پانچویں وقت حساب اور چھٹی پیش میزان اور ساتویں نزدیک صراط کو چنانچہ جناب

صداق علیہ السلام فرماتی ہیں کہ جب وقت مرگ ہمارے تیسعہ کا قریب آتا ہے تو ملک الموت اوسے اشارہ کرتا ہے اِنظُرْ اِلٰی تَمِيْنَاتِكَ کہ اے مومن دیکھ کہ تو اپنی طرف فَوَائِي دَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنَيْنِ جب وہ اپنی طرف دیکھتا ہے تو بتاتا ہے رسول خدا اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ اور حسن مجتبیٰ اور حسین شہید کربلا کو کہ پاس اوسکو موجود ہیں اور جناب امیر فرماتی ہیں اے ملک الموت اسکو قبضہ میں آسانی کرنا کہ یہ ہمارا دوست ہے اور جب قبر میں اوسو دفن کرتی ہیں تو وہاں ہی جناب امیر سعی کو آتی ہیں اور اوسو خوف سے بچاتی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ نکیرین سو گشتی ہیں سینہ مومن کا قبر میں اور گشتا ہوا ایک دوسرے کو کہ نبیچین کرو اس مومن کو کہ اسکو سینہ سے بوسے محبت اہلبیت رسول خدا آتی ہے اور خداوند عالم محبت جناب امیر سے قبر کو شیعہ کی مانند ایک کیاری بہشت کی کر دیتا ہے اور روز قیامت کو تاج بادشاہی رکھ کر آئیگا اور سنہ اور کاس مثل چودھویں راگنی چاند کو ہوگا اور کتاب خراج میں قوم ہے کہ ہر شیعہ کو پانچ مین فرشتے ایک ایک برگ طوبی دینگے کہ وہ پھر روز عقد جناب فاطمہ جمع کئے گئے ہیں اور اوپر نو سو برائت آتش و فرخ لگی ہوگی فی الکھالی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ جَمَاعًا خَدَتْ يَمِيْنًا اِذَا قُبِلَ الْحَسَنُ اور کہ ابامالی مین ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسول خدا تشریف رکھتے تھے کہ جناب امام حسن تشریف لائے جو ہیں امام حسن کو جناب رسول خدا نے آفرید کہا رو فرگو تم قال اِلٰی اِلٰی يَا بُنَيَّ اور رو رو کر فرمایا اے فرزند میرے آ اور انہیں اپنی زانو جو راست پر بٹھالیا پھر تشریف لائے امام حسین انہیں بھی دیکھ کر حضرت ردیٰ اور بلاقونہ کو زانو جو چپ پر بٹھایا تم اَقْبَلْتُ فَاطِمَةَ فَلَمَّا رَاَهَا كَلَّمَ اِلٰی اِلٰی يٰ كُنِيَّةُ پھر تشریف لائے جناب فاطمہ انہیں بھی دیکھ کر رسول خدا رو رو کر فرمایا اور بلاقونہ پھر تشریف لائے جناب امیر علیہ السلام حضرت انہیں بھی دیکھ کر رو رو کر بلاقونہ کو سامنے بٹھایا وہ اپنی طرف اپنی اصحاب فرغض کی یا رسول اللہ مَا تَرَى وَلِحَدَّ مِّنْ هُوَ لَا وَاِلَّا بَكَيْتَ اَوْ مَا قَدِمْتُمْ مِّنْ قَسْوٍ يُّرْوِيْنَا اے رسول خدا آپ سکو دیکھ کر رو رو کیا آپ کو اہلبیت میں ایسا نہیں کوئی کہ آپکو باعث سرور کا ہو و حضرت فرمایا قسم جو اوس شخص کی جسے مجھ سے بیعت کیا برسات اور برگزیدہ کیا مجھ سے آئی د اِيَّاكُمْ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ عَلٰی اللّٰهِ کہ مین اور یہ اہلبیت میری ہر آئینہ بزرگترین خلق ہیں نزدیکی خدا کے

بین رویا ہون انکی مصیبتوں پر جو اپنے ہون والی ہیں پس یہ بہائی میرا علی ابن ابیطالب صاحب نشان  
 میرا دنیا و آخرت میں اور وصی و خلیفہ ہو میرا بعد میری اور سامنے میری اور صاحب جو صحن کوثر اور  
 مالک شفاعت اور صاحب تصرف ہر مسلمان کا ہو اور امام ہر مومن کا ہو دوست اسکا میرا دوست  
 اور دشمن اس کا میرا دشمن ہو اس کی دوستی کو باعث امت میری رحم کی جائیگی اور اسکی دشمنی  
 عنت کی جائیگی یعنی رحمت خدا سے دور ہوگی اِنِّیْ بِکَکُنِیْتُ حَتِّیْنَ اَقْبَلَ لَا یَقِیْ  
 ذَکَرْتُ غَدْرًا اَلَا مَقْرِبًا بَقْدِیْ مِیْن رَوِیَا سے آتے دیکھ کے کہ مجھے یاد آئے  
 غدر و عداوت امت کا ساتھ اس کے بعد میرے تا آنکہ اوٹھا دین کو اور محروم رکھیں گے  
 اسکی جگہ سے اسے یہ رنج و مصائب میں رہے گا تا آنکہ ایک شقی ماہ رمضان میں اس کے  
 سر پر تلوار مار دی گئی اور یہ پیشی میری فاطمہ سیدۃ النساء اولین و آخرین ہو اور یہ بارہ  
 جگر اور روشنی چشم اور یہ وہ دل میری ہو اور جب یہ محراب عبادت میں کھڑی ہوئی ہے سامنے خدا  
 تو نور اس کا فرشتوں پر یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے اہل زمین پر نور ستاروں کا ظاہر ہوتا ہے خداوند عالم فرماتا  
 اِیْمَاکُمْ سِیْرُوْا نَظَرُوْا اِلَیْ اَمِّیْ فَا کَلِمَةٌ دِکُوْکُمْ سِیْرُوْا فَا کَلِمَةٌ دِکُوْکُمْ سِیْرُوْا فَا کَلِمَةٌ دِکُوْکُمْ سِیْرُوْا  
 کہ کیسی رجوع قلب سے عبادت میں میری حاضر ہو اور خوف سے میری اعضا اسکو کھینچیں اِنِّیْ اَمِّیْ  
 اِنِّیْ قَا رَسَمْتُ شِیْعَتِہَا بِسَمِّ النَّارِ گواہ کرتا ہوں تمہیں کہ میں زمان دی شیعوں کو فاطمہ کو آتش  
 جہنم میں رو دیا اسو دیکھو کہ یہ بھڑیاد تو وہ مصائب اس کو جو بعد میری ہو گئے گائی تھیں وَقَدْ دَخَلُوْا  
 فِیْ بَیْتِہَا گویا میں اس کے ساتھ ہوں جسوقت اسکو گھر میں عین گس آویں گا اور بہتک حرمت کریں گے  
 اور اسکے حق کو غصب کریں گے اور اس میراث سے منع کریں گے اَمِّیْ جَنَّتْہَا وَاَسْقَطَ جَنَّتْہَا اور  
 ایک شقی مجروح کر لیا اسکو پہلو کو کہ ساقط ہو جاوے گا حمل اس کا وہی تَنَادَتْ یَا اَبْنَاؤَ فَلَاحِیَابَ  
 وَتَسْعِیْتُ وَلَا تَفَاکْتُ اور وہ فریاد و ابناہ کرتی ہوگی اور کوئی اس کو جواب نہ دے گا اور وہ فریاد  
 کرتی ہوگی اور کوئی اسکی فریاد کو نہیں پہنچے گا اور جب دیکھا میں نے حسنین کو تو رو دیا اس لیے کہ یہ  
 تو سید جوانان اہل جنت ہیں اور حکم ان کا حکم میرا ہو اور قول انکا قول میرا ہو ان کو اس



ظلم و ستم ہو شہید کریں گے یعنی حنین کو تو زہر ستم بلا کر شہید کریں گے کہ اسپر ملائکہ زمین و آسمان روئیں گے اور حسین کو  
 میری قبر سے چھڑائیں گے اور مدینہ سے نکالیں گے کہ فَاَصْمَاہُ فِی سَنَاحِیْ اِلٰی صَدْرِیْ ہنس مین اور سو خوابین  
 چہاتی سو لگاؤ لگا اور حکم کروں گا اور سو مدینہ سے جائیگا اور یہ جائیگا اپنی مقتل کی طرف گاٹنی اَنْظُرُ اِلَیْہِ  
 وَقَدْ رَجِیْتُ لَیْسَ لَہُمْ فَخْرٌ عَنْ قَوْمِہِ صَرِیْعًا گویا میں اپنی بارہ جگر کو دیکھتا ہوں کہ ایک تیرا لیا لگا لگا اور سو  
 صد سو زمین پر گر کر لوٹا ہوئے یَا یَذْبَحُ لَہُ الْکَلْبُ اور اسی حال میں فوج کیا جائیگا بیشکل گوشت  
 تُمَّ بِسُورِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَبَکِیْ مَنَ حَوَآءَہُ وَارْتَفَعَتْ اَصْوَالُہُمْ بِالْبَحْرِ یہ فرما کر رسول خدا خوب  
 روئے اور سب اصحاب روئے لگے تاکہ آواز نوحہ و شہون بلند ہوئی اور حضرت فرما کر تو خداوند امین تجھ سے  
 شکایت کرتا ہوں اُن اور جو رستم کی جو میر و المیت پر ہوں کہ حضرات فی الحقیقت وہ مصیبت پڑی  
 اہل بیت پر کہ انکی مصیبت پر چند اور پرند روئے و مین مَصَابِیْہُمْ کَانَتْ قُبُوْرُہُمْ سُنَّیْ اور ایک  
 مصیبتوں سے اہل بیت کی مصیبت ہو کہ ظلم اعدا سے قبرین انکی پر لگندہ ہوئی ہین قَبْعُہَا فِی  
 الْعَوَاقِ وَبَعْضُہَا فِی الْحَبَفِ وَبَعْضُہَا بِالْطِیْفِ پس بعضی قبر توجھت مین ہوئی اور بعضی اق  
 مین اور بعضی مین مین فَاَدَّوْا عَلٰی اَذِلَّتِمْ حَوَالِقُبُوْرٍ اور سپر ہی ظالمون نے چاہا کہ قبروں کو بھی  
 شادین گما و رد فی الحدیث اِنَّ الْمُتَوَكِّلَ لَعِنَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ اَمْرُ الْحَاکِمِیْنِ نَبِیْنِ یَحُوْثِ عَلٰی  
 قَبْرِ الْحُسَیْنِ وَاَنْ یَّجُورَ وَاعْلَیْہِ الْمَاءُ لَیَحِلُّ لَا یَبْقٰی اِلَّا تَرْجُحُنَا نَحْمِہُ رَوَایَتْ مین وارد ہوا  
 کہ شولک لعین نے عداوت سے حکم کیا زراعت کرنے والوں کو کہ زراعت کریں قبر حسین پر اور لائین آب  
 نہر تا بالکل اثر قبر حسین بر طرف ہو جائے وَقَدْ هَدَّ مُوْاَبِّیْنَ اَنَّهُ پس گرا دی عینون نے عمارت اوکی  
 اور لائے جانور و نکور زراعت کو لو پس جانور اوس قبر شریف پر نہ گراور رو تو تو و کَلَّمَا اَجُوْا عَلَیْہِ  
 الْمَاءُ غَارَوْحَارًا وَاسْتَدَارَ بِقَدْرِہِ اللّٰہُ الْعَزِیْزِ وَلَمْ یَصِلْ قَطْرَہُ وَاحِدَہُ اِلٰی قَبْرِ  
 الْحُسَیْنِ اور ہر چند پانی کو قبر شریف پر لائے تو پانی حیران ہو کر ٹہر جاتا تھا اور گرد تصدق ہوتا تھا  
 وَكَانَ الْعَبْرُ الشَّرِیْفُ اِذَا جَا عَالَمًا یَرْفَعُ اَرْضَہُ بِاِذْنِ اللّٰہِ اور جب پانی آتا تھا تو زمین  
 قبر کی بلند ہو جاتی تھی قدرت خدا سے چین یہ دیکھا عینون نے تو حکم کیا کہ کوئی زیارت کو قبر شریف

آؤ نہ پاؤ مگر اوس سو کچھ روپو لیا کر وپس ایک ضعیفہ مومنہ تھی کہ وہ قصد زیارت میں چرخہ زنی کر گئی تھی  
 تاخرج راہ مہیا کر عجب یہ حکم سنا اوس تو رات کو بھی محنت میں مشغول ہو کر لگی تاکہ شفقت سے اپنی  
 خرچ راہ اور خرچ محصول جمع کیا اور زیارت روضہ مقدس جناب سید الشہداء کو مشرف ہوئی جب  
 یہ خبر حاکم شعی فی سنی تو بولا کہ یہ لوگ یوں آنا قبر حسین پر موقوف نہ کریں گے اب جو آخر زیارت قبر حسین کو  
 اوس کا ایک ہاتھ کاٹ لو پس جو محب خالص امام حسین علیہ السلام زیارت کو آتا تھا تو ملازمان غلیظہ  
 عذار دست راست اوس دیندار کاٹ لیتی تھی پس ناگاہ ایک محب صادق غلام با وفار زیارت کو  
 تشریف لائے پس اون غلامان عذار نے ہاتھ اوس زائر با وقار کاٹ لیا اور جانا کہ اب یہ زیارت  
 نہ آئے گا مگر وہ محب صادق جان نثار ایسی تھی کہ دوسری سال پر تشریف لائے ملازمان حاکم بیدار  
 دوسرا ہاتھ ہی کاٹ لیا جب تیسرا سال ہوا تو وہ بزرگوار پر آئے تو ملازمان حاکم نے حاکم کو لکھا کہ تیسری  
 حکم سے دو مرتبہ میں دونوں ہاتھ ایک زائر کو کاٹ دین پر ہی اوسو محبت حسین سے ہاتھ نہ اڑھایا  
 اور اب پر زیارت کو آیا اب جیسا حکم ہو بجا لائیں حاکم لعین نے عداوت سے جناب امام حسین کی حکم  
 کیا کہ اب کوئی اور عضو کاٹ لو پس ایک پاؤں اوس ثابت قدم راہ محبت کا کاٹ لیا پر ہی اوس  
 دیندار نے اوس قبلہ ایمان سے منہ نہ پھرایا اور پھر آیا حضرت مومن کامل ایسی ہو تو میں پس اون کا فوٹا  
 دوسرا پاؤں ہی کاٹ ڈالا پھر سال دیگر بہار خرابی زیارت کو آیا تو اوس بار لوگوں کو خوف و سکی  
 جانکا ہوا کہ اب کی مرتبہ یہ عاشق امام شہید کیا جائیگا ناگاہ قدرت خدا سے امام علی نقی تشریف لے کر  
 زیارت جد بزرگوار کو راہ میں لوگوں نے اوس جناب سے احوال زائر بیان کیا کہ یا مولا عشق امام حسین  
 ایک مومن نے تمام اعضا نشانہ کر دیں اب کو خوف و سکی جان کا ہو کہ اب کی سال پر وہ زیارت کو جناب  
 امام حسین کی جانا ہی عجب یہ بات جناب امام علی نقی فی سنی تو قریب اوس کو گھوڑا اور اسکا حال کمال  
 شفقت پوچھا اور اوسکو حال نہ بہت روئے اور اوسو پاس اپنا دنٹ پر بٹھالیا جب قبر شریف پر پہنچے  
 اور وہ زیارت سے مشرف ہوا تو خوب رویا پس دوست خالص ایسی ہو تو تو تمہا لکم لا تبکون  
 وَکَیْفَ تَبْکُوْنَ دُؤْمُوْعُکُمْ عَلٰی الَّذِیْ یُخْرِجُ الْعِطْشَانَ پس کیوں نہیں روئے تم ایسے مومن اور کیوں نہیں

قصور کرتی ہو اوس نعلوم پر جو فتح کیا گیا یہاں سے روکتی تھی کہ آسمان و آتش و حیوان و فلک  
 والو جو حق والے جمع اور مصیبت پر روی آسمان اور زمین و مرد اور جن تمام شعر و حیثیت کلمات  
 البتول خواستہ و لم یبق الا شق و وقع یا ذکر و ادس وقت کو جب دختران جناب فاطمہ بالباس  
 پارہ پارہ نفس جناب امام حسین پر آئیں و قتل جہم ابن البتول سکینہ و شمر لکھا یا السوط  
 صوباً تمنع افسوس کہ سکینہ تو ہم مجروح ہو کر جیتی تھی اور شمر تازیانہ سے ڈراتا تھا اور سب کرتا تھا شعر  
 قتلک یا سبط قتلتی یا سبط من حیث بالضب توجع ان دونوں مصرعوں کو ترجمہ کار با کلمہ یارہ  
 نہیں کر گیا بیان کر رہا اشارہ روئیکو کفایت کرتا ہے کہ تیرے پیلہا جا تو تھو اور اپنی بیوی سونستیں تو تو  
 کہ مجھ پر جو شعر و قول یا شعر و نوحہ خطبہ ادا کا گنت یا القلیل ترضی و قسح جناب زینب مایوس ہو  
 شمر سوکتی تھیں کہ وای ہو تجھ پر جو شمر چہرہ و ماس بڑھ کر کہ اسے تو اعلیٰ کفالتی تھی نقش پر کوہی سیتی تھی  
 روایت مفقاد و یکم روایت زرارہ پر گریہ امام زین العابدین ابن قولیہ نے بسند  
 مقبرہ زرارہ سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا یا زرارہ ان السماء قد بکت  
 علی الحسین اربعین صباحاً باللیلہ ام زرارہ تحقیق کہ آسمان روی جناب امام حسین پر چالیس  
 بخون و ان الارض بکت اربعین صباحاً باللیلہ اور زمین روی اوس جناب کو ماتم میں چار  
 صباح بسیار ہی و ان الشمس بکت اربعین صباحاً باللیلہ و الارض و اوقاب روی اوس  
 نعلوم پر چالیس صباح بسرخی کو و ان الجبال تقطعت و ان البحار فجوت اور ماتم جناب  
 امام حسین میں بہاؤ کثر و کثر ہو گیا اور دریا جوش و خروش میں آو و ان الملائکہ بکت اربعین  
 صباحاً علی الحسین اور تحقیق کہ فرشتگان آسمان ہی اوس جناب پر چالیس صباح روئے و  
 ما احضبت امرأۃ و لا اطفال حتی اتانا راس حبیب اللہ ابن زیناد اور کسی عورت نے  
 زنانہ ہاشم سے خطاب نہ کیا سر میں تل لالا لکنی نہ کی جب تک کہ ابن زیاد کا شہسب کاٹ کو ہمارے  
 لدا و اور ہم ہمیشہ روئے تھو اوس جناب کی مصیبت پر اور ای زرارہ کوئی چشم محبوب تر نہیں ہو اور کوئی  
 روزنا پسندیدہ تر نہیں ہو اوس چشم سو کہ جو اس میں پروردگار و منی بکلی علی الحسین فکرت

اَحْسَنَ بِالْبَنِيِّ وَفَاطِمَةَ اور جو روحِ امام حسین پر اوس زینب کی جناب فاطمہ سوار احسان  
کیا جناب رسول خدا پر اور حق ہم اہلبیت کا ادا کیا کُلِّ عَيْنٍ بِكَ اِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عَيْنَ بَكَّةَ  
عَلَى الْحُسَيْنِ فَانْهَضَ حَاكِمُهُ مُسْتَبْشِرًا بِنَعِيمِ الْجَنَّةِ اور رازِ روز قیامت کو تمام خلایق  
کی آنکھیں ہول قیامت سو گریان ہونگی مگر وہ آنکھ جو حسین پر رونی ہو وہ آنکھ خوش و خرم ہوگی  
اور بشارت دی جائیگی ساتھ نعيم خبت کو اور ہم ہمیشہ رہیں اوس جناب کی مصیبت پر اور جد  
بزرگوار میر علی ابن الحسین جیسے پر بزرگوار کو یاد کر تو اس قدر رو تو کہ ریش مبارک السوکن  
تر ہو جاتی تھی وَكُلُّ مَنْ رَأَى بِهَذَا الْحَالِ فَيَبْكِي لِبَكَائِهِ اور جو اون حضرت کو اس پھراری سے  
رو تو دیکھتا تھا وہ بھی برا اختیار رو تو لگتا تھا حضرات جامع تامل ہو رسم دینا تو یہ ہو کہ جبکہ غیر  
مرا ہو اوسو دلاسا اور تشفی دیتو ہیں افسوس احوال امام زین العابدین علیہ السلام پر کہ خود احوال  
راہ شام ہیں امام باقر سے فرماتے تھے کہ جب ہیں نقش میر جناب امام حسین جبر کیا تو مجھ کو ایک شتر  
بیکجا وہ پر سوار کیا تھا وَرَأَى الْحُسَيْنِ عَلَى عِلْمٍ وَلَيْسَتْ بِنَا خَلْفِي عَلَى بَعَالٍ وَحَوْلَنَا اَرْبَابُ  
اور سر میری یا حسین کا نیزہ پر سامنے میری لٹو جا تو اور ان بہنیں پہ پہ بیان سب میری پیچھے سر نہ  
اوٹو نہ سوار اور گرد ہاری نیزہ وار تو وَاِنْ دَمَعَتْ مِنْ أَحَدِنَا عَيْنٌ فَرَجَّ رَأْسُهُ بِالْخُفِّ او  
اگر کوئی ہم میں سو حال حضرت پر روتا تھا تو لعین او کو سر پر نیزہ مار تو اور منع کر تو تو حضرات  
کہیں رو نیکی یہ تغیر سنی ہو کہ غریزہ کو فوج کرین اور اونہیں رو تو ندین عوص دلا سو کو مارین اور نیزہ  
دکھائیں وَكَذَلِكَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ بَكَى عَلَى آيَةِ اَرْبَعِينَ سَنَةً اور حدیث میں  
وارو ہوا ہو کہ جناب امام زین العابدین اپنی بزرگوار پر چالیس برس رو تو وَمَا أَكَلُ دَاسُ الصَّائِغِ  
أَبَدًا اَمْدًا تَعْمُرُهُ اور تمام عمر حضرت نو کلمہ گو سفند نہ کما یا وَقِيلَ إِنَّهُ قِيلَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ  
إِلَى مَتَى هَذِهِ الْبَكَاءُ يَا سَوْلَانَا اور منقول ہو کہ کہیں جناب امام زین العابدین سو پوچھا یا سولانا  
رو تو کف حال یا قوم اِنَّ يَعْقُوبَ لَيَبْكِي فَقَدْ سَبَطَا مِنْ اَوْلَادِهِ اِلَّا نَبِيَّ عَشْرَ حَضْرَتِ فِي  
فرمایا الشیخ یعقوب پیغمبر کو بارہ بیٹوں سو ایک بیٹا کم ہوتا تھا فَقِيلَ عَلَيْكَ حَتَّى اَبْيَضَتْ عَيْنَاكَ

مِنَ الْخَوْنِ بِسْ يَعْقُوبُ يَوْسُفُ پراس قدر روئے کہ انگلیں سفید ہو گئیں وَهُوَ حَيٌّ فِي دَارِ الدُّنْيَا  
 حالِ آنکہ یوسف زندہ ہو وَاَنَا قَدْ نَظَرْتُ يَعْنِي اِنْ سَبْعَةَ عَشَرَ مِثْنَ اَهْلِيَّتِي لَيْسَ لَهُمْ  
 بِشَيْءٍ فِي الْاَرْضِ قَتَلُوا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ اور ایشانخص میں تو اپنی انگلیوں سے دیکھا ستر  
 اہل بیت کو کہ شیبہ و نظیر میرے تھے ایک ساعت میں مثل گو سفید قربانی بیج ہو گئی اور سر او کو نیز و نیز چڑھا  
 اور شہر شہر پہنچا کہ قَوْلَ اللَّهِ لَا يَذُوبُ خُومُهُمْ عَنْ قَلْبِي وَلَا يَنْخَسُصُهُمْ عَنْ عَيْنِي وَلَا ذَكَرَهُمْ  
 عَنْ لِسَانِي حَتَّى يَحْقُقَ اللَّهُ بِهِمْ قِسْمَ يَوْمِ خُدَايَ کہ غم او کا دل سے میری دور نوگا اور او کو لا شہما  
 خاک و خون آلودہ گلو بریدہ میری نظر سے غائب نہوگا اور ذکر او کا میری زبان سے موقوف نہوگا جب  
 کہ خدا مجھ اور ان سے ملا وَمَا وَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامٌ اِلَّا وَبَكِيَ بَكَاءً شَدِيدًا حَتَّى بَلَ الطَّعَامُ  
 مِنَ الدُّمُوعِ اور کبھی خوان طعام اگر اس جنا بکو رکھا گیا مگر یہ کہ اس شدت سے روئی تو کہ وہ طعام انسو  
 تر ہو جاتا تھا حَتَّى قَالَ سَوَّى لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ اِنِّي اخشى عَلَيْكَ اَنْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِيْنَ  
 یہاں تک کہ ایک دن ایک غلام نے عرض کی کہ فدا ہوں تمہارے بامول و خوف ہو مجھ کو کہ آپ روز روئی ہلاک  
 فرمایا حضرت نے سوا اس کے نہیں سمجھا کہ ایت اپنی غم و الم کی مگر خدا سے اور میں اون چیز و نگو جانتا ہوں  
 کہ تم اوسو نہیں جانتے وَاللّٰهُ اِنِّي لَمْ اَذْكُرْ مَضِيَّ بَنِي كَالِحِمَةً اِلَّا خَفَقَتْنِي الْعَبْرَةُ اِلَيْشَخْصِ  
 والد جب میں مقتل فرزند فاطمہ کا یاد کرتا ہوں وہ رقت گلو گریہ ہوتی ہے کہ ضبط او کا میں نہیں سکتا  
 بہر روز کو یہ شعر پڑھتا ہوں اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ تَعْلَمُ مَا لَكَ وَقَدْ هَلَكَ بَكَيْتُ مِنْ بَكَاءِ مُحَمَّدٍ  
 اگر تو تو غمگین پس کیا ہو واسطے تیرے کہ تو سورہ امانہ روون میں غایطے اوس نطووم کو حسبے روز  
 رُوْنُ شَعْرٍ قَدْ بَكَتْهُ فِي السَّمَاءِ سَلَا يَكُ طَهْرُكُمْ اَمْ ذَكَّوْنَ سَجْدًا وَتَحْقِيقُ رُوْنُ اَوْسُو  
 بیچ آسمان کو شریک سفید و بزرگ رکوع و سجود میں شَعْرُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيرُ كِلَاهُمَا حَوْلَ النُّجُومِ  
 بتا گیا وَاَلْفَرَقْدُ اَوْ شَمْسٍ وَ قَمَرٍ روشن گرد سار و فکر و توہین اور ستارہ فرقدین احوال حضرت پر گریان  
 شَعْرًا لَيْسَتْ قَتَلَ الْمُصْطَفَيْنِ بَكْرًا بَلَاءَ حَوْلَ الْحُسَيْنِ ذَبَا بِحَاكُم تَلَحُّدًا اَوْ شَخْصًا تَابُولِ  
 جادون قتل اولاد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیج زمین کر بلا کہ گرد میری با حسین علیہ السلام

شل گو سفند قد بانی کے ریگ گرم کر بلا پر فوج کئے پرے تھے بے گور و گفن  
 اَنِسَتْ اِذْ سَاوَتْ اِلَيْهِ رَكَايَا فِيهَا ابْنُ سَعْدٍ وَالطُّغَاةُ جَمْعًا  
 آیا بھول جاؤں سو قوت کہ میری بار پر سوار وئی چڑائی ہوئی تھی وہیں سے تھا اور بہت غی تو قتل حسین کو شکر کر  
 فَسَقَوْهُ مِنْ جَمْعِ الْحَتُوفِ بِمَشْهَدٍ كَثُرَ الْعَدُوَّاءُ وَقَالَ الْمُسَوِّدُ  
 ہر بلا تو انہوں نے حسین کو کا سہا و نا خوش گلا و کثرت دشمنوں کی حسین تھی ہر دو گار وئی کی تھی کوئی دوست نہ تھا  
 ثُمَّ اسْتَبَا حَوَالِ الْحَاسِرَاتِ بِصُنُوحِهَا فَاشْمَلَ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ مُبَدَّدُ  
 پھر ان لعینوں نے سباح جانا سر و بار نہ کر نیکو اہل م کو اور دشمنان فتنہ ہر اکیر نیکو چاہنے والی حسین پر گندہ  
 كَيْفَ اسْلَوْا فِي السَّيَا يَا زَيْنَبُ لَدَعُوا الْحَقَّ قَلْبَهَا يَا اَحْمَدُ  
 کیونکر تسلی ہو مجھ کو در حالیکہ بیچ قیدیوں کو پہنچی میری زینب و دختران فاطمہ زہرا بیقصد و چار  
 قید ہوں اور فریاد کرتی تھیں سوز جگر سو کہ اور رسول خدا ہم اس فلت سوشل لوئی غلاموں کو قیدین  
 يَا جَدُّ مِنْ حَوَالِي يَسَاكُنُ اخَوَتِي بِالذَّلِّ قَدْ سَلَبُوا الْفَتَاةَ وَجَوَّدُ  
 اچھو بزرگوار گرد میری یتیمان حسین بنین میری اس فلت سوشل و کفر طالمون چین کے سر پہ نہ تھا  
 يَا جَدُّ قَدْ سَمِعَ الْفَرَاتُ وَقَتَلُوا عَطَشًا فَلَيْسَ لَكُمْ هُنَاكَ تَوَرُّدُ  
 اچھو نا تحقیق منع کر گئے حسین آب فرات سوار قتل ہوئے اتر پایا سونوا واسطے اون کے مقام آب  
 يَا جَدُّ مَنْ نَكَلَى وَلُحُولُ مُصِيبَتِي لَمَّا اَعَايَنَتْهُ اَقْوَمَ وَاَقْعَدُ  
 اچھو بزرگوار کوئی نہار و نیوالا ہماری طول مصیبت پر اور نہ تھا کہ دیکھو ہکوا اور ہین تسلی دے اور خاطر وادی کر  
 يَا جَدُّ كَوَا بَصَرَتِي وَدَايَتْنِي يَا جَدُّ نَا لَحَرَ الْحُسَيْنِ مَوْرِدُ  
 اچھو نا اگر خیال کر تو تم مصیبت ہماری اور دیکھتے بزرگوار گلو حسین کو کہ تا دم برگ خشک رہا  
 يَا جَدُّ ذَا صَدْرُ الْحُسَيْنِ مُرَضَّعُ وَالْخَيْلُ تَرَكَّضُ مِنْ اَعْلَاهُ وَتَصْعَدُ  
 اچھو نا رسول خدا آگاہ ہو سینہ تمہارے پیار حسین کا ریزہ ریزہ ہو گیا اور گور و جسم حسین دور نہوار کو دور تو اور روند  
 يَا جَدُّ ذَا ابْنِ الْحُسَيْنِ مَعْلَلُ وَمَعْلَلٌ فِي قَيْدِهِ وَمُصَفَّدُ

ایجد بزرگوار یہ فرزند حسین کا تہارا بیار طوق اس کو گلین ہر اور بیرون میں لو میکی جگر اسے  
 یَدْنِیْ لَوَالِدِیْمَ وَیَنْظُرُ حَالَهُ وَبَنُوْا اَمَّیَّةً فِی الْعَمَلِ اَتَمَّ یَقْتَدُ  
 کہ شہید بزرگوار این شعر پڑھتا اور حال نبی پاک کو دیکھتا کہ سر و عنق بکامیز پر چڑھا ہوا ناہار تو جال ہوا ورنہ عید میں اور کیا  
 یَا جَدَّ نَا شَمْرُکُ وُمْ یَقْتُلُہُ ذَلِجُ الْحُسَیْنِ فَا فِی عَیْنِ تَرْقُہُ  
 ایجد بزرگوار ہمارے شمر لعین تکبر و تفاخر سے دھمکتا قتل حسین اور فوج کیا حسین کو مثل کو سفید کسی کو جو بعد قتل  
 لَبَّجُوْا جَا حِزَّۃَ اللَّعِیْنِ عَلَیْہِ لَعَنَ الْمُہَمِّیْنَ سَا یَہُ یَتَهَضَّدُ  
 قتل کیا اوس شقی و حسین کو وسطے انعام پر نہ کو فوج کیا حسین کو ناجائزہ العین سے اور دوسکو لعنت خدا کی جیسا کا گیا  
 حَتّٰی اِذَا اَهْوٰی عَلَیْہِ لِسَیْفِہِ فَاِذَا ہُنَا ضَلَّ صَوْتِہُ یَا وَاحِدُ  
 یہاں تک جب ارادہ کیا بچ حسین کا اوس وقت بکارا وہ مظلوم یا از بلند امی خداوند تو میری صیبتوں کو دیکھتا ہو  
 یَا حَا لِقِیْ اَنْتَ الرَّقِیْبُ عَلَیْہُمْ فِی فَعْلَہِمُ خُلَمَا وَاَنْتَ الشَّہَادُ  
 ای خالق میرے تو نگہبان ہو اور گواہ ہو فعل انکو کا اور جو ظلم کہ تیرے نبی کو نواسی پر کر تو میں تو ہی اسکا شاہد ہے  
 وَیَسْجُحُ لُحُوْدًا یَا لَتَبِیْ وَاِلَہُ وَیَقُوْلُ یَا جَدَّ اِلَہَا یَا اَحْمَدُ  
 اور آواز بلند سے پکار رہا ہونا مارو لہذا اصلی اسد علیہ السلام کو اور کہتی تھی ہو نا نا احمدا جانکے ہر تہا نوا کا تہا نوا  
 یَا وَاَلَا لَیْسَ السَّاقِی عَلَی الْمَوْتِ نَضْلُ مَا لَ الْعَدُوِّ یَا مَا قَدْ شَہَدُ  
 ای بابا میری ساقی کو تر علی مرتضیٰ پہنچو جو مجھ کو آزار دست دشمنوں سے و تحقیق کہ ممکن نہیں دفع اونکا  
 یَا اَحْمَدُ الْوَهْسَاءُ قُوْرٌ مِّنْ عَدِیْ وَجَمْعُ اَمْلَاکِ السَّمَاءِ الشَّہَدُ  
 ای واماں فاطمہ زہرا اٹھو قبر سے اور شمار کرو صیبتیں میری اور سب املاک آسمان اس صیبت گواہ ہیں  
 ہٰذَا اَحْبَبْتُکَ بِالْحَدِیْدِ مُقَطَّعٌ مَّتَّصَبٌ بِدَسَائِمِ مَشْہَدُ  
 یہ حبیب پارہ جگر تہارا ایفاطمہ شمشیر و تیر و خنجر سے ٹکری کیا گیا ہوا ہر خون میں نہایا شہید کیا گیا ہے  
 وَالْطَّیْبُوْنَ بَنُوْکِ قَتْلِ اَحْوَلُ فَوْقَ الصَّعِیْدِ مُضْجٌ وَنَجْوَدُ  
 اور اولاد پاک پاکیزہ تمہاری فوج کی ہونی گرد حسین کے پڑی ہوا و پر زمین تقیدہ کو ٹکری ٹکری برہنہ بکین



هَذَا مَصَابٍ مَا أَصِيبَ بِمِثْلِهِ بِشَرٍّ مِنَ الْخَلْقِ إِلَّا وَاحِدٌ  
یہ وہ مصیبتیں ہیں کہ ایسی مصیبتیں کسی بشر پر مخلوقات خدا سے نہیں پڑیں مگر ایک شخص پر یعنی  
حسین ابن علیؑ پر کہ سوا انکو کسی پر یہ مصیبتیں نہیں پڑیں اور اکثر حضرت یہ کلمہ روتے تھے  
وَكَرْبًا لَا لِكْرِيكَ يَا أَبَتَاؤُ وَاسْفَاؤُ يَفْتَلِكُ يَا أَبَتَاؤُ وایندوہ تمہاری مصیبت  
برا ہی یا ہزار افسوس تمہارے ہو کہ پیاسے فوج ہو فریادیں بابت قتل ابنت رسول اللہ عطا  
وَأَنَا أَكُلُ الزَّادَ وَاشْرَبُ الْمَاءَ ہزار حیف فرزند فاطمہؑ زہرا و خمر رسول خدا تو پیاسا  
فوج کیا جائے اور میں پانی پیتا ہوں اور کھانا کھاتا ہوں ہرگز یہ کسانا گوارا نہوگا پس تھوڑا سا کھانا  
اور رات کو عبادت میں مشغول رہتی تھو اور دن کو روزہ رکھتی تھو یونہی چالیس برس گزری اور اگر  
کسی جانور کو فوج ہوتی دیکھتے تو اس قدر روتے تھے کہ بیہوش ہو جاتی تھیں چنانچہ ایک دن وہ جنا کہیں  
جاتی تھیں ایک قصاب کو دیکھا کہ بعض فوج ایک گوسفند کو باندھ رہا ہے حضرت کھڑی ہو گئی اور فرمایا  
ای شخص کیا کرتا ہے وہ بولا کہ یا حضرت حکم خدا و رسول جاری کرتا ہوں یہ منکر حضرت فرمایا آیا  
تو فراسے زبان کو آب و دانہ بھی دیا ہے یا نہیں اس نے عرض کی یا مولا یہ دستور ہے ہم قصابوں کا کہ  
قبل فوج جانور کو آب و دانہ سپر کر لیتی ہیں اور بھوکا پیاسا فوج نہیں کرتے پس یہ منکر حضرت میں  
تاب ضبط نہ رہی بڑا اختیار ایک آہ کا نعرہ مارا اور فرمایا ایسا الناس دیکھو تم کہ قصاب بھی بڑا آب و دانہ  
جانور کو فوج نہیں کرتے وایں لعینوں پر کہ جنہوں نے میری بابا کو کہ وہ فرزند رسول اور جگر گوشہ  
بتولؑ تھیں عزیز و اقربائیں دنیا بھوکا پیاسا فوج کر ڈالا اور اتنا بھی نہ جانا کہ ہم کیا کرتے ہیں اور کس  
قتل کرتے ہیں یہ فرما کر اس شدت سے روتے تھے کہ بیہوش ہو گئی اور لوگ بدشواری وہاں سے لائے  
روایت ہفتاد و دوم فضائل مجلس اور حال رحم جناب امیر علیہ السلام میں  
اور پھر احوال شہادت فرزند ان حضرت مسلم بن عقیلؑ علیہ السلام قَالَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا بِمَجْلِسٍ يَتْلُونَ قَوْلَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ  
إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ جَنَابِ رَسُولِ خُدَايَا جِسْ مَجْلِسِ مِنْ هِمِ الْبَيْتِ وَفَضَائِلِ يَأْصَابِ

ہیان ہوں اور آدمی اونکو سنو کوجع ہوں تو ملائکہ اونکو احاطہ کر ڈھین و غشیہم الرحمۃ من  
اللہ عزوجل اور جبکہ اس مجلس میں بیٹھ رہے تھے رحمت خدا اونکو شامل حال رہتی ہو واستغفر  
لہم الملائکہ الی ان تفرقوا اور فرشتو اونکو طلب مغفرت خدا سو کیا کر ڈھین جب تک ہ  
مجلس تمامی کو پہنچو و بپا ہی بھم اللہ فی الملائہ الاعلیٰ اور خدا اعلیٰ میں اونکو اس افعال  
پسندیدہ پر سب بات کرتا ہوا بن ابی الحدید نے حکایت کی ہے کہ ایک رات جناب علی ابن ابیطالب  
کمین سے دولت خانہ کو تشریف لائے تو ایک گھر پر پہنچو دیکھا کہ ایک عورت بیوہ چلو پر پانی گرم  
کر رہی ہے اور کئی بچے اونکو شدت گریہ سوز میں پر لوتے ہیں سئل عنہا لما یبکون وما تصنعین  
جناب امیر شہر گھر اور پوچھا اوس عورت سے کہ بچے تیرے کیوں روتے ہیں اور تو کیا کرتی ہو اوسو کیا شخص  
میں ایک زن بیوہ و بیوارث ہوں اور بیچہ میری یتیم ہیں آج مجھ کو کچھ میسر نہوا کہ انہیں کھلائی وقت  
ان بچوں کا بہوک سے برا حال ہے اور روتے ہیں ناچار انکو بہلانے کو خالی دیکھو میں پانی چلو پر چڑھا دیا  
کہ تابیہ جانیں کہ کچھ کھانا پکاتا ہوا اس امید میں سو جائیں حضرت احوال اوس عورت کا سنکر بہت  
نغمین و ملول گھر میں تشریف لائے جو کاکا جو قوت حضرت کا تھا سب کچھ اور اوس سے فرمایا کہ ایورت  
جلد اسے گوندہ کر خمیر کر اور آپ اوس آب گرم میں آتش بکھانے لگو لیکن یہ بھی خیال تھا کہ ایسا نہو کہ نا  
تیار می طعام بچہ رو رو کر سو جائیں باین لحاظ او دہر آتش کی خبر لیتے تھے اور دھن مقدس سے چولہا پھوٹے  
اودا دھڑچون کو ساتھ طفلانہ کیلئے جاتے تھے دونوں دست مبارک اور دونوں گھٹنے زمین پر رکھکر  
اونکو ساتھ دوڑتے تھے اور ہنس منہ سکر خوش فعلیان کر ڈھتے بیان ہک کہ وہ بچہ رونابھول گئے جب کھانا  
تیار ہوا تو حضرت نے ان یتیموں کو ساتھ اونکی ماں کو آپ بیٹھہ کر کر کھلایا بعد ازان دست مبارک آسمان  
کی طرف اونٹا کر یوں دعا کی کہ خداوندان بچوں کو کبھی بہوکا نہ کرنا کہ یہ یتیم و بیکس پر مردہ ہیں اوس  
عورت نے ہر چند نام و نسب پوچھا حضرت نے نہ بتایا اور رخصت ہو کر چلو آئے آپ فاتر سے رہی جب  
صبح ہوئی تو عورت نے رحم دلی اور یتیم پروری مردمان ہمسایہ سے بیان کی اونہوں نے شکل و صورت  
پوچھی جب اوسو بیان کی تو اونہوں نے کہا کہ آہ وہ امیر المؤمنین تھے یہ عادتیں اور رسم کس نے پایا

اور جو کائنات بھی مخصوص قوت اور نہیں کا ہو وہ عورت بہت ساروں کی کہ افسوس میں ہے اپنی آقا سحر  
 اپنی گہر کا کام لیا ہزار حیف حال جناب امیر تو یہ ہوا اور اون کو تیمونہ کہیں نہ کیا چنانچہ انالی  
 میں شیخ صدوق فر لکھا ہو کہ جب نواسہ دونوں جناب امیر کو یعنی بیٹو حضرت مسلم کو گرفتار ہو سکے  
 کہ بلا سحر کو نہ میں پیش ابن زیاد کو عرض جسم کو اس بیدین فرزند ان بان کو بلایا اور کہا قید کر  
 دونوں لڑکوں کو قید شدید دین لَحِيبُ الطَّعَامِ فَلَا تُطْعِمُهُمْ وَمِنْ بَارِدِ الْمَاءِ فَلَا تُشْقِرُهُمْ  
 اور ہرگز اچھا کمانا نہیں نہ کمانا اور آب سرد نہ پلانا کیا عداوت تھی لعین کو فُكَّانُ الْغَلَامَانِ  
 يَصُومَانِ النَّهَارَ فَإِذَا جَعَهُمُ اللَّيْلُ أُتِيََا بِقُرْصَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ وَكُوْزٍ مِنْ سَاءٍ وَهَيْمٍ دَنٍ کو  
 عبادت بزرگان روزہ کرتے تو شام کو دو قرص نان جو اور ایک کوزہ پانی کا زندان بان لاکر دیتا تھا  
 اسی مصیبت میں سال بھر گزرا پس چھوڑی بہائی فریڑی بہائی سو کہا یا آخِی قَدْ حَالَ بِنَا مَلَكًا  
 وَكُؤُوسَكَ أَنْ تُفْنِي أَعْمَارَنَا وَتُبْلِي أَبْدَانَنَا اُمُوهَائِي هَلْ كُؤُوسُكَ مَتِ اس قید خانہ میں ہونی یہ  
 کہ ہم اس قید میں مرجائیں اور بدن ہمارے گھل جائیں گے آج زندان بان سے قریب رسول خدا سنی  
 بیان کرو پس جب رات ہوئی اَقْبَلَ الشَّيْخُ بِقُرْصَيْنِ مِنْ شَعِيرٍ وَكُوْزٍ مِنْ سَاءٍ آیا زندان بان کو  
 عداوت کر دو روٹیاں جو کی اور ایک کوزہ پانی کا لیکر پس چھوڑی بہائی فر لکھا ایشیخ تو محمد مصطفیٰ صلی  
 علیہ وآلہ کو پہچانتا ہو وہ دین دار بولا وَكَيْفَ لَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ نَبِيٌّ وَشَفِيعُ النَّاسِ کیون  
 نہیں جانتا کہ وہ پیغمبر خدا و شفیع روزِ خزاہن پر صاحبِ خدائی ہو کر کہا اَعْرِفُ جَعَقُوا آیا تو جعفر کو  
 جانتا ہو کہا اوس کیون نہ جانو نہیں کہ اونہیں خدا فر دیا ہین کہ فرشتوں کی ساتھی پرواز کر دین  
 جنت میں پر کہا ایشیخ اَعْرِفُ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ آیا تو واقف ہو علی ابن ابیطالب سے قال  
 وَكَيْفَ لَا أَعْرِفُ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ النَّبِيِّ وَابْنُ مَائِي اوس کیون نہ جانو کہ وہ حضرت ابن  
 عم رسول اور امام میرے ہین پس کہا صاحبِ خدائی فر ایشیخ تو مسلم بن عقیل کو بھی جانتا ہو کہا ہا  
 کیون نہیں جانتا میں وہ بھی پسر عم رسول ہین اوس وقت دونوں فریاب ہو کر کہا ایشیخ تَحْنُ  
 مِنْ عِتْرَتِي وَبَيْتِكَ تَحْنُ مِنْ وَلَدِ مُسْلِمِ ابْنِ عَقِيلٍ ہم تیرے پیغمبر کی عمرت سے ہین اور ہم مسلم

ابن عقیل کو یتیم بن قَدْ صِفَتْ عَلَيْنَا سِجْنًا قَالَتْ لَا تَرْحَمُ صُغُورَ سِلِّينَا بِحَقِّقِ كَمْ تَنُكَّ كَمَا تُوْفِرُ  
 قید کو ہماری پس کیا ہو تجھ کو کہ ہم پر رحم نہیں کرتا پس جو میں یہ کلام سنا اوس سوچا کی بگاڑ شدیداً  
 وَأَنْكَتَ عَلَى أَقْدَامِنَا يَتَقَلَّبُ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ شِدَّتِ سُرُوبَا أَوْ دُورُ كِرْبَاوْنِ بِرُكْرُكِ بُوْسُوْلِنَا تَمَا  
 اور کشتا تھا فدا ہون پر سر واللہ کلا اریدُ أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ خَصْمِي  
 فِي يَوْمِ الْقِيَمَةِ واسد نہیں چاہتا ہوں میں کہ رسول خدا روز قیامت کو مجھے دشمنی کریں پس اس  
 صاحب زادو حاکم جو چاہو مجھ کو کری یہ دروازہ قید خانہ کا کھلا ہو جدھر چاہو چلو جاؤ یا حبیبی ربنا  
 اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اِسْمُ دُوسْتُو سِرِّ رَاكُو چلنا اور دن کو چپ رہنا غرض اس طرح چل رہا وہ دونوں صاحب زادو  
 رات بہر پر صبح ہوئی تو ایک باغ میں جا کر درخت بلند پر چڑھ گئے اِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاِذَا  
 لِحْجَا رِيْقٍ قَدْ رَأَوْهُمَا جَبْرُوزٌ بَلَنْدٌ هُوَ اَلِیْکَ کُنِزُ اَوْسِ بَاغِ مِیْنِ اَنی اور دیکھا انہیں تو پوچھو گل  
 احوال او کا جب انہوں نے بیان کی سرگزشت اپنی بکثرت لِحَالِہِمَا رُوْنِی حَالِ پُر اُو کو پھر دلاسا دیا اور  
 کہا کہ میری ساتھ چلو تم کہ بی بی میری دوست ہو تمہاری غرض ساتھ لیکر آئی اور اپنی بی بی کو  
 خبر کی وہ زن نیکیخت سترو ہی ننگو پاؤں دوری وَقَالَتْ لَهَا اِذْ خُلَا عَلَيَّ بِالْوَحْبِ وَالشَّعْوَةِ  
 اور بولی ای صاحب زادو گھر میں تشریف لیچلو خوشا حال لوئیکہ کہ فرزند رسول خدا میری مہمان ہوں  
 یہ کہم کر لجاؤ ایک مکان میں کہ حسین کوئی نجات تھا او کو رہی کو خالی کیا اور فرس پاکیزہ اوس میں بچایا  
 ثُمَّ اَتَتْهُمَا بِطَعَامٍ فَاکَلَا وَشَرِبَا بَعْدَ اِذْ اَنْ طَعَامُ جُو کچھ حاضر تھا لا کر کھاتیاں مسلّم فرمایا اور  
 آب سرد پیا اور فرس پر لیٹی چوڑی ہائی فرس ہائی سو کھایا آخری قَدْ اَمِنَّا لَيْسَتْ نَا هَلَا اِسْمِہَا  
 بتحقیق ابکی شبہ ہوا سن بلایا فَعَالَ حَتَّى اَعَالَفَكَ قَبْلَ اَنْ يَفْرِقَ الْمَوْتُ بَيْنَنَا بِرُقْبِ  
 اُو کہ میں تمہاری گلگون پیش ازانکہ موت ہماری اور تمہاری درمیان میں جدائی دالو فَاَعْتَقَا وَ  
 نَا تَا پس ایک دوسرے بغل گیر ہو کر سو رہی تو زبانی رات گزری تھی اَقْبَلَ خَتْنُ الْعَجُوْزِ  
 وَقَرَعَ الْبَابَ کہ آیا داماد اوس پیرزن کا اور زنجیر ملائی اوس مومنہ فرمایا تو کون ہو بلا کہ صاحب خانہ  
 قَالَتْ لَيْسَ لَكَ هَذَا بَوَقْتُ وَہ بولی یہ وقت تیرا نہیں آج کیون آیا وہ بولا کہ جلد دروازہ



اَخْفَرَنِي بِكُمَا جَانِ كَرُوفَتِ بَهَا كُو اَخْرَمَتِ كِي پند مین اگر ہینے شکر خدا کا کہ تم میری ہاتھ لگو  
 ثُمَّ اِنَّهُ لَطَمَ الْاَكْبَرَ لَطْمَةً اَكْبَرَةً عَلٰی وَجْهِهِ الْاَرْضِ پھراوس پھان شکن لعین فریڑی بہائی کو ایک  
 طمانچہ مارا اس زور سے کہ منہ کو بہل زمین پر گر پڑا اثم اِنَّهُ لَكَفَّهٗ كَفًّا وَثِيقًا پھر زور سے اس کا فرنی  
 رسی سے شکنیں باندھ لیں وَجَاءَتْهُ اِلَى الْاٰخِرِ فَضْرَبَهُ ضَرْبَةً اَشَدَّ سِنَةً حَتّٰی خَرَّ عَلٰی وَجْهِهِ  
 پھر چھوڑی بہائی کو اوس سے زیادہ زور سے طمانچہ مارا وہ بھی منہ کو بہل گر اثم اِنَّهُ لَكَفَّهٗ كَفًّا وَثِيقًا  
 پھر اوسکی بھی شکنیں باندھ لیں پس دونوں رو کو کہنو لگو کہ الشیخ تیری زوجہ فر تو بہن مہمان کیسا  
 اور تو فر ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا اَمَّا لَخَفْنَا فِی اللّٰهِ اَیَا تُوْخَدَا کَا خَوْفٍ نِّہْنِیْنَ کَرَا اَمَّا تُوْا حٰی قُوْبَا مَیْنِ  
 رَسُوْلِ اللّٰهِ اَیَا تُوْرَعَایْتَ ہَمَارِیْ بَابِ مَیْنِ قَرَابَتِ رَسُوْلِ خَدَا کِی بھی نہیں کرنا اوس لعین فر کو چہ خیال  
 کیا اور کہینچتا ہوا حجر و سی باہر لگیا وَفَیْہَا مُسْتَلَفَتٰیْنِ اِلَی الْفَجْرِ وَهَمَّا یَبْکِیَا نِ رَاتِ ہر وہ یتیم مسلم  
 شکنیں بند ہر کمری رو پاکیر جب صبح ہوئی تو وہ بیدین قتل کر فرات پر پھلپلا زوجہ اوسکی اور بیٹا  
 اور غلام اوس خوف خدا دل آفر تو وہ لعین کہہ نہ سناتا جب فرات پر پہونچا تو تلوار کہینچی کَمَا لَفَّتْہُ  
 رَوْجَتْہُ فَرَزَقَ عَلَیْہَا حَتّٰی لَحَا رَحَقْلَہَا پس زوجہ اوسکی مانع ہوئی اوس لعین فر ایک تلوار اپنی  
 زوجہ کو ماری کہ بیہوش ہو گئی پھر غلام کو تلوار دی کہ جا کر ان دونوں کو قتل کر جب وہ قریب آیا ایک  
 صاحبزادہ بولا یَا اَسْوَدُ مَا اَسْبَابُ سَوَادِکَ یَسْوَادُ بِلَالِ اے اسود رنگ تیرا کس قدر مشابہ ہر بولال  
 سے وہ بولا کہ ای صاحب ادو تم کون ہو وہ یتیم مسلم بول کہ یَا اَسْوَدُ لَعْنُ مِنْ عَنَتِ رَوْحِ نَبِیِّکَ اے اسود ہم  
 عنرت تیرے نبی کی ہیں جو ہیں یہ سنا غلام فر تو وہ غلام پاؤں پر گر پڑا اور قدم چوم کر بولا واسد مینین  
 چاہتا کہ رسول خدا میری دشمن ہوں یہ کہ فرات کو پار چلا گیا وہ لعین پکارا کہ اے غلام تو نے میرے  
 نافرمانی کی وہ بولا کہ مین فر خدا کی اطاعت کی اگرچہ تیری نافرمانی کی پھر بیڑی بولا تو جا کو قتل کر ان دونوں  
 جب وہ قریب پہونچا تو دونوں صاحبزادے بولیا شَابُ اَمَّا تُوْرَحْمُ عَلٰی سَبَابِکَ هٰذَا لَیْسَ نَاوِ  
 جِہنم اے جوان تو رحم نہیں کرتا اپنی جوانی پر کہ باین رعنائی داخل جہنم ہو وہ بولا تم کون ہو قالَا  
 لَعْنُ مِنْ عَنَتِ رَوْحِ نَبِیِّکَ دونوں فرمایا ہم عنرت تیرے نبی کی ہیں تیری باپ فر ناحق ہمارے قتل کا ارادہ

کیا ہو وہ ہی پاؤں پر کپڑا اور پھر فرات کو پار چلا گیا پکارا وہ لعین کہ تو فریسی نافرمانی کی وہ  
 بولا خدا کی مین و اطاعت کی اگرچہ تیری نافرمانی کی وہ غصہ ہو بولا وَاللّٰهُ مَا يَتَوَلَّى قَتْلَ الْغَافِلِينَ  
 قسم ہو خدا کی سوا اوس لعین کو تمہیں کوئی قتل نہ کر لگا یہ کہ کو تو اریسکو آیا بیٹو تو اگر نسخ کیا اوس  
 سنگدل نے پہلو اپنی بیٹھی کو تو ارماری کہ وہ دنیا سے گزر گیا پھر توجہ ہوا قتل تیو پھر قتل را کہ بیٹا گیا  
 پس جب وہ نوک دیکھا بذا اختیار روئی لگا اور بولا يَا شَيْخُ اِذْهَبْ بِنَا حَتَّىٰ تَبْلُغَ اِلَىٰ اَبْنِ زَيْسَ  
 لِيُصْنَعَ لَنَا قَبْرٌ اَوْ شَيْخٌ تَوْهَمِنَ زَنْدَه ابْنِ زَيْدٍ پاسبان لچل جو چاہی وہ ہمارے حقین کو مرقا  
 لیس لکے مابین سبیل پس وہ لعین بولا ہرگز یہ نہوگا پھر بولا اِنَّكَ تَمُرُّ اَنْ تَاْخُذَ لِمَالِ  
 فِئْتَنَا فِي السُّوقِ وَتَنْفَعُ يَا ثَمَّ اَيْنَا اے شیخ اگر مراد تیری حصول مال ہو پس ہمیں بازار میں پہنچے  
 اور قیمت سے چارسی فائدہ مند ہوا اور ہمیں قتل نہ کروہ بولا یہی نہوگا پھر فرمایا ادنہون نے زیا شیعہ  
 اَمَّا تَوْحَمٌ صَغُورٌ سَيْنَا اے شیخ چارسی بیٹی اور کم سنی پر ہی تو رحم نہیں کرتا وہ لعین بولا خدا  
 تمہارے لیے میری دل میں رحم نہیں خلق کیا ہو قتل اَدْعَا الْفَضْلِ پس ناچار ہو کر بولا کہ خیر اگر قتل  
 ہی کرتا ہو تو ہمیں چھوڑ دو کہ ہم نماز پڑھ لیں وہ بولا کہ نماز پڑھو اگرچہ کچھ نماز تمہیں نفع بخشے پس  
 اون دونوں بہائیوں نے وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھ لی ہاتھ اپنی سوی آسمان بلند کرے اور یوں دعا کر دیا  
 يَا عَدْلُ يَا حَكِيمُ اَحْلَمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ بِالْحَقِّ اے خداوند عادل ایجا کہ محکم کار حکم کر تو در میان ہما  
 اور ہمارے قاتل کو قصد ذلک تَقَدَّمَ اللَّعِينُ اِلَى الْاَكْبَرِ وَصَرَبَ عَنْقَهُ فَسَقَطَ اِلَى  
 الْاَرْضِ فَنُحِيزَ يَدَاهُ هَنُوزَ وَهُوَ يَتِيمٌ دَعَا سَوَاعِجَ نَحْوِ تَوْكٍ وہ سنگدل آگڑ ہا اور بڑے  
 ہمایلی گردن پر ایک تلوار زور سے لگائی کہ سراقہ اس اور کا کشکو گر پڑا اور بدن خون میں لوثی لگا  
 فَصَاحَ اَخُوهُ وَجَعَلَ يَتَوَخَّعُ فِي دَمِهِ چھوڑے ہائی نے یہ حال دیکھ کر نعرہ مارا اور خون میں ہلکا  
 لوثی لگا اور کہتا تھا وَاَخَاهُ وَاَقِلَّةً نَا حِرَا افسوس ای ہائی مجھ کیل چھوڑ گئے افسوس کوئی ہمارا  
 مددگار نہیں ہو بعد ازان خون ہمایکا لیکر منہ پر ملتا تھا اور کہتا تھا هَلْكَ اَلْفُ اللّٰهُ وَدَسُوْلُهُ  
 اسی صورت سے خدا اور رسول خدا سے ملاقات کرونگا تَمَّ صَرَبَ اللَّعِينُ عَنْقَهُ پھر اوس جرم



چو فرہانی کی بھی تلوار لگائی اور اسکا سر اقدس بھی بدن سے جدا ہو گیا اور بدن اسکا خونین  
اپنے لونگوں کا وَضَع دَا سَیْهَمَا فِی الْخِلَاطِ وَدَحَى یَا بَدَا اِنْهَکَا فِی الْفُرَاتِ اور اوس لعین  
نے سر دنگو دونوں کو تو بھر دین رکھا اور بدنگو فرات میں بہینک دیا فَا عَنَّکَا وَخَاصَا فِی الْمَاءِ  
پس وہ دونوں ہمائی آپس میں بنگلیں ہو کر غرق دریا میں رحمت الہی ہوئی اور وہ ٹوٹا لاکر اوس  
شقی ذابن باد کو سانور کمدیا قَلَمًا نَظَرُ الْیَمَامَا قَامَ شَمَّ قَعَدَ وَفَعَلَ ذَلِکَ ثَلَاثًا پس جب  
ابن زیاد نے اوس سر دنگو دیکھا تین مرتبہ تعظیم کو ادا کیا اور بیٹھا پس بولا کہ کیوں قتل کیا انہیں وہ  
بولا کہ مال کے لیے ابن زیاد نے یہ پوچھا کہ انہوں نے وقت قتل کچھ کہا بھی تھا وہ شقی بولا ہاں کہا تھا  
کہ ہمیں ابن زیاد کو پاس بچل جو چاہو وہ ہمارے حق میں کرے مگر یہ قبول نہ کیا تو پھر کہنے لگو کہ ہمیں  
بازار میں چل کر بیچ لو یہ بھی اوس شقی نے قبول نہ کیا تو پھر بولا کہ ایشیج تجھو ہماری کم سنیں پر رحم نہیں  
آتا اوس شقی نے کہا کہ میرے دل میں خدا نے رحم نہیں خلق کیا جو پس ابن زیاد بولا کہ اگر تو انہیں زندہ  
لا تا تو تجھو بہت انعام دیتا پھر خفا ہو کر ایک دوستدار آل رسول اوسکی مجلس میں کھڑا ہوا اوس سے  
کہا کہ اسو لیجا اور دین اسو بھی قتل کر جہاں اس لعین نے انہیں قتل کیا جو اوریہ دونوں سر دریا  
ڈال دیے پس وہ شخص لیجا اور کہتا تھا کہ قسم بخدا اگر ابن زیاد اپنی بادشاہت مجھو دیتا تو بھی  
ایسی شئی مجھے نہ ہوتی جب فوات پر لایا تو انگلیں نکالیں اوس شقی کی اور کان کاڑی پہا تہہ پاؤں کاڑی  
پھر اصل جہنم کیا اور سر دونوں صاحب اودنگو فرات میں ڈال دیے پس بدن اودنگو پانی سے  
باہر نکلا اور سر اوسکو پھر ڈوب گئی اور سر اوس لعین کا اوس مومن نے برچی پر رکھ کر بازار میں  
نصب کیا لڑکوں و بیل مار تو اور کئی تو ہلنا قَاتِلُ دُرَیْقَةِ الْوَسْوَیِ یہ لعین قاتل جو ذریعہ رسول کا  
لَعَنَهُ اللّٰهُ وَآخِرَآءُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ روایت ہفتاد و سوم گفتگو می محمد حنفیہ  
جناب الکازین العابدین سے مقدمہ امامت میں اور خاتمہ حال جناب زینب  
فِی الْخَوَارِجِ الْجَوَارِحِ رَوِیَ عَنْ اَبِی الْخَالِدِ الْکَاہِلِیِّ قَالَ دَعَانِی مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِیَّةِ بَعْدَ  
قَتْلِ الْحُسَیْنِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ وَکُنَّا بِمَلَّةٍ کَتَابَ خَرَجَ الْجَرَّاحِ مِیْنِ رَوَايَتِ کِی ہوا بخالد

کاہلی سو کہ کہا اوسو بلایا مجھو محمد ابن حنفیہ نے بعد شہادت جناب امام حسین کے جب جناب امام زین العابدین مدینہ من شام سو آؤ اور ہم مکہ میں تھو فقال سیر الی علی ابن الحسین وقل لہ انا کبرؤدہ امیر المؤمنین بعد اخوی الحسن والحسین ہیں کہا محمد ابن حنفیہ نے کہ جاتو علی ابن الحسین کے پاس اور کہہ سیری طرف سو کہ میں بڑا بیٹا ہوں جناب امیر المؤمنین کا بعد اپنی بہائون حسن و حسین وانا احق بعہد الامومینک اور میں محق اور سزاوار ہوں ساتھ عہد امامت کو تمسوقینبغی ان تسلیہ الی وکن شئت فاختر حکما نحاکم الیک پس سزاوار ہو تمہیں کہ تسلیم امامت سیری جانب کرو اور اگر چاہو کوئی حکم اختیار کرو ونا حکم کرو این ہم اوسو اور محاکمہ کرین طرف اوسو پس گیا میں اور کہا میں پیغام محمد کا فقال ارجع وقل لہ پس حضرت نے سکر فرمایا پھر جاتو اور کہہ اون سو سیر بجانب سیر یا نعیم اقی اللہ ولا تدع ساکما یجعل اللہ لک ایچا درو خدا سو اور نہ طلب کرو وہ چیز کہ خدا نے تمہاری واسطے مقرر نہیں کی فان ابیت قبیتی وبنیک الحجر الاسود پس اگر تم انکار کرو تو تمہیں اور تم میں حجرا الاسود حکم ہو فان تن یسئلہ الحجر الاسود فهو الہام پس جسکو واسطے حجرا الاسود گواہی دے وہی وہ امام ہو پس یہ جواب لیکو اور عرض کی خدمت میں محمد کا فقال قل لہ القاک پس محمد ابن حنفیہ نے کہہ کہ اون سو کہ ملاقات کرو لگا میں تمسور اوی کہتا ہو چین امام زین العابدین علیہ السلام تشریف لائو اور جلد خانہ کعبہ کو چلو دونوں صاحب تومین ہی ساتھ تہا تا انکہ پہونچو قریب حجرا الاسود کو فقال علی ابن الحسین قدکم یا نعیم فانک ابیت فاسئلہ الشہادۃ لک پس جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ایچا تم بزرگ ہو تم گواہی حجرا الاسود سے طلب کرو اپنی واسطے فقدکم محمد فصل رکعتین ودعا بدعوات ثم سأل الحجر بالشہادۃ لہ انکانت الہام لہ فلم یجبہ شیء پس محمد نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی پھر سوال کیا حجرا الاسود سے کہ اگر میں امام محق ہوں تو امی حجرا الاسود کو گواہی دے او پر امامت کو پس حجرا الاسود سے کہہ آواز نہ آئی ثم قام علی ابن الحسین علیہما السلام ثم فصلی رکعتین ثم قال ایہما الحجر الذی جعلک اللہ تعالیٰ شہیداً لمن یوافی

بَيْنَهُ الْحَوَامِ مِنْ وَفْقِهِ عِبَادًا ۚ پس امام زین العابدین علیہ السلام اور دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا اگر  
ایسا حجر کہ گردانا ہو خدا فرمے تو اب واسطے اس شخص کے جو تاج خانہ کعبہ میں نازل ہوا ہو یہاں اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي  
صَاحِبُ الْأَمْرِ وَاَنِّي اِلَهِ مَا تُمْ الْمُفْتَرِضُ الطَّاعَةِ عَلَىٰ جَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ فَاشْهَدْ لِي لِيَعْلَمَ عَمِّي أَنَّهُ لَا  
إِلَهَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا أَنَا ۖ اگر حجر الاسود اگر توجاں تاج کہ میں صاحب حکم اور میں امام واجب الطاعت ہوں  
سب بندگان خدا پر پس گواہی دے میری جانب میں چچا میرے کہ نہیں ہر حق اور نکاح امامت میں کا خلق  
اللَّهُ الْجَوَّ بِلسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ فَقَالَ پَسِ گویا کیا خدا فرمے حجر الاسود کو زبان عربی فصیح پس  
کہا حجر الاسود فریاد محمد بن علی علیہ السلام اِلَىٰ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْأَمْرُ اُمِّ مُحَمَّدٍ ابْنِ عَلِيٍّ تَسْلِيمُ كَرْمَلِ  
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَمَا اسْتَكْفَرْنَا لَهُ مُفْتَرِضُ الطَّاعَةِ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ جَمِيعِ عِبَادِ اللَّهِ  
دُونَكَ وَدُونِ الْخَلْقِ اَتَجْعَلُكَ مِنْ تَحْقِيقِ کہ جناب امام زین العابدین واجب الطاعت  
تبرہ اور سب بندگان خدا پر قبل محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہما قَالَ اَلَا قَوْلُكَ پَسِ محمد بن حنفیہ فر  
حضرت کو پاؤں چومو اور کما امامت تمہاری ہی واسطے ہر اور دوسری روایت میں کہ حجر الاسود نے کہا  
يَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ اِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حُجَّةُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ جَمِيعِ مَنْ فِي الْأَرْضِ وَمَنْ  
فِي السَّمَاءِ مُفْتَرِضُ الطَّاعَةِ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَطِيعْ اُمِّ مُحَمَّدٍ عَلِيٍّ تَحْقِيقُ کہ علی ابن الحسین محبت  
خدا میں تبرہ اور سب اہل زمین و آسمان پر اور واجب الطاعت میں پس اطاعت کرو فقال مُحَمَّدٌ مَعَكُمْ  
وَلَهَا عَةً يَا حُجَّةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَسَمَاءِهِ پَسِ محمد بن حنفیہ فرمایا بسر و چشم اطاعت کرو نگا  
ارحمت خدا بیچ زمین و آسمان کرو قِيلَ إِنَّهُ أَمِنَ النَّبِيَّةَ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ إِزَاحَةً الشُّكِّ فِي  
ذَلِكَ اور بعضوں نے کہا کہ یہ محمد بن حنفیہ واسطے دفع شک کو کیا تھا کہ کیوں شک امامت میں حضرت  
باقی نہ ہو اور اسی کتاب میں جناب امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے قَالَ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ  
ابْنُ مَرْوَانَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَعَلِيٌّ ابْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَطُوفُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا  
يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْرِفُهُ وَبَوَّحَهُ حضرت امام محمد باقر فرمایا کہ عبد الملک  
بن مروان طواف خانہ کعبہ میں مشغول تھا اور جناب علی بن الحسین ہی طواف میں سامنے ہو کر



خدا کو اہل کوفہ و شام و شہر ہنہ پر سوار کیا تھا گردن شریف میں ایسا بہاری طوق ڈالنا تھا کہ گا  
سبارک سو خون جاری تھا اور اس کنارہ کشی پر بھی ایک دن چین نہ لیزو دیا چنانچہ بعض ثقہ و معتبر  
نقل کی ہے کہ ہم تجارت کو شام کی طرف جاؤ تو اور پہونچ کر ایک مقام پر کہ وہاں شام نو فرسخ تھا  
فَوَافَيْتُمْ فِي الصُّحُورِ أَهْلَ حَجْرَةَ مِنْ طَبِيعٍ فِيهَا قَبْرَانِ مُقَدَّمَا وَمُؤَخَّرَا بَيْنَ دِيكَمَا أَوْسَ صَوَابِينَ  
ایک کچا حجرہ بنا ہے کہ اوسین و دو قبرین تھیں ایک اگر تھی اور ایک بھجوتھی اور ایک شخص قبر مقدم پر  
قوان پڑتا تھا پس ہم نو اوسو سلام کر کر کہا کہ اوس شخص ہمسواں قبر و نکاحاں میان کر فیکل الرجل  
یہ سنکر وہ شخص رونگا و قال ھذا الْقَبْرُ الْمَقْدَّمُ قَبْرُ زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ وَالْمُؤَخَّرُ قَبْرُ  
فَضَّةَ بِنْتِ أَبِي الْوَلَدِ اور بولا ای شخص قبر جو مقدم ہے یہ قبر زینب خاتون دختر علی ابن ابیطالب  
کی ہے اور دوسری قبر فضہ کنیز جناب فاطمہ زہرا کی ہے کہا او نہون ذلک لہم دخر دی ہین کہ یہ دفن  
کیونکر ہوین بیان کہ یہ مقام کہاں اور دختر جناب فاطمہ کہاں بگئی الرجل و قال اور  
زیادہ رونگا وہ شخص اور بولا لَمَّا مَضَتْ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَنَتَانِ فَصَلَّاهُ  
جب کہ گذری بعد قتل جناب امام حسین دو برس یا زیادہ اور یزید زندہ تھا اور عبد الملک بن مروان  
اوسکی طرف سوا حکم تھا بھی عبد الملک کہ جسے معجزہ حضرت کا دیکھا تھا فَكَتَبَ لِيَزِيدَ مِنْ  
عَدَاوَةِ الْحُسَيْنِ پس کہا یزید کو عبد الملک لعین فرعداوت امام حسین عراق علی ابن ابی  
حَزَمَ لِلْخَوْجِ بِطَلَبِ دَمِ آيَةِ الْحُسَيْنِ کہ امی یزید علی ابن الحسین نے ارادہ خروج کا کیا ہے  
واسطے طلب خون حسین کہ یجمع الناس تخفياً وھجماً الجُودَ وَالْعَسَا كَرَحْرِيكَ يَا آيَةَ الْوَحْدَانِ  
جمع کرتا ہے لوگوں کو مخفی اور ہیا کرتا ہے فوج و لشکر تیرے زینکو امی امیر المومنین پس خصو ہوا یزید اور  
لکھا او سکوا احسبہ یتفلسہ دُونَ الْحَرَمِ وَالْأَلْفَالِ کہ قید کرو سو فقط سوار حرم و اطفال کرو اور  
جلد دمشق میں بھیج دی فقیدہ عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مُرْوَانَ وَارْسَلَهُ مِنْ الْمَدِينَةِ إِلَى الشَّامِ  
پس قید کیا عبد الملک بن مروان لعین فر اور روانہ کیا حضرت کو مدینہ شام کو فاقفلہ حَدِيدًا  
يَا لَعْلُ وَالسَّلَا سِلَ فِي يَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ بَيْنَ اَوْسَ شَقِي فِي جَنَابِ اِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ كَرُكَلِيمِينَ

بہاری طوق پہنایا اور ہاتھ پاؤں میں زنجیریں پہنائیں اور بہت لعین نکبہانی کو ساتھ کھڑکات  
 فی ہذا الا یاکم ذینب بنت علی مویضۃ اور جناب زینب اون دنوں میں بیارہیں لکھتا  
 لکھا سمعت رَحْلَهُ اِلَى السَّكَمِ وَحِیدَ اَفْرِیدَ اَبَکَثَ بَکَاءً عَظِیْمًا مَرَجِبَ سَنَا جَنَابِ سَیِّدِ  
 کہ سیرا ہتیجا نشان حسین اکیلا جاتا ہو شام کو بہت روئیں اور بولیں لَا اَخَذَلَنِي ذِيْلُهُ عَنْ يَدَيَّ  
 اَبَدًا اَنَّهُ چوڑو نگلی میں دامن سیر کر بلا کا اور اوس اکیلا نہ جانے دو نگلی میں وَاِجْتَمَعَتِ الْمَدِيْنَةُ  
 اِلَى السَّكَمِ اور میں جاؤنگلی ساتھ اوسکر مدینہ شام کو فاصحت و مَصْنَعَتِ بِهَا مَعَ فِضَّةٍ فِي  
 هُوْدُجٍ عَلٰی الْجَحْلِ پس بہت اصرار کیا تا اُنکے چلین ایک ہودج میں سوار ہو کر فضہ کو ساتھ لے کر  
 اور اہل تواضع فرما لیا کہ اہل مدینہ نہ بہت جناب زینب کو منع کیا کہ ایہ خضر زہرا شام کو صدمی ہو کر  
 گئیں کہ وہاں شہر برہنہ پر سوار بنقاب گئیں اور قید رہیں جناب زینب روزی لگیں اور بولیں کہ  
 اے صاحبو تم مجھ کو منع کرتے ہو نہیں دیکھو کہ ہتیجا سیر اکیلا جاتا ہو کیا محبت تھی جناب زینب کو  
 جناب امام حسین سے کہ اونکو فرزندوں پر فدا تین غرض سے رخصت ہوئیں اور چلین ساتھ  
 اُنکو قَلَمًا بَلَّغَ عَلٰی ابْنِ الْحُسَيْنِ سَمْعًا فِيْ هَذِهِ الصَّحْرَاءِ قَامَ يَوْمًا وَكَيْلًا پس جب  
 پہونچر جناب زین العابدین اس صحرا میں تو ایک رات وہاں قیام کیا فَاَنْهَضَتْ زَيْنَبُ  
 لِصَلَاةِ الْفَجْرِ بِاَلِيَّةٍ پس جناب زینب صبح کو رون ہوی چونکیں وَقَالَتْ يَا بَنَیْ أَخِيْ فِدَاكَ  
 دُوحِيْ اِنِّيْ رَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ اَنَّ اَخِيَّ الْحُسَيْنَ الْمَظْلُوْمَ يَهْوُلُ اور بولیں اے فرزند  
 برادر مظلوم قربان ہو ہو میری بھیڑی دیکھا میں خواب میں اپنے برادر مظلوم کو کہ فرما رہیں یا اُخْتِ  
 ذَيْنْبُ اِنِّيْ مُشْتَاَقٌ لِلِقَائِكَ اے بہن زینب میں تمہارا بہت شوق ملاقات ہوں وَعَوَّزَ  
 عَلٰی فِرَاقِكَ فَجَعَلِيْ لَكَ نَکْوِيْ عِنْدِيْ فِيْ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اور اے زینب دشوار ہو حسین  
 جدائی تیری پس جلد اُو کہ آج کی شب میری پاس ہو کیا محبت تھی بہائی بہن میں فَعَلِمْتُ  
 يَا بَنَیْ أَخِيْ اَنَّ رِجْلِيْ فِيْ يَوْمِنَا هَذَا مِنْ الدُّنْيَا پس جانا میں نے کہ ایہ فرزند برادر کہ آج  
 رحلت ہو میری دنیا سواؤدِ عَمَّا لَا اَبَ حَفِظَكَ اللهُ الرَّحْمٰنُ مِنْ جُودِ الشَّيْطَانِ

اب میں وداع کرتی ہوں تمہیں خدا جو تم کو محفوظ رکھے تمہیں لشکر شیطان سے قتل علی ابن الحسین  
 علی غریبہا بکاء کاذ یفترق دوحہ عن بدنہ پس حضرت عزت جناب زینب پر اس قدر  
 رونا کہ قریب تھا روح اقدس بدن شریف سے جدا ہو جاوے و قال یا عمتی واللہ فواقا  
 لی اعظم المصائب اور فرمایا اے بیوی واسد جدائی تمہاری بڑی مصیبت ہے مگر میری خاطر جمع  
 رکھو کہ بعد تمہارے دفن کر یہ لعین مجھے شام تک نہ لیجا سکیں گے مین مدینہ میں روضہ رسول خدا  
 میں سے جدا جاؤ گا پس جناب زینب رونا کہ فوضہ یولین یا فیضۃ اتی ذکرت فی ہذا الصخرۃ  
 تجو اسمی بالیغیر هو الحلب الاشجار فیضۃ یا کیا میں نے کہ اس جنگل میں ایک درخت ہے  
 کہ نام اس کا تغیر اور خوشبو ہو مثل صندل اور اگر کوئی قتلوا آخی الحسین و نصبوا راسہ  
 علی القنا وقیدونا بالظلم والعناء جب شہید کیا تھا عینون فرمیں یہاں حسین کو اور  
 سر کو اون کے نیزہ پر رکھا تھا اور ہمیں قید کیا تھا اور شام کو لیجا تو فذل عسکروہم فی ہذا المكان  
 پس لشکر اونکا اس جا و تراڈ رايت حاکم السنان کان علی سنانہ راس الحسین  
 او سوقت دیکھا میں نے ایک نیزہ دار کو جس کے نیزہ پر سر میری بہانی مظلوم کا تھا وصل الرشح  
 لیغیر اوس نیزہ دار کو کہ نیزہ ملا دی اوس درخت سے فقیل کان راس الحسین  
 علی غصن من اعصانہ پس او سوقت تھا سر حسین کا ایک شاخ پر اوس درخت کی شاخ  
 یجری الدم عن حلقہ وتلی القرآن او سوقت میری بہانی کو حلق سے خون بہتا تھا اور وہ وا  
 پرستے تو فاحلبی ہذا الشجرۃ لی لان اودعہ وہوذا فیضۃ او سر درخت کو کہ میں اس کو  
 رخصت کر لوں غرض فیضہ نے بعد تلاش کر پایا اوس درخت کو اور عرض کی پس حضرت زینب  
 او تمہیں بکمال ضعف و نفاقت فخرجت عن القسطاط وانت تحت الشجرۃ وجذب  
 یاہ او خیمہ نکل کو آئین زیر درخت اور لپٹ گئیں اوس سے وبتکی قائمۃ یا علی صوتہا  
 اور وہ مخدومہ کتری روتی تھیں بلند آواز سے اور کس بیباکی سے کہتی تھیں و احاکا و املو ما  
 و ادبجاکا و احسیناکا میری بہانی مظلوم تشنہ لب ہاخر فرج برب ہاخر حسین





داخل ہوا دیکھا حضرت کو کہ ایک بوری پر بیٹھو اور سوا او سکر کچھ اور فرش گہرین نہیں ہو فقلت  
 لَہُ یَا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ مَا اَرٰی فِی الدَّارِ حَیْرَہُذَ الْبَسَاطِہِ وَیَدِکَ الْخِلَافَۃُ مِیْنُو عَرْضِکِ  
 یا امیر المؤمنین میں اس گہرین سوا اس بوری پر کچھ نہیں دیکھتا حال آنکہ آپ پادشاہ زمان اور خلیفہ  
 وقت ہیں حضرت فرمایا اسکو فرمایا اسکو یہ ہم کچھ مہیا نہیں کرتے اس دار فناء کیو و لکن اذ قل  
 حَلَمْنَا اِلَیْہَا حَیْرَ اللَّتَاجِ وَکُنْ مُنْتَظِلُوْنَ اِلَیْہَا اے سوید ہاری واسطے ایک گہر ہو کہ بہترین شے  
 اسکو لیو مہیا کی ہو اور قریب ہو کہ منتقل ہو جائیں فی الحدیث عن ابی ہریرۃ  
 السَّلَامُ اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ اَرْبَعِیْنِ سَنَۃً نَادٰی مِنْ تَحْتِ السَّاعِدِیْنِ الرَّحِیْلُ حَدِیْثٌ مِّنْ  
 وارد ہو جناب امام محمد باقر سے کہ جب آدمی کا چالیس برس کا سن ہو تو ساری آسمان سوندا  
 کرتا ہو کہ وقت کوچ کا قریب ہو بخانا درازہ درست کریں جناب اثیر ایک مقام میں فرماتے ہیں فَاَکَا  
 اَلْاَمِنْ فَقَدْ اَزَادَ وَلُحُوْلَ الطَّرِیْقِ وَخَشَعَتِ اَفْسُوسُ اَفْسُوسٍ اوبرہنہ فرماتا کہ اور دراز  
 سفر کہ جب جناب اثیر سا شخص یہ فرمائی تو دایہ ہاری غفلت پر کہ ہم کو نسا زاد سفر مہیا کیا ہو  
 جو لو غافل ہو ہیں اَلْاَمِنْ فَاذْکُوْا اَقْرَانُکُمْ الَّذِیْنَ مَضَوْا اَقْبَلُکُمْ بِاَیْدِ عَارِیَةٍ اِیْہَا النَّاسُ  
 یاد کر دو اپنی عزیزوں اور ہمیشہ نیکو کہ کیسے خالی ہاتھ آگے تھاری چلو گئے اور زیر زمین نہان ہو گئے و کَیْفَ  
 حَمَّی الرَّأْبُ حَسَنَ صُوْرَتِہُمْ اوریسی شادین خاک فر صورتیں اونکی و کَیْفَ اَکَلَ الدُّوْدُ  
 اَلْسِنَتِہُمْ اور وہ زبانیں کہ جنسہ انواع انواع کو کلام کرتے تھے کیسا اونکی زبانوں کو کینوں فر کہا لیا  
 ضَبَعَتْ اَمْوَالُہُمْ وَحَلَّتْ مِنْہُمْ حُجَّۃُہُمْ ضَالِجٌ و برباد ہو مال اور کچھ بشتقون سے جمع ہو کر  
 اور تصرف ہوئے ان اموال پر وہ لوگ جنکا تصرف اونہیں نہایت ناگوار تھا اور خالی ہو گئے  
 او نکو و حَلَّوْا اِیْدَیْہُمْ اَوْدَیْہُمْ اور اسی مکان میں ساکن ہوئے کہ نہ وہ کسی کو دیکھتے اسکو ہیں  
 اور نگوئی اونہیں دیکھتے جاسکتا ہو اور سب اونکو دیکھتے کہ ترس گئے و لَا تُؤْمِنُہُمْ اِلَّا الْحَسْرَةُ وَ  
 النَّدَامَةُ اب گوی او کھامونس و ہمدہم نہیں سوائے حسرت و ندامت کہ جناب امام جعفر صادق  
 علیہ السلام فرماتے ہیں سر روایت کی ہے اَلْمَوْتُ اَخْلَافُہُ اَخْلَافُہُ لَعْنُوْا مَرْدُ سُلَیْمَانَ کِرْکِرْ

تین دوست ہیں فخیل یقول انا معک حتی موت و هو ماله فاذا مات صار للورثة  
 پس ایک دوست تو کہتا ہے کہ میں تیری ساتھ ہوں جب تک تو زندہ ہو اور جب تو مرے گا تو میں بھی  
 جدا ہو جاؤں گا وہ دوست تو مال اور سکا ہے وخیل یقول انا معک الی باب قبرک و هو  
 قلادہ اور ایک دوست کہتا ہے میں ساتھ تیری ہوں قبر تک اور وہ اولاد او سکی ہے وخیل  
 یقول انا معک حیاً و میتاً و هو عملاً اور ایک دوست کہتا ہے کہ میں تیری ساتھ ہوں تیری  
 زندگی میں اور بعد موت وہ دوست عمل اور سکا ہے اور ابو الفضل نے جناب صادق سے روایت کی  
 اذا بعث الله المؤمنین بن قبرهم تخرج معہم مثال کہ جب خدا قبر سے مومن کو اٹھاوے گا تو کھلی  
 ایک شکل مجسمہ ساتھ او سکی ہے اور اگر اگر او سکی چلے گی اور عرصہ محشر میں جہان جہان او سے ہر  
 وہ شکل کہو گی لا تخزن ولا تفزع غمگین نہ ہو اور کچھ خوف نہ ہو اور بشارت دے گی او سے سرور و  
 کرامت کی خدا کی طرف سے حتی یقف بین یدی اللہ جل جلالہ تاکہ ہر گاہ وہ مومن حضور  
 خداوند عالم میں قیام سببہ حساباً بایستہ و یا مزیاراً الی الجنۃ و المثال امامتہ پس خدا سبحان  
 حساب آسان او سے لیکر حکم کرے گا واسطے او سکر دخول جنت کا اور وہ مثال اگر اگر اسکر چلے گی وہ  
 مومن کہو گا رحمت اللہ نعیم الخاکی خرجت معی بن قبری خدا رحمت کرے جو بھی کیا خوب  
 نکلے والا ہے تو کہ نکلا تو قبر سے میری اور او سے وقت سے بھی بشارتیں دیتا ہوتا تاکہ یہ روح نعمت  
 دیکھا میں یعنی داخل جنت ہو امین فمن انت یہ تو بتلا کہ تو کون ہے فیقول لہ المثال انا لست  
 الذی کنت ادخلت علی اخیك المؤمن فی الدنیا پس وہ مثال کہیں میں وہ سرور  
 و خوشی ہوں جسے تو داخل کیا تھا دل مومن میں دار دنیا میں خلقنی اللہ منہ لست خلق  
 کیا او سے سرور سے بھی خدا تو آج میں تجھ شاد و مسرور کروں پس رؤ و حضرات مصیبت جناب  
 مظلوم کر بلا میں اور شاد کر و جناب فاطمہ اور جناب رسول خدا کو کہ وہ جناب ہمیں اپنی سخت  
 جگر کی مصیبت پر رونا دیکھ کر نہایت شاد ہو تو میں چنانچہ روایت میں وارد ہے کہ جس جا مجلس  
 ماتم او سے شہید ظلم و جفا کی برپا ہوتی ہے تو جناب شیدہ مع حضرت خدیجہ و آسیہ و مریم تشریف

لَآئِيْنَ مِنْ دُونِي يَدْعَاهُنَّ وَفَقَدْ شَمَّخَ بِهَا دَمُوعَ الْبَاكِيْنَ وَتَقُولُ دِكْهُ شَفَقَتِ اَوْسِ جَنَابِ كِي  
 كہ باتہ میں اوس معصومہ کو ایک رومال ہوتا ہوا دس سو اتسور و نو والو کو شفق سے پوچھ کر فوٹی میں  
 لَحُوْبِيْ لَكُمَّ يَا اَجْبَاثِيْ بَلْكَوْنَ وَتَقُوْنَ عَلٰی وَاِلٰی الْغُرُبٰی الَّذِيْ لَيْسَ لَهُ اَبَآءٌ فِي الدُّنْيَا خُوشَا  
 حال تمہارا ایدو ستو میری کہ روتی ہو ایسی مصیبت زدہ آوارہ وطن پر کہ جس کو روٹیکو دنیا میں نہ مانا  
 نہ باپ ہو اَنَا اَشْرِكُ سَعْلَمُ فِي الْغَزَاءِ وَاسْفَعْلُمُ فِي الْيَقِيْمَةِ ایدو ستو میری تم گمراہانہ میں میں فاطمہ  
 تمہارے ساتھ روزی میں شریک ہوں اور روز قیامت کو تمہیں بخشواؤنگی پروردگار عالم سے پس خوشی  
 جناب عیدہ کی خوشی رسول خدا کی ہو اور خوشی او کی یقینی اور مومنوں کی خوشی سے بہتر ہو اور وہ مجسم  
 ہو کر کیا عجب ہو کہ زیادہ تر اوس سے شاد کرے کہ روز قیامت کو کوئی وسیلہ اور کوئی زاد ایسا پاس  
 نہیں کہ اوس کو سب سے پہلے ہو گا سوا حق تعالیٰ انہیں برگزیدگان خدا کہ وہ روز عجب ہولناک ہو گا  
 کہ کوئی کیس کو کام نہ آسکے گا کہ انہی انفسی نفسی پکارتی ہوئیں یعنی خدا یا اپنی بخشش کا امیدوار ہیں اور  
 کیس کو اپنے فرزند کا بھی خیال ہو گا مگر نبی ہمارے شفیق است کہ جیسے انہوں نے نواسہ اپنے خدا کی وہ فوٹو  
 ہی امتی استی فرماتی ہوئیں بارگاہ میری امت کو بخش دے میری امت کو بخش دے غرض خلق خدا  
 اوس وقت پریشان ہو کر دوڑیں گے طرف حضرت آدم کو اور کہیں گے یا بنی آدم تم وہ ہو کہ خدا فرستے  
 پہلے پر وہ دنیا پر نہیں بھیجی یعنی پیدا کیا اور پھر ہو ہمارے ہیں ہماری آج شفاعت کرو وہ بولیں گے  
 اے زندگان خدا میں خود اپنی شفاعت کا امیدوار ہوں اوچا ہتا ہوں کہ خدا مجھ کو بخش دے یہ مایوس  
 ہو کر بہرین گرا اور جاوے گی اور نبیوں کو پاس مگر اس طرح مایوس پھر نیکی جب کوئی ان کی دستگیری نہ کرے گا تو  
 عجب طرح کا ہر اس انہر طاری ہو گا آئینہ خدمت رسول خدا شفیع روز جزا میں اور عرض کریں گے  
 اے محبوب خدا آج کوئی ہم مددگار اپنا نہیں پاؤں اور کوئی شفاعت خواہ ہمارا نہیں ہوتا آپ ہمارے  
 شفاعت کیجیو جناب رسول خدا فرمائیں گے اے زندگان خدا میں تمہاری شفاعت کو موجود ہوں  
 یہ فرا کردہ حضرت ابودان شکستہ عرصہ محشر میں آئیں گے اور ایک سہر نور پر تشریف لیجائیں گے  
 کہ آگاہ ایک آواز بلند ہوگی يَا اَهْلَ الْمَوْقِفِ عُصُّوْا بَصَارَكُمْ حَتّٰی تَبْجُزَ قَالِحَةُ الرَّهْوَانِيَّتِ

رَسُولِ اللّٰهِ اے اہل محشر بند کرو انکمین اپنی تاگذری فاطمہ زہرا و تشریف رسول خدا ایک شخص نے معصوم سے  
پوچھا کہ جو وقت جناب سیدہ عرصۂ قیامت میں تشریف لائیں گی تو انکمین بند کرنا مردوخا تو بجا ہو مگر غرض  
انکمین بند کرنے کی کیا وجہ کہ یہ تو آپسین مجسم ہیں آہ آہ فرمایا حضرت ذکہ وہ مطلوبہ اس شکل سے آئیں گی  
کہ کسی کتاب دیکھنے کی ہونگی ایک ہاتھ پر دندان شکستہ رسول خدا اور دوش بر راست پر پیراہن آلودہ  
حسن اور دوش چپ پر جامہ چاک چاک خون آلودہ امام حسین سر پر عامہ پر خون علی مرتضیٰ گو دین  
غش محسن شہید ہوگی پس اس صورت سے متوجہ جانب عرش الہی ہونگی اور اسقدر نالہ و زاری اور خروش  
وسبقاری کرنیکی کہ سب ملائم نالہ و فغان کرنی لگیں گے اور انبیاء مرسل گر گر پڑینگے جناب فاطمہ عرض  
کریں گی یا عدلُ یا حکیم اُحْکَمْ بَيْنِي وَبَيْنَ قَاتِلِي وَالَّذِي اَعْيَاكَ اَوْ احْكَمْ كَارْحَمَكَ  
در بیان میرے اور قاتلان حسین کے اور عرض کریں گی کہ خداوند امیر ہے پدر بزرگوار کے ظالموں نے  
دندان مبارک شہید کړا و ریا لعالمین میری گھر میں دروازہ ٹوڑ کر گیس آئے میرے پہلو کو مجروح  
کیا یہاں تک کہ محسن میری شکم میں مر گیا ای خدا بن عم رسول کو سر پر تلوا راری میری حسن کو زہر پلا کر  
ملو والا اور حسین کو تین دن کا بہوکا پیاسا لکر نکرو کر کو مانڈگو سفند کردیج کیا ایک شورگریہ اہل محشر  
اور ملائم سے بلند ہوگا اور دریای غضب اتھی جوش میں ایگا جبریل آدمین گرد خدمت جناب رسول خدا  
اور عرض کریں گے یا رسول اللہ فاطمہ اس حال سے زیر عرش آئیں جناب رسول خدا بیتاب ہو کر رہے  
او ترین کو اور جناب فاطمہ سو کمین گرائی بیٹی میری ای پارہ جگر میری ایفاطمہ یہ فریادری کا وقت  
ہے نہ فریاد کریں کا یہ دعا کا وقت ہے نہ قہراتی کو خوشمین لائیکا جناب فاطمہ رو کر کمین کی ای بابا کیونکر  
بهول مجبور و زانو جو سینہ حسین پر رکھا گیا اور کیونکر بهول مجبور و تیغ جو گلوی خشک حسین پر چلی ہو  
عادل فرما یگا ایفاطمہ ٹھہرن حسین کے اینکی راہ دیکتا ہوں کہ ناگاہ جناب امام حسین مع شہداء  
کر بلا تشریف لائیں گردن تمام ٹکڑے ٹکڑے عباس شامے کٹا ایک سمت علی اکبر سان شتم کٹا  
ایک طرف اور سب شہداء وسیطرح خاک و خون میں نمایا اور حضرت گو دین بخش اصغر لیو ہوئے  
عرض کریں گے رَبِّ اشْفَعْ فِي مَنْ بَلَى اَعْلَى مُصَلَبَيْتِي یعنی خدا یا شفاعت میری قبول کرو

اگر کوئی حق میں جو میری مصیبت پر رومی بن جب یہ حال جناب فاطمہ دیکھیں گے تو ایک چیخ مار کر فریاد کریں گے کہ تمام ملائکہ جناب سید مکرور سے فریاد و فغان بلند کریں گے پس دشمن اہل بیت کو داخل نار ہو کر اور شیعہ جناب امیر کو داخل بہشت ہو کر اللہم اجعلنا من شیعہ الحمد لله اولاً و آخراً علی ختم الکتاب و نصلی علی محمد و آلہ الامجاد الالطیاب و ندعوہ الاءعاء المستجاب ربنا اغفر لی ولوالدی وللمؤمنین یوم یقوم الحساب

## الکتاب

یعون الملائک الوهاب فی سنۃ الثلاثۃ والسبعین بعد الالف والمائین من ہجرة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین

### تقریظ کتاب خلاصۃ المصابیح

از نظر باری سبحان مدار طبع روان غواص محیط علوم عقلی و نقلی مولوی سید تصدق حسین صاحب رضوی کے گوہر ثمالا نش بہ سلسلہ توسل ان مطبع منسلک

الحمد لله الذي جعل شهادة الحسين وسيله لنجات المذنبين والصلوة والسلام على خير خلقه محمد سيد الانبياء والمرسلين والبعثات على وصيه وابن عمه وخليفه علي سيد الوصيين وعلى فاطمة الزهراء التي فضلت على نساء العالمين وعلى الائمة الهداة اجمعين الى يوم الدين

ان بعد ذکر ان فضائل آل عبا و باکیان مصائب سید الشہداء علیہ الوف التحیۃ و الشنا کو مژدہ ہو کہ جو پیشہ سے ارباب و بیانی اور اصحاب علم و یقین کتاب لاجواب صحیفہ نایاب مستغنی عن الفضائل و المناقب خلاصۃ المصابیح کے طالب و خواستگار رہیں تو ان کی بکرات و مہرات اکثر مطالع میں ہر روز جلدیں چسپیں اور اندک زمانہ میں بونور شوق خریداران فروخت ہو کر مطبوع و لبھا ہوئیں چنانچہ مطبع فیض مجمع ترقیخواہ علم دین و قدر شناس علماء کاملین مخزن جو دو کرم معدن خلق و ہم شہور نزدیک

و دور جناب منشی نول کشور لاذال بالفرح والسرفورین ہی و مرتبہ یہ کتاب چپی اور پسند نام  
ہوئی لیکن بوجہ دستیاب نہ ہونے نسخہ صحیحہ منقول عنہ کر بعض جا عبارات عربیہ مشکوک رہ گئی تھی پس بنویلا  
بسبب کیا اب ہو جاؤ کتاب مذکور اور نزدیک ہو فرماہ محرم کہ ہر شائقین فی مطبع کو تکلیف طبع فرمائی اور  
درخواست خریداری کتاب موصوف اکثر خریداران دیار اور تاجران اصصار کو پاس سے ہی آئی اور سوقت  
کار پر وازان مطبع فرمایا کہ ابکی مرتبہ اس کتاب لاجواب کو طبع میں ایسا اہتمام ہو خصوصاً صحت اسطرح کا  
سر انجام ہو کہ یادگار زمانہ ہو اور ملکون ملکون اسکی صحت کا افسانہ ہو لہذا انجیالات چند یہ نشورہ قرار  
پایا کہ اسکا کاتب اور صحیح اور صلح سنگ اور چہا پنہ والے یہ سب کو سب اثنا عشری مذہب ہوں  
تاکہ ایک نقطہ کی بھی تحریف و تصحیف نہ ہو فرمایا چنانچہ واسطے صحت کہ اس ذکر مصائب آل عباس علیہ  
التحیۃ والثناء کو خاص کر کہ مورد الطاف فرمایا از آنجا کہ یہ کمترین عرصہ سے وابستہ دامن دولت جناب  
احمد روح ہو اور اکثر سوائی وظیفہ مقررہ کو بنظر قدر دانی و عزت افزائی اس ہیچمدان کو ساتھ بذل و حسن  
بھی فرمائی ہیں اسطرح اس کتاب کی صحت کو واسطے بھی بزرگ تیر بطور انجام کر مرحمت کیا اور اطمینان  
صحت کو واسطے بنسبت اوقات غلی بالطبع فرمایا اور نیز نسخہ منقول عنہ کی واسطے یہ تجویز ہوئی کہ مین  
سے وہ نسخہ دستیاب ہو کہ جو ۱۲۰۰ ہجری زمانہ شاہی مین چہا تھا جسکی لوح پر وہ نقشہ کر بلائی علی  
جو حاجی محمد علی صاحب کر بلائی کو ہاتھ کا کنچا ہوا ہے اور جسکی آخر میں یہ قطعہ لکھا ہے  
مشتاق خلاصۃ المصاب بد مجلس مین مین ساری اہل ماتم و بافت فرمایا و تشفی ہوا لاکہ یہ صحیفہ غم  
کیونکہ اسکی صحت کا نہایت شہرہ و اعتبار ہے اور مولوی محمد ہادی علی صاحب مرحوم و مغفور مصنف  
کتاب موصوف فر خود بہ نفس نفیس اس نسخہ کی صحت فرمائی تھی لیکن تمد و ایام کو سبب سبب وہ نسخہ  
نایاب ہو اور شاید اگر کسی کو پاس بھی ہو اور اس شخص کو پیرامون حال صیبت و افلاس بھی ہو تو وہ  
بہزار منت و سماجت خریدار اس کتاب کو ہدیہ کر تا ہو اور آئمہ دس روپیہ قیمت لیتا ہو پس ظاہر ہے کہ ۲۳  
جزئی کتاب کی استقدر قیمت فقط اسکو اعتبار صحت سے ہی ورنہ اسکو کاغذ و خط مین کوئی عمدگی نہیں ہے  
خلاصہ یہ کہ کار پر وازان مطبع فرمائی نسخہ مسبق الوصف کو ہزار کوشش و جستجو بہم پہنچایا اور اس



ہیچان کو سپرد فرمایا اب واضح ہو کہ بروقت صحت جو میں فراوس نسخہ کو دیکھا تو اوہیں ہی سہو کاتب  
 وغیرہ کی اکثر جملات عربیہ کو مشکوک پایا حتیٰ کہ گیارہ سو اعلیٰ تمام کتاب میں منو منتخب کو سوا سی وین نسخہ اور  
 جس طبع کو مطبوعہ نسخہ کو دیکھا سب کو ایک رنگ پر پایا آخر میں کتاب ہذا کی صحت میں باوصف ملتکی نسخہ صحیحہ کو شش کرنا شروع  
 کیا اور ہر اراغ وقت اس کتاب کو صحیح کیا اور اس صحت نامہ کو بھی ملحق کتاب ہذا کر دیا لیکن بہ لحاظ طوالت کے  
 منجمہ اب ان گیارہ سو اعلیٰ کو جو غلطیاں کہ میں حیث الاعراب الالفاظ مکررتیں اور کمزور نکال ڈالا اس نقشہ  
 طبعہ سنو ناظرین اگر نقل غلطیہ شامی مقابلہ کریں گو تو تصدیق اسکی ہو سکتی ہے اب یہ مکتبہ نہایت برادر  
 ایمانی میں ہر عرض رسا ہو کہ جب اس کتاب کو آپ لوگ ملاحظہ کریں اور جہاں کہیں اسکو سخت و غیرہ میں  
 شبہ ہو تو اول قاموس اور صراح اور منتخب اور غیاث اللغات وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں اگر سیر جی سب  
 مدعا نکلیں تو کمترین کو بدعات و خیر یا فرمائیں اور دعا فقط یہی ہو کہ انجام بخیر ہو اور زندگی میں زیارت عتبات  
 عالیات عرش درجات نصیب ہو اور اگر شائد دو و جون سے ایک تو یہ کہ جب اصل منقول عنہ اسدرجہ  
 غلط ہوتی ہو تو کچھ بس نہیں چلتا ہو دوسرے یہ کہ بشریت کا خاصہ یہی ہو کہ سو و نسیان لامحالہ ہو ہی  
 جاتا ہو کیونکہ انسان مرکب من الخطاء والنسیان مشہور ہو پس اگر کہیں غلطی رہ گئی ہو تو ذیل عنایت  
 و الطاف سے پوشیدہ کریں اور کمترین کی بقیہ محنت اور جانفشانی پر خیال فرمائیں تا عند اللہ ماجور و عزوجل  
 مشکور ہوں پس الحمد للہ والمنة کہ یہ کتاب مستطاب بحر غم و الم قلم ماتم جمع المناقب اعنی خلاصۃ المصاب  
 کہ جسکا حرف و تہا دران خمس آل عبا کو واسطے نشر و گدل ہو اور جسکا پڑھنا عاصیان امت کی بخشش کو واسطے  
 وسیلہ کامل ہو بیچ زمان حمید اور آوان حمید کو صحت تمام اور طرز نیک فرجام کو جاہ نومبر ۱۳۰۶ء مطابق  
 شہر شوال المکرم ۱۲۹۵ھ ہجری بیچ مطبع فیض مرجع شہور نزدیک و درجناب مثنیٰ نول کشور  
 لا زال بالفرح والسرور واقع شہر لکنو محلہ حضرت گنج کر مطبوع ہو کر تحفہ مجالس ہوتی

قطعہ تاریخ طبع از تالیف انکار سیار علوم علوی مولوی سید تصدق حسین صاحب رضوی مصحح کتاب  
 شد طبع جو این کتاب نا درہ تقطیع و خطش خیر بہار است تاریخ خلاصۃ المصاب از قلب مصائب اختصا  
 کتبہ شیخ قدسین ابن شیخ محمد باقر خوشنویس ملازم مطبع

## صحت نامه متعلقه خلاصه المصاب

مفصله ذیل الفاظ کی تصحیح صحیح کتاب فی منقول عنہ مطبوعہ مطبع شاہی کے مقابلہ فرود کی تر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۵	عَاشِئَةُ	عَاشِئَةُ	۳۰	۶	وَلَمْ يَرَى	وَلَمْ يَرَى
۱۵	۱۵	ذَلِكَ	ذَلِكَ	۳۱	۲۱	اَصْنَعُوا	اَصْنَعُوا
۱۹	۱۹	كَلَامُهَا	كَلَامُهَا	۳۲	۳	فَاجَابُوكَا	فَاجَابُوكَا
۱۵	۹	فَاشْفَعُ	فَاشْفَعُ	۱۲	۱۲	مَا اَسْرَا	مَا اَسْرَا
۱۶	۱۶	فَالْمُتَنِينَ	فَالْمُتَنِينَ	۱۴	۱۴	الْاَكْبَرُ	الْاَكْبَرُ
۱۷	۱۷	مُنْظَرَانِ	مُنْظَرَانِ	۳۳	۳	سَبِيلُهَا	سَبِيلُهَا
۱۸	۱۸	سَكِينَةً	سَكِينَةً	۲۰	۲۰	اَصْفُ	اَصْفُ
۱۹	۳	جَارِكَ	جَارِكَ	۳۵	۱۴	اَنَارِقُ	اَنَارِقُ
۲۰	۳	الطُّفْلُ	الطُّفْلُ	۳۹	۲۰	الطُّغَاةُ	الطُّغَاةُ
۲۱	۱۳	الشَّرِيفِ	الشَّرِيفِ	۴۰	۱۰	وَكُرْنَا	وَكُرْنَا
۲۲	۱۴	خَمْسُونَ	خَمْسُونَ	۴۱	۱۳	مِثْلُ	مِثْلُ
۲۳	۳	صَارَتْ	صَارَتْ	۴۲	۱۳	لَحِيبُ	لَحِيبُ
۲۴	۱۴	بِرُّوَسٍ	بِرُّوَسٍ	۴۳	۲	اَسْبِقُ	اَسْبِقُ
۲۵	۱۰	تَدْعُوهُمْ	تَدْعُوهُمْ	۴۴	۴	اَجْرُ	اَجْرُ
۲۶	۱۴	عَطَشَانَا	عَطَشَانَا	۴۵	۲۰	رَشَقُوا	رَشَقُوا
۲۷	۹	مَسْحُ	مَسْحُ	۴۶	۳	دِمَاءُنَا	دِمَاءُنَا
۲۸	۱۰	وَلَدِي	وَلَدِي	۴۷	۴	وَلَدِي	وَلَدِي
۲۹	۱۱	اَبُو يَكْرُ	اَبُو يَكْرُ	۴۸	۶	عَزَمْنَا	عَزَمْنَا
۳۰	۱۲	فِي الصُّرَى	فِي الصُّرَى	۴۹	۱۰	الْعِظَامُ	الْعِظَامُ
۳۱	۱۳	اَشْفَعُكُمْ	اَشْفَعُكُمْ	۵۰	۵	كُرْبَاءُ	كُرْبَاءُ
۳۲	۱۴	اَبْنُ	اَبْنُ	۵۱	۱۲	الدَّمُ	الدَّمُ
۳۳	۱۵	قَدْجَمَهُ	قَدْجَمَهُ	۵۲	۹	يَحْدِرُنِي	يَحْدِرُنِي
۳۴	۱۶	يَا بَنُ	يَا بَنُ	۵۳	۱۴	رَكِبَ	رَكِبَ

صفحہ	سطر	خط	صحیح	صفحہ	سطر	خط	صحیح	صفحہ	سطر	خط	صحیح
٤٣	١٥	انْشَقَّتْ	تَشَقَّتْ	٤٥	١٢	اُخْرِجْ	اُخْرِجْ	٨٣	١٩	اَمُوتْ	اَمُوتْ
٤٣	٩	اَتَى	اَتَى	٤٦	١٢	ذَكَرْنَا	ذَكَرْنَا	٨٤	١١	عَيْتِمُ	عَيْتِمُ
٤٦	١١	طَرَا	طَرَا	٤٧	١	اَتَى	اَتَى	٨٥	١٥	دَمَاعِبِيْلُ	دَمَاعِبِيْلُ
٤٦	١٢	تَفَلَّتْ	تَفَلَّتْ	٤٨	٨	حُفُوْرًا	حُفُوْرًا	٨٦	٥	مَنَكَ	مَنَكَ
٤٦	١٤	اَعْرَابِيٌّ	اَعْرَابِيٌّ	٤٩	١٠	اَلْبَشَارَةُ	اَلْبَشَارَةُ	٨٧	١٠	نَسَاءُ	نَسَاءُ
٤٦	١٤	النَّاسِ	النَّاسِ	٥٠	١١	فَمَلِكٌ	فَمَلِكٌ	٨٨	٤	رَجَاءُ	رَجَاءُ
٤٦	٤	فَدَلٌ	فَدَلٌ	٥١	١٣	فَضَلْنَا	فَضَلْنَا	٨٩	١٣	جَبَلًا	جَبَلًا
٤٥	٢	قَاتِلٌ	قَاتِلٌ	٥٢	١٥	مُنْدٌ	مُنْدٌ	٩٠	١٣	يَوْمٌ	يَوْمٌ
٤٦	٩	وَاُخْرِجْ	وَاُخْرِجْ	٥٣	١٨	سَالٌ	سَالٌ	٩١	١	مَقَابِلُ	مَقَابِلُ
٤٦	١٨	نَاكِلٌ	نَاكِلٌ	٥٤	٣	اَوْرَدَ	اَوْرَدَ	٩٢	١١	رَقَبَتِكَ	رَقَبَتِكَ
٤٦	١٢	فَرَسَهُ	فَرَسَهُ	٥٥	٤	اَلْمِشْكُ	اَلْمِشْكُ	٩٣	١٤	اَلْحَكْمُ	اَلْحَكْمُ
٤٨	٣	اَتَكُمُ	اَتَكُمُ	٥٦	٨	اَلْعَصَلُ	اَلْعَصَلُ	٩٤	١٠	سَبَطُ	سَبَطُ
٤٨	٥	اَلنَّوْجَةُ	اَلنَّوْجَةُ	٥٧	١١	اَلْقَدْحَانِ	اَلْقَدْحَانِ	٩٥	١٢	وَجْهَهُ	وَجْهَهُ
٤٨	١١	لَا سَقَاكُمْ	لَا سَقَاكُمْ	٥٨	٢	عَطَشًا	عَطَشًا	٩٦	١٠	جَرْجَرَهُ	جَرْجَرَهُ
٤٩	٣	كُنْتُ	كُنْتُ	٥٩	١٢	عَاشُوْرًا	عَاشُوْرًا	٩٧	٤	وَطَنَهُ	وَطَنَهُ
٤٩	٩	هَزِيْرٌ	هَزِيْرٌ	٦٠	٤	عَبْدُ	عَبْدُ	٩٨	١٩	رَجُلِي	رَجُلِي
٤٩	٩	مَلَقِي	مَلَقِي	٦١	١٩	عَلَى	عَلَى	٩٩	٥	خَاسِرَاتِ	خَاسِرَاتِ
٤٩	١٨	بِيْدِي	بِيْدِي	٦٢	٦	اَهْلِيَّتِي	اَهْلِيَّتِي	١٠٠	٤	نَاشِرَاتِ	نَاشِرَاتِ
٤٩	٢	قَاتِلَكَ	قَاتِلَكَ	٦٣	٤	قَصْرَتِي	قَصْرَتِي	١٠١	٤	اَلشَّعْرُ	اَلشَّعْرُ
٤٩	٨	تَقُوْلُ	تَقُوْلُ	٦٤	٩	عَيْنَهُ	عَيْنَهُ	١٠٢	٤	وَابْنُ	وَابْنُ
٤٩	٩	وَابْنَاكَ	وَابْنَاكَ	٦٥	٦	نَجْمِي	نَجْمِي	١٠٣	٣	جَلَالُهُ	جَلَالُهُ
٤٩	١٩	اَلْفَنِيَّةُ	اَلْفَنِيَّةُ	٦٦	١٤	يُقْبِلُ	يُقْبِلُ	١٠٤	١٠	شَهِيدُ	شَهِيدُ
٤٩	١٢	اَلْهَيْبَةُ	اَلْهَيْبَةُ	٦٧	١٢	مُؤَسَّرًا	مُؤَسَّرًا	١٠٥	٢٠	حَلِي	حَلِي
٤٩	١٤	اَلْاَسْوَدُ	اَلْاَسْوَدُ	٦٨	١٩	مَا هُوَ	مَا هُوَ	١٠٦	١	يَقْتُلُوْنَ	يَقْتُلُوْنَ
٤٩	١٩	اَلْاَسْوَدُ	اَلْاَسْوَدُ	٦٩	٥	اَرْضِيَّتِي	اَرْضِيَّتِي	١٠٧	٢	تَشْرَفْتُ	تَشْرَفْتُ
٤٩	٢	بَنِي مُحَمَّدٍ	بَنِي مُحَمَّدٍ	٧٠	٦	اَوْ قَتَلْتُ	اَوْ قَتَلْتُ	١٠٨	١١	اَلْاَجَانِزَةُ	اَلْاَجَانِزَةُ
٤٩	٢	بَقِضٌ	بَقِضٌ	٧١	١٣	اَتْنِي	اَتْنِي	١٠٩	١٣	لَا سَلِي	لَا سَلِي
٤٩	٩	اَلْعَفَاْرَةُ	اَلْعَفَاْرَةُ	٧٢	١٤	عَمُوْدًا	عَمُوْدًا	١١٠	١٨	مَتَابِلًا	مَتَابِلًا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٩٣	١٩	عَوَذَةٌ	عَوَذَةٌ	١٠٢	١٤	عَذُوْتُ	عَزَمْتُ	١١٣	٥	يُفَعِّلُ	يُفَعِّلُ
٩٥	٣	اَتَيْتُ	اَتَيْتُ	١٠٣	١٣	اَلْحَسِينُ	اَلْحَسِينُ	١١٣	١٦	شَرِبْتُ	شَرِبْتُ
٩٦	٥	تَنَزَّلْتُ	تَنَزَّلْتُ	١٠٣	٣	جَوَادَةٌ	جَوَادَةٌ	١١٥	١٩	بُرْسُ	بُرْسُ
٩٧	١٦	اَهْلُ	اَهْلُ	١٠٣	٥	يَشْرَبُ	يَشْرَبُ	١١٥	١	سَلَبْتُ	سَلَبْتُ
٩٨	١٤	وَالْبُكُورُ	وَالْبُكُورُ	١٠٣	٩	نَوَّلَ	نَوَّلَ	١١٥	٥	صَبَّحْتُ	صَبَّحْتُ
٩٩	٢	وَالسَّافِ	وَالسَّافِ	١٠٥	١	فَجَدْتُ	فَجَدْتُ	١١٥	٥	يَزُلُّ	يَزُلُّ
١٠٠	١٣	صَدِيقًا	صَدِيقًا	١٠٦	٥	عَلَى ابْنِ	عَلَى ابْنِ	١١٥	١٥	فَاتِي	فَاتِي
١٠١	١٦	اِنَّ	اِنَّ	١٠٦	١٥	اَلْحَسِينُ	اَلْحَسِينُ	١١٥	٥	فَبَكَى	فَبَكَى
١٠٢	٢	وَلَهَا	وَلَهَا	١٠٦	١٦	كَطَنِي	كَطَنِي	١١٥	٤	ثَبَّتَهُ	ثَبَّتَهُ
١٠٣	٥	اَسْوَدَتْ	اَسْوَدَتْ	١٠٦	١٨	اَلْقَرِيَّةُ	اَلْقَرِيَّةُ	١١٥	١٤	رَاعِيَةُ	رَاعِيَةُ
١٠٤	١٢	اَلْقُرْسَانُ	اَلْقُرْسَانُ	١٠٦	١	اَلنَّشِيْءُ	اَلنَّشِيْءُ	١١٥	٣	حَاكِمٌ	حَاكِمٌ
١٠٥	١٣	يَرْجِعُ	يَرْجِعُ	١٠٦	٥	عَمْرٌ	عَمْرٌ	١١٥	٦	لَحْنَةُ	لَحْنَةُ
١٠٦	٢١	ثُمَّ جَعَلَ	ثُمَّ جَعَلَ	١٠٦	١٣	اَلْمُعِينُ	اَلْمُعِينُ	١١٥	٥	مَرَقُوهُ	مَرَقُوهُ
١٠٧	١	بِالنَّبِيِّ	بِالنَّبِيِّ	١٠٦	١٥	فَعَالَ	فَعَالَ	١١٥	٤	بِشْرِقِي	بِشْرِقِي
١٠٨	٤	فَرَى	فَرَى	١٠٦	١٦	اَلطَّاهِرُ	اَلطَّاهِرُ	١١٥	٨	سَرَمَا	سَرَمَا
١٠٩	١٣	يَعْرُ	يَعْرُ	١٠٨	١	هَذَا	هَذَا	١٢٠	١٦	حَسِبْتُ	حَسِبْتُ
١١٠	١٠	تَنَلُوهُ	تَنَلُوهُ	١٠٨	١٠	يَسِيرُ	يَسِيرُ	١٢٠	١٨	فَرَعٌ	فَرَعٌ
١١١	١٤	خَدِمَ	خَدِمَ	١١٠	١٢	السَّقَاءُ	السَّقَاءُ	١٢٠	٥	السَّنَ	السَّنَ
١١٢	٥	يُخْرِنُ	يُخْرِنُ	١١٠	٥	اَلْعَبْرَةُ	اَلْعَبْرَةُ	١٢١	٥	يَدُوْرُنَ	يَدُوْرُنَ
١١٣	٢٠	لِحَبَّتِهِ	لِحَبَّتِهِ	١١٠	١	اِنْ	اِنْ	١٢٢	٣	فَرَغِبَ	فَرَغِبَ
١١٤	٦	قَلْبُهُ	قَلْبُهُ	١١٠	٥	يَخْرُجُ	يَخْرُجُ	١٢٢	١٣	طَبِيَّةٌ	طَبِيَّةٌ
١١٥	٥	ضَرَعًا	ضَرَعًا	١١٠	٥	فَأَقُولُ	فَأَقُولُ	١٢٢	١٤	عَزَاكُهُ	عَزَاكُهُ
١١٦	٥	اَلْمِدَانُ	اَلْمِدَانُ	١١٠	٥	تَسْمَى	تَسْمَى	١٢٣	٣	اِىَ	اِىَ
١١٧	١٠١	مُطَاهِرٌ	مُطَاهِرٌ	١١٠	١٣	تَنَزَّلْتُ	تَنَزَّلْتُ	١٢٣	٣	عَدُوْنَا	عَدُوْنَا
١١٨	١٤	يَا بَنِيَّ	يَا بَنِيَّ	١١٠	١٥	يَزِيدُ	يَزِيدُ	١٢٤	٢	بَعْدَكَ	بَعْدَكَ
١١٩	٥	لَقَدْ مَوَّ	لَقَدْ مَوَّ	١١٢	١٣	رَجَبُهَا	رَجَبُهَا	١٢٤	٦	وَالشُّبُورُ	وَالشُّبُورُ
١٢٠	١٠٢	يُبَارِي	يُبَارِي	١١٢	٢١	حَمَلُهُ	حَمَلُهُ	١٢٤	١٦	فَتَعَرَّضَتْ	فَتَعَرَّضَتْ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۷	۵	سَرَايَةِ	سَرَايَةِ	۱۳۰	۷	وَسَكَنَتَهَا	وَسَكَنَتَهَا	۱۳۸	۱۰	لَيْسَتْ	لَيْسَتْ
۱۲۸	۱۲	لَوْ كَانَتْ	لَوْ كَانَتْ	۱۱	۱۱	أَدْرَهَا	أَدْرَهَا	۱۳۹	۱۱	فَأَرَادَهُ	فَأَرَادَهُ
۱۲۸	۱	يَقْمُضُ	يَقْمُضُ	۱۴	۱۴	يُحْبِبُ	يُحْبِبُ	۱۴۰	۲۱	فَقَضَبَ	فَقَضَبَ
۱۲۹	۶	حَكَمَ	حَكَمَ	۱۴۱	۱	تَبَلَّغَ	تَبَلَّغَ	۱۴۱	۱۱	فَقَطَعَهَا	فَقَطَعَهَا
۱۳۰	۱۲	الْمَاءِ	الْمَاءِ	۳	۳	يَجِدُكَ	يَجِدُكَ	۱۴۲	۱۱	تَنْظُرُونَ	تَنْظُرُونَ
۱۳۱	۱۷	أَغَانِنَا	أَغَانِنَا	۷	۷	رَسُولُ	رَسُولُ	۱۴۳	۸	يَبْرُكَةُ	يَبْرُكَةُ
۱۳۲	۲۱	يُقْبَلُهُ	يُقْبَلُهُ	۲	۲	وَرَقِيَّةُ	وَرَقِيَّةُ	۱۴۴	۶	كِبْرَاءُكَ	كِبْرَاءُكَ
۱۳۳	۷	حَجَرٍ	حَجَرٍ	۵	۵	حَاثِرَاتِ	حَاثِرَاتِ	۱۴۵	۲۰	حَوْبَرِيَّةُ	حَوْبَرِيَّةُ
۱۳۴	۱۵	مَقَارِفَتِكَ	مَقَارِفَتِكَ	۸	۸	هَذَا الْكِتَابُ	هَذَا الْكِتَابُ	۱۴۶	۲۱	الْبَشَرِ	الْبَشَرِ
۱۳۵	۱۵	مَعُوكَ	مَعُوكَ	۱۰	۱۰	فَقَطَعَتْهُ	فَقَطَعَتْهُ	۱۴۷	۵	جَبَرُوكَ	جَبَرُوكَ
۱۳۶	۲۰	الْوَدَاعِ	الْوَدَاعِ	۱۶	۱۶	إِخْوَانِي	إِخْوَانِي	۱۴۸	۱۲	أَشَدَّ	أَشَدَّ
۱۳۷	۵	يَسْتَسْمِعُ	يَسْتَسْمِعُ	۲۰	۲۰	أَوْعَدَ مَعِي	أَوْعَدَ مَعِي	۱۴۹	۱۲	تَمَامَةً	تَمَامَةً
۱۳۸	۶	أَجَابَتْهُ	أَجَابَتْهُ	۲۱	۲۱	زَيْنُ	زَيْنُ	۱۵۰	۱۵	الْعَلَوَةُ	الْعَلَوَةُ
۱۳۹	۲	عَرَّوْكَ	عَرَّوْكَ	۷	۷	الْعَبَّاسُ	الْعَبَّاسُ	۱۵۱	۵	لَرْهَبِيرُ	لَرْهَبِيرُ
۱۴۰	۱۰	تَذَكَّرُونَ	تَذَكَّرُونَ	۱۶	۱۶	فَقَضَبَ	فَقَضَبَ	۱۵۲	۷	الْفَقِيرَ	الْفَقِيرَ
۱۴۱	۲۰	مَكَانِ	مَكَانِ	۲۰	۲۰	يَا آيِي	يَا آيِي	۱۵۳	۱۲	يَلُوكَ	يَلُوكَ
۱۴۲	۷	فِيهِ	فِيهِ	۱۱	۱۱	وَالْجُورُ	وَالْجُورُ	۱۵۴	۲۱	أَفْرَاوْنَا	أَفْرَاوْنَا
۱۴۳	۵	عَاشِيَةً	عَاشِيَةً	۷	۷	لَوَامِعًا	لَوَامِعًا	۱۵۵	۷	يَلِيكَ	يَلِيكَ
۱۴۴	۷	يَدَايَ	يَدَايَ	۱	۱	هَذِهِ	هَذِهِ	۱۵۶	۱۱	أَعْدَى	أَعْدَى
۱۴۵	۱۲	خُصِبَ	خُصِبَ	۱۷	۱۷	الْأَسْفَارُ	الْأَسْفَارُ	۱۵۷	۱۲	السَّمَاءِ	السَّمَاءِ
۱۴۶	۱۷	أَعْرَفْنَاهُ	أَعْرَفْنَاهُ	۱۵	۱۵	يَقُلُّ	يَقُلُّ	۱۵۸	۱۲	يَا عَمْرَابُ	يَا عَمْرَابُ
۱۴۷	۲	نَحْنُ لَوْ	نَحْنُ لَوْ	۲	۲	جَرَحُوا	جَرَحُوا	۱۵۹	۱۶	الرَّيَّةُ	الرَّيَّةُ
۱۴۸	۱۰	نَحْنُ لَوْ	نَحْنُ لَوْ	۳	۳	نَيْفًا	نَيْفًا	۱۶۰	۱۲	يَقُلُّ	يَقُلُّ
۱۴۹	۱۲	نَصْرَتِ	نَصْرَتِ	۷	۷	جَرَحًا	جَرَحًا	۱۶۱	۱۲	أَمَّا	أَمَّا
۱۵۰	۱۲	يُحْمَنُ	يُحْمَنُ	۵	۵	السَّهَامُ	السَّهَامُ	۱۶۲	۱۹	فَلَقَطَهُ	فَلَقَطَهُ
۱۵۱	۹	حَبْلُ	حَبْلُ	۷	۷	كَالشُّوْكَ	كَالشُّوْكَ	۱۶۳	۲	وَاحْضَرْتُ	وَاحْضَرْتُ
۱۵۲	۲۰	يَعْلَمُهُ	يَعْلَمُهُ	۷	۷	الْقُنْفُزِ	الْقُنْفُزِ	۱۶۴	۷	وَأَحْضَرْتُ	وَأَحْضَرْتُ
۱۵۳	۷	فَلَجَّعْنَاهَا	فَلَجَّعْنَاهَا	۶	۶	مَقْدَمِهِ	مَقْدَمِهِ	۱۶۵	۷	وَأَحْضَرْتُ	وَأَحْضَرْتُ





صفحہ	سطر	خط	صحیح	صفحہ	سطر	خط	صحیح
۱۹۹	۴	کر د	حجرت	۲۱۱	۲	حجرت	حجرت
=	۱۰	واشکر و اشکر	رجل	=	۸	رجل	رجل
۲۰۰	۲۰	عقلی بن علی ابن	تذنیب	=	۱۸	تذنیب	تذنیب
۲۰۱	۳	یونہ	فاطمہ	۲۱۲	۱۳	فاطمہ	فاطمہ
=	۱۲	مندیل	فطرت	=	۲۰	فطرت	فطرت
=	۲۱	سرتیو	کالا	۲۱۳	۱۱	کالا	کالا
=	=	صیان	نیشا	=	۱۵	نیشا	نیشا
۲۰۲	۱۱	تفحیت	سکسکا	۲۱۵	۱۰	سکسکا	سکسکا
=	=	الباب	لذالک	=	۱۴	لذالک	لذالک
=	۱۳	درخان	روی	۲۱۶	۳	روی	روی
=	۱۸	عینی	ذالک	۲۱۶	۱	ذالک	ذالک
۲۰۳	۲	اتی	تذرت	=	۱۳	تذرت	تذرت
=	۳	ایعلہ	شیعنا	۲۲۰	۸	شیعنا	شیعنا
=	۸	رضا	مصابنا	=	۲۰	مصابنا	مصابنا
۱۹	۱۶	قطیفہ	سینل	۲۲۲	۵	سینل	سینل
=	۲۰	عامہ	مشتہر	۲۲۳	۳۴	مشتہر	مشتہر
۲۰۴	۳	الطمة	النور	=	۵	النور	النور
=	۱۳	الحیل	علی	=	۶	علی	علی
۲۰۵	۳	ظفرہ	خرمت	=	۱۰	خرمت	خرمت
=	۱۰	ایدر	رشید	=	۱۴	رشید	رشید
=	=	آ	نظفہ	۲۲۵	۵	نظفہ	نظفہ
۲۰۶	۱	نظفہ	نظفہ	=	۶	نظفہ	نظفہ
=	=	نظفہ	نظفہ	۲۲۵	=	نظفہ	نظفہ
=	۶	آقصر	ولد	=	۱۰	ولد	ولد
=	=	سکسکا	عطشنا	۲۲۸	۲	عطشنا	عطشنا
=	۱۰	تملیان	انتظار	=	۱۲	انتظار	انتظار
۲۰۹	=	امر	قلم	۲۲۹	۱۸	قلم	قلم
۲۱۰	۲۱	الشعور	ملک	۲۳۲	۱۸	ملک	ملک



[illegible]

صَفْحَةٌ	سَطْرٌ	عَلَطٌ	صَفْحَةٌ	سَطْرٌ	عَلَطٌ	صَفْحَةٌ	سَطْرٌ	عَلَطٌ	صَفْحَةٌ	سَطْرٌ	عَلَطٌ
٣٢	١٢	أَنْجَلِيَّةٌ	٣١	٣٧٧	مَدَنِيَّةٌ	٣٠	٣٧٨	مَدَنِيَّةٌ	٢٩	٣٧٩	مَدَنِيَّةٌ
٣١	١٥	مَدَنِيَّةٌ	٣٠	٣٧٥	مَدَنِيَّةٌ	٢٩	٣٧٦	مَدَنِيَّةٌ	٢٨	٣٧٧	مَدَنِيَّةٌ
٣٠	١٨	مَدَنِيَّةٌ	٢٩	٣٧٢	مَدَنِيَّةٌ	٢٨	٣٧٣	مَدَنِيَّةٌ	٢٧	٣٧٤	مَدَنِيَّةٌ
٢٩	٢١	مَدَنِيَّةٌ	٢٨	٣٦٩	مَدَنِيَّةٌ	٢٧	٣٧٠	مَدَنِيَّةٌ	٢٦	٣٧١	مَدَنِيَّةٌ
٢٨	٢٤	مَدَنِيَّةٌ	٢٦	٣٦٦	مَدَنِيَّةٌ	٢٥	٣٦٧	مَدَنِيَّةٌ	٢٤	٣٦٨	مَدَنِيَّةٌ
٢٧	٢٧	مَدَنِيَّةٌ	٢٥	٣٦٣	مَدَنِيَّةٌ	٢٤	٣٦٤	مَدَنِيَّةٌ	٢٣	٣٦٥	مَدَنِيَّةٌ
٢٦	٣٠	مَدَنِيَّةٌ	٢٤	٣٦٠	مَدَنِيَّةٌ	٢٣	٣٦١	مَدَنِيَّةٌ	٢٢	٣٦٢	مَدَنِيَّةٌ
٢٥	٣٣	مَدَنِيَّةٌ	٢٣	٣٥٧	مَدَنِيَّةٌ	٢٢	٣٥٨	مَدَنِيَّةٌ	٢١	٣٥٩	مَدَنِيَّةٌ
٢٤	٣٦	مَدَنِيَّةٌ	٢١	٣٥٤	مَدَنِيَّةٌ	٢٠	٣٥٥	مَدَنِيَّةٌ	١٩	٣٥٦	مَدَنِيَّةٌ
٢٣	٣٩	مَدَنِيَّةٌ	٢٠	٣٥١	مَدَنِيَّةٌ	١٩	٣٥٢	مَدَنِيَّةٌ	١٨	٣٥٣	مَدَنِيَّةٌ
٢٢	٤٢	مَدَنِيَّةٌ	١٨	٣٤٧	مَدَنِيَّةٌ	١٧	٣٤٨	مَدَنِيَّةٌ	١٦	٣٤٩	مَدَنِيَّةٌ
٢١	٤٥	مَدَنِيَّةٌ	١٦	٣٤٤	مَدَنِيَّةٌ	١٥	٣٤٥	مَدَنِيَّةٌ	١٤	٣٤٦	مَدَنِيَّةٌ
٢٠	٤٨	مَدَنِيَّةٌ	١٤	٣٤١	مَدَنِيَّةٌ	١٣	٣٤٢	مَدَنِيَّةٌ	١٢	٣٤٣	مَدَنِيَّةٌ
١٩	٥١	مَدَنِيَّةٌ	١٣	٣٣٧	مَدَنِيَّةٌ	١٢	٣٣٨	مَدَنِيَّةٌ	١١	٣٣٩	مَدَنِيَّةٌ
١٨	٥٤	مَدَنِيَّةٌ	١١	٣٣٤	مَدَنِيَّةٌ	١٠	٣٣٥	مَدَنِيَّةٌ	٩	٣٣٦	مَدَنِيَّةٌ
١٧	٥٧	مَدَنِيَّةٌ	٩	٣٣١	مَدَنِيَّةٌ	٨	٣٣٢	مَدَنِيَّةٌ	٧	٣٣٣	مَدَنِيَّةٌ
١٦	٦٠	مَدَنِيَّةٌ	٨	٣٢٧	مَدَنِيَّةٌ	٧	٣٢٨	مَدَنِيَّةٌ	٦	٣٢٩	مَدَنِيَّةٌ
١٥	٦٣	مَدَنِيَّةٌ	٦	٣٢٤	مَدَنِيَّةٌ	٥	٣٢٥	مَدَنِيَّةٌ	٤	٣٢٦	مَدَنِيَّةٌ
١٤	٦٦	مَدَنِيَّةٌ	٥	٣٢١	مَدَنِيَّةٌ	٤	٣٢٢	مَدَنِيَّةٌ	٣	٣٢٣	مَدَنِيَّةٌ
١٣	٦٩	مَدَنِيَّةٌ	٤	٣١٧	مَدَنِيَّةٌ	٣	٣١٨	مَدَنِيَّةٌ	٢	٣١٩	مَدَنِيَّةٌ
١٢	٧٢	مَدَنِيَّةٌ	٣	٣١٤	مَدَنِيَّةٌ	٢	٣١٥	مَدَنِيَّةٌ	١	٣١٦	مَدَنِيَّةٌ
١١	٧٥	مَدَنِيَّةٌ	٢	٣١١	مَدَنِيَّةٌ	١	٣١٢	مَدَنِيَّةٌ	٠	٣١٣	مَدَنِيَّةٌ
١٠	٧٨	مَدَنِيَّةٌ	١	٣٠٧	مَدَنِيَّةٌ	٠	٣٠٨	مَدَنِيَّةٌ	٠	٣٠٩	مَدَنِيَّةٌ
٩	٨١	مَدَنِيَّةٌ	٠	٣٠٤	مَدَنِيَّةٌ	٠	٣٠٥	مَدَنِيَّةٌ	٠	٣٠٦	مَدَنِيَّةٌ
٨	٨٤	مَدَنِيَّةٌ	٠	٣٠١	مَدَنِيَّةٌ	٠	٣٠٢	مَدَنِيَّةٌ	٠	٣٠٣	مَدَنِيَّةٌ
٧	٨٧	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٩٧	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٩٨	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٩٩	مَدَنِيَّةٌ
٦	٩٠	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٩٤	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٩٥	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٩٦	مَدَنِيَّةٌ
٥	٩٣	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٩١	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٩٢	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٩٣	مَدَنِيَّةٌ
٤	٩٦	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٨٧	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٨٨	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٨٩	مَدَنِيَّةٌ
٣	٩٩	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٨٤	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٨٥	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٨٦	مَدَنِيَّةٌ
٢	١٠٢	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٨١	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٨٢	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٨٣	مَدَنِيَّةٌ
١	١٠٥	مَدَنِيَّةٌ	٠	٢٧							

جن حضرات کی بایں نسخہ مطبوعہ المبدق الذکر ہو وہ اس صحت نامہ سے درست فرمائیے







